جب لاکر دی جاتی ہے تو فوراً ایک اور خواہش پیدا ہوتی ہے اور پھر اس کے لئے ضد کرتے ہیں غرض انسان کو جدید حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ دیکھو ایک ماں بچے کے لئے کس قدر مفید ہے۔ بچہ ہمیشہ اس کی گود میں رہنا پسند کرتا ہے۔ مگر جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے۔ توریت میں لکھا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کی خاطر ماں باپ سے الگ ہوگا۔ میرے تو بچے مر گئے ایک بیوی نے تو اس صدمہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔ اس سے پتہ لگا کہ

کوئی محبت کے قابل ہے تو وہ اللہ ہے۔

اس رضا کی خواہش نے تیسرا امر پیدا کیا۔

میں کتابوں کے مطالعہ کا بہت شائق ہوں ایک دفعہ ایک کتاب میں میں نے لکھا دیکھا۔ کہ فلاں مقام و موقعہ پر یہ دعا مانگے۔ یہ پڑھ کر میرے خیال میں آیا کہ ایک دعا مانگ کر کیا کروں ممکن ہے کہ کچھ دن بعد اس کی ضرورت نہ رہے یا صورت حالات بدل جاوے۔ وہی مطلب جو ایک وقت مفید معلوم ہوتا ہے دوسرے وقت مضر ثابت ہو جاوے مثلاً کسی نے کہ کہ [illegible] مل جاوے اب ممکن ہے اس کی شکل بھونڈی ہو جاوے اور پھر اس کا ملنا دکھ کا موجب ہو جاوے۔ آخر خدا [illegible] سے دعا کی کہ وہ مجھے ایسی دعا سکھاوے جو ایک [illegible] دعا ہو۔ پس یہ دعا میرے دل میں ڈالی گئی کہ مضطر ہو کر کچھ مانگوں وہ مجھے دیوے۔ ایسی دعا کے ذریعے [illegible] نے مجھے قرآن کی محبت دی اور قرآن وہ کتاب ہے جس میں تمام [illegible] کی راہیں موجود ہیں۔ خود قرآن شریف میں موجود ہے۔ اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم۔ حضرت [illegible] کی نسبت [illegible] حالانکہ ان کا یہ کہنا [illegible] اس آیت کی بنا پر ہے۔ پھر میں نے قرآن شریف سے [illegible] فائدہ اٹھایا۔ یہ عجیب بات ہے [illegible] جو دعا مانگی۔ پھر ان کی نسبت سوچا کہ ان پر نظر ثانی کروں۔ کہ وہ قرآن شریف کے خلاف تو نہیں۔ اللّٰھم انی اسئلک بانک انت اللّٰہ لا الٰہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ یہ میری دعا کا ابتدائی مضمون ہوا کرتا ہے۔ اس دعا میں جو لفظ صمد ہے اس سے مجھے یقین ہوا۔ کہ اللہ نے ہمیں محتاج پیدا کیا ہے۔ ہم کس کے محتاج ہیں اللہ کے۔ نکتہ یہ سوچا۔ کہ جب میرے مولیٰ کا نام صمد ہے۔ اسماء الٰہی کا پرتو انسان پر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جس قدر اللہ کے نام ہیں۔ وہ بعض انسانوں کے بھی ہیں۔ مثلاً سمیع و بصیر اور رؤف اور رحیم کہ نبی کریم کا نام بھی ہے۔ غرض اس کے صفات کی جلوہ گری مخلوق میں بھی دکھائی دیتی ہے تعظیم لامر اللہ کی تعلیم۔ تو لا الٰہ الا اللہ سے ہوئی اور شفقت علی خلق اللہ محمد نے سکھائی کیونکہ جب ہم اللہ کے محتاج ہیں۔ تو ہم پر جو اس کی صمدیت کا جلوہ ہے اس لحاظ سے ہمارا بھی کوئی محتاج ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہم بھی کسی سے ہمدردی کریں۔ میں نے غور کی کہ میں چوہڑی کا بھی محتاج ہوں اور اس کے مقابلہ میں ایک پہلو سے مجھ میں صمدیت ہے اور ایک پہلو سے میں اس کا محتاج ہوں۔ وہ مجھ سے روپیہ لینے کی محتاج ہے۔ تو میں اس سے صفائی کا۔ اسی طرح دھوبی۔ غرض مخلوق میں ایک محتاج ہے۔ دوسرا محتاج الیہ۔ اور جو محتاج ہے۔ وہ محتاج الیہ بھی ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ربنا استمتع بعضنا ببعض۔ اسی صمدیت کے مطالعہ سے مجھے طب کا شوق پیدا ہوا اور اجتماع کا بھی کیونکہ احتیاج کا پورا ہونا اجتماع پر موقوف ہے۔ ابتدا ہی سے اجتماع کا فیضان جاری ہے۔ پہلے ماں کی گود میں پھر استادوں سے۔ ابھی ایک قاعدہ پڑھتے ہیں دوسرے سے کتاب۔ تیسرے سے اس سے اعلیٰ درجہ کی کتاب پھر اسی اجتماع کے اصل کی [illegible] ہے۔ نکاح سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودة و رحمة ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون۔ پھر اولاد ہوئی۔ اور یہ ایک اجتماع کا فائدہ تھا۔ کہ اس سے زیادہ اجتماع حاصل ہوا۔

میں ایک دفعہ نماز میں امام تھا الحمد للہ پڑھنے لگا۔ تو بعض وکھدن نے شرح صدر کے ساتھ یہ کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ [illegible] مولانا کی قلبی کیفیت ورنہ کتنے لوگ جو الحمد للہ پڑھتے وقت یہ سوچتے ہی ہیں میں قربان جاؤں لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کے کہ معاً یہ خیال بجلی کی طرح میرے دل میں آیا۔ کہ دیکھو مصیبتوں میں ہم انا للہ پڑھتے ہیں۔ جب سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ تو الحمد کا مستحق بھی وہی ہے۔ اس طرف سے ایک پھوٹی ہوئی کوڑی جاتی ہے تو دوسرے ایک خزانہ آتا ہے۔ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر او گنج کرم بنہادہ است

اس سے اخلاقی فائدہ یہ ہوا۔ کہ جب تم سب محتاج ہو یہاں تک کہ حجام نہ ہو تو بڑی مشکل ہو۔ پس احتیاج کی مشکلات کے اندر صمد نے یہ فائدہ پہونچایا کہ لا یسخر قوم من قوم۔ کیونکہ سب ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ گویا سارا رکوع ایک لفظ صمد پر تدبر کرنے سے حل کر دیا۔ دنیا میں کوئی چیز نہیں جو لغو اور بیکار پیدا ہوئی ہے۔ حتے کہ ساون میں ایک کیڑا پاخانہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اسے عربی میں جعل کہتے ہیں اس کیڑے کی خصوصیت ہے کہ جب گلاب کا پھول اس کے پاس رکھا جائے تو وہ مر جاتا ہے۔ اس سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ دنیا میں مختلف اشیاء ہیں۔ کسی کو کچھ پسند ہے کسی کو کچھ۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ صرف خوبی کا متوالا رہے۔ اور عیوب کا خیال تک نہ کرے۔ اور مجھے کسب (طب) نے بڑی مدد دی۔ کہ میں نے کوئی چیز ایسی نہ دیکھی۔ جو کسی نہ کسی طرح پر انسان کے لئے مفید نہ ہو۔ ایسے ایسے فائدے دیکھے ہیں۔ کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ جنگلی گوبر جو ہوا کی خشک راکھ ہے بعض مرضوں میں ایسی مفید ہوتی ہے۔ کہ ہزار روپے کی دوائیں بھی اس کے مقابل میں ہیچ ہیں۔ پھر اجتماع کے حصول کے لئے ایک اور صورت خدا نے پیدا کی میں حضرت صاحب کے زمانے میں التحیات پڑھ رہا تھا پڑھتے پڑھتے مثنوی کی ایک حکایت یاد آئی۔ کہ ایک تاجر تھا اور اس کا ایک طوطا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آنے لگا تو اس کے دوستوں نے اسے مختلف فرمائشیں کیں اس نے اپنے طوطے سے پوچھا تم بھی کچھ کہو۔ تو اس نے کہا اور تو کچھ نہیں میرے بھائیوں کو سلام دینا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جب طوطوں کی ڈار سے اس نے پیغام کہا تو ان میں سے ایک طوطا گر پڑا۔ یہی قصہ اس تاجر نے اپنے طوطے سے جا کہا وہ سنتے ہی مردہ بن کر نیچے گر پڑا۔ مالک نے افسوس کیا کہ میں نے اسے کیوں ایسی بری خبر سنائی۔ اور اسے باہر پھینکدیا وہ طوطا پھر سے اڑ کر درخت پر جا بیٹھا اور اس نے کہا۔ کہ مجھے گویا اس طوطی ہند نے یہ پیغام دیا تھا۔ کہ جب تک موت اختیار نہ کرو۔ نجات نہیں مل سکتی اس پر میں نے سب انبیاء علیہم السلام کو سلام پہنچایا کہ اے طوطیان چمن رسالت میرا تم پر سلام مجھے بھی کوئی نجات کی راہ بتا دو۔ اس کے بعد میں نے وہ کارڈ شائع کئے۔ (جن میں حسن ظن اور دیگر امور حسنہ کے متعلق ایک مجلس الاحباب کے انعقاد کی خبر اور اس میں شمولیت کی ترغیب تھی) یہ کارڈ مضمون میں نے سب سے پہلے محمود کو دیا۔ کہ ذرا ابا کو دکھا دو۔ انہوں نے کہا اس سے بہتر اور کیا کام ہو سکتا ہے چودہ سو کارڈ چھاپے گئے تھے اور میرا خیال تھا کہ اتنے احباب

میرے ہو گئے تو مین حضرت صاحب سے دعا کرا ؤ نگا کہ ہم پر وہ فیضان ہو جو اجتماع پر موقوف ہے۔ مگر میرے سوال کو میرے دل کی تڑپ کا حال معلوم تھا مین چودہ سو چاہتا تھا مگر خدا نے مجھے کئی چودہ سو مخلص احباب دئے ۔ اور میری وہ حالت ہو گئی جو تم دیکھتے ہو۔

اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ تم ملہم نہین۔ تمہاری کیا ضرورت ہے کیا حضرت صاحب ہمارے لئے کم ہدایات چھوڑ گئے مین ان کی اسی کے قریب کتابین موجود ہین وہ ہمارے لئے کافی ہین یہ سوال بدبخت لوگون کا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی سنت کا علم نہین رکھتے اس قسم کے سوال سے تمام انبیاء کا سلسلہ باطل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہہ سکتے ہین کہ علم آدم الاسماء کلھا جب خدا نے سب کچھ آدم کو سنا دیا تو اب نوح اور ابراہیم کیا لانے جانا ضروری ہے۔ کلھا تو آیا سکے حق مین آچکا ہے۔ پھر آدم کے لئے سب ملائکہ نے سجدہ کیا۔ پس اب ان دوسرے انبیاء کی کیا ضرورت ہے۔

پھر دم نقد واقعہ موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے خاتم الرسل خاتم الحکام خاتم النبین خاتم الانبیاء خاتم الانسان ہین اب انکے بعد اگر کوئی ابوبکر کو نہین مانتا۔ تو فرمایا۔ فمن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون۔ یعنے جو انکار کرے گا۔ وہ حد اطاعت سے نکلنے والا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نئے نئے دشمن پیدا ہوتے رہتے ہین تو نئے نئے ان کے سمجھانے والے بھی مبعوث ہوتے رہتے ہین۔ چنانچہ ایک آیت سے مایاتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ وھم یلعبون لا دوسرے مین مین نے ایک کھیل دیکھی۔ رستے کو ایک فریق ایک طرف سے کھینچتا ہے اور ایک دوسری طرف۔ اب جس طرف سے کمزوری ہو گی وہی ہاریگا اسی طرح قرآن مجید مین خدا نے فرمایا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ گویا مسلمانون کو کہتا ہے کہ دشمن رسے کو ایک طرف کھینچ رہا ہے اب اگر تم اس زعم مین سست ہو کر بیٹھے رہو کہ ہم اپنے آباؤ آدم اکے وقت فتح پا چکے ہین تو ضرور شکست کھاؤ گے کیا تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ ہمارے اعداء دنیا سے اٹھ گئے جب یہ بات نہین۔ تو پھر اعداء کی مدافعت کے لئے انتظام ضروری ہے مسیح نے اتمام حجت کیا۔ مگر کیا کوئی عیسائی دنیا مین باقی نہین رہا اور کیا مخالف علماء سب کے سب مرفوع ہو گئے ہرگز نہین بلکہ ایک مرتا ہے تو دوسرا اوس کا جانشین ہوتا ہے پس تم کس طرح باغی ہو کر کہہ سکتے ہو کہ ہمین ضرورت نہین بلکہ میرے نزدیک جس رستے کو ایک طرف کھینچنے کی ضرورت تھی اب اوس کو زیادہ زور کے ساتھ کھینچنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ زور ڈالا جو ہمارے ساتھ تھا جا چکا ہے غرض یہ سوال پہلے آدم پر پڑتا ہے۔ پھر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ پھر ابوبکر رض پر۔ پھر علی رض پر پھر مہدی پر کہ جب سارے علوم جناب رسالتمآب سنا گئے تو مہدی کی کیا ضرورت ہے۔ حقیقی بات یہی ہے کہ ضرورت ہے اجتماع کی۔ اور شیرازہ اجتماع قائم رہ سکتا ہے ایک امام کے ذریعے۔ اور پھر یہ اجتماع کسی ایک خاص وقت مین کافی نہین مثلاً صبح کو امام کے پیچھے اکٹھے ہوئے تو کیا کہہ سکتے ہین کہ اب ظہر کو کیا ضرورت ہے۔ عصر کو کیا۔ پھر شام کو کیا پھر عشاء کو کیا۔ پھر جمعہ کو اکٹھے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر عید کے دن کیا ضرورت ہے۔ پھر حج مین کیا ضرورت ہے اسی طرح ایک وقت کی روٹی کھا لی تو پھر دوسرے وقت کیا ضرورت ہے۔ جب ان باتون مین تکرار ضروری ہے تو اس اجتماع مین بھی تکرار ضروری ہے یہ مین اس لئے بیان کرتا ہون تا تم سمجھو کہ ہمارے امام چلے گئے تو پھر بھی ہم مین اسی وحدت اتفاق اجتماع اور پرجوش روح کی ضرورت ہے۔

اب مین پوچھتا ہون کہ یہ اجتماع کیون ہوا ہے ہر ایک آدمی نے خود ہی سوچ لیا ہو گا کہ وہان کیون جاتا ہے سردی کا موسم ہے گھرون مین بیماریان ہین تھوڑی سی سرد ہوا لگے پھر کھانسی ہو جاتی ہے۔ وہان گھرون مین پلنگون پر سوتے تھے تو یہان کسیر موجود ہے۔ باوجود ان مشکلات کے اپنے اپنے آنے کے اغراض کو تم ہی خوب سمجھتے ہو گے۔ کیا تم اس لئے جمع ہوئے کہ میری تبرداری کو دیکھو۔ اس مین تو شک نہین۔ کہ اجتماع کی ضرورت کو تم تسلیم کرتے ہو اب اجتماع کے اغراض جو ہین وہ ہر ایک شخص اپنی اپنی نسبت خوب سمجھتا ہے باہر سے آنیوالے اپنی نسبت خوب جانتے ہین قادیان کے رہنے والے اپنی نسبت۔ مین اپنی نسبت سناتا ہون کہ مین ایسا کسب جانتا ہون جس مین بخوبی مین اپنا گذارہ کر سکتا ہون۔ پھر بھی مین سب کچھ چھوڑ کر یہان آگیا۔ صرف قرآن شریف سیکھنے کے لئے۔ لا الہ الا اللہ کی تڑپ مجھے یہان لائی۔ قرآن میری غذا ہے یہ غذا اگر مین آٹھ پہر مین استعمال نہ کرون تو مین مر جاؤن اسی غرض تھی ورنہ جہان اتنے برس خدا نے مجھے بہتر سے بہتر سامان دیا۔ اور جس نے ستر سال تک مجھے سب کچھ دیا کیا چند سال اور نہ دے سکتا تھا۔ یہان تک جو مین نے تمہین سنایا اس مین نصیحت یہ ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ پر پکے رہو دعا کیا کرو۔ عقد ہمت اور استقلال سے کام لو۔ قرآن کریم سے محبت رکھو۔ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش مین لگے رہو۔ اگر اللہ راضی ہو تو سب کام ہو جائین۔ صوفیائے کرام مین ایک بزرگ گذرے ہین وہ لکھتے ہین۔ سالک پر کئی حالات آتے ہین۔ ایک وقت آتا ہے وہ فرماتا ہے کہ کچھ نہ مانگو ایک وقت سوال کا حکم دیتا ہے اور پھر فرشتہ اس شخص (جس سے مانگتا ہے) کے دل مین ڈالتا ہے کہ اسے نہ دے۔ اس مین یہ سمجھایا جاتا ہے کہ امید کے قابل اللہ ہی کی ذات ہے۔ ایک وقت قرضہ حکماً لینے کا حکم ہوتا ہے ایک وقت قرضہ سے امتناعی حکم جاری ہوتا ہے۔ میری آمدنی میرا قرضہ۔ ایک مخفی راز ہے نہ مجھے کسی سے سوال کی حاجت پڑی نہ پڑنے کی امید ہے میرے پاس وہ خزانہ ہے جسے نہ کسی چور کا ڈر ہے نہ کسی دھوکہ باز کا۔ مین یہ بات ظاہر نہ کرتا کیونکہ صوفیا نے منع کیا۔ مگر قرآن کا حکم مقدم ہے کہ اما بنعمۃ ربک فحدث۔ یہان چندے آتے لیکن مین ان سے ایک کوڑی کا لینا بھی اپنے لئے روا دار نہین۔ بلکہ ان چندون مین حصہ لیتا ہون۔ ابھی ایک کام کے لئے ہزار کا وعدہ کر کے آیا ہون اور یہ مین اسی راز سے لینے والا ہون۔ جس سے پہلے اپنے کام چلاتا ہون۔ آگے باہر بیٹھتا تھا۔ تو لوگ سمجھتے کہ طب کرتا ہے اب تو مین باہر بھی نہین آتا۔ بلکہ دن بھر تمہاری خاطر کام کرتا ہون۔ مگر ما اسئلکم علیہ اجراً۔ اس پر مین کچھ اجر نہین مانگتا۔ ہان جس طرح خدا تعالےٰ باوجود غنی ہونے اور لا یسئلکم اموالکم فرمانے کے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما اسئلکم علیہ اجراً کا اعلان دینے کے پھر بھی چندون کی تحریک فرماتے رہتے تھے۔ اسی طرح مین بھی کہتا ہون یہ دینے کی نسبت کچھ کہنا دراصل کچھ دلانا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً۔ تم مال اپنے اموال سے قطع کر کے دو ہم بڑھا دین گے۔ ابوبکر رض نے کیا دیا۔ ایک کنال زمین سے بھی کم ہوگا۔ حضرت علی نے کیا دیا۔ اور اوس کے بدلے مین کیا کچھ لیا۔ سادات کتنے ہی فسق و فجور مین مبتلا ہون۔ مگر لوگ ان کی عزت کرنے والے موجود ہین۔ غرض یہ چندے انبیاء کے ساتھ ہی رہے ہین اولیاء کے ساتھ بھی۔ پھر ہمارے ساتھ کیون نہ رہین۔ پھر چندہ دینے والون کو بھی بعض وقت بہت سی مشکلات پیش آتی ہین۔ میرے ایک لنگوٹئے یار ہین۔ فضل دین حکیم۔ انہون نے ساری جائداد لکھہ دی۔ لیکن پھر بھی ان کے بھائی بند کہتے ہین کہ مال بٹورنے کا ذریعہ ہے حالانکہ ایک معمولی عقل والا بھی جانتا ہے کہ اس کی نہ اولاد ہے نہ جوانی کی عمر نہ کوئی حقیقی بھائی نہ چچا۔ پس وہ مال جمع کر کے کریگا کیا ؟

تم اپنے چندون کی نسبت بالکل اطمینان رکھو ان کی

نسبت کسی قسم کی بدظنی نیک نتیجہ نہیں دے سکتی۔ میں نہ چندہ کی خاطر بشر دار بنا۔ نہ اس غرض سے کھڑا ہوا اور نہ اس غرض سے بیعت لی۔ اور یہ جو چندوں کی نسبت کہتا ہوں۔ تو یہ بھی اسی رنگ میں ہے۔ جس میں خدا باوجود غنی ہونے کے زکوٰۃ وغیرہ کا حکم فرماتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی چندوں کے لئے صرف خدا کے فضل سے حصہ ڈالنے کے لئے فرماتے تھے۔ میں انجمن حمایت الاسلام کو اچھا سمجھتا ہوں پر اس میں بھی مالی جھگڑے شروع ہو گئے۔ علی گڈھ میں بھی ایک ہندو مال کھا گیا۔ لیکن تم ایسا خیال تک نہ لاؤ۔ اگر ہم بد ذاتی سے تمہارا مال لیں۔ تو تم شکایت نہ کرو۔ تم کہو۔ مومن سمجھتے دیکھو اس سے آگے تین قومیں گذری ہیں۔ عیسائی لوگ اپنے مذہب کی خوبی کو نہیں بتلا سکتے۔ ان دوسروں کے معائب بیان کرنے میں دلیر ہیں۔ پھر ان کے شاگرد شیعہ ہیں۔ وہ بھی کوئی بات نہیں کی۔ اس سے صحابہ کو متہم کر دیتے ہیں۔ پھر تیسری قوم آریہ ہے۔ ان کا بھی یہی پیشہ ہے کہ دوسرے مذاہب والوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اپنے گھر کی طرف نہیں دیکھتے۔ خدا کی نسبت یہ عقیدہ کہ روح و مادہ ازلی ہے ادھر حقوق العباد میں یہ حال کہ نیوگ کو ایک مقدس کام سمجھتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں تم عیب چینی (خواہ اپنی جماعت کے افراد کی نسبت ہو خواہ بیرونی لوگوں کی) سے بچتے رہو گے۔ ہم اگر تم سے کسی قسم کا دھوکہ کریں۔ تو اس کا وبال ہماری ہی جان پر ہے۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے ہو رہتے ہیں۔ خدا خود ان کے لئے سامان بہم پہونچاتا ہے۔ بعض لوگ اعتراض کرتے تھے کہ۔۔ حضرت صاحب فاخرہ لباس کیوں پہنتے ہیں۔ یہ پچھلے بزرگان قوم کے سوانح سے ناواقف ہیں۔ سید عبد القادر گیلانی نے ایک دفعہ صافہ باندھا۔ جس کی قیمت ۵۰۰ پونڈ تھی۔ کسی نے اعتراض کیا فرمایا ہم نہیں پہنتے۔ جب تک خدا نہ کہے۔ کہ تم پہنو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے باتیں بہت کیں۔ یہ بھی لینے کا طریق ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ درد دل سے کہا ہے اب اپنے خیال کے موافق جو کچھ کوئی سمجھ لے۔

كُلًّا نُمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

چندے ضرور دینے پڑیں گے۔ اگر دل سے دو گے۔ تو بہتر بدلا پاؤ گے اور اگر دل سے نہ دو گے۔ تو اجر بھی نہ ملے گا۔

کرزن گزٹ ایک اخبار ہے جو دہلی سے نکلتا ہے اس نے جہاں حضرت صاحب کی وفات کا ذکر کیا وہاں ساتھ ہی لکھا۔ کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے ان کا سر کٹ چکا ہے شخص جو ان کا امام بنا ہے اگلے سے! ور تو کچھ ہو گا

نہیں۔ ہاں یہ ہے۔ کہ وہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے سو خدا کرے یہی ہو۔ کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔ اچھا میں تمہیں قرآن شریف کی چند آیتیں سناتا ہوں۔

ان اللّٰہ اشترىٰ من المومنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة ۔ يقاتلون في سبيل اللّٰه ۔ فيقتلون ويقتلون ۔ وعدا عليه حقا في التوراة والانجيل والقرآن ۔ ومن اوفى بعهده من اللّٰه ۔۔ فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به ۔ وذٰلك هو الفوز العظيم ۔ التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود اللّٰه وبشر المومنين ۔

پہلے میں دردمند دل سے تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم روح القدس سے موید ہو امراض جسمانیہ و روحانیہ سے بچ جاؤ۔ تم دنیا میں مظفر و منصور رہو۔ یہ درد ہے جو اس نے پیدا کیا۔ جس نے مجھے یہ مقام دیا۔ اپنے لئے رب اشرح لی صدری دعا کرتا ہوں اور یہ بھی کہ میرے بھی وزرا ہوں۔ جو میرے بازو کو قوی کریں۔ مگر ایسے کہ اللہ کو راضی کرنا ان کا منشا ہو۔ تم میں واعظ ہوں اور میں اس کے لئے تڑپتا ہوں۔ مگر وہ کہ جن میں اخلاص کامل ہو۔ حقیقی راہ کو جانتے ہوں وہ اپنے کام میں کاہل الوجود نہ ہوں۔

اللّٰہ۔ سارے کامل صفات سے موصوف اور بدیوں سے منزہ ذات ۔۔۔۔۔۔

۔ ۔ لا الٰہ الا اللّٰہ کا بھی یہی منشا ہے۔

اب ترجمہ سنو۔ اللّٰہ نے لیا مومنوں سے انکی جانوں اور مالوں کو بھی اس سے معلوم ہوا کہ اب مومن نہ اپنی جانوں کے مالک ہیں نہ اپنے مالوں کے۔ پھر وہ لینے سے ضائع نہیں ہوا بلکہ ہمارے حضور موجود ہے۔ ما عندكم ينفد وما عند اللّٰه باق۔ لڑو مرو اللہ کی راہ میں۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں کے لئے جنت ہے یہ وعدہ ہے۔ جو تورات میں بھی ہے۔ انجیل میں بھی قرآن میں بھی۔

مومنین کا لفظ بھی آیا ہے قرآن کریم واحادیث سے زیادہ شعبے ایمان کے ثابت ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

انما المومنون الذين آمنوا باللّٰه ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل اللّٰه (پارہ ۲۶)

پانچ باتیں تو اس میں ہیں۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالرسول عدم ارتیاب۔ جہاد مال۔ جہاد جان۔

پھر فرمایا۔ فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما (النساء ع ۹) یعنے مومن ہوتا ہی نہیں جب تک محمد رسول اللہ کو ہر امر دین میں حکم نہ بنالے۔ رسول کا فیصلہ ماننا اور فیصلہ کے ساتھ خوش ہونا یہ سات ہوئے۔ اب اور سنو!

انما المومنون الذين آمنوا باللّٰه ورسوله واذا كانوا معه على امر جامع لم يذهبوا حتى يستاذنوه جب کسی امر جامع میں ہو تو بلا اجازت نہ اٹھنا۔ پھر انما يومن بآياتنا الذين اذا ذكروا بها خروا سجدا وسبحوا بحمد ربهم وهم لا يستكبرون۔ تتجافى جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم ينفقون۔ جب تذکیر کی جاوے۔ تو سجدے میں گر پڑتے اور تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے ہیں تکبر نہیں کرتے۔ اللہ سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ اللہ کے دئے ہوئے سے خرچ کرتے ہیں۔ پھر ما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى اللّٰه ورسوله ۔ ان يكون لهم الخيرة من امرهم ۔ جب رسول کوئی فیصلہ دیدے۔ تو بشرح صدر قبول کر لیتے ہیں۔

پھر انما كان قول المومنين اذا دعوا الى اللّٰه ورسوله ليحكم بينهم ان يقولوا سمعنا واطعنا۔ پھر آمنوا باللّٰه ورسوله والكتاب الذي نزل على رسوله اس میں دو لفظ ایسے آئے ہیں جو آجکل کی بیماریوں کے لحاظ سے ضروری ہیں۔ کتاب کے علاوہ رسول کریم کی فرمانبرداری کی بھی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک جو قوم کہتی ہے۔ ہمیں رسول کی اطاعت کی ضرورت نہیں۔ وہ دجال کی قوم ہے یہ کہتے ہیں کہ اطاعت اللہ کے ساتھ اطاعت الرسول ایک شرک ہے۔ میں ان کے لئے سورۃ نوح کی آیت پڑھتا ہوں انی لکم منه نذیر مبین ۔ ان اعبدوا اللّٰه واتقوه واطیعون۔ پس اگر یہ شرک ہے۔ کہ اللہ کے سوا نبی کی اطاعت بھی کی جاوے۔ تو اس شرک کا بانی نوح ہے۔ یوں کہو کہ رسول کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ بلکہ اطیعوا اللّٰه واطیعوا الرسول کے ساتھ اولی الامر منکم بھی آیا ہے۔ طوائف الملوکی کے زمانہ میں خود صحابہ کفار حاکموں کا حکم مانتے رہے۔ پھر ملک حبش میں جو ہجرت کر کے گئے وہ

اس گورنمنٹ کے ماتحت تھے۔ پھر مدینہ میں پہلے پہلے جمہوری سلطنت تھی۔ گویا کل حکومتوں کے نمونے اور ان میں جو مومنوں کا طرز عمل ہونا چاہیئے۔ وہ موجود ہیں۔ میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کے فرمانبردار رہیں اور کبھی ان منصوبوں میں شامل نہ ہوں۔ جیسے کہ اب تک نہیں ہوئے۔ جو گورنمنٹ کے خلاف ہوں۔ پھر فرمایا۔ ان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی الله والرسول ان کنتم تومنون بالله والیوم الاخر۔

پھر فرمایا۔ والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل الله والذین اٰووا ونصروا اولٰئک ھم المومنون حقا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ مہاجرین کو جگہ دینا مومنوں کا فرض ہے۔ پھر انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم۔

پھر وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین۔

(سورۃ نور) ولا تھنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ۔ کیونکہ خدا کے ہوتے ہوئے مومن غم کرے تو یہ شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ جب کہ ایک معمولی حاکم کسی کے ساتھ ہو تو کوئی غم نہیں کرتا۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو اس کو کیا غم ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ یعقوب علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ روتے روتے ان کا اندھا ہو جانا یہ صحیح نہیں۔ قرآن شریف میں وابیضت عیناہ من الحزن جس کے معنے ہیں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ پھر کسی کی جدائی مومن کو کیوں اتنا غم میں ڈالے۔ جب کہ خدا فرماتا ہے۔ وان یتفرقا یغن الله کلا من سعتہ۔ یعنی جدا ہوئے۔ تو الله اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیگا۔

پھر والذین اٰمنوا اشد حبا لله۔ مومن خدا سے بہت محبت رکھتا ہے۔ پھر الذین اٰمنوا یقاتلون فی سبیل الله۔ پھر اوفوا الکیل ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا ذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین۔ ماپ تول ٹھیک رکھو۔

یہ چالیس کے قریب عام فہم باتیں ہیں ان کے بعد فاصلحوا ذات بینکم ان کنتم مومنین۔ فرمایا اسی لئے ہم نے بیعت میں ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کا عہد لیا ہے۔ پھر انما المومنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبھم الاٰیہ۔ اس کے اخیر میں یتوکلون فرمایا۔ گویا مومن میں توکل بھی ہونا چاہیئے۔

اب احادیث میں ایمان کے شعبوں کا ذکر کرتا ہوں (۱) قدر خیر و شر کو ماننا بھی جزو ایمان ہے قرآن مجید میں ہے۔ خلق کل شیئ فقدرہ تقدیرا۔ انسان

کی ساری بلند پروازیاں تمام بلند ہمتیاں تقدیر کے مسئلے پر موقوف ہیں۔ جو تقدیر کو نہیں مانتا وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ ہرچہ گیرد علتی علت شود اگلے زمانہ میں دو فوجوں کا مقابلہ اس طرح ہوتا تھا۔ کہ فریقین میں سے سب سے بڑے پہلوان نکلتے اور آپس میں کشتی لڑتے جو ہارتا وہ جس فریق کا تھا اس کی شکست سمجھی جاتی۔ اب یہ مسلمان ہیں۔ کہ اب تک کشتی لڑے جاتے ہیں۔ بارود سے بہت سے کام نکل سکتے ہیں۔ اس کے متعلق اگلے زمانہ میں سالانہ مشقیں ہوتی تھیں اب وہ اصل غرض بھول گئے اور شب برات رہ گئی۔ جس میں چند ٹوٹکے اور پٹاخے چلا کر اپنا منہ جھلس لیا جاتا ہے۔ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہمیں اس قسم کی مشقوں کی اب ضرورت ہی نہیں رہی۔ ہوا کے عجائبات کے تجارب کے لئے پتنگ وغیرہ چڑھائے جاتے تھے اب وہ زمانہ گیا وہ مقصد فوت ہو چکا۔ مگر مسلمان لڑکے ابھی تک دن بھر پتنگ چڑھائے جاتے ہیں۔ اور آئے دن کئی جانیں ضائع ہوتی رہتی ہیں۔ اسی طرح تقدیر کے مسئلہ کا حال ہے۔ ہر بھلائی کی بھی ایک حد مقرر ہے اور بدی کی بھی۔ جو اس اندازہ سے گذریگا وہ نقصان اٹھائیگا۔ اب اس تقدیر کا مطلب تو یہ تھا۔ کہ اگر سست ہو گے تو چستوں کے نیچے ہیں وہ تم کو لیں گے اور اگر چست ہو گے۔ تو چستوں والے انعام پاؤ گے۔ میں نے اپنی ماں سے بھی اس کے یہی معنے پڑھے تھے۔ جو پنجابی میں مجھے اب تک یاد ہیں۔ انے ہونے دا اندازہ چاہے بہتے چاہے نیک جیسا کوئی کریگا۔ ویسا ہی بھریگا۔ جو آگ کھائے گا انگار ہگیگا۔

پھر یہ کہ رسول کی محبت والدین سے بڑھ کر ہو۔ (۲) نمازوں کو قائم کرے (۳) روزے رکھے (۴) حج کرے (۵) مومن وہ ہوتا ہے کہ لوگ اس سے امن میں رہیں (۶) چور۔ زانی مومن نہیں ہوتے۔ جب تک چوری و زنا میں مشغول ہوں (۷) رستہ کے دکھ کو دور کرنا یعنی کوئی مسلمان ہو اس کے مقصد میں روک ہو اسے دور کر دینا (۸) محبت لله۔ بغض لله (۹) زبان الله کے ذکر سے تر رہے (۱۰) دے تو الله کے لئے نہ دے تو الله کے لئے (۱۱) نبی کریم کے پاس ایک قوم آئی تھی جس نے عرض کیا ہمیں کچھ سنا دو۔ آپ نے فرمایا ایمان بیس چیزوں کا نام ہے۔ الله پر۔ ملائکہ پر۔ کتب پر۔ رسل پر۔ جزا و سزا پر۔ ملائکہ کے ایمان سے کیا فائدہ

ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر وقت انسان کے اندر دو محرک کام کرتے رہتے ہیں۔ ایک نیکی کی ایک بدی کی تحریک کرتا ہے۔ جو شخص نیکی کی تحریک کو مانتا ہے۔ وہ گویا ملائکہ پر ایمان رکھتا ہے اور جب ایک ملک کی بات مان لی جاتی ہے تو فرشتوں سے اس کا ایک قسم کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے پھر قسم قسم کے ملائک اس سے مصافحہ کرتے اور ہر حال میں اس کے موید رہتے ہیں۔ پھر کتب و رسل پر ایمان کی سنو۔ کہ ایک دفعہ مجھے ایک دوست ایک معزز شخص کے پاس لے گیا۔ مجھے اس کی باتوں سے فوراً معلوم ہو گیا کہ علماء کی سخت حقارت کرتا ہے۔ اثنائے گفتگو میں اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ رسولوں کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا تمہارے نزدیک ایمان کچھ چیز ہے اور اس کی کچھ ضرورت ہے۔ اس نے کہا الله اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں نے پوچھا یہ نام تم نے کہاں سے سنے۔ جس کتاب سے تم نے یہ سیکھے۔ کیا اس تعلیم پر ایمان نہیں۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ پھر میں نے کہا کہ اس میں لکھا ہوا دیکھو۔

ان الذین یکفرون بالله ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین الله ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولٰئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا۔

جس سے صاف ثابت ہے کہ جو الله کو مانتے اور رسولوں کو نہیں مانتے۔ وہی پکے کافر ہیں۔ اس پر وہ بولا نجات کے لئے الله اور یوم آخرۃ پر ایمان کافی ہے۔ میں نے کہا سنو قرآن مجید میں ہے۔ والذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون بہ وھم علیٰ صلاتھم یحافظون۔ جو آخرۃ پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ لا الٰہ الا الله محمد رسول الله اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج۔ اس کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ پانچ چیزیں تو ایسی ہیں۔ جو ہم کیا کرتے ہیں (۱) الصبر علی البلاء (۲) والشکر علی الرخاء (آرام) (۳) والرضاء بالقضاء (جو ہو چکا اس پر راضی) (۴) والصدق عند اللقاء (۵) وترک الشماتۃ للاعداء۔ فرمایا یہ پندرہ ہو گئیں۔ پانچ اور سن لو۔ الذین یتقون ہر کام
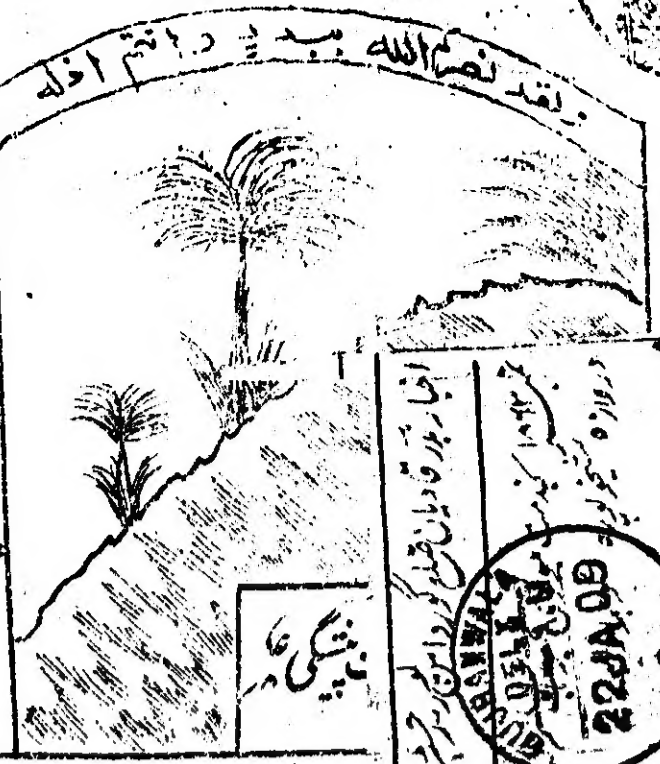
گر چہ گویم با تو گر آئی بہار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۶ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۲۸ - ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء مطابق ۸ ماگھ سمت ۱۹۶۵

جلد ۸ | نمبر ۱۳

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

یتامیٰ مساکین اور طالب علموں کے لئے ایک تحریک

(بحکم حضرت خلیفۃ المسیح)

سلسلہ احمدیہ کی طرف سے یعنے صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں ایک رقم معین تک جو ہر سال بجٹ میں ظاہر کر دیجاتی ہے مساکین یتامیٰ اور طالب علموں کی مدد کی جاتی ہے۔ چنانچہ سال حال میں ایک ہزار روپیہ یتامیٰ کے لئے دو ہزار سے کچھ زیادہ روپیہ مساکین کے لئے اور ایک ہزار روپیہ زکوٰۃ کے اخراجات کے لئے۔ جس سے بعض طالب علموں کو اور بعض مساکین اور مولفۃ القلوب اور دیگر محتاجوں کو مدد دی جاتی ہے تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ ہماری قوم کے سامنے کئی قسم کے چندے مثلاً لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام۔ تعمیر مدرسہ۔ یادگار وغیرہ کے اور بھی ہیں۔ لہذا ان تمام چندوں کو مد نظر رکھ کر قریباً چار ہزار روپے کا یتامیٰ اور مساکین کی مدد کے لئے الگ نکل آتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے مگر یہ رقم دراصل اس قدر تھوڑی ہے کہ بہت سے درخواست کنندگان کو جواب دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب تک پہلے وظیفہ خواروں میں کمی ہو کر گنجائش نہ نکلے۔ نئے وظیفہ خوار نہیں لئے جا سکتے۔ چنانچہ اس وقت بھی سات آٹھ یتامیٰ اور قریب اٹھارہ کے مساکین کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ اور گنجائش قریباً قریب کچھ بھی نہیں اس لئے بظاہر ان درخواستوں کے منظور ہونے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ مگر اس بات کا علم حضرت خلیفۃ المسیح کو ہونے پر اور نیز اس خیال پر کہ بعض طالب علموں کا جو قریباً سترہ کے ہیں لنگر خانہ پر بوجھ ہے اور یہ مد خود مقروض ہے آپ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں آپ کی طرف سے احباب کی خدمت میں یہ تحریک کروں کہ ان لوگوں کے لئے کچھ انتظام ہونا چاہیئے بلکہ ابھی ابتدائے سال ہے اور اثنائے سال میں اور بھی درخواستیں آئیں گی کیونکہ ہر مہینہ میں عموماً پانچ سات ایسی درخواستیں آجاتی ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لئے علاوہ رقم مندرجہ بجٹ کے روپے کا انتظام ہونا چاہیئے گویا صورت حال یہ ہے کہ قریب چار ہزار روپے کی رقم تو ان یتامیٰ مساکین طالب علموں وغیرہ کی گذارہ کے لئے چاہیئے جو اس وقت انجمن کے انتظام کے نیچے اس امداد کے مستحق ہیں اور ...... اکیس سو روپے کی رقم ان یتامیٰ مساکین وغیرہ کے ایک سال کے گذارہ کے لئے چاہیئے جن کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اور گو اس روپے کا بالفعل کوئی اندازہ پیش نہیں کیا جا سکتا جو آئندہ درخواست کنندگان کے لئے درکار ہوگا۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ گنجائش اور بھی ہونی چاہیئے۔ پس مجھے یہ ارشاد ہوا ہے۔ کہ میں ان سب کے لئے تمام احمدی احباب کی خدمت میں اپیل کروں۔ چار ہزار روپیہ تو موجودہ مسکین فنڈ یتیم فنڈ زکوٰۃ فنڈ میں حسب معمول سابق آنے چاہیئے اور اس کی طرف تمام احباب کو اور تمام انجمنوں کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے اور موجودہ اکیس سو روپے کی ضرورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس میں سے ایک سو روپیہ وہ خود دیں گے اور باقی دو ہزار روپے کو ایک ہزار احباب دو دو روپے دے کر پورا کر دیں اور ان میں سے جن کی وسعت ہو احباب کئی کئی آدمیوں کے قائمقام ہو جاویں یا ان دو دو روپے دینے والے احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اس رقم سے ان پہلے چندوں پر جو وہ دیتے ہیں یا ان کو دینے چاہیئے کوئی اثر نہ پڑے اور ان کی ادائگی کے بعد جو شخص شرح صدر سے اس تحریک میں حصہ لے سکتا ہے۔ یعنی نہ صرف [illegible] پر [illegible] پڑے۔ جو لنگر خانہ مدرسہ اشاعت اسلام وغیرہ مقدم اغراض [illegible] جلتے ہیں [illegible] کا قیام [illegible] طرح سے اس سلسلہ [illegible] ساتھ وابستہ ہو چند [illegible] زکوٰۃ فنڈ پر بھی کسی قسم کا اثر [illegible] کیونکہ اگر ایک جگہ کم ہو کر وہی رقم دوسری جگہ دیدی گئی تو اس سے اس تحریک کا اصل مدعا مفقود ہو جاتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے جب یہ ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ ہا [illegible] سالانہ ہم نے خود کسی روپے کے لئے تحریک نہیں کی بلکہ صرف وعظ و نصیحت پر ہی کفایت کی تھی اور مندرجہ ذیل آیات قرآن کی [illegible] بھی توجہ دلائی ہے ارءیت الذی یکذب بالدین فذلک الذی یدع الیتیم ولا یحض [illegible] طعام [illegible] ہیں۔ گویا ایسے لوگوں کو جو یتیم یا مسکین کی پرواہ نہیں کرتے [illegible] بالدین قرار دیا ہے اور پھر یتیم کے متعلق فرمایا۔ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن۔ اور پھر فرمایا۔ ما ادرٰک ما العقبۃ۔ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ۔ گویا یتیم [illegible] کے لئے

(جب سے پریس قادیان میں میاں [illegible] الدین عمر بعد ایڈیٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع [illegible] چھپا) [illegible]

دنیا سخت دشوار گذار گھاٹی میں سے ہو کر گذرتے ہیں ... ہے اور پھر علم دینی کے حصول کے لئے ان الفاظ میں ارشاد فرمایا۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین۔ گویا ہر جماعت اور ہر قوم میں ایک وہ ایسے لوگوں کا ہونا چاہیئے۔ جو حصول علم دینی کے بعد تفقہ فی الدین کریں اور لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس یتامی مساکین طالب علموں کے لئے انتظام کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ... یہ بھی فرمایا کہ اگر بعض لوگ تائید حق یا ایسی اور کتابیں جو ... ہیں خرید لیں تو ان کا روپیہ بھی اسی غرض میں ہم صرف کرتے ہیں۔ والسلام

محمد علی

نوٹ۔ جو احباب اس تحریک کے مطابق روپیہ بھیجیں وہ منی آرڈر میں خصوصیت سے اس تحریک کا ذکر کریں کہ روپیہ فنڈ میں جاوے تاکہ اس طرح سے جو رقم جمع ہو اس کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔

؟

ایک ایرانی مقتدر فارسی اخبار چہرہ نما میں جناب حجۃ الاسلام سید محمد کاظم یزدی مشہور

ومعروف ... [illegible] ... شائع کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر ... [illegible] ... اجمعین کو گواہ کر کے ... اور خدا تعالیٰ کی ... [illegible] ... پر لعنت ہو جو اس ... [illegible] ... کئی سال ... [illegible] ... معاملہ و عیال ... کے متعلق ... گیا اور حجۃ الاسلام آقا سید محمد کاظم یزدی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ... [illegible] ... دو شال ریشمی وغیرہ جو کچھ ممکن تھا۔ آقا سید محمد کاظم کی خدمت میں بطور نذر پیش کرنے ... آقائے موصوف نے فرمایا کہ ... طالب علموں اور ... کے لئے کہ سب میری اولاد میں کیا لانے ہو کیا ... میں نے ... مذکورہ بالا چیزیں پیش کیں۔ ... نے فرمایا کہ تو نے یہ کس ... کی نذر مانی تھی ... میں قرضدار تھا۔ میرا قرض ادا ہو گیا اور ... شکرانہ ... کہ میرے ... آپ کی دعا ... جد امجد کی زیارت کے ... میرے ... جائے۔ فرمایا کہ غم نہ کر۔ میرا ... اور سب کا ... کا مشکل کشا ہے وہ تجھ کو فرزند عطا کریگا۔ بیوی کو کہہ غسل کر کے اپنے جسم کو خوب خوشبو لگانے میں اوس کے لئے ایک الگ مکان اس کو دیتا ہوں کچھ تولیے اور کچھ پہننے کے کپڑے لے اور ہمارے حرم محترم سے کل بعد نماز ظہر آ کر ملاقات کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد مراد حاصل ہوگی۔ میں آقائے موصوف سے رخصت ہو کر اپنی بیوی سے تمام حال بیان کیا اوس نے آقا کو بڑی دعائیں دیں اور خوشی کے مارے رات بھر سوئی۔ اگلے روز آقا کے یہاں گئی۔ میں بھی گیا اور باہر بیٹھا رہا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ آدمیوں کی کثرت سے میرا آقا تک پہونچنا بھی دشوار تھا۔ میں نے آقا کے ایک نوکر سے دریافت کیا کہ میری بیوی اندر گئی تھی۔ وہ بولا یہاں تو برابر عورتیں نذر و نیاز کی آتی اور چلی جاتی ہیں۔ میں لوٹ آیا اور چند گھنٹہ تک صحن مطہر اور رواق اور حرم اور دالانوں میں پھرتا رہا۔ لیکن اپنی بیوی کو نہ پایا۔ بلکہ دو ایک عورتوں سے اپنی بیوی کا پتہ پوچھا۔ تو وہ اس قدر ناراض ہوئیں کہ گالیاں دینے لگیں۔ دیوانہ وار آقا کے مکان کی طرف زیادہ رسی کے لئے لوٹا تو دروازوں کو بند پایا۔ ناچار اپنی جائے قیام پر لوٹ آیا اور صبح تک نہ سویا صبح کو بہت جلد اٹھا اور آقا کے گھر کی طرف چلا۔ جب آقا کے گھر کے قریب پہونچا تو اپنی بیوی کو آتے ہوئے دیکھا کہ روتی تھی اور سر پیٹے ہوئے تھی۔ مجھ کو دیکھتے ہی چلا اٹھی کہ بے غیرت تیرا مونہہ کالا ہو۔ لعنت ہے تیری غیرت پر اور لعنت تیری سات پشت پر۔ اسی قسم کی اولاد پیدا کرنا چاہتا تھا اور مجھ کو اسی طرح حاملہ بنانا چاہتا تھا۔ کہ یہ سید بے دین . . . . . .

. . . . اب ہر ایک باغیرت اندازہ کرے کہ اس وقت میری کیا حالت ہوئی ہوگی۔ اس وقت بھی میرا ہاتھ کانپ رہا ہے۔ میرے دل میں طپش ہے اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ اب مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا۔ کہ سید کاظم یزدی بے دین نے کس طرح میری بیوی کے ساتھ . . . . اور مجھ سے کیا حیلہ کیا۔

یہ وہی سید کاظم یزدی ہیں جو آجکل مجتہدین کے خلاف اور شاہ ایران سے رشوت لیکر شاہ کے ہوا خواہ بنے ہوئے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے کئی سال کے بعد اس ایرانی نے کربلا سے اب اپنی سرگذشت کو شائع کیا ہے۔

ضروری

حسب ذیل ریزولیوشن جو مجلس معتمدین نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۵ دسمبر ... میں بیرونی انجمنوں کے لئے پاس کئے ہیں ان کی اطلاع وعمل درآمد کے لئے اخبار میں شائع کر کے تشکر ... عرض کے لئے نقل ریزولیوشن ۶۲۴ ارسال خدمت ہے۔

۶۲۴۔ رپورٹ ہائے سالانہ بیرونی انجمنوں کے متعلق مجلس معتمدین میں پیش ہو کر قرار پایا کہ:

(۱) مجلس معتمدین رپورٹ ہائے آمدہ از شاخہائے انجمن مضافات وغیرہ کے متعلق ذیل کے امور کو پسند کرتی ہے۔

(الف) ہر ایک بڑی انجمن حتی الوسع ایک سالانہ جلسہ کیا کرے جس میں بعض بزرگان سلسلہ احمدیہ کو باہر سے بغرض وعظ و تبلیغ مدعو کیا جاوے۔ اس کے متعلق سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سے خط و کتابت کر کے انتظام کیا جاوے۔

(ب) ہر ایک انجمن ضلع اگر اس کی آمد ضروریات مقامی اجازت دے تو ایک لائبریری صدر مقام میں قائم کرے۔

(ج) ہر ایک انجمن اپنی طرف سے اپنے خرچ پر بغرض تعلیم قرآن کسی ممبر کو قادیان میں بغرض تعلیم بھیجدے۔

(د) ہر ایک انجمن ضلع اپنے ضلع میں تبلیغ کے لئے اپنے آدمی تجویز کرے۔ جو اس ضلع کا ہو اور جہاں تک ممکن ہو۔ وہ بلا تنخواہ ہو۔

(۲) مجلس معتمدین افسوس کرتی ہے۔ کہ جن اغراض کے لئے انجمنیں قائم کی گئی تھیں وہ بہ سبب ممبران انجمن ہا کے بہت کم دلچسپی لینے کے ابھی تک حاصل نہیں ہو سکیں۔ مجلس امید کرتی ہے کہ تمام احمدی بھائی جو اس سلسلہ میں منسلک ہیں وہ انجمنوں کا قیام اور ان کے باضابطہ اجلاس کو اپنا سب سے پہلا فرض سمجھ کر ان اغراض کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی اور تمام احباب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کے جلسوں میں شریک ہوا کریں اور انجمن کے کاموں میں دلچسپی کیا کریں۔

(۳) چندوں کے متعلق مجلس معتمدین نے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ قاعدہ جاری کیا تھا کہ تمام افراد سلسلہ احمدیہ تین مدات کا چندہ یعنے لنگر خانہ و مدرسہ اور اشاعت اسلام ضرور ادا کریں۔ مگر مجلس معتمدین کو بعض انجمنوں کی رپورٹ سے یہ معلوم کر کے افسوس ہے کہ بعض احباب تک تینوں مدات کا اور بعض احباب بعض مدات کا چندہ باقاعدہ ادا نہیں کرتے مجلس امید کرتی ہے کہ کل احباب سلسلہ کل چندوں کو ... کی طرف متوجہ ہوں گے اور انجمنوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ان چندوں کو باقاعدہ وصول کرنے کے لئے کوشش کریں اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ایک ممبر اپنی اپنی انجمن متعلقہ کی معرفت چندہ بھیجے

(۴) بقیہ چندہ ... کی طرف خاص طور پر انجمنوں کو متوجہ کیا جاتا ہے۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع

عام قیمت ۸ عہ

معہ ضمیمہ

جلد ۸

ہمگوئم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۲۷ ہجری المقدس علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۲۲ ماگھ ۱۹۶۵

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

وی۔ پی وصول فرمائیں

جن صاحبوں نے ۱۹۰۸ء کا بقایا ہے ان کے نام اور جنہوں نے ۱۹۰۹ء کا چندہ سالانہ ابھی تک نہیں دیا اور نہ کسی خاص دن دینے کی ہدایت کی ہے ان کے نام وی پی کئے ہوئے ہیں احباب وصول فرما کر مشکور کریں

خریداران بدر

سے استدعا کی ہے کہ وہ ضرور کم از کم ایک ایک خریدار تو دیں انشاء اللہ معاونین کے نام اخبار میں چھپتے رہینگے

ضمیمہ تفسیر

کی نسبت عرض ہے کہ جن جن صاحبان کے نام ۴ فروری کے پرچہ میں ضمیمہ بھیجا گیا ہے وہ اس کے خریدار سمجھے گئے ہیں ان سے [illegible] اگر کسی صاحب کو اس تفسیر کی خریداری منظور نہ ہو تو وہ ابھی سے اطلاع دیں ورنہ پورا اخبار "بدر" مع ضمیمہ کے خریدار سمجھے جائینگے اطلاع دینے میں سستی نہیں چاہیئے بلکہ ایک ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام کر تصنیف کیا تھا جس میں حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا۔ اس کے جواب میں شہادۃ الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جس میں ہر دلیل کو علمی رنگ میں بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۵ صفحے کی کتاب دیسی کاغذ پر چھپی ہے ۳ قیمت ہے۔ احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اس کے جواب کی نسبت فرمایا کرتے تھے اکی بہت سی کاپیاں خرید کر تقسیم فرماویں۔ دفتر بدر سے مل سکتی ہے

معیار الصادقین

اسی کتاب کے ساتھ میں معیار الصادقین کی طرف احباب کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ رسالہ نہایت مدلل طرز جدید پر لکھا گیا ہے۔ اس میں راستبازوں کی اصول لکھے گئے ہیں اور اسی کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کے کے دلائل دیئے گئے ہیں اور آخر میں بتایا ہے کہ دنیا میں منظفر و منصور [illegible] بہت افسوس ہوگا۔ اگر آپ [illegible] منگائیں اس رسالہ کی طرف احباب کے کم توجہی [illegible]

خذوا حذرکم

آجکل جو زلزلے اور حوادث آرہے ہیں خصوصاً وہ زلزلہ جس سے مسینا اور ریجیو کے دو لاکھ آدمیوں میں سے صرف چودہ ہزار بچے ہیں اور کوئی مکان سلامت نہیں رہا اور حیدر آباد کا طوفان ان۔ کے سب حضور کی مندرجہ ذیل مومنین کے ایمان کے ازدیاد کی موجب پیشگوئیاں منکرین پر اتمام حجت کر رہی ہے۔

اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

۳۔ حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جاوے گی۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے بدر ڈائرکٹر مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپ کر شائع کیا گیا)

(کاتب محمد حسین ۔ ۶ء المذمنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تازہ نشان

یہ سنت چلی آئی ہے کہ جب خدا اپنے کسی مامور کو خبر دیتا ہے تو وہ ایسے الفاظ میں ہوتی ہے کہ اول اسے سمجھ نہیں سکتا اور بظاہر اسے ناممکن سمجھتا ہے۔ وقت اس کو کھول کر صاف کر دیتا ہے اور وہ ایسی جاتی ہے کہ موافق آ۔ الگ مخالف کو بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ حیدرآباد کا طوفان پچھلے سال کا تپ اور اٹلی کا بھونچال ایسے واقعات تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ ان کی نسبت پہلے خبر دے چکے تھے مگر اس وقت میں ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کی نسبت دوست و دشمن کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ ا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ الہام عام طور سے شائع کیا تھا کہ

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

یہ وقت وہ تھا کہ کسی کو وہم بھی نہیں گذرتا تھا کہ ایران کسی ایسی سخت مصیبت کا شکار ہو گا۔ مگر خدا کا کلام پورا ہو کر بغیر نہیں رہتا اس کے بعد ہی ایران میں وقتاً فوقتاً فساد شروع ہوا اور اب ایسی خبر آئی ہے کہ اس الہام کے پورا ہونے میں دشمن بھی شک نہیں کر سکتا اور وہ یہ کہ بادشاہ سخت بے بس حالت میں ہے اور مال و روپیہ اور جواہرات روس کے ملک میں بھیج رہا ہے اور تمام جنوبی حصہ ملک کا باغی ہو گیا ہے اور اس نے خود مختاری کا اعلان دے دیا ہے۔ بوشہر شیراز کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ لارستان کے قومی فریق نے باختیں سید حسین کے شاہی حکومت کر دی ہے شاہی فرقے کے لوگ تبریز سے ہٹ گئے۔ لاہجان و اکبر آباد کی آبادی بھی سرکش ہو گئی اب یہ ایسا اور کھلا روشن نشان ہے کہ دشمن بھی اگر شرافت سے کام لے تو انکار نہیں کر سکتا کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص افترا علی اللہ کرے اور ایک ملک کی آئندہ قسمت ایسے کھلے الفاظ میں کئی سال پہلے ظاہر کر دے۔ اے حق کے طالبو! ذرا غور کرو اور ضد کو چھوڑو۔ ایسے کھلے نشانات کو دیکھ کر کیا ہیون اور پہلے کسٹوں کو کیوں بلانے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا نشان دکھلانے سے تھک جائے گا نہیں! نہیں!! نہیں!!! انسان تھک جاتا ہے۔ مگر خدا نہیں تھکتا اگر کچھ عقل ہو تو خدا سے ڈر کر توبہ کرو اور مامور من اللہ کی جماعت میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوارو۔ جو خدا حیدرآباد کو تباہ کر سکتا ہے اور اٹلی کو ویران کیا اس کا ہاتھ تم پر نہیں پڑیگا شوخی مت دکھاؤ اور دلیر و سخت گیر و مرتد کے مقولہ کو مدنظر رکھو یہ وقت ہے کہ تم اپنے لئے زاد راہ اور تقویٰ کا مال جمع کرو۔ کیونکہ مرنے کے بعد دنیا کے مال و جلال کام نہیں آتے پس آؤ اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ میں داخل ہو ورنہ ایسے نشان کی نظیر کسی جھوٹے نبی کے کارناموں میں دکھلاؤ مگر جو کہتا ہے کہ ایسا ہوتا ہے وہ جھوٹا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ پس خدا کی لعنت سے بچنے کے لئے احمدیت کے جھنڈے کے نیچے پناہ لو کیونکہ اب اس کے سوا کہیں مفر نہیں۔ والسلام

الراقم۔ خاکسار مرزا محمود احمد ولد حضرت مسیح موعودؑ

نوٹ: جماعت کو چاہیئے اس اشتہار کو عام طور سے تقسیم کرے اور دیواروں پر چسپاں کرے اور مخالفین میں خاص طور سے تقسیم کیا جاوے اور جہاں ضرورت ہو وہ لوگ مجھے لکھیں میں یہ اشتہار بھیجدوں گا۔

گلشن اسلام

یہ نظم ماسٹر محمد علی صاحب اشرف نے سالانہ جلسہ مجمع الاخوان لاہور میں پڑھی تھی جو اب تک درج نہ ہو سکی۔

مبارک ہو کہ آیا مہدیؑ صاحبقران اپنا
مسیحائے جہاں اور احمدؐ آخر زماں اپنا

خدا نے مہدی موعود ان آنکھوں سے دکھلایا
زہے قسمت زہے بخت رسا ہو جوان اپنا

زمانہ ہے موافق ہے خدا بھی مہرباں اپنا
زمیں اپنی زماں اپنا ہو دور آسمان اپنا

مبارک ہو مبارک ہو امام الوقت کی آمد
زمین و آسمان دکھلا چکے اک اک نشان اپنا

بچا اب بند عصیاں سے یہ جسم ناتوان اپنا
خدا کا شکر ہے سر سے ٹلا بار گران اپنا

رہے اس جستجو میں ہم کہ مشفق کوئی ایسا
سنے دل اپنا ہے وہ رازدان اپنا

تمنائے دل برآئی ہوئی تسکین
ملا خوش قسمتی سے احمدؐ دلستان اپنا

مسیح من قادیان تجھ کو مبارک ہو
کریں غمخوار اپنا مہربان اپنا

اسی نے گلشن اسلام دیا پانی
الٰہی دیر تک زندہ یہ باغبان اپنا

خلل سے صیاد کا کھٹکا نہیں باقی
بڑا امان میں ہے عزیز بوستان اپنا

بہار جاودان پھیلا اسلام احمدؐ میں
اٹھا کر لے گئی خیمہ خزان اپنا

ہزاروں چمن میں کھل گئے توحید کے غنچے
زمیں تک مہکا ہوا ہے بوستان اپنا

نہیں کچھ بھی ضرورت مشک و عنبر کی
معطر ہو گیا توحید بوستان اپنا

الٰہی میں ہمیشہ سبز و تر دیکھوں
قیامت تک پھولا پھلا یہ گلستان اپنا

ہمارا کیسہ امید پُر سے ہو آج
بھرا دُر ہائے عرفان سے ترشان اپنا

مچی اک دھوم اس ماہ منور کی
بنا ہے جس کے مکان جنت نشان اپنا

تمنا ہے تصدق روئے پُر نور دل کو
نثار روئے اقدس ہو یہ جان اپنا

اگر حق کا ناخدا بن کر نہ تو آتا
یقیناً ڈوبنے ملتا کچھ نشان اپنا

ترے آنے سے اے نور خدا عالم
ترے دیدار جاں پرور سے ہو سامان اپنا

ہمارے آنا ترا اک رحمت رب ہے
کہ تیرے ہی اٹھا ہو دین ناتوان اپنا

دکھائی شوکت حق تو نے جب آیا
قلم تیغ دو دم اپنا دم معجز نما

بنا ہے معتقد تیری شیریں زبانی کا
کیا ہے جب سے چشمہ شیریں روان اپنا

دکھائے اس قدر تو نے رخ توحید کو
کہ ہے دل سب حسینان جہاں سے بدگماں

مقابل میں ترے آنے سے دشمن بھی حیراں ہیں
کیا ثابت جہاں میں ہونا پہلوان اپنا

خدا خود حمد فرماتا ہے تیری عرش بالا پر
زہے قسمت بنی تجھ سا ولی شاہ زمان اپنا

نکالا قید عصیاں سے بچایا کید شیطان سے
تو ہی ہے حرز جان اپنا تو ہی دارالامان اپنا

دل بسمل تڑپتا ہے ہمیشہ یاد میں تیری
کبھی جلوہ دکھا دے اے جان جہان اپنا

جلایا سوز فرقت نے مریض عشق کا سینہ
برنگ شمع گھل گھل کر ہوا دل نیم جان اپنا

خدا سے ہو یہی دن رات میری التجا اشرف
بہشتی مقبرہ کے باغ میں ہو آشیان اپنا

آمین۔ محمد علی اشرف۔ اسسٹنٹ سکرٹری مجمع الاخوان

خطبہ جمعہ

۱۵ جنوری ۱۹۰۹ء

قل من کان عدواً لجبریل فانہ نزلہٗ علیٰ قلبک باذن اللّٰہ تا یعلّمون الناس السحر پڑھا۔

مین نے بارہا سنا یا کہ ملک پر ایمان لانے کا منشا کیا ہے؟ صرف وجود کا ماننا تو غیر ضروری ہے۔ اس طرح تو پھر سارون آسمانون شیطانون کا ماننا بھی ضروری ہوگا۔ پس ملائکہ پر ایمان لانے سے یہ مراد ہے کہ بیٹھے بیٹھے جو کبھی نیکی کا خیال پیدا ہوتا ہے اس کا محرک فرشتہ سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے کیونکہ جب وہ تحریک ہوتی ہے تو وہ موقعہ ہوتا ہے نیکی کرنے کا۔ اگر انسان اس وقت نیکی نہ کرے تو ملک اس شخص سے محبت کم کر دیتا ہے پھر نیکی کی تحریک بہت کم کرتا ہے اور جون جون انسان لاپروا ہوتا جائے وہ اپنی تحریکات کو کم کرتا جاتا ہے اور اگر وہ اس تحریک پر عمل کرے تو پھر ملک اور بھی زیادہ تحریکین کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اس شخص سے تعلقات محبت قائم ہوتے جاتے ہین بلکہ اور فرشتون سے بھی یہی تعلق پیدا ہو کر تنزل علیہم الملائکہ کا وقت آ جاتا ہے۔

یہان خدا تعالیٰ نے خصوصیت سے دو فرشتون کا ذکر کیا ہے اس مین ایک کا نام جبرئیل ہے۔ دوسرے مقام پر اس کے بارے مین فرمایا ہے۔

انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین۔ یعنی وہ رسول ہے اعلیٰ درجہ کی عزت والا۔ طاقتون والا۔ رہنے والا۔ اور ملائکہ اسکی ماتحت چلتے ہین۔ اللہ کی رحمتون کے خزانہ کا امین ہے۔ پس جب یہ امر مسلم ہے کہ تمام دنیا مین ملائکہ کی تحریک سے کوئی نیکی ہو سکتی ہے اور ملائکہ کی فرمانبرداری مومن کا فرض ہے تو پھر اس ملائکہ کے سردار کی تحریک اور بات تو ضرور ماننی چاہیئے۔ چونکہ یہ تمام حکمون کا افسر ہے اسکی باتین بھی جامع ہین۔ پس ہر ایک ہدایت کی جڑ یہی جبرئیل ہے جسکی شان مین ہے۔ فانہ نزل علیٰ قلبک۔ یعنی اسکی تمام تحریکون کا بڑا مرکز حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا قلب ہے پس ہمہ تن اوس کے احکام کے تابع ہو جاؤ کیونکہ یہ جامع تحریکات جمیع ملائکہ ہے اور اسی لحاظ سے قرآن شریف جامع کتاب ہے، جیسا کہ فرماتا ہے۔ فیہا کتب قیمہ۔ تو گویا جو جبرئیل کا منکر ہے وہ اللہ کا دشمن ہے۔ پھر اللہ کے کلام کا کافر ہے پھر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے۔ پھر ایک اور ملک کا ذکر فرمایا ہے۔ جہان تک مین نے سوچا ہے حضرت ابراہیم کی دعا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار سے یہ مسئلہ حل ہوتا ہے۔ کہ انسان کو دو ضرورتین ہین ایک جسمانی جیسے عزت۔ اولاد۔ ان کے اخراجات۔ کھانے کے لئے چیزین ایک روحانی۔ جبرئیل کے بعد ایسی تحریکون کا مرکز میکائیل ہے۔ اللہ نے دین بنایا۔ دنیا بھی بنائی۔ یہ جہان بھی بنایا۔ وہ جہان بھی۔ دونو تحریکون کا مرکز ہمارے نبی کریم کا قلب مبارک تھا۔

اسی لئے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم۔ قرآن شریف مین دنیا و دین دونون کے متعلق ہدایتین ہین۔

بہت سے لوگ ہین کہ جب فرشتون کی تحریک ہوتی ہے تو وہ اس تحریک کو پیچھے ڈال دیتے ہین اور اللہ کی آیات کو واہیات بناتے ہین بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب قبض وغیرہ ہو تو انسان میکائیلی تحریکون کے ماننے کو تیار ہو جاتا ہے مگر جب روحانی قبض ہو تو پھر کہتے ہین کہ خیر۔ اللہ غفور رحیم ہے اس کی جڑ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات کو مقدم کر لیتا ہے۔ حضرت سلیمان کے عہد مین جب لوگون کو امن حاصل تھا اور مال دولت کی فراوانی ہوئی تو ان مین نئی نئی تحریکین ہونے لگین۔ آسمانی کتب کا جو مجموعہ ان کے پاس تھا۔ اس سے طبیعت اکتا گئی تو کسی اور تعلیم کی خواہش ہوئی مگر وہ تعلیم ایسی تھی۔ جو خدا سے دور پھینکنے والی تھی۔ نقش سلیمانی وغیرہ اسی تعلیم کی یادگار بعض مسلمانون مین مروج ہے بنی اسرائیل سے جب خدا کی کتاب سے دل اٹھایا تو ان بغو باتون مین پڑ گئے۔ جو بعض شیطانی اثرون کے لحاظ سے دلربا باتین بن گئین۔ خدا تعالے نے فرمایا۔ یہ سب اس زمانہ کے شریرون کی کارروائی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے ان کو یہ تعلیم نہین دی بلکہ از خود یہ باتین انہون نے گھڑ لین اور ایسی دلربا باتون کی اشاعت کی۔

خطبہ جمعہ

۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء

وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت وماروت الیٰ۔ لو کانوا یعلمون۔ پڑھا۔

فرمایا۔ انسان مین عجیب در عجیب خواہشین پیدا ہوتی رہتی ہین۔ جب وہ بچہ ہوتا ہے۔ پھر جب ہوش سنبھالتا ہے پھر جب جوان ہوتا ہے۔ پھر جب بری صحبتون مین پھنستا ہے جب اچھی صحبتون پر ہے۔ جب ناکام ہو آتے رہتے ہین۔ مین کبھی تمہارے دل سے تنہائی مین تو ضرور ضمیر ملا اکٹھی ہوتی ہے۔ تو پھر لگتے ہین۔ یہ سب صحبت بد کا اثر کونوا مع الصادقین کا اسی واسطے حکم ہے تو تین۔ نیکی کی طرف متوجہ رہین اور نیک حال باقی رہین۔ غرض انسان کے دکھون مین اور خیالات رہین سکھون مین اور۔ کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے ناکام ہو تو اور طرز۔ طرح طرح کے منصوبے دل مین اٹھتے ہین اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہین اور جب بہت سے ایسے محرم راز ہوتے ہین تو پھر انجمنین بن جاتی ہین اللہ تعالےٰ نے اس سے روکا تو نہین۔ مگر یہ حکم ضرور دیا۔

یا ایہا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول وتناجوا بالبر والتقویٰ۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجویٰ من الشیطٰن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئاً الا باذن اللّٰہ۔

ایمان والو ہم جانتے ہین۔ کہ تم کوئی منصوبہ کرتے ہو انجمنین بناتے ہو۔ مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ۔ تو گناہ وسرکشی اور رسول کی نافرمانبرداری کے بارے مین نہ ہو بلکہ نیکی اور تقوے کا مشورہ ہو۔

بنی اسرائیل جب مصر کی طرف گئے تو پہلے پہل اون کو یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آرام ملا۔ پھر عجیب شرارت پکڑ بیٹھی۔ تو فراعنہ کی نظر مین بہت ذلیل ہوئے۔ مگر آخر خدا نے رحم کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ان کو نجات ملی۔ یہان تک کہ وہ فارغ ہو گئے اور وہ اپنے تئین نحن ابناء اللہ واحباءہ سمجھنے لگے۔ لیکن جب پھر ان کی حالت تبدیل ہو گئی۔ ان مین بہت ہی حرامکاری۔ شرک اور بدذاتیان پھیل گئین۔ تو ایک زبردست قوم کو اللہ تعالےٰ نے ان پر مسلط کیا۔

فاذا جاء وعد اولٰھما بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید فجاسوا خلٰل الدیار وکان وعداً مفعولاً۔

۷۰ برس وہ اس بلا مین مبتلا رہے۔ آخر جب بابل مین

..ان میں سے بہت صلحاء ہوگئے۔

قیل۔ ارمیا ایسے برگزیدہ بندگان خدا

نے جناب الٰہی میں ہی خشوع خضوع

..ان کو الہام ہوا کہ وہ نسل جس نے گناہ

..اب ہم ان کی خبرگیری کرتے ہیں۔

..دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو ایسے کہ ان

..عمل نہیں۔ مثلاً اب سردی ہے اور آفتاب

..پھر گرمی ہو جائے گی۔ اور آفتاب قریب آ

..اپنے ہی بندوں کی معرفت کرایا۔ اور ان لوگوں

..دشاہ اب ہلاک ہونے والا ہے پس تم مید و فارس

..شاہوں سے تعلق پیدا کرو۔ کیونکہ عنقریب یہ دکھ دینے والی

قوم اور ان کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی۔ پس اللہ نے دو فرشتے

ہاروت ماروت نازل کئے۔ ہرت بھٹنے میں زمین کو مصفا

کرنے کو اور مرت زمین کو بالکل چٹیل میدان بنا دینا گویا یہ ان

فرشتوں کے فرض میں داخل تھا۔ کہ یہ لوگ برباد ہو جائیں اور

بنی اسرائیل نجات پا کے اپنے ملک میں جائیں

پس وہ ہاروت ماروت نبیوں کی معرفت ایسی باتیں سکھاتے

تھے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کرتے تھے کہ ان تجاویز کو یہاں تک

مخفی رکھو کہ اپنی بیبیوں کو بھی نہ بتاؤ کیونکہ عورتیں کمزور مزاج کی

ہوتی ہیں اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ کسی دوسرے سے کہدیں۔

پس اس تعلیم کو پوشیدہ رکھنے کے لحاظ میاں بی بی میں بھی افتراق

ہو جاتا تھا۔ یعنے میاں اپنی بی بی کو اس راز سے مطلع نہ کرتا تھا

اور پھر یہ بات جب پختہ ہوگئی تو مید و فارس کے ذریعہ بابل تباہ

ہوگیا اور خدا نے بنی اسرائیل کو بچا لیا مگر جتنا ضرر دشمنوں کو

پہونچایا گیا چونکہ اللہ کے اذن سے تھا اسیواسطے وہ اس میں

کامیاب ہوگئے۔

اب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف

لائے تو مکہ والوں کو بڑا غیظ و غضب پیدا ہوتا۔ پس انہوں نے

یہودیوں سے دوستی گانٹھی۔ اور یہودی وہی پرانا نسخہ استعمال کرنے

لگے کہ آؤ کسی بادشاہ سے ملکر اس محمدی سلطنت کا استیصال کریں

اسیواسطے ایرانیوں سے توسل پیدا کیا یہ ایک لمبی کہانی ہے

ایرانیوں کے گورنر بعض عرب کے مضافات میں بھی تھے انہوں نے

اپنے بعض آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے

کے لئے بھی بھیجا ئے مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آگے تو تم اے یہودیو! خدا کے

حکم سے ایسے منصوبوں میں کامیاب ہوئے تھے اب تم

چونکہ یہ نسخہ اللہ کے رسول کے مقابلہ میں استعمال کرتے ہو

اس لئے ہرگز کامیاب نہ ہو سکوگے۔ چنانچہ چند آدمی شاہ فارس

کی طرف سے گرفتار کرنے آئے۔ آپنے ان کو فرمایا میں کل جواب

دونگا صبح آپنے فرمایا۔ کہ جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے

اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا ہے وہ یہ بات سن کر

بہت حیران ہوئے۔

(بات میں بات آگئی ہے ہرچند وہ ایسی عظیم الشان نہیں ہے

وہ یہ کہ جب وہ ایلچی نبی کریم کے حضور آئے تو صبح داڑھیاں

منڈوا کر آئے۔ آپنے فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو ہم اس امر کو کراہت

کے ساتھ دیکھتے ہیں جہاں اوپر کا قصہ لکھا ہے وہاں یہ بات

بھی ہے خیر) اور خائب و خاسر واپس پھرے۔ خدا تعالےٰ

فرماتا ہے۔ کہ اب یہ یہودی ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو اون کو

ضرر دیتی ہیں ان کے حق میں مفید بالکل نہیں ہیں جواب

یہ کرنے ہیں آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ہاروت

ماروت نے جو سکھایا تھا۔ وہ چونکہ نبیوں کے حکموں کی ماتحت

تھا اس لئے کامیابی کا موجب ہوا لیکن اب چونکہ نبی کی نافرمانی

میں وہ ہتھیار چلاتے ہیں اس لئے کچھ کام نہ دیگا۔ کیا اچھا ہوتا

کہ وہ ایسی بری شئے کے بدلے میں اپنی جانوں کو نہ بیچتے

بلکہ اب تو یہ ان کے لئے بہتر ہے کہ ایمان لائیں متقی بن

جاویں۔ تو اللہ کے ہاں بہت اجر پائیں۔

تصدیق المسیح

سن اے امرتسری نادان بے پیر ؛ خلاف حق ہے تیری ساری تحریر

خدا کرتا ہے جسکی آپ تطہیر ؛ مقام ادب میں از راہ تحقیر

بد درانش رسولان نازکردند

جہودان را تبہ ہمراز کردند

حضرت اقدس علیہ السلام کی ۷۰ سال کی عمر کا ثبوت ایک بدترین دشمن کے اقرار سے

آج منگل کا دن اور ۲۶ جنوری ۱۹۰۹ء ایک بجے بعد دوپہر کا وقت ہے،

جبکہ خداوند قدیر و نصیر کے فضل و کرم سے مجھے اپنے ایک احمدی

عزیز بھائی چودہری غلام قادر صاحب قانونگوئی بندوبست

ضلع دہلی کے پاس سے ایک کتاب ملی جس کا نام آعاذہ رحمانی

ردّ وساوس قادیانی" المعروف بہ اشاعۃ السنہ نمبر۲ جلد ۱۵

مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مولوی محمد حسین بٹالوی ہے اس کے

صفحہ ۵۵ پر سرسری ورق گردانی کرتے ہوئے جو نظر پڑی تو

مندرجہ ذیل ثبوت نسبت عمر مبارک حضرت مرزا صاحب

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا۔ جس کو پڑھ کر مجھے اس قدر خوشی

ہوئی کہ میرا دل ہی جانتا ہے اور میری روح سجدات شکر الٰہی بجالائی

نہ اس لئے کہ خدانخواستہ مجھے یا کسی متقی دیندار فرد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو

حضور پرنور کی عمر مبارک کے متعلق کوئی شبہ یا شک تھا کہ آپ کی عمر الہام الٰہی

کے خلاف کم و بیش ہوئی ہے بلکہ اس لئے خوشی ہوئی۔ کہ امرتسری

منکر جیسے بدبخت و خبیث طبع کے لئے یہ ایک کاری حربہ ہے جو

اس کے روحانی باپ کی طرف سے اس پر چلایا جاچکا اور اس کی روک تھام

اس کے پاس کچھ نہیں امید ہے کہ امرتسری کا ذب اور اس کے ہمجنس اس

نصرت غیبی کو دیکھ کر زندہ در گور یا مردہ بدست زندہ ہو جاوینگے

یہ تو محال ہے کہ ایسے روسیاہ اس سے کچھ فائدہ حاصل کر کے اپنے

حبط اعمال کا موجب نہ بنیں وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلکر

ہمیشہ "لست مرسلا" کے نعرے بلند کئے جاوینگے۔ گو

خدا کی طرف سے وعدہ سنریھم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسہم

الآیتہ۔ کا پورا ہوتا ہوا بھی دیکھتے رہیں۔ میں نے خدا ہی سے

قوت و توفیق حاصل کر کے ایک مکمل مدلل کتاب موسومہ بہ

منتہی الکلام فی وفات المسیح علیہ السلام تیار کی ہے جو چھپ

رہی ہے اور عنقریب انشاء اللہ ہدیہ ناظرین ہوگی۔ اس میں بٹالوی

بھوپالی۔ دہلوی۔ گولڑوی۔ امرتسری۔ سیالکوٹی۔ رتیڑ چھی۔ چکڑالوی

حائری۔ لاہوری وغیرہ جملہ مخالفین کے دلائل حیات مسیح و

جوابات ادلہ وفات مسیح کا ایسا لاجواب اور باصواب فیصلہ ہوگا۔

جو بائد و شائد خصوصاً امرتسری مفسد کا جس طرح تعاقب کیا گیا ہے

اور اس کی تفسیر ثنائی وغیرہ کتابوں سے جس طور پر اس کی علمی

پردہ دری ہوتی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نادان

امرتسری کے مقابلہ کی ایک خاص قوت اور طاقت مجھے بطفیل

حضرت مسیح الزمان علیہ السلام خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے

جس کا شکریہ میری زبان و قلم سے ادا ہونا ناممکن ہے مجھے یقین

ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر امرتسری میں کوئی غیرت کا

مادہ اور شرم کا ذرہ باقی ہوگا۔ تو احمدیہ پبلک کے سامنے منہ دکھلانے

کے قابل نہیں رہے گا۔ حضرت اقدس کی وفات اور آپ کی

دعا بحق امرتسری کا ایک عجیب طرز پر اس میں جواب ہوگا۔

انشاء اللہ۔ اب میں وہ مضمون اشاعۃ السنہ دربارۂ عمر مبارک

نقل کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میاں بٹالوی حضرت اقدس مسیح موعود

علیہ السلام کے ایک معقول اعتراض متعلق حیات المسیح کا نامعقول

جواب دیتا ہوا لکھتا ہے۔

"آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حضرت مسیح سے پہلے فوت

ہو جانے سے آپ کی توہین لازم آتی ہے تو چاہیئے تھا کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ اس توہین کی

کادیانی کو
تجویز کے وقت یہ خیال نہ آیا۔ کہ آنحضرت (محمد صلی اللہ ... ۱
فوت ہوکر زیر زمین مدفون ہیں اور میں زمین پر زندہ پھرتا ہون اور
تو میں کرتا ہون اور کیون .... نہین مرجاتا۔ اور اگر یہ تو ہین
عمر کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے تو بھی چاہیئے تھا کہ آنحضرت ۲
کے بعد کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر سے زیادہ عمر نہ
پاتا۔ اور کادیانی کو چاہیئے تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۶۳
اپنی عمر زیادہ نہ ہونے دے۔ کچھ کھا کر مرجاوے کیونکہ تریسٹھ
برس کا تو وہ ہوچکا ہے انتہیٰ بلفظہٖ صفحہ ۵۵۔

ناظرین یہ نامعقول جواب ثنالوی نے شروع ۱۸۹۳ء
میں شائع کیا ہے اور اس وقت وہ حضور میرزا صاحب علیہ السلام
کی عمر ۶۳ سال سے زیادہ مانتا ہے۔ گویا ۱۸۹۲ء میں آپ
۶۳ سال کی عمر کے تھے اور ۱۹۰۸ء تک سولہ سال ہوتے ہیں۔ جو
۶۳ میں جمع کرنے سے ۶۳+۱۶ = ۷۹ سال ہوگئے پس
اس حساب سے آپ کی عمر مبارک ۱۹۰۸ء میں ۷۹ سال تھی جو مصداق
ہے اسّی سال کے قریب والے الہام کی اب میں امرتسری سے
پوچھتا ہون۔ کہ اے دریدہ دہن بتا کہ اب بھی کچھ کسر صداقت
مسیح موعود ... اور عمر کے متعلق اس سے بڑھکر اور بھی کسی
ثبوت کی ضرورت ہے جو ایک ایسی قلم سے نکلا ہے جس قلم
نے سوائے حق کی مخالفت کے الا ماشاء اللہ کوئی حرف ہی نہین
لکھا اور اگر اس ثبوت کو بھی تو نے قبول نہ کیا تو سخت ناخلف ہوگا
کیونکہ یہ تیرے روحانی باپ کی شہادت ہے، اور اس زمانہ کی جبکہ
تجھ کو روحانی فرزندی سے عاق نہین کیا تھا۔

فافہم وتدبر ولا تکن من الجاہلین۔ والسلام

عاجز قاسم علی احمدی از دہلی

تاریخ گوئی

یہ بھی ایک فن ہے جس کے لئے
خاص خاص طبیعتیں موزون ہوتی ہیں
بعض واقعات کی تاریخ یاد رکھنے کے
لئے یہ طریقہ نہایت مفید ہے کیونکہ کسی مہینہ کی تاریخ یاد کرنے
کی نسبت کسی مصرعہ یا موزون فقرہ یا مرکب کا یاد کرلینا اور پھر اس کا
دماغ میں محفوظ رہنا بہت آسان ہے ہمارے ایشیائی شاعرون
نے اس فن میں ایک خاص ترقی کی اور فی البدیہہ اور دلچسپ تاریخ
کہنے میں وہ ملکہ حاصل کیا۔ کہ اب تک زبان چٹخارے لے لے کر
رہ جاتی ہے۔ ہر چند کہ فی زمانہ اس کی قدر بہت کم رہ گئی ہے اور
اسے کوہ کندن و کاہ برآوردن سمجھا جاتا ہے مگر تاہم بعض لوگ ابھی
اس کی یادگار باقی ہیں۔ چنانچہ ...... ایک عاجز نے میں انہون نے
میرے لڑکے کی تاریخ وفات نکالی۔

"یارب اجعلہ شافعاً ومشفعا"

اور جب دوسرا فوت ہوا تو اس کی تاریخ کہی

"واجعلہ لنا اجراً وذخرا"

اس سے بہتر میری رائے میں کسی مرنے والے بچے کی کوئی تاریخ
نہین ہوسکتی مگر اس فن کو بدنام کرنے والے لوگ بھی ہیں۔ جو چند
مہمل اور بے ڈھنگے فقرات تاریخ کے لئے لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً
ایک صاحب نے اپنے لڑکے کا نام تجویز کیا گل زیر ریخ کلب علی
ایسا ہی روزانہ پیسہ میں کچھ تاریخی نام چھپے ہیں جنہیں میں نے
نہایت حیرت سے پڑھا۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں۔ سید عبرت اشرف
شہامت اشرف۔ مقدار الرحمان خان۔ سعادت الدین خان
انواع النساء خاتون۔ محک آرا خاتون۔ زلازل آرا خاتون
میر توسل اشرف۔ کیوان الرحمان۔ شیخ زمام الرحمان۔
انجام اشرف خان۔ محمد تفقد خان۔ مظفر قباد۔ کیا یہ نام اس
قابل ہیں کہ کوئی اپنے بچون کے رکھے۔ پس ان کے پیش کرنے
سے اچھے پیشہ ... کہ عوام بنانے کے کچھ اور بھی حاصل ہو
سکتا ہے؟

خلوت میں عبادت الٰہی کا فائدہ

میرا مدت سے خیال
تھا کہ اپنی بہنو خدا تیز
بہنون کو کچھ عبادت پر لکھ کر پیش کرون۔ مگر خداوند کریم برا کرے
اس نامراد دنیا کا جس کی جھمیلون میں اتنی فراغت نہین ملتی
کہ آدمی یکسو ہوکر خدا تعالےٰ کا کام ہی کرے۔ خیر گذرتی گذر
جاوے گی میرا مشاہدہ ہے کہ خلوت میں عبادت کرنے کے
ہزار ہا فوائد ہیں جس کے دوسرے معنے چلہ کشی صوفی لوگ
بتاتے ہیں۔ میرے مغفور ۱۳۲۶ھ ابا جان کا سلسلہ بیعت پہلے
طریقہ چشتیہ میں تھا اور وہ اون ہی نہایت خدا دوست انسان
تھے الگ ہوکر اندھیرے میں عبادت مولا کرتے تھے
میں ابھی کوئی ۱۲-۱۳ سال کی تھی کہ میرے ابا جان نے فرمایا
کہ الگ ہوکر عبادت کیا کرو۔ میں پہلے تو تھوڑی دیر تک عبادت کیا کرتی
پھر آہستہ آہستہ اس قدر میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ جب
سب گھر کے لوگ سو جاتے تو اندھیرے میں اٹھ کر نماز
پڑھتی اور بہت لمبے سجدے کرتی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ
میں زار زار اپنے گناہون کا اقرار کرکے روتی بخدا اس رونے
میں مجھے اس قدر سرور آتا۔ کہ اس کی لذت ابھی تک دل میں
محسوس ہوا کرتی ہے، اور تعجب یہ کہ پھر ایسے ایسے عجیب واقعات
دیکھے اور لطیف نظارے مشاہدہ میں آئے کہ ان کا
بیان الفاظ میں نہین ہوسکتا۔ ان دنون میں میری اکثر دعائیں
مقبول ہوئی ہیں جس کا ...
لکھتی ہون۔ میرا بھائی رشـ... وہ بادن اللہ تعالیٰ
نے دیا) جب برس ایک کا ... سخت بیمار ہوگیا کہ بالکل
امید زیست نہ رہی۔ مجھ اس سے بہت الفت تھی اور اس لئے
اس کی علالت سے دل کو سخت صدمہ پہونچا۔ میں نے تڑپ تڑپ
کر دعا مانگی اور دعا مانگتے ہی سوگئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک ایسا
لطف خیز اور سرور انگیز سماں ہے جسکی لذت کا اثر دل میں بہت
مدت تک رہا پھر دو جانور ایک سفید رنگ اور دوسرا سبز رنگ
آگئے یعنی آسمان سے اڑتے ہمارے گھر چلے آئے اور پھر
سفید رنگ والا واپس اڑ گیا اور سبز رہ گیا میرے دل میں
ڈالا گیا۔ کہ یہ روح جو نفس عنصری سے پرواز کرنے کو تھی۔
واپس چلی آئی۔ صبح بچہ تندرست ہوگیا۔ کئی دفعہ نبی کریم کی
زیارت ہوئی۔ آسمان پر ایک دفعہ بدلی کا ٹکڑا سیاہ رنگ کا
دیکھا جس پر کلمہ شریف لکھا تھا اور پھر سنہ ۱۳۱۵ھ لکھا تھا غرضیکہ
خلوت بے حد مفید ہے اور جب تک تزکیہ نفس نہ ہو۔
عبادت کوئی فائدہ نہین دیتی۔ اب رہی ہم مستورات کی عبادت
سو میری بہنو خدا کے لئے تم اپنے نفسون کا تزکیہ سب سے
الگ ہوکر کرو۔ تا فلاح پاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا کا مال بہ جہالت یہ
حرص و ہوا کے سامان ہرگز کام نہین آوین گے۔ اپنے نفسون کو اللہ
کی راہ میں قربان کرو تا ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(اہلیہ اکمل آف گولیکی۔ گجرات پنجاب)

بنام جملہ احمدی نجاران وآہن گران

بخدمت جناب مفتی صاحب
ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
آپ صاحبان کو یاد ہوگا کہ
قادیان میں ایک جلسہ قرار پاکر یہ رائے پاس ہوئی تھی کہ
ایک فہرست چھپوائی جائے۔ جسمیں ہر ایک احمدی کا نام
درج ہووے اور وہ طبع شدہ فہرست ہر ایک ممبر کے پاس
رہے جس کا نام اسی میں درج ہو۔ وہ فہرست اب تیار
ہوکر چھپنے والی ہے۔ آپ بہت جلد اپنا نام معہ پورا پتہ
لوہاران و آہن گران بھیجدیں۔
مستری فیض احمد از جموں

گذارش

خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری
تحریر فرمادیں اور جواب کے لئے جوابی ...

امرتسر ریلوں کے اوقات

لاہور شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

(فاصلہ ۳۲ میل کرایہ درجہ سوم)

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱ بجے	۳۲ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۲ "	صبح	پسنجر بٹالہ کو
۸ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۱۰ بجے	۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۱۰ بجے	۳۵ "	"	پسنجر
۱ بجے	۵ "	"	لوکل امرتسر سے لاہور تک
۴ بجے	۰ "	"	ڈاک کلکتہ
۴ بجے	۵ "	"	پسنجر ہردوار
۵ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ کو
۶ بجے	۴۵ "	شام	پسنجر
۹ بجے	۳۵ "	رات	لوکل امرتسر تک
۱۰ بجے	۵۰ "	رات	ڈاک بمبئی

جالندھر شہر سے امرتسر کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱ بجے	۵۸ منٹ	رات	پسنجر
۴ بجے	۵۲ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	۰
۷ بجے	۴۰ "	صبح	ڈاک بمبئی
۱۰ بجے	۸ "	دن	ڈاک کلکتہ
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۱ بجے	۵ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۰
۵ بجے	۱۳ "	دن	پسنجر
۱۱ بجے	۱۱ "	رات	"

بٹالہ سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۲۴ میل کرایہ درجہ سوم ۴ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۱۰ بجے	۲ منٹ	دن	پسنجر لاہور کو گیا ۱۶
۱ بجے	۵۹ "	"	" " " ۱۸

ترنتارن سے امرتسر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۱۵ میل کرایہ درجہ سوم ۲ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۷ بجے	۱ منٹ	صبح	پسنجر امرتسر تک
۱ بجے	۳۱ "	دن	" " "
۵ بجے	۳۴ "	"	" " "

امرتسر سے جالندھر کو روانگی کا وقت

فاصلہ ۴۹ میل کرایہ درجہ سوم ۹ر

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۳ بجے	۱۶ منٹ	رات	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۴
۱۰ بجے	۷ "	دن	پسنجر
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۵
۱۲ بجے	۹ منٹ	دن	پسنجر
۳ بجے	۱۱ "	"	ڈاک کلکتہ
۴ بجے	۵۱ "	"	پسنجر ہردوار
۰	۰	۰	بٹالہ کو گیا ۲۶
۸ بجے	۵۰ "	رات	پسنجر
۰	۱۰ "	"	امرتسر تک تھا
۱۱ بجے	۵۹ "	"	ڈاک بمبئی

امرتسر سے لاہور کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۵ بجے	۸ منٹ	رات	پسنجر
۷ بجے	۳۱ "	صبح	پسنجر ہردوار
۸ بجے	۴۰ "	دن	لوکل امرتسر سے
۹ بجے	۱۱ "	"	ڈاک بمبئی
۱۱ بجے	۳۲ "	"	ڈاک کلکتہ
۱ بجے	۴۸ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۱
۳ بجے	۲۵ "	دن	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۵
۴ بجے	۵۲ "	"	پسنجر
۶ بجے	۰ "	شام	لوکل امرتسر سے
۷ بجے	۳۰ "	"	پسنجر بٹالہ سے آیا تھا ۲۶
۸ بجے	۳ "	رات	پسنجر
۳ بجے	۱۵ "	"	پسنجر

امرتسر سے بٹالہ کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۵ بجے	۴۴ منٹ	دن	پسنجر امرت سر تک ۲۱
۸ بجے	۵۳ منٹ	دن	پسنجر لاہور سے آیا ۲۱
۱۲ بجے	۰	"	" " " ۲۵
۸ بجے	۴۰ "	رات	" " " ۲۶

امرتسر سے ترنتارن کو روانگی کا وقت

بجے	منٹ	دن یا رات	قسم ریل و کیفیت
۹ بجے	۰ منٹ	صبح	پسنجر
۲ بجے	۳۰ "	دن	"
۶ بجے	۵ "	شام	"

ترکِ شعر

اخویم خان اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کی نظم نہایت مؤثر اور اعلیٰ درجہ کی ہوا کرتی تھی۔ مگر اب خان صاحب موصوف نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ وہ آئندہ کبھی کوئی نظم نہیں لکھیں گے کیونکہ اونھوں نے سید سرور شاہ صاحب و حضرت مولانا خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ شاعر ہمیشہ بزدل ہوا کرتے ہیں۔

مین نہیں سمجھتا کہ ان بزرگان کا یہ مطلب ہو۔ کہ ہر ایک شعر کہنے والا بزدل ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت سے بزرگ اور اولیاء اللہ شاعر ہوئے ہیں۔ مثلاً شیخ سعدیؒ۔ نظامی۔ جامی۔ مولانا روم وغیرہ اور خود ہمارے حضرت جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور نے بہت سی نظمیں اپنی مختلف تصانیف میں حسب موقعہ درج فرمائی ہیں اور اب حضرت صاحبزادہ اور دیگر بزرگ ہمارے سلسلہ کے اکثر نظمیں لکھتے ہیں۔ جو مردہ دلوں میں جان ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ یا یوں کہئے۔ کہ دلوں کی مردہ زمین کے لئے ابر رحمت کا کام دیتی ہیں۔ مگر خان صاحب موصوف کا یہ عجیب فیصلہ ہے۔ میرے خیال ناقص میں وہ شاعری مذموم ہے جس میں مبالغہ اور جھوٹ ہو جیسے کہ عام شعراء کا قاعدہ ہے کہ دنیا کے بڑے آدمیوں سے اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے یا خواہ مخواہ اپنی شاعرانہ لیاقت جتلانے کے لئے اشعار گھڑتے ہیں اور زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور اس شاعری کو اپنا پیشہ ہی بنا لیتے ہیں ورنہ وہ شاعری جس میں حقیقت ہو اور سچائی کے لئے درد اور سوز دل کا اظہار ہو وہ تو کسی صورت میں مذموم نہیں بلکہ محمود ہے۔ شعر کہنے کا ایک قدرتی ملکہ ہے اور جس کو خدا تعالیٰ نے یہ ملکہ عنایت فرمایا ہے اُسے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ اس ملکہ سے نیک کام لیوے یعنے ایسے اشعار ہوں جو اخلاق پر اور اعتقاد پر نیک اثر ڈالنے والے اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے والے ہوں۔ سو الحمد للہ ہمارے سلسلہ کے بزرگان کے اشعار ایسے ہی ہوتے ہیں اسلئے خان صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ ہرگز اشعار لکھنے

کو ترک نہ کریں اور میرے خیال میں یہ ضرور نہیں کہ انسان ایک غلط فیصلہ پر جو انسانی کمزوری (یا جو کچھ سمجھئے) کا نتیجہ ہے سمجھ آنے پر بھی اس پر اڑا رہے اور اس کی اصلاح نہ کرے - والسلام

خاکسار ماسٹر ہدایت اللہ احمدی گجرات

دو عجیب واقعات

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ضلع سیالکوٹ کے موضع سید انوالی چھان میں مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء بعد شام ایک عجیب واقعہ ہوا جو کہ برئے اندراج اخبار عرض کرتا ہوں۔

ضلع سیالکوٹ میں ایک قوم چنگڑوں کی آباد ہے جن کی عادت ہے کہ جب فصل غلہ مونجی یعنے چھونہ کی پختگی کا وقت آتا ہے تو وہ اپنا اپنا مستقل قیام یعنے مستقل رہائش چھوڑ کر ان دیہات میں جہاں غلہ چھونہ یا مونجی کی کثرت ہوتی ہے عارضی رہائش کے لئے چلے جاتے ہیں اور بعد ختم ہونے فصل کے اپنے اپنے مستقل مکانوں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ موضع سید انوالی چھان میں بھی بباعث اچھی فصل مونجی کے یہ لوگ آئے ہوئے تھے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۹ء کو ایک عورت چنگڑی اپنے شیر خوار بچہ کو جس کی عمر ابھی تک صرف ۹ یا ۱۰ یوم کی تھی - چارپائی پر ڈال کر کنوئیں پر پانی بھرنے کے لئے گئی - جب واپس آئی تو دیکھا کہ بچہ چارپائی پر نہیں ہے - بہت روئی پیٹی چلائی لیکن بچہ کا کوئی پتہ نہ ملا - لوگ جمع ہو گئے اور ہر طرح کی کوشش ہوئی لیکن بچہ کہیں سے نہ ملا نہ کوئی پتہ چلا - آخر تھک کر اور مایوس ہو کر سب بیٹھ گئے - جب صبح ہوئی تو دائرہ میں ایک مسافر آ کر حقہ پینے بیٹھ گیا - اس نے بیان کیا کہ راستہ میں ایک پرالی کے ڈھیر میں میں نے ایک انسانی بچہ دیکھا ہے اور اس کے پاس ایک حیوان لیٹا ہوا ہے معلوم نہیں گیدڑ ہے یا بگھیاڑ یعنے بھیڑیا یا کتا یا کتیا - یہ بات سنکر چونکہ بچہ کا گم ہونا عام طور پر گاؤں میں مشہور ہو چکا ہوا تھا سب لوگ جو تعداد میں قریباً پنتیس تھے - اس مسافر کے ہمراہ چل پڑے اور پرالی کے انبار کے گرد اگرد گھیرا ڈال دیا کیا دیکھتے ہیں کہ بچہ اس ڈھیر میں لیٹا ہوا ہے اور ایک کتیا کا تھن منہ میں لیا ہوا ہے اور بڑے مزہ سے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور دودھ پی رہا ہے ان میں سے ایک آدمی نے اس بچہ کو اٹھا لیا اور گاؤں میں آ کر اس کی والدہ کے حوالہ کیا - جب بچہ کو اٹھایا گیا تھا یعنے کتیا ساتھ ساتھ چلی آئی - جب بچہ کو اس کی والدہ نے اپنی گود میں لے لیا تو کتیا پاس بیٹھ گئی اور اس کے پاس جاتی نہیں جب چارپائی پر لٹایا گیا تو کتیا اس کے ساتھ لیٹ جاتی تھن اس کے منہ میں دیدیا - اس کتیا کی محبت دیکھ کر سب لوگ حیران ہیں اب اس کتیا کو باہر نکالتے ہیں وہ نکلتی نہیں اگر نکلتی ہے تو پھر جھٹ آ جاتی ہے

دوسرا واقعہ

موضع جوڑیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک وقت میں تین بچے (ایک لڑکی اور دو لڑکے) پیدا ہوئے ہیں - عرصہ ایک ماہ کا گذرا ہے - تینوں بچے تندرست اور پرورش پا رہے ہیں - والسلام

خاکسار مولا بخش احمدی سیالکوٹ

خبریں

سرحدی علاقہ ژوب کی فوج لیوی کا جمعدار معہ ۲۲ سواروں کے فرار ہو گیا ہے - ۱۲ تاریخ کو۔

یہ لوگ سارہ ڈنگہ کی چوکی سے ۲۳ رائفلیں اور ۱۶ گھوڑے بھی لیگئے وردی وغیرہ سامان بھی اڑا لیا۔

قبل فراری کے چھ گھوڑے بھی مارے گئے ایک سوار کو زخمی کر گئے ایک دکاندار کو قتل بھی کر گئے۔

پچھلے سال پنجاب میں ۲۹ ہزار ۲۳۰ لوگ طاعون سے مرے ۱۹۰۷ء میں ۶ لاکھ ۵ ہزار مرے تھے۔

بابو رام ہری اڈیٹر اخبار سوراجیہ الہ آباد کی ۷ سال قید کی سزا اپیل میں بھی بحال رہی۔

برہووال سے سیتاپور تک ریلوے بنانے کی منظوری ولایت سے آ گئی یہ تنگ پٹری کی ہوگی۔

ٹرنسوال (رینڈ) کی سونے کی کانوں کا خالص منافع پچھلے سال پونے ۱۹ کروڑ روپیہ تھا۔

لنڈن کے ہنری ہس نام ساہوکار وقائع نگار کو بجرم خورد برد ایک سال قید کی سزا دیگئی ہے۔

برٹش بیڑہ بحری نے قرار دیا کہ بیڑہ چینل میں تخفیف کرینگے بحیرہ شمال کا ایک نیا بیڑہ اضافہ کرینگے۔

تجویز پیش تھی کہ انگلستان و ہندوستان کے مابین وہی سول سسٹم جاری کیا جاوے مگر گورنمنٹ ہند نے اتفاق ظاہر نہیں کیا

اسلامی وفد نے لارڈ مارلے کی خدمت میں پیش ہو کر التجا کی کہ مقامی مجالس سے لیکر شاہی کونسل تک مسلمانوں کے ہی منتخب کردہ مسلمان ممبر بہ تعداد مناسب ... ہوا کریں مناسبت بلحاظ آبادی کے خیال سے نہ ہو بلکہ پالیسی اور مقامی حالات کے لحاظ سے بھی - نیز وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں بجائے ایک کے دو دیسی ممبر ہوں ایک ہندو ایک مسلمان وفد نہایت با اثر اور موقر تھا۔

قاضی مکہ مکرمہ - حضرت عثمان لوذی آفندی جو مکہ مکرمہ کے قاضی مقرر ہوئے ہیں اپنے مستقر القضا پر پہونچ گئے اور شروع ۱۳۲۷ھ سے کام شروع کریں گے۔

البانی قوم - ٹرکی میں ایک نہایت بہادر وطن پرست اور جنگی قوم ہے یونان کے ساتھ الحاق کریٹ کے مسئلہ پر باب عالی کیطرف سے ابھی تک کوئی خاص کارروائی نہیں ہوئی اور نہ سلطان روم نے پارلیمنٹ کی افتتاحی تقریر میں اس کا تذکرہ فرمایا - دول یورپ بھی بظاہر اس الحاق کے چنداں خلاف نہیں البانیوں نے یہ تمام باتیں دیکھ کر عملی میدان میں قدم رکھنے کی کوشش کی ہے بیروت کے روزانہ اخبار لسان الحال کو بذریعہ تار برقی خبر ملی ہے کہ تمام البانی قوم نے جس میں البانی جنگی پلٹنیں بھی شامل ہیں قسم کھائی ہے کہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو الحاق کریٹ کا انتقام ضرور لیا جائیگا

ٹرنسوال میں طوفان بارش نے مستحکم بندوں کو توڑ کر کانوں میں گرا دیا - بہت سی جانیں تلف ہوئیں - صرف ایک کان میں ۱۵۰ شخص ڈوب مرے - ایک ٹرنسوال کان ڈولی ڈیپ نامی کے چینی مزدوروں نے سال نو کے دن کام کرنے سے انکار کیا اور احاطہ توڑ ڈالا - پولیس نے ہنگامہ پردازوں پر گولیاں چلا کر ۲ قتل اور ۵ زخمی کئے۔

حجاز ریلوے کے اسٹیشن العلا پر جو مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو میل کے اوپر ہے - بدوؤں اور ریلوے والوں میں لڑائی ہوگئی جس میں کئی آدمی ضائع ہوئے مفسدوں نے تار بھی کاٹ ڈالے تھے۔

صوفیا - (بلگیریا کا صدر مقام) کا ایک تار ہے کہ چونکہ ٹرکی صوبہ روسیلیا (یہ بلگیریا کے متصل ہے) کے اہم موقعوں اور ناکوں پر فوج جمع کر رہی ہے بنا بریں بلگیریا نے بھی اپنے چھ دویژن ریزرو فوج کو گھروں سے طلب کیا ہے۔

سمرنا کی تار برقیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضلع خوشیار کے دیہات میں تین سو سے زیادہ مکانات زلزلہ کے باعث گر گئے اور بہت سی جانیں ضائع ہوئیں بعد میں سمرنا کے والی کا تار آیا کہ زلزلے سے فوشیا میں ۹۰۰ مکانات منہدم ہوئے زلزلہ کے جھٹکے اب تک محسوس ہو رہے ہیں اور لوگ بھاگ رہے ہیں

حادثہ ہدم - سوئٹزرلینڈ کے شہر ماسکو میں ایک گرجا کی چھت گر جانے سے ۱۰ شخص ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔

خبر ہے کہ حضور وائسرائے بماہ اپریل صوبہ سرحد شمال و مغرب کا ...

بدوؤں کی غارت گری

۲۰ ۔ ذیقعدہ گذشتہ کو مکہ مکرمہ سے چھ ہزار ہندی اور جاوی اور بخاری حاجیوں کا قافلہ مدینہ منورہ کی طرف بغرض زیارت قبر رسول کریم روانہ ہوا تھا ۔ رابغ میں پہونچکر قافلہ والوں کو خبر ملی ۔ کہ بدو راستہ روکے پڑے ہیں ۔ مشورہ کے بعد قافلہ بیر حصانی تک آگے بڑھا اور وہاں سے راستہ صاف پاکر منزل بہ منزل آگے بھی چلتا رہا ۔ مدینہ منورہ کے نزدیک پہونچکر جب کہ چار گھنٹہ کا راستہ اور باقی تھا ۔ یکایک بدوؤں کی کثیر جماعت قافلہ پر آپڑی ۔ اور لوٹ مار مچادی ۔ غریب حاجی بدحواس ہوکر بھاگ گئے ۔ تمام مال ومتاع ان کا لُٹ گیا اور دو سو دس آدمی جان سے ضائع گئے ۔ باقی بحال خراب چادہ ! راستہ کی مشکلیں جھیلتے اور فاقوں کے مارے مکہ میں آپڑے ۔ بدوؤں نے پانچ راہبر اور مطوف بھی پکڑلئے جو ان کے پاس مصالحت کی گفتگو کرنے کے لئے قافلہ سے گئے تھے ۔ خبر نہیں ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہوگا ۔ اسی طرح ۱۵۰۰ ہندی زائرین کا قافلہ ینبوع کے راستہ سے مدینہ جاتا ہوا مدینہ سے ایک منزل کا صلہ پر بدوؤں نے لوٹ لیا اور اس میں بہت سے آدمی تلف ہوئے ۔ بقیۃ السیف ینبوع کو واپس آگئے ۔ غارت گر بدو قبائل مطیر عوف ۔ مسروح اور بنی علی سے ہیں ۔ جو سب بنی علی کے ساتھ آمادہ فساد ہیں ۔ ان کا سردار ریبق نامی ایک شخص ہے ۔ جس کے زیر نشان ۱۲۰۰۰ سوار ہیں اور ان کی تقسیم گئی فوجی دویژنوں میں ہے بعض اشخاص ابن سعود امیر نجد کو اس شرارت کا محرک قرار دیتے ہیں مشیر کاظم پاشا ان حادثات سے کمال رنجیدہ ہیں اور وہ باب عالی سے شریر ملن کی سرکوبی کے لئے خط وکتابت کر رہے ہیں ۔

ایران کی حالت بدستور بخت ابتر ہے خانہ جنگی اور طوائف الملوکی کی وجہ سے شیراز اور بندر بوشہر کا راستہ بند ہے ۔ صوبہ لارستان میں آزادی طلبوں نے سرگروگی سید حسین شاہی حکومت کا قطعی خاتمہ کردیا ہے شاہ کو وہاں کچھ اختیار نہیں رہگیا ۔ تبریز سے بھی شاہی فوج پھر واپس ہٹ گئی ہے ۔ اور استرآباد ولاہی جان کی کمیشن نے شاہ کے برخلاف ہوجانیکا اعلان کردیا ہے

اہل تجارت کیلئے خاص موقعہ

یہ اخبار لاکھہ احمدیوں میں خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس میں اشتہار دینا چاہیں وہ بھجوادیں اور جو اجرت رکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے ۔

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
یک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

اشتہار صدق آثار

الصدق ینجی والکذب یہلک

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کیوجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو محصولڈاک بھیکر نمونہ مفت منگا کر کسی تجربہ کار سے تسلی کراسکتے ہیں

المشتہر ۔ محمد یمین احمدی از داتہ مانسہرہ ۔ ہزارہ

نوٹ ۔ دفتر بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے ۔

اشتہار

شکر سرخ ۔ گڑ شکیہ دار معروف اندر کی ۔ چاول باسمتی ۔ چاول قسم دوم ۔ زیرہ ۔ نمن کنجد ۳ مار ۔ سکا جس کو پنجاب میں جوار بولتے ہیں ۔ باجرہ ۔ بان قسم اول ۱۰ ثار ۔ بان قسم دوم ۱۱ ثار ۔ فی روپیہ کے حساب سے حبیب احمد احمدی ساکن موضع تاجپورہ ڈاکخانہ سنسارپور ضلع سہارنپور سے مل سکتی ہیں بشرطیکہ خریدار قیمت پیشگی ارسال کرے اور پانچ فیصدی کمیشن لاگت پر دینے کا وعدہ کرے ہر درخواست کنندہ نمونہ مفت منگا سکتا ہے لیکن طلب مال میں تفصیل ہو اسٹیشن ریلوے اور نیز یہ کہ مال بذریعہ مال گاڑی روانہ کیا جاوے یا بذریعہ بیگ سواری گاڑی ۔ مگر ایسے احباب کی خدمت میں کہ جن کا ہم سے ذاتی تعارف ہے اور ہم انکو خوش معاملہ سمجھیں گے بلا پیشگی قیمت آنے کے بھی صرف درخواست

(بدر پریس قادیان)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب ۔ سرمہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے ۔ ممیرا قسم اول عہ ثانی ہے سرمہ قسم اول عا ۔ دوم مہر سوم مہ ۔ علاوہ ازیں لنگی ہر قسم پشاوری و کلاہ زری وسادہ بھی میرے پاس موجود ہے

المشتہر

احمد نور مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دوڑو جلد خرید کرو

یعنے

قرآن شریف

میں

کن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کاموں کے کام کرنیسے منع کیا گیا ہے ۔

یعنے

اوامر و نواہی قران کریم

کو جناب عرب صاحب عبد المحیی نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کردیا ہے ۔

یہ وہ کتاب ہے

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس کتاب میں چہل احادیث بھی ہیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۱۰ ہے اور پھر اور رعایت کردی گئی ہے یعنی صرف ۹ر اور دفتر اخبار بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد خرید فرمادیں کیونکہ تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے ۔

مفصلہ ذیل کتابیں بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۔ معیار الصادقین ۔ براہین احمدیہ مجلد ، غیر مجلد ۔ در ثمین ۔ نری تہہ کلنک اوتار ۔ سیر پرند ۔ کرشن لیلا ۔ سر الشہادتین ۔ غلامی اور عصمت بیبیاں ۔ جنگ مقدس ۔ البرہان الصریح فی تائید المسیح ۔ العقل الصحیح ۔ مورکھ سیدھ ۔ معیار حق ۔ کلام احمدی ۔ عیسائی مذہب ۔ اسلام کی پہلی کتاب ۔ جام شہادت ۔ لکچر سروار دھگہ ۔ رویائے صالحہ ۔ السر المکتوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہر

چہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیاں بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

۴ صفر ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ پھاگن سمت ۶۵ بکرمی

جلد ۸

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

"صادق" دورہ پر

میرے مخدوم و محسن مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر یکم فروری ۱۹۰۹ء سے اخبار کا چارج اس ناچیز کے حوالہ کر کے اس اہتمام میں ہیں کہ باہر متصلات میں ایک دورہ کریں اور اس دورہ کی اغراض یہ ہوں ۔ کہ (۱) خریداران بدر سے بقایا وصول کیا جاوے (۲) اخبار کی اشاعت کو بڑھایا جاوے (۳) عام طور سے اسلام کی حقانیت کا وعظ کیا جاوے (۴) جہاں انجمنیں نہیں بنیں ۔ وہاں انجمنیں قائم کی جاویں (۵) جہاں انجمنیں بن چکی ہیں ان کے رجسٹروں کی پڑتال کی جاوے اسی طرح کئی مقدس اغراض اس کے متعلق تھیں پھر آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی اور کچھ اور موانعات پیش آگئے اسلئے اب انشاء اللہ یکم مارچ کو یہ دورہ شروع ہوگا ۔ اس خاکسار کو اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہے ۔ اسلئے اخبار کی ترتیب میں اگر کوئی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل کے چھپکر شائع کیا گیا ۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

عربی تعلیم اور قرآن مجید

صرف عربی جاننے سے دین نہیں آتا لیکن یہ ایک دلیل اور برہان کا زمانہ ہے اور کوئی شخص مذہب کے اصل اصول پر بدون سمجھنے یا اس کی سند بغیر مطمئن نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک چھوٹے بڑے مسئلہ میں قرآن شریف سے سند چاہتا اور اس پر بھی فلسفانہ رنگ میں اس کی تفہیم طلب کرتا ہے اس لئے نہایت ضروری ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم ہو اور اس رنگ میں کہ اپنے نوجوانوں کو اطمینان قلبی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہو اور مخالفین کے سکوت و خاموشی کا باعث ہو بجائے اس کے کہ ہم اپنے انگریزی خوان نوجوانوں سے جن سے ہماری آیندہ امیدیں وابستہ ہیں اور جن کے ہونہار دماغوں کو علوم جدیدہ نے نکھار دیا ہے اور ان کی عقلوں کو صاف اور روشن کر دیا ہے۔ وضو کے فرض و واجب مستحب کے نام گنواتے رہیں یہ ضروری ہے کہ انہیں وضو کی فلاسفی بتلائی جاوے ایسا ہی بجائے اس کے کہ ان سے پانچ نمازوں کی تاکید کی جائے یہ بتا دیا جاوے کہ پانچ نمازیں اور ان اوقات میں پڑھنے کی حکمت درحقیقت کیا ہے۔ پھر وہ خود بخود پڑھیں گے۔

اسمیں شک نہیں کہ قرآن دانی اور قرآن فہمی کیلئے اعلیٰ عربی دانی جزو لازم کی طرح ضروری اور لابدی ہے اور یہ نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھنے کے لائق ہے کہ ہم میں دن بدن عربی دانوں کی کمی ہوتی جاتی ہے چونکہ زمانہ ناموافق ہے اس لئے مولوی عربی دان پیدا ہونے بند ہو چکے ہیں۔ پرانی مسجدیں عربی خوانوں سے خالی اور مدارس اسلامی ان سے ویران چلے آتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی مدرسہ ہے بھی۔ تو وہ بھی ایسا کہ وہاں سے ایسے آدمی ہونے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی اول تو اس لئے کہ انگریزی علوم وفنون کی ضرورت نے تمام سمجھدار لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے حتی کہ مولویوں۔ واعظوں۔ پیروں سجادہ نشینوں کے بھی لڑکے کالجوں سکولوں میں نظر آتے ہیں۔ عربی مدرسوں میں زیادہ تر وہی جاتے ہیں جو تعلیم پانے کا کوئی ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتے۔ دوسرا ان بقیہ مدارس میں بھی پرانی طرز تعلیم اور وہی خیالی منطق ہے جس کا فائدہ صرف خیال ہی خیال میں محدود رہتا ہے نیز ان کے علوم درسیہ اور طرز بود و باش ایسی ہے کہ عام لوازمات سے انسان بالکل ناواقف اور بے بہرہ رہتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں کا ذکر ہے کہ ایک طالب علم جو کافیہ شرح تہذیب پڑھتا تھا مجھ سے پوچھتا ہے۔ ملکہ معظمہ کہاں رہتی ہے۔ لاہور یا کلکتہ میں جن کا دنیاوی علم اس قدر محدود ہے۔ ان کا آگے علم کہاں تک وسیع ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت دن نہیں گذرے کہ عربی دان مولوی ہی تمام اعلیٰ واقفیتوں اور معاملہ فہمیوں کے مالک تھے اور نکتہ رسی اور حقیقت فہمی انہی کا حصہ تھا مگر وہ اسی وقت تک محدود تھا جب تک ان میں ایک خاص روح بھی اور علوم جدیدہ نے قدم رکھا تھا اب ان علوم جدیدہ کا حق ہے کہ انہیں پڑھنے اور زیر مطالعہ رکھنے والے انسان سمجھداری اور روشن ضمیری کے مزین لقب سے ملقب ہوں مگر مشکل یہ ہے کہ عربی کی طرف سے یہ بھی قریباً غافل بے پروا ہیں اور سلسلہ تعلیم ہی کچھ ایسا ناقص اور نامکمل ہے کہ ایم۔ اے عربی میں پاس کر کے ایک گریجوایٹ عربی دان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا یعنے اسے عربی سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی قرآن فہمی کے عناصر اس عربی دانی میں منحصر نہیں بلکہ اصل قرآن دانی اور چیزوں پر منحصر ہے۔ عربیت محض آلہ کی طرح ضروری الاستعمال ہے۔ یہ ایک مسلم الثبوت امر ہے کہ کسی کلام کے سمجھنے کے لئے متکلم کے مزاج اور طبیعت سے واقفیت ضروری ہے نیز اس کی حیثیت اور موقع کلام سے پوری پوری واقفیت لازمی ہے ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی فقرے کے معنے متفرق مواقع کی وجہ سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ایک فقرہ ہے ٹکٹ لاؤ۔ جب اسے ایک درزی اپنی دکان پر بیٹھا ہوا بولے تو ایک معنی ہوں گے جب کسی ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر بولے تو اور۔ جب کوئی مسافر ریلوے سٹیشن پر پہونچکر اپنے ملازم سے یہ فقرہ بولے تو اور معنی ہوں گے علیٰ ہذا القیاس بہت سے فقروں کے معنے طرز بیان اور لہجہ سے بدل جاتے ہیں لیکن جسے متکلم کی مزاج اور حیثیت سے واقفیت ہے وہ اس کی حقیقت خوب سمجھ سکتا ہے اور نہ صرف کسی اس کے بولے ہوئے فقرہ کے معنے خوب سمجھ سکتا ہے بلکہ قبل از تکلم وہ ایسے مطلب کو معلوم کر لیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک انسان کسی انسان سے اعلیٰ درجہ کا تعلق محبت پیدا کر لیتا ہے تو اُسے اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ اُسے دوسرا دوست کوئی بات کہے بلکہ بن کہے وہ اس کے سب ارادوں اور منشاؤں کو جانتا اور پہچانتا ہوتا ہے یہی وہ حالت ہے جسے اہل اللہ اور خدا رسیدہ لوگوں کی صورت میں حالت کشف یا انشراح تام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مگر اس قسم کے تعلق کے لئے ایک طرح کے تعلق محبت کی ضرورت ہے بلکہ صرف پاس رہنا ہی بہت کچھ واقف کر دیتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک حاکم یا افسر کے پاس رہنے والے منشی وغیرہ ایک ایسے افسر اعلیٰ جاری کرنیوالا ہو اور جو اس نے بالصراحت ہرگز ایسے لوگوں سے ظاہر کیا ہو جانتے ہوتے ہیں اور ایک حد تک یہ امر ایسا ضروری خیال کیا جاتا ہے کیونکہ شائع ہونے کے بعد تو ساری دنیا ہی ہو ہم مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم خدا وند تعالیٰ کا ہے اس لئے اس کے سمجھنے کے لئے سچے تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت جو اس کے مزاج پانے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے اور کلام کے مواقع دریافت کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا کامن سنس مطلوب ہے۔

میں نے ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ عربی سے اتنی واقفیت نہ رکھتے مگر قرآن شریف کی آیات کے ایسے معنی بیان کرتے ہیں۔ گو وہ خداوند تعالیٰ کے اصلی منشا پر آگاہ ہیں اس کے برخلاف ایسے بھی دیکھے ہیں جو عربی زبان سے اعلیٰ واقفیت رکھتے ہیں مگر قرآن شریف کے ترجمہ میں عربی دانی اُن کے مفید نہیں پڑ سکتی۔

ایک عربی کے عالم ایک حدیث کے ترجمہ میں جس کے الفاظ غالباً یہ ہیں۔ علیکم کثرۃ النعال فی السفر۔ لکھتے ہیں۔ سفر میں جوتے بہت سے ساتھ لیجایا کرو اور ایک دوسرے صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ سفر میں جوتے کا اکثر کرکے استعمال رکھا کرو۔ عربیت دونوں کے ساتھ ہے مگر اصلی معنی حدیث کا اسی کے ساتھ ہے جو عربیت کے ساتھ کامن سنس بھی حصہ رکھتا ہے کیونکہ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانہ طبیعت سے واقفیت ہے وہ بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بھی اسی قسم کی محبت کی تعلیم ہے جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جلتا ہوا چراغ گھر میں اکیلا نہ چھوڑ جایا کرو یا شب کو بچوں کو گھر سے باہر نہ نکالا کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہی حالت قرآنی تفسیر اور ترجمہ کی ہے جہاں کہیں محض عربی دانی کو ہی ہادی و رہنما بنایا گیا ہے وہاں اس قسم کی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں ایک آیۃ ہے جو ایک دہریۃ خداوند تعالیٰ کی ہستی سے انکار کرنیوالے انسان کے جواب میں ہے من کان یظن ان لن ینصرہ اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ کے معنے عموماً تفاسیر و تراجم میں یہ لکھے ہیں جس شخص کو خدائی اعانت اور نصرت کا گمان نہیں یعنی جس کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی انسان کی دنیا و آخرت میں مدد نہیں کرتا۔ تو اس کا یہی علاج ہے۔ آسمان یعنی اوپر یا کوٹھے کی چھت کی طرف ایک رسی لٹکائے اور زمین سے پھر کاٹ دے پھر دیکھیں اس کا غصہ گیا یا نہیں یعنی ایسے بدمعاش کا کیا علاج ہو سکتا ہے بس یہی کہ پھانسی لیکر مر جاوے لیکن جن لوگوں کو خداوند تعالیٰ اور اس کی حیثیت سے واقفیت ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی پیاری مخلوق کو اس طرح سختی سے گرفت نہیں کرتا بلکہ اس کا قاعدہ محبت اور الفت سے سمجھانے اور سچی دلیل پیش کرنے کا ہے اس لئے اس کا اصلی معنی یہ ہے جس (بے سمجھ) شخص کا یہ گمان ہے کہ خداوند تعالیٰ

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ شہادت کی تعریف اور شہید کون ہو سکتا ہے

جواب ۔ شہید وہ ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جان دے جو اپنے مال ۔ عزت آبرو بچانے پہ مارا جاوے وہ بھی شہید ہے مبطون ۔ مطعون ۔ غرق جو ہدم کے نیچے آوے وہ بھی شہید ہے۔

(۲) امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی ہے یا نہیں۔

جواب ۔ امام حسین علیہ السلام مظلوم شہید ہیں جن سے دھوکا کیا گیا تھا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ اعلاء کلمۃ اللہ اور عزت آبرو کے لئے ہی شہید ہوئے۔

(۳) امام حسین کی شہادت کا ثبوت ۔ امام حسین اور یزید کے درمیان جنگ ہونے کی وجہ ۔ محرم کے دنوں میں خوشی کرے یا غمی کرے۔

جواب ۔ امام حسین کی شہادت ۔ انتم شہداء اللہ فی الارض کے باعث ہزارہا اولیاء اللہ اور علماء ربانی کی تحریر و تقریر سے ثابت ہے یزید پلید کی بالمقابل تباہی اور گمنامی اور اس سے کہ اس کا نام امت خیر الامم نے مقدس لوگوں میں چھوڑ دیا ثابت ہے۔ یہ امر بڑا تفصیل طلب ہے۔ محرم کے ایام میں یہ طرز اظہار جوش و حزن کا بدعت ہے۔ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین سے اس کا ثبوت ہرگز نہیں ۔ اہل کوفہ نے نصرۃ و امداد کا وعدہ دے کر امام کو بلایا جب یہ کوفہ پہونچے تو اہل شام کے ڈر میں آکر کوفیوں نے معاہدہ کو بالائے طاق رکھ کر غداری کی۔ والسلام ۔ نورالدین۔

ہدایت کے لئے پانچ چیزیں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملی ہیں آپ کے پیش کرتا ہوں۔

اوّل ۔ استغفار ۔ دوم لاحول ۔ سوم درود شریف چہارم الحمد شریف ۔ پنجم قرآن کریم اور یہ سب بلحاظ معنے پڑھنا اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں جو ہے یہی ہے ۔ منجملہ اور کے غنیۃ الطالبین فتوح الغیب ہر دو والسیّد عبد القادر الجیلانی کی ہی میں یہ ہے جو ہم چاہتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم ۔ (نورالدین)

(۴) بیٹے ہوئے روزگار کو ترک نہ کرنا چاہئیے ان نباہ ہوا روزگار نہ ہوا تو اور تلاش کرو۔ آپ دعا و استغفار سے کام لیں نور الدین

دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور یہ لوگ باوجود کھانے میں سہتے ہیں کیونکہ سب خریدار قیمت نہیں دیتے۔ نورالدین

صاحبزادہ میرزا محمود احمدؐ | میرے مکرم مہربان کے سینہ میں عشق و عرفان کا ایک دریا ہے جو موجزن ہے کبھی کبھی جو موتی اگل دیتا ہے تو دامن انتظار پُر ہو جاتا ہے ؏ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

یہ بالکل غلط ہے کہ ایسی شاعری تضیع اوقات ہے ۔ وہ سٹیم جو عملی زندگی کے لئے درکار ہے اس کے لئے جو آتش درکار ہے وہ انہی لعل پاروں میں مخفی ہے۔

میں نے جس دن سے ہے پیارے ترا چہرا دیکھا
پھر نہیں اور کسی کا رُخ زیبا دیکھا

سچ کہوں گا کہ نہیں دیکھی یہ خوبی اُن میں
چہرۂ یوسف و انداز زلیخا دیکھا

خاک کے پُتلے تو دنیا پہ بہت دیکھے تھے
پر کبھی ایسا نہ تھا نور کا پُتلا دیکھا

جب کبھی دیکھی ہیں یہ تیری غزال آنکھیں
میں نے دنیا میں ہی جنت کا ہے نقشا دیکھا

تیرے جاتے ہی ترے خیال چلے آتے ہیں
تیرے جانے میں بھی آنے کا تماشا دیکھا

تیری آنکھوں میں ہے دیکھی ملک الموت کی آنکھ
ہے جو ہاتھوں میں ترے دست قضا کا دیکھا

مشتری بھی ہے ترا مشتری اے جان جہان
اُس نے جس دن سے ہے تیرا رُخ زیبا دیکھا

اپنی آنکھوں سے کئی بار ہے سورج کا بھی
پتا اُلفت میں تری میں نے پگھلتا دیکھا

دیکھ کر اس کو ہیں دنیا کے حسین دیکھ لئے
کیا بتاؤں کہ ترے چہرہ میں ہے کیا دیکھا

تیری غصہ بھری آنکھوں کو جو دیکھا میں نے
حور کی آنکھ میں دوزخ کا نظارہ دیکھا

ہنستے دیکھا جو کبھی تیرا ہلال ابرو
پارہ ہائے جگر شمس کو اڑتا دیکھا

ظلم کرتے ہو جو کہتے ہو شفق پھولی ہے
تم نے عاشق کا ہے یہ خون تمنا دیکھا

فراق جانان

(از ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیّر طالب علم ٹریننگ کالج لاہور)

واعظ کو کیا خبر ہے کیا علم مولوی کو
درد دروں کی میرے اطلاع نہیں کسی کو

رہا میں کٹی ہوں جبکی جاناں کے درد و غم میں
وہ جانتا ہے جانکی عاشق کا جان کنی کو

تھا مہربان اپنا وہ دلبر یگانہ
بھرتا ہوں سرد آہیں کر یاد میں اسی کو

دل دینے پر جو آئے دلدار آزمائے
اس نقد دل کا لیکن پایا امین اسی کو

اشکوں کا میرے پانی باد صبا تو بھیجا
اُس گل کی جا کے دینا ہر ایک پنکھڑی کو

میرے لئے مقدم مصحف ہے روئے جانان
پڑھتا ہوں بعد ناسخ مسلم کو ترمذی کو

نیچی نگہ سے اُنکی اپنی ہیں نیچی آنکھیں
کرتا ہوں یاد ہر دم اس چشم نرگسی کو

زہے نہ پہرے آخر کیا تجھ ان کو ہیوں
لیجا نسیم سحری اس میری بے بسی کو

دم کیا اشارہ اُن کا کافی تھا زندگی کو
رُخ دیکھ جنہے اُن کا بھولا وہ ناصری کو

پیش از وصال مشکل گو ہے وصال جاناں
ملتے ہیں آ کے لیکن رویا میں احمدی کو

جس آنکھ نے ہو دیکھا جلوہ روئے تاباں
زیر نگہ وہ لائے کب حور کو پری کو

جاناں تمہارے موہنہ سے تیر میں نو چکا
کیا منہ تھا ورنہ اس کا پاتا جو ہر تیری کو

المفتی

سوال ۔ ایک آدمی فوت ہو گیا ہے اسکی جائداد کے دو آدمی وارث ہیں اور ایک وارث کی زوجہ کو وقت زندگی میں خفیہ طور سے کچھ مبلغات دے گیا ہے کیا وہ مبلغات کا لینا عورت پر جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۔ وہ مبلغات اس عورت کو جائز ہیں ان مبلغات کی تحقیق کرنا لغو ہے کسی وارث کا اس روپیہ سے تعلق نہیں وہ علیحدہ ہو

سوال ۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز کے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں ۔ مجدد الف ثانی صاحب بھی اپنے وقت کے امام تھے ان کی بھی مخالفت ہوئی کفر کے فتوے بھی جاری ہوئے تھے انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو نماز کے بارہ میں کیا فرمایا تھا۔

حضرت مجدد نے علماء کو نصوص دین اور سخت بُرے لفظوں سے

اقتباس الصحائف

بے غیرتی کی حد ہو گئی

تمہیں صورت شناسی ہو ہنوا! | تمہیں الفت مہربانی ہو ہنوا!

تمہیں خوش وعشرت کی باتیں ہو ہنوا! | تمہیں اندیشہ اجرانی ہو ہنوا!

یہ کام ہو دیوانہ تم پہ جو ہاں ہر وہ | ہر تم تک پروانہ تم پر جہاں ہے

(آریہ گزٹ)

گیہوں کی پیداوار کو بہت زیادہ بڑھانیکی ترکیب

[illegible] فرنچ کے ایک جنیل [illegible] نامی نے کئی تجاربون کے بعد اس ترکیب سے گیہون کے ایک ایک دانے سے انیس ہزار چھہ سو تیرہ سو بیس تک پیدا کرنے مین کامیابی حاصل کی ہے [illegible] گیہون کا پودا [illegible] ہونے کی بجائے کہ جو جلدی پیدا ہوتا اور ختم ہو جاتا ہے ایک ایسے درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے کہ جو کہ سے کم دو سال تک رہے اور غلہ دیتا رہے اور [illegible] ہے کہ اسی طرح تجربہ کرنے سے اور اسکی نسل کو بڑھاتے جانے سے اس عمر کا عرصہ اور بھی زیادہ بڑھ جائے یہ ترکیب مختصر الفاظ مین اس طرح پر ہے کہ گیہون کا دانہ بجائے موجودہ طریق پر بونے کے ایک فٹ سے لیکر اٹھارہ انچ تک یعنی ایک [illegible] گہرے سوراخ یا نالی مین کہ جو مخروطی شکل کا یعنی اوپر سے چوڑا اور نیچے سے تنگ ہوتا جاتا ہے اور اس پر صرف اس قدر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے بیج ڈہک جائے۔ جب یہ بیج اگتا ہے اور مٹی سے اوپر اسکی شاخ نظر آنے لگتی ہے۔ تب پھر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے کہ جس سے وہ انکر چھپ جاوے۔ اس کے بعد جب پھر یہ انکر مٹی سے باہر نکل آتا ہے تب دوبارہ اس پر مٹی ڈالدی جاتی ہے اور یہ امر لگاتار کئی مرتبہ تک جاری رکہا جاتا ہے حتی کہ وہ سارا گڑھا مٹی سے بھر جائے۔ تب آخرکار یہ پودا کثرت سے شاخون مین پیدا ہوتا ہے اور بہت سے بیج دیتا ہے ایک موسم کے ختم پک جانے پر نہ کاٹ لئے جاتے ہین مگر پودا بدستور کھڑا رہنے دیا جاتا ہے حتی کہ مختلف فصلون مین وہ بیج دیتا رہتا ہے اگر کوئی صاحب اپنے طور پر اسی طرح تجربہ کرکے دیکھین اور اسے مفید پائین۔ تو ہمارے پاس اس کا حال بغرض اشاعت ارسال کرین۔

ریوٹر عدن سے تار خبر دیتا ہے کہ ملا سوالی لینڈ قبائل طار نکلی دلسفوری کو تنگ کر رہے ہے قبیلہ کے لوگ گرد نزلو میل پر جمع [illegible] اور [illegible] ہوئے اس پانچ میل سے چھوٹی توپون [illegible] کو فیر کرکے ملاکے آدمیون کو منتشر کر دیا۔ کہا جاتا ہے چند [illegible] قبیلے سے بہت سے لوگ ملا سے مل گئے ہین نلو میل [illegible] انگریزی [illegible] دوست قبائل کے۔ ۹۰ آدمیون کو [illegible] جاکر دوسری محفوظ جگہ مین خشکی پر اتار دیا [illegible] وقت ملا کی آمدی سپاہ جس کی تعداد دو ہزار [illegible] پہنچ چکی ہے۔

عالیجناب سر [illegible] ہیوٹ بالقابہ لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کو [illegible] دوران قیام آگرہ مین صبح کی سیر و تفریح کے وقت [illegible] ایک ناگوار حادثہ اس طرح پیش آیا کہ آپ کی بائسکل ایک چھکڑے سے ٹکرا گئی اور ہز آنر کے سر مین ایسی سخت ضرب آئی جس سے بے اختیار خون جاری ہو گیا۔ اتفاق سے ایک ایڈیکانگ کے سوا کوئی رفیق یا ملازم اس وقت کے ہمراہ نہ تہا اور یورپین ایڈیکانگ بھی شاید دور نکل گیا یا پیچھے رہ گیا تہا اس لئے فی الفور مدد کو نہ پہونچ سکا۔ اور ہز آنر کی مرہم پٹی کا خوشگوار و قابل فخر فرض ایک خوش نصیب دیسی عورت کے حصہ مین آیا جو حسن اتفاق سے اس دقت پر موجود تہی اس عورت نے محض انسانی ہمدردی کے جذبہ سے متاثر ہوکر نہ صرف حمال [illegible] آنر کو تہا یا بلکہ اپنی چادر سے آپکے لباس کی گرد جہاڑی اور اس [illegible] کونا چہاڑ کر آپکے زخم کا لہو پوچھا۔ غنیمت ہے کہ ضرب ایسی شدید نہ تہی جو خدانخواستہ ہز آنر کو معاودت مین مانع آتی۔ مگر رخصت ہونے سے قبل آپنے اس عورت کی ہمدردی پر پانسو روپے کے گرانقدر عطیہ سے اظہار قدردانی فرمایا اور اس کی معمولی خدمت کے بدلے ایک ایسا فخر و ناز کا موقع اسے بخشا۔ جو اس کے خاندان کی پشتون تک یادگار رہیگا۔ اے کاش! انگریز حکام سر جان ہیوٹ کے اس طریق عمل سے دیسیون کی قدردانی کا سبق لین۔

مصر } مین اس وقت دو قابل ذکر حادث پیش آئے ہین۔ اول جامع ازہر شریف کے طلباء کی ناراضی اور اسٹرائک اور دوم غازی مختار پاشا عثمانی ہائی کمشنر مصر کے بعض خاص اور کاذاتی کاغذات کی ضبطی جو عثمانی صدر اعظم کے حکم سے عمل مین آئی ہے۔ طلباء اپنی ضد نہین چھوڑتے اس لئے جامع ازہر کے شیوخ اون کے مطالبات منظور کرنے سے منکر ہین اور غازی مختار پاشا کا معاملہ ان کے بعض دشمنون کی بیہودہ کوشش کا نتیجہ معلوم دیتا ہے۔ جنہون نے انجمن اتحاد کو بھڑکایا۔ اور غازی کو بدنام کرنا چاہا ہے۔ امید ہے کہ تحقیقات مین وہ بری الذمہ ثابت ہونگے

امریکہ } کے شامی تارکان وطن کی انجمن کے رشید مطران نامی ایک ممبر نے یہ خیال ظاہر کیا تہا کہ ملک شام سلطنت عثمانیہ کے زیر اثر ایک نو آبادی اور خود مختار یہ ملک قرار دیا جاے لیکن خاص اہل شام اس تجویز کے سخت مخالف ہونے اور انہون نے کہا کہ ہم سلطنت عثمانیہ کے ناقابل انفکاک جز رہین گے اور اس کو اپنی سعادت سمجھین گے۔

ریوٹر۔ طہران سے مطلع کرتا ہے کہ رشت مین سخت شورش [illegible] انقلاب پسندون نے گورنر اور کئی دوسرے سرکاری افسرون کو قتل کر ڈالا اور کناک کا ڈاک خانہ اور تار گھر جلا دیا۔ بازار بند ہین۔ سپاہی روسی قنصل خانہ مین پناہ گزین ہین۔

ریوٹر۔ طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ چار سو سپاہی اور ایک توپ رشت کو روانہ ہو گی۔ خبر ہے کہ ایک پراونشل انقلابی گورنمنٹ قائم ہو گئی۔ ممالک غیر کے باشندون کی جان و مال محفوظ مین۔ تار کا سلسلہ ہنوز منقطع ہے۔

رسیدی ٹکٹون کا جھگڑا } اس سے پہلے رسید کا ٹکٹ علیحدہ ہوتا تہا۔ لیکن پچھلے سال کی اصلاح کی رو سے ڈاک اور مال کے ٹکٹ ملحق کئے گئے ہین۔ اگر ایک آنہ کا ٹکٹ نہ ملے تو آدہ آدہ [illegible] ہی لگانا جائز ہے لیکن [illegible] اگر رسید پر لگا لئے جائین۔ تو ناجائز سمجہا جاتا ہے۔ بعض تاجران نے اسی خیال سے کہ جب نصف آنہ والے دو ٹکٹ لگانا جائز ہین تو پاؤ آنہ والے چار ٹکٹ بہی جائز ہون گے۔ بہت نقصان اٹہایا ہے۔

پارلیمنٹ کا افتتاح } آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا افتتاح ہوا ملک معظم نے اپنے تخت کی تقریر مین کہا کہ مین برلن مین اپنے استقبال سے بہت محظوظ ہوا مجہے یقین ہے کہ اس سے دونون ملکون کے تعلقات عمدہ ہو جائین گے جو دونون ملکون کے فوائد اور امن عامہ کے لئے اب ضروری ہے۔

دول خارجیہ سے میرے تعلقات دوستانہ ہین اضلاع متحدہ کے ساتہ تصفیہ طلب امور طے ہو گئے۔ فرانس۔ اٹلی اور اسپین کے مابین معاہدون کی تجدید ہو گئی ہے ایران کی حالت بدستور اضطراب انگیز ہے۔ میری گورنمنٹ کا ارادہ نہین ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات مین عدم مداخلت کے اصول سے انحراف کرے لیکن ہماری رائے مین ایران کی حالت اس کی مقتضی ہے کہ ملک مین امن قائم کیا جاوے۔ کیونکہ موجودہ مشکلات کی وجہ سے روس اور برطانیہ کے تجارتی اور مالی فوائد خطرہ مین ہین اس معاملہ پر دونون گورنمنٹین تبدیل آرا کر رہی ہین۔ مین خوش ہون کہ بلغاریہ

جو کہے وہ مانیو ورنہ دکھ پاؤ گے (۵) جو کہے گا وہ پورا ہوگا (۶) موسیٰ کا مثل ہوگا۔ اعمال حواریوں میں اس مسئلہ کو بالکل حل کر دیا گیا۔ جہاں لکھا ہے کہ تم دعائیں کرو ضرور ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے وہ باتیں پوری ہو جاویں جو ہمارے باپ دادا کو کہی گئیں اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح کے حق میں نہ تھی

یستفتحون ۔ یہ باتیں تم کافروں پر کہا کرتے تھے اور ان کے مقابلہ میں نبیوں کی دعائیں کیا کرتے تھے

ما عرفوا ۔ دوسری جگہ فرمایا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

بغضب علے غضب ۔ مسیح کی مخالفت کا غضب پھر اس نبی کی مخالفت کا غضب

وھو الحق ۔ اور وہ حق ہے اگر کتاب سچی ہی ہوا ور سچ کی تصدیق کرنے والی ہی ہو تو پھر انسان کیوں نہ مانے

تقتلون ۔ مقابلہ کرتے رہے۔ اگر کہیں کہ وہ نبی نہ تھے تو اس کے جواب میں فرمایا کہ اچھا موسیٰ کو تو تم سب نبی مانتے ہو پس تم نے اس کی کیوں حکم عدولی کی۔

عصینا ۔ ہاں تو لیا مگر ہم سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

اشربوا ۔ رچ گئی تھی۔

تمنوا الموت ۔ اس کے دو معنے ہیں دونوں پسند ہیں ایک تو یہ کہ تم سب ملکر اس نبی کے مرنے کی دعائیں کرلو۔ اور پھر دیکھو کہ یہ دعا مقبول ہوتی ہے یا نہیں یا الٹی تم پر پڑتی ہے۔ یا وہ جنگ کرلو جو ایک گروہ کو فنا کرے۔ موت بمعنی جنگ ۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے ۔ چنانچہ فرمایا۔ ولقد کنتم تمنون الموت

ومن الذین اشرکوا ۔ یہ تو زیادہ جینے کی حرص میں مجوسیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں ۔ جن میں ایک دعائیہ فقرہ ہے ۔ کہ ہزار سال جیوی۔

۱۳۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

قل من کان عدواً لجبرئیل فانہ نزلہ علٰے قلبک ۔ لوگ کس طرح اللہ کی نعمت سے محروم رہتے ہیں اور کیونکر راستبازوں کے دشمن ہو جاتے ہیں اور کس طرح ضد اور عداوت بے جا کلمات کے لئے جرأت دلاتی ہے ان تین باتوں کا بیان اس رکوع میں ہے۔

بہت سے لوگ ملائکہ کے منکر ہیں بعض مسلمانوں نے بھی ان پر ایمان لانے کو اتنا ضروری نہیں سمجھا حالانکہ تمام نیک تحریکوں کے سرچشمے یہی ہیں۔ علم عقائد میں ایک کتاب کتاب التوحید نام میں نے دیکھی ہے جس میں اس نیک بخت نے ملائکہ کا ذکر نہیں کیا۔ میں ملائکہ کی نسبت کچھ تفصیل سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان پر ایمان نے مجھے بہت بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔

اس دنیا میں کوئی مسبب بغیر از سبب نہیں ایک چیز دوسری چیز سے پیدا ہوتی ہے اس زمانے کے فلاسفر بھی اس بات کو مانتے ہیں پس خیال کرو کہ بعض وقت بیٹھے بیٹھے آدمی کے دل میں نیک کام کے لئے ایک لہر اٹھتی ہے اور ایک نیکی کے کرنے کے لئے جوش پیدا ہو جاتا ہے اور یہ ایک جدید تحریک نظر آتی ہے حالانکہ انسان اور اس کا علم اور اس کے قویٰ پہلے سے موجود تھے۔

مگر یہ تحریک یکدم پیدا ہوتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کوئی ذریعہ وجود اس کا محرک ہے پس ایسی تحریک کرنیوالے کا نام مدیث و قرآن کے رو سے ملائکہ ہے۔ ملک کو علم ہوتا ہے اس لئے وہ سب موقعہ و محل ایک کا میابی تحریک کرتا ہے جو انسان فوراً اس پر عمل کرتا ہے (ہمارے حضرت اقدس ۔ ایڈ قلب صاف ہیں جس وقت کسی کام کی تحریک پاتے تو اوسی وقت خواہ رات کے بارہ بجے ہوں اس کے کرنے میں مشغول ہو جاتے اور مشکلات کی پروا نہ کرتے) تو ملک کو اس شخص کے ساتھ ایک نسبت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے وہ اور تحریکیں کرتا ہے اور پھر دوسرے ملائکہ کو بھی جو اس کے قریب ہوتے ہیں اطلاع دیتا ہے کہ یہ شخص قابل ہے کہ ہم اسے نیک تحریکیں کرتے ہیں اس طرح تمام ملائکہ حتیٰ کہ ملا اعلیٰ میں اس کی نسبت ایک توجہ پیدا ہوتی ہے اور اس کا تعلق بڑھتے بڑھتے وہ زمانہ آتا ہے کہ تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا ۔ یہ بالکل سچی بات ہے جو چاہو تم تجربہ کرکے دیکھ لو۔

پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملائکہ کا افسر جبرئیل امین ہے۔ یعنی تمام نیک تحریکوں کی تحریک کے جو فلسفے متعلق ہیں ان کا افسر جبرئیل ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ۔۔ عند ذی العرش مکین ۔ مطاع ثم امین آیا۔ رسول کریم نے فرمایا۔ اوتیت جوامع الکلم ۔ میری تعلیم تمام دنیا کی پاک تعلیموں کی جامع ہے کیونکہ تمام نیکیوں کی تحریکوں کے افسر کا تعلق میرے قلب سے ہے ۔ جامع کے یہ معنے ہیں کہ دنیا میں کوئی ایسی صداقت (جو قلبی اور روحانی ہو) نہ ہوگی جس کے لئے قرآن مجید کوئی آیت نہ ملے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبرئیل کا کون دشمن ہو سکتا ہے جبکہ وہی نیک تحریکوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی نے نازل کیا ہے ۔ یہ قرآن تیرے قلب پر ۔ آئندہ جو ہوگا وہ دنیا دیکھ لیگی ۔ مگر موجودہ تعلیمات دنیا میں جس قدر ہیں ان ساری پاک تعلیموں اور نیک تحریکوں کا عطر نکالو ۔ پھر محمد رسول اللہ صلعم کی تعلیم سے مقابلہ کرو تو وہ سب کچھ اسمیں موجود ہوگا اور میں (نور الدین) اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے ساری بائبل کو دیکھا ہے اور تین (شام ۔ یجر ۔ رگ) ویدوں کو خوب سنا ہے ۔ پھر وساتیر کو بہت توجہ سے پڑھا ہے اور برہموؤں کی کتابوں کو دیکھا ۔ یہی کتابیں میرے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی ہیں ان سب میں کوئی ایسی صداقت نہیں ۔ جو قرآن مجید میں نہ ہو ۔ اور بہ اتم نہ ہو۔

مصدقاً لما بین یدیہ وھدیً وبشریٰ للمومنین ۔ پھر فرماتا ہے کہ جو اگلی کتابوں میں سچ ہے اس کی تصدیق کرنے کے علاوہ اس میں اور بھی کچھ ہدایتیں ہیں جو پچھلی کتابوں میں نہیں ۔ ایک بات سناتا ہوں ۔ اگلی کتابوں میں جو نصائح ہیں ان پر دلائل نہیں چنانچہ انہیں لکھا ہے خدا ایک ہے ۔ زمین و آسمان میں تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہ ہو ۔ پڑوسی کی مدد کر سبت منا مبارک وہ جو غریب دل ہیں اس قسم کی تعلیمات ہیں مگر کے ساتھ دلائل کوئی نہیں ۔ مگر قرآن شریف میں یہ خاصہ ہے کہ ایک طرف دعویٰ ہے دوسری طرف اس کے دلائل بھی ساتھ دئے ہیں ۔ ان فی خلق السموات والارض الیٰ والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون ۔ البقرہ ۲ ع ۱۹ میں آیات سے مراد دلائل ہیں

یہ قرآن مجید پہلے مصدق ہوا ۔ پھر اسمیں نئی باتیں بھی ہیں یہ تو علمی پہلو سے اس کا کمال ہے اب عملی پہلو میں اس کا ثبوت لو ۔ وہ یہ کہ قرآن کریم پر عمل کرو تو دنیا کے فاتح بن جاؤ گے چنانچہ صحابہ کی ذات میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی ۔ بشریٰ کی ایک تشریح یہی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

چاہتے ہو۔ یہ اس طرح کہ
تظاھرون علیہم بالاثم والعدوان ۔ بدکاری اور ظلم کے لئے ان کی پیٹھ بھرتے ہو۔ مدد دیتے ہو۔
قیدیوں کو تو فدیہ دے کر چھڑاتے ہو مگر جو اس سے برا کام ہے جلا وطن کرانا اس سے باز نہیں آتے۔

افتومنون ببعض الکتاب۔ یہ مرض آجکل بہت سا رہتی ہے۔ کہ ایک ہی کتاب کے بعض احکام کی تو تعمیل کی جاتی ہے بعض کی مطلق پروا نہیں کرتے کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں مگر زکوٰۃ کا خیال تک نہیں روزے رکھتے ہیں۔ مگر نہیں سوچتے کہ کسی پر ظلم کرنا برا ہے۔ یوں تو تہجد گذار ہیں مگر لڑکیوں کو میراث دینے کی قسم ہے یہ بہت بری بات ہے اس سے بچو۔ ورنہ اس کی سزا جہنم ہے۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔

مدینہ طیبہ میں ایک شخص ایک مسلمان کے ہاتھ سے اتفاقیہ طور پر مارا گیا۔ یہ واقعہ گذر گیا مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام شہر کے لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ ہم مقتول کے وارثوں کو خون بہا دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ تاکہ اسکی قوم کے لوگ ہماری مخالفت کریں۔ مگر امن عامہ کے شریک اس دیت کے دینے میں شریک نہ ہوئے بلکہ ایک مسلمان عورت نکلا سیدہ کرانے کے لئے قینقاع (جو لوہار تھے) کے محلہ میں گئی وہ گھونگٹ نکالے ہوئے تھی۔ شریر لوہار نے کہا کہ یہ کپڑا کیوں موہنہ پر ڈالے ہوئے اُس نے جواب دیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پردہ کا حکم دیا ہے اس پر اس بدمعاش نے شرارت سے لوہے کی ایک میخ پچھلی طرف کپڑے میں ٹھونک دی عورت اٹھنے لگی تو اس کا کپڑا بھی پھٹ گیا اور گھونگٹ بھی اُتر گیا یہ حالت دیکھ کر بجائے اس کے کہ معذرت کرتے انہوں نے تمسخر اڑایا عورت نے گھبرا کر کہا کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے ادھر سے ایک مسلمان بھائی نے یہ بات سن لی وہ مدد کو دوڑا آپس میں وہاں لڑائی چھڑ گئی جس سے ایک قتل ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر پہنچی تو فرمایا کہ ہم نے بیرونی انتظام کے لئے یہ معاہدہ کیا تھا۔ تم اندرونی معاملات میں ایسے تیز ہو جاتے ہو کہ قتل تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ جب وہ بہت تنگ ہوئے تو مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔

ادھر بنو نضیر سے ایک حماقت ہوئی کہ کسی اپنے معاملہ کے لئے نبی کریم صلعم کو اپنے محلہ میں بلا لیا اور وہاں ایک شخص کو سکھایا کہ جب یہ دیوار کے پاس بیٹھے ہوں تو تم اُوپر سے چکی کا پاٹ گرا دو۔ آپ کو ان کی اس بدنیتی کی خبر کسی نہ کسی طرح مل گئی اس لئے آپ یکدم اُٹھ کر چلے گئے اور اُن کا داؤ نہ چل سکا۔ یہ بات بڑھ گئی ان میں کچھ شاعر بھی تھے۔ وہ مکہ میں گئے اور وہاں کے سرداروں کو جا کر بھڑکایا اور بعض نے مسلمان عورتوں سے تغزل کیا اس لئے بنو نضیر کو حکم ہوا۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ جلا وطن کر دیا گیا حالانکہ اون سے معاہدہ لیا جا چکا تھا کہ وہ ایسے کام نہ کریں گے جن سے یہ جلا وطنی کی نوبت۔ ادہر مکہ والوں نے پیغام بھیجا کہ تم ان مسلمانوں کی عورتوں کو مار دو اور ہم باہر سے لشکر لے کر اُن پر حملہ کرتے

ہیں چنانچہ وہ ایک اپنے ساتھ گرد و نواح کی قوموں کو جمع کر لائے سورۃ احزاب میں اس کا ذکر ہے آخر خدا تعالیٰ نے اس لڑائی سے مسلمانوں کو بچا لیا جب وہ لوگ چلے گئے تو آپ نے بنو قریظہ سے پوچھا کہ تم پہلے دو واقعے قینقاع اور بنو نضیر کے دیکھ چکے او پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور اب تمہارے حق میں ایک فیصلہ کرتا ہوں جو تمہیں ماننا پڑیگا۔ بدقسمت انسان نیک کی بات کو نہیں مانتا اس لئے اونہوں نے کہا۔ ہمیں سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور ہے آپکا اُس نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ جنگ کے شرکا کو قتل کر دیا جاوے۔ یہ فیصلہ انہیں چار و ناچار منظور کرنا پڑا جن کو قتل کی سزا دی گئی ان کی تعداد کم از کم دو سو پچاس اور زیادہ سے زیادہ نو سو کی بتائی گئی۔

خیر یہودیوں کے فرقے تو اس طرح تباہ ہوئے۔ باقی رہے عیسائی ان کا لاٹ پادری عامر تھا اوس نے لوگوں کو خواب سنایا۔ کہ میں نے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے کہ وہ پراگندہ اور ملک ملک اکیلا پھرتا ہوا مر جائیگا آپ نے فرمایا خواب تو سچ دیکھا ہے مگر میرا نہیں اپنا یہ انجام دیکھا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ مکہ گیا اس خیال سے کہ کچھ انتظام مسلمانوں کے خلاف کروں مگر وہاں اوس نے شراب پی کر بدمستی کی تو نکالا گیا۔ مگر روما چلا گیا۔ وہاں بادشاہ کو سکھایا مگر بادشاہ ناراض ہوا راتوں رات نکل کر بھاگنا پڑا۔ اور آخر اسی طرح مارا گیا۔ حدیث میں وحیداً۔ طریداً۔ شریداً آیا ہے اب میدان صاف تھا۔ دو گروہ رہ گئے ایک منافقوں کا اور دوسرے مسلمانوں کا منافقوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اولٰئک الذین اشتروا الضلالۃ۔ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ورلی زندگی کو اختیار کر لیا اس لئے ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ وہ مدد دئے جائیں گے چنانچہ جب ان لوگوں کی تباہی آئی کوئی ان کا حامی و ناصر نہ ہوا۔

۱۱ فروری سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے موسیٰ کو بھیجا اور پھر اس کے بعد کئی رسول درپئے بھیجے حتیٰ کہ عیسیٰ کو بھیجا۔ ایدناہ بروح

غلف۔ جس کا ختنہ نہ ہو اس پر ایک پردہ رہ جاتا ہے اغلف وہ شخص جو نامختون ہے۔ دوسرے معنے غلاف میں ہیں جیسے کہ آیا ہے قلوبہم اکنہ۔ تیسرے معنے ہم بڑے مکرم معظم لوگ ہیں جن پر کسی کا اثر نہیں پڑتا۔

فقلیلاً ما یومنون۔ کم ہی ایمان لاتے ہیں یہ محاورہ ہے یعنی ایمان نہیں لاتے۔

مصدقاً۔ ایسے لوگوں کی وہ کتابیں تھیں جنمیں کچھ باتیں آئندہ کی نسبت لکھی ہوئی تھیں۔ قرآن کریم سے ان کی تصدیق ہو گئی چنانچہ تورات باب استثناء آیت ۱۸ میں مذکور ہے کہ جب حضرت موسیٰ کے ساتھ جانیوالوں نے گھبرا کر کہا کہ اے خدا ہم تیری آواز سننا نہیں چاہتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب وحی تم میں نہیں بلکہ تمہارے بھائیوں میں اُترے گی اور پھر اُس رسول کے نشان بتلائے۔ (۱) وہ بت پرستی کا دشمن ہوگا (۲) بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا (۳) اپنا کلام اوس کے موہنہ میں ڈالوں گا

کوئی واقعہ ہوا اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے کہ کیا بات ہے۔ ان معنے کہ ایک شخص قتل ہو گیا۔ اور لوگوں نے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے ٹکڑے کو مقتول کے جسم سے لگاؤ تو وہ زندہ ہو جائیگا۔ سمجھ میں نہیں آتی اور ایسا کہنا بڑی دلیری ہے ان معانی کو نہ صحابہ نے بیان کیا نہ ائمہ تابعین نے نہ تبع تابعین نے نہ کسی محدث نے۔ اس میں ایک لفظ عجیب ہے وہ ہے کذلک یحیی اللہ الموتیٰ مُردے اسی طرح زندہ ہوا کرتے ہیں یعنی یہ کہ وہ تم کو اس طرح کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ صوفیوں نے اس آیت کے معنی یہ کئے ہیں وہ قتل نفس سے مراد نفس کشی لیتے ہیں اور اس کا طریق بتاتے ہیں بعض قویٰ کو بعض سے مارنا۔ مگر قتل نفس کے یہ معنے میں نے کسی محاورہ عرب میں نہیں دیکھے۔ اس لئے جرأت نہیں کرتا۔

یخرج منہ الماء۔ جب بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان سے پانی نکلتا ہے تو مومن کے اندر سے تو اس سے بڑھ کر کچھ نکلنا چاہیئے یعنی اتنی ندیاں پھوٹ کر نکلیں کہ عالم سیراب ہو۔

پتھروں سے پانی نکلکر فارغ البالی سرسبزی کا ذریعہ بنتا ہے تو مومن کے اندر سے بھی ایسے کلمات نکلنے چاہئیں جن سے روحانی سرزمین میں بہار آتی ہو۔

لما یھبط من خشیۃ اللہ۔ پتھر سے اُوپر کے گرنے کا نظارہ انسان میں خشیۃ پیدا کرتا ہے۔ یا ضمیر قلوب کی طرف ہو۔

وما اللہ بغافل عما تعملون۔ گناہ سے بچنے اور خشیت اللہ پیدا کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو اللہ میرے کاموں سے بے خبر نہیں۔

افتطمعون ان یؤمنوا لکم۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری بات مان لیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جس کتاب کو کلام اللہ مانتے ہیں اس کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں بعد اس کے کہ اس کو خوب سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اسکی خلاف ورزی کوئی نیک نتیجہ نہیں رکھتی۔

لیحاجوکم۔ حجت میں غالب آئیں گے۔

امانی۔ امانی کے تین معنے ہیں (۱) امانی جمع امنیہ کی اُمیدیں (۲) امانی کے معنے تلاوت (۳) امانی کے معنے اکاذیب۔ آگے پڑھ ان تینوں باتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جھوٹے خیالات۔ جھوٹی اُمیدیں۔ عبارت تو پڑھ لیتے ہیں مگر مطلب نہیں سمجھتے۔

ثمنا قلیلاً۔ دنیا جیسا کہ فرمایا متاع الدنیا قلیل۔ مطلب یہ کہ وہ دنیا کی چند روزہ فائدہ کے لئے دنیا کو چھوڑتے ہیں۔

مما کتبت ایدیھم۔ (بائبل ترجمہ در ترجمہ ہو کر اسکی مصداق ہو چکی ہے خصوصاً ہمیں اناجیل اور اس کے ملحقات اور اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اصل کیا تھا)

۱۰۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

حضرت نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چالیس سال کی عمر میں اطلاع دی کہ خدا نے مجھے رسول بنایا۔ تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اس کے بعد جب آپ کی عمر ۵۳ سال کی ہوئی۔ حکم الٰہی کے مطابق ہجرت کر کے چلے گئے۔ مکہ میں آپ کو کئی قسم کی سہولتیں تھیں۔ اول تو یہ کہ ایک ہی قسم کے مخالفین سے پالا پڑتا تھا۔ یعنے مشرکوں سے۔ پھر ہو طرح کے کہ آپکا خاندان نہایت معزز تھا اور آپکے قریب ارہی وہاں تھے کوئی ایذا رسانی کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ ان لوگوں کے رسم و عادات کو بھی سمجھتے تھے آپکے کئی پرانے دوست بھی تھے جو ہر وقت مدد کرتے برخلاف اس کے مدینہ میں جب آپ آئے۔ تو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ پہلی مشکل تو یہ کہ مکہ کی مخالفت بدستور تھی (۲) پھر مدینہ میں بھی مشرکین موجود تھے (۳) ایک منافقوں کا گروہ بھی وہاں پیدا ہو گیا یہ بدذات گروہ بڑا خوفناک ہوتا ہے۔ اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔ (۴) عیسائی بھی تھے۔ (۵) بنو قینقاع یہودی بڑے شہدے اور اوباش تھے۔ (۶) بنونضیر (۷) بنو قریضہ۔ پھر ان کے علاوہ مدینہ کے ارد گرد غطفان۔ مضر کا گروہ تھا۔ (مجھے یہاں ایک نکتہ یاد آگیا ایک شیعہ نے مجھ سے کہا بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسلتہ۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑا خطرناک کام تھا۔ میں نے کہا کہ بیشک۔ اتنی قوموں کی مخالفت میں پیغام الٰہی پہونچانا بڑا مشکل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تسلی کے واسطے واللہ یعصمک من الناس آیت نازل فرمائی۔

مکہ کے لوگ تو ایسے تھے کہ نہ ان کے پاس کتاب تھی انبیاء کے علوم نہ وہ اتنے چالاک۔ مگر مدینہ کا دشمن بڑا خطرناک اور چالاک دشمن تھا کیونکہ عیسائی اور یہودی سب پڑھے ہوئے تھے ان کا ایک کالج بھی وہاں تھا جسے بیت المدارس کہتے تھے۔ پھر ان میں رہبان بھی تھے جو کچھ روحانی طاقتیں بھی رکھتے تھے اور اپنا خاص اثر تھا۔ اس واسطے حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے تجویز کی کہ سب قوموں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم جانتے ہو میں یہاں آکر آباد ہو گیا ہوں۔ میری قوم کے لوگ میرے دشمن ہیں تم جانتے ہو کہ اس قوم کا رعب تمام علاقہ عرب پر ہے پس ان کے ساتھ اور قومیں بھی مل کر ہمیں ایذا پہونچائیں گی پس ضرور ہے کہ ہم بیرونی دشمنوں سے بچنے کے لئے اتفاق کریں۔ میں اس کے لئے چند شرائط پیش کرتا ہوں جن پر اگر ہمارا تمہارا اتفاق ہو جائے تو کوئی فساد نہ رہے چنانچہ آپنے ان کے سامنے عہدنامہ کا یہ مسودہ پیش کیا جو انہوں نے مان لیا اور جو اس رکوع میں مفصل مذکور ہے۔

اس میں حقوق الٰہی اور حقوق العباد دونوں آگئے۔

لا تعبدون الا اللہ۔ یہی آپکا اصل منشاء تھا جو ان سے منوا لیا کہ ہم لوگ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے یہودیوں کے لئے اس کا مان لینا کوئی مشکل امر نہ تھا

بالوالدین احساناً۔ یہ عام اخلاقی باتیں ہیں۔

قولوا للناس حسناً۔ خوش معاملگی کرنا۔ قولوا حسنا کے یہی معنے ہیں۔

اقیموا الصلوٰۃ۔ اپنے اپنے طور سے نمازیں پڑھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔

یہ توحید الٰہی کے متعلق معاہدہ ہوا اب دوسری طرف . . . . . . یہ وعدہ لیا (۱) تم اپنے خون نہ بہاؤ گے یعنی آپس میں نہ لڑو گے (۲) اپنے لوگوں کو گھروں سے باہر نکال کر انہیں دربدر نہ کراؤ گے۔

انتم تشھدون۔ تم نے اس معاہدہ پر اپنی گواہیاں ثبت کر دیں اس سے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر تم وہی ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرانا اور جلا وطن بنانا

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ہمارے ملک میں بھی ایسے محاورات بولے جاتے ہیں جیسے راوی پر لاہور آباد ہے یا راوی لاہور کے نیچے بہتی ہے اور قرآن کریم میں ہے۔ دخلوا علی یوسف۔ اس سے یہ مراد تو نہیں کہ سب بھائی آ کر یوسف کے اوپر چڑھ بیٹھے۔ ایک حدیث سے بھی یہ محاورہ صاف ہو جاتا ہے وہ ہجرت کی حدیث ہے جس میں حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں فما فع لنا الجبل

واذکروا ما فیہ۔ جو کچھ اس میں ہے اُس پر عمل کرو۔

تتقون۔ تاکہ تم دکھوں سے بچ جاؤ۔

مخاطب بنی اسرائیل ہیں مگر میں سمجھتا ہے۔ کہ غار حرا میں رسول کریم بھی اوپر گئے تھے اللہ نے اُنہیں وہاں کتاب دی۔ تم اس پر عمل کرو تا دکھوں سے بچ جاؤ۔

ولقد علمتم۔ خاسرین میں سے ہونے کی ایک مثال دیتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے حکم کو نہیں مانتے وہ کس طرح دکھوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ علمتم یعنے تمہیں یہ واقعہ خوب معلوم ہے

اعتدوا منکم۔ خدا کے حکموں سے نکل کر کام کیا اور الٰہی حد بندیوں کو توڑ دیا۔

فی السبت۔ سبت کے معنے ہیں آرام۔ راحت۔ آسودگی کے۔ لغت میں ہے السبت الراحۃ۔ اکثر لوگ جب خدا انہیں دولت و مال۔ جاہ و جلال۔ جتھا۔ صحت عافیت دیتا ہے تو اس آسودگی میں خدا کو راضی کرنے کی بجائے ناراض کر لیتے ہیں اور قسم قسم کی بدیاں اور حق تلفیاں کرتے ہیں اور اس آرام میں حدود الٰہیہ سے نکل جاتے ہیں۔ سبت کے ایک اور معنے بھی ہیں وہ ایک دن کا نام ہے۔ جیسے ہمارے ہاں جمعہ ہے یہودیوں میں بھی ہفتہ ایک دن ایسا مقرر کیا گیا تھا جس میں ارشاد الٰہی تھا کہ شکار نہ کرو وہ یوں کرتے تھے کہ گڑھوں میں مچھلیوں کو روک لیتے تھے اور دوسرے دن اُٹھا لاتے اور کہتے کہ آج تو سبت نہیں ہے شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بنا لیتے ہیں جس سے ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا تو ان کے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کو یہ لوگ کیوں کر دھوکا دے سکتے ہیں۔ یاد رکھو اس آیت میں یہ نصیحت ہے کہ مرفہ الحال ہو کے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے تو وہ بھی بُرا۔ اور خدا نے جو عبادت کے وقت مقرر کر رکھے ہیں ان میں حیلہ گریوں سے کام لے تو وہ بھی بُرا۔ پس ان دونوں باتوں سے بچو۔ دیکھو ایک قوم نے ایام راحت اور یوم عبادت کی قدر نہ کی حکم الٰہی کی بجا آوری میں طرح طرح کے حیلے کئے تو اللہ نے اون کو یہ عذاب دیا کہ بندروں کی طرح ذلیل بنا دیا۔ وہ احکام کو ٹال کر اپنی عزت چاہتے تھے مگر خدا نے انہیں ذلیل کر دیا اور یہ واقعہ ایسا خطرناک ہوا کہ فجعلناھا نکالاً کہ اسے وحشت بنا دیا۔ ان لوگوں کے لئے جو اس وقت موجود تھے اور اون کے لئے بھی جو پیچھے آئینگے۔

پارہ ۹ رکوع گیارہ اور پھر پارہ ۶ رکوع ۱۴ میں فرمایا ہے کہ یہ لوگ کس طرح بندر بنائے گئے

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

پس جب ممنوعہ اُمور کو کر دن کشی سے کرنے لگے تو ہم نے کہا ہو جاؤ تم ... بندر ذلیل اور جب تیرے ربّ نے آگاہ کر دیا کہ ان (یہود) پر ایسے لوگوں کو مسلط کریگا جو قیامت تک انہیں بُری بُری دکھ پہونچاتے رہیں تحقیق تیرا رب جلد اعمال کا بُرا نتیجہ دینے والا ہے اور بات یہ ہے کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بنا کر ملک میں منتشر کر دیا ان میں سے بعض نیکوکار ہو گئے اور انہی میں سے بعض اور طرح کے ... رہے اور انہیں ہم نے دکھوں سکھوں سے آزمایا تاکہ رجوع کریں۔

(۲) قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(۲) میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ کے حضور بدتر بدلہ پانے والا کون ہے وہی گروہ جسے اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا۔ اس پر غضب نازل کیا جن کو بندر اور سوّر بنایا کیونکہ انہوں نے طاغوت کی فرمانبرداری کی انہی لوگوں کا بُرا ٹھکانا ہوا اور سیدھے راستے سے بہت دور ہیں جب وہ تمہارے پاس آئے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر سے بھرے ہوئے آئے اور اسی کیساتھ نکل گئے اور اللہ جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور تو ان میں سے بہت کو دیکھیگا کہ گناہ اور زیادتی میں اور حرام خوری میں پیشدستی کرتے ہیں بہت بُرا ہے وہ امر جو وہ کر رہے ہیں

تذبحوا بقرۃً۔ وہ لوگ گائے کی پرستش کرتے تھے خدا نے ان سے دشمنی گائی ذبح کرائی۔ مسلمۃ۔ ان کاموں (تثیر الارض۔ تسقی الحرث) سے بچے۔ بے داغ۔

۹۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

واذ قتلتم نفساً۔ اس آیت کے معنے کے متعلق مجھے شرح صدر نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تقف ما لیس لک بہٖ علم۔ لہذا میں متکلف ہو ہو کر اور بنا بنا کر اس آیت کے معنے بیان کروں۔ اسکی مجھے ضرورت نہیں۔ میں اس پر ایمان لایا ہوں۔

انتخاب الجرائد

نتیجہ ٹورنمنٹ ۔ بٹالہ میں ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ ہوئی پانچ ہائی اسکول شامل تھے۔ ان میں فٹ بال میں ہمارا ہائی سکول سیکنڈ رہا۔ رسہ کشی میں اول رہا۔ بال تھرو انگ میں فسٹ رہا اور ہمارے جمناسٹک ماسٹر مامون خان صاحب نے ساتھ ورزش ماسٹروں کے مقابلہ میں اول درجہ کا انعام حاصل کیا۔

ان المساجد للہ ۔ آج مقدمہ کپورتھلہ آخری عدالت سے خاکسار یعنی احمدیوں کے حق میں فیصلہ ہو گیا اگرچہ ابتدائی عدالتوں سے بھی ہمارے حق میں فیصلہ ہوتا رہا مگر یہ آخری عدالت تھی اور آج ہم نے سات سال کے بعد اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کی خدا تعالیٰ کا شکر اور اسی کا احسان آج حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ کے حق میں دعا فرماویں۔

خاکسار حبیب الرحمن کپورتھلہ

زلزلہ ۔ ولائت سیواس (ایشیائی کوچک) میں متواتر زلزلے آرہے ہیں۔ ۲۰۴ مکانات بالکل منہدم ہو گئے اور ۴۴ کو خفیف صدمہ پہونچے اتلاف نفوس کی پوری کیفیت ہنوز معلوم نہیں ہوئی

بنگال میں زلزلہ ۔ (کلکتہ ۱۸ فروری) الہر یاسراے کا ایک تار مظہر ہے کہ کل شب کو دس بجے کے بعد یہاں زلزلہ کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا۔

ایران میں زلزلہ ۔ رائٹر طہران سے بذریعہ تار مطلع کرتا ہے کہ لورستان میں ۲۳ جنوری کو اس سے بھی زیادہ سخت زلزلہ آیا جو تاریخ مذکور پر سینا میں آیا تھا اور جس کی نسبت خیال ہوا تھا کہ یہ اس زلزلہ کا سلسلہ ہے جو یہاں سے ۲ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ بہت مواضع تباہ ہوئے اور بہت سے دوسرے مواضع زمین کے ساتھ ہم سطح ہو گئے۔

اس زلزلہ سے ۵ اور ۶ ہزار کے درمیان انسانی جانوں کا نقصان ہوا اور اس سے دو چند تعداد کے مویشی ہلاک ہوئے۔ جو لوگ زندہ بچے ہیں بروجرد میں جمع اور حکومت سے امداد کے خواستگار ہو رہے ہیں (بعد کی خبر) آج صبح سمنا میں زلزلہ کا سخت جھٹکا محسوس ہوا کئی مکانات منہدم ہو گئے۔ مگر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ آج صبح بمقام بوڑپور کو بھی زلزلہ محسوس ہوا۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

تھیٹر میں آتشزدگی ۔ کاپلکو کے تھیٹر کی آتشزدگی سے دو سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ اتلاف نفوس زیادہ تر چھت کے گرنے سے ہوا جو غیر متوقع طور پر جلد گر گئی نیز اور دوسرے لوگ مجبور تھے وہ کچھ مدد نہ کرسکے اور تھیٹر اور آدمیوں کو جلتا دیکھا کئے۔

تعزیری پولیس ۔ گورنمنٹ بنگال نے گذشتہ حادثہ بمب کے بعد سے تمام ان مواضع پر جو ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے پر دونوں جانب بارکپور تک واقع ہیں تعزیری محصول قائم کر دیا ہے تاکہ ۵ بجے شام سے نصف شب تک لائن کی حفاظت ہوسکے لائن سے ایک ایک میل کے فاصلہ پر جتنے مواضع ہیں انہیں یہ محصول ہوگا۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس انتظام کی توسیع نیہاٹی تک ہوگی پولیس کی تعیناتی کیلئے صاحب ڈپٹی انسپکٹر مواضع کا معائنہ کر رہے ہیں۔

پشاور کی سڑک جمرود پر ایک فوجی گورہ مقتول پایا گیا اس پر ۷ زخم تلوار کے نمایاں تھے۔

لاہور کے شیخ عبدالعزیز اوورسیئر پی ڈبلیو ڈی ایس فیلو پنجاب یونیورسٹی چنے گئے ہیں۔ امید از تہذیب

کھلنہ کی ڈاک کی ایک کشتی متصل نرائن گنج ٹکرا کر ڈوب گئی۔ ۱۵-۲۰ آدمی بھی ضائع ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر منرو صاحب سول سرجن سیرامپور موٹر کار حادثہ سے اچھل کر زمین آپڑے جان بچ گئی۔

جموں کی خبر دن سے ظاہر ہے کہ سرکار ہنوز مہاراجہ صاحب بہادر ابھی تک کلکتہ کی سیر سے واپس نہیں آئے اور تحقیق نہیں ہے کہ کس روز رونق افروز دارالریاست ہوں گے یہ بات بہت افسوس کی ہے کہ عالیجناب سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کی طبیعت بہت علیل چلی آتی ہے اگر ایک روز کچھ آرام ہوتا ہے تو دوسرے روز پھر صحت بگڑ جاتی ہے

تحصیل لیہ کا مظفر گڑھ ضلع میں ملحق کیا جانا یکم اپریل کو دو گئی میں آ ریگا طے پایا ہے سر راجہ امر سنگھ صاحب بہادر کو آرام ہو تبدیل آب و ہوا کیلئے جموں سے رام نگر کو تشریف لے گئے۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۲۰،۳۴۴ فوتیاں ہوئیں بمبئی میں ۵۵ ۵ صوبجات متحدہ ۴۷،۴ ۔ پنجاب میں ۵۰،۷ ۔

روضہ تاج آگرہ میں جو فلوس ٹکسال گیا ہے مصری کاریگر تعددس برس دو سال میں تیار کیا ہے بمبئی میں تجارتی تعلیم کی کوٹھی ایک فیکلٹی قائم کرنا منظور ہوا۔ اس پر ۸ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

کرنل فیریس پولیٹیکل ایجنٹ کولہاپور کے قتل کی سازش کے مقدمہ میں دو ملزم رہا کئے گئے۔ باقی دونوں کو سات سات سال قید سخت کی سزا ملی اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ علاوہ ہے۔

حضور نظام چالیس گاڑیوں کی سپیشل ٹرین میں بمبئی پہونچے ان کے ساتھ پانسو خدام کی بھیڑ بھاڑ ہے۔

بدھوار کی رات کو لہریا سرائے میں دس بجے کے بعد بنگال کا ایک زبردست دھماکہ ہوا سنا گیا۔

بانکی پور میں بنک بنگال کی شاخ کا ایک ملازم اصلاس جعلی سکہ کے جرم میں سیشن سپرد ہوا۔

کلکتہ میں فیشنل جوٹ ملز میں سخت آگ لگی ۱۵ لاکھ کا نقصان اندازہ کیا گیا ہے۔

حالت ایران ۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ طہران بذریعہ تار مطلع

کرتا ہے کہ شاہ کا بھائی شعاع السلطنت یورپ سے واپس ہو کر شطا پہونچا تو اسکو انقلاب پسند اٹھا لے گئے اور اسکے فدیہ میں ہزار پونڈ طلب کرتے ہیں۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں ہر چہار جلد ۱۲ ار

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ مجلد ۱ ار

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲/

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مع حضرت کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی بابت کامل تشریح آنحضرت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶/

سر الشہادتین ۔ (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبداللطیف شہید کی پیشگوئی سورۃ یٰسین سے قیمت ۱/

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ۱/

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں ۱/

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں قیمت ۴/

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۳/

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات مسیح میں ۳/

مور کھہ سید حضرت مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکا جواب ۱/

چشمہ مسیحی ۔ حضرت کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳/

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے ۔ قیمت عہ/۱۰

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب ۱/

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۲/

جنگ مقدس ۔ عبداللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مشہور مباحثہ ۸/

شری نہہ کلنک اوتار حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اسکا ثبوت ۸/

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت ۱/

سیر پرند ۔ تمام شکاری پرندوں کی صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر مجلد ۸/ اور امر و نواہی قرآن کریم جس میں چہار چہل احادیث بھی شامل ہیں۔ مترجم سید عبدالحی کی تصنیف ۔ پسندیدہ حضرت امیر المومنین مجلد ۹/

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپیے کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید ثابت ہوا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جن کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے۔ اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب و غریب طور پر مؤثر ہے۔ اعصاب میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا [illegible] کتنا ہی کام کرو [illegible] ہے کہ قواسے اور اعضائے رئیسہ کی ساری [illegible] فوائد [illegible] نہیں ہو سکتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ نایاب خالص [illegible] خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے [illegible] تعویذ اور [illegible] جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے [illegible] استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کر دیں [illegible] حضرت استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ چیز ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ [illegible] روپیہ۔ نصف روپیہ پونے تین (عہ) [illegible]
محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر
حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبلی بازار لاہور

تیس برس کی جانفشانی کا ماحصل

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں کو جو ہر شہر اور ہر دیہات میں کوڑیوں کے مول تیار ہو سکتے ہیں قلمبند کیا گیا ہے کمزوری ناطاقتی۔ جریان۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصول ۲ر

المشتہر
مینجر پبلک بک ایجنسی لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)
بسو گند گفتن کہ زد مغربی ست ☆ چہ حاجت مشک خود بگوید کہ چیست
میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں

المشتہر
مولوی محمد یسین احمدی واتہ۔ مانسہرہ۔ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت پر درخواست کرنے پر بلوا نہ ہو سکتا ہے

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کرواکر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے۔ قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں۔ تو نصف قیمت پر واپس لے لی جاوے گی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہو گا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر
امرا و نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیوا سٹریٹ دہلی

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے ممیرا قسم اول عسہ۔ قسم دوم سے سرمہ قسم اول عا۔ ثانی عہ سوم عمہ۔ علاوہ ازیں لنگی پشاوری [illegible] قسم زری و سادہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر قادیان (گورداسپور)

ضرورت نکاح

(جماعت احمدی)

مسمی علم الدین خیاط ساکن جموں۔ عمر ۲۰ سال خوبصورت۔ خواندہ اور اوسط ماہواری کم از کم بیس روپیہ ہے۔ اس کو نکاح کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب احمدی بھائی کو رشتہ کی ضرورت ہو۔ تو خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر اخبار بدر ہونی چاہئے۔

تلاش

اس عاجز کا لڑکا محمد جمیل نامی عمر ۱۸ سال چوڑا چہرہ۔ گندم رنگ عرصہ دو سال سے مجھ اپنے خادم سے رنجیدہ ہو کر لمبہ گاؤں سے کہیں کو نکل گیا ہے فارسی کا مڈل پاس شدہ ہے اور پٹوار کا امتحان پاس کیا ہوا ہے شادی ہوئی ہے۔ اگر کوئی بھائی مجھے اس کا پتہ دیوے تو بچہ اور اس کی بیوی اور یہ عاجز احسان مند رہینگے۔

احمدی جماعت کا خادم۔ سید محمد اسمعیل۔ برہمچو شاسٹر لمبہ گاؤں۔ تحصیل پالم پور ضلع کانگڑہ

رؤیا

ایک دالان کے اندر مین نع بہت سے دوستون کے بیٹھا ہوا ہون۔ درمیان دالان کے حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف رکھتے ہین۔ نوکر کھانا لایا۔ مین نے پوچھا کیا رسول اکرم نے کھانا تناول فرما لیا ہے نوکر نے کہا کہ ابھی نہین مین نے ادب کے لئے کھانا رکھ لیا اور پھر دیکھتا کیا ہون کہ رسول کریم کی شکل مولوی نور الدین صاحب کی ہو گئی ہے۔ مین بڑا خوش ہوا اور نیند کھل گئی

مستری حسن الدین سیالکوٹ

۲- مین نے اک عجیب رویاء دیکھا تھا جو گذارش کرتا ہون خواب مین دیکھا کہ حضور والا کو محکمہ انجینیرنگ کا بھی سپرد کیا گیا ہے۔ اور ایک بڑا عالی شان پل تیار ہونا ہے۔ جس کے نقشے وغیرہ حضور کے ہاتھ مین ہین اور اس پل کی بنیادین کچھ پہلے سے بھی کہدائی کی گئی ہوئی ہین۔ کسی وجہ سے وہ کام بند تھا اب اس پل کا کام دوبارہ حضور والا شروع کرانے کے واسطے موقعہ پر تشریف لائے ہین اور وہ کام خاکسار نابکار کی زیر نگرانی حضور والا نے ختم کرنے کا حکم دیا اور وہ تمام نقشے حضور نے مجھے دے دئے اور حسن محمد ٹھیکیدار نے وہ کام شروع کیا اور بنیادون مین روڑی وغیرہ ڈالنی شروع کر دی ہے پھر وہان سے تھوڑے فاصلہ پر ہی حضور والا درس قرآن شریف کے لئے بیٹھ گئے ہین اور بہت سے احباب درس مین شامل ہین وہ عمارت بھی بڑی عالی شان ہے اور وہان پر عجیب روشنی ہے۔ یہ خاکسار یہ نظارہ دیکھ کر دل مین ہی کہتا ہے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ باوجود اس قدر کام کے آپ نے کبھی درس نہین چھوڑا اب درس قرآن شریف کے حضور والا دوسرے کامون کا ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لائے ہین اور یہ عاجز نہایت ادب کے ساتھ کھڑا تھا حضور میری طرف دیکھ کر مسکرائے ہین اور ایک پختہ زینہ ہے اس رستہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہین اس وقت آپ کا چہرہ مبارک حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرہ مبارک کی طرح تھا بلکہ دستار مبارک اور شملہ بھی اسی طرح ایک ہی انداز پر تھا۔ تو مین کہتا ہون۔ کہ سبحان اللہ اب تو حضرت صاحب اور مولوی صاحب مین کچھ فرق نہین۔ الحمد للہ رب العالمین

۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء بوقت ۵ بجے صبح جب مین نیند سے اٹھا ہون تو زبان پر یہ شعر جاری تھا۔ ؎

خدا نے فضل سے بھیجا ہے فرزند
لگا سینے میں پالین خوب دلبند

ناصر شاہ از جموں

یہ باتین نوٹ کر لیجیے

۱- اگر آپ بدر کے اب تک خریدار نہین ہوئے تو خریدار بن جاویں صرف عہ سالانہ مین آپ دین و دنیا کے متعلق بہت کچھ مفید باتین حاصل کر سکتے ہین۔

۲- اگر آپ پہلے ہی سے خریدار ہین تو پھر سب سے پہلا آپ کا فرض ہے کہ اپنے بدر کو ایک خریدار دین۔

۳- اگر آپ اہل علم ہین تو پھر قلمی اعانت کا بھی انتظار ہے۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ مضمون لمبا نہ ہو بلکہ مختصر اور جامع ہو سوائے خاص صورتون کے ایک کالم سے بڑھ کر نہ ہو بعض احباب کو شکایت رہتی ہے کہ ہمارے مضامین درج اخبار نہین ہوتے۔ لیکن اگر وہ ایڈیٹر کی بجائے ہون تو پھر یہ شکایت نہ کرین اوڈیٹر اس بات کا ذمہ وار نہین کہ مضمون کو واپس کر دے اگر آپ کا مضمون آپ کے خیال مین قیمتی ہے تو اس کی نقل اپنے پاس رکھیے۔

۴- راستبازون کی پہچان (جو ایمان کی روح ہے) کے لئے معیار الصادقین کا مطالعہ آپ کے لئے مفید ہے اور وفات مسیح کے متعلق شہادت الفرقان۔ دونون کی قیمت ۵ ہے۔

۵- ضمیمہ تفسیر اپنے نام ضرور ہی جاری کروائے اسمین امیر المومنین کا روزانہ درس باقاعدہ چھپتا ہے اور چھپنے سے پہلے اسے جناب خلافت مآب ملاحظہ فرما لیتے ہین اس لئے وہ ہر طرح اطمینان کے قابل ہے سال کے اخیر پر ۱۶۰ صفحہ کی کتاب وہی تفسیر القرآن صرف عہ مین آپ کے پاس ہو گی۔ علیحدہ ابھی جاری ہو سکتا ہے۔ عہ سالانہ قیمت پر

۶- شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ والے قرآن مجید مجلد دفتر بدر مین موجود ہین جن کے لفظی ترجمہ کو حضرت مولانا خلیفۃ المسیح بہت پسند فرماتے ہین درس کے نوٹون کے ساتھ یہ قرآن مجید قرآن فہمی کے لئے ازبس نافع ہے۔ قیمت صرف عہ

۷- خریداری کا نمبر اور جوابی کارڈ جواب کے لئے ضروری ہے، ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینجر اخبار و مطبع چھاپا و شائع کیا گیا۔) (کاتب محمد حسین احمدی)

خطبہ جمعہ

(۱۳- فروری ۱۹۱۰ع)

ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ الی الکمت فیکون - پر حضرت امیر المؤمنین نے پڑھا۔

فرمایا۔ اس سے پہلے رکوع مین خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی دوسرے کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ مناسب یہ ہے کہ اگر کسی کو اللہ نے علم۔ طاقت اور آبرو دی ہے تو اوس کے شکریہ مین اکی جو اس نعمت سے متمتع نہین مدد کرے نہ یہ کہ اس پر تمسخر اڑاتے پرشع ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔ لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم ۔ مگر افسوس کہ لوگ اگر ذرا بھی آسودگی پاتے ہین تو مخلوق الٰہی کو حقارت سے دیکھتے ہین اس کا انجام خطرناک ہے ان لوگون مین تحقیر کا مادہ یہان تک بڑھ جاتا ہے کہ اگر کسی کی طاقت مسجد کے متعلق ہے تو وہ ان لوگون کو جو اس کے ہم خیال نہین۔ مسجد سے روک دیتا ہے اور یہ نہین سمجھتا۔ کہ آخر وہ بھی خدا ہی کا نام لیتا ہے ایسا کرکے وہ اس مسجد کو آباد نہین بلکہ ویران کرنا چاہتا ہے۔ بارہوین صدی تک اسلام کی مسجدیں الگ نہ تھین بلکہ اس کے بعد سُنّی اور شیعہ کی مساجد الگ ہوئین پھر وہابیوں اور غیر وہابیوں کی اور اب تو کوئی حساب ہی نہین ان لوگون کو یہ شرم نہ آئی کہ مکہ کی مسجد تو ایک ہی ہے اور مدینہ کی بھی ایک ہی۔ قرآن بھی ایک۔ نبی بھی ایک۔ اللہ بھی ایک پھر ہم کیون ایسا تفرقہ ڈالتے ہین۔ اون کو چاہیئے کہ مسجدون مین خوف الٰہی سے بھرے داخل ہوتے۔

صرف اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد مین آئے اور جماعت ہو رہی ہو تو وقار اور سکینت سے آ ے۔ اور ادب کرے جیسا کہ کسی شہنشاہ کے دربار مین داخل ہوتا ہے لیکن وہ اگر خوف الٰہی سے کام نہین لیتے اور مسجدون مین نماز پڑھنے سے روکتے ہین ان کے لئے دنیا مین بھی ذلت ہے اور آخرت مین بھی بڑا عذاب ہے۔ یاد رکھو کسی کو مسجد سے روکنا بڑا بھاری ظلم ہے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طرز عمل کو دیکھو کہ نصرانیون کو اپنی مسجد مبارک مین گرجہ کرنے کی اجازت دیدی۔

صحابہ کرام کو تسلی دیتا ہے کہ اگر تمہین مسجد مین داخل ہونے سے روکتا ہے تو کچھ غم نہ کرو۔ مین تمہارا حامی ہون جس طرف تم گھوڑون کی باگین اٹھاؤ گے اور منہ کرو گے اسی طرف میری بھی توجہ ہے۔ چنانچہ جدھر صحابہ نے رخ کیا۔ فتح وظفر استقبال کو آئی۔ یہ بڑا اعلیٰ نسخہ ہے۔ کہ کسی کو عبادت گاہ سے نہ روکو اور کسی مخلوق کی تحقیر نہ کرو۔ مگر اس سے یہ مطلب نہین کہ دنیا مین امر بالمعروف نہ کرو ہر گز نہین بلکہ صرف حُسن سلوک اور سلامت روی سے پیش آؤ جو کسی کی غلطی ہو اس کی فوراً تردید کر دو۔ مثلاً عیسائی مین جب یہ کہین کہ خدا کا بیٹا ہے تو اونکو کہو خدا تعالیٰ اس قسم کی احتیاج سے پاک ہے جب آسمان و زمین مین سب کچھ اسی کا ہے اور سب اسکے فرمانبردار ہین تو اوس کو بیٹے کی کیا ضرورت ہے۔

ان تنصروا اللہ ینصرکم

مخدومی سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ مفصلہ ذیل مضمون اخبار مین شائع کرنے کے لئے بھیجتے ہین جو برادرم محمد عبد اللہ صاحب نے کوٹ مومن سے ارسال کیا ہے واقعی یہ تجویز اس قابل ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے۔

" آپ کو معلوم ہوگا کہ قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے تمام پرمانینٹ ملازمین ہندوستان کو جن کی تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہے ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ پچاس سالہ حکومت ہندوستان کی خوشی مین بطور انعام عطا کی گئی ہے۔ چنانچہ اس عاجز کو بھی یہ انعام مبلغ للعہ گورنمنٹ کی طرف سے عطا ہوا ہے کیونکہ عاجز کی تنخواہ ماہواری ۱۸ روپیہ ہے۔ روپیہ خواہ وہ کسی طور سے مفت ہو یا کسی محنت کے صلہ مین۔ بہر حال مرغوب خاطر ہوتا ہے اور خاص کر ان قحط کے ایام مین تو وہ چند تنخواہ سے ہی پوری نہین پڑتی۔ مگر لن تنالوا البر کا درجہ بھی حاصل نہین ہو سکتا۔ تاوقتیکہ حتیٰ تنفقوا مما تحبون پر عمل نہ کیا جاوے۔ سو مین اس للعہ کی رقم کو ایک زائد آمدنی اور گورنمنٹی عطیہ اور خیرات خیال کرکے اپنے مصرف مین نہین لانا چاہتا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ رقم مفت بغیر طلب و محنت کے عطا کی ہے مین بھی اس سے **مفت کا ثواب** حاصل کرتا ہون اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ مین آج کی ڈاک مین بنام محاسب صاحب صدر انجمن موصوف روانہ کرکے داخل کرتا ہون۔ انجمن اس رقم یا اسی قسم کی اور تمام رقوم کو جو انجمن کو حاصل ہون گی اوس صورت سے کہ معطی اوس کو کسی خاص فنڈ سے مخصوص کر دے اختیار ہے کہ علیحدہ کسی مصرف مین لگا دے یا موجودہ مدات مین سے کسی مستحق مد مین صرف کر دے میرا دل بالکل اس بات کا خواہشمند نہ تھا۔ کہ مین یہ ایک معمولی رقم انجمن کے پیش کرکے لمبے چوڑے مضمون سنا کر بزرگان دین کا وقت ضائع کرون بلکہ اس کو بھی مثل دیگر ماہواری چندہ دن یا اتفاقیہ چندون کے چپ چاپ داخل خزانہ کر دیتا۔ مگر ایک خیال پیدا ہونے کی وجہ سے مجھے اس چندہ کا عریضہ ہذا کے ذریعہ خاص طور پر اظہار کرنا پڑا۔ وہ یہ کہ جس طرح مین نے اس رقم کو حوالہ انجمن کرکے اپنی ضروریات مین صرف کر دینے کی خواہش کی ہے کیا اچھا ہو کہ دیگر جملہ احباب ملازمان گورنمنٹ بھی جن کو کہ یہ ایک ایک ہفتہ کی تنخواہ بطور انعام کے ملیگی۔ یا ملی ہوگی۔ اپنے خرچ مین لانے کے روادار نہ ہون اور جون کی تون یہ رقم حوالہ انجمن کر دیوین اور دل مین یہی خیال کرین کہ یہ قسم اگر نہ آتی تو بھی ہمارے اخراجات جس سکیل پر چل رہے تھے چلتے رہتے اور اس قحط سالی مین جس طرح ہمارے اخراجات بڑھے ہوئے ہین اور اوس کی وجہ سے گورنمنٹ ہمین قحط الاؤنس دیتی ہے انجمن کے اخراجات کے واسطے بھی کوئی قحط الاؤنس ہمین مقرر کرنا چاہیئے۔ سو کم از کم یہ رقم ہی قحط الاؤنس کے طور پر انجمن کے سپرد کی جاوے تو دینے والے کو ذرا بھی رنج اور نقصان محسوس نہ ہوگا۔ یہ ایک میری آرزو اور دلی خواہش ہے جس کو مین دیگر تمام احمدی احباب تک پہونچانا چاہتا ہون۔ تعجب نہین کہ اگر پہلے کسی بھائی کا خیال اس طرف نہ مائل ہوا ہو تو اب مائل ہو جاوے اور وہ اس طرح پر اپنے دل کو سمجھا کر یہ رقم نکال سکے۔

میرے خیال مین احمدی جماعت کے کئی نیک دل افراد اس تحریک پر عملدرآمد کرنے مین حصہ لینگے۔ والسلام

متفرقات

جنازہ غائب میاں عطاء محمد صاحب احمدی اسٹامپ فروش شہر چنیوٹ اور سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری کے نانا میان صاحب کا جنازہ غائب احباب پڑھ دین۔

درخواست دُعا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ففتھ کلاس کے طلبۃ العلم جو یکم مارچ کو امتحان انٹرنس دینے والے ہین اپنے تمام احمدی بھائیون سے کامیاب ہونے کی مسلسل دُعا کے خواستگار ہین احباب توجہ سے مانگتے رہین

قبول بیعت زوجہ محترمہ تجمل حسین صاحب ٹھیکیدار لکھمہ الخیبری کی بیعت خلیفۃ المسیح نے منظور فرمائی اور دُعا کی خط پر پتہ نہ تھا اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔

۴ - مولوی خدا بخش صاحب ساکن (بیرسیان) جالندھر بھی احمدی ہو گئے ہین۔ اللّٰھم زد فزد۔

۵ - کوئی صاحب پٹیالہ سے تیس سطرون کا کارڈ لکھتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ اخبار کے ساتھ ضمیمہ تفسیر مفت دین گمراہ نام تک نہین لکھا ہم تعمیل کیا کرین۔

۶ - پنجاب برہمو سماج نے امرتسر مین ایک دوہوا ہوم قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور امداد کے خواستگار ہین مگر بیوگان کے نکاح ثانی کے مسئلہ کو کیون نہین پبلک کے ذہن نشین کراتے۔

رقیمۃ الصدیق الی طالب التحقیق

جناب من! یہ تمام لوگ جو اللہ تعالیٰ - پرمیشر - خدا - گاڈ کو ماننے والے ہیں بالاتفاق مانتے ہیں کہ دعا - پرارتھنا - ایک مفید اور بابرکت چیز ہے تمام مقدس کتب اس سے بھری پڑی ہیں - دہریہ بھی بخوف یا دل سے دعا کرتا ہے اور خواہش رکھتا ہے جب مصائب میں گھرتا ہے - میں نے اس دعا کا بڑا تجربہ کیا ہے میری عمر ستر برس سے زیادہ ہے بڑے بڑے کام صرف دعا سے حل ہوئے - صدقہ خیرات کسی کا بھلا کرنا - یہ بھی - دان بھی مسلم بات ہے آپ جناب الٰہی میں انتہائی جوش سے کچھ صدقہ کرکے دعا مانگیئے کہ الٰہی! مجھے ناحق نہ کہنا چاہتا ہوں اور راضی کرنا چاہتا ہوں راہ راست دکھا دے اور ایسا ہو کہ تو پھر ناراض نہ ہو یہی دعا قرآن کریم میں موجود ہے - آپ کبھی ترجمہ ہی دیکھ لیں -

پھر آپ صدقہ - دان با استقلال وہمت سے شروع کرو - صدقہ میں حد کوئی نہیں - ایک کوڑی بھی صدقہ ہے اگر عمدہ موقعہ پر دیجاوے ہر ایک زبان کو ہمارا مالک جانتا ہے شوخی اور گستاخی اس کو ناپسند ہے یہ سیوا و خدمت میں آپ سے چاہتا ہوں پھر خدا کو بڑا مان کر اسکی پیدائش کا بھلا چاہو اور بس - پرمیشر بڑی اتم وستو ہیں - وہ انوپم ہیں یہ کتاب آپ کو پہونچی ہوگی یا پہونچیگی - میں نے بہت دن ہوئے کہ دیکھی ہے اسے آپ دیکھ لیں اور اضطراب و پیاس عمدہ چیز ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں جیو اور مادہ کا مسئلہ ذرا مشکل نہیں مگر اس پر بسط سے سیر کن بحث اس وقت مناسب ہے جب میں ان تمام مشکلات سے اطلاع پا جاؤں - جو روحوں اور مادہ کے انادی ماننے والوں کو پیش آئیں ستیارتھ پرکاش اور کلیات آریہ مسافر میں ایسے فلسفیانہ دلائل نہیں جس پر گھبرائے ہو -

میں نے وید بھاش - رگوید اور یجر کا سنا ہے اس میں بھی اور شام وید میں بھی ایسے دلائل نہیں دیکھے - اگر کسی نے ارواح و مادہ کے قدامت پر بسط سے لکھا ہو تو آپ مجھے اس کتاب کے نام سے آگاہ فرماویں - میں اس کو راستی پسند نظر سے دیکھونگا میں خود اس دنیا اور اس کے مادہ کو ہر وقت فنا پذیر دیکھتا ہوں اس مشاہدہ کو کون باطل کر سکتا ہے - پیارے یہ عارضی مشکلات ہیں جو ادنیٰ توجہ سے دور ہو سکتے ہیں - میں آپ کا غمگسار اور ہمدرد ہوں - کتابوں کے مطالعہ پر ملاقات گو ایک ساعت کی ہو - ضروری ہے -

نور الدین ۱۷ جنوری ۱۹۰۹ء

چند سوالون کے جواب

(۱) مرزا صاحب کے کیا کیا خیالات تھے جو جمہور مسلمانون سے وہ متفرد تھے۔

جواب - مرزا صاحب کا دعوے تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کلام کرتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے جو مجھ پر ہے اور اس نے مجھے اس زمانہ کا امام و مجدد بنایا ہے اور مجھے مہدی فرمایا ہے - ایک ناراض لوگ اور کہتے تھے اور کہتے ہیں کہ یہ دعوے افترا ہے اور جھوٹ ہے۔

(۲) کیا مرزا صاحب سچ مچ دنیا دار تھے اور اسی تحصیل دنیا اور تحصیل حظ نفسانی کے لئے انہوں نے ایسا کیا تھا جیسا کہ مخالف عموماً اخبارات میں لکھا کرتے ہیں -

جواب - مرزا صاحب نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عیسیٰ مسیح فرمایا ہے - مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور یہ بات لوگون کو ناگوار تھی اور اس پر ناراض ہو گئے - مرزا صاحب کو دنیا سے اور دنیاداروں سے بیزاری تھی

(۳) کیا مرزا صاحب مسمریزم سے اپنا اثر ڈالتے تھے

مرزا صاحب مسمریزم نہیں جانتے تھے اور نہ پسند کرتے تھے کہ کوئی مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔

(۴) کیا مرزا صاحب کی صرف موت ہی کی پیشگوئی صحیح ہوا کرتی تھی

جواب - مرزا صاحب نے میرے لئے پیشگوئی کی کہ تم کو اللہ تعالیٰ لڑکا دیگا اور وہ ہوا - بہتون کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے - اور ان کو اللہ تعالیٰ نے برکت دی - پھر یہ کہنا کہ صرف موت ہی کی پیشگوئی کرتے تھے غلط ہے۔

(۵) کیا مرزا صاحب دہریہ تھے۔

جواب - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - بلاخوف بلحاظ آپ لوگون کے یہ میری اور مرزا کی شہادت ہے - چاہے کوئی مانے یا نہ مانے ہم دہریہ کو ملعون یقین کرتے ہیں اور کافر مانتے ہیں -

(۶) کیا آپ بھی مرزا صاحب کے خیالات کے موافق ہیں

جواب - میں بقدر طاقت و فہم مرزا صاحب کا ہم خیال ہوں مجھے بسبب قرآن و حدیث سے محبت ہے اور مجھے بحمد اللہ بخاری و مسلم و موطا و ابو داؤد اور ترمذی کا فہم عطا ہوا ہے الحمد للہ رب العالمین امام بخاری رحمۃ اللہ کی کوئی سوانح عمری خاص میں نے نہیں دیکھی اور نہ میرے پاس ہے -

عون المعبود شرح ابو داؤد کے مصنف نے خطرناک غلطی مرزا کے معاملہ میں کھائی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک دو رسائل مرزا کے مرسل خدمت ہیں - نور الدین -

گوشت قربانی سارا آپ کھالو یا تمام کسی کو دیدو - لینے والا دولتمند ہو یا غریب - سب جائز ہے مجھے مولوی چکڑالوی کی ذبح کا علم نہیں واللہ اعلم - میں کیا سمجھے کیا فتویٰ دون - نور الدین

مقدس شاعری

اے اُمت مسیحا اے احمدی جماعت
دنیا کو اب دکھانا تم ہوشیار ہو کر

دین خدا کی نصرت کرنا دل و زبان سے
تیغ برہنہ بن کر اور ذو الفقار ہو کر

دنیا کی اور تمہاری اب جنگ ہو رہی ہے
میدان میں نکلنا تم شہسوار ہو کر

چلنا نسیم بن کر اسلام کے چمن میں
عالم پہ تم برسنا ابر بہار ہو کر

احمد کے عشق میں تم آگے قدم بڑھانا
بندے وفا کے بنکر اور جان نثار ہو کر

پیارے مسیح کے تم نقش قدم پہ چلنا
دارالامان میں رہنا نقش و نگار ہو کر

دل سے لگا کے رکھنا تیر نگہ کو اس کے
بیٹھا ہے جو جگر میں اب دل کے پار ہو کر

گلزار احمدی کے تم پھول بن کے رہنا
اعدائے دین حق کے پہلو میں خار ہو کر

بوجہل بو لہب کی آتش کو سب دبانا
تم بو تراب ہو کر اور خاکسار ہو کر

اقرار پہ ہو قائم تب لطف زندگی ہے
کیا تم جئے جو بے اعتبار ہو کر

ہے خاکسار ثاقب جو ذرہ وار تم میں
آفاق میں یہ چمکے خورشید وار ہو کر

ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

صاحبزادہ مرزا محمود کی رباعیان

باغ اعدا میں سے ہم نت نئے پھل کھاتے ہیں
دل ہی دل میں وہ جسے دیکھ کر ان کو جلتے ہیں
یہ نہ سمجھو کہ وہ بن کھائے پیئے بیٹھے ہیں
وہ بھی کھاتے ہیں - مگر نیزون کے پھل کھاتے ہیں

کہتا ہے زاہد کہ میں فرمانروائی چھوڑ دون
گر خدا مجھ کو ملے - ساری خدائی چھوڑ دون
دانہ تسبیح اور اشکون کا مطلب ہے مگر
آب و دانہ کے لئے سب پارسائی چھوڑ دون

(ایڈیٹوریل)

تلک الایام نداولہا بین الناس

اس آیت کی تفسیر سمجھنے کے لئے کوئی خاندان یا ملک کے حال دیکھیے عبرت کی سچی تصویریں زمانہ کے واقعات میں ہے یحییٰ برمکی جو ایک وقت میں وزیر اعظم اور سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تھا دوسرے وقت میں ایک جیل خانہ کا قیدی نظر آتا ہے وہ خود ہی اپنے اقبال کے وقت کی ایک حکایت سناتا ہے۔

کہ میں تفریح کے لئے دریا پر گیا کشتی پر سوار ہوتے وقت انگوٹھی کا نگینہ دریا میں گر پڑا یہ یاقوت احمر تھا جسکی قیمت ہزار مثقال سونا تھا گھر واپس آیا تو باورچی نے وہی یاقوت پیش کیا پوچھا یہ کہاں سے ملا اس نے بتایا کہ آج ایک مچھلی خریدی تھی اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔

پھر اپنے زوال کے زمانہ کا ایک قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک دفعہ گوشت کھانا چاہا ہزار دینار قرض لیا۔ بصد حیل گوشت سرکہ ہانڈی اور دیگر ضروری سامان خرید لیا اور خود پھونکیں مار مار کر بڑی مشکل سے پکایا مگر جب کھانے کا وقت آیا تو ہانڈی الٹ گئی اور سب ضائع ہوگیا۔ آجکل کے لوگ خوش قسمتی کے قائل نہیں مگر ایسے ایسے واقعات انسان کو یہ ماننے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ تمام دکھوں اور سکھوں کا سرچشمہ وہ خدائے علیم و حکیم ہے جو یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر اپنی صفت رکھتا ہے۔

ایک شاعر خلیع نام اپنا قصہ بیان کرتا ہے کہ میں نے فضل برمکی کے گھر ایک لڑکا ہونے کی خوشی میں ایک شعر کے ساتھ دوسرا شعر ملایا

و نفرح بالمولود من آل برمک
بغاۃ الندی والسیف والرمح والفضل

و تنبسط الآمال فیہ لفضلہ
ولا سیما ان کان والدہ فضل

اور اس پر تین ہزار درہم انعام پایا۔ مگر پھر کچھ عرصہ بعد ایک وقت بھی دیکھا کہ مصر کے ایک حمام میں نہانے لگا ایک نوجوان لڑکا تھا جس کی حجامت کرائی۔ اتفاقاً یہ مصرعہ زبان سے نکل گیا۔ ونفرح بالمولود من آل برمک۔ اس پر وہ نوجوان بے ہوش ہو کر گر پڑا میں حیران رہ گیا جب وہ ہوش میں آیا تو پوچھا یہ کیا بات ہے اس نے کہا کسی شاعر نے میری پیدائش پر کہہ کر تین ہزار انعام پایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی بے پروائیوں سے انسان کو ڈرتے رہنا چاہیے اور آسودگی میں زیادہ فرمانبردار بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے کیونکہ خدا تعالیٰ رحمان رحیم ہے مگر اس کی بطش بھی شدید ہے۔

وبالوالدین احسانا

میں چاہتا ہوں کہ ہماری احمدی قوم کے بچے بھی ایسے ہی فرمانبردار اور اپنے والدین کے خدمت گزار بنیں جیسے کہ فضل برمکی تھا جسکی نسبت یہ قصہ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ جیل خانہ میں قید تھا۔ باپ کو بوجہ اسیری عارضہ تھا۔ سردی میں استنجا کرنے سے سخت تکلیف ہوتی۔ سعادتمند لڑکا باپ کی اس تکلیف کو دیکھ نہ سکا۔ ہر شام کو لوٹا قندیل کے پاس رکھدیتا اور صبح تک پانی نیم گرم ہو جاتا۔ جب یہ معلوم ہوا تو محافظ نے جیلخانہ کو پایا تو وہ قندیل اٹھالی۔ جوانمرد لڑکے نے پھر یہ تجویز کی کہ لوٹا تمام رات اپنے پیٹ پر رکھتا اور پیٹ کی گرمی سے پانی زیادہ سرد نہ ہوتا۔ میرے عزیزو! دنیا میں ایسے ایسے فرمانبردار بیٹے گذرے ہیں کہ وہ اپنے والد کے لئے دودھ لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ باپ سو گیا اور وہ صبح تک سرہانے کھڑا رہا۔ کہ جب آپ جاگیں اور میں دودھ پیش کروں۔ اللہ اکبر۔ دنیا میں کیسی کیسی لائق اولادیں۔

عورتوں کے لئے

گذشتہ زمانہ میں ہارون رشید کے دربار میں ایک عورت آئی اور آ کر کہا کہ

یا امیر المومنین اقر اللہ عینک وفرحک بما آتاک واتم سعدک لقد حکمت فقسطت۔ حاضرین دربار اس کے اس فقرہ سے بہت خوش ہوئے مگر خلیفہ ہارون رشید نے کہا کیا تم یہ سمجھے کہ اس نے مجھے دعا دی ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ تو جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی ہے۔ اقر اللہ عینک سے اسکی مراد ہے کہ تو اندھا ہو جاوے کیونکہ آنکھ کا ٹھنڈا ہونا عدم بصارت کی دلیل ہے فرحک بما آتاک میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ۔ جب طرح طرح کی نعمتوں سے خوش ہوئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا۔ اتم سعدک سے مراد یہ ہے کہ اب تیرا زوال نعمت وجاہ شروع ہو کیونکہ اذا تم امر بدا نقصہ۔ ترتب زوالا۔ اذا قیل تم جب کوئی چیز حد آخر تک پہنچے تو پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے جب تم کہا جائے۔ تو زوال کا منتظر رہ۔

فقسطت ماخوذ ہے کلام الٰہی اما القاسطون فکانوا لجہنم حطبا۔ سے سرکشوں کا جہنم ٹھکانا ہے۔ یا اب یہ زمانہ ہے کہ عورتیں معمولی خط نہیں لکھ پڑھ سکتیں۔

کمیونیکیٹڈ

ایک سوال

میں ان علمائے اسلام کی خدمت میں جو ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں محض اس وجہ سے شامل نہیں ہو سکے کہ مرزائی فرقہ حدیثوں کی تاویلیں کرتا ہے تحقیق حق کے لئے ذیل کا سوال پیش کرتا ہوں اگر کوئی صاحب اس کے حل سے خاکسار کو اطلاع بخشنے۔ تو عنداللہ ماجور ہو۔ سوال یہ ہے۔ بخاری کی کتاب الصلوٰۃ حدیث معراج میں آیا ہے۔ قلت لجبرئیل من ھذا قال ھذا آدم وھذہ الاسودۃ عن یمینہ وعن شمالہ نسم بنیہ۔ گفتم جبرئیل راکیست این مرد کہ تشریف آورد گفت جبرئیل آن آدم است واین اشخاص از جانب راست و چپ وے ارواح اولاد اوست کہ متمثل گشتہ اند۔ اینجا نسم بفتح نون و مہملہ نفس ہست روح و بدن و انسان نیز آمدہ جب ہمارے مسلمان بھائی صرف لفظ رفع و نزول کو دیکھ یا سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بمعہ جسم عنصری آسمان میں زندہ ہونا تسلیم کرتے ہیں حالانکہ کسی آیت یا حدیث میں آسمان اور جسم کا ذکر نہیں تو اب باوجود موجود ہونے لفظ السماء اور نسم کے حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت اولاد کو جس میں مومن کافر سب داخل ہیں بموجب قاعدہ النصوص تحمل علی ظواہرہا کے ہمارے مخالف علماء آسمان میں ہونا مانتے ہیں یا اس حدیث کی کوئی تاویل کی جاتی ہے۔ بصورت اولیٰ حسب منطوق آیت لا تفتح لہم ابواب السماء کوئی کافر آسمان میں نہیں جا سکتا بصورت ثانی پھر حدیث نزول عیسیٰ میں تاویل کرنا کیوں جائے اعتراض ہے۔ بینوا و توجروا۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ کی دعا

جو لوگ اپنی متوفیک میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ یہاں موت کے معنے نہیں بلکہ قبض کرنے کے ہیں وہ اس دعا کو پڑھ کر اپنے مسلمہ معنوں پر غور کریں شیخ الاسلام شرح بخاری شریف میں ہے کہ جب امام بخاریؒ قریہ خرتنگ میں پہنچے تو نماز تہجد کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ اللہم قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک۔ خداوندا تنگ آمد برمن زمین باین فراخی کہ وارد پس بردار مرا و بکش بسوئے خود۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائیگا کہ امام صاحب بمعہ جسم عنصری آسمان پر جانا چاہتے تھے

قبل موتہ کی ضمیر اور اس کی تفسیر

بعض لوگ حضرت عیسیٰ کے نزول پر آیۃ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ۔ کو پیش کر کے اس قدر جوش ظاہر کرتے ہیں کہ اگر موتہ کا مرجع حضرت عیسیٰؑ کو قرار نہ دیں تو ان کے نزدیک ایسا شخص گویا دائرہ اسلام سے خارج بلکہ واجب القتل ہے لہذا میں ایسے جوشیلے بھائیوں کی خاطر شرح بخاری سے چند سطور ذیل میں درج کرتا ہوں شاید کسی کو اپنی موت سے پہلے مسیح موعود پر ایمان نصیب ہو۔ شیخ الاسلام شرح بخاری میں ہے۔ واما بر قول کسے کہ گوید ایمان می آرند پیش از موت خود یعنے نزد معائنہ پیش از خروج روح پس مقصود آن بود کہ نفع نمی کند او را این ایمان در حال

کہ ایمان درین وقت باضطرار است نہ اختیار و موعود است این قول را قرأت ابی بن کعب الا لیؤمنن بہ قبل موتہم۔ اب دیکھئے انجمن حمایت پرست اپنے کفر و الحاد کے فنڈ سے اس بزرگ کے لیے کس قدر رقم الزام خلاف اجماع دینیا تجویز کرتی ہے۔ کرمداد اللہ تعالیٰ

گورنمنٹ عالیہ دام حشمتہا کی فیاضی

گورنمنٹ نے واقعی بڑی مہربانی کی ہے کہ اپنے سب ملازمین کو جنکی تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں اس امر کی یادگار اور خوشی میں ایک ماہ کی چوتہائی تنخواہ زائد عنایت کی ہے کہ تخت انگلستان کو ملکیت ہند پر ... پچاس سال کا ہوگیا ہے اس فیاضی کیلئے گورنمنٹ شکریہ کی مستحق ہے اور ہم گورنمنٹ عالیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ پچاس روپیہ ماہوار کی حد کس خیال سے مقرر کی گئی ہے۔ کیا ۵۰ ماہوار سے زیادہ تنخواہ پانے والے دولتمند سمجھے گئے ہیں اور پچاس تک لینے والے غریب تصور کئے گئے ہیں اگر یہی بات ہے تو یہ شاید ٹھیک نہیں گورنمنٹ کے نزدیک ۵۰ روپیہ ماہوار پانیوالے بہی بڑی حیثیت کے نہیں سمجھے گئے کیونکہ گورنمنٹ اس سے زیادہ تنخواہ پانے والوں سے انکم ٹیکس لیتی ہے اور اس سے کم تنخواہ پانیوالوں سے انکم ٹیکس نہیں لیاجاتا اور علاوہ ازیں ایک سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ملازمین کو ریل کا ڈبل انٹرمیڈیٹ کرایہ ملتا ہے گو اس لحاظ سے ہی سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پانیوالے ایک ہی پلیٹ فارم پر رکھے گئے ہیں سو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں ان ملازمین کو جو ایک سو روپیہ ماہوار تک ۵۰ روپیہ ماہوار تک تنخواہ پاتے ہیں گورنمنٹ عالیہ اپنی اس دریا دلی اور فیاضی سے محروم رکھے۔

۲۔ گورنمنٹ براہ غربا پروری اس امر پر بہی غور فرما وے کہ موجودہ قحط کی وجہ سے جو عالمگیر ہے اور کبہی ملک سے نکلنے والا معلوم نہیں ہوتا۔ عام ملازمین کا حال بہت ابتر ہو رہا ہے۔ تنخواہیں جو اس وقت ملتی ہیں یہ اس زمانہ کی مقرر کی ہوئی ہیں جبکہ ملک میں ہر چیز کی ارزانی تہی اور ان تنخواہوں میں بڑی عمدگی سے ملازمین کا گذارہ ہوتا تہا اور اب ایسے قحط شدید میں بہی وہی تنخواہیں ملتی ہیں۔ ناچار ملازمین کو جوں توں کرکے نہایت تنگی سے گذارہ کرنا پڑتا ہے۔ بیس یا تیس سال پہلے گیہوں کا بہاؤ زیادہ سے زیادہ ۴ روپیہ مانی تہا اور آج پچاس روپیہ مانی ہے یعنے گیہوں کی قیمت پانچ گنا قیمت بڑھ گئی ہے دیگر اقسام اناج کی قیمت بہی اسی لحاظ سے زیادہ ہوگئی ہے۔ گہی جو پہلے چار پانچ روپیہ فی روپیہ ملتا تہا وہ آج دو چہٹانک یا ایک سیر ملتا ہے لکڑی سوختنی جو پہلے پانچ یا چھ من فی روپیہ ملتی تہی وہ آج ایک من فی روپیہ ملتی ہے علیٰ ہذا القیاس اور اشیاء خوردنی وغیرہ کی قیمتیں بہی اسی طرح بڑھ گئی ہیں کل پیشہ ور لوگوں نے اپنی اجرتیں اسی قحط سالی کی وجہ سے بہت زیادہ کرلی ہیں چنانچہ ایک قلی جو پہلے ۲ یا ۳ آنے یومیہ پر مل جاتا تہا آج وہ ۷ یا ۸ روپیہ ملتا ہے۔ معمار جو ۷ یا ۸ یومیہ پر خوشی سے کام کرتا تہا وہ آج ایک روپیہ یا سوا روپیہ یومیہ پر دستیاب ہوتا ہے کرایہ کے مکانوں کا یہ حال ہے کہ پہلے جو مکان ایک روپیہ ماہوار پر ملسکتا تہا وہ آج بمشکل تین چار روپیہ کو ملتا ہے غرض اسی طرح ہر ایک چیز کی گرانی ہوگئی ہے اور ملازمین کا حال عام پر بہت برا ہو رہا ہے اجرتیں اور قیمتیں بڑہانا لوگوں کے اپنے اختیار میں تہا سو انہوں نے ویسا کر لیا مگر ملازمین اپنی تنخواہیں نہیں بڑہا سکتے کیونکہ یہ ان کے اختیار میں نہیں اس لئے بصد عجز گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے غریب ملازمین کے حال پر رحم فرمائے اور موجودہ سکیل آف سیلریز میں کچھ اضافہ کرکے ان کی مخلصانہ اور دلی دعائیں حاصل کرے چونکہ گورنمنٹ عالیہ کو ہر وقت اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی مدنظر ہے اس لئے امید ہے کہ اس عاجزانہ عرضداشت پر ضرور غور فرماویگی اور ایک چوتہائی تنخواہ والے بونس سے بہی ایک سو تک یا کم از کم ۷۵ روپیہ ماہوار تنخواہ پانیوالے ملازمین تک کو محروم نہ رکھے گی۔ خداوند تعالیٰ اس مہربان گورنمنٹ کا سایہ ہما پایہ تا ابد ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔ خیر خواہ ملازمین

عربی اُم الالسنہ ہے

عربی تمام زبانوں کی ماں ہے اس کے ثبوت میں چند انگریزی کے الفاظ پیش کرتا ہوں جو عربی سے ماخوذ ہیں میں دینیات کی شاخ جماعت اول میں پڑہتا ہوں اس لئے جہاں تک میری معلومات نے کام کیا میں نے حوالہ دیا۔ عبد الکریم۔ قادیان

ترجمہ اُردو	عربی	تلفظ	انگریزی
بلی	قط	کیٹ	Cat
پیالہ	کوب	کپ	Cup
ڈہانپنا	تکویر	کور	Cover
روئی	قطن	کاٹن	Cotton
پکارو	قل	کال	Call
اونٹ	جمل	کیمل	Camel
کاٹنا	قطع	کٹ	Cut
خلیفہ	خلیفہ	کیلف	Caliph
غار	کہف	کیو	Cave
پکڑ	خذ	کیچ	Catch
قہوہ	قہوہ	کافی	Coffee
مچھر	بق	بگ	Bug
کاٹنا	بت	بائٹ	Bite
خریدنا	بیع	بائی	Buy
کامیاب	فاز	پاس	Pass
ہل چلانا	فلاح	پلاؤ	Plough
آلو	بطاطا	پوٹاٹو	Potato
پستہ	فستق	پسٹکس	Pistachio
بلغم	بلغم	فلم	Phlegm
چڑیا	عصفور	سپیرو	Sparrow
شکر	سکر	شوگر	Sugar
بیمار	سقیم	سک	Sick
شیطان	شیطان	سٹان	Satan
لمبا	طال	ٹال	Tall
املی	تمر ہندی	ٹمرنڈ	Tamarind
سرخ بینگن	طماطم	ٹوماٹو	Tomato
جہوٹھ	لی	لائی	Lie
نیمبو	لیمو	لائم	Lime
گردن	عنق	نیک	Neck
مخزن	مخزن	میگزین	Magazine
نرم	لین	لین	Lean
چاول	ارز	رائس	Rice
بیمار	علیل	اِل	ill
دلفین	دُلفین	ڈولفن	Dolphin
ہرنی	غزالہ	گیزل	Gazelle
نارنگی	نارنج	اورنج	Orange
افیون	افیم	اوپیم	Opium
قندیل	قندیل	کینڈل	Candle
وہ	ہو	ہی	He
اُس	ہم	ہم	Him
زمین	ارض	ارتھ	Earth
سب	آل	آل	All
کہانیاں	اساطیر	سٹوری	Story

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

رکوع چہارم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اللہ جو حکم دیتا ہے اس کے ساتھ کچھ نواہی بھی ہوتے ہیں۔ یہاں اسکن۔ کلا منہا رغداً تو احکام ہیں اور لاتقربا نہی ہے

ھذہ الشجرۃ۔ ایک درخت سے منع کیا جو ان کے لئے مضر تھا بے جا تکلیف اٹھائی ان لوگوں نے جنہوں نے اس درخت کا نام ڈھونڈا ہے ہر ایک نے اپنے ذوق کے مطابق یہ اعتقاد ہے کہ ہر شخص کو کچھ حکم دیا جاتا ہے تو ساتھ ہی کچھ ممانعت بھی کی جاتی ہے۔ کلوا و اشربوا کے ساتھ ولا تسرفوا فرمایا ہے۔ ایسا ہی آدم کو کسی بات سے جو اس کے مضر تھی روکا۔

فتکونا من الظالمین۔ ایسا کروگے تو اپنی جان پر بوجھ ڈالوگے آدم خدا کا مصطفٰے اور مجتبیٰ تھا اور قرآن مجید میں آیا ہے ثم اورثنا الکتاب الذی اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ برگزیدہ لوگ بھی ظالم ہیں مگر وہ ظالم نہیں جن کے ظلم کا نتیجہ برا ہے۔ بلکہ وہ نفس پر رضاء الٰہی کے لئے ظلم کرتے ہیں۔

فازلھما الشیطان۔ شیطان کو بھی ایک موقعہ معلوم ہوا اوس نے پھسلانا چاہا۔

عنھا۔ اس درخت سے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ نسی فلم نجد لہ عزماً۔ کچھ مدت کے بعد آدم حکم الٰہی کو بھول گئے اور یہ کسی انسان کے لئے موجب تعجب نہیں ہو سکتا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آدمی نماز کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ گھر سے آتا ہے وضو کرتا ہے پھر پہلی رکعت دوسری سے بالکل مختلف ہے پھر بھی بھول جاتا ہے قرآن مجید کی آیات کا بھی یہی حال ہے بعض وقت معمولی آیت قرأت کے وقت بھول جاتی ہے روزہ رکھا جاتا ہے مگر بھول کر پانی پی لیتے ہیں۔ یہ عجائبات قدرت ہیں۔

اخرجھما۔ اللہ نے نکال دیا اس حالت سے جس میں وہ تھے پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب بعض تمہارے دشمن بھی ہیں تو تم چوکس رہو۔

اھبطوا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سزا نہیں۔ آدم نے خدا سے کچھ باتیں سیکھیں جیسے حضرت ابراہیم نے اذ ابتلیٰ ربہ بکلمات فاتمھن۔ یعنی کچھ احکام دئے جن کو ابراہیم نے پورا کیا تو امام بنایا گیا۔ اسی طرح خدا نے حضرت آدم کو درجات عطاء فرمائے۔

ھو التواب الرحیم۔ سے قلنا اھبطوا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ہبوط سزا ہرگز نہیں یہ قرآن شریف کے سیاق کے بالکل خلاف ہے۔

فاما یاتینکم منی ھدیً۔ ہمارا ہدایت نامہ جب آئے تو قاعدہ یاد رکھو جو تابع ہوگا اس پر کوئی خوف و حزن نہیں۔ ہر زمانے میں ایک تغیر آتا ہے اس تغیر میں ایک قوم خوف و حزن میں ہوتی ہے۔

رسول کریم جب مبعوث ہوکر پبلک میں آئے تو لا الہ الا اللہ کا وعظ کیا۔ اس وقت دو مذہب تھے ایک موحد دوسرے بت پرست۔ ان میں سے جو تبع تھے حضرت نبی کریم کے وہ کامیاب ہوئے اور سارے عرب کو ساتھ ملا لیا۔ مگر کافر اسی خوف و حزن میں رہے عبد اللہ بن ابی اور ابوجہل کو تھوڑا رنج نہ تھا اور پھر کفار کو کتنا حزن ہوا ہوگا جبکہ دونوں کے بیٹے ایمان ہو گئے۔

غرض جو فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں وہ سکھ پاتے ہیں اور جو مقابلہ کرتے ہیں وہ اصحاب النار جل بھن کے کباب ہو جاتے ہیں۔ ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ مومنوں کو بھی خوف و حزن ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مومنوں کے لئے یہ وعدہ ہے ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا غرض یہ خوف و حزن ایک فریق کے لئے کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔ تو [illegible] کے لئے ناکامی کا

۳۰۔ جنوری ۱۹۰۹ء

سارا قرآن شریف حقیقت میں الحمد کی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تین گروہوں کا اور اپنی صفات میں سے چار صفات کا ذکر کیا ہے ایک گروہ کا نام منعم علیھم ہے۔ بہت سے لوگ منعم علیہ ہوکر ہی مغضوب بن جاتے ہیں۔ مغضوب علیہ وہ ہوتا ہے جو علم پر عمل نہ کرے اور کسی سے بے جا عداوت سکھے احادیث میں یہود بتائے گئے ہیں ان میں یہی بات ہے کہ بے جا عداوت رکھتے ہیں اور جو انعمت علیھم ہوکر علم نہیں رکھتے اور کسی سے بے جا محبت رکھتے ہیں وہ ضالین ہیں۔ احادیث میں ان کا نام عیسائی آیا ہے [illegible] کا نام چھوڑ دیا ہے اسرائیل کو یونانی زبان میں س بجائے ش بولتے ہیں [illegible] سپاہی یا بہادر۔ خدا تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو یہ نام رکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا بہادر سپاہی ہے۔ ماں باپ نے تو یعقوب نام رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل نام رکھا۔ ہم کو بتایا کہ تم کن اسلاف کی اولاد ہو۔

انعامات کو یاد کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ ہمارے احکامات کی بجا آوری میں سستی نہ کرو ہمارے احکامات کی بجا آوری کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جو نتائج پہلوں کو عطا ہوئے ہیں وہ تم کو بھی عطا ہو جائیں گے۔ بعض اوقات انسان کو ایک اور مشکل پیش آ جاتی ہے وہ یہ کہ بعض آدمی غریب ہوتے ہیں اون کو فکر ہوتا ہے۔ کہ ہم کسی بڑے آدمی کی مخالفت کریں تو ہم کو نقصان پہونچے گا۔

تار ایجاد کی گئی۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جنگلوں کو آباد کر دیا تاکہ لوگوں کے لئے کافی غلہ بہم پہونچ سکے۔ ایک دنیادار تو اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر انبیاء کی راہ ان راہوں سے علیحدہ ہے وہ ہر مصیبت کا علاج اللہ کے حکم کی ماتحت کرتے ہیں۔ دیکھو بعض صحابہ کرام کو جب کفار سے تکالیف پہونچیں تو وہ اور ملکوں کو ہجرت کر کے چلے گئے مگر نبی کریم خود نہیں گئے بلکہ ایک دن حضرت ابو بکرؓ کے گھر گئے اور فرمایا کہ ہم اور آپ اکھٹے چلیں گے میں امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے بھی ہجرت کا حکم دے اور دن نے اگلے نے آراد لوئے تکالیف سفر کیا۔ مگر نبی کریم حکم الٰہی کے منتظر رہے اسی طرح آپکے زمانہ میں قحط ہوا۔ آپ اور بھی تدابیر کر سکتے تھے۔ مگر انبیاء کا طریق دعا ہے اس پر عمل کیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو بھی جب ایسی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے پانی مانگا قوم کے لئے کس سے؟ چونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ ایک نبی اللہ ہی سے مانگتا ہے اس لئے اللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس پر ہم نے الہام کیا۔

اضرب بعصاک الحجر۔ اس کے کئی معنے ہیں۔ سبھی معنے صحیح ہوں گے ایک تو یہ کہ اس پہاڑ پر تم اپنا عصا مارو وہاں بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور یہ امر ممکن ہے کیونکہ زمین کے اندر پانی چلتا ہے اور جہاں اللہ کی مرضی ہو پھوٹ نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کشف صحیح عطا کیا۔ آپ کو جب اعلام الٰہی سے معلوم ہوا کہ یہاں کوئی پانی قریب ہی جاتا ہے تو برچھا مارا اور اس سے چشمہ پھوٹ نکلا۔ میرے خیال میں تو کسی کا اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر ایک اور معنے ہی مجھے پسند ہیں وہ یہ کہ لے جا اپنی جماعت کو پہاڑ پر۔

عصا کے معنے عربی زبان میں جماعت الاسلام یعنے فرمانبردار جماعت کے ہیں۔ لاٹھی کو بھی اس لئے عصا کہتے ہیں کہ اس پر انگلیوں کی جماعت اکھٹی ہوتی ہے۔

لا تعثوا۔ جب گھر سے بلا محنت کھانا ملے اور پیٹ بھر جائے۔ تو بعض لوگ فرمانبرداری کی قدر نہیں کرتے۔ اور ان کے دماغ میں باغیانہ خیالات اٹھتے ہیں۔ پس وہ امن میں خلل ڈالتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے تمہیں بے محنت رزق دیا تو بجائے شکر فساد نہ کرو۔ عثی۔ سخت فساد کو کہتے ہیں۔ لا تعثوا۔ بہت شرارت نہ کرو

لن نصبر علے طعام واحد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے پانی ہی کا انتظام نہیں کیا بلکہ تمہیں اپنی جناب سے طیب کھانا بھی دیا۔ طعام واحد۔ ایک ہی طرز پر یعنی جنگل سے یا یہ کہ منّ جو انہیں ملتی تھی وہ ہمیشہ ہی ملتی۔ سلوٰی کی نسبت تورات میں لکھا ہے کہ چند روز ملی۔

بقلها۔ ترکاریاں زمین کی۔

قثائها۔ ککڑیاں زمین کی۔

فوم۔ لہسن کو کہتے ہیں اور گیہوں کو بھی۔

میری سمجھ میں انہوں نے ان چیزوں کا ذکر کر کے زمیندارہ چاہا۔ بالّذی بدلے اس کے

خیر۔ یہ خیر کیا تھی۔ سنو! مجھے ان معنوں پر یقین ہے کہ وہ خیر فرعون کی غلامی اور ماتحتی سے چھڑا کر جہاں ان کی صحت و قویٰ جسمانی میں فتور آگیا۔ آزادی اور جنگل اور پہاڑوں کی رہائش اور بے محنت رزق کی بخشش تھی۔ خدا کا مقصود یہ تھا کہ ان میں حریت کی روح بھر جائے اور پھر یہ فاتح بنیں مگر انہوں نے اس انعام الٰہی کی قدر نہ کی اور کہا کہ زمیندارہ کریں گے۔

بعض حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ نے ایک گھر میں زمیندارہ کے آلات دیکھے۔ تو فرمایا ذلت کے سامان ہیں۔ اس ارشاد نبوی سے یورپ کی قوموں نے نفع اٹھایا۔ دیکھو کہ جنگلوں کو آباد کر دیا ہے مگر وہ زمینیں ہمیں دیتے ہیں انگریزوں کو عموماً نہیں دلاتے یہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی چار قومیں سید۔ مغل۔ پٹھان۔ ترک فاتح ہو کر آئیں لیکن آکر زمیندارہ شروع کر دیا تو آخر کار کمزور ہو گئیں کیونکہ وہی زمین جو کسی مورث اعلےٰ کے پاس ہزار بیگہ تھی۔ اولاد میں تقسیم ہو۔ تقسیم ہو۔ تو ہر ایک کے پاس چار چار بیگہ رہ گئی جس سے قوت لایموت بھی حاصل نہیں ہو سکتی

خیر۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اچھا جو کچھ تم نے چاہا وہ ہم نے دیا جاؤ کوئی گاؤں آباد کر لو۔ مگر ان سے یہ معاہدہ کر لیا کہ شام کے فتح ہونے تک دوسری قوم کے ساتھ مل کر

ضربت۔ لگا دی گئی۔

ذلۃ۔ دن بدن کم ہوتے گئے۔ ذلت کے معنے کمی کے ہیں

مسکنۃ۔ بے دست و پا ہو گئے زمیندارہ چھوڑ کے کہیں نہ جا سکتے تھے۔ پھر یہ غضب زمیندارہ سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ آیات اللہ کا کفر کرتے۔ انبیاء کے قتل کی تدبیریں سوچتے رہتے۔ یہ جرأت کیوں ہوئی پہلے چھوٹی چھوٹی نافرمانیاں کرتے تھے جن سے جرأت بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہونچی۔ اس بات کا تماشا میں نے آگ سے دیکھا ہے کہ پہلے ایک دیا سلائی ہوتی ہے جسکی تیلی کے ایک کنارہ پر آگ مخفی رہتی ہے۔ مگر ذرا گھسنے سے وہ بھڑک اٹھتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے وہ مکانوں اور شہروں کو جلا سکتی ہے اسی طرح گناہ پہلے تھوڑا سا ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے فسق و فجور تک نوبت پہونچتی ہے۔ پھر اس سے کفر تک یہاں تک کہ دوزخ کی آگ اس کا انجام ہے۔ تم اپنے تئیں پہلے ہی سے بچاؤ تا ہلاکت میں نہ پڑو۔ بنی اسرائیل کی مثال سے عبرت پکڑو۔

۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ چونکہ اس وقت ایک مذہبی جنگ شروع تھی اس واسطے تمام قومیں خوف کی حالت میں تھیں۔ کہ خدا جانے ہمارا مذہب اور ہماری عزت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مومن ہیں ان کا نشان یہ ہے کہ ان کے لئے کوئی ڈر نہیں اور ان میں حزن باقی رہے گا۔

میثاق۔ پکا وعدہ۔

ورفعنا۔ اونچا رکھا ہم نے تم پر طور کو۔

بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ حضرت موسیٰ کے ساتھ اس شوق میں گئے۔ کہ ہم بھی مکالمات الٰہیہ سنیں۔ حضرت موسیٰ نے انہیں ہدایت کی کہ میں پہاڑ پر جاتا ہوں تم یہاں پہاڑ کے نیچے انتظار کرو۔ جب جناب الٰہی سے ارشاد ہوگا تمہیں اس دعا کے مقام پر بلاؤنگا چونکہ انہیں پہاڑ کے نیچے رہنے کی سخت تاکید کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تم پر پہاڑ کو اونچا رکھا۔ (پھر اس میں زلزلہ آیا جس سے وہ سمجھے کہ وہ ہم پر گر پڑنے والا ہے) (باقی آئندہ انشاء اللہ)

انتخاب الجرائد

حجاز ریلوے۔ عربوں معان اور تبوک کے مابین حجاز ریلوے لائن کو توڑ ڈالا۔ سلسلہ تار بھی منقطع ہے۔ تعمیر ریلوے مذکور میں جو رشوت خوری اور دیگر جرائم کے ارتکاب ہوئے ہیں مجلس مبعوثان نے ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی منعقد کی ہے۔

انتقال۔ سلطان المعظم کی تیسری حرم محترمہ کے انتقال کی خبر کافہ مسلمین کے لئے موجب افسوس ہے۔

طاعون۔ جدہ میں طاعون کا نیا کیس ہو گیا جس کے باعث ینبوع کے مسافروں پر تین دن کا قرنطینہ لگایا گیا ہے۔

رفع تنازع۔ ارض مقدس میں جو تنازعہ رومیوں اور عربوں کے مابین دمیانوس بطریق کی معزولی کے باعث واقع ہوا تھا اسکی تحقیقات کے لئے آستانہ سے ایک کمیشن مرتب کر کے بھیجا ہے۔

ایران۔ روٹر کا نامہ نگار ایران سے اطلاع دیتا ہے کہ شاہ نے سعد الدولہ کے مشورے کے موافق کسی خارجہ سلطنت سے ایک قرضہ خزانہ طلب کرنے کا ارادہ کیا ہے جو محاسبات میں مناسب ترمیم اصلاح کرے گا۔

بمب۔ اخبار اسٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ بلگھریا کے قریب ۵۹ اپ پسنجر ٹرین پر بم کے دو گولے پھینکے گئے۔ کسی مسافر کو صدمہ نہیں پہونچا۔ البتہ ٹرین کو نقصان پہونچا ہے۔ مسٹر ہیوم وکیل سرکار اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گولے دراصل حضور وائسرائے کی اسپیشل پر پھینکے جانے والے تھے۔ قریب کی چوکی پر جو دربان تھا اوس نے دو بنگالیوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ لیکن چونکہ اس کی صرف ایک ٹانگ تھی وہ اون کا تعاقب نہ کر سکا۔ حضور وائسرائے کی اسپیشل تھوڑی ہی دیر پہلے گذر چکی تھی۔

خزانہ۔ ۳۱۔ جنوری ۱۹۰۹ء کو سرکاری خزانہ اور پریسیڈنسی بنکوں میں اور ان کی شاخوں میں بمقابلہ اسی تاریخ ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء کے حسب ذیل رقوم تھیں ۱۹۰۹ء (۱۳۹۴۵۸۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۸ء (۱۳۶۳۹۵۰۰۰) روپیہ ۱۹۰۷ء (۱۱۲۸۴۸۰۰۰) روپیہ۔

اس ہفتہ درس میاں وڈا صاحب کے سجادہ نشین میاں محمد دین صاحب نے قریباً ۷۰ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

سالونیکا میں ایک لاکھ بیس ہزار ریفلین پہونچگئی ہیں سرویہ نے ۳۰ ملین کارتوس بھیجے ہیں۔ بحیرہ اسود کے دہانہ پر جو قلعہ ہے اسکی مرمت کی گئی ہے۔

مکہ میں جدید فوجیں آگئی ہیں اور یہ سب مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہیں۔ صوبیدار نے حکم دیدیا ہے کہ باشندوں کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کرو۔

میرٹھ میں ایک ستر سالہ مسلمان کو بیس برس قید سخت کی سزا ملی۔ اس لئے کہ پبلک کو دہوکا دیکر حجاز ریلوے کا چندہ اُگاہا اور خود ہی اُڑا لیا۔ اس چندہ کی جعلی دستاویزات سے پبلک کو گمراہ کر کر مجرمانہ فعل کا ارتکاب کیا۔

لندن میں ایک عجیب و غریب گھڑی کرہ زمین کی صورت میں تیار کی گئی ہے اس کے بنانے میں ایسی عقل صرف کی گئی ہے کہ حضور شاہ قیصر دیکھ کر دنگ رہ گئے ہیں اس گھڑی میں روئے زمین کے تمام ممالک کے بڑے بڑے شہروں کا نشان دیا گیا ہے اور آپ سے آپ معلوم ہوتا ہے کہ کس شہر میں صحیح وقت کس وقت کیا ہے نیز موسموں کی ماہوار گردش آفتاب کا اترائن اور دکھائن روزانہ حرکت کے درجہ سے آپ سے آپ ظاہر ہوتا ہے

بدھ وار گذشتہ کو بوقت ساڑھے چار بجے شام علی پور (کلکتہ) کے ڈپٹی مجسٹریٹ (مولوی عبد الحق صاحب) کی اجلاس گاہ کے باہر احاطہ میں ایک نوجوان کم بخت بنگالی مسمی چارو چندر بسوس نے جسکی عمر ۲۰ یا ۲۱ برس سے زیادہ نہیں ہے نشانہ ریوالور سے بابو اشوتوش بسواس صاحب کو مار ڈالا جو عدالت علی پور کے پبلک پراسیکیوٹر ہیں۔

پنجاب میں امسال ۱۲۰ لاکھ ۲۶ ہزار ایکڑ زیر کاشت کیا گیا ہے پیداوار ۲ لاکھ ۹۷ ہزار گٹھہ اندازہ کی جاتی ہے۔

جمعرات کو برلن میں ہمارے حضور نے اپنی رجمنٹ اول ڈریگون گارڈ کے ہمراہ ناشتہ تناول کیا۔

رام نگر (چمپارن) کے راجہ موہن بکرم شاہ کئی روز سے گم ہیں لیکن اب تک کچھ پتہ نہیں لگا سکے۔

بیرکپور میں تین آدمی مصنوعی پولیس افسر کے الزام میں پکڑے گئے ایک مسلمان ہے اور دو ہندو ہیں۔

ٹرکی بلغاریہ کے تنازعہ کی بابت روسی تجویز کے ترکی جواب کا روس نے جواب الجواب بھیجا ہے روس اس جواب الجواب میں ٹرکی کی خواہش کو تسلیم کرتا ہے کہ تاوان جنگ کا تمام قرضہ محسوب کیا جاوے لیکن روس لکھتا ہے کہ ٹرکی کو نقد رقم کی قدر کرنا چاہیئے۔ حالانکہ بلغاریہ کچھہ قرضہ نہیں دے سکتا ہے۔ روس تاکید کرتا ہے کہ اوس کی پہلی تجویز پر دوبارہ غور کی جاوے اور لکھتا ہے کہ ٹرکی فائدہ میں رہے گی۔

ڈنمارک کے ایک سرکاری اہلکار کا دعوے ہے کہ اس نے کئی روز بعد تک مچھلی میں تازگی و خوشبو قائم رکھنے کی ترکیب دریافت کرلی ہے جو یہ ہے کہ مچھلی کو پانی میں سے نکالتے ہی ایک سبز رنگ کے بنے ہوئے کاغذ میں لپیٹ دیا جاوے اور پگھلی ہوئی برف میں دبا دیا جاوے مسٹر احمد کمشنر ماہی گیری بنگال اس کاغذ کی کچھہ مقدار منگا کر ہندوستان میں اس ترکیب کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

نظام گورنمنٹ نے شہر حیدر آباد کے سیلاب زدہ حصہ کو از سر نو تعمیر کرنے کے لئے مسٹر وسویسور آیا۔ انجنیر بمبئی کی خدمات بمبئی گورنمنٹ سے طلب کی ہیں۔

باب عالی نے روس کی ادائے معاوضہ بلغاریہ کی تجویز کو منظور کر لیا ہے مگر اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کی ہے کہ روس تمام باقیماندہ تاوان جنگ روس و روم سے دست بردار ہو اور باب عالی بلغاریہ کے تمام مالی مطالبات چھوڑ دے۔

حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۸ فروری کی صبح کو بحشم و خدم جنمیں لارڈ کرو اور سر چارلس ہارڈنج بھی شامل ہیں براہ ڈوور برلن روانہ ہوئے۔

مسٹر ایڈورڈ بیکر نے اراکین سول سروس کو جتایا ہے کہ آئندہ پراونسل کونسلوں میں غلبہ تعداد غیر سرکاری ممبروں کو حاصل ہوگا۔ جو اپنے حسب دلخواہ رائے دینے اور تقریر کرنے کے مجاز ہوں گے وہ صوبہ کے بجٹ پر نگرانی رکھیں گے۔ پبلک فائدہ کے معاملات پر مباحثہ کریں گے۔ ریزولیوشن پاس کرائیں گے اور نہ صرف معمولی سوالات پوچھیں گے بلکہ سرکاری ممبروں کے جوابات پر نکتہ چینی و موشگافی کریں گے ان تبدیل شدہ حالات میں اعلے افسران حکام و سکریٹریان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے معاملات سے پختہ واقفیت بہم پہونچائیں اور جلسوں میں جا تبارات میں چھپا کریں گے اپنی بات کی تائید کر سکیں اون کو سوالات کے جوابات بھی پورے دینے پڑینگے اور معمولی ہاں یا نہیں سے کام نہیں چلے گا سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اب انہیں اپنی اقتدار پسندی کو ایک حد تک خیرباد کہنی پڑے گی اور پبلک لیڈروں کی واجبی توقیر لازم ہوگی۔ جو حکام و محکوم کے مخلصانہ تعلقات کے لئے بسا ضروری ہے امید ہے کہ اراکین سول سروس اس اعتماد کو جو ان کی ذات پر کیا گیا ہے صحیح ثابت کر کے دکھائیں گے اور اپنے طریق عمل کی اصلاح پر مائل ہوں گے۔

مدرسۃ العلوم میں فارسی زبان کو ترقی دینے کے لئے وسیع اور اعلے پیمانہ پر ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے روح رواں مسٹر عبد القوی فانی ہیں۔

تبریز میں انقلاب پسندوں کا زور بخوبی توڑ دیا گیا ہے اور شاہ ایران کی فوجیں اس پر بخوبی قابض ہوگئیں۔

ایرانی صوبہ رشت میں رعایا بگڑ گئی۔ انقلاب پسندوں نے یہاں کے گورنر اور کئی اعلے افسر بھی قتل کر ڈالے ہیں۔

ایک نئی تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ شہادت القرآن کے نام تصنیف کیا تھا جسمین حیات مسیح کو بعض آیات سے بزعم خود ثابت کیا اسکے جواب مین شہادت الفرقان قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے جسمین ہر دلیل کو علمی رنگ مین بڑے زور سے توڑا گیا ہے ۴۰ صفحے کی کتاب ٹائپ مٹی کاغذ پر چھپی ہے ۲ قیمت ہے احباب خصوصاً سیالکوٹی جو اکثر اسکے جواب کی مدت فرمایا کرتے تھے اسکی بہت سی کاپیان خرید کر مفت تقسیم فرماوین۔ دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔

اوامر و نواہی قرآن کریم

جسکو جناب عرب صاحب عبد المحی نے ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے۔

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس مین چہل احادیث بھی ہین باوجود ان خوبیون کے قیمت بجائے عہ کے رعایتی ۹ کر دیگئی ہے اور دفتر اخبار بدر سے درخواست آنے پر روانہ ہو سکتی ہے جلد خرید فرماوین کیونکہ بہت تھوڑی تعداد مین چھاپی گئی ہین۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی مولانا حکیم نورالدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی صاحب کے شاہی نسخون کے مطابق تیار ہوتا ہے ممیرا قسم اول عہ قسم دوم ۸ سرمہ قسم اول ۶ قسم دوم ۸ ۔ علاوہ ازین لنگی پشاوری و کلاہ ہر قسم زری و سادہ بھی موجود ہے۔

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر از قادیان گورداسپور

اہل تجارت کے لئے خاص موقعہ

یہ اخبار چار ہزار آدمیوں کے ہاتھ مین خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے جو صاحب اس مین اشتہار دینا چاہین وہ اشتہار بھجوا دینا اور جو اجرت لکھی گئی ہے وہ پہلے ہی بہت رعایت کے ساتھ تجویز کی گئی ہے۔

تقطیع صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	دو ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
نصف "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۲	۱½
⅛	۲۰	۱۳	۹	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یھلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہین مگر مین کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہون اگر کسی صاحب کو تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہین۔

المشتہر۔ مولوی محمد یسین حفظہ اللہ۔ مانسہرہ۔ (ہزارہ)

نوٹ۔ دفتر اخبار بدر سے بھی یہ ممیرا مل سکتا ہے۔

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والون نے بھی پسند کیا ہے قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہین تو نصف قیمت پھر واپس سے لیجاوینگے اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا بہت جلد منگا لیئے۔

المشتہر۔ امداد نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

(بدر پریس قادیان)

تین برس کی جانفشانی کا ماحصل

یعنی عجیب و غریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود۔ اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ مصنف کے پاس والیان ریاست سے لیکر عام آدمیون تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہین یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلون اور پہاڑون کی سیاحت کا نتیجہ ہین صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخون کو جو ہر شہر اور ہر دیہات مین کوڑیون کے مول تیار ہو سکتے ہین قلمبند کیا گیا ہے۔ کمزوری۔ ناطاقتی۔ جریان۔ آتشک۔ اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخون کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعوی ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہین جو نسخہ ستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اوس سے فائدہ اٹھاؤ اور دعائے خیر سے مصنف کو یاد کرو قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک ۲ر

المشتہر

مینیجر پبلک بک ایجنسی لاہور۔ اندرون دہلی دروازہ

یہ تمام کتابین بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح ۔ معیار الصادقین ۔ براہین احمدیہ ۶ر ۳ر مجلد صہ بے جلد صہ

در ثمین ۔ شری نہہ کلنک اوتار ۔ سیر پرند مجلد ۸ر بے جلد ۶ر ۸ر عہ بے جلد ۸ر

کرشن لیلا ۔ مورکھ سیدھ ۔ سر الشہادتین ۱ر ۱ر ۱ر

غلامی ۔ عصمت انبیاء ۔ جام شہادت ۳ر ۷ر ۱ر

جنگ مقدس ۔ معیار حق ۔ رویائے صالحہ ۸ر ۱ر ۴ر

اسلام کی پہلی کتاب ۔ القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۳ر ۱ر

کامن احمدی ۔ نظم مستورات ۔ کامن الامداد

عیسائی مذہب ۔ البرہان الصریح ۲ر ۰ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ بغیر پیشگی

چہ گویم باتو گراے چہ اور قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان

مورخہ ۲۔ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۱۲ چیت سمت ۶۶ بکرمی

جلد | نمبر (۲۲)

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضاے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی دوسری دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبقہ اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر مؤثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضاے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ نایاب خالص باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے۔ اس کے تیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کے ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے۔

قیمت فی روپیہ (صمہ) پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ (۱۲ عہ) چہارم حصہ (عہ) محصول بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار ڈاکخانہ ڈبی بازار۔ لاہور

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲ مر مع محصولڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲ مر کا وی پی نہیں ہو سکتا اس لئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور یا ۲ مر کے ٹکٹ بھیج دیں۔ نوٹ۔ ۲ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۲ جلدیں مفت دی جاویں گی۔

المشتہر۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

نبود گفتن کہ زر مغربیست + چہ حاجت مشک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس ۵ اصلی سیراب ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔ المشتہر۔ مولوی محمد حسین احمدی۔ داتہ۔ مانسہرہ۔ ہزارہ

نوٹ۔ یہ میرا دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

"پیامِ صادق"

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۳

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۸ مورخہ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء)

مکان شریف گذشتہ نمبر میں دہرم کوٹ رندہاوا اور ڈیرہ بابا نانک کے ذکر کے درمیان رتڑ چھتڑ کا ذکر آئندہ نمبر میں کرنے کا وعدہ کیا گیا تہا سو عرض کیا جاتا ہے۔ یہ مقام حضرت امام علی شاہ صاحب کے سبب مشہور ہے جن کے پوتے سید میر مبارک اللہ صاحب آجکل گدی نشین ہیں جو بڑے اخلاق سے پیش آئے صاحب موصوف کی وفات ۱۲۸۲ ہجری میں ہوئی مگر ان کے زمانہ میں جو حال رتڑ چھتڑ کا سنا جاتا ہے اور جو ان مکانات کی وسعت سے معلوم ہوتا ہے جو اس زمانہ کی ضرورتوں کے سبب بنائے گئے تھے اب تو سچ پوچھو تو اس کا نام و نشان بہی نہیں یا تو یہ حال تھا کہ جیسے میرزا ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ہندوستان - افغانستان - عرب کے لوگ جوق در جوق وہاں پڑے رہتے تھے۔ امرا - صلحا - حفاظ - قراء - تجار - زراعت پیشہ - القصہ ہر قسم کے ہر ملک کے آدمیوں کا وہاں مجمع نظر آتا تھا دروازے پر ہاتھی بندھے رہتے تھے۔ تعمیر کا کام ہر وقت جاری رہتا تھا۔ پنجگانہ نماز کا وقت رونق و برکت کا ہوتا تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ ساری خانقاہ - مسجد - مکانات - مسافر خانہ میں ہم پھر گئے سب خالی اور سنسان پڑے ہیں۔ مکانات گرتے جاتے ہیں ان کی مرمت کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ضرورت ہے کئی حویلیاں بالکل ویران سی ہو گئی ہیں مسجد میں بھی وسعت اور شان و شوکت تو ہے مگر آبادی ندارد۔ سوچنے کی جگہ اور عبرت کا مقام ہے کہ خدا تعالے نے اپنے ایک پیارے حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کو محض اپنے فضل و کرم سے ایسا امتیاز و عروج بخشا اور ان کے واصل باللہ ہوتے ہی خدا تعالے نے اپنی رحمت کا خوانچہ اٹھا لیا اور جس طرح لوگ دور دراز کے سفر برداشت کر کے کشاں کشاں یہاں پہنچتے تھے۔ اب کچھ نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ رحمت الٰہی کی کشش جو اس زمانہ کے بزرگ میں تھی وہ اب پچھلے لوگوں میں باقی نہیں رہی آخر وہ بہی ایک انسان تھا جس نے ہزاروں کو کھینچ لیا اگر آج اس کی اولاد کے لوگ اسی سنۃ اللہ کی طرف توجہ کرتے اور خیال کرتے کہ وہ کشش آج اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے کس کو عطا کی ہے تو ان پر حق کھل جاتا اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مامور بھیجا اور ہر طرف سے ہر قسم کی مخلوق کشاں کشاں اس کے دروازے پر آ رہی ہے اگر بڑے بڑے صوفیاء کی اولاد اور جانشین لوگ اللہ تعالے کی طرف رجوع کرتے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو قبول کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی پہلے سے بھی بڑھ کر عزت کرتا اس سلسلہ کے ممبروں میں سے ایک صاحب جن کا اسم مبارک حضرت میر عابد علی شاہ صاحب ہے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ نے انپر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے الہام الٰہی کا دروازہ ان کیواسطے کھولا گیا ہے میر صاحب موصوف کے دادا حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب اوّل حضرت سید امام علی شاہ صاحب کے پیر بھائی بہی تھے۔ حضرت حاجی حسین شاہ صاحب کی فوتیدگی کے بعد جب حضرت امام علی شاہ صاحب ان کے جانشین ہوئے تو حضرت بہادر علی شاہ صاحب بہی ان کی بیعت میں داخل ہوئے اور باوجود ہم ہم کتب ہمقوم ہونے کے اپنا مال اپنی جان اپنی خواہشیں اور اپنے ارادے سب کے سب اپنے پیر حضرت امام علی شاہ صاحب کے قدموں پر سچے دل سے نثار کر دئے جیسے کہ حضرت حسین شاہ صاحب نے رویا میں ان کو فرمایا تہا دوسری طرف حاجی حسین شاہ صاحب مرحوم نے حضرت بہادر علی شاہ صاحب کی نسبت حضرت امام علی شاہ صاحب کو یہ تاکید فرمائی تہی کہ ان کا حصہ آپ کے پاس ہے۔ بدین وجہ حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم بہی حضرت بہادر علی شاہ صاحب سے ایک بے انتہا فوق العادت شفقت رکھتے تھے۔

حضرت سید عابد علی شاہ صاحب نے بہ سبب اس اخلاص اور محبت کے جو ان کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے ساتھ اور آپ کے خلیفہ اوّل کے ساتھ ہے۔ عاجز راقم کی بہت ہی عزت افزائی کی۔ ڈیرہ بابا نانک تک میرے ساتھ آئے وہاں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اسی روز رات مجھے رویا میں دکھلایا گیا کہ آپ حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب کے پوتے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب ہیں گویا میر صاحب کا نام مجھے صادق علی شاہ تبلایا گیا جو ان کے صدق اور اخلاص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان کو اللہ تعالے کے حضور ہے۔

صوفیوں کے خاندان میں ظاہری طریق ادب آداب جو ہوتا ہے اس کی خوشبو ابتک مکان شریف کے بزرگوں میں پائی جاتی ہے۔ چھوٹے بڑے سب اچھی طرح ہمارے ساتھ پیش آئے جو بزرگ گدی نشین ہیں وہ بہت خوش اخلاقی سے دیر تک پاس حال رہے میرے وہاں ٹھہرنے کے واسطے اصرار فرمایا رخصت کے وقت مشایعت کی۔ البتہ ان کے چھوٹے بھائی صاحب کسی قدر ملانوں کی صحبت سے اثر یافتہ معلوم ہوتے تھے کیونکہ آپ نے احقر کے بیٹھتے ہی معاً ایک تذکرہ شروع کر دیا اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن بدون کسی تعلق سابقہ کے ایک نووارد مہمان کے ساتھ کلام کے پہلے سلسلہ جنبانی کا سوال وجواب سے آغاز کیا جانا ان کی اپنی شان کے خلاف تہا۔ میر نصیر علی صاحب بڑے اخلاص سے ملے میر محمد حسین صاحب بڑی محبت اور تپاک سے ملاقی ہوئے صاحبزادہ میر لطف اللہ صاحب اس وقت گھر میں موجود نہ تھے ان کے ملنے کا شوق رہا۔ راقم خود دعا مانگتا ہے اور جملہ ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ وہ سب تہ دل سے جناب باری میں دعا مانگیں کہ وہ پیارا مولا کریم اس سارے خاندان کو معہ سب متعلقین کے اپنے بھیجے ہوئے اپنے پیارے امام الوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کے نور سے منور فرمائے

(آمین ثم آمین)

انجمن احمدیہ شملہ

روئیداد جلسہ منعقدہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

یہ جلسہ حسب معمول بعد انوار قریب ۴ بجے شام زیر صدارت جناب مولوی خدا بخش صاحب منعقد ہوا اس جلسہ میں حسب ذیل کارروائی ہوئی۔

صوفی شمس الدین صاحب نے ایک تجویز پیش کی وہ تجویز یہ تہی کہ جملہ انجمنوں کی طرف سے پورا موعودہ چندہ بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے واقعی سکول کا کام رک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے انجمن احمدیہ شملہ کے سب اصحاب اور دیگر سب انجمنوں کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنی چاہیئے کہ ہر ایک جو اپنے آپ کو انجمن احمدیہ کا ممبر سمجھتا ہے سکول کے واسطے مبلغ ایک روپیہ چندہ کا اپنے سر سے یا اگر پہلے سکول کے بارے کچھ چندہ ادا کر چکا ہو تو بار دوم اپنے ذمہ لے اور منجملہ ہر ایک صاحب خواہ یکمشت خواہ دو تین ماہ میں ایک روپیہ ادا کر دے اور اس تجویز سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر چار لاکھ کی جماعت میں سے بیس ہزار آدمی بھی فی آدمی ایک روپیہ کے حساب سے ادا کر دیں گے تو بڑی عمدگی سے سکول بلڈنگ طیار ہو جاوے گی اس تجویز پر سب ممبران انجمن احمدیہ شملہ نے آمنا و صدقنا کہا اور ساتھ ہی یہ بہی قرار پایا کہ یہ تجویز اخبار میں شائع کر کے سب انجمنوں کی خدمت میں التماس کی جاوے کہ وہ بہی اس نیک تحریک میں ضرور حصہ

مکتوب امیر المومنین

۱۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ یہ ہے ہمارا اصل دین۔ پھر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پھر آخر فقہ حنفیہ پر عملدرآمد ہے۔

۲۔ ہماری کتب دینیات۔ قرآن کریم۔ بخاری۔ مسلم اور موطا اور فتوح الغیب سید عبد القادر جیلانی۔ فقہ حنفیہ جو مخالف کسی صحیح حدیث کے نہ ہو۔

دین احمدی کسی جدید دین کا نام نہیں اور ہرگز نہیں لوگ جو چاہیں کہیں۔

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ذیل کا کارڈ آپکے اخبار میں اشاعت کے لئے ارسال کرتا ہوں بدین غرض کہ تا دوسرے احباب کے لئے موجب تحریص ہو اس سے پہلے بھی بعض جگہ سے ایسا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آیا ہے بہتر ہو آپنے الگ جمع کر دیا ہے کہ بوقت ضرورت کسی نیک مصرف پر لگا یا دیا دے چونکہ ایک قومی سلسلہ میں طرح طرح کی ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں اس لئے جن تنگ سے احباب اس سلسلہ میں مدد کر سکیں۔ وہ تائید سلسلہ ہی ہے۔ بیماریوں کے وقت میں صدقات کا خاص حکم بھی ہے۔ مگر جو صدقات قومی رنگ میں جمع ہو کر تقسیم ہو سکیں وہ بہت سے خیر و برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ والسلام۔ محمد علی۔

بخار کے دنوں میں میری بیوی صاحب سخت بیمار ہو گئی اور بفضلہ تعالیٰ صحت ہونے پر اس نے اپنا لونگ فی سبیل اللہ کر دیا اور پھر ساتھ ہی بندہ بھی اس سے زیادہ تر بیمار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا رحم ہونے یعنی صحتیاب ہونے پر اس بھاگوان نیک سیرت نے اپنے کانوں کی نقرئی ڈنڈیاں بھی براہ مولا نذر کر دیں۔ اب اس زیور کی قیمت حسب نرخ بازار پندرہ روپیہ بنی ہے۔ لیکن بندہ نے ۱۶ روپیہ مقرر کیے۔ اور چار روپے ایک سابقہ پانچ روپیہ کی نذر میں سے (جو اپنے مکان کے پانی سے بچ رہنے کے بابت مانی ہوئی تھی) لیکر کل بیس روپیہ ارسال بحضور الوہ ہیں۔

الراقم۔ عاجز کرم الدین احمدی۔ ڈنگہ ضلع گجرات

المعنی

گھراٹ کا پانی۔ ایک صاحب نے ضلع جہلم سے دریافت کیا ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک چشمہ ہے لوگ درد دورے آتشک میں اس کا پانی استعمال کرتے ہیں جس سے اسہال آتے ہیں اور مرض کو آرام ہوتا ہے کیا یہ جائز ہے۔ فرمایا یہ ایک قدرتی علاج ہے۔ گھراٹ کا پانی مفید ہوتا ہے بیشک استعمال کیا جائے۔

سوال۔ جن عورتوں کو ان کے خاوند دکھ دینے کی نیت سے نہ بساتے ہیں اور نہ ہی طلاق دیتے ہیں کیا ان کے نکاح دوسری جگہ کر دینے چاہئیں۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تمسکوھن ضرارا عورتوں کو ضرر دینے کے لئے مت روکو۔ ولا تضاروھن عورتوں کو ضرر مت دو۔ لا تتخذوا آیات اللہ ھزوا اللہ تعالیٰ کی آیات کو ٹھٹھے میں مت ڈالو۔ پھر آپ تو تو سے کام لو صلح کی کوشش کرو اگر نہ ہو سکے۔ تو چند شرفاء کے سامنے عذر پیش کر کے توکلاً علی اللہ اور جگہ نکاح کر دو۔ نور الدین

کس سے کہوں

(از منشی نعمت اللہ صاحب مضطر بدایونی)
حال قادیانی

بیٹھے بٹھلائے یہ کیا دل کو ہوا کس سے کہوں
یک بیک ہاتھ سے جاتا ہی رہا کس سے کہوں

کون سنتا ہے فقیر ان کی صدا کس سے کہوں
جو گزرتی ہے میرے دل پہ بھلا کس سے کہوں

صدمۂ ہجر سے کرتا ہوں بکا کس سے کہوں
مثل پروانہ تیرے غم میں جلا کس سے کہوں

نہ کہوں تجھ سے بھلا تیرے سوا کس سے کہوں
کس کو ہے تیرے سوا دردِ مرا کس سے کہوں

کام میرے تو اڑے وقت میں آ کس سے کہوں
میرے مولا میری بگڑی کو بنا کس سے کہوں

غیر سے کہنے کی عادت ہی نہیں ہے میری
تیرے دروازے پہ کرتا ہوں دعا کس سے کہوں

داستاں عشق و محبت کی سناؤں کس کو
سن کے گھبرائیگا لمبی ہے کتھا کس سے کہوں

کوچۂ عشق میں جس دن سے رکھا ہے قدم
دل نے بھی ساتھ میرا چھوڑ دیا کس سے کہوں

میرا دیا ساتھ ...
شربت وصل کا دی جام پلا کس سے کہوں

اب تو دے جلد خبر اے میرے پیارے مولا
کشمکش سے مجھے دنیا کی چھڑا کس سے کہوں

ہاتھ باندھے تیری ڈیوڑھی پہ کھڑا ہوں پیارے
دردِ عصیاں کی عنایت ہو دوا کس سے کہوں

ہے تڑپ دل میں کسی طرح تو راضی ہو جائے
تو ہی بتلا دے مجھے اپنی رضا کس سے کہوں

مضطر تفتہ جگر درد سے تڑپے کب تک
کوئی تسکین کا دے لفظ سنا کس سے کہوں

پوربی زبان

(خاکسار اشرف از کوہاٹ)

توہے ڈھونڈت ڈھونڈت شام بھئی موئے درس دکھا دو سانوریا
توری پیت کی مست الست بنوں موہے ایک پلا دو ساگریا
کیا لکھوں پیت پیا اپرلت ہے، توری شان میں کیا کچھ گاوت ہے
میں دیکھ سکھی پیا آوت ہے سنے نور کی سر پہ چادریا
لکھوں شان میں توری کیسے پیا لکھی صفت توری ہے آپ خدا
تین احمد نام کی صل علیٰ دن رین بجاؤں بانسریا
کیا لکھوں کو کبوب بچھاڑ رہے پب رن سے خوب اکھاڑ رہے
لگا اجل کا تیغ آثار رہے ہوا نرک میں اس کا باسریا
جو آتھم کو جل نے گھیر لیا کچھ باطل نے پھیر پھیر لیا
دکھ اس نے آپ ہی ٹیر لیا ہوا موت کو کچھو تابا دیا
گلی بیری کے ہے آگ تب تن من خم ٹھوا جب رن میں
کچھ سوچ پڑی اس کے من میں تن چھوڑ ہوا وہ بھاگریا
تورے نام کا سورج چمکا ہے تب دل بیری کا تمکا ہے
تو ان کے دل میں دہکا ہے تو ہے دیکھ بھیا ہے خاوریا
کچھ تورا چہلت دکھت ہے، مورا بیاسے پیا للچاوت ہے
نت وصل تورا جیا چاہوت ہے، بھر دو آس موری کی گاگریا
تورا نام کرتن او تار رہیو موری بگڑی بات سنوار دیجیو
ناؤ اشرف کی منجدھار بہیو کر دو پار پیا موری ناؤ...

ضرورت آج کی ڈاک میں ایک شریف دیکھ... درخواست کرتے ہیں کہ میں کم... ہوں کسی بھائی کے پاس اگر جگہ خالی ہو...

ایڈیٹوریل

ابراہیم پر حملہ

اس زمانہ کے بعض لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ مضمون لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو اسوقت ان کا دماغ عرشِ معلّے پر جا پہنچتا ہے اور وہ بڑے بڑے بزرگوں کو ہیچ سمجھتے ہیں اور وہ کچھ کہہ جاتے ہیں جو انہیں کہنا چاہیئے نہیں تہا۔ تصور تو ہوتا ہے اپنے فہم کا اور الزام دیتے ہیں انکو۔ جن کے آگے سو برس زانوئے ادب تہ کریں تو ان کا کلام سمجھنے کے قابل ہوں۔ چنانچہ قاضی حمید الدین صاحب حمید اپنی انشاء پردازی کی رو میں ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت یہی کچھ ناواجب کلمات فرما گئے ہیں۔ دیکھئے پیسہ اخبار ۸ مارچ کالم ۲ صفحہ ۳ "ان کی روحانی استعداد میں کچھ کمی تہی اور اس کمی کے باعث ان سے کچھ دنوں اول اجرام سماوی کی پرستشوں کی غلطی بھی ہوئی۔ اگرچہ وہ بعد میں فیضانِ الٰہی کی تائید سے سنبھل گئے۔ مگر آفتاب اور مہتاب کو انہوں نے پہلے پہل جو کچھ سمجھا تہا۔ وہ مخفی نہیں ہے اور اسی ادراکی اور دماغی اور روحانی نشو و نما کی کمی کے سبب ان سے عزیز شے کے عوض سینکڑوں انسانوں کی قربانی ظہور میں آئی"۔

میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کے برگزیدہ ابراہیم کی روحانی استعداد کمال درجہ تک پہونچی ہوئی تہی اسی لئے آپ منصب نبوّت پر سرفراز ہوئے اور اجرام سماوی کی ستائش میں آپ سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ بلکہ آپ نے اپنی قوم کو اس غلطی پر متنبہ کیا جسمیں وہ گرفتار تہی۔ چنانچہ قاضی حمید اگر قرآن مجید کے اس مقام پر ذرا بہی تدبّر کرتے تو ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے دیکھئے اسی ابراہیمؑ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

واذ قال ابراھیم لابیہ اٰزر اتتخذ اصناماً اٰلھۃً - انی اراک وقومک فی ضلٰلٍ مبین

اب حمید صاحب مجھے بتائیں کہ جو شخص اس عرفان و ایقان تک پہونچ چکا ہو اور توحید کا اپنے قلب میں ایسا جوش رکھتا ہو کہ اپنے چچا تک کو ڈانٹ دیا ہو اور قوم کو صریح الفاظ میں "صریح گمراہی" میں کہہ رہا ہو۔ کیا اس کا فہم قاضی حمید سے بھی گیا گذرا تہا۔ کہ وہ سورج یا چاند کو اپنا رب سمجھے گا۔ حضرت! آؤ میں آپ کو بتاؤں۔ یہاں ہزارہا بطور [illegible] کر رہے ہیں۔ کیا یہ ستارہ میرا رب ہے، یا کیا یہ چاند میرا رب ہے یا کیا یہ سورج۔ جو سب زوال پذیر ہیں۔ پھر اس سے آگے فرماتا ہے ہرگز نہیں۔ میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں میں تو آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے کی طرف متوجہ ہوں۔

اسی طرح قربانی والے مقام میں آپ نے دہوکہ کہا یا ہے اول تو قرآن مجید میں سواد نشوں کا ذکر ہی نہیں۔ دوم وہ تو ابراہیم نے اپنی قوم کو جو انسانی قربانی کی غلطی میں تہی ایک آسان راہ بتائی کہ انسان کی نہیں بلکہ حیوانات کی قربانی کرنی چاہیئے جس کے فوائد کے آپ بھی قائل ہیں گویا اپنے عمل سے ابراہیم نے ایک بد رسم کا قلع قمع کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فہم قرآن دے۔ وہ ایسی لغزشیں نہ کہایا کریں کہ انبیاء کے درکنار ملائکہ کا صوت پر بھی کہٹی سیزم کرنے لگیں۔

اُردو پر حملہ

آجکل اخباروں میں اس مضمون پر بحث ہو رہی ہے کہ پرائمری سکولوں میں اُردو کی بجائے پنجابی میں تعلیم دینی چاہیئے یا نہیں۔ ہندو خدا جانے کس وجہ سے اردو کے مخالف ہیں (حالانکہ یہ زبان ملک کی مشترکہ زبان ہے کوئی خاص مسلمانوں کی زبان نہیں) کہتے ہیں کہ پنجابی میں تعلیم ہونی چاہیئے مگر وہ اس مشکل مسئلہ کو حل نہیں کرسکتے اور نہ کرسکیں گے۔ کہ کونسی پنجابی میں تعلیم دیجائے کیونکہ مختلف ضلعوں میں مختلف پنجابی بولی جاتی ہے مسلمان کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جو ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک یکساں سمجھی جاتی ہے۔ پس اسی کو رائج کرنا چاہیئے مگر مجھے خوف ہے کہ حامیان پنجابی کی خفیہ کوششیں ان کو اپنے مقاصد میں کامیاب نہ کردیں خدانخواستہ اگر ایسا ہوگیا تو پھر ایک پیاری ادبی اور علمی زبان ہم سے چھن جائیگی اور اسکی بجائے بہن اجیرگی کو اج مرگئی پڑہانے والا رسم خط رہ جائے گا۔

ان کوششوں میں سے ایک یہ ہے کہ اردو میں آہستہ آہستہ بھاشا و سنسکرت کے بے شمار الفاظ داخل کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ جس ہندو رسالے یا اخبار کو اٹھاؤ اس کی اردو میں کئی لفظ ایسے ہونگے جن کو مسلمان مطلق نہیں سمجھ سکتے اور اگر یہی بات رہی تو پھر ایک وقت آنے والا ہے کہ اردو میں سوائے ہے اور ہو کے اور سب الفاظ ہندی و بھاشا و سنسکرت کے رہ جاوینگے افسوس تو یہ ہے کہ بعض نوجوان مسلمان انشاء پرداز بھی جدت پسندی کی کے تئیں ایسے الفاظ اپنے کلام میں داخل کرتے جاتے ہیں اور عربی کو بالکل بھول گئے ہیں ہم نے وقت پر خبردار کردیا ہے اب کوئی اس کا انتظام کرے یا نہ کرے اس کا اختیار ہے۔

(ایمونیکا پیلڈ)

اسلام میں حقوق نسوان

(مسئلہ وراثت نمبر ۱)

خاتون عصمت نے اپنی بہنوں کے لئے اس حصۂ میراث کے لینے کا دعویٰ پیش کیا ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے میت کے مال میں سے مقرر کیا ہے۔ مضمون کو آیات و احادیث سے مدلل کیا گیا ہے اس لئے اس پر کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں لڑکیوں کو ورثہ دینے میں کچھ مشکلات ہیں ان میں سے ایک تو یہ کہ وہاں کے لوگ اکثر کاشتکار ہیں جو زمینوں کے مالک ہیں۔ زمینیں مختلف کنوؤں پر ایک ایک دو دو بیگھہ ہیں اب ان میں سے لڑکی کو دوسرے حقداروں کی موجودگی میں ایک ایک دو دو مرلے حصہ آتا ہے۔ یہ زمین کشمیر کی دل والی زمین تو ہے نہیں کہ منتقل ہوسکے اس لئے زمین نہیں دی جاتی اور اس کے عوض میں کچھ اور اسباب دیدیا جاتا ہے جسے میں جہیز کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ ہندوستان کے لوگ اپنی لڑکیوں کے جہیز میں جو اہتمام کرتے ہیں وہ معزز ناظرین سے مخفی نہیں کہ کئی زمیندار اس سے بڑھنے کی وجہ سے مفلس و قلاش ہوگئے ہیں آپ کو تو ترکہ کے حصے کا مطالبہ ہے اور میرا خیال ہے کہ جہیز میں اس حصہ کا دو چند سہ چند بلکہ چار چند دیدیا جاتا ہے۔ پس ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ لڑکیوں کو کچھ نہیں دیا جاتا ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ لڑکیوں کو باقاعدہ حصہ تقسیم نہیں ہوتا یا جہیز دیتے وقت یہ نیت نہیں کی جاتی جو فی الواقع ایک غلطی ہے۔

میں ذاتاً تو ہی حیران ہوں کہ ہماری قوم سے اسلامیت کیسی گمی گذری ہے۔ کہ اسلام کے موٹے موٹے احکام بھی نہیں مانے جاتے۔ چنانچہ ایک ... وراثت کے مسئلہ کی جانب ہی دیکھو۔ جو خاص حق فرزند اناث ہے۔ افسوس! بڑے بڑے علماء شمس العلماء اسکی جانب کوئی توجہ نہیں کرتے۔ اسلام میں لڑکیوں کے لئے ورثہ کا مال دینے کا صریح حکم ہے۔ مگر ہم کو ورثہ کا مال نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ سرکار کی طرف سے بھی ہر نئے بندوبست پر مسلمانوں سے پوچھا جاتا ہے کہ اپنے متوفیوں کے مال کس طرح تقسیم کرنا چاہتے ہو۔ تو جواب دیا جاتا ہے۔ کہ رواج سابق منظور ہے (یعنے

ترکہ سے لڑکی کا کوئی حصہ نہیں) گویا مسلمان اسلام کے ایک فریضہ کو رواج سابق سے مقدم نہیں جانتے۔ یہ ایک صریح ظلم ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا) جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرکے اس کی حدوں پر سے آگے بڑھے۔ ہمیشہ داخل دوزخ ہوگا۔ مگر ہمارے بھائیوں کو جو بہت بڑے القاب رکھتے اور اسلام و قرآن فہمی کا دعوے کرتے ہیں کوئی پرواہ نہیں ذرا اس آیت کو سوچیں تو سہی اور مومنوں کا تو نشان ہی ہے کہ انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا واطعنا ... فاولئک ھم المفلحون۔ یعنے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاوے تاکہ ان میں فیصلہ کرے۔ تو وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا۔ پس یہ لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ پھر اب اللہ و رسول کا فیصلہ تو یہ ہے کہ للنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا۔ عورتوں کے لئے حصہ ہے اس مال سے جو ماں باپ اور ان کے رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت۔ حصہ فرض مقرر ہے اب جو اس کی مخالفت کریں کیا ان پر بموجب حکم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ۔ عذاب نہ آئیگا۔ مگر عذاب تو آ چکا یہی جیسے مسلمانوں نے اپنی لڑکیوں کے حق مارے خدا نے خود ان کو مفلس و غریب کر دیا۔ جس مال کے لئے انہوں نے اتنا ظلم کیا وہ مال بھی ان کے پاس نہیں رہا۔ پھر اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے باپ دادا سے یہی دستور چلا آتا ہے لیکن کیا وہ اپنے باپ دادا کا کلمہ پڑھتے ہیں یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ دراصل میراث کا جھگڑا تو جناب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا سے شروع ہے خیر ان کو تو دنیا کی پرواہ نہ تھی اور نبی کے ورثہ میں مال ہوتا ہی نہیں لیکن یہ لوگ کیوں اپنی بیٹیوں کا حق مارتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ۔ جس کسی نے ورثہ کا حق مارا۔ اللہ اس کا ورثہ جنت سے کاٹ دیگا ایک مومن کانپ اٹھتا ہے جب وہ ایسا وعید الٰہی دیکھتا ہے پھر جو مال لڑکیوں کا حصہ ہے وہ بیگانہ حق ہے۔ اور بیگانہ حق کھانا تو حرام ہے پس یہ کیونکر مومن کے لئے جائز ہو سکتا ہے۔ غالباً اگلے مسلمانوں میں جو اسقاط کی رسم جاری تھی وہ اسی لئے مردہ پر کی جاتی کہ میت کا ترکہ اس کے وارثوں میں مطابق شریعت محمدی تقسیم کر دیا جاوے۔ یہ بہت عمدہ طریق تھا

واقعی ملاں کا فرض ہے کہ اس وقت وراثت کا مفصل وعظ کہے اور لوگوں کو پورے حقوق سے مطلع کرے یہ آسان بھی ہے مگر افسوس کہ رسومات نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں رکھا۔ ملاں صاحب تو صرف قرآن حمید کو چند آدمیوں میں چکر دے کر اور روپیہ لے کر فیصلہ کر دیتے ہیں اور بس خیر غیر احمدی جو کچھ کرتے ہیں وہ کریں۔ مگر میں اپنے احمدی بزرگوں سے التماس کرتی ہوں چونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کی جماعت اور صحابہ کرام کا نمونہ قرار دیا ہے۔ پس وہ تو حقوق نسوان کی پوری پوری حفاظت کیا کریں اور اپنی لڑکیوں کو میراث دلایا کریں اور جب ایسا واقعہ ہو تو دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اخبار میں چھپوا دیا کریں۔ میں حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور شیخ صاحب ایڈیٹر الحکم اور ایڈیٹر صاحب بدر کو اس مسئلہ کی جانب متوجہ کرتی ہوں کہ وہ جہاں اور تحقیقاتوں میں صفحوں کے صفحے پر کرتے ہیں اس خاص اور ضروری امر کی جانب بھی توجہ کریں۔ آخر ہمارا بھی آپ لوگوں پر کچھ حق ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور علم بخشا ہے۔ مگر ایک وقت تھا کہ ان گودیوں میں تم پلے ہو جن کا حق بے قدر مارے جاتی ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ انہیں یہ حق دلاؤ ورنہ یہ بے زبان فرقہ تو بولنے والا نہیں اگر یہ مخلوق بھی دوسری طرح ہوتی تو اپنے حقوق ضرور مانگ لیتی۔ یورپ میں تو آجکل پارلیمنٹ میں ممبر بننے کے لئے عورتیں کوشش کر رہی ہیں حتے کہ وزیر انگلستان اور کئی معززین آدمیوں کو سخت تنگ کر رکھا ہے مگر ہم کسی حکومت اور شوکت کی خواستگار نہیں صرف اپنا حق مانگتی ہیں وہ بھی جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے اگر ہم ایسی ہی ذی علم ہوں اور کچھ اپنی زبان میں طاقت رکھتی ہوں تو اپنے حقوق تمام سے پہلے لیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رضامندی سے ہمیں حوصلہ و حیا بخشا ہے ہم اس چکدار ہیرے کو گم نہیں کرنا چاہتیں اور ہم اپنے مالک حقیقی سے امید کامل رکھتی ہیں کہ وہ ضرور خود ہی ہمارے صبر کا اجر دیگا۔ اور قدر و قیمت روز جزا کو بخشیگا۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی ضلع گجرات پنجاب)

لیس الہادی الا ہو

اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اپنی رضامندی کی راہیں کس طرح دکھاتا ہے۔ مفصلہ ذیل واقعہ پڑھیئے۔

ایک شخص نے ایک رات دعا مانگی کہ خدایا سچا رہبر مجھے ملا تاکہ اپنے شکوک کو رفع کراؤں۔ فوراً رات کو خواب آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملے۔ فرمایا۔ تیرے پاس ایک نسواری رنگ کی رومی ٹوپی پہنے شخص آئیگا۔ تیرے شکوک رفع کریگا۔ اسی روز چار بجے میرے دل میں خیال آیا کہ اس شخص کو آج مل کر لیں۔ اسی رنگ کی نسواری رومی ٹوپی اتفاقاً میرے سر پر تھی راستہ میں مجھے ملا۔ السلام علیکم کہہ کر بہ آواز بلند کہا کہ تو وہی ہے جو خواب میں نظر آیا۔ بڑی خوشی سے ملاقات کی۔ ادھر ادھر کے مسئلے پوچھے پوچھاتے تحریرِ بیعت کا کاغذ لکھ کر روانہ کیا۔ ان دنوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں تشریف لے گئے ہوئے تھے وہاں ہی روانہ کیا گیا۔

رات کو خواب میں عبدالرحیم خان ڈار نے دیکھا کہ شہر مدینہ ہے ادھر سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں ایک شخص ان کے پیچھے سفید ریش نورانی چہرہ ہے ہاتھ میں بہت سے کاغذات ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ صاحب رسول اللہ کے پیچھے کون ہے کہا کہ یہی مرزا غلام احمد ہے جو کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میں نے سنتے ہی دونوں صاحبان کو السلام علیکم کہا اور مسیح موعود کے ایک کاغذ پیش کیا جس پر میری بیعت لکھی ہوئی تھی۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ یہ کاغذ مدینہ منورہ کے پیچھے لے جاؤ۔ وہاں دو قبریں ہیں ایک رسول اللہ کی اور دوسری میری۔ میری قبر کھلی ہے انہیں اور بھی بہت سے کاغذات ہیں۔ یہ بھی ڈال آؤ۔ تمہاری بیعت قبول ہے۔ جس وقت خان صاحب نے خاکسار کو یہ خواب سنائی۔ میں بے اختیار رونے لگا۔ اور دل میں گذرا کہ شاید خداوند کریم نے پیارے اپنے کو بلا لیا۔ اس کے بعد چوتھے روز بذریعہ تار سن لیا کہ حضرت اقدس رحلت فرما گئے اور خط بھی انہی دنوں میں لاہور حضرت اقدس کو ملا جب دنیا فانی چھوڑنے کے دن قریب تھے۔

صاحبو! یہ میں نے تمام احوال ان دنوں سے لکھ رکھا ہوتا تھا۔ مگر تشویش سے بھول گیا تھا۔ اب یاد آیا۔ براہ نوازش اس میرے مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں۔ والسلام

رقیمہ نیاز۔ خاکسار مسعود احمد۔ اسلام آباد کشمیر

آسٹریلیا سے ایک خط

آسٹریلیا کی آبادی سب انگریزوں سے بھری ہوئی ہے مگر اس تاریکی میں اور اتنی دور میں بھی خدا تعالیٰ نے اس ملک میں دو احمدیوں کو اپنے فضل و کرم سے ... ہے ایک برادرم مکرم حسن موسےٰ خان صاحب

میان محمد بخش صاحب اصل ساکن لاہور ہیں۔ یہ ہر دو صاحبان اس جگہ سوداگر ہیں اور اپنے سلسلہ کے مبلغ ہیں۔ حسن موسیٰ خان کے احوال سے ناظرین کسی قدر آگاہ ہونگے کیونکہ اخبار میں پہلے بھی ان کا ذکر آچکا ہے انہوں نے بڑی محنت سے حضرت مسیح موعود کے آخری پیام صلح میں سے منتخب فقرے لیکر ایک مناسب تمہید کے ساتھ وہان کے ایک مشہور سربرآوردہ انگریزی روزانہ اخبار عام " دی ویسٹ اسٹریلیا " مورخہ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۲۰ء میں شائع کرایا ہے جس میں اونہوں نے وہان کی پبلک پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوی اور کام اور اس کی مخالفت اور آپ کی کامیابی کو مختصر طور پر بیان کیا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کے مسئلہ کو بھی بڑی خوبی سے لیا ہے اس اخبار کا وہ حصہ ہمارے پاس بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے اور انہیں نیک کاموں میں استعدی کے ساتھ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ برادر مکرم کچھ عرصے سے مرض ضیق النفس سے تکلیف میں ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان کے واسطے دعا فرماینگے۔

ریویوز

کلمۃ الطغراء۔ ایک سو دس صفحے کی کتاب ہمارے پاس بغرض ریویو پہونچی ہے۔ یہ مولوی محمد رفیع رضوی علی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نصر من اللہ وفتح قریب۔ و قل ہو اللہ احد وغیر ذالک آیات واحادیث واقوال کو خط طغرا میں نہایت عمدگی سے مرتب کیا ہے۔ قیمت ۱۲/

۲۔ شرح چہل کاف۔ یہ چند سطروں کی ایک دعا ہے۔ جسے غوث الاعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس میں چالیس کاف ہیں۔ اس لئے اسے چہل کاف کہتے ہیں مولانا نجم الدین نے اس کی بہت عمدہ شرح لکھی ہے اور پھر اس دعا کے نقش تعویذ وفوائد وغیرہ بھی لکھے ہیں۔ جن سے ہمیں گو اتفاق نہیں ہے ان مضامین کے لئے بہت کچھ دلچسپی کا موجب ہیں جو ایسی باتوں کے معتقد ہیں۔ حجم ۲۸ صفحہ قیمت ۲/

۳۔ احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار۔ حجم ۲۰ صفحے۔ قیمت نامعلوم۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس رامپور کی تصنیف۔ افسوس مسلمان اعلیٰ بہ بندی کے ایسے قائل ہیں۔ کہ وہ جب کسی بزرگ کے سوانح لکھنے بیٹھتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اس کے کیرکٹر کو دوسروں کے لئے نمونہ پیش کریں ایسی باتیں اسکی ذات سے منسوب کرتے ہیں کہ جس سے وہ شخص بشریت کی حد سے نکل جاوے اس کتاب میں سید عبد القادر جیلانی کی کرامتیں بھی کچھ عجیب قسم کی ہیں ۴۰ سال ایک وضو سے عشاء اور صبح کی نماز پڑہی۔ چڑیا نے شور مچایا تو آپ کو اس پر غصہ آیا اس کا سر کٹ کر نیچے آپڑا۔ خیر بعض باتیں مفید بھی ہیں۔ چھپوائی کاغذ عمدہ ہے۔ یہ تینوں کتابیں دفتر اخبار ذوالقرنین اعظم مراد آباد سے ملینگی۔

۴۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ خالق باری مصنفہ مولوی احمد الدین صاحب حجم صفحہ ۴۶ انگریزی کے ساتھ اردو ہندی فارسی معنے بھی موجود ہیں۔ اور انگریزی کے ہجے بھی لکھے گئے ہیں یہ رسالہ بہت سی زبانوں کے ضروری الفاظ جاننے کے لئے بہت مفید ہے۔ ۵۔ ظلم پنجاب۔ ایک سو بیس صفحے کی کتاب جس میں عورتوں کا حق وراثت آیات واحادیث سے مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے مختلف علماء کے فتاوی موجود ہیں یہ کتاب دفتر سلطان محمود نمبر ۱۲ لوچیت پور روڈ کلکتہ سے طلب فرمایئے۔

نجد سے ایک خط

یہ خط شیخ نجد (نواح حجاز) ابن سعود کی طرف سے ہمارے مکرم سید عبد الحی عرب کے پاس آیا ہے۔ جس کا اصل معہ ترجمہ کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ امید ہے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ اور دوسرے اخبارات والے بھی اس پر غور کرینگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الی جناب الاحشم جناب الشریف سیدنا السید محمد عبد الحی الحریری المحترم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ثم لا یخفی علی حضرتکم ان سلطنۃ الروم قد تبدلت فی ھذہ الایام الی مجلس الشوری وقام کل قطر من الاقطار یطلب ما یستحقہ لان المساوات بین الامۃ عین المواسات ونحن ایضاً قد سررنا بذالک ولکن لما رأینا المادتین فی قوانینھم فقد حزنا وتکدرنا الاولی منھما انھم جعلوا لسان الکتاب الکریم ولسان النبی الرحیم وراء ظھورھم کانھم فی جانب والاسلام فی جانب لانھم قالوا لابد للذی یدخل فی مجلس النواب ان یکون ماھراً فی لسان الترکی والثانیۃ انھم شرطوا تعلیم لسان الترکی لازماً فی مدارسھم وقد علمت ان ھاتین المادتین من اکبر المصائب علی دیننا الاسلام لان النتیجۃ بینۃ وھی محو لسان العربی من صفحات العالم فلا یخفی علیک نحن الآن قد قمنا قیام رجل واحد علی طلب حقنا بل حق جمیع المسلمین الذین یدینون بدین الکتاب والسنۃ ولا یخفی علی جنابکم ایضاً نحن لا نجمع ولا نسلم حتی یجعلوا لسان العربی لازماً فی جمیع المدارس والیضاً یفرزوا لنا حجاز والعراق من حکومتھم ان کانوا اسلاماً والا نشن علیھم الغارات ونخرجھم من الغارات اذلۃ صاغرین وانا بعون اللہ الجلیل مؤیدون منصورون لان دیننا دین اللہ ولساننا قد نزل بہ کتاب اللہ قال تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام وقال بلسان عربی مبین فیا سیدنا یحق جنابک المارسل ان تشتیر ھذہ الاسطر فی جرائد اھل الھند لیعلموا اخوننا المسلمون انا لسنا من المعتدین علی احد بل نطلب حقاً یرید المخالف ضیاعہ وھذا الحق لیس لنا خاصۃ بل لجمیع اخواننا المسلمین لانہ اذا ضاع لسان العربی فقد یضیع الاسلام ویابی اللہ ذالک ما دامت قوائم سیوفنا فی ایدینا وما دام اخواننا المسلمون یوازروننا ثم نخبرکم بکلمۃ اخری انا نعتقد فی دولۃ البریطانیۃ الانصاف فنحن نطلب منھا الانصاف فیما بیننا وبین الروم والسلام خیر ختام۔ ابن سعود شیخ نجد ۲۷ محرم سنہ ۱۳۲۹ھ

ترجمہ

آپ سے یہ بات مخفی نہیں کہ سلطنت روم میں پارلیمنٹ قائم ہوگئی ہے اور ہر ایک صوبہ اپنے حقوق طلب کر رہا ہے کیونکہ حریت اور مساوات اس امر کی متقاضی ہے کہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور حق رسانی ہو۔ ہم کو بھی یہ صورت معاملات دیکھکر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ مگر پارلیمنٹ کے قوانین میں دو باتیں ایسی ہیں جن سے ہم کو رنج پہونچا ہے اول تو یہ کہ انہوں نے اس زبان کو جو کہ کتاب کریم اور نبی رحیم کی زبان ہے۔ کچھ اس طرح پس پشت ڈالدیا ہے۔ کہ گویا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں کیونکہ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ جو مجلس النواب (   ) میں داخل ہوگا اس کے لئے زبان ترکی کا عالم ہونا ضروری ہے۔ دوم یہ کہ انہوں نے اپنے مدارس میں ترکی زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ دو باتیں دین اسلام کے لئے کم مضر نہیں نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح زبان عربی صفحہ ہستی سے ناپید ہو جائیگی۔ پس اب سب پر واضح رہے کہ ہم یکزبان ہو کر

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(رکوع نمبر اوّل)

سیقول السفہاء - یہ بڑی یاد رکھنے والی بات ہے کہ حرف گیری عیب چینی بہت بُری بات ہے۔ میں چھوٹا بچہ تھا۔ تو ایک کتاب میں نے پڑھی جس کا نام دل بہلاؤ تھا اس میں سے دو کہانیاں مجھے یاد ہیں ایک یہ کہ حضرت مسیح کہیں جا رہے تھے آپ نے ایک مُردہ کُتا دیکھا تو کسی نے کہا کہ دیکھئے کیا خراب شکل ہے آپ نے فرمایا اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں کتاب والا اس کہانی سے یہ عمدہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اچھے آدمی خوبیوں کی طرف نظر رکھتے ہیں مگر بُرے جنہیں میں بدقسمت کہوں گا نکتہ چینیوں کی طرف جاتے ہیں۔ پھر ایک اور کہانی لکھی ہے کہ ایک سور آتا تھا مسیح دیوار کی طرف ہو گئے اور کہا کہ آپ سلامتی سے نکل جاویں۔ کسی نے کہا کہ ایک سور سے ایسا ادب - فرمایا۔ میں زبان کو درست رکھتا ہوں۔

تین قومیں دنیا میں ہیں۔ ایک عیسائی۔ انہوں نے تمام انبیاء کے معاصی کا ذکر کر کے ایک معصوم نبی کے نام سے جو رسالے لکھتے رہتے ہیں ان میں مقدس لوگوں کی اس قدر عیب چینیاں ہوتی ہیں کہ ان کو دیکھ دیکھ کر ہماری کتابوں میں بھی بدگمانیاں پھیل گئی ہیں اس کا نتیجہ دیکھو کہ خود یہ قوم فسق و فجور میں مبتلا ہو گئی ہے کہ شریعت کے قانون کا نام لعنت رکھا ہے اور زنا کوئی جُرم ہی نہیں۔ دوم - بدقسمتی سے مسلمانوں میں چند شریر النفس لوگوں نے دنیا کے لئے دین کا جھوٹا پیرایہ اختیار کر کے غلط فہمیاں پھیلائیں - اور مرسلوں کے دو ذریعوں میں سے ایک کی عیب چینی کر کے ان میں فساد ڈلوایا۔ یہ لوگ تمام صحابہ۔ تابعین - ازواج النبی کو فاسق فاجر۔ ظالم۔ کافر کہتے ہیں۔ حتّٰی کہ ان کے ایک مفسر نے لکھا ہے۔ آدمؑ سے لے کر اب تک کوئی گناہ نہیں جو کہ ایک عمر نے نہیں کیا اور وہ تمام اہل بیت پر تبرّا کرتے ہیں۔

تیسری قوم آریہ کی ہے۔ ان کی نظر بھی عیب ہی پر پڑتی ہے اپنی خوبی کے اظہار کا کوئی ذریعہ نہیں۔ ہاں دوسرے مقدسوں کو گالیاں سُناتے ہیں ایکی سزا انہیں یہ ملی کہ خود نیوگ کا مسئلہ ان میں جاری ہوا۔ جو فسق و فجور کی جڑ ہے۔

یہ تین قومیں میں نے دیکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کہ انہوں نے اس بدگوئی کا نتیجہ نیک نہیں اُٹھایا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کو عیب شماری کا شوق ہے مگر میں سچ کہتا ہوں اور اپنے مشاہدے سے کہتا ہوں کہ جو دوسروں کے عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس عیب میں مبتلا نہ ہو جائے اس رکوع میں بھی ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے۔

سفہاء - جمع سفیہ۔ ثوب سفیہ۔ وہ ردّی کپڑا جو بہت ہی خراب ہو۔ سفیہ کہتے ہیں اس شخص کو جو دینی دنیوی عقل عمدہ نہ رکھتا ہو۔ قرآن کریم میں ہے۔

لا تؤتوا السفہاء اموالکم۔ یہ کام سفہاء کا ہے کہ دوسرے کی عیب شماری کرتے رہیں اور ہر وقت اعتراض ہی کرتے رہیں۔

ماولّٰھم۔ کس چیز نے ہٹا دیا ان کو۔

کذٰلک - بسبب ایسی ہی باتوں کے - اسی لئے اپنی تدبیروں سے یہاں کذالک کے یہی معنے ہیں۔

اُمّۃ وسطاً - اعلےٰ درجہ کے لوگ۔

شھداء - نگران

نعلم - تا ہم دیکھیں

ممّن - ان لوگوں سے الگ کر کے

ایمانکم - تمہاری نمازوں کو

حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ معظمہ میں تھے اس وقت بیت المقدس کی طرف سو منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ہر قوم میں ایک نہ ایک مسئلہ بہت عزیز ہوتا ہے اور اس پر سب قوم متفق ہوتی ہے۔ دیکھو ہندوؤں میں ان میں۔ جھوٹ فریب۔ دغا۔ زنا۔ شراب سب کچھ ہے مگر ایک مسئلہ ہے ان میں قومیت کا کہ برہمن کھتریوں سے بیاہ نہ کرے۔ کھتری شودروں سے الگ رہیں۔ اس مسئلے کے کوئی خلاف نہیں کرتے۔

ایک مسلمان جھوٹ بولے۔ چوری کرے۔ دغا دے۔ حرامخوری سے مال چھین لے سب کچھ کرے مگر مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان سوّر کھا لے۔ تو میں نہیں سمجھتا اُسے کوئی مسلمان سمجھے۔ حالانکہ دوسری حرام چیزوں کے مرتکب ہونے سے ایسا نہیں سمجھا جاتا۔

اسی طرح عرب والوں میں ایک مسئلہ تھا اور وہ مکہ معظمہ کی تعظیم کا تھا وہ ہر بدی کا ارتکاب کر لیتے تھے مگر کبھی مکہ پر چڑھائی نہ کرتے۔ چڑھائی تو در کنار اس کے حدود میں شکار نہ کرتے کوئی پناہ لیتا تو پھر اس سے تعرض نہ کرتے۔ قرآن کریم میں اسی لئے اطعمھم من جوع و اٰمنھم من خوف اور یتخطف الناس من حولھم فرمایا یہاں تک ادب تھا کہ مکّہ میں آمد و رفت کے دنوں تمام جنگ موقوف ہو جاتے تھے۔ ایسے موقعہ پر اللہ نے دل میں ڈالا کہ مکہ قبلہ ہونا چاہیئے۔ مگر چونکہ وہاں بُت پرستی تھی اور یہ دین محض توحید تھا اس لئے پہلے اجازت نہیں ملی۔ پھر جب مدینہ

لئے۔ تو وہاں یہودی بیت المقدس کی تعظیم کرتے تھے اس وقت ارشاد باریتعالیٰ
لکہ ... کہ قبلہ بنایا تھا معلوم ہو کہ من یتبع الرسول۔
تقلب وجھك فی السماء۔ تیری توجہ اس بات کی طرف کہ آسمان سے وحی نازل ہو
اور اخیری قبلہ کھلے۔
بکل اٰیۃ - ۱۲ باب پیدائش۔ یسعیاہ ۴۲ - ۴۵ - ۶۰ بیت اللہ کے
اعزاز کو بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو مکہ کے متعلق ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خواہ کس قدر آیات پیش کرو یہ مانینگے نہیں تیری کیا
مانیں ان میں اپنا اتفاق نہیں۔
یعرفونه کما یعرفون ابناءھم۔ انسان بیٹے کو پہچانتا ہے اور اسے اپنا بیٹا
مانتا ہے حالانکہ اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر مشکلات کا سامنا ہے۔ ممکن ہے کہ
وہ اس کے نطفے سے نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی حد تک تو ہم سمجھا چکے ہیں کہ جتنی
باپ بیٹے کے لئے ثبوت درکار ہے اور اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر کوئی شبہات
نا۔

۳ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۲)

ولکل وجھة ھو مولیھا۔ توجہ دو طرح کی ہے۔ ایک یہ کہ کسی طرف کو مونہہ کرنا
دوسرے یہ کہ کسی کی پرستش کرنا۔
ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مسلمان سنگ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا
کیا تم کسی کے بوسہ لینے کو پرستش سمجھتے ہو؟ پھر اس نے کہا کہ تم قبلہ کی طرف منہ جو کرتے
ہو میں نے کہا کہ تم میری طرف مونہہ کرکے کھڑے ہو کیا یہ پرستش ہے پھر نماز کے
تمام ارکان کی طرف خیال کرو۔ کعبہ کی طرف منہہ نہیں رہتا بلکہ رکوع میں زمین کی طرف
ہوتا ہے داہنے بائیں بھی مونہہ ہوتا ہے پس کسی کی طرف مونہہ کرنا اور بات ہے اور پرستش
کرنا اور بات۔ پھر یہ کہ مکہ معظمہ کی نسبت نہ کوئی خواہش ہے نہ کوئی درخواست مکہ معظمہ
سے ہوتی ہے نہ کوئی اس سے لیا کرتے ہیں۔ آنحضرت نبی کریمؐ کے روضہ مقدسہ
کیطرف مونہہ کرکے نماز پڑھتے میں لوگ یہ خیال کرسکتے تھے کہ یہ نبی کی پرستش کرتے
ہیں مگر جو لوگ مکہ کے درمیان ہوتے ہیں ان کی اور خصوصاً حنفی مصلی والوں کی تو مدینہ
کی طرف پیٹھ ہوتی ہے۔
انسان کی ایک رُوح ہوتی ہے رُوح کا آگا پیچھا دایاں بایاں کچھ نظر نہیں آسکتا
پس جو عبادت روح سے متعلق ہے اس کے ساتھ جہات کو کوئی تعلق نہیں مگر جسم
میں چونکہ جہات ہیں اس لئے اس کے لئے عبادت میں بھی ایک جہت کی ضرورت تھی
توجہ الی القبلہ سے یہی مقصود ہے کہ مسلمان اپنی عبادت میں خدا تعالیٰ کے فرمان کی
پابندی کرکے پورے موحد اور فرمانبردار ہونے کا ثبوت دیتا ہے کہ میری اپنی کوئی خواہش
نہیں دیکھتے کہ تیرے حضور کھڑا ہونے میں بھی) پھر یہ کہ مسلمان اس لئے اس طرف منہہ
کرتے ہیں کہ حکم کہ سے صادر ہوا۔ اس لئے اسی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ یکجہتی بڑی
اچھی چیز ہے کوئی کسی طرف کوئی کسی طرف منہہ کر لیتا تو یہ بات اچھی نہ ہوتی۔ بلکہ یہ امر افتراق

کا موجب ہو جاتا۔ عبادت کے لئے ایک نہ ایک جہت ضرور اختیار کرنی پڑتی ہے جنہوں
نے خدا تعالیٰ کو چھوڑا ان کو پتھروں اور درختوں کی پرستش کرنی پڑی ہے۔ ہندوں میں
ایک فرقہ ہے جو لنگ پوجا کرتے ہیں۔ دوسرا گروہ جلہری کی پوجا کرتا ہے ایک ہندو رئیس نے
ایک مندر بنایا اور اس میں تین لاکھ لنگ اور تین لاکھ جلہری کی سورتیں بنا کر رکھیں کیا تعجب ہے،
این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ جہاں کہیں تم ہوگے اسی طرف مونہہ کروگے
تو پھر گویا تم سب کو اکٹھا کیا۔ شاہ عبد العزیز صاحبؒ جو ہمارے شیخ المشائخ ہیں۔ ایک
دلچسپ نکتہ لکھا ہے۔ کہ خداوند کریم نے مکہ معظمہ ہمارا جائے توجہ بنایا۔ کعبہ میں چار
مصلے ہیں۔ حنفی لوگ کہتے ہیں (جن کا مصلے شمالی جانب ہے) کہ ہم اسی طرف اور اسی طرح سے
نماز پڑھتے ہیں جس طرف سے رسول کریم نے پڑھی یعنے ہماری پیٹھ بھی اسی طرف رہتی ہے
جدھر رسول کریمؐ کی۔ شافعی کہتے ہیں۔ کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی
کی تعمیل ہم ہی کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا مصلے اس کے قریب ہے، حنبلی کہتے ہیں۔ ہمارا مصلی سنگ
اسود کے قریب ہے، مالکی۔ ان سب کی تردید کرتے ہیں مگر تاہم ان سب کی توجہ تو ایک ہی
طرف ہے، ما اللہ بغافل عما تعملون میں غالباً انہی چار مصلوں کی نسبت پیشگوئی تھی
المسجد الحرام۔ بعض ملکوں میں جب کسی غیر ملک کے لفظ جاتے ہیں تو ان کے
معنے ہی بدل جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ حرام کا لفظ ہے۔ یہ ہمارے ملک میں بُرے معنوں
میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ عربی زبان میں حرام بڑی عزت کے لئے استعمال ہوتا ہے
ایک کمبخت نے مسجد بنوائی ایک ظریف نے اس کی تاریخ نکال۔ بیت الحرام یہ بہت بڑی
بات ہے، کہ اچھے لفظوں کو بُرے معنے میں لایا جاوے۔
حجۃ۔ الزام نہ رہے کہ تم ابراہیمی ملت کے مدعی اور توجہ کعبہ کی طرف نہیں کرتے
واخشونی۔ یہ بہت ضروری نصیحت ہے، کہ کسی سے ڈر کے گناہ کا ارتکاب نہ کرو
ڈر رکھو ایک اللہ کا۔
یزکیکم۔ وہ اس کوشش میں ہے کہ تم میں سے ایک مزکی گروہ پیدا ہو جائے
الحکمۃ - پکی باتیں۔
واشکروالی۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ والئن شکرتم لازیدنکم
ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

۴ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ جہاں تک میں نے تجربہ کیا ہے۔ دکھوں
رنجوں۔ مصیبتوں وغیرہ مسائل کے صاف کرنے میں اور پیش آمدہ امور کے متعلق
فیصلہ دینے میں اللہ جل شانہ نے جو راہ انسان کو دکھائی ہے۔ اس سے بہت کم
لوگ کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک راہ کا بیان ذکر ہے۔
فرماتا ہے اے لوگو! جو ایمان لاچکے ہو استعانت کرو تو اللہ سے اور وہ بھی صبر
وصلوٰۃ سے۔ صبر سے مراد ہے روزہ اور بدیوں سے بچنا اور صلوٰۃ سے مراد ہے دُعا
ہر ایک تم میں سے اس بات پر غور کرے کہ لوگ اپنے مقصود کے پورا کرنے کے لئے

باریک در باریک فکر کرتے ہیں یہاں تک کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رستہ میں انگلی اِدہر اُدہر کہاتے جاتے ہیں کہ ہم یہ کرینگے وہ کرینگے۔ مگر یہ طریق جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدیوں سے بچکر روزہ رکھ کر جناب الٰہی میں خشوع و خضوع سے دعا کریں اس طریق پر انبیاء کے سوا دوسرے لوگ کم چلتے ہیں۔

ان اللہ مع الصابرین۔ ایسے لوگ جو صبر سے اور دُعا سے استعانت کرتے ہیں اُن کے ساتھ ہم ہوجاتے ہیں۔

مَیں نے مشکل سے مشکل اُمور میں اس طریق کا تجربہ کیا اور میں شہادت دیتا ہوں۔ کہ

لم اکن بدعائك رب شقیاً

افسوس کہ مسلمانوں کے پاس ایسا عمدہ نسخہ ہو اور پھر بھی وہ ناکام رہیں۔ کسی کو بیبیوں کی نسبت شکایت کسی کو قرض کی نسبت کسی کو عدم ترقی کا شکوہ۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ اس لئے کہ استعانت کا یہ طرز چھوڑ دیا۔ جب سلطنت اسلام موجود تھی تو اس وقت کی حالت کو ایک شخص کا نقشہ کھینچا ہے

شب چو عقد نماز بر بندم ❖ چہ خورد بامداد فرزندم

اس وقت کا یہ حال ہے تو آج جو کچھ ہو تھوڑا ہے۔ دنیا طلبی نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ ایک سلطان بادشاہ دہلی سے ملتان جاتا تہا۔ خواجہ فریدالدین سے اس کے وزیر کو عقیدت تہی اپنے پیر و مُرشد کے آگے کچھ نقد روپیہ اور کچھ کاغذ رکھے نقد روپیہ تو خواجہ صاحب نے لے لیا اور گاؤں کی نسبت پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ دس گاؤں بطور جاگیر پیش کرتا ہوں تا لنگر خانہ وغیرہ کے خرچ میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ فرمایا اس کو اٹھالو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس قوم میں زمینداری کا سامان آجائے وہ ذلیل ہوجاتی ہے۔

قرآن شریف نے استنباط فرمایا ہے جہاں یہودیوں کا واقعہ بیان فرمایا۔ کہ اہبطوا مصراً فان لکم ماسألتم اور پھر ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور تنگی معیشت کا ذکر کیا۔ کہ اتنے روپیہ کے سوا میرے پاس کچھ نہیں۔ ہنس کر کہنے لگے کہ میرے گھر ساری عمر میں اتنا کبھی جمع نہیں ہوا۔

یہ عجیب کیمیا ان کے پاس موجود تہی۔ اہل اللہ لوگ اپنی خواہشیں بہت مختصر رکھتے ہیں اور پھر انہیں حصول مطالب کا ایک گُر آتا ہے اور وہ گُر یہی ہے۔ جو اوپر بیان ہُوا۔

اموات۔ جو لوگ خدا کی راہ میں مقابلہ کرتے ہیں اور اس حالت میں فوت ہو گئے یہ مت کہو کہ وہ اپنی عمریں برباد کر گئے۔ وہ عمریں برباد نہیں ہوئیں ان کے اعمال غیر منقطع ہیں اس لئے انہوں نے حیات جاوید پائی۔

لنبلونکم۔ اس کے معنے ہیں ضرور ضرور ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم تمہیں انعام دینا چاہتے ہیں۔ مگر کچھ تھوڑا سا خوف دیکر

خوف۔ صوفی کہتے ہیں الٰہی خوف۔ فقہاء کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ اکل حرام سے خوف اور شافعی کہتے ہیں۔ جہاد کی تکالیف کا خوف۔

جوع۔ اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔ (۱) روزہ (۲) مال حرام ملتا ہے تو نہ لے اور اگر اس کے لینے سے فاقہ آتا ہو تو اس فاقہ کو مقدم کر کے اسے برداشت کرے (۳) بعض وقت اپنے پیٹ کو خالی رکھ کر دینی امور میں امداد دے۔

نقص من الاموال۔ مالوں کی کمی کی بھی کئی صورتیں ہیں (۱) اللہ کی راہ میں خرچ کیا (۲) رشوت۔ حرامزدگی۔ باطل سے مال ملتا ہے اُسے نہ لیا۔ غرض نقص من الاموال ہوتا ہے زکوٰۃ دینے سے۔ حرام سے بچنے سے یا کسی الٰہی حکمت کی ماتحت کسی چیز کے قبضہ سے نکل جانے سے۔

والانفس۔ جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا۔

الثمرات۔ پھلوں کی زکوٰۃ۔ اور اس سے مراد اولاد بھی ہے۔

انا للہ۔ ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مرگیا وہ بہت مضطرب تہا ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا۔ تو اس نے رونا چیخنا۔ چلانا شروع کردیا۔ اس پر وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مرگیا تہا۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بے وقوف تہا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے۔ جب اس کے منہہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کریں۔ لڑکے بھی آپکے خدا کی امانت تھے۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔

انا الیہ راجعون۔ یعنے اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے۔ تو غم کی بات نہیں کیونکہ ہم نے بھی آپ کے حضور جانا ہے اور وہاں جاکر اس کا نعم البدل پانا ہے بلکہ اسی دنیا میں بھی۔ میرے نو لڑکے لڑکیاں مر چکے ہیں۔ ہر ایک کے مرنے پر میں نے یہی خیال کیا ہے کہ آخر ایک دن ہم نے جدا ہونا تہا یا میں نے مرنا تہا۔ یا ان میں سے کسی نے۔ بہرحال ... خدا کے پاس جاکر پھر جمع ہونا تہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور بہت اولاد دیدی والحمدللہ

اولئك علیہم صلوٰۃ۔ صلوات کہتے ہیں کہ بدی کا اثر اور سزا جس بات پر مرتب نہ ہو ان خاص عنایات کا نام صلوات ہوتا ہے۔

رحمۃ۔ یعنے علاوہ ان خاص عنایتوں کے عام رحمتوں سے بھی حصہ ملتا ہے یہ تو ایک دعوےٰ تہا۔

اب اس کا ثبوت بیان فرماتا ہے۔

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔ ہاجرہ نام ایک عورت تہی جو میری تحقیق کے مطابق ملک مصر کی ایک شاہزادی تہی۔ ابراہیم کی کرامتوں کو دیکھ کر بادشاہ نے اپنی لڑکی ابراہیمؑ کے نکاح میں دیدی۔ نوجوان اور خوبصورت اور باکرہ تہی اس وقت ابراہیم کی عمر ۸۴ سال تہی جب کہ وہ حاملہ ہوئی۔ میں بہت ہی مختصر سناتا ہوں کہ پہلی بی بی نے اسے نکلوا دیا اس پر اللہ سے مکالمہ ہوا۔ کہ کیوں نکلی۔ آپنے عرض کیا کہ بڑی بی بی رہنے نہیں دیتی۔ خدا نے فرمایا۔ واپس جاؤ اور اسکی فرمانبردار ہوکر رہو اس صبر کے بدلے میں ہم تمہیں ایک لڑکا دینگے جس کی اولاد تمام جہان کے لئے موجب ہدایت ہوگی اور آسمان کے تارے اور ریت کے ذرے گننے آسان ہونگے مگر تیری اولاد کو کوئی نہ گن سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر جب دوبارہ اس بی بی نے ہاجرہ کو دُکھ دیا۔ تو ابراہیم انہیں مکہ میں چھوڑ گئے۔ ابراہیم سے پوچھا۔ کہ ہمیں کس کے سپرد کرتے ہو آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ پھر پوچھا کہ کس کے حکم سے یہاں لائے ہو۔ فرمایا۔ خدا کے حکم سے اس پر اس نیک بخت صابرہ بی بی نے کہا تو پھر البتہ ہماری

عبداللہ، اسلم
حفیظ الرحمان
محمد احمد عبدالقیوم
امۃ اللہ، رابعہ
عائشہ، امامہ

ضرورت نہیں۔ اس بی بی کے پاس نہ روپیہ تہا نہ مال اسباب تہا نہ مویشی تھے بچہ بہی چہوٹا تہا وہان کوئی غمگسار نہ تہا۔ درندون کا بہی ڈر تہا کوئی آبادی بہی نہ تہی مگر اس صبر کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج تک ایک عظیم الشان شہر آباد ہے جو کروڑ ہا مخلوق کا ملجا وماوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نام کے لئے صبر کرکے اس کے نتائج سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہین وہ صفا ومروہ سے جاکر یہ شعور یہ معرفت حاصل کرین کیونکہ وہ مقام اللہ کی طرف سے صبر کے نتائج کے شعور کے حصول کا ذریعہ مقرر شدہ ہے جو حج کرنے جاتے وہ وہان ذرا چل کر پہر کر دیکہے کہ ہمارا فضل اس صابرہ پر کیسا ہُوا۔ ہم کیسے قدردان ہین۔

۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

والٰھکم الٰہ واحد۔ اُوپر کی آیات مین کفار پر لعنتون کا ذکر ہے۔ اب ان سے بچنے کا ایک نسخہ بتلایا ہے۔ (۱) اللہ کی طرف جہک جانا جو اپنی ذات وصفات مین یگانہ ہے۔ یہان اس معبود کی دو عظیم الشان صفتون کا ذکر ہے

الرحمان۔ بلا مبادلہ رحم کرنے والا

الرحیم۔ سچی محنتون کو ضائع نہ کرنے والا۔ بلکہ انپر ثمرات مرتب کرنیوالا۔

آپ اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پہلا ثبوت۔ آسمان وزمین کی پیدائش ہے اور رات ودن کا اختلاف۔ ایک چھوٹی سی پیالی انسان کسی کے پاس دیکھے تو یہ کبھی وہم مین نہین آتا۔ کہ خود بخود بن گئی تو اتنا بڑا آسمان وزمین دیکھ کر یہ یقین کیون حاصل نہ ہو کہ ان کا پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے۔

پھر یہ فطری بات ہے کہ جب مختلف اشیاء کو خاص ترتیب سے رکہا ہُوا دیکھتے ہین تو ایک بچہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ ان کا اس ترتیب سے رکھنے والا ضرور کوئی ہے۔ چہ جائیکہ ایک عقلمند انسان۔ آسمان کو دیکھے زمین کو دیکھے اس کی مختلف مخلوقات کو ایک خاص نظام مین دیکھے۔ دن رات کے کامون مین ایک خاص انتظام نظر آئے اور پھر یہ نہ مانے کہ ان کا مرتب کرنے والا بھی کوئی ہے۔ مین تمہین ایک قصہ سناتا ہون۔

دارالسلطنت بغداد مین کچھ ایسے آدمی جمع ہوگئے جو دہریہ تھے ان مین سے چند آدمی ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ کے پاس آئے جب امام صاحب نے انہین اپنے مکان مین جمع ہوتے دیکھا تو نہایت متفکر چہرہ بنالیا۔ انہون نے کہا۔ حضرت آپ کس خیال مین ہین۔ ہم تو ایک مسئلہ دریافت کرنے آئے ہین آپنے فرمایا مین تو اس حیرت مین ہون کہ یہان بغداد مین لاکہون آدمی رہتے ہین ہر ایک کی ضرورت مختلف ہے کوئی چین سے کوئی حبش سے کوئی کسی اور بحری مقام سے وابستہ ہے پھر ہر ایک ضرورت کے لئے جہاز پر جہاز چلے آتے ہین اور سنتا ہون نہ ان پر کوئی ملاح ہے نہ ان کا کوئی مالک ہے۔ نہ انہین کوئی چلانے والا ہے اس پر اس دہریہ جماعت کا بڑا بولا کہ معلوم ہوتا ہے۔ آپکے دماغ کو کوئی صدمہ ہوگیا ہے یہ

کام بغیر کسی مدبر بالارادہ کے نہین چل سکتا اور نہ چل رہا ہے آپنے فرمایا۔ بغداد کی کاروائی تو بغیر کسی مدبر کے نہ چلے مگر آسمان وزمین کا کارخانہ خود بخود چلتا ہے اس پر وہ بہت ہی نادم ہوئے اور چلے گئے۔ مجھے بھی کئی دہریون سے گفتگو کا اتفاق ہُوا۔ ایک دفعہ مین نے ایک دہریہ سے اس دری کی طرف اشارہ کرکے جس پر ہم بیٹھے تھے پوچھا اس کا یہ ہاگہ یہان سے پلٹ کر ادہر کیون گیا ہے اس نے کہا۔ مدبر بالارادہ دری کے بننے والے نے اسے پہیر کر بنالیا۔ مین نے کہا آپنے اس دری کا بننے والا دیکہا۔ کہا نہین مگر ایسی دریان بنتے ہین نے دیکھی ہین۔ جب اسے سمجہایا کہ تم لوگ تو تماثل اجسام کے قائل نہین۔ تو اس نے ہنس کر بات کو ٹالنا چاہا یہان واختلاف اللیل والنہار تک تو اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیا۔

اب رحیمی صفت کا بیان ہوتا ہے۔ پہلے تو جہازون کو لو جن سے لوگون کو بہت نفع پہونچتا ہے۔ یہ دوسرے ملک کے مالون کو بائیکاٹ کرنے والے اور سودیشی تحریک کے بانی اس آیت کا انکار کرنے والے ہین اگر ہم آج یہ تفریق کرین گے کہ فلان ملک کی چیز خواہ کیسی اچھی ہو ہم نہین لیتے۔ تو کل پھر بعض شہرون کو بائیکاٹ کرینگے۔ پھر مذہبی تفریق درمیان مین آئے گی۔ مسلمان کہین گے ہم ہندؤن کی نہین خریدتے۔ اور ہندو کہین گے ہم عیسائیون سے یہ معاملہ نہین رکھتے۔ پھر مذہبون کی آپس مین تفریق ہوگی وہابی کہین گے ہم حنفیون کی بنی ہوئی چیزین نہین خریدتے اور حنفی کہین گے ہم اہلحدیثون کی نہین خریدتے۔ اس طرح تو بڑا فساد پڑیگا۔

پھر اُوپر سے پانی کا برسنا اور اس پانی سے فائدہ اٹھانا۔ یہ بہی رحیمی صفت کے ماتحت ہے۔ پھر جانورون کا پیدا کرنا جو طرح طرح کی ضرورتون مین ہمارے کام آتے ہین کوئی بوجھ اُٹھاتا ہے۔ کوئی ہل چلاتا ہے۔ کوئی حفاظت کرتا ہے کوئی غذا بنتا ہے

وتصریف الریاح۔ ہواؤن کے بارے مین بڑی بڑی کتابین بنی ہوئی ہین ایک ہوا ہے جو جہازون کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیجاتی ہے۔ ایک ہوا ہے۔ جو ریل کو چلاتی ہے ایک گندگیون کو صاف کرتی ہے۔ ایک بیماری کے جرم فنا کرتی ہے ہوا کی تعریف مین بہی خدا کی قدرتون اور اس کے رحیم ہونے کے بہت سے نشانات ہین پھر بادل جو آسمان وزمین مین مسخر ہے۔ گویا کہ وہ سقہ ہے۔ جو جناب الٰہی کا منتظر ہے جہان اسے حکم ہو پانی پہونچائے۔ یہ سب کچھ بیان کرکے فرماتا ہے کہ اولو الالباب کا تو اعلےٰ درجہ ہے۔ معمولی عقل والے بہی اس سے اس نتیجہ تک پہونچ سکتے ہین کہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ اس کا مد مقابل کوئی نہین۔

حسن واحسان مین اس سے بڑھ کر کوئی نہین۔ پس عشق ومحبت بہی اسی ذات سے سزاوار ہے اکثر لوگ ہین جو کسی کی آن پر۔ آواز پر۔ اداؤن پر۔ مال پر جاہ وجلال پر علم وفضل پر حسن وخوبی پر لٹو ہو جاتے ہین مگر نہین جانتے کہ یہ سب چیزین فانی ہین بہت سی عورتین جو اپنے حسن دلاویز کی وجہ سے دوسرون کے ابتلا کا موجب تہین۔ ایک وقت انپر ایسا آیا کہ آتشک ہوئی اور ناک گرگئی بہت سے ایسے امراء ہین کہ ایک دم مین غریب ہوگئے۔ بہت سے ایسے علماء ہین کہ حواس باختہ ہوگئے پہر جس کمال کی وجہ سے انکی قدر ہوتی تہی وہ جاتا رہا تو کسی نے بات تک نہین پوچھی۔* پس جو مومن ہے وہ اپنا محبوب اللہ کو بناتا ہے وہ نہ اپنے پیرومرشد سے اتنی محبت کرتا ہے جتنی اللہ سے چاہیئے اور نہ اپنی بیوی سے نہ دنیا کی کسی اور چیز سے۔ باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ۔

* والذین امنوا اشد حبا للہ۔

۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء

انتخاب الجرائد

افغانستان کی ترقی ۔ ۵۰ مدارس حبیبیہ یونیورسٹی سے ملحق ہو چکے ہیں۔

افغانستان میں لوہے، سیسہ، تانبے اور دوسری دھاتوں کی کانیں موجود ہیں۔ سنگ مرمر اور پتھر کی دوسری کانوں پر کام شروع ہو گیا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ توجہ کوئلہ کی کانوں پر ہے۔

زراعت ۔ سراس کر بہی نرجسٹی نے مزاجات و آلات کشاورزی کی ذریعے سے ترقی دینے کا ارادہ کیا ہے!

افغانستان کے مختلف تجارتی مرکزوں کو ہندوستان کی سرحد سے پختہ سڑکوں کے ذریعے سے ملا دینا چاہتے ہیں۔ دریائے کابل پر ایک آہنی پل تیار ہو رہا ہے جو بہت جلد مکمل ہو جائیگا۔

ٹیلیفون کا سلسلہ جلال آباد و متصل سرحد ہندوستان سے ہرات (متصل سلطنت ایران) تک قائم کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ مکمل ہو چکا ہے۔

سردار مرزا غلام حیدر خان صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ امیریہ دولت خداداد و مقیم پشاور نے شروع فروری میں تقریباً پچیس ہزار روپیہ لیکر اپنے آقائے نعمت کی خدمت میں بمقام جلال آباد حاضر ہوئے یہ روپیہ سردار ممدوح کو انگریزی خزانہ سے سالانہ امدادی رقم کے حساب میں وصول ہوا تھا۔

ترکی دستور کے بعد سے یمن میں اب پچھلے دنوں ایک فوجی مہم زیر کمان الیاس آفندی کلکٹر زبید و حاکم ضلع ۸۰۰ سپاہیوں کی قبیلہ زرنیخ کی شاخ بنو ادیس العربی کی سرکوبی پر مامور ہوئی ہے۔ قبیلہ زرنیخ کی مردم شماری پندرہ ہزار جوان ہے ان لوگوں نے ایک کاروان (۲۰۰) اونٹوں کا لوٹ لیا جو زبید کے تاجروں کا مال لے جا رہا تھا۔ الیاس آفندی نے پہلے قبیلہ کے شیوخ کو طلب کیا۔ اور انہیں مال مسروقہ واپس دینے کی فہمائش کی مگر جب غارت گر گروہ نے واپسی مال سے انکار کیا تو اس پر مہم روانہ کر دی ہے۔

دو ترکی جنگی جہازات ۔ بحر احمر کے سواحل کی نگرانی پر مامور ہوئے ہیں۔ یہ جہاز ملک یمن اور عرب میں خفیہ اسلحہ کی درآمد مسدود کرنے پر متعین ہیں۔ حال میں انہوں نے چند سنبک کشتیاں مشتبہ پاکر گھیر لیں اور ان کی تلاشی لینی چاہی۔ کشتیاں تلاشی پر راضی نہ ہوئی۔ تو عثمانی جنگی جہازات نے ان پر آتشبازی کی دو کشتیاں غرق کر دیں اور تین بسالم گرفتار کر لیں۔ گرفتار شدہ کشتیوں پر دو ہزار بندوقیں اور ۲۵۰ بکس کارتوسوں کے ساتھ جو ضبط کر لئے گئے

فیضی پاشا سابق گورنر یمن اپنے عہدہ کا چارج حسن تحسین پاشا جدید گورنر کو دیکر صنعار سے حدیدہ آئے اور یہاں سے روانہ قسطنطنیہ ہو گئے ہیں۔

روضہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آستانہ علیہ سے ۲۰ صندوق بیش قیمت پردوں اور فیشہ آلات کے براہ حجاز ریلوے ارسال کئے گئے ہیں یہ سامان دمشق پہنچ گیا تھا اور امید ہے کہ اب مدینہ منورہ پہنچ گیا ہوگا۔

باب عالی کو معلوم ہوا کہ صوبہ یانیا میں یونان کی مفسدہ انگیز انجمن خفیہ اسلحہ لاکر یونانی باشندوں کو تقسیم کرتی اور انہیں آمادہ فساد و بغاوت بنا رہی ہے اب تک بہت سی مقدار اسلحہ اور بارود کی آ چکی ہے اور کئی مجرمانہ افعال بھی سرزد ہو چکے ہیں۔ حکومت نے چار بٹلین بری سپاہ کی بغرض حفظ امن اور دو جنگی جہازات حفاظت سواحل کے ارسال کر دئے ہیں۔

ہوانا میں تمباکو سیگار اور کھانڈ پر محصول برآمد معاف کیا گیا کیونکہ خزانہ معمور ہے۔

نیویارک میں بلیک ہینڈ نام ایک مفسدانہ سازش کا پتہ لگایا گیا۔ اٹالین بدمعاش شامل ہیں۔

تمام برٹش انڈیا میں ۴۸ لاکھ طلبہ درج رجسٹر ہیں سرکاری خرچ ۵ کروڑ ۹۵ لاکھ سالانہ ہے

جمعرات کو بہرامپور کے ہیں دن دوپہر آگ لگی ایک میل تک پھیل گئی ۵۰۰ گھٹے راکھ ہو گئے ایک آدمی ہی کباب ہوا۔

پیرس میں تمام ملازمان پوسٹ آفس کا کام چھوڑ بیٹھے دوروعاسین چاہتے ہیں بہت ہرج ہو رہا ہے تین لاکھ خطوط اور ایک لاکھ پیغامات تار برقی جمع ہو گئے جو تقسیم نہیں کئے گئے۔

مسٹر ویمس صاحب جوڈیشیل کمشنر بلوچستان ہیں وہ لاہور میں جج چیفکورٹ مقرر کئے گئے۔

سرگودہا میں میلہ ٹائش اسپاں بخوف طاعون بحکم سرکار بند کر دیا گیا ہے۔

جمعرات گذشتہ کی شب کو بازار کوہاٹ میں نہایت سخت آگ لگی۔ کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

پچھلے سنیچر کو ۴۰۰ ہندی مزدور جزیرہ فجی سے کلکتہ واپس آئے۔ ۲ لاکھ روپیہ نقد کما کر لائے۔

کابل میں امیر صاحب کے خلاف ایک خوفناک سازش قتل و انقلاب حکومت کی ظاہر ہوئی یعنی سنسنی عظیم پھیلی ہے۔ بی بی حلیمہ بھی اس سازش میں شامل سمجھی جاتی ہیں جو امیر صاحب کی سوتیلی والدہ ہیں۔ لیکن ناکام رہی۔ کابل اور جلال آباد میں بہت لوگ اس سازش میں گرفتار کئے گئے ہیں مزید حالات کا انتظار ہے۔

پنجاب و صوبہ سرحدی میں افیون کے داخلہ کا محصول چھ روپیہ فی سیر کے حساب سے لیا جاویگا۔

خلیج فارس میں ناجائز اسلحہ کی تجارت بند کرنے کو ماہ اپریل میں برسلز میں عالمگیر کانفرنس کریں گے۔

پیرس میں ڈاک اور تار کا کام بند رہنے سے قحط کا خوف بڑھ گیا ہے کاروبار میں ہرج عظیم ہے۔

پنجاب کی تین نہروں کے اجرا کیواسطے گورنمنٹ ہند اتنی لاکھ روپیہ سالانہ دیتی ہے۔ جدید نہروں سے یہ غرض ہے کہ جہلم۔ چناب و راوی تین دریاؤں کے پانی کو جمع کر کے وسیع افتادہ رقبہ کو سرسبز و شاداب بنایا جاوے۔

رفعت پاشا نے پایہ تخت روس میں روسی وزیر خارجہ سے بلگیریا سے معاوضہ حاصل کرنے کا تصفیہ کر لیا۔ روس نے اپنا تمام تاوان جو ۴۰ سال میں ادا ہونیوالا تھا ترکی کو چھوڑ دیا اور علاوہ ازیں ۵۰ لاکھ پونڈ ترکی کو اور ملیگا۔ اقرار نامہ پر بھی دستخط ہو گئے۔

بقول نوائے وریمیا گورنمنٹ ایران کی ۱۵ یوری فوج نے جلفہ سے کوچ کرتے ہوئے دس دیہات کو جلا دیا جنمیں سے چار دیہات میں روسی رعایا کے لوگ آباد تھے انہوں نے ان کے باشندوں کا قتل عام کیا حتے کہ عورتوں اور بچوں تک کو گولی مار دیں۔

امریکہ میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو ایک دن میں ۱۱ سیر کھن سنگھاڑوں سے بناتی ہے۔ اضلاع متحدہ امریکہ میں اس کھن کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت پرورش کرنے والا ہے سنگھاڑہ ہندوستان میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بڑی بہتات میں یورپ کو بھیجا جاتا ہے جہاں اس کو بطور خوراک کے استعمال کرتے ہیں۔ آجکل کھن اور گھی کی بابت بد خرابی کی شکایت یہاں عام طور پر کی جاتی ہے اس لئے اس نئی تجارت کی طرف توجہ دینا کچھ کم مفید ثابت نہ ہوگا۔

ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو ماہ اپریل میں لاہور میں رونق افروز ہوں گے ان کے استقبال کے لئے تیاریاں شروع ہیں۔

میونسپلٹی کی جنرل کمیٹی نے ایک خاص اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ میونسپلٹی کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ صرف کیا جاوے اور ایک جیبی صندوقچہ میں ایڈریس پیش کیا جاویگا اور شہر کو آراستہ اور

دفتر بدر قادیان دارالامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں ۔ قیمت بے جلد صمہ ۔ مجلد صیمہ

درثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں انکا مجموعہ ۔ مجلد ۳ر بیجلد ۲ر

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲ر

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح ۔ آئندہ مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۴ر

سر الشہادتین ۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سے متعلق ہے ۔ قیمت ار

القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ار

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں ۔ قیمت ۳ر

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۔ر

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۔ قیمت ۳ر

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات مسیح میں ۔ قیمت ۳ر

مور کر سیدہ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب قیمت ار

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۔ قیمت ۳ر

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے ۔ قیمت عہ

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲ر

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس ۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ ۔ قیمت ۱۰ر

شری نہہ کلنک اوتار ۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت ۔ قیمت ۱ر

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت ۔ قیمت ..ر

سیر پرند ۔ تمام ملک کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ تصویر ۸ر بجائے ۱۲ر

اوامر و نواہی قرآن کریم ۔ جسمیں چالیس احادیث بھی شامل ہیں ۔ مترجم سید عبد الحی کی تصنیف ۔ پسندیدہ حضرت امیر المومنین ۔ قیمت بجائے عہ بجائے ۴ر

عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کو صلیب سے بچا کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے ۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب ۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل باحوالہ مجموعہ قیمت ۴ر

معیار حق ۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں ۔ قیمت ار

نظم مستفادات و کامن الا داو خان ۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں ۔ قیمت ہر ایک ۔ر

آیۃ الاستخلاف ۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲ر

ست سلاجیت گلگتی ۔ مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ و مفرد دوائی ۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ ۔ دو تولہ ۵ ۔ پانچ تولہ (للعہ)

ہر ایک کاروباری انسان ۔ صاحب جائیداد ۔ رئیس ۔ جج ۔ مجسٹریٹ ۔ رجسٹرار ۔ مصنف مؤرخ ۔ ایڈیٹر ۔ شاعر ۔ وکیل ۔ مختار ۔ اکونٹنٹ ۔ محاسب ۔ ملکوان ۔ مہاجن ۔ ساہوکار ۔ عرضی نویس ۔ اپیل نویس ۔ ایجنٹ ۔ بیوپاری ۔ پٹواری ۔ ٹھیکہ دار ۔ نمبردار کی عمر بھر کی ہر روزہ کارآمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۸۰۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایکسو پچیس برس کی جنتری

یہ بات آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائٹی کے حقوق میں انصاف امن اور اعتدال قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپکو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب کتاب ۔ بہی ۔ کھاتے ۔ وثیقے پرانے دستاویز ۔ دعوی جواب دعوی ۔ مذہبانہ مضمون ۔ تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم اور مطابق کرنیکی کسقدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں ۔ ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایکسو پچیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۸۰۳ء سے ۱۹۰۷ء و ۱۲۱۸ھ سے ۱۳۲۵ھ سنہ ۱۲۱۱ فصلی سے ۱۳۹۵ فصلی اور ۱۸۶۰ سمت بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں ۔ اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کرنے میں بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر ۔ دفتر ۔ کتبخانے دکان ۔ کچہری اور کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپکی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اس کی خریداری کیلئے ارشاد کریں باوجود اتنی بڑی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ (سے) ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔

المشتہر ۔ خاکسار معراج الدین عمر ۔ نولکھا ۔ لاہور

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح)

شاہی طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ہیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس لحاظ سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلم شاہی طبیب ہیں اسکی بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ہیرا ہے ہیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور بہار مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ہیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کیا ہے میں اور اب میں فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ مختلف نسخوں میں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے ۔ مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجدیا جایا کریگا

قیمت ہیرا قسم اول عہ فی تولہ ۔ قیمت ہیرا قسم دوم سے فی تولہ جس کو اڑھائی روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں ۔ اگر اصلی ہیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو

سرمہ قسم اول فی تولہ عہ ۔ سرمہ قسم دوم عمر ۔ قسم سوم عہ

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز ۔ قیمت عمہ سے لیکر ۱۲ تک و ریشمی مشہدی افسری ۱۲ سے عمہ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ عہ سے عہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ ۔ و چکڑی جس کو لوگ ریشمی لوٹتے ہیں ۔ عہ سے عہ تک میرے پاس موجود ہیں ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی ۔ مہاجر از قادیان (گورداسپور)

"پیامِ صادق"

میرے مخدوم و محسن اپنے دل میں اشاعت اسلام کا ایک خاص جوش رکھتے... اور مدت سے آپ کسی موقعہ کے منتظر تھے۔ اب خدا نے ان کے لئے ایک موقعہ نکالا تو آپ چل پڑے اللہ تعالیٰ اپنے صادق بندے کے ساتھ ہو۔

رپورٹ دورہ

نمبر ا

ابتدائے سفر ناظرین کسی گذشتہ اخبار میں بعنوان "صادق دورہ پر" اس مضمون کو پڑھ چکے ہیں اور آگاہ ہو چکے ہیں۔ کہ عاجز راقم (مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر) اطراف میں ایک دورہ کرنے کے واسطے یکم مارچ کو سفر پر روانہ ہوگا۔ سو وہ سفر ۲۶ فروری ۱۹۰۹ء کو شروع ہوا کیونکہ وہ جمعہ کا دن تھا اور میں نے خیال کیا کہ بحکم آیت شریف فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ (سورہ جمعہ پارہ ۲۸ رکوع ۱۲)۔ ترجمہ۔ جب نماز (جمعہ) تمام کی جاوے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل چاہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مظفر و منصور ہو۔ ... ... سفر کے شروع کرنے کے واسطے یہ وقت سب سے زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ کے فضل کو چاہتا ہوا میں بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر احباب سے رخصت ہوکر اور دعا کی درخواست کرکے خدا تعالیٰ پر توکل کرکے چل پڑا۔

اغراض سفر ایام جلسہ میں جیسا کہ بیرونی احباب سے مشورہ کیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ کسی گذشتہ اخبار میں بھی لکھا گیا تھا۔ میرے اس سفر کی تحریک اس امر سے کی گئی ہے۔ کہ اخبار بدر کی اشاعت میں ترقی ہو۔ حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ وعلیٰ مطاعہ الصلوٰۃ والسلام مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ آپ اخبار کی اشاعت کے واسطے دورہ کرو۔ اور دیگر احباب نے بھی کئی بار اس کے واسطے تحریک کی۔ مگر ہر امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے علم میں یہی وقت تھا کہ میں باہر نکل جاؤں سو اخبار کی اشاعت کی ترقی کے واسطے کوشش کرنا میرا ایک کام ہے اس کے علاوہ جہاں ضرورت ہو وعظ کرنا۔ جہاں انجمن نہ ہو وہاں اگر مناسب ہو۔ تو انجمن بنانے کی تحریک کرنا۔ جہاں انجمن بنی ہوئی ہو ان کے کاغذات اور رجسٹر دیکھ کر مناسب اصلاح کا مشورہ دینا۔ یہی میرے کام بظاہر اس سفر میں ہوں گے لیکن در اصل سب سے بڑا کام دعا کا ہے۔ لکھا ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ سفر ہی بالکل ریل کا سفر نہیں۔ بلکہ غالباً ریل سے زیادہ غیر ریل کا سفر ہے۔ جہاں بہیر زیادہ تر پیادہ پا چلنا پڑے گا۔ چنانچہ آج مجھے چھٹا دن ہے اور تاحال میں وہ بدہ پھر رہا ہوں۔ میں لمبے سفر کا عادی نہیں اور ساری عمر میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ میں نے لمبے سفر کا ارادہ کیا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر رضائے الٰہی کے حصول کا خیال دامنگیر نہ ہوتا۔ تو میں قادیان سے کہ دار الامن اور حضور خلیفۃ المسیح اور دیگر بزرگان سلسلہ کی ہمسائی اور وصال نصیب ہے ایسا طرح اتنے وقت کے واسطے چشم گریاں الگ نہ ہوتا۔ پس بدر کی اصلاح تو کیا اصل میں اپنی ہی اصلاح مطلوب ہے۔

طلب دعا اس واسطے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور مہاجرین و انصار سے میری التجا ہے کہ وہ اس عاجز مسافر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوائے میرے واسطے کوئی سہارا اور چارہ نہیں۔

پہلا مقام میرے سفر کا پہلا مقام سیکھواں میں ہوا۔ جو کہ بہت احمدیہ کے مخلص احباب برادران جمال الدین امام الدین خیر الدین صاحبان کے ناموں کے سبب مشہور ہے۔ میرا پہلے ارادہ نہ تھا۔ کہ اس جگہ کوئی مقام ہو۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے مگر برادران موصوف کے اصرار کے سبب میں نے اس کو منظور کیا اور میرا یہاں آنا سفر کے واسطے ایک فال نیک ہوا۔ کیونکہ ان بھائیوں کے اخلاص اور محبت کے سبب میرے اغراض سفر میں مجھے یہاں بہت سی کامیابی ہوئی ان برادران موصوف اور ان کے ساتھی منشی عبد العزیز صاحب ٹھواری مقام ہذا کی اخلاص اور فی سبیل اللہ کوششوں کو میں مدت سے دیکھ رہا ہوں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بارہا اپنی کتابوں میں ان کا ذکر بہت تعریف کے ساتھ کیا ہے بلکہ ایک دفعہ مجھے کہا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت

(کتبہ عاجز محمد حسن)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ مینیجر چھپکر شایع ہوا۔)

انہیں بار کی لڑکی اپنے الون کو دینا کے ... راہ مین وقت کیا ہے اور نیم یہ انعام آتھم مین ان ہی کے متعلق لکھا ہے۔ مین اپنی بناخست کی نسبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہون کہ ان مین سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میان جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤن سے قریب رہنے والے ہین وہ تینون غریب بھائی بھی جو شاید تین چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہین۔ سرگرمی سے ماہواری چندہ مین شریک ہین ان کے دوست میان عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کے راہ مین خرچ ہو جائے وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسون مین جمع کیا ہوگا مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا۔

نیک فال نیک فال کا لینا شرعاً جائز ہے بیوی بچون کو خدا حافظ کہہ کر جب کہ مین اپنے گھر سے باہر نکلا۔ تو مخدومی مکرمی جناب حکیم فضل الدین صاحب بھیروی دروازہ پر کھڑے ملے جن کے مبارک نام سے مین نے نیک فال لی کہ یہ میرے واسطے موجب فضل دین ہوگا۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آمین۔ پھر حکیم صاحب موصوف نے اور ان کے بعد برادرم مکرم اکبر شاہ خان صاحب نے بھی یہ معلوم کر کے کہ میرا پہلا مقام سیکھوان مین ہے۔ فرمایا۔ کہ یہ ایک نیک فال ہے کیونکہ اس لفظ مین سکھ کا مادہ موجود ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سفر مین سکھ سلامتی اور صحت کے ساتھ رکھیگا اور کامیاب کریگا۔ اے رب تو ایسا ہی کر میرے گناہون کو بخش، اور مجھے اپنی پاک رضامندیون کی راہون پر چلا۔ آمین ثم آمین

دعا قادیان سے چلتے وقت بعض احباب نے خصوصیت کے ساتھ دعا کے لئے فرمایا تھا۔ سو مین ان کیواسطے اور سب مہاجرین کیواسطے اور دیگر بیرونی احباب کے واسطے دعا مانگنے مین مصروف ہون۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے واسطے دعا کرتا ہون کیونکہ اس اہم عظیم الشان کام مین جو خدا نے ان کے سپرد کیا ہے یہی دعا ہے جس کے ذریعہ سے میرے جیسے کمزور اور عاجز بندے ان کی خدمت کر سکتے ہین اور دیگر دوستون کے لئے بھی دعا کرنے سے غافل نہین ہون۔ مگر راستہ مین جہان جہان سے ہو کر آ رہا ہون۔ بہ سبب اس کے کہ ان کے پاس تھوڑا سا قیام ہوا وہ دوست بھی بفضل الہی دعا کیواسطے یاد آ جاتے ہین۔ سیکھوان۔ تلونڈی۔ ہرسیان کیواسطے دعا کرتا ہون اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے۔

سیکھوان غرض پہلا مقام جو سیکھوان مین ہوا اس جگہ مردون اور عورتون نے جمع ہو کر وعظ سنا چونکہ پہلا ہی مقام تھا اور اس سفر مین پہلا ہی وعظ تھا اس لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا وعظ کیا گیا ... گیا کہ اگر کوئی سچے دل کے ساتھ ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھے اس کے مطابق اپنے تمام افعال اقوال حرکات سکنات خیالات کو بنالے اور اس کے سب کام رضائے الٰہی کے واسطے ہون جیسا کہ فی الحقیقت بسم اللہ کا مقصد ہے۔ تو یہ ایک آیۃ انسان کو نجات یافتہ بامراد بنا دیتی ہے۔ سیکھوان مین احباب مذکورہ بالا کے اخلاص کے سبب امید ہو زیادہ اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار بنے۔ ایک شخص جو سلسلہ کے حالات سے ناواقف تھے ان کو جب سمجھایا گیا تو وہ داخل جماعت احمدیہ ہوئے۔ بیعت کا خط لکھا ایک صاحب مہر ساون نام اس جگہ ہین ان کی ایمانی قوت کا ایک نشان قابل ذکر ہے وہ فرمانے لگے کہ کوئی چھ سال ہوئے ڈاکٹر نے مجھے کہا تھا کہ اب تمہاری آنکھ بند ہو جاوے گی۔ مین تب سے ہر جمعہ کو قادیان جاتا اور حضرت اقدس کا دامن اپنی آنکھ پر ملتا اس سے میری آنکھ کی قوت قائم رہی اس سے مجھے حضرت عیسیٰ کا کلام یاد آیا۔ جو انہون نے ایک عورت کو کہا جس نے ان کے کرتے کا دامن چھو کر صحت پائی اور حضرت عیسیٰ نے اسے کہا کہ تیرے ایمان نے تجھے صحت دی۔ حضرت عیسیٰ نے تو اسے یہ بات جتلائی۔ مگر حضور علیہ السلام کے کپڑون سے اس کثرت کے ساتھ لوگ ہمیشہ برکت حاصل کرتے اور فائدہ اٹھاتے تھے کہ حضور نے کبھی کسی کو نہ جتلایا تھا خدا اس پر اس کے مطاع پر اس کی آل اولاد پر اس کی بیوی بچون پر اس کے خلفا اور اس کے معاونین اور انصار پر ہمیشہ بے شمار رحمتین اور برکتین نازل فرما آمین ثم آمین

انجمن سیکھوان اس جگہ کوئی انجمن نہ تھی اس واسطے ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی۔ تاکہ چندے بآسانی وصول ہو کر باقاعدہ صدر مین پہنچتے رہین اور اس انجمن کے پریزیڈنٹ منشی عبد العزیز بنائے گئے اور سکرٹری منشی جمال الدین صاحب مقرر ہوئے اللہ تعالیٰ اس جماعت کو استقامت عطا فرماوے۔ آمین

مدرسہ سیکھوان مدرسہ سیکھوان جو قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کی شاخ ہے اس کو بھی مین نے معائنہ کیا اس کے مدرس منشی غلام محمد صاحب خوب ہوشیار اور مستعد آدمی ہین اور مدرسہ اچھی حالت مین ترقی کر رہا ہے۔ چار جماعتین ہین اور اس کے واسطے ایک عمارت بھی بن رہی ہے جسکی دیوارین قد آدم کھڑی ہو چکی ہین ایک رات مین سیکھوان مین رہ کر دوسرے دن ... نڈی چلا گیا جس کا ذکر اگلے نمبر مین انشاء اللہ کیا جاویگا۔

عفی اللہ عنہ ازدہرم کوٹ

ضروری تحریک

سالانہ کے موقعہ پر کئی احباب نے بچون کو مدرسہ تعلیم الاسلام مین تعلیم دلانے کے لئے بھیجنے ... فرمایا تھا۔ مگر الا ماشاء اللہ اس وعدہ کا ایفا اب تک نہین ہوا ... ل مین سے تین ماہ کے قریب گذر گئے ہین اس لئے سب احباب ... خدمت مین مودبانہ التماس ہے کہ وہ اپنے بچون کو بھیجکر ... اپنے وعدہ ... فرما دین ایسے بچون کا جو مدرسہ مین آنے والے ہین جلدی آنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ چل سکین ... زیادہ حصہ سال کا گذرنے کے بعد آوین گے۔ تو پھر ممکن ہے کہ کتابون کے اختلاف کی وجہ سے اور خصوصاً عربی اور دینیات کی تعلیم بالکل نئی ہونے کی وجہ سے وہ جماعت سے پیچھے رہ جاوین یہ عرضداشت صرف وعدہ کرنیوالے احباب کی خدمت مین ہی نہین بلکہ جملہ احمدی احباب کی خدمت مین ہے کہ وہ اپنے بچون کو تعلیم کے لئے یہان بھیجین اس سے نہ صرف ایک قومی انسٹیوٹیشن کو ہی تقویت پہونچتی ہے بلکہ بچون کی تعلیم مین بھی فائدہ پہونچتا ہے۔ یعنے علاوہ مروجہ تعلیم کے وہ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکتے ہین جسکی ضرورت کو آجکل کی کل قومون نے محسوس کیا ہے۔ والسلام۔ محمد علی

مفصلہ ذیل کتابین ضرور منگوایئے

شہادت الفرقان۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲/

معیار الصادقین۔ راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جواب۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کیگئی ہے قیمت ۲/

قرآن شریف مترجم از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت [illegible]

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب۔ قیمت ۱/

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان کے لئے مختصر و جامع رسالہ

مکتوبات حضرت امیر المومنین درمنؓ

سوال ۔ مرزا صاحب کو آنجناب نے کس معیار سے صادق دریافت کیا ۔ اور میں کس ذریعہ سے دریافت کر سکتا ہوں اور وہ معیار یا ذریعہ سلف کے اعتقاد کے موافق ہے یا کوئی نیا اصول ہے اور مرزا صاحب نبی ہیں یا مجدد ۔ اور مثیل کس طرح پر اور مرزا صاحب نے دین اسلام کی کس قسم کی خدمت کی اور کامیاب ہوئے یا نہیں اور رجح کی نسبت آنجناب کا کیا عقیدہ ہے وغیرہ وغیرہ

جواب ۔ مرزا کو میں نے ان تمام ذرائع سے صادق مانا جن ذرائع سے میں نے تمام راستبازوں کو بحمد اللہ راستباز مانا ہے آپ جس ذریعہ سے کسی کو صادق مانتے ہیں اسی ذریعہ سے تحقیق کر لو ۔ نیز استغفار ۔ لاحول ۔ درود اور الحمد شریف کی کثرت کرو اور خیرات کر کے دعائیں مانگو ۔ کہ الٰہی اس حق کو ظاہر فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ تمام عقائد سلف میں جن کا بخاری میں ذکر ہے اور ابانہ و حضرۃ التجلی میں میں نے پڑھا ہے ۔ یا عقیدہ طحاویہ یا نونیہ ابن قیم میں مجھ پتہ لگا ہے اس کے مطابق پایا ۔ کوئی نیا اصل اسلام میں مرزا نے اضافہ نہیں کیا ۔ خدمت اسلام یہ کی ہے کہ مخالفان اسلام آریہ ۔ برہمو ۔ نصاریٰ ۔ نیچریوں اور سکھ قوم کو قطعاً ساکت کر دیا ۔ اور کوئی شخص اگر اس کے اسلحہ سے کام لے ۔ تو ان لوگوں کے آگے یقیناً کامیاب ہو۔

مسلمانوں میں ایک جماعت بنا دی ۔ جو لڑکیوں کے ورثے اپنے حق اللہ اور حق العباد کے خیال میں گونہ ممتاز ہے اور ترقی کر رہی ہے ۔ حج کو ہم لوگ ضروری فرض بشرط استطاعت یقین کرتے ہیں ۔ وغیرہ وغیرہ کا مطلب میں نہیں سمجھا ۔

والسلام ۔ نور الدین

(۲) مومن کو دنیا و دین دونوں کی ضرورت ہے ۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار کی پاک دعا قرآن مجید میں ہے ۔ ہاں نہ یادہ ایک طرف جھکنا یا جہل ہے یا فریب نفس یا جنون ہے ۔ آپ بہت استغفار ۔ لاحول ۔ درود ۔ سورہ فاتحہ پڑھیں ۔ اور اچھے نیک لڑکوں کے ساتھ رہیں اور صحبت صلحاء ہاتھ سے نہ دیں ۔

(۳) سچے مومن کو نہ اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے اور نہ اس کی امداد سے دریغ ہوتی ہے ۔ ان دو آیتوں پر غور کرو للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ۔ مرزا کا معاملہ خطرناک ہے ۔ مرزا الہام کا مدعی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ۔ قرآن کریم میں ہے ۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ۔ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی کہے کہ میں مرزا کو برا نہیں کہتا اور پھر دعوے کو نہیں مانتا ۔ بہر حال ایسے کلوح کا مجوزہ نہیں[1]۔

[1] سوال یہ تھا کہ غیر احمدی جو حضرت اقدس کو برا نہیں

اکمل کا پیام ایک دوست کے نام

آ کہ یہ مال نثار رشتہ خوبان کر دیں
مال کیا چیز ہے قربان دل و جاں کر دیں

رات کو اٹھ کے تہجد میں دعائیں مانگیں
مشکلیں راہ میں جتنی ہیں وہ آساں کر دیں

ظلمتیں ظلم کی رکافور سبھی ہو جائیں
نور ایمان کی جو اک شمع فروزاں کر دیں

حق کی توحید کا ہو جوش کچھ ایسا دل میں
جتنے کافر ہیں جہان میں وہ مسلماں کر دیں

لا کی تلوار سے جو بت ہیں مٹا دیں انکو
ذات اللہ کو دنیا میں نمایاں کر دیں

زلفیں بکھری ہوئیں دیکھی ہیں جو اس حق رو کی
آ کہ اس خواب پریشان کو پریشاں کر دیں

صیقل عشق سے ہم قلب کو دیں ایسی جلا
آئینہ سازی میں ہر ایک کو حیراں کر دیں

اپنی شیریں سخنی کا یہ دکھائیں اعجاز
گالیاں دیتے ہیں جو ان کو ثنا خواں کر دیں

پھول جھڑتے ہوں دہن سے جو کبھی گویا ہوں
گویا محفل کو ہم اک صحن گلستاں کر دیں

خانۂ دل کو ہم اغیار سے خالی کر کے
اپنے محبوب طرحدار کو مہماں کر دیں

نہ رہے چور کا ڈر اور نہ رہزن کا خطر
آ کہ اپنے تئیں ہم بے سر و ساماں کر دیں

لے کے ہاتھوں میں اولوالعزمی کا اک گرز گراں
ہم جوانمردی سے سرکوبی شیطاں کر دیں

عرش بلقیس معارف کو اڑا لائیں ہم
زندہ اعجاز غلامان سلیماں کر دیں

بہتری خلق کی مقصود نہیں اپنا
جتنی اوقات ہیں وہ وقف تہ یہاں کر دیں

کوچۂ یار میں فریاد کریں کچھ ایسی
حشر زا شور سے دشمن کو ہراساں کر دیں

سوز ہو درد ہو اشعار میں ایسا اکمل
پیارے محمود کو بھی آج غزلخواں کر دیں

سرود محمود

قصۂ ہجر دنوا ہوش میں آلوں تو کہوں
بات ابھی سے ہے یہ سر پیر جو پالوں تو کہوں

عشق میں اک گل نازک کے ہوا اہل جنون
دھجیاں جامۂ تن کی میں اڑا لوں تو کہوں

حال دل کہنے نہیں دیتی یہ بیتابی دل
آ دو سینہ سے تمہیں اپنے لگا لوں تو کہوں

حال یوں ان سے کہوں جس سے وہ بے نہ ہو جائیں
کوئی چبھتی ہوئی میں بات بنا لوں تو کہوں

شرم آتی ہے یہ کہنے کہ نہیں ملتا تو
تیری تصویر کو میں دل سے مٹا لوں تو کہوں

وہ مزا ہے غم دلبر میں کہ کہتا ہوں میں
سیخ فرقت کوئی دن اور اٹھا لوں تو کہوں

رازدان اس کی شکایت ہو اسی کے آگے
اس کی تصویر کو آنکھوں سے ہٹا لوں تو کہوں

سخت ڈرتا ہوں میں اظہار محبت کرتے
پہلے اس شوخ سے میں عہد وفا لوں تو کہوں

وہ خفا ہیں کہ بلا پوچھے چلا آیا کیوں
یاں ہے یہ فکر کوئی بات بنا لوں تو کہوں

تیرے یوسف کا مجھے خوب پتہ ہے اے دل
کوئی دن اور کریں تجھ کو جدا لوں تو کہوں

دل نہیں ہے یہ تو ہے مشل دہن افعی کا
دل کو اس زلف سیہ سے جو چھڑا لوں تو کہوں

چہرہ دکھلائے مجھے صدقہ میں ان آنکھوں کے
دامن ان کا کبھی آنکھوں سے لگا لوں تو کہوں

جان جائیگی پہ چھوٹیگا نہ دامن تیرا
تیرے تلسمی کے میں دو چار جیا لوں تو کہوں

یا الٰہی تیری الفت میں ہوا ہوں مجنوں
خواب میں ہی کبھی اس کو جو میں پا لوں تو کہوں

[illegible]

ایڈیٹوریل

کیا سلطان المعظم ہمارے خلیفہ ہیں

حکیم ابوالبرکات محمد عبد الرؤف صاحب داناپوری نے قریباً ساٹھ صفحہ کا ایک عمدہ دیسی چکنے کاغذ پر خوشخط چھپا ہوا آٹھ آنہ کا رسالہ چھپوایا ہے۔ جس میں آپ کی وہ تقریر درج ہے جو انہوں عطائے ترکی پارلیمنٹ کے موقع پر تاجران چرم کلکتہ کے عظیم الشان جلسہ میں کی۔

آپ نے ایام جاہلیت سے اس قصے کو شروع کیا کہ کس طرح ایک بادشاہ قادر مطلق ہوتا تھا اور اپنی معمولی سی خوشی یا دوا کے لئے ہزارہا آدمیوں کی گردن مار دیتا تھا اور کیونکر اپنی رعایا پر حد سے بڑھے ہوئے اختیار رکھتا تھا۔ کلیب بن لبید نے حکم دے رکھا تھا۔ کہ یہاں تک میرے کتے کی آواز رات کو پہونچتی ہے کوئی شخص بلا اجازت رستہ نہ چلے

روم میں جمہوری سلطنت تھی مگر ان کے امراء کے مشاغل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ کہاں تک انصاف و رحم سے کام لیتے تھے کیونکہ آدمی اور شیر کو چھیڑ کر تماشا دیکھتے تھے کہ کیونکر شیر آدمی کو چیرتا ہے یہی حال ایرانیوں کی سلطنت کا تھا جہاں کیومرث کے بعد یزدجرد کے وقت تک پونے دو سو برس تک کوئی حکمران ہی نہیں ہوسکا۔ فراعنہ مصر پھر اونمیں سے خصوصاً وہ فرعون جس کا مقابلہ حضرت موسےٰ سے تھا اس کی خودمختاری اسی سے عیاں ہے۔ کہ الیس لی ملک مصر کی آواز دے کر انا ربکم الاعلیٰ کا ادعا کرتا تھا۔ یہ تو پچھلے زمانے کی باتیں ہیں۔ تبت کا لامہ ابھی تک خدا سمجھا جاتا ہے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے۔ شہنشاہ جاپان بھی ایسا ہی سمجھا جاتا تھا۔ روس میں جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ لیکن آخر اسلام نے اسکی اصلاح کی۔ بحکم امرہم شوریٰ بینہم اور شاورہم فی الامر مجلس شوریٰ کی بنیاد ڈالی اور اس کے مقدس نبی نے صاف فرمایا کہ اذا امرتکم بشئ من دائی فانما انا بشر۔ چنانچہ مہمات امور میں اکابر صحابہ سے ضرور مشورہ فرمالیا کرتے تھے۔

یہ محض اسلام ہی کا خاصہ ہے کہ وہ بادشاہ کیلئے شوریٰ کو ضروری قرار دیتا ہے یہانتک کہ ایک برگزیدہ نبی کو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں سمجھا جاتا اور مستثنیٰ نہیں کیا چنانچہ اسی ارشاد کی ماتحت خلفاء راشدین کا یہی دستور العمل رہا مسلمانوں میں حریت کا یہانتک لحاظ تھا۔ کہ باوجودیکہ یزید ایک با اختیار بادشاہ تھا مگر جب مسلمانوں نے دیکھا کہ وہ اس قابل نہیں۔ تو عبداللہ بن زبیر کو اپنا حاکم سمجھ لیا۔ (اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اس وقت ایک مثال قائم کی۔ وہ تو سب کو معلوم ہے) پھر یہ دستور بنی امیہ کی شخصی سلطنتوں میں بھی اپنا رنگ دکھاتا رہا اور صرف عرب و عجم میں نہیں بلکہ ہندمیں بھی ہم اکبر کے نورتن وغیرہ دیکھتے ہیں۔ پس سلطان المعظم اپنی قوم کو کیوں پارلیمنٹ نہ دیتے اور پھر یہ پارلیمنٹ اس طریق سے عطا کی۔ کہ یورپ کی دوسری سلطنتوں کے مقابل میں بہت ہی سستی پڑی ہے

اس کے بعد آپنے حجاز ریلوے کے فوائد اور اس کے سٹیشنوں کی مقدس مقامات سے وابستگی دکھلاتے ہوئے یہ بحث شروع کردی کہ سلطان سے ہمیں کیا تعلق ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ انما المومنون اخوۃ اور المومنون کرجل واحد کے اصل کے مطابق ترک ہمارے بھائی ہیں اور مقدس مقامات کے محافظ ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہیں مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ خلیفۃ المسلمین ہیں میری سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ تو صحیح ہے کہ اسلام میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ارشاد نبوی ہے

من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ۔ اور وہ امام ہونا بھی ایک ہی چاہیئے کیونکہ اس طرح وحدت قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ امام سلطان المعظم ہیں کیونکر درست ہوسکتا ہے۔ جبکہ ان کی امامت کا کوئی ثبوت ہمارے پاس موجود نہیں۔ پولیٹیکل تعلقات کے لحاظ سے تو ہم الحمدللہ سرکار انگریزی کی ماتحت ہیں جس کے عہد معدلت مہد میں تمام برٹش امپائر کے ماتحت تمام مسلمان شہادت دیسکتے ہیں کہ نہایت ہی امن و آرام پایا ہے خصوصاً سلسلہ احمدیہ کے افراد کا ہر موئے تن زبان بن کر اپنی محسن گورنمنٹ کا شکریہ ادا کررہا ہے کیونکہ ہمارے لئے کسی اسلامی سلطنت میں امن سے رہنا تو درکنار نظر بر موجودہ طرز عمل مسلمانان یہ کہنا بھی غلط نہیں کہ زندہ رہنا دشوار تھا۔ پس ہم اپنے دنیوی مقاصد کو سلطان المعظم کی گورنمنٹ سے وابستہ نہیں کہہ سکتے باقی رہا دین سو وہ جو خود کسی کا مقلد ہے وہ کسی کا کیا امام بنیگا امام وہی ہوسکتا ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو اور موید من اللہ ہو اور سلطان المعظم کو اس کا دعوےٰ نہیں۔ پس وہ ہمارے دینی پیشوا کس طرح قرار دئے جاسکتے ہیں۔ اسلام قبرپرست نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کے مجاور یا محافظ کو اپنا پیر قرار دے لیں۔ ہم تو اس کو اپنا مرشد تسلیم کرینگے۔ جو یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ کی شان دکھاتا ہو۔ سو اپنا مکرم بھائی عبدالرؤف کو مژدہ دیتے ہیں کہ ایسا امام آچکا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی آیات ہمیں پڑھ کر سنائیں کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا تھا کہ ہم اللہ کا نشان نہ دیکھ لیتے تھے اس نے ہمیں قرآن مجید اور اس کے احکام کی حکمتیں سکھائیں اور خود نمونہ بن کر دکھایا کہ سچا مسلمان کیسا ہوتا ہے اس نے تمام مختلف مسائل کو اپنے قول و فعل سے صاف کر دیا اس نے چار لاکھ آدمی کا تزکیہ نفوس کرکے ایک ممتاز جماعت بنادی جو اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے شہداء اللہ فی الارض ہیں پس ہم ہندیوں کا ملکی پیشوا تو قیصر معظم بالقابہ ہے جیسے کہ روئے زمین کے اور مسلمانوں کے لئے اپنا اپنا ملکم۔ اور دینی پیشوا سلطان القلم مسیح العرب والعجم میرزا غلام احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے پاس امامت کی سند بارگاہ خداوندی کی لکھی ہوئی موجود تھی اور جو قرآن کریم کی آیات اور نبی رحیم کی احادیث کے مطابق تمام جہان کے لوگوں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کا مفترض الطاعۃ سردار و پیشوا تھا۔ بعض اعتراضوں سے بچنے کے لئے آپ سلطان المعظم کو خلیفہ نہیں سردار و پیشوا قرار دیتے ہیں۔ مگر میں پوچھتا ہوں کس بات میں؟ نہ ہمارا ملکی تعلق ان سے وابستہ اور نہ وابستگی مفید اور نہ دینی امامت کی ان میں صلاحیت و قابلیت موجود۔ پس خواہ مخواہ کیوں ہندی مسلمانوں کی طبائع کو متفرق اور شاہ شطرنج کی مثال کو تازہ کیا جاتا ہے۔

الشعراء تلامیذ الرحمان

مولوی ذکاء اللہ صاحب مشہور انشاء پرداز نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا کچھ اقتباس میں متفرق مقامات سے دیتا ہوں۔ تاکہ وہ لوگ جو ہر ایک شاعر کو یکسان بیکار ناکارہ نکما۔ بزدل اور منافق اور قوم کی کشتی کو بحر تنزل میں غرق کرنیوالا سمجھتے ہیں۔ اپنی رائے پر نظر ثانی کرسکیں وہ غور کریں کہ شاعر نہ صرف فی حد ذاتہ ایک قیمتی وجود ہے بلکہ وہ یقیناً مدبر اور مبارز سے بھی پبلک کے لئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

(۱) نہایت قابل قدر کے سچی خدمات قوم کی بہ نسبت مبارز و مدبر کے شاعر بجالاتا ہے۔ شاعر سے مراد میری تکبند بنانے والے اور قافیہ سنج و سخن ساز سے نہیں ہے بلکہ اس شخص سے مراد ہے جو صداقت و حسانت کی پیغمبری نہایت شوق سے کرتا ہے ایسا شاعر انسان کی روح سے باتیں کرتا ہے وہ اس کو کمینہ جذبات ذلیل اور رذیل حرکات سے جدا کرتا ہے نفاست پاکیزگی نیکی کے ساتھ وصل دیتا ہے وہ روح کی درماندگی اور تشنگی کو حسن و جمال کے ابدی چشمہ سے فرو کرتا ہے روح غیرفانی کے کان میں شاعر یہ صدا پہونچاتا رہتا ہے کہ دنیا ہماری دار القرار نہیں ہے یہاں سے

جاتا ضرور ہے مگر [illegible] سایہ ممبا رزوح کے کمان میں آئی موقوف ہوئی وہ آزار [illegible] یادی کاموں میں حرص و ہوس میں پھنس کر احمق اور عقل سے خارج ہوئی۔ شاعر ہمیشہ یاد دلاتا رہتا ہے کہ بارے لئے ایک مقام بلند ہے۔ جس تک پہونچنے کے لئے راہ وہ بتاتا ہے۔ ہماری زندگی تین طرح کی ہے ایک جسمانی دوسری عقلی تیسری اخلاقی ان تینوں میں آخری حیات جاودانی ہے۔ باقی فانی ہیں۔ مبارز۔ جسمانی حیات کے حصہ کا کام۔ مدبر عقلی حیات کے حصہ کا کام۔ شاعر اخلاقی حیات کے حصہ کا کام جو جاودانی ہے کرتا رہتا ہے اسی وجہ سے ان تینوں میں شاعر کو بہتر و برتر جانتا ہوں۔

(۲) سوال بھی بڑے طمطراق سے پیش کیا جاتا شاعر اوباش رند مشرب۔ مہرے انسان سے متنفر نہیں ہوتے ہیں اسکے جواب میں کہوں گا کہ ان بے شک ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ سوال پوچھوں گا۔ کہ کیا مبارز وحشی درندے اور مدبر احمق نہیں ہوتے۔ میرا دوست اس سبب بڑے مغالطہ میں پڑا کہ اس نے شاعر کا برا نمونہ لیا اور اس پر اپنی رائے کا حکم لگایا ہم کو چاہیئے کہ بزرگ مبارز۔ دانشور مدبر۔ سچے شاعر کے درمیان فیصلہ کریں نہ یہ کہ ان میں سے کسی ایک کا برا نمونہ لیکر اس پر مباحثہ کریں۔

اب میں تینوں کا اعلیٰ نمونہ لیکر اپنی رائے کا حکم یہ لگاتا ہوں کہ مبارز۔ مدبر کی بہ نسبت شاعر کی دارالسلطنت روح ہے جیسے جسم و دماغ پر روح کو برتری ہے ایسے ہی مبارز و مدبر پر شاعر کو بالاتری ہے۔ مبارز اپنے قانون کو خون سے لکھتا ہے۔ مدبر اپنے قانون کو قرطاس پر تحریر کرتا ہے۔ شاعر اپنے قانون عالمگیر کو انسان کے دل پر نقش کالحجر بناتا ہے۔ جب تک روح کو بقا ہے شاعر کے قانون کو فنا نہیں۔ اس کے کل قوانین مسانت معدومیت کے ہوتے ہیں۔ مبارز کا قانون اس کے ساتھ رخصت ہوتا ہے جس روز سے اس نے کام کیا تھا وہ پراگندہ و معدوم و فراموش ہو جاتا ہے۔ مدبر کا قانون اس قرطاس کے ساتھ فنا ہوتا ہے جس پر اس نے لکھا تھا۔ ایک قانون دوسرے قانون کو ہمیشہ منسوخ کرتا رہتا ہے وہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے سمندر کی لہروں کی طرح آتے جاتے رہتے ہیں مگر شاعر کے قانون کو فنا نہیں وہ جب تک باقی رہیگا اس کا زمان باقی رہے گا۔ سکندر کے کام اب کہاں ہیں کہیں ان کا پتہ نہیں لگتا۔ سولن کے قوانین اب کہاں ہیں کہاں جاری ہیں کون ان پر عمل کرتا رہتا ہے۔ مگر ہومر شاعر کی کتاب اب تک ایسی زندہ و نوعمر ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کل ہی تصنیف ہوئی ہے۔ سکندر و سولن کا نام فراموش ہو جائیگا مگر ہومر جو دلکو کبھی یاد سے نہیں جائیگا۔

(۳) شاعر دونوں مبارز و مدبر سے برتر ہے اس لئے کہ شاعر کامل کی حضرت میں مبارز و مدبر کی خصلتیں دونوں شامل ہیں مملکت جسموں و دماغوں سے منتظم نہیں ہوتی وہ اہل ملک کی روحوں کی آزادی سے مقوم ہوتی ہے۔ روح کے لیے قانون بنانے کا کام عمدہ طور سے شاعر ہی انجام دیتا ہے۔ بہلا کوئی نوشتہ قوانین روحانی کا ایسا پیش تو کرے جیسا کہ شعرا کا کلام روبرو کرتا ہے۔ کون سے قوانین ایسے ہیں کہ ان میں پند دل بند و دل پسند تازہ و پاکیزہ ایسی ہوں جیسی رومی و ثنائی کے کلام میں ان کے کلام میں وہ سب باتیں جمع ہیں جو مجلس عقل کی شمع ہیں۔ وہ روح کے لئے غذا ہیں۔ دل مجروح کی دوا ہیں۔ عاقل اس کو قوت جان جانتے ہیں۔ عارف ان کو اپنی روان بہتر مانتے ہیں۔ کیا ہم نہیں جانتے کہ شعرا کے اشعار و رجز نے میدان جنگ میں مردوں کو اس طرح لڑایا جس طرح کوئی جوانمرد مبارز لڑاتا ہے۔ کون اس میں شک کرتا ہے کہ شاعر کا دل مبارز کا دل نہ تھا۔ کون اس کو یقین نہیں کرتا کہ لشکروں کو ایسے حال میں کہ اس میں رمق جان باقی تھی۔ اور نبضیں چھوٹ رہی ہیں کہ کلام شعرا نے ان کے دلوں میں وہ برقی اثر کیا کہ وہ بالکل تازہ و توانا ہو کر اپنی آزادی کے اپنے حقوق کے لئے ہنگامہ آرا ہوئے اور رزم و پیکار کے درپے شاعر اس کے سوا ایک اور معنی کر بھی مبارز ہے کہ وہ بدی کے دیو سے جو انسان کا سخت دشمن جان ہے ہمیشہ لڑتا ہے۔ یہ دیو طرح طرح کے بھیس بدل کر اسکے سامنے آتا ہے کبھی دروغ کے لباس میں۔ کبھی تظلم و ستم و جور و جفا کے روپ میں کبھی توہمات باطلہ۔ ریا۔ خود غرضی کی پوشاک میں۔ خواہ وہ کسی بھیس میں آئے۔ شاعر اس کے زیر کرنے میں اپنی سعی کو متواتر کام میں لاتا ہے اور کبھی اس سے باز نہیں رہتا اسکی زندگی ایک جنگ ہے، جو ہمیشہ اس دیو کے ساتھ رہتی ہے وہ ہمہ تن اس میں ساعی رہتا ہے اور کبھی اس فکر سے خالی نہیں ہوتا کہ نیکی کی سلطنت و سطوت کو دنیا میں قائم کروں۔ وہ اس جنگ میں جو اپنی سرگرمی اور گرم جوشی دکھاتا ہے۔ اس کے آگے مبارز کی گرم جوشی میدان جنگ میں ... ... ہیچ ہے۔ وہ مقدس علم کے نیچے کھڑا رہتا ہے۔ غم و الم سہتا ہے موت کا سامنا کرتا ہے بیشک و شبہ شاعر مبارز ہوتا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ آجتک کسی مقرر نے زبان سے یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ ... ... خود مبارز و مدبر بدو لوا اپنے سے برتر شاعر کو مانتے ہیں۔

(۴) سب سے زیادہ شاعر کی خصلت اشرف و افضل ہے جیسا بقا کو فنا پر شرف حاصل ہے ایسا ہی شاعر کو مبارز پر شرف حاصل ہے جیسے کہ دانشوری سے حسن خلق افضل ہے ایسا ہی مدبر سے شاعر افضل ہے۔ مبارز جو نیک کام کرتا ہے اس کا میلان اسی طرف ہوتا ہے کہ بڑائی آخر کار اس سے پیدا ہو مبارز حب جاہ و نشان و شکوہ کی نمود کے لئے نیک کام کرتا ہے اس لئے وہ اپنی اغراض نفسانی پر مبنی ہوتا ہے مدبر جب نیک کام کی پیروی میں سرزنی کرتا ہے کہ ضرورت اس کی داعی ہوتی ہے اس لئے وہ بھی خود غرضی سے خالی نہیں ہوتی۔ مگر شاعر راستی پرست ہوتا ہے۔ وہ نیک کام فقط راستی ہی کی خاطر سے کرتا ہے جب تک ہوا نفسانی و غرض پرستی سے اپنے تئیں پاک نہیں کرتا وہ کامل شاعر بھی نہیں ہوتا۔

(۵) اپنے بیان کی تصدیق نفس الامری صورت میں گذارش کرتا ہوں۔ میں انگلستان کی تاریخ میں سے بہت بڑا جنگ باز مبارز اور حکیم مدبر و شاعر انتخاب کرتا ہوں۔ کروم ویل کو شجاع کامل۔ بیکن کو حکیم و مدبر کامل شیکسپیر کو شاعر کامل تمثیل کے لئے لیتا ہوں۔ ان تینوں کا میں کا زمانہ قریب قریب تھا۔ زمانہ کا اثر ان سب پر یکساں تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کروم ویل نے اپنے ملک کے لئے کیا کیا بے شک اس نے انگلستان کی پولٹیکل عظمت کو معراج پر پہونچایا۔ دشمنوں کو پامال کیا۔ ملک کے انتظام سے جو لوگ ناراض تھے ان کے دلوں میں دہشت اور ہیبت بٹھائی۔ انگلستان کی بڑی سلطنت و سطوت اول اول اسی نے ایسی حاصل کی کہ جو اس زمانہ سے اس زمانہ تک ساری دنیا پر سبقت لیجاتی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس نے جو قاعدہ مطلق العنانی و خودسری کا بنایا اس سے کیا آگے پیش آیا اس سے سپاہیانہ خودسری اوباشی۔ لامذہبی۔ غلامی اخلاق میں پیدا ہوئی اگر کروم ویل کے قدموں کے تلے اہل انگلستان نہ روندے گئے ہوتے۔ تو چارلس دوم کبھی انگلستان کو بد اخلاق نہ بنا سکتا ایسے ہی مآل اور فتحمندوں کی فتح کے لئے بھی ہوتے ہیں ہر ملک کی تاریخ میں اس کی مثالیں موجود ہیں جس کا جی چاہے انہیں پڑھ لے جس سرزمین کو مبارز اپنے آہنی قدم سے الٹ پلٹ کرتا ہے وہاں زہریلی وبا پیدا کرنے والے عفونت ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے گرد کی ساری ہوا کو مسموم کر دیتے ہیں اور معصیت و عصیان کے پہل لاتے ہیں۔ پس یہ کام شجاع کے کام کی کیفیت ہے۔ اب مدبر پر متوجہ ہوجئے۔

۔۔۔ کو تسلیم کرتا ہوں کہ انگلستان میں
۔۔۔ ت مدبر فرزانہ بیکن کی برابر نہیں
۔۔۔ سفہ قائم کیا جو اچھی طرح مطالعہ اور سمجھی
طرح سمجھا جاوے تو نہائت عمدہ صفات رکھتا ہے۔ مگر اس نے
اہل انگلستان کے لئے کیا کیا۔ اول تو حضرت بیکن خود ہی ایک
نہائت رذیل اور کمینہ خصلت کے نمونہ تھے ان کے فلسفہ نے
سارے یورپ کی تصنیفات کو مشتبہ بنایا۔ اگرچہ اس نے
کفر کو نہیں پھیلایا۔ مگر تاریکی کو ضرور پھیلایا۔ اسی نے ہیوم کو
بے اعتقاد بنایا اور اس کے کفر آمیز مسائل کو رواج دیا آخر
صدی میں اسی کے فلسفہ نے اس مسئلہ کو شائع کر رکھا ہے کہ آدمی
نیک و بد کام فقط اپنی ذاتی سود و بہبود کے لئے کرتا ہے۔
میں نہ بیکن کے ذمہ الزام لگاتا ہوں نہ اس کے فلسفہ پر تبرا
بھیجتا ہوں بلکہ میری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ نری عقلی
تعلیم بے فائدہ و بے کار و مضر ہوتی ہے وہ دماغ کو ایسا
پُر کر دیتی ہے کہ جس سے دل بے حس ہو جاتا ہے آدمی دانشمند
بغیر نیک ہونے کے ہو جاتا ہے۔

اب شیکسپیر کی ذات سے جو فائدے ہوئے انہیں خیال
کیجئے۔ کہ محبت قومی و حب الوطنی۔ ملک کی بہی خواہی انسان کی
خیر خواہی۔ فیاضی۔ اعلےٰ درجے کے فلسفیانہ خیالات۔ اس
دار الفنا سے ہزاروں درجہ دار البقا کا اچھا جاننا اس کے
لئے سامان تیار کرنا یہ سب باتیں اس نے سکھائیں۔ مثلاً ایک
آدمی کو دوسرے آدمی سے وابستہ لفظ حکم بول کر کرتا ہے
جس میں ایک حکومت پائی جاتی ہے۔ مدبر ایک آدمی کو
دوسرے آدمی کے ساتھ پیوستہ ان کی باہمی تعلقات و اغراض
کے سبب سے کرتا ہے۔ شاعر رشتہ مند محبت و ہمدردی برادری
کے سبب سے کرتا ہے جسکو نہ حکومت نہ طاقت توڑ سکتی ہے
اب تم مہربانی فرماکر ان تینوں کو مع دیل۔ بیکن شیکسپیر
کو پہلو بہ پہلو بٹھا کے دیکھو اور ان میں انتخاب کر لو۔ تو جو
سوال معرض مباحثہ میں ہے۔ اس کا جواب خود بخود تمہارے
ذہن میں آجاویگا۔ پھر اور کوئی ایسا شبہ باقی نہ رہیگا۔
کہ جس کے سبب سے اس بات میں تامل ہو کہ مبارز و مدبر کو
ایک زمانہ پیدا کرتا ہے اور جب وہ زمانہ خود فنا ہو جاتا ہے
تو اس کے ساتھ وہ بھی فنا ہو جاتے ہیں۔ مگر شاعر اپنے کلام
کے اثروں کو دنیا کے دلوں پر وہ جاتے ہیں کہ جب تک دنیا
میں انسان کامل فنا ہو کر زمانہ کی قبر میں دفن نہیں ہوگا
وہ استمرار کے ساتھ سلامت و قائم رہیں گے۔ مصرعہ
نسکار باب سخن باقیست تا عالم بجاست

کیا شادی خانہ بربادی ہے؟

"۔۔۔ خاتون عصمت نے ایک نہائت ضروری مضمون کیطرف توجہ دلائی ہے جو ولاتمسکوہن ضراراً اور وعاشروہن بالمعروف کی تفسیر ہے واقعی ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے متعلق مقدور بھر کوشش کریں اور ہم میں جو کمی رہی ہے اسکی اصلاح کر لیں۔ مضمون کا طرز تحریر بعض مقامات پر افراط کا پہلو لئے ہوئے کہا جا سکتا ہے مگر جو مظلوم ہے میرے خیال میں اسے کچھ کہہ لینے کا حق حاصل ہے" (ایڈیٹر)

نالہ ہی تو ہے نہ سنگ و خشت سے درد بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں رلائے کیوں

حضرات ناظرین! ان میرے معزز بھائی جنہیں یہ سن کر یعنی میرا قائم کردہ اوپر کا عنوان مضمون پڑھ کر نہایت متعجب ہوں گے کہ لوگ خانہ آبادی کہا کرتے ہیں۔ مگر عجب کہ اس نئے زمانہ میں جہاں زمین نے دبے مخفی خزانے اُگلے کہیں یہ مخفی نام شادی کا بھی تو نہیں اگل دیا ہو مگر نہیں صاحب! اس نادر زمانہ میں بعض واقعات کے لحاظ سے یہ بات سچ ہے کہ شادی خانہ آبادی نہیں بلکہ خانہ بربادی ہے افسوس کہ وہ خدا کا برگزیدہ غمگسار بنی نوع انسان بالخصوص ہمدرد نسوان مسیح الزمان علیہ الرضوان ہماری بدقسمتی سے خدا تعالیٰ کی خاص حکمتوں کے ماتحت دنیا میں تھوڑی مدت رہا ورنہ امید تھی کہ ان حق تلفیوں کا بالکل انسداد ہو جاتا اور اسلام کا چہرہ جو قسم قسم کی خود غرضیوں اور ملک و قوم کی رسموں اور عادتوں کے پردوں میں چھپا ہوا ہے جلد نظر آجاتا۔ میرا یہ مطلب نہ سمجھا جاوے کہ ہم احمدیوں میں خصوصیت سے کوئی نقص ہے اور ان میں معاذ اللہ حضرت صاحب کے بعد اسلام کے حقوق کی پوری پوری نگرانی نہیں ہوتی بلکہ عام لوگوں کی حالت کو زیر نظر رکھ کر یہ مضمون لکھتی ہوں اور نہائت زور سے اپنے اہل قلم بزرگوں سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ اگر حقوق نسوان کے زیادہ حامی نہیں تو کم از کم مردوں کے مظالم سے تو عورتوں کو نجات بخشیں۔ کیونکہ ہماری تمام آسائشیں اور راحتیں آپ ہی کی مہربانیوں سے وابستہ ہیں اگر آپ لوگ ہمارے ہمدرد نہیں۔ تو یہ طبقہ دنیا تو ہمارے لئے نمونہ دوزخ بن رہا ہے جسکی چند ایک مثالیں مفصلہ ذیل بیان کرتی ہوں۔ پہلے دن ہی اس لڑکی کی قسمت جل جاتی ہے جو ماں کے دل کا سرور اور باپ کی آنکھوں کا نور بن کر چودہ ۱۴ - ۱۵ سال گذارتی ہے اور بعد کسی ناخدا ترس انسان کے پلے باندھ دی جاتی ہے اور اسکی اس کی بات بات پر اعتراض اور اس کے ہر فعل پر نظر رکھی جاتی ہے اور بیگانوں کی طرح ہر حرکت و سکون و فعل میں جو جو سلوک اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بجا اگر اس رائی کا پہاڑ کر لیں۔ تو دکھوں اور دردوں کا ایک طومار بندھ جاوے۔ مگر اس چار حرف کی بندھی ہوئی کے موہنہ سے اُف تک نکل جاوے تو وہ قابل ملامت۔ لائق سرزنش۔ ٹھہرتی ہے اور گستاخ اور بے ادب کہلاتی ہے۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ ایک ایک کی بڑی جدی خوشامد اس کے خاص فرائض میں داخل ہے۔ گویا کہ وہ سب کی زرخرید لونڈی ہے باوجود اس کے وہ صابرہ راضی برضا مولا۔ ع

مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آسان ہو گئیں

کا وظیفہ پڑھتی۔ اپنے خالق کا خوف کرکے گذار دیتی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ صاحب جن کے پیچھے یہ سب کچھ گوارا کرنا پڑتا ہے۔ کسی اپنے ہی غرور میں مست رہتے ہیں اور اسے پاؤں کی جوتی (اعورتوں کو بعض مرد پاؤں کا جوتا جانتے ہیں) اور ناقص العقل جان کر دل سے دور کر دیتے ہیں۔ سچ کہ وہ بیسوات جہاں جگہ ملے خراب ہوتی پھرتے۔ حضرت کو کوئی خبر ہی نہیں نہ پرواہ بلکہ اگر کوئی چار پیسہ والا ہو تو جھٹ ایک اور پاپوش (عورت) لے لی اور جب مل جاوے چل آتا رہے گی۔ اب یہ بیچاری اپنی دانست میں اگرچہ کیسی شریف اور نیکوکار ہو۔ بس خواہ مخواہ ہی اسے الزام دیں گے۔ پھر نہ ہی تو خرچ دیتے ہیں نہ طلاق۔ اگرچہ تمام عمر پڑی سڑتی رہے۔ خدا کی قسم یہ صریح حق تلفی اور خوفناک ظلم ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں کئی جگہ عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ کو حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک خاص محبت تھی۔ یہ تو نہیں کیا کہ خرچ میں مکان میں کپڑوں میں حسن معاشرت میں غرض کسی بات میں بھی اور " امہات المومنین سے ترجیح دی ہو۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عورتوں سے رحم کا برتاؤ کیا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیٹی لایا۔ کہ یا حضرت یہ شادی نہیں کرتی۔ حضرتؐ نے اس سے پوچھا کہ کیوں کیا وجہ لڑکی بولی یا رسول اللہ۔ خاوند کے حقوق بہت ہیں اور میں اپنے میں یہ قابلیت نہیں پاتی کہ اسے راضی رکھ سکوں۔ خدا کی قسم بیاہ نہ کروں گی۔ فرمایا۔ چھوڑ دو اس کو اپنے حال میں رہنے دو۔ سو یہ اس لئے کہ اگر شادی برباد کرنیوالی ہو۔ تو پھر شادی ہی کیوں کریں۔ ایک اچھے خاندان کی ۔۔۔

[illegible]

میاں عبد الستار صاحب ۹۳۱ للعہ
غلام حسین شاہ صاحب ۲۰۳۴/۲۱۶۶ عہ/
۱۹ جنوری ۱۹۰۹ء
شیخ نیاز احمد صاحب ۵۶ للعہ/
راجہ یار محمد خان صاحب ۶۳۹ للعہ
منشی عبد اللہ صاحب ۱۴۶ ع
میاں محمد عظیم صاحب ۱۰۰۴ للعہ
میاں محمد سعید صاحب ۲۰۹۷ ع
ماسٹر مولا بخش صاحب ۹۷۲ بقایا ے
منشی عبد الخالق صاحب ۶۱۵
۲۰ جنوری ۱۹۰۹ء
میاں عمر الدین صاحب رائیٹر ۲۱۱ ۸/
منشی محمد عالم صاحب ۱۸۷۵ للعہ
میاں عبد الرحمٰن صاحب ۸۴۵ عہ
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۴۲۸ ع
میاں خادم علی صاحب ۲۱۵ ع
میاں احمد علی صاحب ۹۴۹ ع
۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء
منشی غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ ع
اکبر خان صاحب ۲۱۶۰ سے
میاں ظفر اللہ خان صاحب ۷۰۵ ع
۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء
میاں محمد علی صاحب پٹواری ۲۱۱۰ ع ۸/
میاں محمد الدین صاحب ۲۱۲۷ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب ۱۲۵ للعہ
چودہری غلام احمد خان صاحب ۷۴۶ ع
منشی محمد حسین صاحب ۸۳۲ ع
۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء
ابو عبد اللہ غلام محمد صاحب ۱۱۰۶ عہ ۸/
بابو سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ
منشی محمد دین صاحب ۱۱۰۶ للعہ
سید شفیع احمد صاحب ۲۱۲۳ عہ
منشی محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ ع
منشی نواب خان صاحب سری نگر بقایا ع

۲۵ جنوری ۱۹۰۹ء
نور احمد صاحب صمہ
میاں عبد اللہ صاحب ۱۵۴۴ عہ
سید عادل شاہ صاحب ۲۱۳۳ للعہ
میاں نظام الدین صاحب ۳۶ ع
بابو فیروز علی صاحب ۲۹۷ للعہ
بابو عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ سے
منشی نور الدین صاحب ۵۸۹ ع
۲۶-۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء
ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۲۸۹ للعہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۴۱۹ ع
[illegible]ن صاحب ۱۰۸ للعہ
[illegible]م نبی صاحب ۱۰۹۹ ع
[illegible] عبد الکریم صاحب ۲۲۵ ع
میاں غلام محمد صاحب ۲۱۲۸ ع
۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء
شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ للعہ
چودہری علی احمد خان صاحب ۹۸۷ ع
فضل احمد صاحب ۲۲۰۱ ع
ملک غلام احمد صاحب ۱۸۹۷ ع
حکیم نواب علی صاحب ۱۵۸۱ ع
۳۰ جنوری ۱۹۰۹ء
چودہری نواب دین صاحب ۲۶۷ ع
یکم فروری ۱۹۰۹ء
منشی غلام محمد صاحب ۱۹۸۳ للعہ
چودہری مولا بخش صاحب ۲۹۴ للعہ
ملک عادل شاہ صاحب ۱۴۴۵ ع
میاں عبد الحکیم صاحب ۸۹۰ ع
مولوی غلام رسول صاحب ۱۴۹۹ ع
ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ ع
۲ فروری ۱۹۰۹ء
حافظ محمد صاحب جیون ۳۴ للعہ
ڈاکٹر محمد شریف صاحب ۲۱۲۰ للعہ
میاں خدا بخش صاحب ۵۹۷ ع ۸/
۳ فروری ۱۹۰۹ء
قاضی خواجہ علی صاحب ۲۱۹۷ ع ۸/

سید رسول بخش صاحب ۴۸۲ عہ/
میاں غلام نبی صاحب ۶۰۱ بقایا للعہ
میاں مولا بخش صاحب ۹۷۲ ع
۴-۵ فروری ۱۹۰۹ء
بابو فرزند علی صاحب ۲۱۰۴ ع
مرزا دین محمد بیگ صاحب ۲۰۱۵ للعہ
میاں میران بخش صاحب ۱۷۷ ع
میاں عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ ع ۸/
سید فخر اسلام بحساب امانت علی شاہ صاحب ۱۴۷۰ صمہ بقایا
میاں جان محمد صاحب ۵۵۴ ع
۶ فروری ۱۹۰۹ء
میاں محمد محسن صاحب کنگی ۲۱۱۷ عہ
میاں اللہ بخش صاحب ۵۷۵ ع
میاں عبد الرحمان صاحب ۳۳۰ للعہ
میاں معراج الدین صاحب ۱۲۹۹ بقایا للعہ
میاں غلام حسین صاحب ۲۱۸۷ ع ۱۲/
۸ فروری ۱۹۰۹ء
حکیم محمد الدین صاحب ۳۹۰ ع
میاں محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ للعہ
میاں چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع
میاں غلام رسول صاحب ۹۶۳ ع
شیخ محمد جان صاحب ۱۲۶۷ للعہ
منشی احمد الدین صاحب ۱۴/۲۱۶۹ عہ
بابو فضل الٰہی صاحب ۸۴۲ ع
چودہری عنایت اللہ خان صاحب ۱۷۱۰ للعہ
ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ۷۳ ۱۳/
۹ فروری ۱۹۰۹ء
ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
منشی احمد علی صاحب ۱۳۲۶ ع
میاں محمد جان صاحب ۸۵۴ ع
میاں مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
میاں غلام رسول صاحب لٹھالیان بقایا عہ
میاں رحمت اللہ صاحب ۱۸۴/۲۱۷۴ ع ۱۲/
عالمگیر خان صاحب ۱۳۵۹ ع
میاں فضل بیگ صاحب ۱۴۵۷ للعہ
میاں عبد الرحمٰن صاحب ۱۶۷۹ ع
میاں عبد العظیم صاحب ۶۰۴ عہ ۱۴/

۱۰ فروری ۱۹۰۹ء
میاں محمد الٰہی صاحب ۱۴۱۳
میاں غلام حمید صاحب ۱۱۷۹
میاں شمس الدین صاحب ۱۲۴۹
مولوی تاج الدین صاحب ۱۴۷۸
میاں غلام حیدر بیگ صاحب ۵۴
میاں محمد تیمور صاحب ۱۲۰۱
میاں محبوب عالم صاحب ۵۹۵ للعہ
۱۱ فروری ۱۹۰۹ء
میاں امام الدین صاحب ۱۹۹۲ ع
میاں قادر بخش صاحب ۱۹۱۷ للعہ
میاں امام الدین صاحب ۴۷۵ ع
بابو غلام محمد صاحب ۳۶۰ للعہ
میاں محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ ع
میر قاسم علی صاحب ۱۱۴ ع ۸/
میاں عبد اللہ صاحب ۲۱۸۵ ع ۸/
میاں نور محمد صاحب ۱۹۴۵ للعہ
بابو عبد الغنی صاحب ۲۲۰۰ للعہ
بابو محمد حسین صاحب ۳۳۱ للعہ
ولی محمد صاحب ۶۱۶ ع
۱۲ فروری ۱۹۰۹ء
حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ عہ ۸/
چودہری فتح محمد صاحب ۵۸۵ للعہ
میاں مصری خان صاحب ۴۱۲ ع
سید قاسم شاہ صاحب ۲۱۹۵ للعہ
میاں عنایت اللہ صاحب ۸۸۱ ع
چودہری ولی داد خان صاحب ۲۰۲ ع ۸/
۱۳ فروری ۱۹۰۹ء
میاں حیات خان صاحب ۹۲۳ للعہ
میاں عبد الاکبر خان صاحب ۲۱۴ ع
میاں غلام حیدر صاحب ۱۹۸۷ ع
۱۴ فروری ۱۹۰۹ء
میاں صدر الدین صاحب ۳۴۷ للعہ
چودہری سرفراز خان صاحب ۱۴۹ للعہ
میر عابد علی شاہ صاحب ۷۵ للعہ
میاں جان محمد صاحب ۱۳۸۴ ع ۸/
میاں تاج الدین صاحب ۹۴۷ ع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ

"کشتہ روپیہ" سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعتراف سے طبی دنیا لبریز ہے۔ تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے۔ کہ دوسری کوئی دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی۔ ہر طبقہ اور ہر زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید مانا گیا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جس کے علاج سے طبیب عاجز آ جاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ شفا پا جاتا ہے۔ دماغ۔ دل۔ حافظہ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے۔ قوت حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر موثر ہے۔ نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے۔ عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کا ایسا معین ہے۔ کہ کتنا ہی کام کرو۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ قوی اور اعضائے رجولیت کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں چھوڑتا۔ اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب خالص بالمنی روپے کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور تمام نقوش اور حروف پڑھے جاتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے طیار کرنے میں کوئی دہات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کی جاتی۔

اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کراویں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے پرچہ ترکیب ہمراہ شامل ہوتا ہے۔ قیمت فی روپیہ پانچ روپیہ۔ نصف روپیہ پونے تین روپیہ (۲ؑ۱۲) چہارم حصہ (۱۱ؑ)

المشتہر

حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد۔ سوہا بازار ڈاک خانہ ڈبی بازار - لاہور

تین برس کی جانفشانی کا ثمر

یعنی عجیب وغریب گلدستہ مجربات نسخہ جات نادر الوجود۔ اسرار سینہ بسینہ کا خزینہ۔ مصنف کے پاس ملتان ریاست سے لیکر نام آدمیوں تک کے سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔ یہ نسخے تیس سال کی ذاتی کوشش اور جنگلوں اور پہاڑوں کی سیاحت کا نتیجہ ہیں۔ صدہا مرتبہ امتحان اور آزمائش کے بعد ان نسخوں اور گھر شہر اصہر دیہات میں کوڑیوں کے مول طیار ہو سکتے ہیں۔ قلمبند کیا گیا ہے۔ کمزوری۔ نامردی۔ جریان آتشک اور سوزاک وغیرہ امراض کے نسخوں کی کامیابی پر مصنف کو کمال فخر ہے اور دعویٰ ہے ایک ایک مرض کے کئی کئی نسخے ہیں جو نسخہ سستا ہو یا طبیعت کے موافق ہو اس سے فائدہ اٹھاؤ بخیر سے مصنف کو یاد کرو۔ قیمت صرف ایک روپیہ محصول ۲/ مہتمم مینجر پبلک بک ایجنسی لاہور اندرون دہلی دروازہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

سوگند گفتن کہ زر مغربی است * چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصل ہیرا ہے۔ کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں۔ مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں۔ اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو۔ تو وہ محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر

مولوی محمد یسین احمدی۔ دانہ۔ مانسہرہ (ہزارہ)

نوٹ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے بھی اسی قیمت پر مل سکتا ہے۔

اس سے [illegible] کیا ہو سکتا ہے

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جسکو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے قیمت چار روپے۔ گارنٹی ۴ سال علاوہ اس شرط کے کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لی جاوے گی۔ ایسی شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔ بہت جلد منگائیے۔

المشتہر

امرا و نگم ٹریڈنگ کمپنی پیپل مہادیو اسٹریٹ دہلی

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سرمہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوتا ہے جو دو قسم اول عہ قسم دوم ؑ۔ سرمہ قسم اول ۸ؑ تا ؑ۱۲ سرمہ سوم ؑ۱۲ علاوہ ازیں گنگی پشاوری و کلاہ زری وسادہ ہر قسم موجود ہے

المشتہر۔ احمد نور۔ کابلی مہاجر۔ قادیان ڈاکخانہ [illegible]

رسالہ اہل الذکر لکھنو

اہل اسلام کی ہدایت اور اصلاح کے لئے مہینے میں دو بار مطبع احسن المطابع لکھنو سے شائع ہوتا ہے منکرین قرآن وحدیث کی اچھی طرح خبر لیتا ہے۔ شرک وبدعت کی تردید میں گویا بم کا گولا ہے رسالانہ چندہ عا نمونہ کا پرچہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر

نوٹ۔ جو صاحب ۲۵ صفر تک درخواست خریداری معہ چندہ سالانہ بھیجیں گے ان سے ۱ کے عوض صرف ۱۲ لیا جائیگا۔ اہل الذکر میں مفید مذہبی چارج پڑتال کے ہوتے ہیں جس میں ہر اہل مذہب اپنے مذہب کی تائید اور مخالف کی تردید درج کرا سکتا ہے

ضمیمہ۔ آریوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کی تردید اور اہل اسلام کی ہدایت کے لئے دو جز علیحدہ ماہوار شائع ہوتے ہیں قیمت سالانہ عہ خریداران اہل الذکر سے بشرطیکہ تاریخ مذکورہ تک درخواست خریداری بھیجیں صرف [illegible]

مرقع سیاسی۔ خاص شیعوں کے رد میں ماہوار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ معہ محصولڈاک عہ ۲۵ صفر تک درخواست معہ چندہ بھیجنے والوں کو صرف ۱۲ آنہ دینے پڑتے ہیں

ملنے کا پتہ۔ مینجر اہل الذکر مطبع احسن المطابع لکھنو

شریف خاتون کو میں جانتی ہون جو تیس برس سے میکے ہے۔ حالانکہ اس کا ایک دس سالہ بیٹا بھی ہے جو میکے ہی پیدا ہوا اور جب بعض نیک طبیعتوں نے میان سے کہا کہ اپنی بیوی اور اپنا بچہ گھر لے جاؤ۔ تو کہدیا چلو بچہ میرا ہی نہین۔ استغفر اللہ۔ حالانکہ بچہ اسی نیک بخت کا تہا۔ آہ ! اپنی ذاتی خصومتون کی وجہ سے ان مظلومون پر تہمتین لگاتے ہین اور خدا کا خوف نہین کرتے خیر یہ تو لمبا قصہ ہے جس کے بیان کرنے کی طاقت مجھ مین نہین۔

ایک اور ظلم سنو! حالانکہ اسلام مین کہین نہین وہ یہ کہ حنفی مذہب مین مسئلہ ہے کہ جس کا خاوند مفقود الخبر ہو وہ نوے سال تک نکاح نہ کرے بلکہ اس کا انتظار کرے (یعنی بوڑہی ہو جاوے) تو بہ اب نوے سال کیسی کی تمام عمر بہی نہین ہوتی مگر مرد کے لئے اختیار ہے کہ ایک بیوی کا کفن بہی میلا نہ ہو اور وہ دوسری سے اپنا گھر آباد کر لیوے اس بے انصافی کا اسلام پر کوئی الزام نہین نہ ایسے مظالم کا ذکر اسلام مین ہے بلکہ یہ سب قصہ اسلام والون کا ہے کہ کسی کو شادی کر کے برباد کرتے ہین اور کسی کو اجازت ہی نہین دیتے کہ وہ نکاح ثانی کرے۔ اے میرے ہمدرد بزرگو! خدا کے واسطے ان مظالم کے متعلق کوئی خاص انتظام کرو۔ آخر عورتین بھی اسی اللہ کی مخلوق ہین ان کے پہلو مین بھی دل اور دل مین درد کا احساس ہے اور اگر آپ لوگون کو ہمارا نام لینا ہی عار ہے اور ہم سچ مچ بے وفا ناقص العقل بیدین وغیرہ ہین۔ تو پھر للہ اپنے گھرون کو برباد نہ کرو نہ شادیان کر کے بربادیان لو۔ اور ہمارا نام ہی صفحہ ہستی سے کیون نہ مٹا دو۔ یہ اس لئے کہ بفضل مولا دار الامان (جو فی زمانہ مرکز اسلام ہے) سے چند رسالے نکلتے ہین جن مین نہایت لائق بزرگان ملت کے قلم سے اہم مضامین حل ہوتے ہین مگر افسوس کہ کسی خدا ترس نے کبھی ہی اپنے قلم سے عورتون کے حقوق پر توجہ نہین کی نہ لکہا حضرت مفتی صاحب نے بدر خواتین مین ایک کالم نکالا تہا۔ مگر وہ بہی نا توجہی خواتین سے یا کسی صاحب کی مہربانی سے بند ہو گیا پچھلے دنون مجھے افسوس آیا کہ "حقوق نسوان" پر ایک مضمون بدر مین لکہا بہی تو ہماری جانب توجہ نہین کی بلکہ مولوی شبلی کی ہمدردی نسوان پر اعتراض کر دیا۔ اگرچہ وہ اعتراض بجا تہا اور حق مگر ہمدردی مستورات کے خیالات بہی تو ظاہر فرمانے چاہئین۔ یہ تو درست نہین کہ انہین بالکل نا امید اور فراموش کر دیا جاوے۔ کوئی بزرگ قوم مہربانی فرما کر کم از کم عورتون کی نسبت احکام اسلام تو لکھدین تا ہمارے بہائی احمدی ہون یا غیر احمدی غفلت کی نیند سے جاگین۔ اور اس بے کس و بے بس فرقہ پر نگاہ ترحم اور خاص توجہ کرین۔ والسلام - اہلیہ اکمل از گولیکی

انتخاب الجرائد

سرویہ نے فرانس۔ روس۔ اٹلی کو مطلع کیا ہے کہ انجمن قائم رکھنے کا پختہ ارادہ ہے اور توجی کارروائی شروع نہین کی جاویگی اگرچہ آسٹریا کی تیاری جنگ کی وجہ سے ہمارا تیار رہنا نامناسب نہ تہا۔ روس نے سرویہ کو صلاح دی ہے کہ اپنے تمام مطالبات چھوڑ دے اور طاقتون کے فیصلہ کا انتظار کرے ٹرکی نے سرویہ کو نوٹس دیا ہے کہ آتشگیر اشیاء ٹرکی کی راہ سے نہ منگائے۔

مہاراجگان ڈربہنگہ۔ بردوان۔ کوچ بہار کے نام سمن جاری ہوئے ہین کہ جواب دہی کرین کہ رجسٹری کرائے بغیر کلکتہ کے بازارون مین موٹر کار انہون نے کیون چلائین ہر سہ مہاراجگان کی جانب سے جوابدہی کے لئے ان کے وکیل حاضر عدالت ہوئے ہین۔

چھپائی کا ٹھیکہ۔ سررشتہ تعلیم پنجاب کی کتابون کی چھپائی کا ٹھیکہ جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی نے ٹھیکہ دارون سے ٹینڈر طلب کئے تھے۔ ۲۷ فروری کو اس کا فیصلہ ہو گیا۔ اصحاب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مطبع منشی نول کشور اور مطبع وطن تین ٹھیکیدارون کی طرف سے ٹینڈر داخل ہوئے تھے مگر ٹیکسٹ بک سوسائٹی نے اسی خوش قسمت فرم کا ٹینڈر منظور کیا جس کے پاس ۱۷ سال سے ٹھیکہ چلا آتا ہے یعنے پانچسال کے لئے رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کو ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ رائلٹی پر ٹھیکہ دیا گیا۔ اب کی دفعہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ کارخانہ مذکور ان لوگون کو جو بیس روپیہ سے زیادہ مالیت کی کتابین خریدیں ۱۰ فیصدی کمشن دیگا اور ریلوے کا کرایہ نہین لیگا اس سے فائدہ یہ ہوگا۔ کہ تمام صوبہ مین کتابین معینہ قیمت پر مل سکین گی۔

بوسنیا و ہرزیگونیا۔ اسٹریا نے منظور کر لیا ہے کہ ان صوبون کی مسلمان رعایا امور دین مین شیخ الاسلام ٹرکی کی اطاعت کر سکیگی۔

فلپائینز کے ایک حاکم ضلع نے دولت امریکہ کو موروپینڈ کی ایک تقریب کی بابت سرکاری رپورٹ بھیجی ہے جہان ایک لڑکے کو تہ تیغ کر کے سپرد اجل کیا گیا اور پھر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پجاریون مین تقسیم کئے ان بوٹیون کو انہون نے اس دن کی یادگار کے طور پر رکھ لیا اور جسم کے باقی حصے کو زمین مین دفن کر دیا۔

مجرمانہ تقریرون کے لئے دس سال کی سزا ملی۔

ہفتہ گذشتہ مین دہلی مین ژالہ باری ہوئی اس سے شہر کے پسنے تین سو میونسپل لیمپ شکستہ ہوئے۔

فیروزپور کے متصل ایک چلتی ہوئی مال گاڑی سے ۱۶ بندوقین چرائی گئین۔ بارہ ملزم گرفتار کئے گئے۔

سرحدی صوبہ مین دس لاکھ ۳ ہزار ایکڑ زیر کاشت گندم ہے لیکن بارش کی بہت سخت ضرورت ہے۔

والریاست جیند سے پانی پت (کرنال) تک ریلوے بنانے کا حکم ہو گیا۔ پیمائش کرنے لگے۔

پاپچا مؤ (الہ آباد) سے اناؤ تک ریلوے پر ۱۳ لاکھ صرف ہوگا کل ۱۵۴ میل ہو گی۔

پنجاب مین توسیع آبپاشی کی سہ نہری کنال زیر تعمیر ہے۔ اسباب ۸۰ تا ۹۰ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرین گے۔

ہند مین ایک لاکھ ۷ ہزار آدمی خیراتی کامون پر ہین صوبجات متحدہ مین ۳۲ ہزار بنگالہ مین ۷۷ ہزار۔

شرقی بنگال ریلوے پر جو تعزیری پولیس حفاظت سڑک کے لئے قائم کی گئی اس کا ماہوار خرچ سات ہزار ہے۔ اس پولیس کے سپاہیون پر راتون کو پتھر پڑتے ہین دو سپاہی زخمی ہو گئے۔ لیکن پتہ نہین لگ سکے۔

سردار یار محمد خان بہادر سی آئی ای سابق وزیر جاؤرہ فوت ہو گئے ٹرسٹی علیگڈھ کالج تھے۔

اکیاب مین سخت آگ لگی نوسے گھر جل گئے تین لاکھ کا نقصان ہوا۔ ایک ہزار بے خانمان۔

ناگپور کی نمائش قریب ڈیڑھ لاکھ آدمیون نے دیکھی۔ پون لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ بچت ہوگی۔

مسٹر تلک کی اپیل کی درخواست پریوی کونسل نے خارج کر دی تمام امیدین ختم۔

برٹش ہوس لارڈ مین ہندی کونسلون کا مسودہ قانون پاس ہوا لیکن ایک باز دکٹ گیا ہے۔

صوبجات کے لئے اگزکٹو کونسلون کی اصلاح خارج کی گئی صرف بمبئی مدراس مین یہ کونسلین رہینگی۔

تبریز مین خانہ جنگی تیز ہے۔ انقلاب پسندون نے غلبہ پایا شاہی فوج کو بھگا دیا۔ قحط و ناچاقی عام۔

جمعرات گذشتہ کو مسٹر ٹافٹ نے پریسیڈنٹ امریکا کا چارج سنبھالا۔ واشنگٹن مین دربار ہوا تہا۔ مسٹر ٹافٹ نے اپنے سابق مسٹر روسیولٹ کی پیروی منظور کی لیکن بحری طاقت بڑھائین گے اسی روز صوبہ واشنگٹن مین اس زور کی برفانی بارش ہوئی کہ

معذرت پچھلے ہفتے ابر محیط آسمان رہا اور حضرت امیر المومنین کی طبیعت بھی ناساز تھی اس لئے درس قرآن شریف نہ ہو سکا۔ میں نے ضمیمہ تفسیر بغیر ان کی نظر ثانی کے (جیسا کہ وہ ہر ہفتے مہربانی فرما کر پروف دیکھ لیا کرتے ہیں) شائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ پھر پتھر ٹوٹ گیا اور پریس بھی قابل مرمت ہو گیا جو تین چار روز کے بعد کام دینے کے قابل ہوا اس لئے ۴ - مارچ کا اخبار نہ نکل سکا۔ اب ۱۱ - مارچ کو دو اکٹھے نمبر شائع کئے جاتے ہیں۔ امید کہ معزز ناظرین اس تعویق کو جو تقدیر الٰہی سے واقع ہوئی معاف فرمائیں گے والعذر عند کرام الناس مقبول

کرشن اوتار ہمارے مکرم معظم خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ لاہور نے حضرت مسیح موعود کے کرشن اوتار ہونے کے ثبوت میں یہ ایک نہایت ہی لطیف اور مدلل رسالہ لکھا ہے۔ جسے آپنے ہزار ہا کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرایا ہے۔ اب ان کے پاس دو ہزار جلد کے قریب باقی رہ گیا ہے۔ معزز ناظرین میں سے جن کو ضرورت ہو وہ محصول ڈاک بھیجکر چند جلدیں منگوالیں اور اپنے ہندو دوستوں میں تقسیم کریں۔ دفتر بدر میں درخواست نہ بھیجدیں۔ بلکہ خواجہ صاحب کو عزیز منزل [illegible] لاہور کے پتہ پر اطلاع دیں اور اگر اس کار خیر میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کچھ رقم بھیجدیں تو وہ بھی عند اللہ ماجور ہونگے۔

جیبی گھڑی جس جیبی گھڑی کا اشتہار کچھ ہفتوں سے ہمارے اخبار میں چھپ رہا ہے ہمارے پاس بھی یہ گھڑی پہنچی ہے۔ دیکھنے میں یہ گھڑی خوبصورت اور مضبوط پائدار معلوم ہوتی ہے اب تک تو ہمارے پاس اچھا ٹائم دیتی ہے۔

ضرورت ہے آج سے کوئی بیس سال پہلے سرکاری مدارس میں جو انگلش پرائمر رائج تھی اسکی ہمارے ایک دوست کو ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو وہ مجھے روانہ کردے بڑی مہربانی ہوگی - ایڈیٹر

میرے پیارے برادران احمدی سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا لڑکا محمد ثنا ءاللہ پر سال امتحان انٹرینس میں فیل ہو گیا تھا۔ بفضلہ اس سال آجکل پھر شامل امتحان ہوا ہے للہ دعا فرماویں کہ اس سال اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہو۔ اس کی کامیابی پر میں دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ ایک سال تک اس فنڈ میں چندہ بھیجتا رہونگا جس میں حضرت امیر المومنین حکم دیں گے۔ والسلام۔ خاکسار غلام محمد پہلوری از شاہ پور کنڈی (گورداسپور)

رعائتی قیمت پر اطلاع برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے پاس فائل الحکم ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور بدر کے فائل ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک اور رسالہ انگریزی میگزین ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک ہیں۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو خرید فرما سکتے ہیں

المشتہر - محمد عالم از قادیان

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپکو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں ... پڑھیں تو ہم سے رسالہ (ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲؍ مع محصولڈاک منگاکر پڑھیں چونکہ ۲؍ کا وی پی ہو نہیں سکتا اسلئے درخواست ۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے اور یا ۲؍ کے ٹکٹ بھیجدیں۔ **نوٹ** - ۴ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جائینگی۔

المشتہر - ابن عبا واللہ السید محبوب شاہ مقام حافظ ڈاکخانہ مالنہر [illegible]

ہماری قوم توجہ فرمائے اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو تو دار الکتب احمدیہ کو ملک کی ایک نظیر لائبریری بن جانا کچھ دشوار نہیں۔ دار الکتب احمدیہ کے لئے ایک جدید مکان بنکر تیار ہو گیا ہے اس وقت تک جس قدر کتابیں ہر علم و فن کی لائبریری کے اس جدید مکان کی الماریوں میں موجود ہیں انکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے یہ تعداد تو بہت ہی ناکافی ہے لیکن حضور امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین نے چونکہ اپنا عظیم الشان کتب خانہ بھی دار الکتب احمدیہ کو عطا فرما دیا ہے اس لئے اس موجودہ مکان کے ملحق ایک اور بڑا کمرہ بنانے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے لیکن سلسلہ کی عظمت اور ہماری قوم کی علم پروری جو شہرت حاصل کر چکی ہے اس کے مناسب حال قومی کتب خانہ اس وقت بن سکتا ہے کہ اس دار الکتب کی خدمت کو ایک قومی کام سمجھ کر قوم کی متفقہ کوشش اس جانب مبذول ہو دار الکتب کو یکمشت معقول سرمایہ اور استمراری مثلاً ماہوار مفروضہ اعانتوں کی سخت ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ہماری باغیرت اور باہمت قوم اس طرف ضرور توجہ فرمائیگی - علاوہ ازیں دار الکتب کی سب سے بہتر مدد یہ بھی ہے کہ جس بھائی کے پاس کسی علم و فن اور کسی زبان کی ... مطبوعہ خواہ قلمی کتابیں ایسی ہوں جو وہ دار الکتب کو ہبہ کر سکیں تو ضرور روانہ فرما کر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں یہ کتابیں کی مدد روپیوں کی امداد سے ہرگز کم نہ سمجھی جاویگی بعض شریف خاندانوں میں پرانے زمانہ کی نایاب قلمی کتابیں موجود ہوتی ہیں۔ اور ان سے بہت ہی کم فائدہ اٹھایا جاتا ہے ایسی کتابیں یہاں آکر نہایت حفاظت و احتیاط سے رہیں گی اور ہزاروں لوگوں کی نظر سے گذرتی رہیں گی جو ایسی کتابیں ہبہ کے طور پر کتابیں عطا کرنے والے حضرات کے نام معہ فہرست کتب عطا کردہ انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہی ہوتے رہینگے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو خدا کرے میری باتوں میں اثر ہو اور قوم کی توجہ کے لئے اسی قدر گذارش کافی ہو۔ آمین۔

راقم - اکبر شاہ خان نجیب آبادی نائب افسر دار الکتب احمدیہ قادیان

ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائداد۔ رئیس۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ رجسٹرار۔ مصنف۔ مورخ۔ اڈیٹر۔ شاعر۔ وکیل۔ مختار۔ اکونٹنٹ۔ محاسب۔ پٹشنر۔ مہاجن۔ ساہوکار۔ عرضی نویس۔ ایجنٹ۔ بیوپاری۔ ٹھیکیدار۔ پٹواری۔ نمبردار وغیرہ کی عمر بھر ہر روز کا کار آمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی جنتری

یہ بات آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائٹی کے حقوق میں انصاف اور امن اور اعتدال قائم رکھنے کا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپکو ذاتی تجربے سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب۔ کتاب۔ بہی کھاتہ۔ وثیقے۔ پرانے دستاویزات۔ جواب دعوے۔ موسخانہ مضمون تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں انکے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم کرنے کی کس قدر ضرورت ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں۔

ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایکسو پچیس برس کی سنہ سن جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ۱۱۹۷ ہجری سے ۱۳۲۵ ہجری ۱۱۹۰ فصلی سے ۱۳۱۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اسکے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں نہایت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب۔ رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور بہت پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کیلئے تحریک کر کے بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر دفتر کتبخانے۔ دکان۔ کچہری۔ کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپ کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اسکی خریداری کیلئے ارشاد کریں باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپے (۳؎) ہے محصول بذمہ خریدار

(المشتہر - خاکسار معراج الدین عمر نولکھا - لاہور)

چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان
جلد (۸) | مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۵ بیساکھ سمت ۱۹۶۶ بکرمی | نمبر (۲۱)
سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

"پیام صادق"

مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ضلع گورداسپور کے دورہ کے بقیہ حالات بھیجتے ہیں جس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو شخص صدق اور اخلاص کے ساتھ لللہ فی سبیل اللہ نکلتا ہے کامیاب ہوتا ہے

رپورٹ دورہ اڈیٹر

نمبر ۲

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۹ و ۲۰ - ۱۱ مارچ ۱۹۰۹ء)

تلونڈی جھنگلاں گذشتہ رپورٹ میں میں سکھوان کے حالات لکھ چکا ہوں اس کے بعد دوسری شب میں تلونڈی میں ٹھہرا۔ جہاں کہ احباب نے کوشش کرکے بدر کیواسطے چار نئے خریدار بنائے۔ رات کو مردوں اور عورتوں نے مسجد میں وعظ سنا۔ جہاں عورتوں کے واسطے پردے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ تلونڈی کی جماعت احمدیہ بہت دینی شوق رکھتی ہے میرے ساتھ بہت اخلاص اور محبت سے پیش آئے۔ منشی امام الدین صاحب جو ایک قریب کے گاؤں میں پٹواری ہیں اور بڑے مستعد اور نیک آدمی ہیں اس جماعت کے سکرٹری ہیں منشی سکندر علی صاحب کے وہاں مدرس ہو کر جانے سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ لیکن دراصل مولوی رحیم بخش صاحب کی محنت اور کوشش اور تبلیغ کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ کی احمدی جماعت دینی کاموں میں بہت جوش رکھتی ہے اس جماعت کے للہی جوش کے سبب یہاں پر صدر انجمن نے اپنے مدرسہ کی ایک شاخ قائم کی ہے۔ جس نے بہت تھوڑے عرصہ میں اس قدر ترقی کی ہے کہ اب اس میں قریباً ساٹھ طلباء ہیں۔ میں نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا لڑکوں کو تمام مضامین میں ہوشیار پایا۔ جس سے منشی سکندر علی صاحب کی محنت اور توجہ کا ثبوت ملتا ہے۔ امید ہے کہ صدر انجمن جلد ان کو ایک نائب دیگی کیونکہ لڑکوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ مدرسہ کے واسطے گاؤں کے باہر ایک نہایت موزون جگہ پر ایک فراخ کمرہ بنایا گیا ہے اور اس میں ایک کنواں بھی اسی جگہ کی جماعت اپنے ہی خرچ سے بنوانے لگی ہے۔ جس کیواسطے خشت پختہ میری موجودگی میں آگئی تھیں۔ اس جماعت کے پاس ایک بڑی عمدہ فراخ اور خوبصورت بنی ہوئی پختہ عمارت کی مسجد ہے جس میں نماز باجماعت کی خوب رونق رہتی ہے اس مسجد کے بنانے کے اخراجات میں چودہری محمد امین صاحب نے سنا گیا ہے کہ بہت حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ایسا ہی چودہری رحیم بخش صاحب اس جماعت میں ایک مستعد آدمی ہیں۔ اس جگہ کے بھائی حسین بخش صاحب بھی قابل ذکر ہیں۔ جو ایک نابینا ہو کر آنکھوں والوں سے بڑھ کر ہوشیار اور مستعد آدمی ہیں۔ جتنی دیر میں یہاں رہا۔ حافظ صاحب برابر میرے ساتھ رہے۔ مدرسہ کے معائنہ کے وقت بھی ساتھ رہے۔ دن رات ان کو اپنی جماعت کی ترقی اور دین کی بہبودی کا شوق و امنگیر رہتا ہے اکثر جمعہ میں قادیان پہونچ جاتے ہیں۔ دوسرا وعظ سننے کے واسطے میرے تیسرے مقام ہرسیان پر بھی پہونچ گئے تھے۔ اور وعظ سنکر رات کے گیارہ بجے واپس اپنے گاؤں میں چلے گئے تھے۔ غرض ہر طرح سے یہاں کی جماعت کی ہوشیاری اور مستعدی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا کرے اور نیکی کے کاموں میں زیادہ ترقی بخشے۔

ہرسیان تلونڈی میں ہی ہرسیان کے دوست میاں محمد فضل صاحب پہونچکر اقرار لے چکے تھے کہ میں ایک شب ہرسیان میں ٹھہروں۔ چنانچہ ۲۸ فروری کی شام کو میں وہاں پہونچا رات کو وعظ ہوا۔ اس جگہ بھی انجمن بنائی گئی۔ جس کے سکرٹری میاں فضل محمد صاحب اور پریزیڈنٹ منشی نور محمد صاحب مقرر ہوئے یہاں کی جماعت تھوڑی سی ہے۔ مگر گاؤں چونکہ سکھوں کا ہے اس لحاظ سے کافی ہے۔ امید ہے کہ منشی نور محمد صاحب و منشی فضل محمد صاحب کی کوشش سے جماعت بہت ترقی کریگی انشاء اللہ۔ اس جگہ جب رات کو وعظ ہوا تو بہت سے سکھ بھی وعظ میں جمع ہوئے۔ جن کو باوا نانک صاحب کے حالات سنا کر دین اسلام کی طرف متوجہ کیا گیا۔ وعظ کے خاتمہ پر وہ بہت شکر گزاری کے ساتھ گئے۔ اس جگہ سے ایک فہرست درخواست از مریدان کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت بابرکت میں بھیجی گئی۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع کیا گیا۔ (محمد حسین احمدی)

ہریان سے عاجز بٹالہ کے راستہ علیوال گیا
یہان کے واسطے برادر عزیز بابو محمد شفیع صاحب
شب کے واسطے ضرور جاؤن یہان کوئی
ن ایک آدمی کو سمجھانے کا فائدہ ہوا
داخل ہوا۔

بگہ

علی وال سے ۲ مارچ ۱۹۰۹ء کی صبح کو عاجز دہرم کوٹ بگہ مین پہونچا جہان ایک تعداد احمدی برادران کی ہے اور ایک بڑی عمدہ بھی ان کے قبضہ مین ہے اس مقام کے احمدیون لیڈر مولوی فتح الدین صاحب کو سمجھنا چاہیئے۔ جو کہ بہت ہی ہوشیار اور پرجوش احمدی ہین۔ باوجود کثرت اشغال کے ہروقت تبلیغ مین مصروف رہتے ہین اور بہت مدلل گفتگو کرتے ہین۔ انہین کی کوشش سے خداتعالی نے اس قدر آدمیون کو اس جگہ حق کی طرف رجوع دیا ہے کوئی تیس سال کا عرصہ گذرا ہوگا۔ جب کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی اس جگہ ایک دفعہ مولوی فتح الدین صاحب کی درخواست پر تشریف فرما ہوئے تھے اس جگہ جماعت احمدیہ کی انجمن بنی ہوئی ہے اس کا رجسٹر باقاعدہ ہے اور تحریر کا کام شیخ جلال الدین صاحب کرتے ہین۔ شیخ جلال الدین صاحب کے والد جو ایک بزرگ آدمی ہین اس سلسلہ کے واسطے بہت جوش رکھتے ہین۔ ان کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب مین فرمایا تھا کہ لنگر کے واسطے فکر کرنا چاہیئے۔ تب سے وہ لنگر خانہ کے چندہ کے جمع کرنے کی طرف بہت توجہ کرتے ہین اس جگہ ایک پبلک لیکچر ہوا۔ ہندو۔ آریہ۔ مسلمان مرد و زن سب جمع ہوئے بازار کے متصل ایک میدان مین اسلام کی خوبیون پر وعظ کیا گیا سب نے نہایت غور سے سنا اس جگہ کے قریب دو اور گاؤن ہین جہان احمدی جماعت ہے۔ ایک رنجوان جہان میان بدر الدین صاحب ایک عاشقانہ مزاج احمدی ہین دوم چودہری میران بخش صاحب بڑے دیندار آدمی ہین۔

کلام المسیح

اس جگہ کے دوست میان بدر الدین صاحب نے ذکر کیا کہ جب ہم پہلی دفعہ حضرت کی خدمت مین پیش ہوئے اور بیعت کی تو آپ نے ہم کو نصیحت فرمائی کہ "یہ طاعون کے دن ہین جو عذاب الہی ہے خداتعالی سے ڈرتے رہو دیکھو جو بکری دودہ نہین دیتی اور خالی چارہ کہاتی ہے وہ ضرور ہے کہ کسی وقت قصاب کے حوالہ کی جاوے جو بیل خالی کھڑا رہے اور کچھ کام نہ کرے وہ بھی قصاب کے حوالہ کیا جاتا ہے انسان کی زندگی کا پتہ نہین کہ کب ختم ہو جاوے۔ ہروقت خدا کا خوف دل مین رکھو۔ کسی کا بنہ (حد زمین) نہ توڑو۔ کوئی تمہارا توڑے تو خاموش ہو رہو۔ صرف خدا کے بن جاؤ تم ولی اللہ ہو جاؤ گے۔ دوم خان فتح جہان کے دوست نبیر محمد خان صاحب نے بڑے اصرار سے دعوت کی اور اپنے گاؤن مین وعظ کرایا۔ دہرم کوٹ کے شیخ اللہ رکہا صاحب اس گاؤن مین میرے ساتھ گئے اور میرے قیام دہرم کوٹ مین بہت خدمت کرتے رہے اس جگہ کے دوست شیخ محمد بخش صاحب جو ایک نوجوان جوشیلے احمدی ہین ان کے دو خواب مین اس جگہ درج کرتا ہون۔ اول۔ انہون نے خواب مین دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ وہ مکہ مین ہین ایک بڑی جماعت آپ کے ساتھ ہے اہل عرب کہتے ہین کہ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب بیعت کرو۔ مین ان کے ساتھ جھگڑتا ہون کہ یہ مرزا صاحب مسیح موعود ہین ہم قادیان مین ان کی بیعت کر چکے ہین اسی طرح مباحثہ رہا آخر مین نے مان لیا کہ خیر ایک ہی بات ہے تب بات ختم ہوئی۔ دوم۔ دیکھا کہ حضرت مرزا صاحب حقہ کی طرف اشارہ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ لغو ہے۔ مگر ہمارا پیچھا نہین چھوڑتا۔ فقط۔ میرے خیال مین حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ہمارا پیچھا نہین چھوڑتا۔ یہ معنے رکہتا ہے کہ جماعت کے بعض آدمی تاحال حقہ پیتے ہین۔ حضرت خلیفۃ المسیح بھی حقہ سے بہت نفرت رکھتے ہین۔ احباب احمدیہ کو چاہیئے کہ اس کے ترک کرنے کی ...... کوشش کرتے رہین۔

اس جگہ کے احمدی اگر ہمت کرین اور ارد گرد کے احمدیون کو بھی ساتھ ملا کر مولوی فتح الدین صاحب کے واسطے کچھ گذارے کی صورت مقرر کر کے ان کو خدمات دینی کیواسطے بالکل فارغ کر دین اور ایک مدرسہ دینی بنا دیوین تو مجھے امید ہے کہ اس علاقہ مین بہت تبلیغ ہو جاوے اور اکثر لوگ حق کی طرف رجوع کر لین۔

ڈیرہ بابا نانک

دہرم کوٹ سے مین ڈیرہ بابا نانک کو گیا جہان پہلے صرف ایک احمدی میان نظام الدین صاحب خیاط تھے مگر میری دو روزہ رہائش سے اللہ تعالے نے اس جگہ تین چار آدمیون کی ایک جماعت بنا دی جنہون نے بیعت کی درخواست بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ارسال کر دی ہے ان مین سے حکیم جلال الدین صاحب بہت ہی پرجوش احمدی ہین اللہ تعالے انہین نیک اعمال کی توفیق عطا فرماوے۔ مین میان نظام الدین صاحب کے مکان پر ٹھہرا جنہون نے بہت اخلاص سے خدمت کی اللہ تعالی ان کو جزائے خیر دے اس جگہ چولا صاحب کے دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا کیونکہ وہ میلے کا دن تھا اور چولا کھولا گیا تھا۔ عموماً چولا کھول کر نہین دکھایا جاتا بلکہ صرف اوپر کے رومال اتارے جاتے ہین اندر کی تہ اسی طرح رہتی ہے۔ مگر میرے ساتھ اللہ تعالی کے فضل کا معاملہ ہوا کہ ایک سبب خاص سے جس وقت مین گیا انہون نے بغیر میرے کہنے کے ایک تہ کھول دی اور مین نے قرآن شریف کی آیات اس پر سے پڑھین۔

دہرم کوٹ رندہاوا

ہنوز مین ڈیرہ مین ہی تھا کہ دہرم کوٹ سے دو دوست ملاقات کے واسطے آئے اور مجھے وہان لیگئے اس جگہ پہنچتے ہی حسن اتفاق سے حضرت میر عابد علی شاہ صاحب کا نیاز حاصل ہوا۔ ادھر سے مین شہر مین داخل ہوتا ادھر سے اوسی وقت وہ داخل ہوئے گویا ان کو خدا نے میرے ہی واسطے بھیجدیا تھا۔ دہرم کوٹ مین چند ایک غریب مگر پرجوش احمدی ہین۔ ایک میان امام بخش صاحب کشمیری۔ ایک میر محمد حسین شاہ صاحب۔ مین اسی جگہ کے رہنے والے اور یہی جماعت کے آدمی ہین مگر وہ سب باہر اپنی ملازمتون پر گئے ہوئے ہین۔ شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد بھی اس جگہ کے رہنے والے ہین ان کا مکان دیکھا اور ان کے لڑکے عزیز احمد کو بلوا کر پیار کیا کیونکہ یہ لڑکا ایک دفعہ بیمار ہو گیا تھا تو شیخ صاحب نے اطلاع دینے پر اس کیواسطے بہت دعائین کی اور کرائی گئی تھین اس واسطے اس سے محبت تھی۔ دہرم کوٹ سے واپسی پر حضرت میر صاحب موصوف میرے ساتھ آئے راستہ مین رتڑ چھتڑ کے مقام پر حضرت امام علی شاہ صاحب اور ان کے مرشد حضرت حسین شاہ صاحب کی قبرون پر فاتحہ پڑہی اور ان کے بزرگون کیواسطے دعائے مغفرت کی کیونکہ ایک حصہ مخلوق الہی کے تزکیہ نفوس کا وہ باعث ہوئے تھے اور ان کے گدی نشین صاحب سے ملاقات ہوئی جس کا ذکر مختصر انشاء اللہ اگلے نمبر مین کیا جاویگا۔ دہرم کوٹ مین احباب کی امداد کے بدر کیواسطے چند نئے خریدار لکھے گئے دہرم کوٹ اور ڈیرے کے سفر مین منشی غلام محمد صاحب پھلوری سے بھی ملاقات ہوئی جو کہ اس علاقہ مین اپنی ملازمت کے کاروبار کے سبب دورہ کر رہے تھے اور ان کے ہمراہ ان کا عزیز شاہ مرید بھی تھا۔ منشی صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی بیعت کے بعد ایک بے نظیر تبدیلی کی ہے اللہ تعالی انکو استقامت دے ان کا لڑکا عزیز شاہ اللہ اس امتحان انٹرنس مین شامل ہوا ہے اس واسطے درخواست ہے کہ احباب عزیز کی کامیابی کیواسطے دعائے خیر فرماوین۔

دعا

اور اس کے ساتھ ہی مین پھر حضرت خلیفۃ المسیح۔ احباب قادیان ممبران مجلس ضعفاء اور دیگر جماعت احمدیہ کی خدمت مین درخواست کرتا ہون کہ وہ اپنے اس مسافر بھائی کو اپنی دعاؤن مین یاد رکہین۔ والسلام

ہفتہ بھر کی خبریں

۱۔ اس ہفتہ انجمن احمدیہ کا کام از سر نو سرگرمی سے جاری ہوا۔ عہدہ دار انتخاب کئے گئے امید ہے اب باقاعدہ استقلال کے ساتھ کام چلتا رہیگا۔

۲۔ امام الائمہ کی صاحبزادی مبارکہ بیگم کا نکاح ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ اب ۱۴ مارچ ۱۹۰۹ء شنبہ کو وہ اپنے سسرال میں تشریف لے گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بنت النبی کو تمام برکات و انعامات کا وارث بنائے جو اس کے مقدس باپ اور اس کے ورثہ پہنچیں (انبیاء و اولیاء) پر جناب الٰہی سے نازل ہوتے رہے۔

۳۔ اس ہفتہ سنگھ سبھا کا ایک جلسہ ہوا ایک عورت کا لیکچر بھی ہوا۔ چونکہ عورتوں کے لیکچر اس ملک میں نہیں ہوتے اس لئے اس کی تقریر ایک عجوبہ سمجھی جاتی ہے ورنہ تقریر کا غیر مسلسل و غیر مربوط و غیر مدلل ہونا اور پھر ایک طرف صرف واہ گورو کی پوجا کی تاکید دوسری طرف گرنتھ کو سجدہ کرنا اور سکھوں کا سجدہ کرتے ہوئے دیکھنا اور منع نہ کرنا پھر تاریخ کے متعلق عقیدے کا ایقان لیکچر کو پایہ اعتبار و اعتماد سے بالکل ساقط کر دیتا ہے سب کو اچھا کہنا۔ میرے خیال میں کوئی مستحسن امر نہیں ہو سکتا سکھ مذہب اپنے اصول میں اسلام کے بہت قریب تھا مگر افسوس اب اس میں بال بڑھانے اور ہاتھ میں لوہے کا کنگن ڈالنے کے سوائے کسی اور امر کی پروا نہیں کی جاتی۔

ایران کی ہلچل۔ مملکت ایران میں اصلاح پسندوں کا زور روز بروز بڑھ رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل حق بجانب ہوگا۔ کہ طہران کا حشر بھی عنقریب وہی ہونے والا ہے جو فرانس کی انقلابی بغاوت میں دنیا کے حسین شہر پیرس کا ہوا تھا۔ اصفہان بصفت جہاں بختیاری قبائل کا سردار آقا صمصام السلطنت قابض و متصرف ہے اور اس نے صوبہ کی اصلاحی و قومی مجلس قائم کر لی ہے تمام اہل شہر مسلح کر دئے گئے ہیں اور جدید قواعد جنگ کی مشق بسرگرمی جاری ہے۔ شہر اصفہان کو خوب مضبوطی کے ساتھ قلعہ بند کیا جا رہا ہے۔ پچاس ہزار جانباز بختیاری صمصام السلطنت کے ساتھ ہیں۔

تبریز کی قلعہ بندی بھی اعلےٰ جنگی پیمانہ پر ہو رہی ہے۔ یورپین جنگی انجنیروں کی امداد سے مورچے اور دمدمے بنائے گئے ہیں برقی تاروں کا جال ہر طرف بڑی ہوشیاری سے بچھا ہوا ہے چند روز میں تبریز ناممکن الفتح مقام ہو جائیگا اور اس انتظام سے فارغ ہو کر دلیر قومی سپہ سالار ستار خان تبریز سے طہران کی طرف حملہ آور کے لئے روانہ ہوگا۔ ستار خان کی غیر حاضری میں باقر خان تبریز کا محافظ رہیگا یہ سپہ سالار بھی ستار خان سے کم صاحب عزم و دلیر نہیں ہے۔

صوبجات متحدہ کے دارالصدر میں اینگلو بنگالی سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو نیپال چندر رائے نے ۱۶ اکتوبر گذشتہ کو بلو گھاٹ میں اپنے ہمقوموں کے ساتھ تقسیم بنگال کا دن منایا اور سرجان ہیویٹ بہادر نے اس کی خبر پاکر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو سکول مذکور کے ڈس افیلیٹ کرنے کی ہدایت فرمائی اس پر منتظمین سکول نے اپنا شدید نقصان محسوس کر کے ہیڈ ماسٹر سے استعفاء لے لیا اور لاٹ صاحب کو اسکی اطلاع دیدی۔

جناب ابوالصاحب مدرسۃ جناب نواب صاحب لوہارو کی دختر کے ساتھ بیاہے گئے مبارک ہے۔

پنجاب گزٹ ایکٹ کی کمیٹی کے ٹھیکہ کنٹ رسی کے خلاف حضور لفٹننٹ گورنر سے زیادتی کی گئی ہے۔

ترقی طاعون کے خوف سے ملتان کی ایک ثلث آبادی بھاگ گئی ہے۔ شہر خالی ہوا جاتا ہے۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۰۰ ۵۶ مرے۔ بمبئی میں ۷۹۹۔ متحدہ صوبجات ۶۸۴ پنجاب میں ۸۱۱۔

گوری پور کے زمیندار بابو برجیندر کشور رائے نے کلکتہ کی قومی تعلیم کی کونسل کو دس لاکھ روپیہ دیا۔

کوہاٹ کی چھاؤنی کی انگریزی بازار میں منگل وار شام کو آگ لگی۔ قریب بیس ہزار کے نقصان ہوا۔

شکاگو کی روغن کمپنی کو ۲۹ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر جرمانہ ہوا تھا اپیل میں معاف کیا گیا۔

برٹش گورنمنٹ اور سیام کے درمیان جو نیا معاہدہ طے کیا گیا ہے اس پر پایۂ تخت بنکاک میں طرفین کے دستخط ہو گئے سیامی صوبجات کیلنتان۔ ترنگانو وکیدہ برٹش قلمرو میں شامل کئے گئے اس کے بعد ملک سیام میں برٹش کا دخل ہوگا۔ ہاں اگر وہاں کسی برٹش رعایا پر کوئی مقدمہ یا جھگڑا ہوگا اس کے فیصلہ میں یورپین مشیروں سے بھی اصلاح لی جاوے گی۔

بابو برگھاچرن سینال معزز وکیل کو جسے ہائیکورٹ کلکتہ نے دارجیلنگ میل ٹرین میں یورپین مسافروں پر حملہ آور ہونے کے جرم میں چار سال کی سزا دی تھی۔ چھ ماہ ڈاکٹری معائنہ میں رکھے جانے کے بعد گورنمنٹ نے براہ ترحم جیلخانہ سے رہا فرما دیا۔

ایک تتی تاجر مال خریدنے کو کلکتہ پہنچا اسنے ۶ ہزار روپیہ ملکیت نے کی رپورٹ کی۔

بجٹ ہند میں عظیم خسارہ سے ریاست کے سالانہ اخراجات میں پونے چار کروڑ گھٹائیں گے۔

جمعرات کو بوقت دوپہر دربھنگہ بازار کلکتہ میں ۵۰۰ کوٹھے راکھ ہو گئے اور ایک آدمی بھی ہلاک ہوا۔

ضلع بنوں میں ۱۰ فروری کے آخری ہفتہ میں ایک گروہ خوست اور خٹک قوم کے لٹیروں کا ڈاکہ زنی کی نیت سے آیا تھا کوہاٹ سرحدی پولیس کے اہلکاروں کا ایک دستہ ان کی خبر لینے کے لئے روانہ کیا گیا۔ سرحدی پٹھانوں کی تعداد ۵۰ کے قریب تھی سرحدی پولیس نے ایک مکان میں جا گھیرا اور ان پر فیر کئے ۱۱ پٹھان مارے گئے ایک پکڑا گیا سرحدی پولیس کا ایک سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ سرحدی ملٹری پولیس کی بہادری قابل داد ہے۔

جرمن کی سب سے زیادہ دولت مند لیڈی فرو ون بوہلن ہے اس کی جائداد ۳۲ کروڑ روپیہ سے زیادہ مالیت کی ہے اور آمدنی ۷ لاکھ روپیہ ماہوار۔ وہ کارخانہ کروپ کی مالک ہے جہاں تمام ملکوں کے لئے توپیں ڈھالی جاتی ہیں۔ ماہ اکتوبر گذشتہ میں اس کی شادی ہوئی ہے تو اس نے اپنی شادی کا جوڑا خود اپنے ہاتھ سے سیا تھا اور اکثر اپنا کھانا خود ہی تیار کرتی ہے۔ ۵۴ ہزار کاریگر اس کے کارخانہ میں ملازم ہیں اپنی شادی پر ۵۰ ہزار پونڈ ان کاریگروں کے لئے وقف کیا۔ جو کام کرنے کے لائق نہیں ہر ڈاک میں بہت سی چٹھیاں ان لوگوں کی ان کے پاس آتی ہیں جو امداد کے خواستگار ہوتے ہیں وہ ہر ایک جائز درخواست کو قبول کرتی ہے۔

مسٹر روزویلٹ ۴ مارچ کو امریکہ کی پریزیڈنسی سے کنارہ کش ہوئے اور مسٹر ٹیفٹ جو کثرت رائے سے منتخب ہو چکے ہیں واشنگٹن میں پریزیڈنٹ بنائے گئے۔

سندھ میں تیس لاکھ آدمیوں کی روزی کا بندوبست دریائے سندھ کی آبپاشی کے ذریعہ سے کیا گیا ہے تمام ہندوستان میں حکومت برطانیہ پینتالیس ہزار میل نہروں کا انتظام کرتی ہے جن سے ساڑھے چھ کروڑ بیگھہ زمین کی آبپاشی ہوتی ہے دنیا کی کوئی سلطنت اپنی رعایا کی رفاہ کے متعلق اس سے بہتر کارگذاری نہیں دکھا سکتی۔

شکریہ! سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر اپنی مرحومہ والی کا یہ نمونہ دکھایا کہ اپنی قومی لائبریری دار الکتب احمدیہ کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں مرحمت فرمائیں خدا انکو اس عطیہ کی جزائے خیر دے اور خدا کرے ہم میں ہزاروں لاکھوں احمد نور پیدا ہو جاویں

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں ۔ قیمت بے جلد ۵ مجلد ۱۲
درثمین ۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں ان کا مجموعہ ۔ مجلد ۶ بے جلد ۴
شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲
معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳
ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۶
سر الشہادتین (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی ۔ سورہ یٰسین سے ۔ قیمت ۱
القول الصحیح ۔ اردو نظم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۱
البرہان الصحیح ۔ پنجابی نظم میں ۔ قیمت ۱
عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۲
غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۔ قیمت ۳
زبدۃ الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات المسیح میں ۔ قیمت ۲
مورکھ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ۱
چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۳
قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف کہا جاتا ہے ۔ قیمت ۱۲
آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲
مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۔ قیمت ۲
جنگ مقدس ۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ ۔ قیمت ۸
شری ہند کلنک درشن ۔ حضرت مسیح موعودؑ شری ہند کلنک اوتار ہیں اس کا ثبوت ۔ قیمت ۸
کرشن اسیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت
سیر پرند ۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر ۱۲ بجائے ۸
اوامر و نواہی قرآن کریم ۔ جس میں چھ سو چالیس احادیث بھی شامل ہیں ۔ مترجم سید عبد الغنی کی تصنیف ۔ پسندیدہ حضرت امیر المومنین ۔ قیمت بجائے ۱۲ صرف ۹
عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے ۔ قیمت ۱

اسلام کی پہلی کتاب ۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل با حوالہ مجموعہ قیمت ۲
معیار حق ۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں ۔ قیمت ۱
نظم مستورات و کامن الاولاد و خان ۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں ۔ قیمت ۸
الانخلاف ۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲
ست سلاجیت گلگتی ۔ مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ مفرد دوائی ۔ قیمت ایک تولہ ۱۰ دو تولہ ۱۲ ۔ چار روپیہ کی پانچ تولہ

اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟

ایک مشہور کارخانہ سے تیار کروا کر ریلوے ریگولیٹر گھڑی جس کو ریلوے والوں نے بھی پسند کیا ہے ۔ قیمت چار روپیہ ۔ گارنٹی ۴ سال ۔ علاوہ اس شرط پر کہ اگر چار سال کے اندر واپس کرنا چاہیں تو نصف قیمت پر واپس لے لی جاویگی اس لئے شرط اور گارنٹی چار سال کا سارٹیفکیٹ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا ۔ بہت جلد منگوائیے۔

(بدر) یہ گھڑی ہم نے دیکھی ہے ۔ اچھی معلوم ہوتی ہے

المشتہر ۔ امراؤ نگم ٹریڈنگ کمپنی چیپل مادیو اسٹریٹ دہلی

خریداران بدر کے لئے ایک تحفہ

صاحبان اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآن کی دعائیں جو مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲ مع محصولڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ہر کا وی پی نہیں ہو سکتا ہے اس لئے ۵ سے کم درخواست نہ ہونی چاہئیے اور ۲ کے ٹکٹ بھیجدیں ۔ نوٹ ۔ چار جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو چار جلدیں مفت دی جاویں گی ۔

المشتہر ۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام دانہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو ۔ تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں ۔

المشتہر ۔ مولوی محمد معین احمدی ۔ دانہ ۔ مانسہرہ ۔ ضلع ہزارہ

نوٹ ۔ یہ ممیرا دفتر سے بھی مل سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں ۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ۔ اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلے سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر لیار کئے ہیں اور اب میں عام فائدہ کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ وہ اس کے لئے تجویز کریں گے ۔ بھیجدیا جایا کریگا ۔

قیمت سرمہ قسم اول ۱۶ فی تولہ ۔ قسم دوم ۱۲ ۔ قسم سوم ۸ ۔
قیمت ممیرا قسم اول ۱۶ فی تولہ ۔ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں ۔ قسم دوم ۶ ۔ فی تولہ ۔ اگر ممیرا اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری ۔ ریشمی ۔ پشاوری سوتی ۔ زرد سیاہ ۔ بادامی ۔ مشہدی ۔ وسفید چکہ ٹبری وغیرہ ۶ سے لیکر ۱۰ قیمت تک موجود ہیں اور سبز کلاہ و ٹوپی ہر قسم موجود ہے ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بقایا داروں ۔ کی خدمت میں عرض ہے کہ جن صاحبوں کے ذمہ تمام سال حال کی قیمت یا اس کا کچھ حصہ باقی ہے وہ روانہ فرماویں اور ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۶ء کے

بدر
BADR QADIAN

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی | نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ — نمبر ۲۳

مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ چیت ۱۹۶۶

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۴

(سلسلہ کیلئے دیکھو بدر مورخہ ۲۵ مارچ جلد ۸ نمبر ۲۲)

فیض اللہ چک

دہرم کوٹ بگہ سے براہ بٹالہ ریل میں فیض اللہ چک پہونچا جہاں آنے کیواسطے ڈاکٹر فیض قادر صاحب و حافظ نور محمد صاحب پہلے سے اصرار کر چکے ہوئے تھے اسجگہ دو دفعہ وعظ ہوا ایک اسی دن بعد نماز مغرب دوسرا جمعہ کے دن۔ میرا ارادہ یہاں صرف ایک رات ٹھہر کر صبح سویرے امرتسر جانے کا تہا۔ مگر احباب نے اصرار کیا کہ جمعہ اسی جگہ پڑہا جاوے اسجگہ ایک بہت بڑی فراخ مسجد احمدیوں کے قبضہ میں ہے جسکو دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے اور بانی مسجد کیواسطے بے اختیار دل دعا کرتا ہے بانی کا نیز کام صدق نیت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد اس سلسلہ حقہ کے استعمال کیواسطے خدا تعالے نے ان ایام میں خاص کر دی ہے یہاں مدت ہوتی پہلے اخویم شیخ یعقوب علی صاحب و برادرم مفتی فضل الرحمان کی تحریک سے ایک انجمن احمدیہ قائم ہوئی تہی مگر صرف دلی چندہ ہوکر پھر کوئی کارروائی نہ ہوتی تہی اس واسطے باقاعدہ انجمن بنائی گئی رجسٹر کھولے گئے۔ شیخ عظیم اللہ صاحب سکرٹری اور ان کی امداد کے لئے منشی فضل دین صاحب نائب سکرٹری مقرر ہوئے اور حکیم جمال الدین صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوئے جب پہلے انجمن مقرر ہوئی تہی تو منشی شاہ دین صاحب پٹواری پریزیڈنٹ مقرر ہوئے تھے منشی صاحب موصوف ایک نیک دل عابد آدمی ہیں مگر چونکہ بسبب کثرت اشغال ملازمت وغیرہ کم فرصت ہیں اس واسطے اب یہ خدمت حکیم صاحب کے سپرد ہوئی اس جگہ ایک مدرسہ شاخ مدرسہ قادیان ہے اس کا معائنہ کیا گیا پانچ جماعتیں مدرس صاحب پڑہاتے ہیں تقریباً سب مضامین میں لڑکے اچھے ہیں۔ ڈرل اور جمناسٹک میں بالخصوص بہت ہوشیار ہیں۔ مدرسہ کو مکان ڈاکٹر فیض قادر صاحب نے دے رکھا ہوا ہے اس جگہ کے دوستوں کی امداد سے بدر کیواسطے تین نئے خریدار بنے جنمیں سے ایک بیرونی صاحب تھے۔ ۱۲ مارچ کی شام کو میں فیض اللہ چک سے امرتسر گیا۔ راستہ میں بازید چک میں چودہری احمد علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جو ہالیسی پہ اسٹیشن تک ساتھ آئے۔

ضلع امرتسر

اس پر ضلع گورداسپور کا دورہ گویا ختم ہوا اور ۱۲ مارچ ۱۹۰۹ء کو بعد نماز مغرب میں داخل امرتسر ہوا۔ یہاں میری ڈاک قریباً دو ہفتہ سے برادر میاں نبی بخش صاحب رفوگر کے مکان پر جمع ہو رہی تہی اس کے پڑہنے اور جواب لکہنے میں ایک دن صرف ہوا اس کے بعد میں گرد و نواح کے دورہ کے واسطے نکلا اور سب سے اول محلانوالہ میں پہنچا جہاں جماعت کے معزز دوست چودہری الہداد خانصاحب نمبردار ہیں جن کی ہمت سے یہاں ایک بڑی عمدہ فراخ نئی مسجد صرف جماعت احمدیہ کی بنائی ہوئی ہے جسمیں ایک کنواں بہی ہے یہاں دو دفعہ وعظ ہوا۔ اسی جگہ لالہ چہٹر مل صاحب کی بہی ملاقات ہوئی جن کے مضامین دربارہ تائید سلسلہ حقہ احمدیہ کئی بار اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں اور ناظرین ان کے نام سے بخوبی واقف ہیں یہاں کی انجمن کا کام چودہری الہداد خان صاحب ہی کے ہاتھ میں ہے رجسٹر باقاعدہ بنا ہوا ہے مگر چندہ کی تجویز سالانہ ہے کیونکہ جماعت کے لوگ اکثر بہت غریب ہیں لالہ چہٹر مل صاحب بہی دینی خدمات جزاہ الی امداد کیلئے تیار ہیں۔

جستروال

محلانوالہ سے میں جستروال کو چلا چودہری الہداد خان صاحب میرے ساتھ ہوئے راستہ میں ایک جگہ بگہ کلاں ہے وہاں چند گھنٹہ قیام کیا کیونکہ اس جگہ ایک گہر احمدیوں کا ہے ایک کا نام رحمت اللہ ہے جو شانہ گر ہے ایک ان کے چچا ہیں۔ اس جگہ مجہے خیال آیا کہ جہاں جہاں میں جاتا ہوں۔ اگر

اسماء نویسی احمدیان

وہاں کے احمدی جماعت کی اسماء نویسی بمعہ عمر۔ قومیت اور آمدنی و چندہ لکہہ لی جائے تو یہ کام میں بہ آسانی کر سکتا ہوں اور اگرچہ یہ فہرست مکمل نہ ہوگی کیونکہ میرا جانا ہر ایک گاؤں میں نہیں ہے تاہم بہت کچہ فائدہ اس فہرست سے انشاء اللہ پہنچ سکیگا اس واسطے فوراً فہرست کے واسطے ایک کاپی بنائی گئی جسمیں سب سے اول الہداد خان صاحب کا نام لکہا جو فال نیکو ہوا کیونکہ اللہ کے نام سے فہرست شروع ہوئی۔ محلانوالہ کی فہرست مکمل کرنے کے بعد بگہ کلاں کی فہرست بنائی گئی اور اسی طرح باقی مقامات کی فہرست بہی جہاں تک ہو سکیگی بنتی چلی جاویگی۔

سرکاری حکام کی شہادت

جستروال کے ذیلدار محمد ... یہاں کے قدیم ... میں سے ...

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ... کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چہپکر شائع ہوا۔

اور اس علاقہ کے رؤسا میں سے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہیں وہ ہمیشہ حکام ضلع ڈپٹی کمشنر وغیرہ کو نہائت صفائی اور راستی کیساتھ سلسلہ حقہ کے حالات سے آگاہی دیتے رہتے ہیں جس کے سبب حکام ان کی دیانتداری اور راستبازی کے قائل ہیں ان کی ذیلداری کی تقرری کیوقت جو کچھ صاحب ضلع میکےگن صاحب نے ان کے متعلق ۱۹۰۴ء میں لکھا تھا اس کا ترجمہ میں درج ذیل کرتا ہوں تاکہ بعض نادان جو ظن کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے سے شائد کوئی انگریزی افسر ناراض ہوتا ہو ان کو معلوم ہو جائے کہ ایسا خیال باطل ہے بلکہ جن لوگوں نے صفائی کے ساتھ سلسلہ کے حالات اصلی سے اپنے حاکموں کو باخبر کر دیا ہے انکی پہلے سے بھی زیادہ قدر و منزلت ہوئی۔ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔ خان صاحب محمد خان اعلیٰ عزت والا آدمی ہے اس کے پاس پولیس اور تعلیمی محکمہ کی کثیر التعداد تائیدی سندیں ہیں اور لوکل بورڈ کا ممبر ہے مسٹر کننگھم نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا خوب مستقل مزاج آدمی ہے اور کرنیل لینگ صاحب کا بیان ہے کہ وہ ایک مشہور و معروف لائق پرانا نمبردار ہے اور ایک بڑا بھلا مانس آدمی ہے ہمیشہ حسن انتظام کی طرفداری کرتا ہے اور حکام وقت نے ہر طرح سے اس سے امداد حاصل کی ہو۔ مسٹر کننگھم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ شخص تحصیل میں قریباً سب سے زیادہ عمدہ آدمی ہے لائق۔ نہائت معزز۔ صاف گو اور مفید آدمی ہے۔ میں اسے دو سال سے جانتا ہوں اور جو کچھ اس کے متعلق اوپر کہا گیا ہے اس کے ساتھ متفق ہوں۔ الغرض خان صاحب اپنی دیانتداری کے سبب اس علاقہ میں بہت مشہور ہیں ان کی دیانت امانت زبان زد خلائق ہو رہی ہے بعض مقدمات میں وہ کمیشن مقرر ہوتے ہیں کئی ایک مقدمات کے قصے وہاں کے لوگوں میں مشہور ہیں کہ کئی کئی سو روپیہ فریقین نے خان صاحب کو دیا مگر انہوں نے ایک پیسہ تک نہیں لیا اور ہمیشہ مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا۔

تشحیذ الاذہان محمد خان صاحب ذیلدار نے سنایا کہ میں نے حضرت کی وفات سننے کے بعد ۔۔۔ خواب میں آپ کو دیکھا کہ نہائت خوش الحانی سے فرماتے ہیں۔ یہ جلسہ ہے آج نظم تشحیذ الاذہان کا۔ اس فقرہ کی تعبیر تو ظاہر ہے۔ کہ تشحیذ الاذہان کے معنے ہیں۔ ذہنوں کا تیز کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ کی جماعت جس کے اذہان آپ کی روحانی تربیت کے ماتحت تیز ہو رہے تھے۔ اس کو پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے باعث ایک ہی سلک میں منسلک کیا گیا اور اس کے واسطے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ میں نے خان صاحب موصوف کو تاکید کی کہ اس الفا ربانی کی عزت کے واسطے آپ کو رسالہ تشحیذ الاذہان بھی خرید کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں یہ لفظ آیا ہے چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا ہے۔

حضرت علی بھی ہوتے تو مسیح موعود کی عزت کرتے خان صاحب نے ایک ذکر سنایا کہ اس طرف چند شیعہ تھے وہ ہمیشہ گالیوں کے خطوط حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کو لکھا کرتے تھے آپ کسی خط کا جواب نہ دیتے صبر سے خاموش ہو رہتے جب ان کے بہت سے خطوط پہونچے تو انہوں نے ایک خط ان کو لکھا جس میں انکو نصیحت کی کہ اس قدر دشنام دہی سے کیا فائدہ تم اس قدر بے ادبی سے پیش آتے ہو حالانکہ اس وقت حضرت علی رض ہوتے تو وہ بھی عزت کرتے اس پر وہ لوگ بہت ہی برافروختہ ہوئے پھر کسی موقعہ پر حضرت مرحوم کے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے شکائت کی کہ آپ نے حضرت علی کی بے ادبی کی جو ایسے الفاظ ان کی نسبت لکھے حضرت نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ دین کی خاطر جہاد میں کوئی ادنیٰ حصہ لیتے تھے ان کی بھی بڑی عزت کی جاتی تھی تو ہم جب رات دن دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہو رہے ہیں ہماری عزت کیوں نہ کی جاتی۔ جبتر وال میں تین دفعہ وعظ کیا گیا دو نو مریدین کا خط بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال ہوا۔

مدّ جبتر وال سے عاجز مدکو روانہ ہوا۔ محمد خان صاحب کوئی تین میل تک ساتھ آئے مدہ مقام ہے جہاں مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ حضرت مولوی سردار شاہ صاحب ایڈیٹر رسالہ تعلیم الاسلام سے یعنے تفسیر القرآن سے ہوا تھا۔ اس مقام کے دوست میاں محمد یعقوب کے پاس ٹھہرے جو مخدومی میاں محمد یوسف صاحب اپلینوپس مردان کے بھائی ہیں میاں صاحب موصوف نے اپنے مکان پر رات کو وعظ کرایا۔

ملاؤں کا سٹرائک ناظرین نے ہر ایک پیشہ ور کا سٹرائک سنا ہوگا۔ دھوبی۔ بہشتی۔ مزدور وغیرہ تو سٹرائک کیا ہی کرتے ہیں مگر اس گاؤں میں ایک عجیب بات سننے میں آئی ہے یہاں کے ملاؤں نے ملکر سٹرائک کیا تھا کہ کوئی مسجد میں اذان نہ کہے۔ نماز نہ پڑھائے گویا یہ کام پیسوں ہی کی خاطر تھا اللہ تعالیٰ کے لئے نہ تھا۔ اس زمانہ کے ملاؤں کی حالت کا اس سے بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ملاں لوگ اپنے پیشہ میں دھوبی بہشتی سے بھی گئے گذرے نکلے کیونکہ سنا گیا ہے کہ سات آٹھ روز سے زیادہ سٹرائک چل نہ سکا۔ آپس کی نا اتفاقی کے سبب جلد ختم ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم کرے۔

ماموروں کے حق میں بدگوئی کا نتیجہ اس جگہ ایک عبرت انگیز واقعہ سننے میں آیا ایک ملاں نے مشہور کر رکھا کہ مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) جذام ہو گیا ہے اور منہ سیاہ ہے اور کسی سے ملتے نہیں منہ پر ہر وقت کپڑا رکھتے ہیں جب اس نے یہ امر لوگوں میں مشہور کیا تو تھوڑے ہی عرصہ میں غیرت ربی اپنے بندے کیواسطے جوش میں آئی اور اس بدبخت بدگو ملاں کی ایسی شامت آئی کہ اس کے سارے بدن پر پھوڑے نکلے اور اس کا منہ سیاہ ہو گیا وہ گھر کے اندر چھپ کر بیٹھ گیا جب کوئی ملنے آتا تو منہ پر کپڑا کر لیتا اس نے بہتیرا چاہا کہ کسی ڈاکٹر کا علاج کرائے مگر کوئی ڈاکٹر بھی میسر نہ آیا اور اسی حالت میں کئی روز عذاب پاتا ہوا مرگیا خدا کی شان عجیب ہے اور اس کے غضب سے ڈرنا چاہیئے خدا کے پیاروں کے حق میں بے باکی سے منہ کھولنا گویا کتے کی سی موت مرنے کی طیاری کرنا ہوتا ہے خدا اپنے دوستوں کے ساتھ ہے جو اس کے فرستادہ سے دشمنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن بن جاتا ہے یہ بڑی خوف کا مقام ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

متفرق نوٹ

۱۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام مع تینوں صاحبزادوں کے کچھ دن کے لئے بغرض تبدیل آب ہوا دہلی تشریف لیگئی تھیں اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت واپس لائے صاحبزادہ محمود احمد صاحب پہلی لاہور الاخوان کے جلسہ میں شامل ہوئے اب بارہ وفات پر انشاء اللہ لاہور لیکچر دینگے

۲۔ مولانا امیر المومنین اور ان کے اہل بیت بخیریت ہیں فاضل امروہی اپنے وطن امروہہ میں ہیں۔ مخدومی مولوی محمد علی صاحب بہت سی ذمہ واریوں کے کاموں کو بوجہ حسن ادا فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

۳۔ مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ضلع امرتسر کے دورہ سے فارغ ہو کر اب کپورتھلہ جاتے ہیں آپ باوجود ضعف و نحافت کے دورہ پھر رہے ہیں۔

الامام ایدہ بنصرہ العزیز۔ (۴) مضمون مسئلہ وراثت مطبوعہ ۵ مارچ کی نسبت جناب ایڈیٹر صاحب رقمطراز ہیں کہ ہمیں آپ کے ریمارک سے اتفاق نہیں خاتون عصمت کی رائے درست ہے۔ (۵) جو صاحب تلعہ پر اخبار نہیں لے سکتے وہ اپنی غریبی کی سند کے ساتھ ۶ مئی آئندہ بھجوا دیں۔

مکتوبات امیر المومنین

ایک طالب حق کے نام

جہاں تک میں نے غور کیا ہے جناب کا دل حق کا طالب ہے۔ اور حق کی پاس رکھتا ہے مگر عادات و رسومات۔ مدت کے خیالات فانی اغراض اور نادانوں کی مجالست اور تند و تیز طبیعت والے انسانوں کی تصنیفات ایک شریف الطبع انسان کو مشکلات میں ڈالدیتی ہے ورنہ حق کا پانا سہل ہے میرے نزدیک حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ کی سوانح عمری قرآن کریم ہی ہے قرآن آپکے دل اور کلام اور افعال کا نقشہ ہے۔ مجھ یہ کامل یقین ہے کہ ہر ایک انسان کا ایک لمبا کلام جو رنج و راحت اور عسر و یسر سفر و حضر صلح و جنگ میں ہوگا اس شخص کے دلی حالات کو کیونکر مخفی رہنے دیتا ہے ہم نے سلج کی دعوت لاہور میں قبول کی اور ستیارتھ پرکاش پر مرزا نے ایک چشمہ معرفت کتاب لکھی ہے جو ہمیں خدمت سے۔ نیز میرے دل کا نقشہ آپ کو نور الدین و تصدیق براہین احمدیہ سے ملیگا آپ ان تینوں کتابوں کو ایک نظر دیکھیں۔ پھر انشاء اللہ ایک آسان راہ پر کرتی اور تناسخ پر نکل آنے گی اور اگر تھوڑا وقت ملاقات کے لئے نکالیں تو غالباً مفید ہوگا۔ والسلام

آپکا شائق نور الدین - ۸ - جنوری ۱۹۰۹ء

۲ - آپ استغفار - لاحول - درود شریف - الحمد کی کثرت رکھو مگر سب کچھ بلحاظ معنی ہو۔

اور میں بھی دعا کرونگا۔

(۲) کشائش روزی کے لئے سورہ نوح میں استغفروا ربکم کا ترجمہ غور سے پڑھو کیا نتیجہ وہاں درج ہے وہ سچ ہے۔

(۳) یہ جواب میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے دل کا نقشہ ہے۔

(۴) جماعت احمدیہ کا پابند سنت جماعت کے عقائد کا پابند ہو۔

د۔ کسی صحابی کو شیعہ کی طرح برا نہ کہے کسی اہل بیت کی خوارج کی طرح بدگوئی نہ کرے۔

ب - جو شخص مسیح و مہدی کو نہیں مانتا وہ مسلمان مسیح و مہدی کا منکر ہے۔ آخرت میں اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اللہ اسکو اللہ تعالے ہی جانتا ہے۔ اور کون جانے ہم اس کیساتھ وہی معاملہ کریں گے جو پہلے مسیح موسوی کے منکروں سے ابوبکر و عمر جیسے منکروں کے ساتھ ہمارے معاملات ہیں پہلے مسیح و مہدی کے منکروں کے پیچھے بھی میں تو نماز نہیں پڑھتا اور نہ کوئی احمدی ایسے کی اقتدا کرتا ہے

ج۔ اس جماعت کے اغراض عملاً مسلمان بننا۔ قرآن کریم اور سنت ثابتہ کا اقتدا کرنا۔

ہ۔ بعض ضروری رسائل آپ کو مرسل ہیں (۱) وظائف کا ذکر نمبر ایک میں کر دیا ہے اس سے زیادہ سبحان اللہ وبحمد اللہ سبحان اللہ العظیم اور قرآن مجید ہے۔

میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رات کے ایک بجے آشفتہ مزاج اکمل کی آنکھ کھل گئی دل میں ایک غیر معمولی جوش تھا اور دماغ میں خیالات کا تموج اس وقت یہ نظم لکھی گئی جسمیں انسان کی اس حالت کا ذکر ہے جب وہ ناکامیوں اور سو مہریوں کے متواتر تجربوں سے اس دنیا کی ہر ایک دل بھلانے والی اور چند روزہ فائدہ پہنچانے والی چیز کو فانی اور غیر مستقل سمجھ کر حسن و احسان کے اصل سرچشمہ محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

عارضی رنگ بقا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سرمۂ چشم فنا تھا - مجھے معلوم نہ تھا

دل لیا پہلے تو پھر دولت ایمان چھینی
دلربا - دین ربا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پیدا ہونے کے یہ معنی ہیں فنا اب ہونگے
چپتا پیغام قضا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پیٹ چیرا گیا سیپوں کا یتیموں کے سبب
پرورش کا یہ صلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مہ و خور دیکھ کے کہتا ہوں انہی نوروں میں
وہ مرا نور چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس پچھپے امر پہ خورشید نہاں ہو ہو کے
روشنی ڈال رہا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حلقۂ گیسوئے پیچاں میں پھنسا طائر دل
یہ بھی اک دام بلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

آن کی آن میں جو بام فلک پر پہونچے
آہ کا تیر رسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جسنے فردوس میں پائی ہے حیات ابدی
کشتۂ تیغ ادا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حسن کے پردے میں تھا حسن دل افروز رخ
یار میں یار چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ہاں خموشی میں بتوں کی تھی خدا کی آواز
قبلہ اک قبلہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا

خون پر خون ہوا آرزوؤں کا میری
دل بھی گنج شہدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

داغ پر داغ دئے لالہ رخوں نے اتنے
سینہ میں باغ کھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

بت تو مخلوق ہیں اور پیار کے قابل در اصل
خالق ارض و سما تھا مجھے معلوم نہ تھا

اک غزالہ کی حفاظت کے لئے اللہ سے
افعیٔ زلف موتا تھا - مجھے معلوم نہ تھا

کچھ تعلق ہی مجاز اور حقیقت میں نہیں
وہ جدا تھا یہ جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جن عزیزوں سے توقع تھی وفا کی ہر ایک
بانی جور و جفا تھا مجھے معلوم نہ تھا

سخت نادانی تھی میں نے جو کہا "یہ میرا"
جو مرا تھا وہ ترا تھا - مجھے معلوم نہ تھا

بعد مدت کے یہ سمجھا ہوں کہ آئین جہاں
ہمہ تن زود پر ودنما تھا مجھے معلوم نہ تھا

آکے جلوت میں نہیں پایا بجز رنج و الم
اسی خلوت میں مزا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رات دن مجمع احباب سے گھر رہنا
اس سے اک حشر بپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مذہب عشق میں کچھ شغل مے و مینا بھی
حج اکبر کا منا تھا - مجھے معلوم نہ تھا

گاہے گاہے نگہ لطف کرم کا پڑنا
ایک تمہید جفا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس نے موسیٰ کو کیا غش وہ نرا ہی اسے دوست
جلوۂ ہوش ربا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کشتیٔ عمر نہ گرداب بلا میں آتی
ناخدا میرا خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

پرتو خال سیاہ رخ محبوب ازل
زہرۂ پر ز ضیا تھا مجھے معلوم نہ تھا

یونہی اکمل میں رہا شیفتۂ حسن بتاں
میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جو دنیا کی ہر ایک دل لبھانے والی چیز

ایڈیٹوریل

(اپریل فول) تعلیم یافتہ پارٹی مین اپریل فول ایک مشہور لفظ ہے۔ اپریل کی پہلی تاریخ کو تمام وہ جذبات جو ہمارے انگریزی خوان نوجوانون کے سینے کے اندر مخفی ہوتے ہین باہر نکل آتے ہین اس تاریخ کو مہذب سے مہذب آدمی کسی کو اپنے جھوٹ سے غلط فہمی مین ڈالکر دھوکا دینا اپنی عقلمندی کے لئے اپنا ناز و سرمایہ اعزاز سمجھتا ہے۔ قسم قسم کے تمسخر کئے جاتے ہین دوستون سے کچھ ایسے مذاق ہوتے ہین کہ اگر وہ کسی اور تاریخ مین کئے جاتے تو وہ شخص مہذب سوسائٹی سے خارج کر دیا جاتا۔ انگریزون کی دیکھا دیکھی یہ رسم ہمارے نوجوانون مین بھی رائج ہو گئی ہے۔ لیکن ہر چہ گیرد علتی علت شود کے ماتحت اس مین اتنی خرابیان آگئی ہین کہ تمام قسم کے گند اس مین جمع ہوتے جاتے ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ ایک پاکباز انسان اپنے لئے کوئی وقت نجاست خوری کا بھی رکھے۔ جھوٹ ایک نجاست ہے جس سے پاک دل راستباز ایسی ہی نفرت کرتا ہے جیسی ہر قسم کی نجاست سے ایک سلیم الفطرت انسان۔ چونکہ جھوٹ سے ہوئے تمسخر کا (جسمین کسی دوسرے کا نقصان بھی ہو جائے) انجام اچھا نہین ہوتا اس لئے میرے نزدیک یہ شیوہ تہذیب سے گرا ہوا ہے۔ ایک مومن انسان سے بالکل بعید ہے کہ وہ ایسی حرکات مین شامل ہو۔ ہان کسی جائز حد تک ایسے مذاق سے یہ فائدہ اٹھا لینا کہ بعض ایسے خیالات جو عام طور پر بظاہر نہین کئے جا سکتے اس پیرایہ مین ظاہر کر لئے جاوین تو غالباً قابل معافی سمجھے جا سکین مگر پھر بھی مین تو یہی کہون گا۔ اثمہما اکبر من نفعہما۔ اس کی مثال ہمارے موجودہ اخبار نویسون مین سے منشی سراج الدین احمد صاحب ایڈیٹر زمیندار کرم آباد کی بابرکات مین موجود ہے۔ آپ نے ان دنون جب زمیندار سے ایڈٹ کیا کرتے تھے۔ جب آپ کا قلم کڑی کمان کی طرح میدان تحریر مین چلتا تھا۔ جب موجودہ مشکلات آپ کی سد راہ نہ تھین۔ جب کہ ان کا دماغ کسی کوفت مین آیا تھا۔ ایک دو مضمون یکم اپریل کو لکھے ہین اور بڑے بڑے اخبار پردازون کے دماغ کو چکرا دیا ہے ان کا مضمون مطابق واقعہ سمجھا جا کر کئی اخبارون مین مہینون تک نقل ہوتا رہا ہے۔ حالانکہ پہلے فقرے ہی سے سمجھنے والے سمجھ گئے ہین کہ یہ اپریل فول ہے۔ وہ مضمون مجھے یاد ہین۔ ایک تو کابل مین ریل والا۔ اور دوسرا مریخ مین نئی آبادی۔ آپ نے اس رنگ مین اپنے ہمسایون کی حالات زار اور مذہبی پولیٹیکل تعلقات کو واضح کیا ہے اور بعض ان جذبات کو جو ایک سلطنت دوسری سلطنت کے متعلق رکھتی ہے۔ ظاہر کر دیا ہے لیکن اس کے مقابلہ مین ہم بعض دوسرے ہمعصرون کو دیکھتے ہین کہ لغو اور واہیات اور بالکل جھوٹی خبرین درج کر دیتے ہین جن کا کوئی نتیجہ نہین ہوتا اور انہین پڑھ کر دل کو بہت رنج پہنچتا ہے۔ ادھر دوسرے حضرات ہین کہ عجیب عجیب حرکتین کرتے ہین۔ ایک دوست کی نسبت مین نے سنا کہ بہت سی بھڑین یا شہد کی مکھیان ایک ڈبہ مین بند کر کے بھیجدین۔ جب مکتوب الیہ نے اسے کھولا تو بھڑون نے اسے کاٹ کھایا۔ منہ سوج گیا اور بخار ہو گیا۔ اب کوئی بتائے کیا یہ شریفانہ مذاق ہے۔ مین یقین رکھتا ہون کہ ہماری احمدی جماعت ایسی بیہودگیون سے بالکل الگ رہنے والی ہے۔ مین نے اپریل فول کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کو بہت محنت سے مطالعہ کیا (پرانے رومی حساب مین اپریل فول سال کا دوسرا مہینہ تھا مگر جولین[1] تقویم مین اس کو چوتھا رکھا گیا اس لفظ کی اصل معلوم ہے اگرچہ ویرو (Varro) کے زمانہ تک ہمین یہ دانست ملتی ہے کہ (Omnia aperit) (یہ ہر چیز کو شگفتہ کرتا ہے) اسکا نام ہے جس کا موجودہ یونانی لفظ سے اگر مقابلہ کیا جائے (جس کے معنے بھی شگفتگی اور بہار کے ہین) تو ٹھیک مناسبت پائی جاتی ہے بعض اس کو افروڈائٹی (Aphrodite) کی طرف منسوب کرتے ہین حالانکہ گرم (Grimm) کا خیال ہے کہ یہ ایپر (apera) یا aprus (ایپرس) ایک فرضی خدا کے نام کی طرف منسوب ہے۔ رومیون کے درمیان یہ مہینہ وینس کا سمجھا جاتا ہے اور اپریل کی پہلی تاریخ ایک تہوار کیا جاتا تھا جس کا نام فیسٹم ویٹرس اٹیفار جینی ورلس تھا اس کی چوتھی تاریخ اور اس کے پانچ دن بعد تک سیبلی[2] (Cybele) دیوی کی یادگار مین کھیلین ہوا کرتی تھین جن کو لیوڈی میگلنسز کہتے تھے پانچوین تاریخ کو جو کھیل ہوتی تھی اس کا نام فیسٹم فاز چونی پبلکی یعنے قسمت کا جلسہ عام رکھا گیا تھا۔ دسوین تاریخ کو سرکس ہوتا تھا اور انیس تاریخ کو سیریز[3] دیوی کی یادگار مین شہسوارون کی لڑائیان ہوتی تھین

[1] ایک ہیئت دان بادشاہ [2] بہار کا دیوتا [3] اناج وغیرہ زمین کی دیوی

اکیسوین کو جس دن روما کی بنیاد ڈالی گئی تھی نئی ان کی شراب چکھی جاتی تھی۔ اور اس کا نام وینلیا اربانا رکھا تھا۔ چبیسوین کو روبی گیلیا کا تہوار ہوتا تھا۔ جس دن پودون کے کرم ہونے شروع ہوتے ہین۔ اٹھائیسوین سے ایک مئی تک۔ شور و شر والے میلے ہوتے تھے جسمین اور کھیلون کے ساتھ گل بازی بھی ہوتی تھی۔ یورپ کے بہت سے ملکون مین (مثلاً انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی) اپریل کی پہلی تاریخ کو ایک ایسی رسم کے ساتھ تعلق دیا گیا ہے کہ جسکی اصل کے لئے کوئی کافی و شافی ثبوت نہین اس دن ایک بے وقوف یا جاہل آدمی کو کسی بے فائدہ کام کے لئے بھیجا جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سکاٹ لینڈ مین اس بدقسمت شخص کو جو اس کھیل کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ گوک (Gawk) کہتے ہین جس کے اب معنے بے وقوف یا ایسے شخص کے لئے جاتے ہین جسکو اپنی بیوی پر شبہ ہو اور اس شرارت کو گوک کا شکار کرنا کہتے ہین (Hunting a gawk) فرانس مین اس تختہ مشق کو پوسون دی اپوریل یعنی اپریل کی مچھلی کہتے ہین ایک خیال یہ بھی ہے کہ اس رسم کی بنیاد حضرت نوح سے شروع ہوئی جنہون نے ایک فاختہ کو ایسے کام کے لئے بھیجا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا تعلق اس بات سے ہے جہان ناحق مین یسوع کو اناس[1] سے قیافہ اور پلاطوس سے ہیرودیس کی طرف بھیجا جاتا ہے یا ان کی طرف سے واپس لایا جاتا ہے[2] اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا اشارہ اس بڑی تبدیلی کی طرف ہے جو ۱۵۶۴ء مین فرانس مین واقع ہوئی جب کہ نوروز کو پہلی جنوری کی طرف منتقل کر دیا گیا جس سے پہلی اپریل بالکل خالی ہو گئی اور جو جشن اس مین ہوا کرتے تھے وہ نہ رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اس کو ہندوؤن کے تہوار ہولی سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے جو اسی طرز سے ۳۱۔ مارچ کے قریب قریب منائی جاتی ہے۔

ہمارے پہلے علم ادب مین اس کی طرف کوئی اشارہ نہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگلینڈ اور یورپ نے جرمنی نے یہ رسم فرانس سے لی ہے۔ سینٹ جارج کا دن اس مہینے کی تیئیسوین کو ہوتا ہے۔ اور سینٹ مارک کی شام چوبیس کو آتی ہے۔ چین مین جبکہ شہنشاہ اور شاہی نسل کے شہزادے زمین مین ہل چلاتے ہین۔ یہ رسم ان کے سال کے تیسرے مہینے مین ادا کی

[1] سردار کاہن۔ [2] یسوع کو ادھر ادھر مقدمہ کی کشمکش مین پھرایا جاتا تھا۔

جاتی ہے جو اپریل کا مہینہ ہوتا ہے اور جاپان میں ایک لطیف تہوار منایا جاتا ہے۔ جو گڑیوں کا تہوار کہلاتا ہے وہ بھی اسی مہینہ میں ہوتا ہے۔ (Days of April) ڈیز آف اپریل فرانسیسی تاریخ میں ایک نام ہے جس کا استعمال ان دنوں کے لئے ہے جب لیونس (Lyons) اور پیرس اور دوسری جگہوں میں ۱۸۳۴ء میں لوئی فلپی کی سلطنت کے برخلاف ہوئیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو سختی سے برتاؤ کرنا پڑا اور اس کام کے لئے ان کو بڑے بڑے مقدمات چلانے پڑے جن کو پر دیسٹ دی اپریل کہتے ہیں۔ یعنے اپریل مہینہ کے مقدمات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا

(از اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔

برادران! ہم نے موجودہ زمانہ نے ثابت کیا ہے اور اپنی ایک جواہرات سے زیادہ قیمتی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی ایک روحانی جمعہ کا دن ہے۔ میں اسی نقطہ کی بنیاد پر عرض کرتا ہوں کہ جس وقت دنیا میں مسیح موعود کی بعثت سے پہلے ان کی بعثت کے لئے سامان شروع ہونے لگے تھے اسی وقت سے اس جمعہ کے دن کی ابتدا ہوگئی تھی۔ جمعہ کے دن کا پہلا حصہ غسل کرنے حجامت بنوانے کپڑے بدلنے اور اسی طرح دوسری تیاریوں میں صرف ہوا کرتا ہے۔ اس روحانی جمعہ کے ابتدائی حصہ میں بھی آریوں اور برہموؤں کا بت پرستی کی مخالفت کرنا۔ مولوی محمد قاسم صاحب اور شیخ عبید اللہ صاحب نومسلم کی کوششیں۔ مذہبوں میں جنگ مغلوبہ کا شروع ہونا اور حدب ینسلون۔ کا نظارہ برپا ہوجانا اس جمعہ کی ابتدائی تیاریاں تھیں۔ پھر اس جمعہ کی نماز کا وقت شروع ہوا اور بلند مینار پر اذان دی گئی یعنے براہین احمدیہ شائع ہوئی۔ جس طرح اذان میں حی علی الصلوٰۃ پکارا جاتا ہے اسی طرح براہین میں یہ الہام شائع ہوا "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان برمنار بلند تر محکم افتاد۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"

پھر دوسری خطبہ کی اذان ہوئی یعنے حضرت مسیح موعود نے اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا اور بیعت لینی شروع کی۔ خطبہ کی اذان سے امام کے سلام پھیرنے تک کا وقت جمعہ کے دن کا ذاتی قیمتی اور خاص وقت ہوتا ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر فضیلت ہے۔ چنانچہ وہ وقت بھی ختم ہوگیا اور ہمارے امام نے اپنی تعلیمات کو پیدا کر یعنے نماز کو ختم کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ اور ہم کو خدا حافظ کہہ گئے۔ اب ذرا اس آیت کو پڑھو۔ یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع۔ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ پھر نماز جمعہ کے بعد عصر کے وقت کیا کرنا چاہئے؟ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ یعنے جب نماز پوری ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو لو اس کا اصل اور گر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو لوگوں تک پہونچاؤ۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مظفر و منصور ہوجاؤ گے یعنے نماز جمعہ کے بعد یہ کرو کہ جو قیمتی باتیں تم نے خطبہ اور نماز میں سنی ہیں اور پاک تعلیمات حاصل کی ہیں وہ دوسروں کو بھی تعلیم کرو اور خود اس پر عمل کرو اور خدا تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ ہو اور ان کاموں میں خوب لگے رہو یہی گویا خدا تعالیٰ کا فضل حاصل کرنا ہے ایسا کرنے سے تم دنیا میں بھی کامیاب و بامراد ہو جاؤ گے اور عقبیٰ میں بھی تم کو کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی۔ برادران! اب فانتشروا فی الارض اور وابتغوا من فضل اللہ اور واذکروا اللہ کثیراً۔ ان تینوں حکموں پر عمل کرنے کے صحیح صحیح طریقے جاننے اور دین و دنیا کی عزت دین و دنیا کی کامیابی دین و دنیا کی راحت و آسائش غرض کہ پوری پوری فلاح حاصل کرنے کے قواعد جاننے کے لئے ہم کو چاہئے کہ ہم اُن لوگوں کے حالات میں غور کریں اور انہیں کے نقش قدم پر قدم رکھیں جنہوں نے پہلے جمعہ میں نماز جمعہ کے بعد ان احکام خداوندی پر نہایت صحیح طور پر عمل کرکے فلاح یعنے دین و دنیا کی کامیابی حاصل کی۔ اچھا وہ کون لوگ تھے؟ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے کیا مزے کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو اُنہیں کی قائم مقامی کا معزز عہدہ عطا فرمایا ہے جیسا کہ

وہ فرماتا ہے۔ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ بڑے شرم کی بات ہوگی اگر ہم اپنے عہدہ کے فرائض کو حسن و خوبی انجام نہ دے سکے اور خدانخواستہ نالائق قائم مقام ثابت ہوئے ہاں! اس موقعہ پر ایک ذراسی بات اور سن لو جس طرح بموجب آیت انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مثیل تھے اسی طرح بموجب آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم۔ صحابہ کرام بھی بنی اسرائیل کے مثیل تھے۔ لیکن جس طرح نبی کریم کا مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے برتر ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کا مرتبہ بھی اصحاب موسیٰ سے بڑھ کر ہے۔ دیکھو اُنہوں نے کہا کہ یموسیٰ ان فیہا قوماً جبارین۔ وانا لن ندخلہا حتیٰ یخرجوا منہا فان یخرجوا منہا فانا داخلون یعنے اے موسیٰ اس زمین کے لوگ بڑے طاقتور ہیں اور جب تک وہ نہ نکلیں ہم تو کبھی اس ملک میں نہ جائیں ہاں اگر وہ نکل کر کہیں چلے جائیں تو خیر ہم اسی ملک میں چلے جائیں گے۔ پھر بہت کچھ بہت سمجھانے پر بھی ان کی زبان سے یہی نکلا۔ کہ یموسیٰ انا لن ندخلہا ابداً ما داموا فیہا فاذہب انت وربک فقاتلا انا ہٰہنا قاعدون یعنے اے موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس ملک میں کبھی نہیں جائیں گے۔ ہاں! تو اور تیرا رب تم دونوں لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اس بزدلی کو دیکھو۔ اور اصحاب نبی کریم کی حالت پر نظر ڈالو۔ مُثلہ کئے گئے جلتے ہوئے گرم پتھروں اور گرم پتھروں کے نیچے لٹائے گئے مگر اسلام کو نہ چھوڑا۔ باپ نے بیٹے کے قتل سے اور بیٹے نے باپ کے قتل سے دریغ نہیں کیا۔ کسی لڑائی میں چند صحابی گرفتار ہوکر قیصر روم کے سامنے گئے اور اس نے بہت بڑی دیگ آگ پر سرخ انگارے کی مانند گرم کرا کر اس میں ایک صحابی کو ڈلوایا۔ دوسرے صحابیوں کے سامنے اس صحابی کی ہڈیاں تک بھی دیگ میں فوراً جل کر چر مر ہوگئیں۔ اب قیصر باقیوں سے کہتا ہے کہ اسلام کو چھوڑ دو ورنہ تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنے بھائی سے جنت میں جلد ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں۔ دیکھو صحابہ کرام کی ایسی استقامت کا ہی تو یہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سند حاصل کی۔ اور

احکم الحاکمین رحمٰن رب العالمین سے خوشنودئ مزاج کا یہ پروانہ حاصل کیا کہ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود۔ ذلک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصلحت منہم مغفرۃ واجرا عظیما۔ ان تو اب بات یہ ہے کہ ہم کو اس جمعہ کی کام کرنیکی گھڑیوں مین اور فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا کی تعمیل مین بالکل صحابہ کرام کے قدم بقدم چلنا چاہیئے تاکہ جو فلاح انکو حاصل ہوئی بالکل وہی یا ویسی ہی فلاح ہم کو بھی حاصل ہو صحابہ کرام ؓ نے جس کتاب کو اپنا دستور العمل بنایا تھا وہ ہمارے پاس بھی اُسی کامل حالت مین موجود ہے۔ بس اب ضرورت ہے اس پر عمل کرنے کی اگر ہم نے اس پر پورا پورا عمل کیا تو ہماری کامیابیاں ضرور صحابہ کرام کی کامیابیون کی مانند ہونگی یعنی اس دستور العمل پر عمل کرنے کی دلیل ہی یہ ہے کہ ہم صحابہ کرام کی طرح کامیاب ہو جائین اے میرے بھائیو! یہ وقت ہے صحابہ کرام کے کامون اور کوششون کے نمونے دکھانے کا۔ میرے بعض نوعمر بھائیون نے اپنی درسی کتابون مین شاہنامے کے انتخابات پڑھے ہین اور مین اُن کا ایک استاد ہونے کی وجہ سے جانتا ہون کہ وہ کیانیون اور ساسانیون کی شان وشوکت اور سلطنت ایران کی عظمت وجلال سے واقف ہین ان کو یہ معلوم ہو کر تعجب ہوگا کہ صحابہ کرام کو کس طرح ان کے مقابلہ مین نصرت ہوئی۔ ایک وقت آیا کہ ان مین اسلام پھیل گیا۔ اور قومون نے بلا کسی جبر و اکراہ کے دین حق کی طرف رجوع کیا۔ اور وہ مندر جہان غیر خدا کی پرستش ہوتی تہی۔ وحدہ لاشریک خدا کی عبادت کے لئے مختص ہو گئے۔ .. ..

.. ..

.. ..

.. ..

صحابہ کرام نے فانتشروا فی الارض کی ظاہری الفاظ مین بھی دیکھو کیسی تعمیل کی کہ حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مدراس سے جانب جنوب ۱۲ میل کے فاصلہ پر موجود ہے۔ دوسرے صحابہ حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر بھی ساحل کارومنڈل پر محمود بندر مین موجود ہے۔ ایک اور صحابی حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار چین کے مشہور بندر کینٹن مین اب تک موجود ہے اس سے بھی بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو ایک دستہ عربون کا خراسان کی فتح کرنیوالی فوج مین سے چین کے ملک مین شاہ چین کی درخواست و استمداد پر بغاوت فرو کرنے کے لئے بھیجا تہا اُس دستہ فوج نے کوہ ہندوکش سے کوہ تان لنگ کے جنوبی میدان تک کوہ ہمالیہ کی چوٹیون پر یعنے ملک ہند اور ملک چین کے درمیانی فاصل حد خط پر سفر کیا تہا اُسی دستہ فوج کا ایک بہادر عرب بدر الدین راستہ مین فوت ہوگیا تہا اس کی قبر آج تک کوہ ہمالیہ کی چوٹی پر ضلع گڑھوال کے شمال مین موجود ہے اور ہمارے ملک کی عجائب پرست قوم یعنے ہندو لوگون نے اس مزار کو بھی اپنا ایک خدا بنا لیا ہے اور اس پر ایک چھوٹا سا مکان بنا کر اس کا نام بدری ناتھ کا مندر رکھا ہے بڑے زور سے اسکی پوجا ہوتی ہے اور ہر سال ہزارہا جاتری وہان جمع ہوتے ہین اگر کسی کو میرے بیان مین شک ہو تو ضلع گڑھوال کے گزیٹیر کو ملاحظہ فرمالے وہ بھی میرے بیان کی تائید کرتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انہین مسلمان عربون کی مسلمان اولاد آجتک چین مین موجود ہے جسکی تعداد کئی کروڑ بیان کی جاتی ہے اور وہ چین کے بہترین اور معزز باشندے سمجھے جاتے ہین۔ اے میرے نوجوان بھائیو! ہمارا مذہب مین تقدیر کا بے نظیر مسئلہ تمام بلند پروازیون اور اولوالعزمیون کا سرچشمہ ہے۔ خبردار اس کے معنے اچھی طرح سمجھے بدون کہین آرام طلبی اور کاہلی کے مرض مین مبتلا نہ ہو جانا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون۔ یعنی او مسلمانو! تم مین سے ایک گروہ ایسا رہے کہ لوگون کو بھلائی کی طرف بلائے اور ہر ایک پسندیدہ کام کا حکم کرے ہر ایک ناپسندیدہ کام سے منع کرے اور وہی لوگ مناجح ہونیوالے یعنے ہر ایک مراد کو پہونچنے والے ہین۔ یون سمجھنا چاہیئے کہ یہ آیت تفسیر ہے وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ کی۔ پس اے بہادرو! اٹھو اور ہمت کی کمرین چست باندھو۔ حکومت نے تم کو آزادیان عطا کر رکھی ہین اس کی قدر کرو۔

بقایادار اپنا بقایا صاف کرین۔ کارخانہ مین روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ مینجر بدر

یادگار } مین نے بدر مین اور ریویو مین آپکا وہ مضمون جسمین آپنے چودہری رستم علی صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال کا ذکر کیا ہے

حسرت کی نگاہ سے پڑھا گیا اچھا ہو اگر چودہری صاحب مرحوم کی یادگار قائم رکھنے کے لئے ۲۵ احباب دو دو روپیہ ماہوار مستقل چندہ دینا شروع کردین تا مرحوم کے جانے پر جو پچاس روپیہ ماہوار کی مستقل رقم مین کمی آگئی ہے وہ پوری ہو جائے یہ عاجز بھی دو روپیہ ماہوار انشاء اللہ اس یادگار مین دیتا رہیگا۔
غلام محمد پہلوری شاہ پور کنڈی گورداسپور

انتخاب الجرائد

۱۹۰۹ء میں آمدنی کا تخمینہ ۷ کروڑ ۷۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۹۰۰ پونڈ اور خرچ کا تخمینہ ۷ کروڑ ۳۱ لاکھ ۲۰ ہزار ۵۰۰ پونڈ کیا گیا ہے۔

ہائیکورٹ کے اجلاس سشن میں ملزم نے دہوکے کے جرم کا اقبال کیا اور مسٹر جسٹس چیٹی صاحب نے بابو مذکور کی نوعمری کے لحاظ سے تین سال قید سخت کی سزا کافی سمجہی یہ چوری اور چالاکی جواہرات کے پارسل کے اڑانے میں کی گئی جسکی مالیت ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔

آجکل قحط ریلیف پر ۱۸ ہزار ۵۰۰ آدمی ہیں جن میں سے ۱۴ ہزار کو خیراتی کہانا ملتا ہے۔

کلکتہ میں کیکر سنگہ اور کلو پہلوان کی کشتی ہوئی جسمین کیکر سنگہ فتحیاب ہوا اگرچہ کلو نے ناخنوں سے اس کا مونہہ زخمی کردیا تہا۔

پشاور سے خبر آئی ہے کہ نیشنلسٹوں نے بندر عباس کے جنگی خانون پر قبضہ کرلیا ہے اور وہان کا انتظام حکومت اپنے ہاتھہ مین لیا ہے۔

ترکون نے یمن میں باغی قبیلہ زرانیق کے خلاف جو مہم بہیجی ہے اس کا قبیلہ مذکور سے کئی جگہ مقابلہ ہوا جس مین ترک فتحیاب ہوئے ترکون نے ضلع حسینیہ پر قبضہ حاصل کیا اور ایک لاکہ ۹۰ ہزار ڈالر جو زرانیق کی ملکیت تہے۔ ان کے ہاتہہ آئے۔ ۳۰۴ زرانیق ان لڑائیون مین مجروح ہوئے۔ ترکون کی میکشم توپوں اور جلد فیر کرنے والی توپوں نے بڑا ستم ڈہایا ترکون کے نقصان کا حال معلوم نہین ہوا۔ ابہی تک سخت جنگ ہورہی ہے۔ فیض۔ صنعا۔ عمران اور حدیدہ کی طرف سے ترکون کو کمک روانہ کی گئی ہے نیز جدہ سے ۳ بٹالین عنقریب پہونچنے والی ہین۔ حدیدہ اور الغاقی کے مابین زرانیق نے سلسلہ تاربرقی کا کاٹ ڈالا ہے۔ زجیدی اور حدیدہ کے درمیان بہی سلسلہ آمد ورفت منقطع ہے۔

رکن الدولہ حاکم مشہد نے گورمنٹ ایران کو تار دیا کہ یہان تمام علماء سادات۔ طلاب مدارس مزدور اور تاجر لوگ گوہر شاہ کی مسجد مین جمع ہوئے اور سب نے علماء نجف کے احکام پر عمل پیرا ہوکر موجودہ حکومت کی بیخکنی اور مشروطیت کی مدد کا بیڑا اٹھایا ہے۔ مشیر السلطنت صدر اعظم نے اس تار کے جواب مین طہران سے تار دیا کہ مین حسب امر مبارک ہمایونی . . . . آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ فوراً حرم اور مسجد کا فوجی طاقت سے محاصرہ کرکے توپین لگا دو اور باغیون کو منتشر کردو۔ جس کے بعد رکن الدولہ نے اطلاع دی کہ حسب الامر مبارک کل مین نے حرم اور مسجد کا محاصرہ کرکے گولہ باری کی حرم کا سنہری گنبد اور مسجد اور چند عمارات پاش پاش ہوگئین سب لوگ بہاگ گئے۔ مگر علماء سادات۔ طلاب اور اہل حرم مسجد اور حرم مین موجود ہے اس واقعہ سے اہل شہر کا جوش بدرجہ غایت بڑہ گیا ہے اور تعجب نہین کہ چند دنون مین ایک بہت بڑی باغی طاقت سے ہم کو مقابلہ کرنا پڑے۔ جس کے لئے مشہد کی موجودہ فوج کافی نہ ہوگی۔

صبح کو ہم پورٹ سعید پہونچے۔ یہ جگہ واقعی خوفناک ہے، جب ہم کہانا کہاکر جہاز سے شہر کی سیر کو گئے تو راستہ مین درجن سے زیادہ ایسے اشخاص ہمین ملے جنہوں نے ہم سے کہا نہیں نہیں بڑے اصرار سے پیچھے پڑ گئے کہ ہم ننگی عورتوں کا ناچ دیکھین۔

کاغذی لباس۔ پیرس مین کریچ نامی ایک شخص نے جاڑون کے استعمال کے لئے کاغذ کا ایک ویسٹکوٹ ایجاد کیا ہے جس کا وزن چھٹانک بھر سے بہی کم ہے اور جس کو تہ کرکے لفافہ مین بند کرسکتے مین اس کے پہن لینے سے سردی نہین لگتی۔

لندن کے ایک مشہور اور ماہر ڈاکٹر نے مبلغ چار لاکہہ پچاس ہزار روپیہ پیش کیا ہے تاکہ لندن مین ایک ہسپتال صرف خلل دماغ کی امراض کے باقاعدہ معالجہ کے لئے قائم کیا جائے۔ اس عطیہ کی بڑی قدر کی گئی ہے۔

مدراس مین ایک ساہوکار کے ہان عجیب چوری ہوئی چالیس ہزار روپیہ کا زیور امانتاً محفوظ تہا وہ ایک بہاری آہنی صندوق مین رکہا تہا جسکو بند کرکے پانچ قفل لگاتے ہین اور ہر ایک قفل کی چابی پانچ معززین کے پاس رہتی ہے اگر پانچوں جمع ہوکر چاہین تو وہ صندوق کہل سکتا ہے اس روز جمعہ گذشتہ کو جب صاحب امانت نے اپنا زیور چاہا اور پانچون چابیون سے صندوق کہولا تو زیور ندارد تہا۔ صندوق بالکل خالی تہا۔ ساہوکار کے پاؤن تلے کی مٹی نکل گئی۔ پولیس تحقیقات کررہی ہے لیکن ابہی کچہہ پتہ نہین لگا سکی پانچون آدمی معزز معتبر شریف ہین۔ دو ہفتہ قبل یہ صندوق کہولا گیا تہا اور زیور موجود تہا ضرور کچہہ چالاکی کہیلی گئی ہے اور پولیس کی دانشمندی کے امتحان کا عمدہ موقعہ ہے۔

کہتے ہین صوفی انبا پرشاد کو پنشن ملے گی اس کی وجہ وہ خود لکہتا ہے کہ حاکم وقت جس شخص کو خطرناک سمجہین اسے گرفتار کرکے نظر بند یا قید کردیتے ہین۔ اور اس کے خرچ کے کفیل ہو جاتے ہین۔

جلال آباد سے موصول شدہ خبرین مظہر ہین کہ ہز میجسٹی نے کئی سو سازشیون کو گرفتار کیا ہے اب وہ انہین زولاتوپ سے اڑانے مین مصروف ہین۔

یکم اپریل سے اس افیون پر جو صوبہ سرحدی شمال مغربی مین داخل ہو چہہ روپیہ فی سیر کی شرح سے محصول وصول کیا جائے گا۔

ہمعصر ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن سے اپنی تازہ تحریر مین اطلاع دیتا ہے کہ ایک شخص "محمد ابن علی بن احمد ادریس" حدیدہ سے اسیر کے مقام صیاح مین دعوائے رسالت و مہدویت کے ساتہہ وارد ہوا ہے۔ جس کا غلغلہ ملک یمن کے صوبہ اسیر مین چارون طرف پہیل گیا ہے اور اقطاع وجوانب سے لوگ بتعداد کثیر اس کے پاس جمع ہو رہے مین اس شخص نے جس کے معتقدین بہت سی کرامتین اور روحانی طاقتین اس سے منسوب کرتے ہین اپنا مشن یہ قرار دیا ہے کہ یورپ کو اپنا مطیع و منقاد بنا کے دنیا مین امن و امان قائم کرے اور شرع اسلام کو ملک عرب مین از سر نو رواج دے اس نے اپنے مقصد کا اعلان کرکے تمام مسلمانون کو آگاہ کیا ہے کہ نجات اخروی و مفاد زندگی کی خاطر اس کی پیروی اختیار کرین اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنیوالون کو بذریعہ جہاد سزا دین۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر قبائل جن کی جمعیت بیس ہزار سے زیادہ ہے اس کے جہنڈے تلے فراہم ہوچکے ہین اور ایک طاقتور زیدی قبیلہ بنی مروان کا شیخ بنام محمد بن طاہر ہادی ابن یوسف معہ رفقاء اس سے بحث کرنے کے لئے صیاح کی طرف جا رہا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مہدی صاحب نسب کے اعتبار سے سندی سید اور نہایت زاہد و متقی شخص ہے۔ جسے لذائذ و نعمات دنیا کی جانب کوئی التفات نہین اور امید ہے کہ جدید مہدویت کے مدعی کو سلطان ٹرکی سے کوئی پرخاش نہوگی اور وہ ان کو امیر المومنین تسلیم کریگا۔

بدر۔ ایسے کئی مہدی پیدا ہوئے اور ناکام ہلاک ہوئے

چکوال۔ موضع مریدکا نمبردار جس کو فوت ہوئے ۱۰ سال کا عرصہ ہوچکا ہے۔ اس اتنے عرصے کے بعد حال ہی مین اس کی بیوی کو ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کو نمبرداری نے اپنے خاوند کے نطفہ سے ظاہر کیا۔ مگر حکام تک اس خبر کے پہونچنے پر نمبرداری چھین گئی۔

مدراس مین متصل سٹیشن کرنزل ایک مصالحہ کی ٹرین الٹ گئی۔ ۵ آدمی ہلاک اور دس سخت مجروح ہین۔

دفتر بدر قادیان یا الامان سے طلب فرماویں

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی دندان شکن جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲/
معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول ۔ مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳/
ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت ۶/
عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۸/

مترجم قرآن شریف

پسندیدہ حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کبیر جس کا سامنے رکھنا ضروری ہے ۔ خوشخط مجلد قیمت عہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں ۔ جن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے ۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی معدنی ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مشرح ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشہی طعام ۔ قاطع بلغم مفتح ۔ ملاخولیا سیر یادی وجذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس وحقی وشخوخیت وفساد وبلغم وقاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ ومثانہ مسلسل البول ۔ سیلان منی ۔ یبوست ۔ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پوری لوازمات کے ساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے صاحب بستان المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کرنی چاہیئے ۔ قیمت ایک تولہ عہ/ دو تولہ عہ ۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ۔ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ جلد منگوائیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(صرف جڑی بوٹی سے طیار شدہ)

”کشتہ روپیہ“ سالم الحروف

سالم الحروف روپیہ کے کشتہ کے فوائد ایسے وسیع ہیں کہ جن کے اعترافات سے طبی دنیا لبریز ہے تمام اعضائے رئیسہ پر اس کا ایسا فوری اثر ہوتا ہے کہ کوئی بڑی دوائی اس کا جواب نہیں ہو سکتی ہر طبیعت اور ہر طرز زندگی کے لئے یہ کشتہ از حد مفید ثابت ہوا ہے اور ایک کثیر حصہ انسانی امراض کا جن کے علاج سے طب عاجز آجاتا ہے اس کشتہ کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ جاتا ہے ۔ دماغ ۔ دل ۔ حافظہ ۔ جگر ۔ معدہ ۔ مثانہ وغیرہ کے ضعف اور امراض کے دور کرنے میں اس کا معجزانہ اثر ثابت ہوا ہے ۔ حافظہ کے بڑھانے کے لئے عجیب وغریب طور پر مؤثر ثابت ہوا ہے نظام عصبی میں طاقت بخشتا ہے عام طاقت اور توانائی اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ دل کی پژمردگی اور افسردگی میں تفریح بخشنے کا ایک عجیب ذریعہ ہے ۔ دماغی کام کرنیوالوں کا ایسا معین ہے کہ کتنا ہی کام کرو ۔ دماغ تھکنے میں نہیں آتا اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ قویٰ اور اعضائے رئیسہ کی ساری ضرورتوں کو بے نظیر طور پر پورا کرتا ہے اور کسی بات کی حاجت باقی نہیں رہتی ۔ اس کے فوائد کتب طبیہ سے مشرح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں یہ نایاب بے مثل باوزن روپیہ کا کشتہ کئی پشتوں سے ہمارے خاندان میں بطور وراثت چلا آتا ہے ۔ پھول کی طرح شگفتہ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے اور علم نقوش اور حروف پڑھے جا سکتے ہیں اور یہ یقینی اور مصدقہ امر ہے کہ خالص جڑی بوٹی سے طیار کیا جاتا ہے اس کے طیار کرنے میں کوئی دھات کسی قسم کی ہرگز استعمال نہیں کیجاتی ۔ اگرچہ بارہا یہ امر ثابت ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم ہمیشہ اس بات کے لئے طیار ہیں کہ اپنے بیان کی تصدیق کرا دیں اور ثابت کر دیں کہ خالص چاندی کا کشتہ جڑی بوٹیوں سے طیار ہوتا ہے ۔ ہر ایک موسم میں بلا اندیشہ مضرت استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ شامل ہوتا ہے ۔

قیمت فی روپیہ (صہ) نصف روپیہ (عہ) چہارم حصہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر حکیم حسین بخش و حکیم فیض احمد سوہا بازار وانکنا وٹی بازار ۔ لاہور

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسوگند گفتن کہ زر مغربی ست ۔ چہ حاجت محک خود بگوید کہ ہست
میرے پاس وہ اصلی ہیرا ہے کہ جسکو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ پر دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں ۔ المشتہر مولوی محمد یمین احمدی واقع مانسہرہ ہزارہ ۔ نوٹ ۔ یہ ہیرا دفتر بدر سے ملسکتا ہے ۔

اصلی ہیرا اور ہیرے کا سُرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرّبہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آج کل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ہیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ہیرا ہے ۔ ہیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرۃ حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور بار بار مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی اجازت لیکر اس ہیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے ۔ مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھکر بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کرکے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجدیا جاویگا ۔

قیمت ہیرا قسم اول عہ ۔ قیمت ہیرا قسم دوم عہ فی تولہ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ہیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو ۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ وبادامی وماشی وسفیدماشی زرد وسبز ۔ قیمت عہ سے عہ تک و ریشمی شہدی افیری عہ سے عہ تک وسوتی پشاوری ہر رنگ عہ سے عہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم وہر رنگ وٹوپی ترکی ۔ جس کو لوگ ریشمی پہنتے ہیں ۔ عہ سے عہ تک میری دوکان میں موجود ہیں ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ محصول وغیرہ دیکر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد ورفت بذمہ خریدار ۔

المشتہر
احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم با تو گر آئی بپا بوسہ قادیاں بینی | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | دو ایمنی شمامینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ و ۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ چیت ۱۹۶۵

جلد ۸ | سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا | نمبر ۲۴ و ۲۵

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۵

بیعت کا عجیب سبب برادر محمد یعقوب صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ بھی اُس ملاں کی جھوٹی خبر کو یقین کرتے تھے اور سلسلہ کے سخت مخالف تھے جب اتفاق سے ان کا بھائی بیمار ہو کر علاج کیواسطے قادیان گیا تو وہ بھی اپنی والدہ مکرمہ کے اصرار سے بھائی کی خبرگیری کیواسطے قادیان چلے گئے قادیان میں جب نماز کیواسطے غیر احمدیوں کے جمعہ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے تو کسی مغالطے کے سبب بڑی مسجد کو غیر احمدیوں کی مسجد سمجھکر اس میں جا داخل ہوئے وہاں اُسوقت حضرت مولوی نورالدین صاحب وعظ فرما رہے تھے اور حضرت مسیح موعود بھی رونق افروز تھے اب انکے خیال میں یہ مسجد غیر احمدیوں کی تھی اسواسطے واعظ اور سامعین سب غیر احمدی ہیں حضرت ... موصوف کا وعظ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ کہ اسجگہ ایک ایسا لائق اور با اثر واعظ ہے پھر جب حضرت مرزا صاحب کے نورانی چہرے پر نظر پڑی تو کہنے لگے کہ مرزا کی تو لوگ خواہ مخواہ بیعت کرتے ہیں اس میں کیا رکھا ہے گا بیعت کرنیکے لائق تو یہ نورانی شخص نظر آتا ہے میں تو اگر بیعت کرونگا تو اس شخص کی کرونگا اتنے میں ان کے بھائی صاحب جو احمدی ہیں وہ بھی آ گئے ان کو دیکھکر تعجب تو ہوا کہ یہ غیر احمدیوں کی مسجد میں کیوں آ گئے مگر بے اختیار ان سے بھی ذکر کیا کہ دیکھو بیعت کے لائق یہ شخص ہے بھائی نے سمجھا۔ کہ انکو غلطی لگی ہے مگر جان بوجھکر وہ خاموش ہو رہے کہ اچھا میاں تم اسی کی بیعت کرلو قادیان میں تو اس بہانہ سے آتے رہو گے تو باہم ملاقات بھی ہو جائے گی الغرض اس طرح برادرم محمد یعقوب صاحب نے حضرت کو پہچانا جب انکو معلوم ہوا کہ یہی مرزا صاحب ہیں تب تو ملانوں کی دروغگوئی اور افترا پردازی پر بہت تعجب آیا خدا تعالیٰ کی شان ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کسی کو ہدایت دیتا ہے

ایک خلیق روح مدرسے جب کہ ہم کھڈیار کو چلے تو راستہ میں کھیلووال میں سواری کے انتظار کے واسطے چند منٹ ٹھہرنا پڑا یہاں شیخ علی محمد صاحب مدرس اوّل سے ملاقات ہوئی جو قریباً ۴۰ سال سے اسجگہ رہتے ہیں ارد گرد کے گاؤں کے سب لوگ ان کے حسن اخلاق اور محنتی ہونے اور اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرنیکے مداح ہیں شیخ صاحب راقم کے ساتھ بہت اخلاق و محبت سے پیش آئے باوجود ناواقفی کے مسافر کی مہمان نوازی کا حق بھی بڑے اصرار سے پورا کیا اور پھر قادیان میں ملاقات کا وعدہ کیا کیونکہ آپکا اصل وطن بٹالہ کے قریب ہی ہے۔

دیانت داری کا نمونہ اسی علاقہ میں ایک صاحب اللہ بخش نام چھوٹا تھانیدار اپنی دیانت اور امانت کے سبب بہت ہی مشہور ہو رہے ہیں اگرچہ مجھے ان سے ملاقات کا موقع نہیں ہوا مگر اسقدر مخلوق الٰہی کو انکی تعریف کرتے ہوئے اور ان کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ ان کا ذکر کرنا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں سنا گیا ہے کہ وہ جس گاؤں میں جاتے ہیں اپنا آٹا اور دال خرید کرتے اور روٹی پکوا کر کھاتے ہیں لستی تک کسی کے گھر سے نہیں پیتے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک بختی کیواسطے جزائے خیر دیوے۔

کھڈیار مدرسے براہ کھیلووال میں کھڈیار پہنچا یہاں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے یہاں دو دفعہ وعظ کیا گیا ... دن کو اور ایک رات کو اور چند مرد اور عورتیں جو پہلے سلسلہ بیعت میں داخل نہ تھے بذریعہ خط داخل بیعت ہوئے مولوی کرم دین صاحب مرحوم اسجگہ کے رہنے والے تھے جو ایک نہایت پُرجوش احمدی تھے اور یہاں کی جماعت اکثر انہیں کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے برومند ہونیکا نتیجہ ہے یہاں ایک باقاعدہ انجمن بنائی گئی جن کے سیکرٹری میاں محمد دین صاحب مقرر ہوئے تمام نقشے وغیرہ بنا کر دیئے گئے اور فہرست جماعت مکمل کی گئی یہاں کے قریب ایک گاؤں میں میاں محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری نہر سے ملاقات ہوئی جو ایک مخلص نوجوان احمدی ہیں۔

کھڈیار سے براہ اسٹیشن گورو سر سقلانی میں امرتسر آیا جہاں سے چوہدری اللہ داد خان صاحب واپس اپنے گاؤں محلانوالہ کو چلے گئے چوہدری صاحب محلانوالہ سے چل کر بگہ کلاں جستروال ... کھڈیار میرے ساتھ ہوتے ہوئے امرتسر میں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اس سفر میں انکی رفاقت سے مجھے بہت مدد ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اگر انکا نمونہ دوسرے علاقوں میں بھی ملجائے تو سفر کی تکلیف بہت دفع ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ۔ چھپکر شائع ہوا)

خطبۂ جمعہ

۵ مارچ ۱۹۰۹ء کو حضرت امیر المومنین نے ومن یرغب عن ملة ابراھیم الا من سفہ نفسہ پر پڑھا۔

رشک (غبطہ) تمام انسانی ترقیات کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رشک کرنا ہے تو ابراہیم سے کرو۔ دیکھو اس نے اپنے اخلاص و وفا کے ذریعے کیسے کیسے اعلیٰ مدارج پائے۔

ابراہیم کی ملت سے کون بے رغبت ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جسکی دینی دنیوی عقل کم ہو اسکی ملت کیا تھی۔ بس حنیف ہونا۔ حنیف کہتے ہیں۔ ہر امر میں وسطی راہ اختیار کرنیوالے کو عربی زبان میں جس کی ٹانگیں ٹیڑھی ہوں اسے احنف کہتے ہیں اس واسطے حنیف کے معنے میں بعض لوگوں کو دھوکہ ہوا ہے۔ حالانکہ ایسے شخص کو احنف بطور دعا و فال نیک کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر چہ گیرد علتی علت شود کے مصداق سید ہے کے معنے بھی الٹے ہی لیتے ہیں۔ جب آدمی کو سیدھا کہا جاوے گویا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم بڑے بیوقوف ہو۔

ابراہیم کی راہ یہ ہے کہ افراط و تفریط سے بچے رہنا۔ کسی کی طرف بالکل ہی نہ جھکنا بلکہ دین و دنیا دونوں کو اپنے اپنے درجے کے مطابق رکھنا۔ چنانچہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ایک ہی دعا ہے رابعہ بصری ایک عورت گذری ہے ایک دن کسی شخص نے ان کے سامنے دنیا کی بہت سی مذمت کی آپ نے توجہ نہ فرمائی لیکن جب دوسرے دن۔ پھر تیسرے دن بھی یونہی کہا تو آپنے فرمایا۔ اس کو ہماری مجلس سے نکال دو۔ کیونکہ یہ مجھے کوئی بڑا دنیا پرست معلوم ہوتا ہے جبھی تو اس کا بار بار ذکر کرتا ہے پس ایک وسطی راہ اختیار کرنا جسمیں افراط و تفریط نہ ہو۔ ابراہیمی ملت ہے۔ مومن کو یہی راہ اختیار کرنی چاہیئے اور میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ ابراہیم کی چال اختیار کرنے سے نہ تو غریب الوطنی ستاتی ہے نہ کوئی اور حاجت ستاتی ہے۔ نہ انسان دنیا میں ذلیل ہوتا ہے نہ آخرة میں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولقد اصطفینہ فی الدنیا وانہ فی الآخرة لمن الصالحین۔ وہ دنیا میں بھی برگزیدہ لوگوں سے تھا اور آخرت میں بھی بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دنیا میں خواہ کیسی ذلت ہو۔ آخرت میں عزت ہو۔ اور بعض آخرة میں کسی عزت کے طالب نہیں یا تھوڑی چیز پر اپنا خوش ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ کوئی بزرگ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو بہشت میں پھونس کا مکان کافی ہے اور دنیا کے متعلق لکھا ہے کہ یہاں کفار کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے کچے مکانوں میں رہنا اسلامیوں کی ہتک ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ جب اس دنیا میں وہ اپنی ہتک پسند نہیں کرتا۔ تو اس عالم میں اپنا ذلیل حالت میں رہنا اسے کس طرح پسند ہے یہ خیال ابراہیمی چال کے خلاف ہے۔

ابراہیم نے جن باتوں سے یہ انعام پایا کہ دنیا و آخرة میں برگزیدہ اور اعلےٰ درجہ کا معزز انسان ہوا وہ بہت لمبی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لفظ میں سب کو بیان فرما دیا۔ کہ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین

پھر انسان کو اپنی بہتری کے ساتھ اپنی اولاد کا بھی فکر ہوتا ہے مسلمانوں میں کئی قسم کے لوگ گذرے ہیں بعض کو اپنی اولاد کا اتنا فکر ہوتا ہے کہ دن رات ان کے فکر میں مرتے ہیں اور بعض ایسے کہ اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

قاری کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے کہ آپ پڑھا رہے تھے۔ گھر سے غلام نے آکر کہا کہ آپ کا بیٹا مر گیا۔ آپنے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اچھا فلاں کو کہدو۔ کہ قبر کھدوا کر اسے دفن کرا دے اس کے بعد آپ پڑھانے میں مشغول ہو گئے خیر ابراہیم نے اپنی اولاد کی بہتری چاہی تو اس کے لئے ایک وصیت کی۔ یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اے میرے بچو! اللہ نے تمہارے لئے ایک دین پسند فرمایا۔ پس تم فرمانبرداری کی حالت میں مرو کئی لوگ ایسے ہیں جو گناہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پھر توبہ کر لیں گے مگر یہ غلطی ہے کیونکہ عمر کا کچھ بھروسہ نہیں۔

خطبۂ ثانی۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا میں تمہیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہ بدظنی ہے جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتلائے ہیں انمیں ایک امام حسن بصری بھی ہیں۔ آپ حضرت عمر کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے آپکے اجداد عیسائی تھے۔ یہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین اُن کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہیں اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چوم بھی لیتی ہے۔ میں نے اس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہیں باہر سر بازار ان بد ذاتی کر رہے ہیں اتنے میں ایک ملاح نہ ہو گیا۔ ایک کشتی آرہی تھی وہ ڈوب گئی عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کودا اور چھ آدمیوں کو باہر نکال لایا پھر آواز دی کہ او حسن! ادھر آ۔ تو بھی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفی پانی ہے ہم بھی تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تھے۔ کہ دیکھیں تم میں سوء ظنی کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں۔ اُس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوء ظن نہیں کیا۔ سو تم بھی اس سے بچو۔

خواہ مخواہ کی اینچا تانی

شہنشاہ اکبر نے شاہی داستگو سے پوچھا کہ بعض وقت حقیقی بھائی آپس میں کیوں کر لڑ پڑتے ہیں۔ شاہی نے کہا تم نصیبے بادشاہ تو بن گئے مگر بالکل احمق آدمی ہو۔ اکبر نے غصہ ہو کر کہا نالائق کا بچہ ہم کو احمق بناتا ہے اوس نے کہا کہ نالائق تو وہ تیرا باپ! بادشاہ نے سنتے ہی فوراً تلوار کھینچ لی۔ اور شاہی کو مارنے پر ہاتھ اٹھایا وہ ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگا کہ حضور دیکھا یہی نسخہ ہے جس سے چنگے بھلے بیٹھے ہوئے عزیز دوست آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔

ایک بنیا شہر سے بہت دور کسی تالاب پر نہا کر کپڑے پہن رہا تھا جب اوس نے ہاتھ میں پگڑی کو اٹھایا تو اس کو چاروں طرف سے محبت کا ہاتھ پھیر پھیر کر کہنے لگا کہ تمام دنیا میں کوئی ایسا طاقتور انسان نہیں ہے جو تجھ کو مٹی میں گرا سکے۔ ایک جاٹ قریب اپنے کھیت میں مست رہا تھا اوس نے دل میں عہد کر لیا کہ آج اس کی پگڑی کو ضرور مٹی میں بکھیرنا چاہیئے اتنے میں بنیا سر پر پگڑی باندھ کر گھر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے اس کے آگے آکر جاٹ نے کہا کیوں رے گدھے کے بچے اس راستہ کیوں جاتا ہے۔ بنئے نے وہ راستہ چھوڑ دیا اور چپ چاپ دوسرے راستہ کو چلدیا۔ تھوڑی دور پر آگے ہو کر جاٹ نے ڈانٹ کر کہا کیوں رے بدمعاش کے بچے اس طرف کو کیوں جاتا ہے اس بیچارے نے وہ بھی سمت چھوڑ دی اور تیسری طرف کو چلنے لگا اس جانب بھی چند قدم جانے پر پھر جاٹ کا خواہ مخواہ دنگئی بیٹا آگے کو کھڑا ہوا اور ایکدم پانچ دس گالیاں

الخطبہ | ہمارے ایک دوست شیخ نو مسلم دولت ہمی ساکن ریاست پٹیالہ کی صاحبزادی کے واسطے ضرورت نکاح ہے۔ لڑکی علم دینیات اسلامی سے واقف ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔ ہر خط کے ساتھ ہم ٹکٹ واسطے خط و کتابت ہوں ورنہ توجہ نہ ہوگی۔

جنازۂ غائب | میاں محمد عثمان امین انجمن احمدیہ پارٹی پورہ کشمیر کا اور چودھری فضل ساکن کوٹلہ تارڑاں حافظ آباد کا اور عبد اللہ خان ولکسی نیٹر شملہ کے والد صاحب کا پڑھا جاوے۔ عبد العزیز اگواڑ لڑائی کی ہیری اور حکیم رحمت اللہ پٹیالہ کی بیوی کا بھی

حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ
(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع نمبر ۶)

لعلکم تتقون - اس رکوع میں تقوے کی بات چلی ہوئی ہے لیس البر میں تقویٰ کے اصول بتائے ہیں - اب قصاص کے حکم میں فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون ہے - یہ جانوں کے متعلق تقویٰ کا بیان تھا اب مال کے متعلق جو تقویٰ ہے وہ بیان کرتا ہے -

اذا حضر - حاضر ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک شدت بیماری - دوم یہ کہ موت ہی آجائے پس ایک شق کے لحاظ سے تو یہ معنے ہوئے - کہ جب کوئی ایسا بیمار ہو تو وصیت کر دیا کرے اپنے مال کے متعلق - وصیت کس کے لئے ہو -

للوالدین - اپنے ماں باپ کے واسطے - کیا وصیت ہو - ایک تو یہ معنے ہیں کہ اپنے ماں باپ کے لئے میرے بعد یوں انتظام کرنا - دوم یہ کہ اپنے ماں باپ کے حق میں وصیت کر جائے اس صورت میں جبکہ وہ شرعی قانون کے لحاظ سے ترکہ کے وارث نہ بن سکیں - مثلاً وہ کافر ہوں غلام ہوں یا اپنے بیٹے کے قاتل ہوں پس ان صورتوں میں وارث اگر ان کے لئے وصیت کر جائے تو جائز ہے یا یہ مطلب کہ ان کو اپنے کاموں کا وصی کرے - یہ سب احکام بھی جہاد کی تمہیدیں ہیں کیونکہ جنگ کا زمانہ تھا اس لئے صحابہ کو فرمایا اپنی وصیتیں کر چھوڑو - اور اگر حضر کے معنے یہ ہوں کہ موت آہی جائے تو پھر یوں معنے ہونگے کہ لکھی گئی ہے تمہارے لئے وصیت جو والدین اور اقارب کے متعلق ہے وہ بالکل مناسب ہے اور حق ہے متقیوں پر کہ اس کے مطابق عملدرآمد کرو - وہ وصیت کہاں لکھی ہے ؟ دیکھو پ ۴ سورۃ نساء کا دوسرا رکوع یوصیکم اللہ

ان اللہ سمیع علیم - فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور میتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں - چنانچہ فرماتا ہے - ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا -

فمن بدلہ - اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے - سب سے اول تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا - خداتعالیٰ نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرمایا ہے اور عورتوں کو بھی -

فانما اثمہ - چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں جو ایک وقت سوکھا ہاں زمین کے مالک تھے اب دو بیگھہ کے بھی نہیں رہے یہ اس لئے کہ صریحا پ ۴ نساء رکوع ۲ میں فرمایا - ولہ عذاب مھین اب اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی - عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے وہ بہت بڑھ گیا ہے - خداتعالیٰ فرماتا ہے :

ولا تمسکوھن ضرارا - دوسرا - وعاشروھن بالمعروف - تیسرا - ولا تضاروھن - چوتھا - ان کرھتموھن - پنجم - ولھن مثل الذی علیھن باوجود اس کے وراثت کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے پھر دوسرا یہ کہ بعض ظالم عورتوں کو لٹکا رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں - فمن خاف من موص جنفا او اثما - اس حکم وصیت میں ایک اور وصیت کا ذکر ہے - بالفاظ من بعد وصیۃ - پس اس وصیت میں اگر کوئی کجی کرے تو اس کی اصلاح کر لی جائے -

جنفا - کے معنے غیر متجانف لاثم سے ظاہر ہوتے ہیں یعنی نہ جھکنے والا -

۱۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء
(رکوع نمبر ۷)

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام - روزوں کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے ایک بقاء شخصی کے لئے غذا کی - دوم بقاء نوعی کے لئے بیوی کی - اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے پیاس بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے - دودھ موجود ہے برف موجود ہے شربت حاضر ہے - کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا - اسی طرح بیوی پاس ہے - کوئی چیز مانع بھی نہیں - مگر پھر بھی وہ اس سے محترز ہے - یہ کیوں ؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اور اس کے مولیٰ کا حکم ہے کہ ان دونوں چیزوں سے رکا رہے - یہ مشاقی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ... ہم ان چیزوں سے رکے رہیں جن سے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے - اسلام میں ہر سال ایک ماہ تو بالالتزام یہ مشق کرائی جاتی ہے اور ایک طرح سے چار ماہ کے لئے یہ مشق ہوتی ہے - کیونکہ عادت نبوی تھی - کہ ہر دوشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتے - پھر ایام بیض (۱۲ - ۱۳ - ۱۴) میں بھی روزہ رکھتے - گویا ہر مہینے میں بالا وسط دس دن اس حساب سے روزہ کیلئے سال کے ۴ ماہ ہوتے ہیں - اب خیال کرو - کہ جو لوگ چار ماہ یہ مشق کرتے ہیں وہ رشوت کیوں لیں - اکل بالباطل کیوں کریں - کوئی ضرورت انسان کو ان ضرورتوں سے بڑھ کر پیش نہیں آسکتی جو بقاء شخصی وبقاء نوعی کے لئے ضروری ہیں - جب ان ضرورتوں میں باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور کسی روک کے نہ ہونے کے صرف اللہ کی فرمانبرداری کے لئے محترز رہا ہے - تو پھر ایک صریح حرام امر کا کیوں مرتکب ہونے لگا -

وعلی الذین یطیقونہ - اور جو صوم کی طاقت رکھتے ہیں یعنے جنہیں روزے رکھنے میسر آجاویں -

فدیۃ طعام مسکین - وہ ایک مسکین کا کھانا بطور صدقہ دیں - یہ صدقۃ الفطر کی طرف اشارہ ہے چنانچہ تعامل سے ثابت ہے کہ ہر روزہ دار نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقہ دیتا ہے - دوسرا میرا اپنا طرز پسندیدہ جو آثار سلف کے مطابق ہے یہ ہے کہ خود روزہ رکھا اور اپنی روٹی کسی غریب کو کھلا دی - اور جو لوگ اس کے یہ معنے کرتے ہیں کہ جو لوگ

طاقت نہین رکھتے وہ فدیہ دین - یہ بھی ٹھیک ہے نفلی روزون مین ایسا کرین کہ ہر دو شنبہ و جمعہ و ایام بیض کو روزہ نہین رکھ سکتے تو اس روز مسکین کو کھانا کھلا دیا - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا یعنی آپ تو ماہ صیام مین موسم بہار کی ہوا سے بڑھ کر جود و سخا مین ہوتے تھے -

فمن تطوّع - جو شخص کوئی نیکی خوش دلی سے کرے وہ بہت اچھی ہے اور یہ کہ روزہ رکھنا تو بہت ہی مفید ہے اس سے دعا کی قبولیت ہوتی ہے - صبر و استقلال بڑھتا ہے اور لغو سے بچنے کی مشق ہوتی ہے اپنی اصلاح ہوتی ہے - یہ بات یاد رہے کہ کمزور لوگون کے لئے اس قسم کے مجاہدات منع ہین جن مین روزہ رکھتے ہون اور وہ اخیر مین خشکی دماغ سے نیم سودائی ہو جاوین اور کسی کام کے نہ رہین -

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن - قرآن شریف کا طرز ہے کہ پہلے عام مسائل سکھاتا ہے - پھر خاص فضیلت کی بات اسی طرح پہلے عام رذائل سے بچاتا ہے پھر ارذل الرذائل شرک سے - پہلے عام بات کا حکم ہوتا ہے پھر خاص کا - مثلاً [illegible] وغیرہ کا ذکر ہے پھر حج کا - پہلے صدقات کی ترغیب ہے پھر زکوٰۃ کی - اسی طرح پہلے یہان عام طور پر نفلی و فرضی روزون کا حکم دیا ہے پھر رمضان کے روزون کا حکم دیتا ہے - پہلے شہر رمضان کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس مین قرآن شریف نازل ہوا - چونکہ قرآن کا اطلاق جزو سورۃ پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا یہ مطلب نہین کہ تمام قرآن ماہ رمضان مین نازل ہوا ہے بلکہ صرف ایک سورۃ کا نزول بھی کافی ہے - میرے نزدیک جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم جن دنون غار حرا مین عبادت فرمایا کرتے تھے وہ دن رمضان کے تھے اور وہین پہلی سورۃ کا جزو نازل ہوا اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر رمضان اس لئے فضیلت کا مہینہ ہے کہ اس مین قرآن کا کوئی جز نازل ہوا تو اس فضیلت مین دوسرے مہینے بھی شامل ہین اس لئے گویہ دوسرے معنے بھی بہت سچ ہے کہ وہ رمضان جس کے بارے قرآن شریف نازل ہوا - مگر شہ بدیع نزول ایک رنگ رکھتا ہے -

بیّنات - کھلے ہدایت نامے -

الفرقان - قرآن سے مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا - غزوۂ بدر بھی ماہ رمضان مین ہوا ہے غرض رمضان المبارک کیا بلحاظ فتوحات دنیاوی اور کیا باعتبار نزول قرآنی آیا کہ یہ قرآنی ہر طرح قابل قدر و حرمت ہے -

و اذا سالک - اگر لوگ یہ سوال کرین کہ روزون سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو ایک تو یہان لعلکم تتقون اور دوم یہ کہ انسان کو خدا کا قرب حاصل ہو جاتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین بہت قریب ہو جاتا ہون اور دعائین قبول کرتا ہون -

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان - اس کے یہ معنے نہین کہ جو مانگو وہی ملے کیونکہ دوسرے مقام پر فرمادیا جو پ ۷ رکوع ۱۰ سورہ انعام کے رکوع ۴ مین ہے - بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء - یعنی اگر چاہے تو اس مصیبت کو ہٹا دیتا ہے یہان بھی اس کے اس طرف اشارہ کر دیا ہے -

فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی فرماتا ہے یعنے جس قدر تم میرے فرمانبردار ہو جاؤ گے ایمان مین ترقی کرتے جاؤ گے - اسی قدر مین دعائین قبول کرون گا -

الرفث - عورتون سے رغبت یا جماع کرنا جماع کی باتین کرنا -

ھن لباس لکم - عورتون کو لباس فرمایا ہے ان کے بہت سے حقوق فرمائے ہین عورتون کو ساتھ رکھنا چاہیئے - یہ غلامی میری سمجھ مین نہین آتی کہ [illegible] اور موسم سرما پنجاب [illegible] کشمیر [illegible]

تختانون انفسکم - یہ لوگ ایک غلط رسم مین مبتلا تھے - ان مین کوئی سو جاتا تو پھر رات کو کھانا [illegible] فرمایا اللہ نے تم پر فضل کیا مغرب [illegible] کھانا کھاؤ اور اگر کوئی

حتیٰ یتبین لکم - ایک شخص نے ایک دفعہ کہا کہ صبح صادق ایک انتظامی بات ہے پانچ منٹ ادھر ہو گئے تو کیا اور اگر ادھر ہو گئے تو کیا - اللہ تعالیٰ نے عجیب خواب [illegible] اس کا [illegible] مجھے خواب آیا کہ مین تانی چھپا رہا ہون - تکما ایک طرف زخم کے ساتھ [illegible] انگلی کا فرق رہ گیا ہے اور وہ چلا رہا ہے یا تو مجھ کو ادھر کرو یا رستہ کو اندر کرو ورنہ میری تانی بگڑتی ہے اور کوئی اسے کہہ رہا ہے کیا ہوا صرف پانچ انگلی کا فرق ہے اس [illegible]

تلک حدود اللہ فلا تقربوھا [illegible] سمجھ مین آ گئے -

کذلک یبین اللہ - واقعی یہ طریق ان حدود کے سمجھانے کا آتا ہے - جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا -

ولا تأکلوا اموالکم بینکم - فرمایا ہے کہ ہم نے یہ سارا علم حصول تقویٰ کے لئے بیان کیا ہے - پس تم مالی معاملات مین وہ راہ اختیار کرو جو خدا کو پسند ہے - مجھے افسوس آتا ہے اس ملک کے لوگون پر - بدن تو جیسے ہون کی شہرت مشہور ہے کہ ان کا حرام حلال و حرام چلتا ہے مگر مین کہتا ہون [illegible] ایک ضرب المثل ہے - ضرب المثل کہنا تو تھوڑی چاہیئے - کیونکہ [illegible] تو کاربار رہتے ہین - یہ کسی سفیہ کا قول ہے - کہ دنیا کھانے کا پیشہ اور روٹی کمانے کا [illegible] ہے - یہ بالکل ایک گندہ قول ہے اور کسی [illegible] پرست تاریکی کے فرزند کا ہے -

تدلوا بہا الی الحکام - [illegible] مقدمہ بازی مین ناحق خرچ کرو -

باطل - کہتے ہین اس [illegible] اجازت شریعت کے خلاف کچھ حاصل کیا جائے -

۱۷ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

یسئلونک عن الاھلۃ - یہ سورۃ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی تھی - مدینہ طیبہ کا وقت جو رسول اللہ پر گذرا ہے اس کا پتہ [illegible] باتون سے لگتا ہے -

کہ مکہ مین آپ کو اور آپ کی جماعت کو شدید تکلیفین دی گئین یہان تک کہ جن لوگون کے جتھے تھے وہ بھی ہار کر افریقہ مین چلے گئے - جب جتھے والون کی یہ حالت تھی تو جن کا جتھا نہین تھا ان کی حالت خود ظاہر ہے - صرف اسی بات کی طرف غور کر کے ان کے مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر افریقہ چلے گئے جو بالکل بیابان غیر آباد تھا - پھر وہان تک پہونچنا بھی کوئی آسان نہین تھا - نبی کریم پر جو تین برس آئے وہ تو ایسے تھے - کہ بڑی مشکلات کا سامنا تھا کسی سے نکاح نہین کر سکتے روٹی وغیرہ کسی کے ساتھ نہین کھا سکتے - کوئی ان کو سلام نہین دیتا تھا - غلہ جو باہر سے آتا تھا اسے بنی ہاشم خرید نہین سکتے تھے - پھر تیسری تکلیف یہ تھی کہ جب آپ مدینہ مین چلے گئے - تو بد بخت لوگون نے مدینہ کے ارد گرد شام کی تجارۃ

کا بہانہ بناکر تمام نواحی مدینہ کی قوموں پر غیرت دلانے کیلئے قافلے پر قافلے بھیجنے شروع کئے۔ چوتھی بات تکلیف کی یہ تھی کہ وہاں بھی دشمن موجود تھے۔ بنو قینقاع۔ قریظہ بنو نضیر۔ عیسائی۔ وغیرہ اسات قوموں کا جمگھٹا تھا۔ ان سب ضرر دینے والوں کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے جہاد کے سوا کوئی تدبیر نہ تھی۔ چنانچہ یہ سورۃ اول سے آخر تک جہاد کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ پہلے رکوع میں اولٰئک ہم المفلحون فرما کر یہی اشارہ کیا ہے۔ مفلح کہتے ہیں اسے جس کے سر پر فتحمندی کا تاج ہو۔ پھر تیسرے رکوع میں بشر الذین آمنوا فرما کر مفتوح ملکوں کا نقشہ دکھایا ہے کہ ان میں نہریں بہتی ہونگی۔ باغ ہوں گے جن کے وارث مومن ہوں گے اور اس کے ساتھ کفار کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ نار الحرب میں ہلاک ہوں گے۔ پھر بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حکم کے خلاف جہاد میں جانے سے مضائقہ کیا تو اہبطوا مصرًا کی ماتحت ذلت و مسکنت میں کچلے گئے۔ اس میں اشارہ کیا کہ تم یوں نہ کرنا اس کے بعد کئی طرح سے ترغیبیں دی ہیں اور بتایا ہے کہ جہاد میں خوف۔ جوع۔ مال و جان کا نقصان سب کچھ ہوگا۔ لیکن اگر تم استقلال سے کام لوگے۔ تو پھر تمہارے لئے بشارت ہے۔ ہاجرہ کے واقعہ پر غور کرو کہ اس نے صبر کا کیا اجر پایا۔ پھر قصاص کی ترغیب دی اور یہ بھی بتایا کہ یہ سب کچھ ہیچ ہے۔ جب تک تقویٰ نہ ہو کیونکہ یہی تقویٰ تمام کامیابیوں کی جڑ ہے۔ پھر تقوے کے حصول کے ذریعے بتائے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک ذریعہ کا ذکر پچھلے رکوع میں فرمایا کہ روزے رکھو اور مناہی سے بچنے کی مشق کرتے رہو۔ جب ایک مہینہ کی نسبت صحابہ کو یہ علم ہوا کہ اس میں یہ فضیلتیں ہیں۔ تو انہوں نے دوسرے تمام چاندوں کی نسبت بھی سوال پیش کیا۔ یہ شان نزول ہے۔ یسئلونک عن الاھلۃ کا تو فرمایا کہ ھی مواقیت للناس والحج۔

ولیس البر بان تاتوا البیوت۔ اس سے پہلے ایک دفعہ جولیس البر آیا اس میں بتایا کہ تم مشرق و مغرب کے فاتح ہو جاؤ گے مگر تقوے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ یہاں یہ بتایا کہ ظاہری رسوم کی پابندی کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔ جب تک کہ اس کی روح پر تمہارا عمل نہو ہمارے علاقہ (بھیرہ شاہ پور) میں ایک رسم ہے کہ حرام کا دودھ الگ برتنوں میں رکھتے ہیں اور حلال کا الگ برتنوں میں۔ مٹی کے برتنوں کا تو بڑا اہتمام ہوتا ہے۔ مگر پیٹ میں سب کچھ جمع کر لیتے ہیں۔ اس ظاہرداری پر کیسا افسوس آتا ہے۔ کہ مٹی کے برتن میں تو حلال و حرام کے لئے تفرقہ کرلیں مگر حقیقی برتن (پیٹ) کے لئے کچھ پروا نہ کریں۔

اسی طرح نمازوں میں صفیں سیدھی کرنے کی تو بہت تاکید ہوتی رہتی ہے مگر جو اس کا اصل مقصد ہے۔ جب وہ نہ ہو تو یہ ایک معمولی رسم رہ جائے گی وہ یہ کہ کوئی بڑا بن کر آگے نہ ہو اور پیچھے نہ ہو اور آپس میں ایک جان ہو کر رہو۔ پس اگر تم ایک نہ ہو جاؤ اور دلوں میں کھوٹ رہے تو پھر ٹخنے کا ٹخنے سے ملانا عبث ہے۔

وأتوا البیوت من ابوابھا۔ ہر ایک چیز کے حصول کے لئے ایک راہ ہوتی ہے پس اسی راہ سے اسے طلب کرو۔ جب انسان اس راہ پر نہ چلے گا تو منزل مقصود کو ہرگز نہ پہونچے گا۔ ان میں ایک رسم یہی تھی۔ کہ گھر دن میں واپس آتے تو بہت پہاڑ کر گذرتے۔ اس سے منع فرمایا کہ یہ رسم ہے۔ اس کے اصل کی طرف توجہ کرو۔

واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون۔ اے انتم تصیرون مفلحون یعنی تم تقوے اختیار کرو۔ شاید کہ وہ مفلح تم ہی ہو جاؤ۔ وہی مفلحون جن کا ذکر رکوع نمبر ۱ میں آیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ تم بھی (اے احمدیو!) اپنے دلوں کو صاف کرو۔ منصوبہ بازی میں شریک نہ ہو کسی سے مقابلہ کرو۔ تو نفس کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے لئے۔ رسول کریم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے لڑتا ہے۔ کوئی اپنی قوم کی عزت و جلال کے لئے کوئی کسی خیال سے کوئی کسی خیال سے۔ مگر جو لڑتا ہے کلمۃ اللہ کے اعلاء کے لئے وہی خدا کے نزدیک سچا مجاہد ہے اب بتاتا ہے کہ لڑائی [illegible]

الذین یقاتلونکم۔ جو تم سے لڑائی کرتے ہیں وہ بھی از خود نہیں بلکہ [illegible] کی ماتحت۔ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ امام ایک سپر ہے اس کے پیچھے لڑا جاتا ہے۔ ایک سپاہی دوسرے سپاہی کو مارتا ہے۔ مگر اس کا واقف نہیں ہوتا کوئی پوچھے۔ یہ جو اس کے مقابلہ کے لئے آگے ہو رہا ہے۔ [illegible] کوئی وجہ۔ تو اس کا یہی جواب ہو گا کہ وجہ ان کے افسر کو معلوم ہے۔ پس سپاہی [illegible] ضروری ہے کہ وہ اپنے افسر کا تابع رہے۔

ولا تعتدوا۔ حد سے نہ بڑھو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سپاہی کو جوش میں حد کی خبر نہیں رہتی اس لئے اس کی ہر ایک حرکت اپنے افسر کے ماتحت ہونی چاہیئے۔

واقتلوھم۔ ھم سے کون مراد ہیں وہی جو الذین یقاتلونکم کے مصداق ہیں۔ یعنے جو جنگ کرتے ہیں۔

الفتنۃ اشد من القتل۔ قتل سے ایک نفس کا نقصان ہوتا ہے مگر فتنہ ایسی بلا ہے کہ اس میں قوم کی قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ ایک بچہ فتنہ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس کی مثال دیا سلائی سی ہے۔ کہ پہلے ایک گرین بھی سلفر اس میں نہیں ہوتا۔ مگر جب اسے گھسا کر کسی آگ ہی سے لگاتے ہیں۔ تو پھر بعض اوقات محلوں کے محلے بلکہ شہروں کے شہر جل جاتے ہیں۔ پس تم چھوٹی بات کو چھوٹا نہ سمجھو بلکہ بڑا سمجھو اور فتنوں سے بچتے رہو۔

۱۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۸)

وقاتلوھم حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للّٰہ۔ یہ مسئلہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ مذاہب کا ابطال نہیں چاہتا۔ بلکہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سارے جہان کو ایک مذہب پر قائم کر دیتا۔ ولو شاء لھداکم اجمعین۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ ولو لا دفع اللّٰہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع و مساجد و صلوات۔ یعنے اگر اللہ آدمیوں کی ایک دوسرے سے مدافعت کرتا رہتا تو عیسائیوں کی مسلمانوں کی مجوسیوں کی یہودیوں کی عبادت گاہیں منہدم ہو جاتیں جس سے معلوم ہوا کہ مذاہب کا اختلاف اللہ کے منشاء کی ماتحت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو انبیاء کو بھیجتا ہے تو امن قائم کرنے کے لئے۔ یہ منشاء نہیں ہوتا۔ کہ لوگوں کو پکڑ کر مسلمان بنائیں بلکہ وہ لا اکراہ فی الدین کے ماتحت چلتے ہیں کیونکہ انسان اس وقت تک خدا کے نزدیک تو مومن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ دل سے ایمان نہ لائے اور پھر ضروری ہے کہ اس کے ایمان کے آثار اس کے ظاہری کاموں میں ہویدا ہوں اور کوئی اس کو روک نہ سکے۔ پس جہاد بھی اس وقت تک جائز ہے کہ مومن کفار کے فتنہ میں نہ رہے اور جو ایمان لا چکے ہیں۔ وہ اپنی عبادت بلا کسی خوف و روک کے ادا کرسکیں وہ نفاق سے کام لینے پر مجبور نہ ہوں۔ بلکہ

یکون الدین للہ۔ اللہ کے لئے ان کا دین ہو اور کوئی فتنہ نہ رہے۔
فان انتھوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والفتنۃ اکبر من القتل۔ شرارتین اور فتنے اللہ کو ناپسند ہیں پس اس وقت تک لڑائی جائز ہے کہ جب تک فتنہ رہے۔ ولا یزالون یقاتلونکم حتے یردوکم عن دینکم ان استطاعوا۔ یعنے وہ تم سے لڑتے رہیں گے جب تک کہ تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کرلیں۔ پس جب یہ خوف جاتا رہے۔ اور کفار بالاکراہ کسی مسلمان کو کافر نہ بنا سکتے اور فتنہ بازیوں سے ہٹ جائیں تو پھر تمہارے آپس حدبندی (امن) کو توڑنے کا کوئی موقعہ نہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو فتنہ ڈالتے رہے
واتقوا اللہ۔ یعنے تم ان کی حدبندی توڑنے کی ان کو سزا دیدو۔ مگر تقوے کو ملحوظ رکھو۔ یعنے اگر انہوں نے بچوں اور عورتوں کو ذبح کیا یا دکھ دیا یا کسی عورت سے بدکاری کی۔ تو تم ان کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرو بلکہ اپنے حاکم کی معرفت اور رنگ میں سزا دو۔

وانفقوا فی سبیل اللہ۔ لڑائی کے وقت مالوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی ترغیب دی۔ دیکھو ابوبکرؓ و عمرؓ قوم کے لحاظ سے ابوجہل وغیرہ سے بڑے نہ تھے مگر انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ بڑے بن گئے۔ میں ہمیشہ اس امر کو ذوق سے دیکھا کرتا ہوں کہ مہاجرین نے خدا کے لئے وطن چھوڑا تو ان کو بدلے میں ملک کی سلطنت ملی۔ انصار نے یہ کام نہ کیا اس لئے ان کو یہ اجر بھی نہ ملا۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنا کبھی ضائع نہیں جاتا۔ ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ دیا تھا کیا اس کا کچھ ثواب ملیگا۔ فرمایا اسلمت علےٰ ما اسلفت۔ اسی کی برکت سے تو تو مسلمان ہوا۔ ایسا ہی ایک اور قصہ ہے۔ کہ کوئی خشک فتوی گر تھے ان کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا۔ جو ہر صبح چڑیوں کو چوگا ڈالتا تھا اس فتوے گر نے کہا کہ کیوں ناحق اپنا مال ضائع کرتا ہے تیرے اس جود وسخا کا بوجہ کفر کوئی فائدہ نہیں۔ کچھ مدت ہوئی تو اسے حج کرتے پایا۔ اس وقت سمجھا کہ یہ اسی خیرات کا اثر تھا۔ ایسا ہی ایک اور بدکار نے ایک پیاسے کتے کو اپنے موزے سے پانی نکال کر پلایا تو خدا نے اسے نجات کی راہ بتائی۔
بہرحال انفاق فی سبیل بہت سے ثمرات رکھتا ہے اور ہر زمانے میں انفاق کا ایک رنگ ہوتا ہے یہ زمانے فوجی تیاریوں پر خرچ کرنے کا نہیں بلکہ علمی جہاد کا ہے پس اسی میں مدد کرنا ہر مومن پر فرض ہے اگر تم یہ خرچ نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے تئیں ہلاک کرلوگے۔ کیونکہ جب دشمن کا مقابلہ نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ سوا اپنی بربادی اور گمنامی کے اور کچھ نہیں۔ اس لئے فرماتا ہے۔
ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو۔
واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین۔ احسان کی عادت ڈالو تا تم خدا کے محبوب بن جاؤ۔ روح کے خواص میں سے ایک یہ بات ہے کہ ہر شخص محبوبیت کے مقام کا خواہاں ہے۔ شاعر شعر کہتا ہے۔ لکچرار لکچر تیار کرتا ہے۔ خوبصورت بن ٹھن کے نکلتا ہے۔ دولتمند مال خرچ کرتا ہے اس لئے کہ وہ محبوب بن جائے۔ اس محبوبیت کے مقام کے حصول کا ایک ذریعہ اللہ بتاتا ہے وہ یہ کہ تم محسن بن جاؤ۔ پھر تم محبوب بن گے۔ اور محبوب بھی کس کے اللہ کے۔ کوئی شخص اپنے محبوب کو ذلیل نہیں کرتا۔ پس وہ جس کا خدا محب ہو وہ کیونکر ذلیل ہو سکتا ہے۔
واتموا الحج والعمرۃ للہ۔ مکہ والوں نے۔ مسلمانوں کو حج و عمرہ سے منع کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم حج کرو گے یہ کب تک روکتے رہیں گے۔
فان احصرتم۔ اگر تم روکے گئے (جیسے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) تو بھی اندیشہ کی بات نہیں۔ اخیر تمہاری فتح ہے۔
ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام۔ ذلک میں بحث ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ حج وعمرہ کو ملا کر کرنے کی بیرونی لوگوں کو اجازت ہے۔ مکہ والوں کو نہیں بعض کہتے ہیں کہ مکہ والے بھی کرسکتے ہیں۔ مجھے وہ بات پسند ہے کہ یعنی مکہ والے تمتع نہیں کرسکتے۔

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

معلومات۔ اسلام کے تعارف میں ہر ایک جانتا ہے۔
رفث۔ جماع کا ذکر کرنا۔ جماع کے سامان۔ خود جماع۔ تینوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ابن عباس نے پہلے معنوں کو پسند کیا ہے۔
بعض لوگ اثنا عشری کتاب اللہ سے استدلال کرکے کل کا نام حج قرار دے یعنے نیز لیکن ائمہ اربعہ میں میں نے دیکھا ہے کہ وہ تمام سال احرام باندھنے کو پسند نہیں کرتے
تزودوا۔ کھانے پینے سواری کا انتظام۔ یہ سامان بہت ضروری ہیں۔ مدینہ کی راہ میں میں نے ایک نوجوان شخص کو دیکھا کہ جب۔ وہ سخت تھک گیا تو ایک شخص کو ٹانگ سے پکڑ کر اونٹ سے گرا دیا اور خود اوپر چڑھ گیا۔ اگر اس کے پاس زادراہ ہوتا تو یہ جدال کیوں کرتا۔
فان خیر الزاد التقوی۔ سامان کا عظیم الشان فائدہ تو یہ ہے۔ کہ آدمی سوال اور گناہ سے بچ جاتا ہے جس کے پاس زادراہ نہ ہو وہ چوری وغیرہ کرنے پر مجبور ہوتا ہے اور غالباً اس قسم کی حکائیتیں اسی قسم کی کمزوریوں کی وجہ سے بن گئی ہیں ایک نابینا عورت کی کسی نے چادر اتاری تو وہ کہنے لگی وے بچہ حاجیا میری چادر تو دیتا جا۔
فسوق۔ جو کچھ ایمان کے خلاف ہے وہ فسق ہوا۔
جدال۔ بے جا لڑائی کرنا۔ ایک دو کہانیاں مجھے یاد آگئی ہیں ایک دفعہ راہ میں ایک شخص کی کنجی چابی گم ہوگئی وہ مجھے کہے کہ میں بعینہ وہی چابی لونگا۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا خدا تعالیٰ قادر ہے اصل بات یہ تھی کہ کچھ ڈاکو ہمارا اسباب و سامان پر پڑے تھے اس روز وہ چابیاں لے گئے چونکہ میرا صندوق سب سے بھاری تھا اس لئے اس شخص کا مطالبہ تھا کہ تمہاری وجہ سے ہماری چابی گئی ہے وہ مہیا کردو اب ان ڈاکوؤں کی چند سپاہیوں سے مٹ بھیڑ ہوئی اور وہاں وہ چابیاں چھوڑ گئے اور اتفاق سے وہ سپاہی ہمارے قافلہ میں آ گئے اور اس طرح وہ چابی ہمیں مل گئی۔
دوسرا قصہ یاد آیا کہ ایک دفعہ دو بھائی حج کرنے چلے میں نے ان سے کہا کہ تم جو خرچ کرتے ہو لکھتے جاؤ۔ بعد میں حساب کرلینا مگر انہوں نے اسے برادرانہ تعلقات کے خلاف سمجھا۔ لیکن آخر جا کر ان کی لڑائی ہوئی۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکتوبات امیر المومنین

۱۔ ایک شخص سے سوال کیا کہ جب ہندو ہم سے چھوت چھات کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم بھی ان سے ایسا ہی سلوک کریں اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

خود نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ اور آج تک اسلام کا معمول ہو کہ کفار کے کھانے اور پانی سے انہوں نے تنفر نہیں کیا۔ حلت و حرمت کا فتوے آسان نہیں۔ اللہ تعالے کا فرمان ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب آیۃ اس نے میں خلاف تعامل اسلام ہرگز رائے نہیں دیتا۔ مسلمان ہمت استقلال واتحاد میں تجربہ سے پیچھے ہیں۔ پس یہ کوشش چنداں بابرکت نہیں پھر ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ اسلام صلح و آشتی و محبت کا پیغام تمام جہان کے لوگوں کے واسطے لایا ہے ہم محبت سے جو قلعہ فتح کر سکتے ہیں اور جس سرزمین پر اپنا تسلط بٹھا سکتے ہیں وہ کسی اور رو سے قبضہ میں نہیں لا سکتے۔ اگر ہم کھیاں بنا کر اس خلیج کو جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے اور بھی وسیع کر دیں گے تو اس کا پاٹنا مشکل ہو جاویگا بہر طرفین کے واسطے مشکلات ہونگی۔ اس وقت ہمارے پاس نہ ہی دولت ہے نہ ہم میں اتنا اتفاق ہے۔ نہ ہمت نہ استقلال۔ اس بات پر عزم کریں تو اس کا نتیجہ سوا سے جنگ ہنسائی کے اور کچھ نہیں کیونکہ ہماری سب زبانی کارروائی ہوگی۔ پس نظر بر حالات موجودہ آپ ہمت کریں اور مسلمانوں کی دکانیں کھلوائیں اپنے احباب متعلقین کو ترغیب دیویں کہ وہ انہی سے سودا خرید کریں پھر انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائینگے کیونکہ لیما بکنے اور ان کے قواعد چھپوانے اور یہ اشتہار دینے سے کیا فائدہ ہے۔ خدا مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے۔ تجارت کی طرف مطلق توجہ نہیں۔ تجارت کی ادنیٰ قسم دوکانداری بھی استقلال سے اور شراکت سے نہیں چلا سکتے۔ یہ بڑا اتنا بڑا کام جو آپنے ارادہ کیا ہے کس طرح سے کریں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو مصیبت پہنچے وہ اگر اللہ تعالےٰ پر پوری امید رکھ کر صبر کرکے انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہے اس کو بہتر سے بہتر بدلہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم بالکل سچا اور صحیح ہے۔ میرے پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں مر گئے۔ اسامہ۔ عبید اللہ۔ حفیظ الرحمان۔ محمد احمد۔ عبد القیوم۔ امۃ اللہ رابعہ۔ عائشہ۔ امامہ۔ میں نے بحمد اللہ صبر سے کام لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دل سے کہا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی بہتر اولاد دی۔

(۳)۔ آپ ہمیں بہت ہی عزیز ہیں اور مجھے آپ سے للہ و فی اللہ محبت ہے۔ آنچہ بر خود میپسندی بر دیگراں میپسند کا حکم ہے۔ آپ ہرگز کمی تنخواہ کا فکر نہ کریں۔ تنخواہ پر بھروسہ بھی شرک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو من حیث لا یحتسب رزق دیگا یہ مجھ کو امید ہے اور یقین ہے۔

سوال۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کام مردہ زندہ کرنیکا تھا تو یہ فرمایئے کہ مرزا صاحب نے کتنے مردے اور کہاں کہاں زندہ کئے۔ دوسرے یہ کہ کرشن تھے تو ان میں صفت کرشن بھی ضرور ہوگی۔ کرشن کا کام ناچنے گانے کا تھا۔ تیسرے اگر ہاتھ باندھکر آپ نماز پڑھتے ہیں۔ تو آپ کس حکم سے نماز پڑھتے ہیں۔

جواب۔ آپ بالکل ان پڑھ جاہل نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آپ مرزا کی کتابیں کس طرح پڑھ سکتے۔ مرزا صاحب نے بہت مردہ زندہ کئے۔ آپ موت کے معنے نہیں جانتے۔ جو حیات انبیاء اور اولیاء سے جاہلوں کو حاصل ہوتی ہے۔ مجمع البحار لغت قرآن وحدیث اور لغات عربی میں ملاحظہ فرماویں اور خود قرآن کریم میں غور فرماویں۔ اومن کان میتاً فاحییناہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس۔ اور تیسرے پارہ رکوع ۲ کی آیۃ کریم ربی الذی یحیی ویمیت پر بھی غور فرماویں سری کرشن کے متعلق کیا آپ کو الہام ہوا ہے کہ وہ ناچتے تھے۔ ان بائبل میں حضرت داؤد کی نسبت بھی ناچنا لکھا ہے تو کیا ہمارے نبی کریمؐ جو بحکم فبھداھم اقتدہ ان کے تابع تھے۔ آپ کے نزدیک کیا ناچنے کے محکوم تھے۔ مہدی کے فرائض اور احکام آپ مجھے ارقام فرماویں۔ جو ثابت ہونگے ہم انکو دکھائیں گے۔ میں تو ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہوں اور اس کے متعلق حدیثیں مسند احمد حنبل اور ابو داؤد میں ہیں اگر آپ فرماویں گے تو انشاء اللہ نقل کرکے بھیجوں گا۔ جو مجھ سے جو وعدہ مرزا جی سے تھے فرمایا سب پورا کرکے دکھا دیا۔

المفتی

ایک شخص غیر احمدی ابدال کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت مشکوٰۃ باب الامامت کی اس حدیث کو اپنی تائید میں پیش کرتا ہے۔

الصلوۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم براً کان او فاجراً وان عمل الکبائر

جواب۔ ملا صاحب سے کہدو کہ وہ مکحول نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کسی دنیا کی کتاب میں مکحول کی روایت سماع ابوہریرہ سے جب تک ثابت نہ ہو یہ حدیث قابل سند ہی نہیں سوچ کر جواب دو۔

سوال۔ شرع محمدی کی کتابوں میں ایک مسئلہ ہے۔ کہ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح اس کی ایام نابالغی میں اس کا والد یا دادا کر دے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے مستحکم رہتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے نابالغہ کا نکاح کر دیا ہو۔ تو لڑکی کو بالغ ہوکر اپنے نکاح کی تنسیخ کا اختیار رہتا ہے۔ مجھ کو دریافت صرف یہ کرنا ہے کہ یہ اصول علماء نے کہاں سے لیا ہے۔

جواب۔ اس مسئلہ کی بنا کسی حدیث یا آیۃ پر ہرگز نہیں۔ صرف ایک عقلی دلیل پر ہے اور وہ عقلی نہیں بلکہ خیالی ہو کہ باپ بہر حال بھلائی چاہتا ہے اس پر بدگمانی نہیں ہو سکتی صحیح بات میری تحقیق کی یہ ہے کہ عورت کی رضامندی اور والیوں کی رضامندی اور شرعی اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے والی جلنے والیوں کے بادشاہ وقت کر دے۔

رُباعیات

تِلّی کی طرح نظر سے مستور ہی تو ٭ آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہیں وہ نور ہی تو
نزدیک رگ جاں سے اسپر یہ بعد ٭ اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو

دو دن کی حیات پر عبث غرہ ہی ٭ خورشید نہیں۔ خاک کا تو ذرہ ہے
ہر وقت مآل زندگانی کیلئے ٭ یہ آمد و شد نفس کی اک آرہ ہے

ہشیار کہ وقت ساز و برگ آیا ہی ٭ ہنگامۂ برف و تگرگ آیا ہے
محتاج عصا ہو تو پیری نے کہا ٭ چلئے اب چوبدار مرگ آیا ہے

مرہم کے ساز نے بنایا ہے تجھے ٭ نخ ست سے بھر لکے منہ دکھایا ہی تجھے
کیونکر نہ لپٹ کے تجھ سے روؤں آ قبر ٭ میں نے بھی تو جان کھو کے پایا ہی تجھے

خاموشی میں یاں لذت گویائی ہے ٭ آنکھیں بھی ہیں بند عین تنہائی ہے
نے دوست کا جھگڑا ہے نہ دشمن کا فساد ٭ مرقد بھی عجب گوشۂ تنہائی ہے

پوچھتو کیا ہو مسلمانوں کا حال ٭ منتشر اجزا رسب ان کے ہو گئے
معتصم کب ہیں یہ حبل اللہ کو ٭ دیکھ لو جھاڑو کے تنکے ہو گئے

نہ تو انگریز بنے ہم۔ نہ مسلماں رہے ٭ عمر سب مفت میں کھو بیٹھے ناداں رہے
ہم تو کالج کی طرف جاتے ہیں اے مولویو ٭ کسی کو سونپیں تمہیں اللہ نگہبان رہے

اڈیٹوریل

کامیابی کا راز سلطان بہلول لودہی اور حضرت امیر تیمور سب سے زیادہ لڑائیاں لڑے ہیں اور ان دونوں بادشاہوں نے کبھی شکست نہیں کہائی منجملہ اور باتوں کے ان میں یہ ایک خاص بات تہی کہ وہ جنگ شروع ہونے سے پہلے عین میدان جنگ میں گھوڑے سے اتر کر سجدہ میں پڑ جاتے واقعی جناب الٰہی میں خشوع وخضوع عقلمندی کا تاج سر پر رکھدیتا ہے۔

بچون کی تربیت جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے نیک ہوں وہ اپنی اولاد کے لئے بہت بہت دعائیں کیا کریں۔ انہیں کسی ایسی خادمہ یا خادم کے سپرد نہ کریں جن کا چال وچلن بُرا ہو یا بُہر رذیل قوم کی بد اخلاق صنف سے ہو۔ کیونکہ بچون پر صحبت کا بہت جلد اور بہت بڑا اثر پڑتا ہے اکثر ملازمون کا قاعدہ ہے کہ وہ بچہ کو چومتے رہتے ہیں اور چہاتی سے لگائے رکھتے ہیں اور ان کے بہانے سے ناجائز ومضر اخلاق مجالس میں جا گھستے ہیں۔ ان سب باتون کا اثر بچہ اپنی سادہ لوحی کے سبب جلد قبول کرتا ہے اکثر بچے صرف ایسی وجوہ سے بڑے ہوکر بدچلن ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ باتیں ان کے نزدیک بوجہ عادی ہونے کی معمولی ہوتی ہیں۔ بچون کی تربیت ایک لمبا مضمون چاہتی ہے۔ جس پر کوئی خاتون قلم اٹھائے تو شائد مناسب ہو۔ یہ کام انہی کے سپرد ہے۔

زبان عربی اور جامع ازہر اس ہفتہ کی مصر کی ڈاک میں جو اخبار پہونچے ہیں ان میں سے یہ دو مضمون ناظرین بدر کے لئے ترجمہ کئے جاتے ہیں ایک مضمون میں زبان عربی کی اہمیت پر بحث ہے اور دوسرے میں ازہر کے حالات ہیں جس سے یہ نصیحت حاصل ہو سکتی ہے کہ بعض دفعہ اصلاح طلبی موجب فتنہ وفساد بلکہ تنزل وانحطاط ہو جاتی ہے۔

قوم کا بہت ساحصہ ایک ناعاقبت اندیش جاہل خود غرض گروہ کے قبضے میں ہے اس کی مثال اس لڑکے کی طرح ہے جس نے تلوار دیکہی اور حمائل کرلی پھر چاہا کہ میں بھی بہادر کہلاؤن اور اس زعم میں وہ لگا ادہر ادہر مارنے آخر خود ہی اس کا زخم کہا لیا اور لگا سر پیٹنے۔

زمانہ سابق میں مسلمانون کے مدارس اور ان کی مساجد علم ریاضی۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ طبعیات۔ کیمیا۔ طب کے انوار کے منبع اور لغت ونحو۔ بیان۔ منطق۔ عروض وغیرہ کے سرچشمہ تھے اور پھر فقہ ودین کے تو مرجع تھے جو ان سے فارغ التحصیل ہوکر نکلتا وہ ایک علامہ زمان فہامۂ دوران ہوکر نکلتا چنانچہ امام مالکؒ۔ ابوحنیفہؒ۔ شافعیؒ۔ ابن حنبل فقہا میں سے اور ابومسلم۔ ابوالعلاء۔ ابن سینا۔ غزالی۔ ابن رشد اور ایسے اور کئی بزرگ فلاسفہ ومتصوفین وحکماء میں سے انہی مدارس ومساجد کے فیض یافتہ تھے۔ جامع ازہر کو بھی اس ترقی میں بہت کچھ دخل تہا اور مسلمانون کی صرف یہی ایک درسگاہ رہ گئی تہی جس پر علمیت قدیمہ کے لحاظ سے مسلمانون کو ناز ہو سکتا تہا۔ کیونکہ بغداد۔ بصرہ ومصر ب۔ قرطبہ بلنسیہ کی جوامع کے تو آثار مٹ گئے اور ان کا کوئی نشان سوائے اس کے کہ کتب تاریخ میں ان کا ذکر ہے باقی نہ رہا۔ مگر افسوس کہ ازہر نے بہی قوم کے ضعف وانحطاط وتنزل سے حصہ لیا گو بوجہ ضرورت مشرق ومغرب کے مسلمانون کا قبلۂ توجہ بنی رہی اور بے شک جامع ازہر اس بات کی مستحق تہی۔ کہ امت اسلامیہ اس کی طرف پوری توجہ کرے اور اس کی ترقی کی تدابیر سوچے مگر افسوس کہ وہ ایک ایسے گروہ کے ہاتھون میں پڑی تہی جس کے سقم فہم وقصور نظر سے دن بدن متنزل ہوتی گئی اور آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ ہزارون طالبعلم اس میں اپنی عمرون کا بہت ساحصہ برباد کرتے ہیں۔ مگر جب نکلتے ہیں تو ویسے ہی کورے کے کورے نہ ذہنون میں کوئی تیزی آتی ہے نہ معلومات میں کچھ زیادتی۔ نہ خلق میں کچھ عمدگی۔

ازہر کی یہ حالت تہی اور ادہر امتہ مصر یہ خواب غفلت سے بیدار ہوئی اس نے کئی مدارس کھولے اور مغربی قوم کو اپنا استاد مقرر کیا لیکن انہون نے بہی ازہر کی طرف توجہ نہین کی ان کا خیال تہا کہ اگر ہم اس میں اصلاح کرین گے تو لامحالہ یورپی استادون کا دخل ہوگا اور ممکن ہے کہ اس طرح دین پر خراب اثر پڑے خیر یونہی حالت رہی یہان تک کہ آخر چند علماء ان خیالات کے پیدا ہوئے جو سمجھے کہ اب اگر ہم اصلاح نہین کرین گے تو پھر بہت بُرا نتیجہ نکلے گا (ان میں سب سے زیادہ پُرجوش شیخ مرحوم مفتی محمد عبدہ تھے) انہون نے اس میں اصلاح کی اور زمانہ موجودہ کے علوم پڑہانے کے لئے کتب جدیدہ کو بہی نصاب میں داخل کر دیا۔ چنانچہ وہ اس میں ایک حد تک کامیاب بہی ہوئے۔ گو ان کو اس راہ میں بہت کچھ ہدف تیر ملامت بننا پڑا۔ خیر پھر ازہر کی ترقی وعروج کا زمانہ شروع ہوا مگر یہ حرکت بہت ہی بطی تہی۔ آخر جناب عالی خدیو کی توجہ عالیہ اس طرف منعطف ہوئی اور انہون نے چاہا کہ ہم اسے ایک بڑی عظیم الشان یونیورسٹی دیکھیں اور اس سے ایسے علماء نکلیں۔ جو مسلمانون کے دین ودنیا کو سنوارنے والے ہون آپنے اس کی بنیاد رکھدی لیکن طلبۃ العلم جو اصلاح کی لذت سے آشنا تھے انہون نے جلدبازی کی اور چاہا جو امر کئی سالون میں ہونا چاہیئے چند دنون میں ہو جائے وہ سنتہ اللہ کو بہول گئے کہ دیر پا کام بتدریج ہوا کرتے ہیں فوری جوش ہمیشہ عارضی ہوتا ہے۔ خدا نے بہی باوجود ہمہ قدرت ہر کے جہان کو ایک دن میں نہین بنایا۔ تو پہر ازہر کے نقص ایک دن میں کیونکر نکل سکتے تہے۔ لیکن انہون نے صبر سے کام نہ لیا اور عام طور پر اپنا شکوہ بیان کرنے لگے جناب امیر نے ان شکائتون کو سنا اور ایک کمیٹی خیارامت کی مقرر کی جو ان کی شکائتون کو بغور سنے جو ماننے کی ہون وہ مان لے اور جو چہوڑنے کی ہون چہوڑ دیے۔

اب یہ صاف ظاہر ہے کہ جناب امیر نے جو کچھ کیا خوب کیا کیونکہ یہ طریق دانشمندی نہ تہا کہ جو کچھ وہ پیش کرتے ہیں۔ بلا سوچے سمجہے اور بغیر غور وفکر کے جہٹ پٹ مان دیا جاوے۔ کیونکہ طالبان اصلاح نوجوان تھے اور نوجوانون سے تو درکنار بڑے بڑے بزرگون سے غلطیان ہو جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ اپنی حد پر قائم نہ رہے اور نہ سمجہے کہ حکومت کی راہ میں کس قدر مشکلات ہیں۔ آخر وہ بہی کسی قانون کی پابند ہے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ نفع ونقصان کو سوچے اور جن باتون کو کچھ دیر تک ملتوی کرنا ضروری ہے۔ ملتوی کر دے۔

یہ ازہر کی بدقسمتی کہنی چاہیئے یا کہ مصریون کی۔ کہ یہ معاملہ دور تک پہونچا اور اس نے پولیٹکل رنگ اختیار کیا۔ جو بات پہلے معمولی تہی اس میں خود غرضیون اور فتنہ انگیزیون کی بیخ فاسد ملی تو وہ بڑی خوفناک ہوگئی۔ شریر انگیزون نے طلبۃ العلم کو بہت کچھ اکسایا اور جوش دلایا۔ اور انہیں اپنے پیشواؤن کی بے ادبی کرنے پر آمادہ کر دیا۔ چنانچہ وہ نوجوانی کی ترنگ میں سرکش ہوگئے۔ نصیحت کرنے والون نے نصیحت کی۔ کہ عزیز و! صبر سے کام لو۔ کمیٹی مقرر ہو چکی ہے۔ تم انتظار کرو وہ کیا رپورٹ کرتی ہے لیکن انہین بہی پٹی پڑہانے والون نے کچھ ایسی پٹی پڑہائی۔ کہ انہون نے ایک نہ مانی وہ بجائے اس کے کہ بات کو مانتے قسم کہا بیٹھے کہ ہم پڑہینگے ہی نہین جب تک ہماری بات نہ مانی جاوے گی۔

اس پر خلیل حمادہ پاشا فتنہ کے فرو کرنے کے لئے مامور ہوئے کہ ان وسائل سے کام لین جو ایسے مواقع پر عقل وشرع کے نزدیک جائز ہو سکتے ہیں اس پر ایک شور مچا دیا

گیا کہ ہم مارے گئے قتل کئے گئے۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا یہاں تک کہ بعض شرپر انگیزوں نے حضرت سلطان اور پارلیمنٹ وغیرہ تک تاریں دیں لیکن جب تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ ازہر میں جو کچھ ہوا وہ مقدار سے بڑھ کر نہیں تھا اب کیا ان لوگوں کی حرکت موجب شرم نہیں کہ انہوں نے اپنے جوش میں آکر اپنی قومی عزت پر دھبہ لگایا۔ اور غیر قوموں کو خواہ مخواہ ہنسی کا موقعہ دیا اور اپنا نقصان کر لیا۔ کیا یہ بہتر نہ تھا کہ وہ امیر کے وعدہ پر اطمینان کرتے اور دیکھتے کہ کیا اصلاحیں ہوتی ہیں لیکن انہوں نے اعتماد نہ کیا تو نقصان اٹھایا اور اپنے تئیں ان مہربانیوں سے محروم کر لیا جو ان پر مبذول ہونے والی تھیں اب کیا ہماری قوم گذشتہ را اصلوٰۃ و آئندہ را احتیاط کے مطابق آئندہ کے لئے اس واقعہ سے سبق نہ لے گی۔

العتاب صابون القلوب کی سرخی سے المؤید قمطراز ہے ترکی میں جب پارلیمنٹ قائم ہوئی تو اس کے ممبروں نے قسم کھائی۔ کہ ہم عامۃ الناس کے لئے اخلاص کے ساتھ کام کریں گے۔ جب تک کہ ہمارے ساتھ مخلصانہ تعلقات رکھیں گے۔

اب [illegible] مجلس [illegible] جو قاضی [illegible] جاتا ہے [illegible] ترکی زبان [illegible] جاننا لازم ہوگا [illegible] مجلس [illegible] اس [illegible] ترکی زبان [illegible] عزت [illegible] انسانی [illegible] کچھ [illegible] ایک [illegible] امضا فون کا موجب ہے۔

جمعیتہ ترکیہ کو اس بات کا لحاظ کرنا چاہیئے تھا کہ جب انہوں نے پارلیمنٹ قائم کرنی چاہی تو کئی لوگوں نے اس کی مخالفت کی مگر ہم لوگ جو عرب میں انہوں نے عام اس سے کہ وہ سوریا میں سے یا عراق یا حجاز میں یا امریکہ یا برازیل میں غرضکہ جہاں کہیں . . . عربی النسل لوگ تھے سب نے بالاتفاق مجلس دستوریہ پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا مگر افسوس کہ اب جمعیتہ ترکیہ معبوثان اس برادرانہ امداد و مخلصانہ حمایت کی کچھ قدر نہیں کرتی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ جب اہل عرب کی اتنی جمعیت اور اتنا حق ہے تو کیا وہ اتنا کہنے کا بھی استحقاق نہیں رکھتے کہ ہم پر جو قاضی کیا جائے وہ عربی ہو نہ یہ کہ وہ ترکی زبان ہی جانتا ہو اور عربی سے نابلد ہو حالانکہ عرب میں اس کو عربوں ہی سے سابقہ پڑتا ہوگا۔

جمعیت اتحاد و ترقی اس بات کو خوب جانتی ہے۔ کہ حکومت عثمانیہ مسلمان ہے۔ اور شریعت اسلامی نام ہے۔ قرآن و حدیث کا اور بچہ بچہ اس بات سے واقف ہے۔ کہ قرآن جس زبان میں ہے اس کا نام عربی مبین ہے۔ اور یہ بات بھی مخفی نہیں کہ احادیث نبویہ بھی عربی زبان میں ہیں اور اہالی حجاز بھی مکہ سے لیکر مدینہ تک اور اس کے حوالی بصرہ بغداد۔ مصرہ وغیر ذلک تمام عرب ہے۔ پس اب کیا یہ دانشمندی کی بات ہے اور اصول سیاست و اتحاد کے اندر ہے کہ ان بلاد عربیہ پر (جو مدینۃ القرآن و بلدۃ الہجرۃ کہلاتے ہیں اور عربی وحی کے مہبط ہیں) قاضی جو شریعت اسلامی کا نافذ کرنے والا ہو ایک ترکی شخص بنایا جاوے اور پھر ترکی بھی ایسا کہ وہ زبان عربی سے بالکل نابلد ہو۔

ہم اس بات کے مخالف نہیں کہ قاضی حجاز ترکی شخص ہو مگر میں یہ ضرور کہونگا کہ کم از کم ایسا ترکی تو ہو جو عربی زبان خوب جانتا ہو۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ جب ایک ممبر نے یہ تحریک کی کہ حجاز پر جو حاکم کر کے بھیجے جاویں ان کے لئے لازمی قرار دیا جاوے کہ وہ زبان عربی کے عالم ہوں تو مجلس نے اس تحریک کی کچھ پروا نہ کی۔ ہم اس واقعہ کو دیکھ کر کس طرح اس بات کا خیال کر سکتے ہیں کہ اہل عرب اس مجلس ترکیہ سے ویسا ہی خلاص رکھیں گے۔ کیا یہ عرب کی حق تلفی نہیں اور کیا یہ وحدت عثمانیہ میں ایک خطرناک رخنہ ڈالنے والی بات نہیں ہے۔

مکہ و مدینہ میں صرف ترکی جاننے والے قاضی کا تعین اسی قسم کا ہے۔ جیسے کوئی شکسپیر کے مولد میں ایک عربی کو حاکم بنا کر بھیجدے۔ جب کوئی انگریزی سیاح آئے اور اس عربی سے اس شاعر کے سوانح وغیرہ حالات پوچھے تو وہ کچھ بھی نہ بتا سکے۔

اب دیکھئے کہ ایک عربی عورت ہے وہ اپنے طلاق دینے والے خاوند پر نان و نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے مثلاً پانچ چار آنہ مانگتی ہے۔ مگر وہ شوہر اسے صرف ایک آنہ دیتا ہے اب ہر ایک ان میں سے شرعی دلیل دیتا ہے جو ضرور عربی میں ہوگی۔ اب دیکھئے اگر وہ قاضی ترکی ہوگا تو کیا خاک سمجھیگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اپنا ترجمان رکھیگا تو ہم کہتے ہیں کہ مسابا پاشا کو کیوں معزول کیا وہ بھی ترکی زبان کے لئے ترجمان نہ رکھ سکتا تھا۔

ایک مفید مشورہ

"حرم محترم علامہ نور الدین صاحب ذیل کی چند سطور برائے اندراج اخبار ارسال کرتی ہیں جو بہت شکریہ کے ساتھ درج کی جاتی ہیں انشاء اللہ ہم بہت جلد . . . . . . اس وعدہ کا ایفاء دیکھ سکیں گے"

اڈیٹر صاحب بدر۔ مجھ کو پرچہ بدر مفت ہفتہ وار بہت ہی اہتمام سے ارسال کرتے ہیں۔ مگر غفلت کے سبب جو کہ قدرتاً نسوان کی کمزوری کے ساتھ ہوتی ہے۔ کچھ اس پرچہ میں لکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ اب آخر رہا نہ گیا پھر زیادہ سبب یہ بھی ہوا کہ میرا سفر جو ہندوستان کا میں نے کیا اور دینی بہنوں میرٹھ۔ انبالہ۔ چھاونی میرٹھ کی ملاقات سے کچھ دل میں جوش محبت ہوا۔ ان بہنوں کی تاکید سے اور نہ سہی بدر کے پرچہ ہی میں ہماری طرف خریت نامہ یا مکتوب بصنف ملاقات ہوا کرتے ہیں لکھا کرو اس سبب سے اپنی احمدیہ بہنوں کے لئے انشاء اللہ ارادہ ہے بشرط زندگی کچھ کم و کاست لکھدیا کرونگی چونکہ مسز الکس کی طرح تو بے شک مجھ کو ہوشیاری نہیں مگر خیر ما توفیقی الا باللہ انشاء اللہ جو کہ اس باغ کے سردار ہمارے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے در میں لکر اپنے سے اور پکر محسن یعنی خلیفۃ المسیح کے زمانہ درس میں جو کہ میری ناکامل سمجھ کے مطابق ہوگا انشاء اللہ لکھا کرونگی اور اس طرح انشاء اللہ اپنی پردیسی بہنوں کی بھی تحریری ملاقات ہو جایا کریگی اپنی بزرگ بہن گو لیکی۔ الی بھی شائد خوش ہو جاویں کہ شکر ہے ہماری اتنی بڑی جماعت احمدیہ کی بہنوں میں سے ایک میرے ساتھ کی اور بھی شامل ہوئی جس طرح کہ ہمارے مرد جان و مال عزت و آبرو سے اس سلسلہ کی ترقی کیواسطے دریغ نہیں کرتے کیا عورتوں کو اپنی سمجھ کیمطابق لکھنا اور اپنی بس کی دینی مذہبی دنیاوی اولاد کی تربیت یا علاج کے متعلق یا کسی مسئلہ کے متعلق کچھ لکھنا بھی مفید اور آسان ہو جاویگا۔ نیز ہماری ام المومنین صاحبہ بھی انشاء اللہ میری اس عرض کو ضرور پسند فرمائیں گی اور ان بہنوں کو شائد اس پرچہ بدر کی معرفت ملاقات ہو جایا کریگی اس تحریک کے واسطے خصوصیت سے جوش اس لئے بھی ہوا کہ برسوں سے ایک نوجوان بہن جو ہر طرح کی خوبیاں رکھتی تہیں مثلاً مال میں جمال میں عزت میں شرافت میں ایسے امراض میں مبتلا دیکھی جو اسی کے میاں کی بدصحبتی کا نتیجہ تھا یعنی اسکی نوعمری و خوبی اور پھر بیماریوں کا ابتلاء دیکھکر سخت رنج . . . ہوا اور شکر بھی کیا کہ احمدی خاوندوں کے باعث غالباً امید ہے کہ ایسے امراض کی معیبتوں کا سامنا کم ہوتا ہوگا اور جہاں خدانخواستہ ایسا ہو تو دعا اور تدبیر سے کام لیں۔

جہیز

آجکل ہمارے بعض تعلیم یافتہ بھائی اس نیک رسم کی مخالفت میں لکھ رہے ہیں جو لڑکیوں کو ان کی شادی کے وقت جہیز دیا جاتا ہے بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بھائی ایسے تنگ دل تنگ خیال ہو گئے ہیں کہ وہ اپنی بہنوں کو ان کے جائز حقے سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں خود تو اپنے حقوق کے لئے یہ سرگرمی کہ ... مقابلہ کی ٹھان رکھی ہے مگر جب اپنے گھر کی بات پیش کی جاوے تو یہ سرد مہری۔ کہ جائز حق دینے سے بھی عار ہے اور اسے بیہودہ رسم قرار دیتے ہیں۔ میرے بھائیو میں نہایت ادب سے عرض گذار ہوں کہ کوئی رسم اپنی اصلیت میں بری نہیں اصل میں اس کے برے استعمال نے اس رسم کو برا کر دیا ہے جہیز کیا ہے کچھ سامان ہے جو والدین اپنی عزیزہ لڑکی کو دیتے ہیں تا وہ دوسرے گھر جا کر اپنی ذاتی ضرورتوں کے لئے کسی کی دست نگر نہ ہو۔ یا کم از کم اپنی خود داری کو قائم رکھ سکے یہ ٹھیک بات ہے کہ سسرال میں خواہ کیا کیا نعمتیں ملیں اور قیمتی زیور اور لباس فاخرہ دیا جاوے مگر پھر بھی اپنے ماں باپ کا دیا ایک گاڑھے کا کرتہ اور پیتل کی انگوٹھی اس سے زیادہ قیمتی معلوم ہوتی ہے یہ جہیز جو ہے میں اسے کبھی بھی احسان یا خیرات نہیں سمجھتی بلکہ یہ لڑکی کا ایک حق ہے جو ماں باپ پر ہے جیسے لڑکے اپنے باپ کی جائداد سے حصہ لینے کے مستحق ہیں ویسے ہی لڑکیاں بھی ہیں خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا حصہ مقرر کیا ہے پس اگر والدین لڑکی کو جہیز دیتے ہوئے یہ نیت کر لیا کریں تو یہ فریضہ بھی بقول شخصے ادا ہو جائے آجکل زمین کے حقے سے لڑکیوں کو محروم کر دیا گیا ہے اور میرے نزدیک یہ سخت ظلم ہے وہ بھی آخر خدا کی مخلوق ہیں اگر عورت اس وجہ سے ان کو محروم رکھا جاتا ہے کہ وہ عورت ذات ہیں تو یہ ان کا قصور نہیں پس کیوں نہ زمین کا حصہ ان کو دیا جاوے افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے نماز روزہ تو چھوڑ دیا تھا جسکی نیکی کا ثواب اور بدی کا وبال یا عقاب خود ان کی ذات پر تھا اب وہ ایک اور حق کو مار کر ایک دوسری مخلوق پر ظلم کر رہے ہیں اور کوئی نہیں جو ان کو سمجھائے ہمارے بزرگان ملت و ایڈیٹران اخبار اسلام ... بہتیرے ہی حقوق حقوق پکارتے ہیں مگر کبھی یہ خیال نہیں کیا کہ آخر ہمارے سر پر بھی کسی کے حقوق ہیں کیا ہم نے انکو کبھی ادا کیا یا کم از کم ادا کرنے کی فکر کی ہے۔ بس ہمارے روشن خیال بھائی ہیں تو پردہ پردہ پکارتے رہتے ہیں یا تعلیم تعلیم میں کہتی ہوں ہمیں بے پردہ کر کے آپ کو کیا ملیگا اور ہم نے کب آپ سے شکایت کی ہے کہ ہم پردے میں تنگ ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو پردہ شرعی ہے وہ نہ باہر نکلنے سے مانع ہے اور نہ کسی کی ترقی میں حارج۔ ہاں ہمارے خیالی یا رسمی پردے یہ نقصان کرتے ہیں۔ سو یہ کوئی اسلامی حکم نہیں اسلامی حکم تو یہی ہے کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلو اور جو نکلو تو چادر لیکر اس طرح کہ آدھا ہاتھ ڈھکا ہے اور نیچے کا لب بھی کوئی زینت زیور وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ بس۔ اب اتنے پردے سے کیا مشکل پیش آتی ہے ہاں ایک اور بات کہ آنکھیں نیچی رہیں اور یہ مردوں عورتوں دونوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ باقی رہی تعلیم سو اس تعلیم سے مراد آپ کی اگر وہ تعلیم ہے جو آجکل سکولز میں دیجاتی ہے تو ہمیں اسے پڑھ کر کیا کرنا ہے کسی ڈاک خانہ کا کلرک تھوڑا ہی بننا ہے ہمارے لئے تو وہ تعلیم مفید ہے جسمیں امور خانہ داری کے بارے میں ترقی معلومات کی ہدایات ہوں اپنے بال بچے کی تربیت اور انکی صحت کی حفاظت کی نسبت خیالات ہوں۔ ان باتوں کی طرف کسی کا خیال نہیں اور تعلیم تعلیم پکار جاتے ہیں۔ ایسے ضروری امور سے ہمارے بھائی ایسے لاپرواہ یا غافل ہیں کہ جناب میرزا سلطان احمد صاحب امرتسر جیسے انشاء پرداز بھی اور فلسفیانہ مضامین سے تمام جہان کے رسالے کر دیتے ہیں مگر اپنی بہنوں کے حقوق اور ان کی بہتری کے متعلق کبھی کچھ نہیں لکھا۔ (اگر لکھا ہو اور میری نظر سے نہ گذرا ہو تو معاف فرماویں) ہاں اصل بات جسپر قلم اٹھایا وہ رہ گئی۔ جہیز ایک ضروری شے ہے اور یہ نیک رسم ہے اس کو اٹھانا نہ چاہیئے ہاں یہ ضرور ہے کہ جہیز میں وہ سامان ہو جو ضرورت کے مطابق ہو نہ ایسے کپڑے ہوں جو پہنے نہیں جاتے نہ ایسی چیزیں جن کا کچھ بھی فائدہ نہ ہو نہ ایسی اشیا جو سراسر نقصان رساں ہوں بلکہ ایسا سامان ہو جو بہت مدت تک کام آتے اور پھر اس کے لئے دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے کبھی نہیں سنا کہ جب لڑکوں کو جائداد کا حصہ دیا جاتا ہے تو اسے صحن میں بچھا کر کوئی برہمن یا میراثی کو بلا کر اعلان کرتا ہو کہ یہ چیزیں انکو دیں جہیز حیثیت سے بڑھ کر نہ دینا چاہیئے حق دار بھی سے کم بھی نہ ہو پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ سسرال والے جہیز کی تمام نہیں تو اکثر چیزوں کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ یہ سخت حق تلفی ہے۔ شاید اسی واسطے زمین وغیرہ کا حصہ دینا بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب لڑکی کا مال اپنا سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ضروری بات نہیں کہ سارے مضمون سے اتفاق کر لیا جاوے۔ میں عورت ذات ناقص العقل میری رائے کہاں درست ہو سکتی ہے۔ یا درست سمجھی جا سکتی ہے۔ اُمید کہ ایڈیٹر صاحب اس پر اور دوسرے بھائی خصوصاً توجہ فرماویں گے۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی)

رُباعیات

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے ٭ بنگلہ بھی ہے اٹ بھی ہے صابون بھی ہے
لیکن میں یہ تجھ سے پوچھتا ہوں ہندی ٭ یورپ کا تری رگوں میں کچھ خون بھی ہے؟

وہ لطف اب ہند و مسلمان میں کہاں ٭ اغیار ان پر گذرتے ہیں خندہ زنان
جھگڑا کبھی گائے کا زبان کی کبھی بحث ٭ ہے سخت مضر یہ نسخۂ گاؤ زبان

ریلے کے قلم کے لوگ بھاگے نکلے ٭ ہر سمت سے بیسیوں رسالے نکلے
افسوس کہ مفلسی نے چھاپہ مارا ٭ آخر احباب کے دوالے نکلے

عاشقی کا ہو بُرا۔ اس نے بگاڑے سارے کام
ہم تو اے۔ بی میں رہے اغیار بی۔ اے ہو گئے

کھائی مژگاں و نظر کی جو قسم بولا وہ شوخ
آپ اب تو میں بھی کھاتے ہیں۔ چھری کانٹے سے

فکر دنیا نے بھلایا سب وہ قرآن و حدیث ٭ مولوی بھی محو قانون و نظائر ہو گیا

خوب فرمایا یہ شاہ جرمنی نے ٭ وعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن دہان توپ سے

بچشم خود دیکھو بلبل و پروانہ کی حالت
وہ آہیں بھرا کرتی ہے اور وہ جان دیتا ہے

اُبکائیں میں کر دوڑیاں نھوڑے سے جولانا
ہماری کیا ہے اسے بھائی میں نہ مسٹر میں نہ مولانا

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

نیچریت چیست از دین گشتن ٭ نے قمیص بکوٹ و پتلون و بوٹ

پڑھتے نہیں نماز یہ خود رائے کیا کریں
قوم ہی نہیں تو قوم نہیں اسئے کیا کریں (رپیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح سے تین ماہ میں قرآن مجید سیکھنا

"مولوی صدر الدین صاحب نے جو تجویز قرآن سیکھنے کی پیش کی ہے وہ فی الواقعہ بہت ہی خوش کن اور دلربا ہے باقی رہا یہ سوال کہ آیا یہ پیکٹیکل بھی ہے یا نہیں تو اسکے لئے واقعات خود بتلا دینگے ہم بوجوہ چند اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں ان اتنا کہہ دیتے ہیں کہ اگر خوش قسمتی سے یہ تجویز عملی رنگ اختیار کرے تو پھر یہ بزرگ ایک ترجمہ ایسے نوٹوں کیساتھ جو ان کی تحقیق اور استفاضہ از حضرت مولانا کا نتیجہ ہو ساتھ ساتھ تیار کرتے جاویں یا مختلف سوالات کو زیر نظر رکھکر مولانا ہی اپنی اردو ترجمہ پر نظر ثانی اور نوٹوں کو ترتیب دیکر لکھتے جاویں تاکہ قوم کی ایک بھاری ضرورت پوری ہو۔ اگر اس تجویز کے مطابق ہر ضلع کی جماعت میں سے ایک فہیم و ذہین عالم آگیا تو پھر مختلف مذاق کے بزرگوں کے قرآن کی طرف متوجہ ہونے سے جو عمدہ نتائج نکل سکتے ہیں وہ ایسے بیش بہا ہیں کہ دنیا کے موجودہ خزانے ان کی قدر و قیمت کے آگے ہیچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں میں ایک جذب دے اور کسی مشتاق معارف قرآنی و شائق کلام ربانی کی دیرینہ اور عمدہ آرزو کو پورا کرے"

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ میں سے بہت سے اصحاب دسمبر کے جلسہ کی تقریب پر دارالامان میں تشریف لائے تھے انہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق جو تجاویز پیش ہوئیں اور جو تحریکات کی گئیں سنی تھیں اور باقی دوستوں نے بھی سلسلہ کے اخبارات میں انکو ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کے بعد کی پے در پے تحریکوں کو سوچا ہوگا اور اس تجویز پر غور کیا ہوگا جو ابھی دنیات کے سکول کے متعلق نکلی ہے اور اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے یہ تمام باتیں بتلاتی ہیں کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے پرجوش اصحابوں کو اس کے بانی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح مذہب اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے پھیلانے کا جوش ہے اور انہوں نے اس اخلاص بھرے ارادے کو پورا کرنے کی یہ تجویز سوچی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ دو طرح اسلام کی خدمت کرے (اول) علماء دین تیار کرے جو مختلف مقامات میں اپنی جماعتوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں اور اپنے عملی نمونوں سے اور اعلےٰ درجہ کے اخلاق سے اس بابرکت تعلیم کا عملی رنگ ان میں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور علماء میں سے بعض ایسے واعظین ہوں جو کہ مقامات اور بیرونی ممالک میں اسلام کے پھیلانے کے لئے جدوجہد کرنے والے ہوں۔ اور (دوسرے) مدرسہ دینیات اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ایسے نوجوان پیدا کرے جن میں سچا تقویٰ ہو اور اعلےٰ درجہ کی تہذیب ہو اخلاق حمیدہ ہوں اور اسلامی جوش ہو اور اپنے تئیں بنی نوع انسان کے لئے بابرکت ثابت کریں اور ایسا عمدہ نمونہ دکھاویں کہ لوگ اس تعلیم حقہ کی طرف متوجہ ہو جاویں۔

ان دو امور میں سے پہلے حصہ کو بڑی وقعت دیگئی ہے اور حقیقت میں اس کو بڑی وقعت دینی چاہیئے کیونکہ جب تک ہم میں ایسے علماء نہ ہوں جو اسلام سے پوری آگاہی رکھتے ہوں اور اس کی خوبیاں بیان کر سکتے ہوں تب تک جماعت کے افراد میں سچی معرفت۔ اعلےٰ درجہ کے اخلاق اور اعمال صالحہ کے بجالانے کی طاقت کا پیدا ہونا مشکل ہے کیونکہ ہر فعل اور ہر عمل ایک معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے ہم کھانا اس لئے کھاتے ہیں کہ اس سے ہماری جان کو مدد ملتی ہے۔ ہم کام کاج محنت مشقت اس لئے کرتے ہیں کہ زندگی کے لئے یہ چیزیں ازبس ضروری ہیں ورزش اس لئے کرتے ہیں کہ صحت کے لئے نہایت مفید چیز ہے۔ وبا سے شہر سے طاعون سے اس لئے بچتے ہیں کہ وہ ہمیں ہلاک کرنیوالے اسباب ہیں۔ علم طب اس لئے سیکھتے ہیں کہ اس کی مدد سے جسمانی قوے کی قوت قائم رکھ سکتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ ہر فعل و عمل کیلئے سچی معرفت کی ضرورت ہے جتنی معرفت باریک ہوگی اتنی ہی عمل میں اخلاص اور لذت ہوگی جب دنیاوی کام کاج اور ترقی کے لئے علوم ضروری ہیں تو روح کی صحت اور اس کی ترقی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور لقاء کے لئے روحانی علوم نہایت ہی ضروری ٹھہرتے ہیں روحانی طب قرآن کریم ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم فیہ شفاء للناس و رحمۃ جب تک اس کتاب کا صحیح علم ہمیں میسر نہ ہو۔ جب تک ہم اس کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان پر اطلاع نہ حاصل کریں جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فلاں افعال سے خوش ہوتا اور فلاں افعال سے ناراض ہوتا ہے جب اس کی رضامندی کی راہوں کا پتہ ہی نہ لگے تو ہم اسکو کس طرح خوش کر سکتے ہیں آپ جب دیکھتے ہوں گے کہ سلسلے کے اخباروں میں جماعت سیالکوٹ کی بڑی تعریف ہوتی ہے وہ قریباً ہر نیک کام میں سابقون میں سے ہوتے ہیں اور بہت سی مفید تجاویز کے موجد ہوتے ہیں اور انہوں نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح سے سبقت لیجانے کے متعلق سارٹیفکیٹ حاصل کئے ہیں تو کیا آپنے اس راز کے معلوم کرنے کی بھی کوشش کی ہے ان کی ترقی کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اس جماعت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے باشوکت انسان کو پیدا کر رکھا تھا۔ جو قرآن کریم کا سچا عاشق تھا۔ اور اس کی دلربا خوبیوں پر آگاہی رکھتا تھا انہی اور اپنی جادو تاثیر زبردست ولولہ انگیز دلوں کو ہلا دینے والی تقریروں سے قلوب پر قبضہ کر لیا تھا انہوں نے قریباً سات سال تک قرآن کریم کا درس کیا اور سات سال کے عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہ دیکھا جب تمام سامعین یک زبان ہو کر اس بات کا اعتراف نہ کرتے کہ کل کی نسبت آج زیادہ حظ اور لطف اٹھایا ہے۔ مخدومی سیدی حضرت مولانا مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرجوش مقدس انسان نے ایک جماعت تیار کی جو امور نبوت کی واقفیت رکھتی ہے۔ ان کے وصال پر اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کی مدد کے لئے مخدومی سیدی حضرت سید حامد شاہ صاحب کے پاک دل میں اس جماعت کی ہمدردی کا جوش ڈالا اور آپنے قرآن کریم کا درس جاری رکھا جس کا اثر آپ اس جماعت کی کارگذاری میں دیکھتے ہیں۔ غرض یہ ہے۔ قرآن کریم کا سچا علم ازبس ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی احسان ہے کہ اس کتاب حمید کے سکھانے کے لئے اس نے ہمیں ایک نہایت ہی مقدس متبحر انسان دے رکھا ہے اور ہم پر واجب ہے کہ اس متبحر انسان یعنی مخدومی سیدی حضرت خلیفۃ المسیح سے استفاضہ کریں۔ اس کے لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ ہماری جماعت کے وہ دوست جو قرآن کریم سیکھنا چاہتے ہوں ان کی خدمت میں جمع ہوں اور پانچ رکوع ہر روز حضرت خلیفۃ المسیح سے پڑھیں اس حساب سے تین دن میں ایک پارہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک مہینہ میں دس پارے اور تین ماہ میں قرآن کریم ختم ہو سکتا ہے اور اگر بیس پچیس دوست جمع ہو گئے اور انہوں نے محنت کی تو تین ماہ کی محنت سے علماء بن سکیں گے ان اصحاب کو ایک کمرہ دیا جاویگا اور اس میں جتنی تفاسیر میسر آسکیں رکھی جائیں گی۔ ان اصحاب میں سے ہر ایک شخص ایک تفسیر میں سے پانچ رکوع روز مطالعہ کریں۔ تین چار گھنٹے کے مطالعہ اور تفکر کے بعد ایک دو گھنٹہ مذاکرہ کریں اور ایک دوسرے کے مطالعہ سے استفادہ کریں اور ایک دوسرے کے خیالات سے فائدہ اٹھائیں اور تفسیری نکات حاصل کریں اور جو باتیں حل نہ ہوں انکو نوٹ کریں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مشکلات کو حل کر لیں۔

میں نے اس تجویز کو دسمبر کے جلسے میں بیان کیا تھا بہت سے دوستوں نے قرآن کریم سیکھنے کی خواہش ظاہر کی

تھی۔ علاوہ ازین جماعت کے کئی ایک علماء سے ذکر آیا ہے وہ خوشی سے اس مین شریک ہونے کی خواہش ظاہر کرتے ہین۔ مین جماعت کے تمام دوستون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ آپ اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دین۔ سردست کم ازکم فی شہر ایک عالم تیار کرنے کی کوشش کریں اور ایک بزرگ کو دارالامان مین تین ماہ کے لئے بھیجدین جو واپس جاکر ان کو مالامال کردے۔

انشاء اللہ بندہ ۲۰۔ اپریل تک دارالامان مین پہونچ جاونگا اور یہ کام ۲۵۔ اپریل سے شروع ہوگا انشاء اللہ۔ اور اگر اتنی جلدی نہ آسکین۔ تو کم ازکم یکم مئی کو پہونچ جاوین جو دوست اس کام مین شریک ہونا چاہتے ہین وہ مہربانی کرکے مجھے اطلاع دیں۔ والسلام۔

خاکسار صدرالدین۔ ٹریننگ کالج لاہور

احمدی اور مسیحی

مباحثہ

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

بمقام کلب تعلقہ شوراپور جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب بشپ دکن حیدرآباد کی طرف سے ایک اشتہار اس مضمون کا تقسیم ہوا۔ کہ آج کے روز ۸ بجے دن کے جناب پادری بی۔ آر گوری صاحب گناہ کی حقیقت پر لکچر دینگے اس خاکسار عبداللہ احمدی سکنہ تیماپور کے نام بھی پادری صاحب کی جانب سے ایک رقعہ حاضر مجلس ہونے کے لئے آیا۔ یہ خادم مسیح شریک جلسہ تھا۔ بعد ختم لکچر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب سے یہ عرض کیا۔ کہ اس وقت مجھ کو بھی گناہ کی حقیقت پر کچھ بیان کرنے کی اجازت ہے؟ اور یہ بھی کہا کہ مین کسی مذہب پر اشارۃ کنایۃ بھی ہرگز حملہ نہ کرونگا۔ بلکہ میرا بیان پادری صاحب کی تائید مین ہوگا۔ یہ سن کر جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب کرسی پر سے اوٹھ کر اور پادری نانیا صاحب ملکر انگریزی مین کچھ گفتگو کی اور خاکسار کے استفسار کا کچھ جواب نہ دیا کہ کل صبح کو ہم تمہاری مسجد مین حاضر ہوتے ہین۔ مینے کہا بہت خوب صبح انشاءاللہ ۹ بجے آپکی انتظاری ہوگی۔

۲۳۔ فروری ۱۹۰۹ء ۸ بجے صبح جناب پادری گولڈ اسمتھ صاحب و جناب پادری گوری صاحب مسجد کو تشریف لائے اور نجات و نجات کے اصول پر بحث چھیڑ دی اور کہا کہ آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب اور ہمارے یسوع مسیح کی زندگی کا مقابلہ کرلیں کون افضل ہے ظاہر ہوگا۔

خادم مسیح۔ اموران الٰہی کے مقابلہ مین پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اونہون نے جس کام کے لئے مامور ہوتے ہین اوسکو کس طرح انجام دیا اور کیا کامیابی حاصل کی اور اسکی ہمت و شجاعت و سخاوت اور ہمدردی اقتدار پانے کے بعد اپنے مجرمون کو معاف کرنا اور خدا کے وعدون پر بھروسہ رکھنا اور ان کے مریدون مین قدسی طاقت وغیرہ کا پیدا ہونا مقابلہ کرین بہتر ہے کہ اس سے قبل تعلیم ہی کا مقابلہ کرلین۔ تعلیم مین بھی عبادت کی تعلیم لینا ضروری ہے۔ عبادت کی تعلیم مین طریق دعا سب سے اعلیٰ و انسب ہے، چونکہ سب عبادتون کا مغز دعا ہی ہے پادری صاحب نے اسبات کو قبول کیا۔ اس خادم مسیح نے انجیلی دعا کا سورہ فاتحہ سے مقابلہ کرکے ہر دو دعاؤن مین فرق بتلادیا۔ پھر مسٹر پادری صاحب نے انجیلی دعا پر جتنے اعتراض تھے ان کے اٹھانے کی کوشش کی مگر جون جون ہاتھ پیر مارتے گئے تون تون اعتراضون مین اور بھی پڑتے گئے۔

جناب پادری صاحب گولڈ اسمتھ۔ جیسے آپ کی دعا مین الحمد للہ موجود ہے۔ ایسے ہی ہمارا انجیل مین ایک جگہ سب تعریف اسی کے لئے ہونے کا ذکر ہے اسمین جھگڑتے جاوین تو بہت طول ہوتا ہے اور وقت پہلے ہی بہت ہوگیا ہے اس لئے بہتر ہے کہ خدا سے ہدایت کی دعا مانگین خاکسار نے کہا۔ اھدنا الصراط المستقیم ہماری دعا مین موجود ہے ہم رات دن یہی دعا نمازون مین مانگتے ہین۔ مگر انجیلی دعا مین ہدایت کا ذکر تک نہین ہے اوس کے بعد خاکسار نے سورہ فاتحہ پڑہی۔ حاضرین مجلس نے آمین کہی۔ چلتے وقت جناب پادری گولڈ سمتھ صاحب نے خادم مسیح سے کہا کہ آج کے روز کفارہ پر لیکچر دیا جاویگا۔ آپ ضرور تشریف لائیو

خادم مسیح۔ کل کے روز خاکسار کو بیان کرنے کی اجازۃ نہین ملی اگر ممکن نہ تہا تو جواب ہی دیا ہوتا جواب سے محروم رکھا کیا یہ انصاف ہے۔

پادری گوری صاحب! اگر آپ مجھ سے دریافت کرتے تو مین آپ کو بیان کرنے کا موقع دیتا آج آپ کو ہم موقعہ دینگے۔

چار بجے خاکسار شریک جلسہ ہوا۔ میر مجلس جناب ڈاکٹر سکندر لال صاحب قرار پائے۔ پادریصاحب نے یسوع مسیح کے کفارہ پر لکچر دیتے ہوئے (خدا کی رحیمیت) و توبہ سے نجات ملنے پر سختی سے حملہ کرتے ہوئے کہا کہ گناہ پنسل کا لکھا ہوا ہے اور توبہ بجائے ربر کے ہے ادہر گناہ کیا ادہر گھس دیا۔ جو بات عقل و تجربہ و قانون قدرت و تواریخ کے خلاف ہو ہم اس کو نہین مانتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لکچر ختم ہونے پر اس عاجز نے پادریون سے عرض کیا۔ کہ عاجز کو بھی کچھ کہنے کی اجازت ہے تو پادریصاحب گولڈ سمتھ صاحب نے میر مجلس صاحب سے بیان کیا۔ تو جناب میر مجلس ڈاکٹر سکندر لال صاحب نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولویصاحب وقت بہت ہوگیا ہے۔ پادری صاحب گوری نے کہا اگر آپ کو کچھ اعتراض ہے تو چند منٹ دئے جاتے ہین۔ اعتراض کیجے خاکسار نے کہا۔ کہ مین اعتراض کرنا نہین چاہتا ہون۔ کسی کے مذہب پر اعتراض کرنا ہی حملہ کرنا ہے۔ مین فقط مذہب اسلام کی خوبیان بیان کرونگا اور بس۔ وہ فرمایا ایسا بیان کرنے کی اجازت نہین دیجاتی ہے۔ یہ عاجز حاضرین مجلس کو یہ کہکر کہ کل کے روز چار بجے مکہ مسجد تیماپور مین گناہ سے بچنے پر لکچر ہوگا۔ سامعین شامل جلسہ ہون چل دیا۔ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے یہ تحقیق مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ پادری گولڈ سمتھ صاحب اسلام کو سچا مذہب یقین کرتے ہین اور مسیح کے کفارہ پر ان کا یقین نہین ہے۔

۲۴۔ فروری ۱۹۰۹ء علی الصباح یہ عاجز اور محمد عمر صاحب اور جناب مولوی عبد القادر صاحب برادر قاضی شاہ پیر تینون صاحبان جناب پادریصاحب کے مکان پر پہونچے۔ مسٹر پادری گوری صاحب و پادری نانیا صاحب بھی موجود تھے اس خادم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت اپنے ہاتھ سے کاغذ پر مضمون ذیل لکھ کر جناب پادریصاحب کی خدمت مین پیش کیا۔

مین عبداللہ ابن امام الدین احمدی سکنہ تیماپور ہون اور یہ عقیدہ رکھتا ہون کہ .. حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صلیب پر ہرگز نہین مرے بلکہ زندہ اترے۔ مین اسکا ثبوت انجیل توریت وغیرہ سے دینے کے لئے موجود ہون اگر مین اس عقیدہ کے خلاف کچھ اور عقیدہ دل مین رکھکر اوس کو چھپاتا ہون تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ اے ہمارے وحدہٗ لا شریک خدا تو ہی اس بارہ مین کہ حق کیا ہے؟ فیصلہ کردے۔ آمین ثم آمین۔

جناب پادری گولڈ سمتھ صاحب سے یہ عرض ہے کہ وہ بھی اس کے مقابل مین اپنے دست قلم سے اپنا دلی عقیدہ لکھ کر جناب پادری گوری صاحب و پادری نانیا صاحب کے دستخط کے ساتھ یہ کاغذ اس عاجز کو عنائت کرین تو عنائت و مہربانی ہے ورنہ زبردستی نہین۔ مین نے اس کو نیک نیتی سے لکھا ہے۔ تاحق حق خدا کی جناب سے فیصلہ ہو۔ فقط۔ العبد عبداللہ احمدی

پادری گولڈسمتھ صاحب کہتے ہین۔ کہ اچھا یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ذکر انجیل مین کہان ہے تبلادیجیو

خادم مسیح اگر آپ حق کا ظاہر ہونا چاہتے ہین۔ تو جلسہ کرو۔ اور جلسہ مین طرفین سے ایک ایک صاحب معزز منصف مقرر ہون آپ اور مین اپنے اپنے دلایل پیش کرینگے اسکے بعد جو کچھہ کہ نتیجہ ہے وہ ظاہر ہوگا۔

پادری صاحب ۔ہم جلسہ نہین کرین گے اور نہ کسی کو منصف قرار دینگے اگر آپ کو تبلانا ہو تو اسی وقت اپنے دلایل تبلادیجیو پھر بائبل میز پر موجود ہے لیجیے۔

خادم مسیح آپ اپنا دلی عقیدہ لکھہ دیجیے۔ اسکے بعد اسوقت ثبوت دیا جائیگا۔ مگر اس ثبوت سے جیسا نتیجہ نکلنا چاہیے ویسا نہین نکلیگا۔ کیونکہ آپ فرمادین گے کہ میرے دلایل مضبوط ہین اور مین کہون گا کہ میرے دلایل مضبوط ہین اگر دو صاحب منصف ہون تو بہت احسن ہے میری خیال مین ڈاکٹر سکندر معل صاحب اور منصف صاحب عدالت دیوانی ان حضرات کو منصف گردانکے ان کے روبرو فریقین سے دلایل پیش ہون تو بہت خوب ہے۔

پادری گوری صاحب پہلے آپ لکھہ دیجیے کہ یہی انجیل اور توریت جو اس وقت میز پر موجود ہے اس پر میرا ایمان ہے اور مین انکو وہی کتابین یقین کرتا ہون کہ جو نزول کے وقت تھیں۔

خادم مسیح میرا ایمان ہے کہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے انجیل و توریت زبور نازل ہوے ہین اور اب آپکا یہ سوال کہ بعینہ وہی کتابین ہیں یا نہین - مین کہتا ہون کہ خدا کے کلام مین اختلاف نہین ہوتا۔ جس بات کو آپ انجیل سے ثابت کرنا چاہتے ہین اسی انجیل سے اسکے خلاف مین حضرت عیسیٰ کا صلیب پر فوت نہ ہونا ثابت کرنیکے لئے طیار موجود ہون ہان آپ اگر ایک جلسہ کرکے میرے دلایل کو توڑکر اختلاف کو اٹھادینگے اسوقت مین سوال کے جواب دینے پر مجبور ہونگا۔

پادری گوری صاحب ۔ یسوع مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت انجیل سے پیش کیجئے۔ اسی وقت اسکا اختلاف اٹھا دیا جاویگا جلسونکی ضرورت نہین اور نہ منصفون کی ضرورت ہے۔

خادم مسیح بہت خوب جناب پادری گولڈسمتھ اور آپ اتنا ہی لکھہ دیجیو کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر مرگئے اور پھر زندہ ہوئے یہی ہمارا دلی عقیدہ ہے اور پھر یہ عاجز اسی وقت مسیح کے صلیب پر نہ مرنیکا ثبوت پیش کرتا ہو۔

پادری ناتیا صاحب ایک انگریزی کتاب مین سے پڑھکر ترجمہ کرکے سنایا کہ عیسائیونکا یہی عقیدہ ہے یسوع مسیح صلیب پر مرے اور ہمارے گناہونکا کفارہ ہوے پھر زندہ ہوکر آسمان پر چڑھ گئے اسی کتاب پر دستخط کردیتے ہین آپ لیجائیے۔

خادم مسیح ۔ مین عام عیسائیون کا عقیدہ دریافت نہین کرتا نہ انگریزی دان ہون اسی کا ترجمہ اردو مین لکھدیجیو اور خدا کو حاضر و ناظر جان کے اسپر پادری صاحب گولڈسمتھ اپنا بھی یہی عقیدہ ہونا ظاہر کرکے دستخط کردیوین اور آپ صاحبون کے بھی اسپر دستخط ہون۔ مین بشپ صاحب کے دلی عقیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا ہون۔

پادری گولڈسمتھ ۔ میرے دستخط کی کیا ضرورت ہے ہمارا ایمان انجیل پر ہے یعنی ہمارے دستخط ہے پہلے آپ مسیح کے صلیب پر فوت نہ ہونیکی دلیل پیش کرو۔

خادم مسیح اچھا جناب آپنے کل اپنے لیکچر مین گوشت کھانے اور خون نہ کھانیکے اعتراض کے جواب مین جو آیت بیان کی ہے اسکو نکال دیجیے اسپر پادری صاحب نے کتاب احبار باب ۱۷ آیہ گیارہ تا سولہ نکال کر پیش کیا اسمین یہ فقرہ موجود ہو۔

کیونکہ بدن کی حیات لہو مین ہے جو شخص شکار کرے اسکا لہو بہادے کیونکہ یہ ہر ایک بدن کی جان ہے اسکا لہو جان کی جگہ ہے اسلیے مین نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ گوشت کا لہو مت کھاؤ ہر جسم کی زندگی اسکا لہو ہے جو کوئی اسے کھاوے کٹ جائیگا۔

جناب پادری صاحب ۔ ملاحظہ فرمائیے اور غور انصاف کیجئے جب یسوع مسیح علیہ السلام کے صلیب سے اتارنے کے بعد حجید نے پسلی سے لہو نکالا دیکھو یوحنا ۱۹ باب اس سے ثابت ہوا کہ یسوع مسیح نہیں مرے اور زندہ اتر گئے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت چاہیے یہ سنکر پادری صاحب نے فرمایا مین اس تقریر کو ابھی نہین سمجھا اسپر کہ جناب مولوی عبدالقادر صاحب قاضی نے کہا کہ آپ لہو کو توریت کے مطابق عین جان یقین کرتے ہین پادری صاحب نے کہا ہان توریت پر ہمارا ایمان ہے اور ہم یقین کرین۔ بیشک لہو عین جان ہے تو جب عیسیٰ کے جسم کو صلیب دینے کے بعد بھی خون نکلا تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ مین جان موجود تھی

پادری ناتیا صاحب آہا آپ کی یہی غلطی ہے۔ کہ یہ خون نکلنے کا ذکر صلیب پر مرنے کے پہلے کا ہے جب انجیل کھولکر دیکھی گئی تو وہان یہ واقعہ جان دینے کے بعد کا نکلا یہ دیکھکر پادری صاحب خود ہی خاموش ہوگئے اور جواب نہ دیا۔

پادری گولڈسمتھ صاحب انجیل مین لہو اور پانی کا نکلنا لکھا ہے مینے کہا کہ لہو اور پانی نکلنے کے یہی معنے ہین کہ لہو بہ کر نکلا۔ اب فرمایئے کہ آپکا دلی عقیدہ کیا ہے تحریر فرماکر دستخط کر دیجیے۔

پادری گولڈسمتھ صاحب ہمارا عقیدہ جو کچھہ ہے لکھہ دینے کی ضرورت نہین

خادم مسیح اگر لکھہ نہین دیتے ہو تو زبردستی نہین صرف اتنا کیجیے کہ مین اسوقت دعا کرتا ہون کہ اے ہمارے وحدہٗ لاشریک خدا فریقین سے جو لوگ دلین عقیدہ کچھہ کہتے ہین اور زبان سے کچھہ کہتے ہین اسکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے اسی پر سب حاضرین آمین کہین۔

پادری گوری صاحب غصہ مین آکر نہ ہم آپکو لکھدیتے ہین نہ آپکے دعا کرنے پر آمین کہتے ہین۔ آپکے پیغمبر صاحب نے تو گیارہ بیبیان کیں ایسا اور ویسا وغیرہ بیجا تہمت و طعن سیدالطاہرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر کرکے ہمارا دل دکھانے لگے۔

خادم مسیح اگر خوشی سے لکھدیتے ہین تو پادری صاحب اپنا عقیدہ لکھدین نہین تو کوئی زور بھی نہیں آپکو خلاف تہذیب کلام زبان سے نکالنا اصل بحث کو چھوڑکر اور طرف نہ جانا چاہیے ہان آپ صاحبان ہماری دعا پر آمین کہین یا نہ کہین اختیار ہے اللہ جل جلالہ دلونکے عقیدونکو جانتا ہے مولوی عبدالقادر صاحب و قاضی عمر صاحب سے مخاطب ہوکر کہا مین دعا کرتا ہون آپ دونون صاحب آمین کہین۔

دعا

اے ہمارے حاضر و ناظر خدا تو دانا بینا ہے آج کے روز پادری صاحب پر ہر پہلو سے اتمام حجت کردیگئی اسوقت جو صاحب حق کو چھپاتے ہین انکا فیصلہ تیرے دربار مین ہے حق کیا ہے تو ہی ظاہر کردے آمین ثم آمین انشاءاللہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم سے عنقریب مین اسکا فیصلہ ہوجائیگا کہ فریقین مین سے کون حق پر ہے ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

مسودات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت نایب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نقل تجویز ایڈیشنل ارسال خدمت ہے۔ شایع کرکے مشکور فرماوین۔ تجویز روئیداد اجلاس چیف انجمن احمدیہ ہندوستان مجلس معتمدین مین پیش ہوئی جس پر قرار پایا کہ ایک انجمن انجمنہا احمدیہ ہندوستان کے تجویز کرنیکی کوئی حرج نہین لیکن تبلیغ اور شناسائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ مجوزہ سالانہ جلسہ ہندوستان کے کسی مقام مین ہو قادیان مین نیا جلسہ کرنے سے کوئی فائدہ نہین اور ایام جلسہ مین اتنا وقت بھی نہین ہوتا اس انجمن کا نام انجمن احمدیہ ممالک متحدہ رکھا جا سکتا ہے اور صدر انجمن کیساتھ براہ راست اس انجمن کا سکرٹری خط وکتابت کریگا۔ قادیان مین کسی سفر کی ضرورت نہین بلکہ انکی بجاے ایک جنرل سیکرٹری اس انجمن کا تجویز کیا جاوے اور ایک مقام مناسب جگہ پر رکھا جاوے۔ اس انجمن کے سالانہ جلسے مختلف مقامات مین حسب تجویز انجمن ہوتے ہین اور ان مین شامل ہونیکے لیے صدر انجمن اور نیز کون کو بھی بھیج سکتی ہے۔ والسلام۔ محمد علی سیکرٹری۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی فرماکر ذیل کا اعلان اخبار مین شایع فرماکر مشکور فرماوین۔

اعلان

خدا کا شکر ہے کہ کلکتہ مین بھی احمدی احباب نے باقاعدہ انجمن احمدیہ قایم کی ہے جس کے باقاعدہ اجلاس ہوتے ہین اسواسطے خاص کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کے احمدی احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ حافظ محمد امین وغلام نبی احمدی ماہ لوئیر چیت پور روڈ کلکتہ کے مکان پر تشریف لیجاکر شامل جلسہ ہوا کرین اور جلسہ کی کاروائی سے دلچسپی لیا کرین۔ امید ہے کہ حافظ صاحب موصوف احمدی احباب سے آگاہ ہوکر انکو تاریخ انعقاد جلسہ سے اطلاع دیا کرین تا تمام احباب کی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق ہو اور احباب کا باہمی تعلق محبت ترقی کرے

والسلام سیکرٹری صدر انجمن۔

نامہ صادق

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الی المکرم استاذی المعظم حضرت خلیفۃ المسیح المہدی۔ السلام علیکم وعلی من لدیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کا غلام ضلع امرتسر

کا دورہ ختم کرکے داخل ریاست کپورتھلہ ہوگیا ہے۔ ضلع امرتسر مین عاجز جہاں جہاں گیا وہاں وعظ کئے اور ۳۰ نے سلسلہ حقہ مین داخل ہوئے جنکی درخواستین براے قبولیت حضور کی خدمت مین بھیجی گئیں۔ ۲ انجمنین نئی قایم ہوئین بدر کے واسطے ۱۳ نئے خریدار ملے۔

شہرون کی نسبت گاؤن کے لوگ غریب بہت جلد توجہ کرتے ہین محبت سے کلام سنتے ہین اکثر دین سے بہت ناواقف ہین اور واعظین کے از حد محتاج ہین

متفرقات

انجمن احمدیہ فیروزپور یہان کے احباب اپنی انجمن کے ماہواری جلسے نہایت اہتمام سے کرتے ہین۔ ہمارے پاس ۱۲۔ فروری کے جلسہ کی رپورٹ پونچی ہے جسمین عہدہ دارونکا انتخاب درج ہے (۲) لائبریری کے قایم کرنیکی تجویز۔ (۳) دو الکہہ کے چندہ مین... حصہ لینے کے لئے احباب نے اپنی طرف سے چہہ سو سات روپے دینے کا وعدہ کیا جس مین بابو بشیر احمد شیخ احمد اللہ صاحبان کے پچاس پچاس روپے ہین شیخ امیر الدین کے للعہ باقی بہائیون کے تین تین یا للعہ اور عہ۔ اللہ تعالی ان کی ہمتون مین برکت دے (۴) نماز جمعہ کا انتظام (۵) شاخ دینیات مین بچے بہیجوانے اور اسکی مالی امداد کی تحریک۔ (۶) مدرسہ کی عمارت کیلئے چندہ دینے والونکو بقایا صاف کرنیکی طرف توجہ دلائی جاوے (۷) اسلام پر ایک لیکچر جو انشاء اللہ آیندہ اشاعت مین درج ہوسکے گا اس سے زیادہ ہم رپورٹ کے اندراج کے لیئے جگہ نہین نکال سکتا اور نہ میرے نزدیک اسکی ضرورت ہے۔

ملتان والو! توبوا الی اللہ جمیعا برادرم فخر الدین اطلاع دیتے ہین۔ کہ ملتان ایسا پر رونق شہر جو بہت سے بزرگون کے مزارونکی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ اسبات مین مشہور تھا۔ کہ یہان طاعون نہین آیگا طاعون مین ماخوذ ہے تقریبا ¼ شہر خالی ہوچکا ہے پھر بھی اموات کی اوسط تین روزانہ ہے ہمارے ایک احمدی بھائی بھی اسمین شہید ہوے ہین۔ احباب نے اسکی تجہیز وتکفین حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق کی جو آپنے ایسے شہدا کے متعلق نافذ فرمایا تھا۔ اس اخلاقی جرأت پر امیر المومنین نے بھی اظہار پسندیدگی فرمایا اللہ تعالے سب بھائیونکو اپنے حفظ وامن مین رکھے۔

زمینداروںکی کانفرنس مکرم منشی سراج الدین صاحب ...زمیندار نے ایڈیٹری کی پنشن کے ساتھ ہی اپنے سر مین یہ سودا لائے تھے کہ زمیندارون کی حالت بہت قابل رحم ہے پس حتی الوسع انکی بہتری کی تجاویز و بہبودی کی تدابیر بقیہ زندگی کا فوٹو ہوگا چنانچہ آپنے ایک اخبار زمیندار جاری کیا اس مین پبلک نے جیسی کچھ دلچسپی لی اور زمیندار بھائیون نے جو کچھ امداد کی وہ ظاہر ہے تاہم مسلسل ناکامیون نے اس جوانمرد پیر دانا کو جسکے پہلو مین دل اور دل مین درد اور درد مین قومی احساس ہے مایوس نہین کیا۔ بلکہ وہ آگے سے بھی بڑھکر اپنے کام مین مشغول ہے اب آپنے ایک کانفرنس منعقد کی ہے جسکا دوسرا اجلاس کریم آباد متصل وزیر آباد مین ۲۴-۲۵ - اپریل کو ہوگا۔ اس مین اخلاقی۔ تمدنی تعلیمی۔ زراعتی اصلاح کے متعلق بحث ہوگی ہر مذہب کے زمیندارونکو مدعو کیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک بہت بہتر ہے اگر ہمارے احمدی بھائی بھی اسمین شریک ہون مجھے امید ہے میرے دوست منشی صاحب احمدیون کے جذبات اور دیوز کا لحاظ رکھینگے جو لوگ جانا چاہتے ہین، وہ اپنے تشریف بری سے تین روز پہلے اطلاع دین تا انتظام مین سہولت ہو۔

ہندوستان کی مردم شماری

سنہ ۱۹۱۱ء مین ہند کی مردم شماری ہوگی اسلیئے ابتدائی انتظامات ابہی سے شروع کردیئے گئے ہین۔ مین اپنی تمام احمدی قوم کو اس موقع پر متنبہ کرتا ہون کہ وہ اپنے متعلق کافی انتظام فرمائین کوئی گاؤن ایسا نہ رہ جائے جہان کے احمدی اپنے نام معہ بال بچون کے نہ لکہائین اس سے پہلی مردم شماری مین کچھ ہمارے بھائیون نے تساہل کیا اور کچھ فارم پر کرنیوالون کی مہربانی ہوئی اور بعض کو عام نام کے احکام کی اطلاع نہ ہوئی اسلیئے تمام نام درج نہ ہوسکے اس دفعہ مین یقین کرتا ہون کہ صدر انجمن احمدیہ اس بارے مین کافی انتظام کریگی یہ بھی اخبار مین پڑھا ہے کہ مذاہب صرف آٹھ نو رکھے گئے ہین یعنی سکھ زرتشتی مسلمان ہندو عیسائی یہودی۔ مگر اس سے یہ مراد نہ ہوگی کہ ہر مسلمان کو اس فرقہ کے لکہانے مین دقت پیش آئے جس کے ساتھ اسے تعلق ہے۔

بقایا دارونکیلئے۔ جن صاحبونکے ذمے سنہ ۹ کا بقایا ہے۔۔۔ [illegible]

انتخاب الجرائد

امریکہ میں مسلمان - سلطنت عثمانیہ سے تقریباً ۹۰ ہزار مسلمان ترک وطن کر کے امریکہ پہونچے ہیں۔ ترکی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے برازیل میں دو ترکی قنصل ہیں - جنوبی امریکہ کی ریاست ارجنٹائن میں (۲۰ ہزار ۷) مسلمان ہیں - یوروگوئے - پیراگوئے اور چلی میں ان کی تعداد ۱۹ ہزار ہے۔ ارجنٹائن سے عربی کے ۵ - اخبار نکلتے ہیں جن کے نام یہ ہیں - الزمان - السلام - الصدیق - الرموز الحقائق - برازیل میں (۱۰۰۶۰۰) مسلمان ہیں - یہاں سے بھی عربی کے کئی اخبار جاری ہوتے ہیں - مثلاً ابوالہول المنظر - العدل - المنارد - الفضر - الصواب - امریکہ کے بعض دیگر حصص کے مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل ہے - چلی ۱۵۰ - ایکویڈور ۳ - یوروگوئے ۵۰۰ - پیرو ۵۰۰ برٹش گائنا ۲۱۲۰۰ - ہنڈوراس ۱۲۰ - انٹیلیز ۵۵۰۳ جانکا ۲ ہزار - ٹیلیٹیکو آئیلینڈ ۵۸ - جزائر شار لوٹی ۱۰۵۰۰ - گوارڈیلوپ ۳۰۰ - مارٹینک ۲ ہزار فرنچ گائنا ۱۵۷ ایکویڈور ۲۰ - پناما ۲۰۰ میکسیکو ۵۰۰ نوآبادیہائے ڈچ ۳۵۰۰ جنوبی امریکہ اور وسط امریکہ میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۱۶ لاکھ کے قریب ہے۔

میں مسمی کریم بخش پیش خدمت حضور سراج الملتہ والدین حال وارد ملتان - کابل سے دو ہی روز ہوئے کہ ملتان اپنے وطن میں رخصت لے کر آیا ہوں اور متعلق اس خبر کے پوری صحیح واقفیت رکھتا ہوں۔ اصلی ماجرا یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الغنی جو کہ پہلے ایک معمولی حالت کا آدمی تھا - لیکن امیر صاحب نے اسکو رفتہ رفتہ بڑے اقتدار پر پہنچا دیا - تین ہزار روپیہ کلدار تو اسکی بمعہ اسکے دو بھائیوں کے تنخواہ تھی اب مدارس کی پروفیسری پر تعینات تھے - اور شہر کی مجسٹریٹی بھی تھی اور بہت ہی معتمد علیہ تھے - ڈاکٹر عبد الغنی نے اسکول میں خفیہ ایک پارٹی تیار کر رکھی تھی - اور ہمیشہ سلطنت کے برخلاف منصوبے باندھتے تھے - چنانچہ انہوں نے یہ رائے پاس کی کہ اول ایک درخواست واسطے پارلیمنٹ کے دی جاوے - اگر پارلیمنٹ مقرر ہوئی تو بہتر ورنہ امیر صاحب کو شہید کر دیا جاوے - چنانچہ انہوں نے ایک درخواست دی کہ پارلیمنٹ مقرر فرمائی جاوے جس کا امیر صاحب نے کچھ جواب نہ دیا - پس انہوں نے خفیہ بندوبست کیا کہ امیر صاحب کو شہید کیا جاوے اور خود کابل کے بادشاہ بن بیٹھیں - اور اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے قریباً دو ہزار آدمی اپنے ساتھ ملا لیا - اور پانچ غلام بچوں کو اس کام پر تعینات کیا کہ وہ موقع پا کر امیر صاحب کو شہید کریں اور جسکو اپنے ساتھ ملاتے اس سے قرآن شریف پر مہر کرواتے کہ وہ اس راز کو افشا نہ کرے۔ لیکن اس گروہ میں سے دو آدمیوں نے جو سلطنت کے حقیقتاً خیرخواہ تھے - اور مصلحتاً اُن مفسدہ پرداز لوگوں کے ساتھ بھی ملے ہوئے تھے جب دیکھا کہ معاملہ قریب ہے تو انہوں نے امیر صاحب کی خدمت میں بذریعہ عریضہ اس سارے مفسدہ کی قلعی کھولدی - امیر صاحب ادام اللہ ملکہٗ نے بڑی غور اور تامل اور خفیہ تحقیقات کے بعد مفسدہ پردازوں کو گرفتار کر لیا - اور وہ قرآن شریف بھی تلاشی میں مل گیا - جس پر مفسدہ پردازوں کی مہریں ثبت تھیں - اب دیکھیئے نمک حراموں کی کیا گت بنتی ہے اور افواہ مشتہرہ اخبارات سراسر لغو اور غلط ہے - بلکہ آغا محمد عمر خان اور اُن کی والدہ مکرمہ بیا خیرخواہ اور جان نثار تو امیر صاحب کا کوئی بھی نہیں ہے - معلوم نہیں ہے - کہ ایسی غلط اور مضر افواہیں کہاں سے نکلتی ہیں - زیادہ افسوس اس بات پر ہے - کہ ہمارے ہندوستان کے آدمیوں نے ایسی نمک حرامی کی ہے کہ جس کے لئے ہم سب ہندوستان کے لوگ شرمسار ہیں - اور اب ہاتیوں کے لئے بھی آئندہ کو بے اعتباری ہوگئی - سہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد ۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

(کریم بخش) منقول از پیسہ اخبار

بوشہر کا تار مظہر ہے کہ بندر عباس میں تمام محکمہ جات انتظامی و مالی ڈاک و چنگی خانہ وغیرہ حامیان مشروطیت کے ہاتھ آ گئے۔

فوج ایران - اخبار نوو ریمیا لکھتا ہے کہ ایران کی شاہی فوج نے جنکی تعداد ۱۵۰۰ تھی - ادس دیہات پر جن میں روسی لوگ آباد تھے ناگہانی حملہ کیا اور تمام کو آگ لگا کر برباد کر دیا - بچوں عورتوں تک کو نشانۂ توپ و بندوق کیا گیا اب کوئی شک نہیں ہے کہ وہ وقت آ گیا - جبکہ روس کا آہنی پنجہ ایران کی گردن میں گڑ جائیگا۔

قومی جماعت نے سارو مبیہ کے سلح خانہ پر قبضہ کرنیکے علاوہ معتصم السلطنتہ کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔

حسن فہمی ایڈیٹر اخبار سربستی کے مارے جانے سے سخت ناراضی اور جوش پھیل رہا ہے - اس کی ہلاکت کو آزادی رائے پر بمنزلہ حملہ کے تصور کیا جاتا ہے وزیراعظم نے وعدہ کیا ہے کہ قاتل کی سخت تلاش کی جائیگی۔

ضلع مدناپور کے پانچ دیہات پر بحکم گورنمنٹ بنگال تعزیری پولیس قائم کیگئی - چھ ماہ کے لئے۔

آگرہ جیل میں تین آدمی جعلی سکہ بنانے کے جرم میں ماخوذ تھے انکو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا ہوئی

اگلے سال ناگپور چھندوارہ کی ریلوے بنانا شروع کرینگے ۹۹ میل ہوگی - لاگت ساٹھ لاکھ۔

بوشہر سے خبر آئی کہ یہاں بھی شاہ ایران کے خلاف شورش پھوٹ پڑی - حالت نازک ہے۔

ہانگ کانگ میں منجملہ ۱۹۱ چنڈو خانوں کے بیس اڈے حسب معاہدہ حکماً بند کئے گئے ہیں۔

اٹلی میں امداد زلزلہ میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ کا نقد چندہ وصول کیا گیا - ۲۷ لاکھ باقی ہے۔

دریائے البی کی وادی میں سخت طوفان آیا - قصبہ کانن برگ ۱۴ - آدمی ڈوب گئے۔

لاہور کے موضع جامن کے باشندوں پر تعزیری پولیس اور ایک سال کے لئے اضافہ کیگئی۔

مدراس میں ایک ریلوے ترچناپلی سے نیروتی تک بنائینگے بصرف ۱۰۷ لاکھ فاصلہ ۹۵ میل۔

بمبئی کے کارخانہ اکبر بلز میں سخت آگ لگی قریب ڈیڑھ لاکھ کا ذخیرہ جل کر راکھ ہوگیا

تاریک سے خبر آئی کہ واں ہیضہ بزور پھوٹ پڑا - یاتروں کا جانا حکماً بند کیا گیا۔

مسلمانان بلگیریا سخت مصائب میں مبتلا ہیں - غیر مسلم بلگیرین ان پر سخت مظالم توڑ رہے ہیں کل آستانہ علیہ میں ان لوگوں کی اظہار ہمدردی کی غرض سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا بالاتفاق قرار دیا کہ تمام حاضرین مع باقی اہل ملت بلغاریہ کی آزادی تسلیم نہیں کرینگے - تاوقتیکہ مسلمانان بلغاریہ کی تکالیف کو رفع کرنے اور ان کے رحمۃ خوش معاملگی کا معاہدہ نہ ہو جائے۔

...خان ڈپٹی انسپکٹر آجکل قادیان میں مقیم ہیں - ڈاکٹر بشارت احمد - بمعہ اہل و عیال قادیان میں رخصت لیکر تشریف لائے ہیں - مئی کے اخیر تک ٹھہرینگے۔

ذخیرہ نادرہ قادیان دارالامان سے طلب کرو

براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جسکے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اسکی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں قیمت ... جلد ... مجلد ...

درثمین - حضرت اقدس کی جتنی نظمیں ہیں انکا مجموعہ مجلد ... بے جلد ...

شہادت القرآن - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن کا علمی دندان شکن جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قیمت ۳ر

ظہور المسیح - مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت مسیح کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے قیمت ۲ر

سراج الشہادتین - مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب - مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت ار

القول الصحیح - اردو نظم میں مسیح موعود کی دعاوی کا ثبوت قیمت ار

البرہان الصحیح - پنجابی نظم میں قیمت ۲ر

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے رہتا۔ قیمت ۶ر

غلامی - اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۳ر

فتح المبین - پنجابی نظم۔ دلائل وفات مسیح میں قیمت ۴ر

مور کہ سیدھ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں انکے جواب قیمت ار

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۱ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین قیمت ۲ر

جنگ مقدس - عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ قیمت ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار درشن - حضرت اقدس مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اسکا ثبوت - قیمت ۸ر

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت قیمت ۱ر

سیر پرند - تمام شکاریوں کے پرندوں کے صحیح مسلمات کا ذریعہ با تصویر ہو جائے گا

براہین احمدیہ جو حضرت صاحب نے اپنے اہتمام سے چھپوائی عہ کو مل سکتی ہے۔

عیسائی مذہب - عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب - تمام دعاوی مسیح موعود کا بالکل با محاورہ قیمت ...

معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں قیمت ار

نظم مستورات کا من اللہ دادن - نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں قیمت ہر ایک ۱ر

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ...

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح الرشید

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب سرمہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں۔ آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں۔ اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اسکے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی۔

حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلم شاہی طبیب ہیں یہی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنیکے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر تیار کیا ہے اور اب خاص و عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخہ ہیں اسلئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھکر بھیجا کریں۔ تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کرکے جو سرمہ انکے لئے تجویز کرینگے وہ بھیجدیا جاویگا۔ قیمت ممیرا قسم اول عہ۔ قیمت ممیرا قسم دوم سے ۱ر تولہ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی ماشی و سفید ماشی زرد و سبز قیمت ۸ر سے لے کر عہ سے عہ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ ۱ر سے ۸ر روپیہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ و پٹکہ تسری جس کو لوگ ریشمی بولتے ہیں ۱ر سے ۸ر تک میری دوکان میں موجود ہیں جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرکے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مترجم قرآن شریف

بپسندیدہ حضرت امیر المومنین ضمیمہ تفسیر کیساتھ جسکا سامنے رکھنا ضروری ہے خوشخط مجلد۔ قیمتی عہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں جن کی ہم بہم تو ہوں۔ کہ یہ واسطے یہ دوا ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے۔ قدرے ... لہذا اس جگہ ہم محیط اعظم کی عبارت ہم فارسی میں نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع تسیع مشتہی طعام۔ نافع بلغم و ریاح۔ بواسیر بادی و جذام و استسقا۔ ... ودق و شہوت ... و دافع ... سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول۔ سیلان منی ... وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہانتک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر پورے لوازمات کیساتھ انسان کھائے تو کبھی بوڑھا نہ ہو خیر یہ تو ایک مبالغہ ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے۔ صاحب لسان المفردات لکھتے ہیں کہ اس میں قوت تریاقیہ ہے جریان اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے۔ اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بقدر دو نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کرنی چاہیئے قیمت ایک تولہ عہ دو تولہ ۲ر۔ اور پانچ تولہ کی قیمت چار روپیہ ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ جلد منگوائیں۔

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑھیں۔ تو سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲ر معہ محصول ڈاک منگا کر پڑھیں چونکہ ۲ر کا وی - پی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے درخواست ۵ر سے کم نہ ہونی چاہیئے اور ۲ر کے ٹکٹ بھیجیں۔ نوٹ۔ ۲ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۲ جلدیں مفت دیجاویں گی۔

المشتہر

اخی عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ - ڈاکخانہ مانسہرہ۔

(ہزارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۰۹ء

جلد ۸ | نمبر ۲۶

سارے جہان سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورۂ اڈیٹر

(نمبر ۳)

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۴ و ۲۵ - ۱۵ - اپریل ۱۹۰۹ء)

ایک عجیب خواب موضع مذکا بیان پہلے ہوچکا ہے اسجگہ برادر محمد یعقوب صاحب نے اپنا ایک ان دنوں کا خواب سنایا۔ جب کہ وہ سلسلہ حقہ احمدیہ کے سخت مخالف تھے وہ فرماتے ہیں ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے دو درخت لگائے ہیں ایک کا نام میں نے مولوی محمد حسین رکھا اور دوسرے کا نام میں نے مرزا غلام احمد رکھا۔ جس کا نام مولوی محمد حسین رکھا تھا وہ تو خشک ہوگیا اور جس کا نام مرزا غلام احمد رکھا تھا وہ بڑا ہوا اور سرسبز ہوا۔

دشمن ذریعہ ہدایت ہوا جیسا کہ برادر محمد یعقوب صاحب کے احمدی ہونے کا واقعہ بیان کیا جاچکا ہے ایسے بہت سے واقعات ہوتے رہے کہ دشمن بدگو لوگوں کیواسطے راہنمائی کا موجب ہوتے ایسا ہی ایک واقعہ لودیانہ ہوا تھا جبکہ دعوے کے ابتدائی سالوں میں حضرت مسیح موعود وہاں تشریف رکھتے تھے ۔ تو ایک مولوی نے سر بازار نہایت جوش کے ساتھ اندھا ہوکر کہا کہ جو کوئی مرزے کو قتل کرے گا وہ فوراً داخل بہشت ہوگا اور ستر حوروں کا مالک بنے گا ۔ ایک جاٹ بھی کھڑا سنتا تھا ۔ مولویصاحب کا فرمانا بہر حال درست جان کر اس کے دل میں جوش اٹھا ۔ کہ چلو بہشت تو قریب ہے ۔ آخر ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے اگر ایسی آسانی سے بہشت مل جاوے تو ایک شخص کا مارنا کیا مشکل ہے ۔ فوراً اپنی لمبی لاٹھی اٹھائے پوچھتا پوچھتا حضرت کے مکان پر آ پہونچا ۔ اتفاق سے اسوقت حضرت اقدس تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ مردانہ مکان میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر فرمارہے تھے ۔ دروازے کھلے تھے ہر ایک شخص بلا روک اندر آسکتا تھا یہ بھی جا داخل ہوا اور لاٹھی کندھے پر رکھے ہوئے جا کر کھڑا ہوگیا کہ وار کرے ۔ حضرت کی تقریر کے الفاظ جو اس کے کان میں پڑے تو ان کو سننے کیواسطے ذرا کھڑا ہوگیا چند منٹوں تک اس کے کندھے سے لاٹھی ڈھیلی ہوگئی پھر بیٹھ گیا اور تقریر سنتا رہا جب تقریر ختم ہوگئی تو اس ملاں کو جو بازار میں وعظ کرتا تھا سخت گالی دے کر کہنے لگا کہ وہ کیا بکتا تھا یہاں تو سراسر نورانی کلام ہے آگے بڑھ کر بیعت میں داخل ہوا اور چلا گیا۔

پٹی پٹی ضلع لاہور میں ہے مگر چونکہ امرتسر سے پٹی کو ریل جاتی ہے اور راستہ یہی ہے اس واسطے میں ایکدن کے واسطے پٹی چلا گیا ۔ وہاں کے دوست مرزا غلام حیدر بیگ صاحب جو بڑے نیک آدمی تھے اور سلسلہ کے پرجوش خادم تھے ۔ فوت ہوچکے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے احباب کی درخواست ہے ۔ کہ ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھیں ۔ میں مرزا صاحب کے فرزندان مرزا جلال الدین و مرزا جمال الدین صاحبان سے ملا اور ان کے مکان پر ٹھہرا ۔ اس جگہ ایک دوست مستری غلام محمد ہیں ۔ جو بٹالہ کے بھائی پائینڈ سے کے فرزند ہیں ۔ ریل کے اسٹیشن پر بابو محمد طالب صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اور شیخ بابو محمد شریف صاحب برادر زادہ منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سے ملاقات ہوئی ۔ سب صاحبان بہت محبت اور اخلاص سے پیش آئے اور اکثر ریل کے چلنے تک ساتھ رہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو جزائے خیر دے ۔ مرزا محمد حسین بیگ صاحب بھی اسی جگہ قیام پذیر ہیں ۔ مگر بسبب مصروفیت معاملات زمینداری وہ باہر تھے ان کی ملاقات نہ ہو سکنے کا افسوس رہا ۔ اس جگہ مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم کے بڑے بھائی مرزا امیر بیگ صاحب سابق تھانہ دار رہتے ہیں انہوں نے میرے آنے کی خبر سنکر چند ایک سوالات لکھ کر بھیجے جو جواب ان کو لکھے گئے وہ فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کئے جاتے ہیں ۔ جواب کے اندر سوالات بھی اختصاراً بیان کئے گئے ہیں اس واسطے ان کے الگ لکھنے کی ضرورت نہیں مرزا صاحب کو بہت کہلا بھیجا گیا کہ وہ خود تشریف لاویں اور زبانی ان باتوں کو سمجھ لیویں ۔ مگر وہ نہ آئے بلکہ جتنی دیر میں وہاں رہا مسجد میں آنا بھی چھوڑ دیا

جواب خط مرزا امیر بیگ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مہربان من مرزا صاحب ۔ بعد السلام علیکم کے

اعتراض اول عرض ہے ۔ اول آپکا قلمی مسودہ اعتراضات جس میں آپنے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور بعض برادران احمدیہ

کی کتابوں میں سے چند حوالجات کی سند دریافت کی ہے اور نیز چند اعتراض فروعی رنگ کے کئے ہیں بدست قاضی محمد علی اور اس کے بعد آپکا خط ملا جس میں آپنے صرف انجیل کے حوالہ دکھانے پر زور دیا ہے جو انجیل آپنے ارسال فرمائی وہ مکمل نہ تھی اور قاضی محمد علی اس کو واپس لے گیا تھا کہ مکمل انجیل بدل کر لاوے مگر تا حال وہ واپس نہیں آیا افسوس ہے کہ میری کتابیں اس وقت میرے ساتھ نہیں کہ میں خود ہی حوالہ نکال کر آپ کو بھیج دیتا اور اب میں واپس جانیوالا ہوں اس واسطے آپکے سوالات اور خط کا جواب مجملاً عرض کرتا ہوں آپ اس پر غور فرما دیں اور اگر کوئی امر اس کے بعد بھی جواب طلب ہو تو آپ مہتمم قادیان کے پتہ پر خط لکھ سکتے ہیں۔ مجھے انشاء اللہ جواب دینے میں عذر نہ ہوگا اگرچہ میں آجکل دورہ پر ہوں تاہم قادیان میں میرا پتہ خط و کتابت کا ہمیشہ محفوظ رہتا ہے اور وہاں سے مجھے ڈاک پہنچتی رہتی ہے

خود آتے میں نے تو عرض کی تھی کہ آپ خود ہی تشریف لاتے بلکہ چند اور فہیم آدمیوں کو بھی ساتھ لاتے جو حق کی تلاش میں ہوں اور میں ان تمام سوالات کے جواب میں ایک تقریر کر دیتا۔ یہ آسان امر تھا۔ تھوڑی دیر میں سب باتوں کا جواب زبانی عرض ہو سکتا تھا۔ لکھنے میں اب کہاں تک میں لکھتا جاؤں۔ مگر آپنے اس کو پسند نہ فرمایا۔ میرا منشاء مباحثہ سے نہ تھا بلکہ صرف یہ کہ آپ میری باتیں سن لیتے پھر اپنی جگہ ان پر غور کر لیتے مگر آپ ایسا نہ کر سکے خیر آپ کی مرضی۔ میں مجبور نہیں کر سکتا۔

اور جو آپنے مجھے فرمایا ہے کہ میں اس مکان پر قیام نہ کروں اور آپکے پاس ٹھہروں۔ اس کیواسطے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جن امور کی طرف اشارہ کر کے آپ مجھے مرزا غلام حیدر بیگ صاحب کے مکان پر ٹھہرنے سے منع کرتے ہیں ان سے کچھ زیادہ یہاں کے بعض لوگ آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آپکے اندوختہ زمانہ ملازمت کی مکروہات کے متعلق چہ میگوئیاں کرتے ہیں مرزا غلام حیدر بیگ صاحب تو فوت ہو گئے وہ بہت ہی نیک آدمی تھے اون کی اولاد کو بھی میں نے بانمانہ اور باغیرت متعلق دین پایا ہے لیکن اگر ان

بڑا گناہ کونسا ہے میں ایسی کمزوریاں بھی ہوں جنکی طرف آپنے اشارہ فرمایا ہے۔ تب بھی میں آپ کی نسبت ان کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ

غداری اور بغاوت

کے اس بڑے گناہ سے بچے ہوئے ہیں جو فسق و فجور کی نسبت بہت زیادہ خدا کو ناراض کرنے والا ہے۔ انہوں نے خدا کے مامور کو مان لیا ہے اور حتے الوسع اوس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں آپ اس بات پر غور فرماویں اسکی مثال خود ظاہری دنیا میں موجود ہے۔ آج اگر کوئی شخص زنا۔ شراب اور چوری میں مبتلا ہوتا ہے تو گورنمنٹ اس کو سزا دیتی ہے مگر اس کی سزا ایسی سخت نہیں جیسی اس شخص کی ہے جو [illegible] وقت کی حکومت کا انکار کرتا ہے۔ ایک شخص کو [illegible] بانس [illegible] سرکاری [illegible] اصلی [illegible] بھی آپ کو [illegible] جرم [illegible] بازاروں [illegible] ہو کر [illegible] فوراً [illegible] بھیجا جاتا ہے جیسا کہ [illegible] بنگالیوں کا حال آپنے اخبار میں پڑھا ہوگا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو خدا کے مامور کا انکار کرتے ہیں۔ خدا ان پر سخت ناراض ہے کیونکہ انہوں نے خدا کے فرستادہ کا انکار کیا ہے وہ جہنم میں گرائے جائینگے جو کالے پانی سے بدتر ہوگا کیونکہ وہ صرف کالا پانی نہیں بلکہ سخت گرم بھی ہوگا جس سے بدن جھلس جائینگے اس سے ڈرنا چاہئیے۔ غرض اس سلسلہ کے مخالف [illegible] گناہ سے [illegible] ہوئے ہیں وہ بہت ہی سخت گناہ ہے۔

سوالات فروعی ہیں اب پیشتر اس کے کہ میں آپ کے سوالات کا جواب لکھوں یہ ظاہر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپکے تمام سوالات فروعی ہیں اور اصولی رنگ میں آپنے کوئی امر پیش نہیں کیا انسان کو چاہئیے کہ اول اصول کو دیکھے اگر ان کے متعلق تشفی ہو جاوے تو فروعات کا اختلاف چنداں قابل توجہ نہیں ہوتا اس قسم کے اعتراض کہ فلاں حوالہ جو مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اصل کتاب میں نہیں ملتا یہ ادنیٰ باتیں ہیں اور ایسے اعتراض کے سبب یہود و نصاریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سخت ٹھوکر کھائی ہے اور اب تک گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ جیسے [illegible] احمد والی پیشگوئی اور انجیل کی بعض کتابیں جن کا حوالہ اب توریت میں نہیں ملتا اور وہی بات جو کفار کیواسطے ٹھوکر کا موجب ہوئی ہے اسی کو آپ پکڑ بیٹھے ہیں۔ یہ مناسب نہیں کیونکہ یہ راہ بہت خوفناک ہے اور اس میں سخت ہلاکت کا اندیشہ ہے ایسا ہی یہ اعتراض کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ کچھ لکھا ہے اور دوسری جگہ کچھ لکھا ہے یہ بھی اپنی ہی سمجھ کی کمی ہے اور ایسے اعتراضات عیسائیوں نے بہت سے قرآن شریف پر بھی نادانی سے [illegible] کر دئیے ہیں۔

اصولی باتیں اگر آپ تلاش حق میں ہیں تو آپ سب سے اول حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کو دیکھیں کہ آیا وہ پاکیزہ اور مطابق شریعت ہے یا نہیں پھر ان کی اپنی خدمات کو دیکھیں کہ ہر ایک مذہب کا ابطال [illegible] لی انہیں توفیق عطا ہوئی ہے [illegible] کو نہیں ہوئی پھر جن لوگوں نے ان کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور اس تعلق میں پورے اترے ان کی حالت [illegible] کر دیکھیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان پر جو کثیر التعداد الہامات نازل کئے ان کا پورا ہونا دیکھیں۔ پھر اس نصرت کو دیکھیں جو خدا نے ان کی [illegible] وقت [illegible] تھا اور [illegible] وعدے [illegible] وصال کے وقت پایا کہ تمام [illegible] موجود [illegible] پھر خدا کی تائید اس بات میں دیکھیں کہ اس کی وفات پر یہ سلسلہ اسی طرح قائم ہے اور روز افزوں ترقی کر رہا ہے پھر ان معارف اور حقائق کو دیکھیں جو خدا تعالیٰ کی کتاب کے انہوں نے بیان کئے اور باوجود چیلنج دینے کے کوئی مولوی صوفی اس قسم کے معارف نہ لکھ سکا اس تمام کی شاندار باتوں کے بعد اگر کوئی بات کسی کی سمجھ میں نہ آوے تو یہ تقویٰ کے برخلاف ہوگا کہ وہ انکار کرے بلکہ صبر سے کام لینا چاہئیے اور انکار میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئیے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے [illegible] اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں [illegible] بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

نبی کی شناخت یعرفونه کما یعرفون ابناءھم۔ یہ آیت بہت [illegible] خبر ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انبیاء کی شناخت [illegible] سے ہوتی ہے بہت باریکیاں نکالنا جائز نہیں ہے۔ انبیاء کے متعلق جو نشانات اور دلائل صداقت کے ہوتے ہیں ان میں کسی قدر اخفاء اور غیب بھی رہ جاتا ہے کیونکہ بالکل غیب جس بات میں نہ ہو اس میں ثواب نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر نشانات پہلی کتابوں میں تھے۔ وہ سب پورے ہو گئے لیکن بعض باتیں ان میں بھی یہودیوں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو گئیں۔ مثلاً توریت میں پیشگوئی تھی کہ وہ تم میں سے تمہارے بھائیوں میں سے ہوگا اس کے معنے ظاہر ہیں کہ یہود بنی اسرائیل تھے اور وہ نبی بنی اسمٰعیل میں سے ہونیوالا تھا مگر دونو حضرت ابراہیم کی اولاد تھے اور بھائی تھے۔ مگر یہود نے یہی سمجھا تھا کہ آنے والا نبی یہودیوں میں سے ہوگا اس واسطے باوجود تمام نشانات کے انہوں نے ٹھوکر کھائی ایسا ہی اس زمانہ میں حضرت اقدس مرزا صاحب کے مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کے متعلق جس قدر نشانات تھے مثلاً کسوف خسوف۔ ستاروں کا گرنا

کے مختلف فرقوں میں چند کے نام لیکر مسٹر سترسنے یہ بیان کیا کہ گو یہ مذاہب ظاہر میں بڑے بڑے اختلاف رکھتے ہیں جن سے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں ہمیشہ کے لئے تفرقہ اور اختلاف کا بیج موجود ہے مگر دراصل یہ سارے مذہب ایک ہی اصل کی مختلف شکلیں ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے وصل کی غلط فہمی کی وجہ سے اس پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو موجب رنجش اور فساد ہوتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے ہی مذہب کی غلط فہمی کی وجہ سے دوسروں پر اعتراض کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ مسٹر سترسے نے یہ بیان کیا کہ اس کانونشن یعنے مذہبی جلسہ کی اصلی غرض ایسی غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا تاکہ ہم سب اپنے اپنے مذہبوں کو اور ایک دوسرے کے مذہب کو بہتر سمجھنے کے قابل ہوجاویں اور فساد، بغض اور کینے درمیان سے اٹھ جاویں۔ اس سے اُدھر بابو صاحب نے یہ کہا کہ ایسے مذہبی جلسوں کے لئے ہندوستان سے بڑھ کر اور کوئی ملک موزوں نہیں ہے جہاں مختلف مذہبی فرقے ایک عادل اور بے تعصب گورنمنٹ کے ماتحت امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے اپنے مذہب کا وعظ کر رہے ہیں اور چونکہ کبھی کبھی مختلف مذہبی فرقوں کے باہمی اتحاد میں رخنہ اندازی ہو کر فساد کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے بھی ایسے جلسوں کا ہونا ضروری ہے اور ملک کے دور دراز حصوں سے جس طرح ڈیلیگیٹ بھیجکر اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی ہے یہ امید دلاتی ہے کہ جس غرض کے لئے یہ جلسہ کیا گیا ہے وہ ایسے متواتر سالانہ جلسوں سے ضرور حاصل ہو کر رہے گی۔

مسٹر ستر کی تقریر کے بعد مہاراجہ دربھنگہ نے جو اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تجویز کئے گئے تھے اپنی افتتاحی تقریر پڑھی اس تقریر میں مہاراجہ صاحب نے یہ بتلایا کہ اس قسم کی کانفرنسیں جو اغراض رہبا کے لئے ہوں ہمیشہ سے ہوتی چلی آتی ہیں ابتدا میں برہمن دوسرے لوگوں کو ایسی کانفرنسوں میں شامل ہونے کی اجازت نہ دیتے تھے مگر بدھ مذہب کے پھیلنے سے ہندو سوسائٹی میں ایک بڑا تغیر واقع ہوا۔ اور سب سے پہلا مذہبی کانفرنس جو باقاعدہ طور پر ہوا وہ تھا جو ۵۴۳ قبل مسیح میں بدھ مذہب کے پیروؤں نے بمقام راجگیر (بہار) کیا دوسرا کانفرنس انہوں نے ہی ایک سو سال بعد منعقد کیا اور تیسرا کانفرنس بدھ مذہب کا راجہ اشوک کے ماتحت ۲۴۵ قبل مسیح میں پٹنہ میں ہوا۔ چوتھا کانفرنس پہلی صدی عیسوی کے قریب جالندھر میں ہوا۔ ساتویں صدی عیسوی میں راجہ ہرشوردھن ہر پانچ سال بعد مذہبی کانفرنس کیا کرتا تھا۔ اسی طرح پر جین مت کے پیرو مذہبی کانفرنس کیا کرتے تھے جن میں سب سے مشہور وہ کانفرنس ہے جو دوسری صدی عیسائی میں متھرا میں ہوا۔ شنکراچارج اور ایک شخص پہلے برہمن معاصرین تھے جنہوں نے مذہبی کانفرنسوں کی ٹھیک طرح پر منعقد کئے جانیکی حمایت کی۔ اگرچہ ان کا مقصد مذہبی فتح کا حاصل کرنا تھا۔ مگر جو مذہبی کانفرنس وہ کرتے تھے ان میں اس وقت کے موجودہ سب مذاہب کے پیروں کو بلاتے تھے۔ پھر اکبر بادشاہ کے زمانے میں ہم مختلف مذاہب کے پیروؤں کی کانفرنسوں کا ذکر پاتے ہیں اور زمانہ حال میں شکاگو اور وینس میں مذاہب کے پارلیمنٹ منعقد ہوئے ہیں اور ایسے کانفرنس وقتاً فوقتاً یورپ کے دوسرے حصوں میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد مہاراجہ صاحب نے یہ بیان کیا کہ مذہب انسان کی فطرت میں مرکوز ہے۔ دنیا کے کسی حصہ میں چلے جاؤ۔ اور ادنے سے اعلےٰ تہذیب یافتہ قوموں سے لیکر ادنے سے ادنے درجہ کے لوگوں کو دیکھ لو ایک اعلےٰ طاقت کی ہستی کو سب جگہ تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ سب مذاہب اس تلاش کو ظاہر کرتے ہیں جو انسان کی فطرت میں اپنے خالق حقیقی کے لئے رکھی گئی ہے اور سب کا مقصد یہی ہے کہ وہ خدا کو پائیں مگر خدا ان سب میں موجود ہے اور وہ ان تمام مذاہب کے ذریعے اپنے بندوں کو ایک ہی طرف لیجا رہا ہے اگرچہ وہ وقت نزدیک نہ ہو لیکن سب کے سب انسان مختلف راہوں سے ایک ہی وسیع مذہب کی طرف حرکت کر رہے ہیں اور وہ مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سب کا مالک اور تمام انسان بھائی بھائی ہیں اسی صداقت پر انسانوں کو پہنچانے کے لئے ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں اس کے بعد پریزیڈنٹ نے سرسری طور پر بڑے بڑے مذاہب کا ذکر کیا۔ اسی ذکر میں اسلام کے متعلق یہ کہا۔

"اسلام کا مفہوم یہ ہے کہ انسان صدق دل سے اپنے تئیں اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کا تابع ہو جاوے۔ جلیل الشان نبی عرب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام مسلمانوں کے لئے پانچ فرائض کا بجالانا ضروری قرار دیا ہے۔ اول یہ ایمان کہ خدا ایک ہے۔ دوسرے پانچ نمازوں کا ہر روز ادا کرنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان کے روزے رکھنا۔ اس مذہب کا ایک ضروری عقیدہ ہے جس میں انسان کو یہ تعلیم دیگئی ہے کہ اس کو اپنی زندگی مفید اور نیک کاموں میں صرف کرنی چاہیئے اور وقت کو لہو ولعب اور فضول کاموں میں ضائع نہ کرنا چاہیئے ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمدن کے مختلف مراتب میں دولتمند گویا غریب آدمی کا قدرتی محافظ ہے اور غریب آدمی دولتمند کی میز پر بیٹھ سکتا ہے۔ مسلمان سوسائٹی میں امرا اور غرباء کے درمیان کینہ انگیز تفاوت اور امتیاز کہیں نہیں رکھا گیا اور کم سے کم چالیسواں حصہ مال کا غربا کی امداد کے لئے دیا جاتا ہے یہ عظیم الشان مذہب اسلام کی خالص اور سچی تعلیم ہے۔"

دوسرے مذاہب اور ہندو مذہب کا ذکر کرنے کے بعد اور ڈیلیگیٹوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مہاراجہ صاحب نے اپنی تقریر کو ان الفاظ پر ختم کیا کہ "انجام کار ایک ہی مذہب رہ جائیگا جو خدا کی محبت اور انسان کی محبت کا اظہار ہوگا۔ خدا کرے کہ یہ مذاہب کی پارلیمنٹ دنیا کی تاریخ میں اس عظیم الشان دن کے لانے کا ذریعہ ہو۔" پریزیڈنٹ کی افتتاحی تقریر کے بعد جلسہ کی اصل کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے یہودی مذہب پر مضامین پڑھے گئے یہودی مذہب پر تین مضمون پروگرام میں درج تھے جن میں سے پہلا مضمون مسٹر اسحٰق اور دوسرا مسٹر کوہن نے پڑھا۔ مسٹر اسحٰق کا مضمون دلچسپ تھا نہ اس لئے کہ راقم مضمون نے یہودی مذہب کی اصل حقیقت کو پیش کیا بلکہ اس لئے کہ اس نے یہودی مذہب کی طرف وہ باتیں منسوب کیں جو آجکل تعلیمیافتہ گروہ میں عمدہ مذہب کی اچھی صفات سمجھی جاتی ہیں اس مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ یہودی مذہب کی بنا معجزات یا کسی مخفی امر پر نہ تھی بلکہ یہ ایک بیّن الثبوت قومی مذہب تھا۔ یہودی مذہب کا اصل الاصول یہ تھا کہ ایک قادر مقتدر ہستی خدا تعالےٰ پر ایمان لایا جاوے ایک ہی شریعت ہو اور سب انسان برابر ہوں۔ فاضل مضمون نویس نے سامعین کو یہ بھی یقین دلانے کی کوشش کی کہ یہودی مذہب کی سب سے بڑی کوشش اور اہم ترین مقاصد ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ربوبیت عامہ کے نیچے تمام انسانوں کو عام صلح اور نیک اندیشی اور روشنی کے نیچے لاکر ایک ہی اخوت کے سلسلہ میں منسلک کیا جائے اس نے یہ بھی بیان کیا کہ اسلام اور عیسائی مذہب یہودی مذہب سے نکلے ہیں اور مسیح اور (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے یہودی مذہب کی تمام عمدہ باتوں کو اپنے مذہب میں لے لیا ہے۔ یہودی مذہب یا یہودی قوم کی ایک یہ بھی خوبی بیان کی گئی کہ گو وہ تین ہزار سال سے ہر طرف سے مار ہی کھاتے چلے آتے ہیں۔ اور خصوصاً عیسائیوں کے نیچے کئی صدیوں تک وہ سخت مظالم اور تکالیف اور اذیت کا نشانہ بنے رہے مگر انہوں نے اپنی قومیت اور مذہب کو کھویا نہیں۔

یہودی مذہب کے بعد زردشتی مذہب۔ بدھ مذہب۔ جین مذہب اور برہمو مذہب پر مضامین پڑھے گئے۔ بدھ مذہب پر ایک پرچہ سوامی بدھرم پال کا تھا۔ یہ سوامی صاحب امریکہ میں بھی ہو آئے ہیں۔ جب ان کے مضمون کی باری آئی تو بجائے اپنا مضمون سنانے کے انہوں نے ایک غیر متعلق لکچر دیا

شروع کردیا جس میں اسنداد اور اطمینان قلب پر زور تھا پریزیڈنٹ نے اس موقعہ پر اخلاقی جرأت سے کام لے کر سوامی صاحب کو لکھا کہ اس طرح پر لکچر دینے کی اجازت نہیں جو مضمون پہلے لکھا ہوا ہے وہ پڑھ کر سنایا جاوے۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہی لکچرار جو ابھی جوش وخروش سے اطمینان قلب کا وعظ کہہ رہا تھا صرف اتنی اور بالکل واجب بلکہ ضروری ہدایت پر ایسا گھبرایا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے اور منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا اور اسی اضطراب کی حالت میں وہ اپنی جگہ پر آبیٹھا اور مضمون نہ سنایا۔ مسٹر متر نے اسی موقعہ پر کھڑے ہو کر یہ ظاہر کیا کہ ہم نے کوئی ناواجب مطالبہ نہیں کیا بلکہ یہ ضروری ہے کہ قواعد کی پابندی کی جاوے ورنہ ہر ایک شخص بجائے اصل مضمون کو پڑھنے کے جو جی میں آیا کہہ دیگا۔ اس کے بعد دوسرا مضمون شروع کیا گیا جس کے ختم ہونے کے بعد سوامی ہرمیال کے ایک دوست نے معذرت کر کے مضمون کے سنایا جانے کی اجازت چاہی چنانچہ وہ مضمون پڑھا گیا اس واقعہ کے ذکر کرنے سے میری غرض یہ ہے کہ لفاظی اور چیز ہے اور حقیقت اور چیز بہت لوگ ہیں جو اس زمانہ میں صرف لفظوں سے لوگوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور بہت ہیں جو صرف لفظوں سے ہی خوش ہو جاتے ہیں مگر اصل حقیقت موقعہ پر معلوم ہوتی ہے۔ بدھ مذہب خدا کی ہستی کے انکار میں دہریت تک پہونچ گیا ہے۔ یہ الزام گوتم بدھ پر نہیں کیونکہ اس کی قبولیت بتاتی ہے کہ وہ ایک راستباز آدمی تھا۔ مگر اس کے بعد بدھ مذہب نے یہ رنگ اختیار کرلیا ہے جس میں اللہ تعالے کا انکار پایا جاتا ہے سو لفظ تو ان کے پاس بہت ہیں مگر ان لفظوں کے نیچے حقیقت کچھ نہیں۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

دوسرے دن کی کارروائی بھی بارہ بجے شروع ہوئی پہلے دن کی کارروائی میں اس قدر امر اور قابل ذکر ہے کہ سوائے پہلے پرچے کے جو یہودی مذہب پر پڑھا گیا اور جس کی طرف شائد اس لئے نیا پرچہ ہونے کی وجہ سے سامعین نے بہت توجہ کی باقی پرچے عموماً بے توجہی سے سنے گئے اور جب مضامین پڑھنے والوں نے سامعین کی بے توجہی کو دیکھ کر بھی اپنے مضمون کو ختم نہ کیا تو یہ غیر مہذبانہ طرز اختیار کی گئی کہ تالیاں پیٹ کر مضمون پڑھنے والے کو خاموش کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس بے توجہی کے وجوہات بہت سی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر سب سے بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ خود کانفرنس کے لئے کوئی خاص مضمون تجویز نہیں کیا گیا۔ جو لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہوتا۔ ایسے مذہبی مجمع کے لئے مناسب یہ تھا کہ ایک یا زیادہ سوال تجویز کئے جاتے اور ان کے جواب مختلف مذاہب کے حامیوں سے طلب کئے جاتے اس سے سننے والوں کو بھی ایک اشتیاق پیدا ہوتا اور لکھنے والے بھی زیادہ محتاط ہوتے اپنے فرقہ یا مذہب کے حالات عقائد وغیرہ کے متعلق مضمون لکھنا اور وہ بھی اس قدر کہ آدھ گھنٹہ میں سنایا جاسکے۔ اس میں لکھنے والوں کے لئے بھی مشکلات تھیں اور سننے والے بھی حیران تھے کہ عموماً وہی باتیں ان مضامین میں پیش کی گئیں جو روز سنتے تھے۔ میری رائے میں اس جلسہ کے مضامین میں زیادہ دلچسپی سامعین کی طرف سے نہ ہونے کی بڑی وجہ یہی تھی۔ توجہ کو ایک طرف لگانے کے لئے کوئی بات اس توجہ کے کھینچنے والی ضرور ہونی چاہیئے اور وہی ان مضامین میں موجود نہ تھی ایک شخص نے بدھ مذہب پر مضمون شروع کیا تو سوائے بدھ کے قصہ کے اور کوئی تذکرہ نہیں ایسا ہی ہر ایک مضمون [illegible] اختیار کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر مضامین میں ضروری دلچسپی پیدا نہ ہوئی اور اکتا گئے ہوئے ناظرین نے بعض وقت تنگ ہو کر اس طرز سے مضمون پڑھنے والے کو بند کرنے کی کوشش کی جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔

دوسرے دن کی کارروائی کا ابتداء عیسائی مذہب سے ہوا۔ [illegible] نرندرو ناتھ سین بہادر کی تقریر کا خلاصہ جنہوں نے اس دوسرے جلسہ کا افتتاح کیا یہ تھا کہ مذہبی کانفرنس ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جبکہ اس ملک کے لوگوں کا قومی احساس از سر نو زندہ ہوا ہے مگر اس قومی سپرٹ میں نئی روح پیدا ہونے سے ہماری ذمہ واریاں اور بھی بڑھ گئی ہیں اور جو سوال اس وقت ہمارے سامنے پیش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی قومی زندگی کو کس راہ پر چلائیں کہ اس کی ترقی صحیح اصول پر ہو۔ مذہب کے سوال کو قوم بنانے کے سوال سے بڑا بھاری تعلق ہے۔ اب تک ہمارا ایک پولیٹیکل کانگریس اور کئی پولیٹیکل کانفرنسیں سال بہ سال ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ تمدنی کانفرنس ٹمپرنس کانفرنس اور ایسی کانفرنسیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ مگر ہمارے مذہب کا کیا حال ہے؟ کیا ایک مذہبی کانفرنس سب سے زیادہ ضروری امر نہیں ہے؟ کیا اس سارے پولیٹیکل کام نے جو اب تک ہم نے کیا ہے ہندو مسلمانوں کے فسادوں یا سنی شیعہ کے فسادوں کا خاتمہ کر دیا ہے؟ لیکن اگر ہم مذہب کی طرف اس قدر توجہ کرتے تو مذہب کے ذریعہ سے ان فسادوں کا خاتمہ ہو سکتا تھا۔ دوسری طرف دیکھو کہ مذہب کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے درمیان کس قسم کی بدیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جن مشکلات میں سے ہندوستان اس وقت گذر رہا ہے وہ لامذہبی اور مذہب سے خالی تعلیم کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہیں؟ یہ انارکسٹ تحریک جو اس وقت ہمارے درمیان پیدا ہو گئی ہے لامذہبی کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ پس ایک غور کرنے والا انسان آسانی سے دیکھ سکتا ہے کہ ایک ایسا مذہبی جلسہ جیسا ہم آج کر رہے ہیں وہ ہر قسم کے جلسوں اور تحریکوں سے بہت بڑھ کر مفید ہے اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے تو وہ ایک مذہبی کانفرنس یا مذہبی کانونشن ہے .... یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کلکتہ میں بہت ہی تھوڑی ایسی انسٹیٹیوشنیں ہیں جو مذہب کے لئے قائم کی گئی ہوں .... یہ ایک یقینی بات ہے کہ آئندہ چند ہی سالوں میں ہم ہندوستان میں ایک مذہبی تجدید کی خوش کرنے والی آوازیں سنیں گے۔ ہمیں اپنے سامنے ایک نئے زمانہ کا آغاز نظر آتا ہے"

اس افتتاحی تقریر کے بعد پادری ہربرٹ اینڈرسن نے اپنا مضمون عیسائی مذہب پر پڑھا۔ ابتدا میں پادری صاحب نے یہ بیان کیا کہ عیسائی مذہب کی بنیاد چند تاریخی واقعات پر ہے اس تاریخی منبع سے نکل کر عیسائی مذہب خدا کی وحی پر مبنی ہونے کا دعوے کرتا ہے اور اس میں اصولی طور پر ایک مقدس اور اپنے آپ کو ظاہر کرنے والے خدا کو ماننا پڑتا ہے اور یہ ایک کفارہ کا مذہب ہے۔ کفارہ کو بیان کرنے کے بعد پادری صاحب نے فرمایا کہ اگر تاریخی طور پر عیسائی مذہب کی ترقی کو دیکھا جاوے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس مذہب نے دنیا میں بغیر تلوار کی مدد کے استحکام حاصل کیا۔ اور ابتدائی صدیوں میں باوجود حکومت کی مخالفت اور ایذا رسانی کے یہ مذہب ترقی کرتا رہا اس مذہب میں کبھی کوئی دنیوی کشش نہیں ہوئی (اس کی صداقت پر پادری صاحبان کے مذہب پھیلانے کے موجودہ طریق کافی گواہ ہیں) اس مذہب نے جن ملکوں میں قدم رکھا وہاں کے سوشل انسٹیٹیوشنوں میں کوئی دخل نہیں دیا اور نہ ہی ان کی رسوم اور رواجوں کو چھیڑا۔ بشرطیکہ ان میں بت پرستی نہ ہو یا خلاف اخلاق و انصاف نہ ہوں۔ اس مذہب کی حقیقت بیان کرتے ہوئے پادری صاحب نے یہ کہا کہ عیسائی مذہب کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ انسانی فطرت کی مخفی گہرائیوں سے پیدا ہوا ہے۔ نہ ہی یہ کوئی زندگی کا فلسفہ ہے اور نہ ہی کوئی علمی سلسلہ ہے بلکہ اس کا دعوے یہ ہے کہ اپنے بانی کی ذات میں یہ مجسم صداقت ہے۔ عیسائی مذہب کے بانی کا ذکر کرتے ہوئے پادری صاحب

بیٹھے تھے۔ اور یہاں جہاں سے خواجہ صاحب گذرتے تھے وہ سب انکو مبارکباد دیتے تھے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جلسہ کے تین دنوں میں کسی اور مضمون سنانے والے کے متعلق نہیں ہوتی۔ ابھی مضمون سنانے ہوتے دس پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے۔ اور دوسرے مضمون سنانے والوں کو منتظم کمیٹی کے سکرٹری ہمارے پاس ایک رقعہ لائے اور یہ دریافت کیا کہ آپ کتنے دن اور یہاں ٹھہر سکتے ہیں یہ رقعہ مسٹر متر پریزیڈنٹ منتظم کمیٹی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس میں انہوں نے سکرٹری کو یہ لکھا تھا۔ مد انکی بہتر گنہ یا لعل۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی سے بدقرادیان سے ... انتے ہیں یہ کہا جاوے کہ وہ کسی اور جگہ پر مثلاً ودیکانند سوسائیٹی میں لیکچر دیں" چنانچہ اسی غرض کے لئے سکرٹری مذکور نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہم کتنے دن اور ٹھہر سکتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے ان کو کہا کہ ہم زیادہ سے زیادہ ۱۲ - اپریل تک یہاں ٹھہر سکتے ہیں اور ۱۲ - اپریل کی شام کو یہاں سے ہمارا روانہ ہو جانا ضروری ہے۔ اس جواب پر مسٹر متر اور ان کے معاونین نے یہ کہا کہ ۱۱ - اپریل کی شام کو تو کانوکیشن ختم ہو گی اور صرف ایک دن کا وقفہ لیکچر کے اشتہار اور اس کے متعلقہ ضروری انتظاموں کے لئے کافی نہیں ہے پھر انہوں نے یہ کہلا بھیجا کہ آپ لوگ پھر کسی دوسرے وقت پر زحمت اٹھا کر آویں اور یہاں کئی لیکچر دیں کیونکہ بہت لوگ آپکے سننے کے مشتاق ہیں۔

اثنائے مضمون میں ایک جگہ پیغام صلح کا بھی ذکر آیا تھا اور اسی موقعہ پر جناب خواجہ صاحب نے یہ کہدیا تھا کہ اس رسالہ کی چند انگریزی کاپیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لیکچر کے بعد جو لوگ چاہیں لے سکتے ہیں چنانچہ تین چار سو رسالہ دست بدست تقسیم ہو گیا مگر اتنے بڑے جلسہ میں اتنی کاپیوں سے کیا ہو سکتا تھا۔ بہت لوگ مانگتے رہے مگر کوئی کاپی باقی نہ رہی تھی۔ اس مضمون کے بعد بنگالی زبان میں مولوی میر الدین احمد صاحب کا مضمون سنایا گیا۔ پھر سکھ مذہب تھیوصوفی اور بیلود ہرم پر مضامین سنائے گئے لیکن چونکہ بعض لوگ جن کے نام پروگرام میں درج تھے۔ جلسہ میں حاضر نہ ہو سکے۔ اس لئے قریب ساڑھے پانچ بجے آج کی کارروائی ختم ہوئی۔

جلسہ برخاست ہونے پر مسٹر متر نے بڑی خوشی سے میرے پاس آکر یہ کہا کہ آپکا پرچہ بہت اعلیٰ درجہ کا تھا ایک یوروپین صاحب نے جو جلسہ میں حاضر تھے خواجہ صاحب سے کہا کہ میں یہ سنکر بہت خوش ہوا کہ آپنے عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دیا اور اگر کوئی صداقت مجھے آپکے مذہب سے مل سکے تو میں اسے لینے کے لئے تیار ہوں بنگالی نوجوان رستہ میں ہم سے ملتے تھے اور بڑی خوشی سے حال دریافت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم آپکے سلسلہ کے حالات سننے کے مشتاق ہیں وہ یہ بھی تعجب سے کہتے تھے کہ اسلام کی تعلیم ایسی عجیب ہے کہ تمام مسلمان اس کا کیا نقشہ پیش کر رہے ہیں رات کو ہنگہ کی کوٹھی پر ڈیلیگیشون کی کمیٹی ہوئی جسمیں میں اور خواجہ صاحب بھی کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ مذہبی جلسہ سال بسال ہوا کرے بذہ سال دسمبر یا جنوری میں مدراس یا بمبئی میں یہ جلسہ ہو ایک مستقل کمیٹی اس جلسہ کے انتظام کیلئے تجویز کی گئی جس میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ممبر مقرر ہوئے اس کمیٹی میں مہاراجہ دربھنگہ سے ملاقات ہونے پر مہاراجہ صاحب نے پھر ہمارے مضمون کا خوشی سے ذکر کیا اور کہا کہ آپنے نہایت پاکیزہ الفاظ میں اپنے مضمون کو ادا کیا اور یہ خواہش ظاہر کی اور اور بھی بہت سے لوگوں نے اثنائے قیام کلکتہ میں یہی خواہش ظاہر کی کہ ہماری طرف سے کچھ اور لیکچر سلسلہ کے متعلق ان مضامین پر ہوں جن کا ذکر مضمون میں تھا اس لئے پہلے یہ ارادہ کیا گیا تھا کہ ماہ مئی کے اخیر میں چند لیکچروں کا انتظام کیا جاوے۔ مگر چونکہ گرمیوں کے موسم میں کلکتہ جیسے مقام میں اجتماع میں بہت دقتیں ہوتی ہیں اس لئے مزید غور کر کے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اخیر اکتوبر یا نومبر میں چند لیکچروں کا کلکتہ میں انتظام کیا جاوے اور خواجہ صاحب کے ساتھ بعض اور دوست بھی جائیں۔ پیغام صلح کلکتہ میں بہت ہی قبولیت کی نظر سے دیکھا گیا اور پنجاب کے اہل ہنود کے خلاف جنہوں نے ایسے عجیب پیغام کو بھی تنگدلی سے سنا کلکتہ کے لوگوں نے بہت فراخدلی سے پیغام صلح کو پڑھا اور اسپر خوشی ظاہر کی اور بظاہر وہ لوگ اس پیغام کو قبول کرنے کیلئے تیار نظر آتے تھے امید ہے کہ ہماری طرف سے کافی تحریک ہونے پر حضرت مسیح موعودؑ کا وہ مبارک منشاء پورا ہو جاویگا جو پیغام صلح میں آپکے مد نظر تھا۔

تیسرے دن کا اجلاس اس مذہبی جلسہ کا حسب معمول بارہ بجے شروع ہوا اور ہندو مذہب کے مختلف فرقوں پر مضامین پڑھے گئے۔ آج ہی آریہ سماج پر بھی ایک مضمون تھا مگر جو صاحب اس مضمون کے پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ دو چار منٹ میں سوامی دیانند کے مختصر حالات بیان کر کے پرچے کو میز پر رکھدیا ان کے ساتھ ہی انکی اس کارروائی سے حیران تھے۔ وشنو ازم پر پاندہ بہارتی نے مضمون پڑھنا تھا مگر انہوں نے بھی بجائے مضمون پڑھنے کے ایک لیکچر بت پرستی پر دیا جسمیں یہ کہا کہ سب انسان بت پرست ہی ہوتے ہیں کوئی ایک قسم کی بت پرستی کرتا ہے کوئی دوسری قسم کی اور ہمیں اپنی بت پرستی پر بہت فخر ہے کیونکہ جب تک محبوب چیز کے بت کا تصور دل میں نہ لایا جاوے کمال محبت حاصل نہیں ہو سکتا اور جب بت پرستی نے ایسے ہندو پیدا کر دئے ہیں جیسے آج اس ہال میں موجود ہیں اس بت پرستی پر جسقدر ناز کیا جاوے بجا ہے۔

ان تین دنوں کے اجلاس کے ساتھ مذہبی کانوکیشن کا اس سال کے لئے خاتمہ ہوا جہاں تک میں دیکھتا ہوں اس مذہبی جلسہ میں جو کامیابی اللہ تعالٰی نے اس سلسلہ کو عطا کی وہ ہمہوتسو والی کامیابی کی طرح ہے گو جو مضمون اس جلسہ میں پڑھا گیا وہ اس مقدس دل سے نہ نکلا تھا جو اللہ تعالٰی کی وحی کا سرچشمہ تھا بلکہ آپکے ہی بعض خیالات اور مضامین کو مختصر طور پر آپکے ایک ادنیٰ خادم نے اپنے الفاظ میں جمع کیا تھا۔ گو اس کے پڑھا جانے کیوقت وہ مؤید اور منصور امام پیچھے دعائیں کرنے کے لئے موجود نہ تھا اور گو اس کی کامیابی کی پیش از وقت خبر دینے والا کوئی نہ تھا بلکہ ایک تذبذب کی حالت میں ہم لوگ لاہور سے روانہ ہوئے تھے مگر چونکہ اللہ تعالٰی اس سلسلہ کے قدم جمانا چاہتا ہے اور گو ہمارا وہ پیارا امام اٹھایا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرتوں اور تائیدات کو نہیں روکا اس لئے آلہی تصرف نے اس مضمون میں بھی قبولیت پیدا کر دی تاکہ اسکے خادم خدا تعالیٰ کے ان تصرفات اور نصرتوں اور تائیدات کو دیکھکر اپنے کام میں اور بھی زیادہ ہمت اور جوش سے لگ جاویں جلسہ مہوتسو میں اور پھر اس جلسہ میں اس قسم کی کھلی کھلی کامیابی بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک دلیل ہے کیونکہ آپ کسی بناوٹ سے اپنی باتوں کو پیش نہ کرتے تھے بلکہ آپکی باتیں سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل۔ کا مصداق تھیں آپ صدق دل سے یہ بات چاہتے تھے کہ مختلف مذاہب جمع ہو کر اپنی اپنی خوبیوں کو پیش کریں تاکہ طالبان حق کیلئے سچے مذہب کی شناخت کا راہ کھل جائے تعصب میں مبتلا لوگوں نے آپکی راہ میں بہت سی روکیں ڈالنی چاہیں اور ڈالیں مگر اللہ تعالیٰ نے آپکے سب ارادوں کو آپکی زندگی میں بھی پورا کیا اور اب آپکے وصال کے بعد بھی پورا کر کے دکھا رہا ہے وہ مذہبی جلسہ جس کیلئے آپکے دل میں تڑپ تھی تاکہ لوگ آپکی باتوں کو سن سکیں وہ گو قادیان میں نہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے اسباب پیدا کر دئے اور آپکے منشاء کو جسطرح ۱۸۹۶ء میں پورا کر کے دکھایا اسی طرح آج بارہ سال بعد پھر اسی منشاء کو پورا کر کے دکھا دیا مگر کوشش شرط ہے

بکوشید ای جوانان تا بدین قوت شود پیدا + اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں ان احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس سلسلہ کے خادموں کیلئے تکلیف اٹھائی سب سے پہلے قابل شکریہ کلکتہ کی مختصری مگر پر جوش جماعت ہے اس جماعت کے سکرٹری شیخ غلام نبی صاحب ہیں انہوں نے اور ان کے دیگر احباب نے جنمیں حکیم محمد عمر صاحب فیروزپوری بھی ہیں جو آجکل کلکتہ میں مقیم ہیں بہت ہی اخلاص اور محبت سے خدمت کی اور ہر ایک تکلیف کو راحت سمجھ کر کام کیا۔ شیخ غلام نبی کیلئے احباب دعا بھی کریں کیونکہ وہ آجکل کسیقدر مالی ابتلاء کے نیچے ہیں جماعت کلکتہ نے بہت اصرار کیا کہ ہم لوگ انکی خدمت میں بھی حاضر ہوں اور ایسا ہی جماعت مونگھیر نے جہاں سے نہ صرف متواتر خطوط اور تاریں ہی آئیں بلکہ انہوں نے پہلے سید ارادت حسین صاحب کو اور پھر ایک خاص آدمی بھی اسی غرض کے لئے بھیجا مگر افسوس ہے کہ فرصت نہ ہونے کی وجہ سے ہم کہیں نہ جا سکے اگر پہلے سے یہ اطلاع ہوتی تو ایسا انتظام ہو سکتا تھا کہ ہم ان احباب کی خدمت میں حاضر ہو کر خوشی حاصل کرتے۔ امید ہے کہ کسی دوسرے موقعہ پر جب کلکتہ جانا ہوا تو انشاء اللہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے بھی وقت نکل سکیگا۔ انبالہ میں جاتے ہوئے شہر اور چھاؤنی کی جماعتیں اور منشی محمد یوسف صاحب اور بابو عبد الرحمان صاحب سٹیشن پر تشریف لائے اور واپسی پر ٹھہرنے کیلئے اصرار کیا اور لودیانہ سے منشی محمد شفیع صاحب نے تار دی کہ واپسی پر وہاں ٹھہریں مگر ان تمام مخلص احباب سے معذرت خواہی ہی کرنی پڑی انبالہ شہر اور چھاؤنی کے دوست واپسی پر بھی سٹیشن پر تھے لودیانہ کے سب دوست بھی سٹیشن پر تھے اور وہاں صرف گاڑی بدلنے کے لئے خاکسار راقم کوئی دو گھنٹہ کیلئے ٹھہر بھی گیا تھا۔ بنارس میں مولوی الٰہی بخش صاحب کو خط لکھا گیا تھا مگر وہ کسی وجہ سے سٹیشن پر تشریف نہ لا سکے کلکتہ میں منشی انوار حسین خان صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جن کے صاحبزادہ وہیں ملازم ہیں اثنائے کلام میں منشی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے لڑکوں کو کہا کہ اگر تم قادیان میں پڑھو گے تو میں خرچ دونگا ورنہ نہیں دونگا چنانچہ ان کے دونوں صاحبزادے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

چہ گویم بانو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۰ | دوا بینی شفا بینی بعرض دار الامان بینی

جلد ۸

مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

(نمبر ۵)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷ - ۲۲ اپریل)

نامۂ منظوم

لودہی ننگل میں جناب مولوی نور احمد صاحب نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پورانا منظوم خط دکھایا جو حضرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ خط ۱۸۷۳ء کا لکھا ہوا ہے جس کو اب چھتیس ۳۶ سال گذرے ہیں اس خط کے لکھنے کا سبب مولوی صاحب نے یہ سنایا کہ ان کے والد مولوی اسد اللہ صاحب کو ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے صاحبزادگان کو تعلیم دینے کے واسطے ملازم رکھا تھا اور بعض اسباب ایسے ہوئے کہ مولوی صاحب چند روز وہاں رہ کر واپس چلے آئے قادیان کے ایام میں مولوی صاحب کا حضرت اقدس کے ساتھ بعض مسائل دینی پر مباحثہ ہوا تھا اسی کے متعلق مولوی صاحب نے واپسی پر حضرت کی خدمت میں ایک منظوم خط لکھا تھا یہ جواب نظم میں حضرت نے فوراً لکھ دیا تھا اس نظم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت تھی اور آنحضرت کی زندگی کے آپ کس قدر قائل تھے کیونکہ اس زندہ کے فیضان کو آپ اپنے دل میں ہر وقت محسوس کر رہے تھے مولوی نور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے یہ نظم مجھے دیدی کیونکہ اس جگہ فرصت نہ تھی کہ میں اس کو نقل کر سکتا۔ کپورتھلہ میں پہونچ کر میں نے برادرم مکرم معظم منشی ظفر احمد صاحب کے سپرد کیا کہ اسکو خوشخط نقل کر دیں جسے کاتب آسانی سے لکھ سکے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس نظم میں کل ۹۹ شعر ہیں اصل نظم اور نقل رجسٹری کرا کے بخدمت مولوی صاحب کپورتھلہ سے واپس کی گئی۔ کیونکہ وہ اس کو بطور تبرک اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

حیات النبی

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہودؑ کا ایک بہت پرانا نامۂ منظوم جو کہ آپ نے ایک دوست کو ۱۸۷۳ء میں لکھا تھا جس کو اب ۳۶ سال ہوئے ہیں اس کے دستیاب ہونے کا مفصل ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس آں خداوند یکتائے را | بہر دم بہ عالم آرائے را
بہر لحظہ امید یاری ازوست | بہر حالتے دستداری ازوست
جہان جملہ یک صنعت آباد وست | خنک نیک بخت کہ دریا د اوست
رسول خدا پرتو از نور اوست | ہمہ خیر ما زیر مقدور اوست
ہماں سرور و سید و نور جہان | محمدؐ کزو بست نقش جہان
بشر کے بود سے از ملک نیکتر | نہ بودے اگر جان محمدؐ بشر
دلش ہست نورانی و سرمدی | بتابد درو فرۂ ایزدی
کسے کش بود مصطفےٰ رہنما | سر بخت او باشد اندر سما

پر از یاد او ہست جان و دلم | پس از وے سلام تو اے شفیق
کہ با من نخستہ کردی نزدر | چنان نظم و نثر ش کہ نامہ آں
صفا ہم چنان اندر آں چشم بین | ظہوری اگر آگہہ شدے زاں صفا
چناں در سخن صنعت استادہ است | تو گفتی سر سے است صنعت اساس
نسبے نحو آں بود نحو سید او | سخن را بداں گونہ آراستہ
سخن کو نمود ست در عدن | سخن نام دریافت زاں نامہ
سخن آں چنان با شد و استوار | خموشی بہ از گفتن اینچنین
سخن معدن دُر و سیم طلاست | سخن گرچہ باشد چو لولو ہنر
سخن قامتے ہست با اعتدال | چو گفتار باشد بلیغ و اتم

جواب اندر اندیشہ ہم نگسلم | کرم گستر و بہرہ و ہم طریق
فرستاد و نامہ ہیچو صورت | ندیدم بعمر خود اندر جہاں
کہ حاسد بہ بلیند و داں دو سخنور | نشستے پس باز الوئی اختفا
کہ عذر آکہرا دہ صد شکست | مرصع ز یا قوت و مرجان و ماس
ہر مسلم صرف آں خود بادہ | نمے آید از پیرو تو خاستہ
بہ معنے رسانید الفاظ سخن | زہر چنگی کے آں خاستہ
چہ حاصل سخن گفتن ناتکا | کہ لب ہا نہ جنبانند آذرین
اگر نیک دانی ببین کیمیاست | گذارید نش نیز خواہد ہنر
فصاحت چہ خود بنا گوش و خال | اگر کند و ردے لاجرم

نوٹ ملا ان ہر دو شعروں میں کاغذ کے بوسیدہ ہو کر پھٹ جانے کے سبب پہلے دو دو لفظ معلوم نہ تھے منشی ظفر احمد صاحب نے نقل کے وقت سیاق و سباق کے مطابق یہ الفاظ لکھ دئے ہیں۔

(کتبہ محمد حسین عفا اللہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پر پرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

کلام امیر المؤمنین

عقل اور مذہب یہ سوال اُٹھایا گیا ہے کہ عقل و نقل باہم متخالف ہوں تو کس کو مقدم کریں اگر کہو عقل، تو پھر عقلا کے مذہب کی ترجیح ہے اور اگر کہو کہ نقل۔ تو پھر نقل کے نور سے اور ہم اس وقت ہو سکتے ہیں جب عقلمند ہوں۔ اب جب عقل ہی پہلا ... تو نقل کا کیا اعتبار۔ سید احمد۔ امام رازی۔ غزالی اس طرف گئے ہیں کہ نقل مقدم ہے جہاں عقل کے خلاف ہو وہاں نقل کی تاویل کریں گے چنانچہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔ شیخ ابن تیمیہ نے چار جلد کتاب اس مضمون پر لکھی ہے وہ کہتے ہیں یہ سوال سرے سے ہی غلط ہے عقل صحیح اور نقل صریح کبھی آپس میں متعارض نہیں ہو سکتے۔ ایک شہر سے دو چیزیں نکلیں اور پھر آپس میں ایک دوسرے کا نقیض ہوں۔ یہ غلط بات ہے۔

مکتوبات امیر المؤمنین

جناب حکیم مکرم معظم

کرمت نامہ کو پڑھ کر مجھے دیر تک تعجب رہا۔ کہ ایک حکیم ... صدیق پھر ایسا بے جا تعصب کا بھرا ہوا سوال کرے سوال کے متعلق مجھے جو تعجب ہوا وہ بے جا نہیں تعجب کے اسباب ہیں

ایک دائیں سے بائیں کو لکھنا مسلمانوں کا ایجاد ہی نہیں مسلمانوں سے پہلے عبری زبان اور توریت دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے۔

دوم کاثوی بھی دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے۔

سوم۔ فطرۃً اگر دیکھا جاوے تو دھکا دینے وقت ہاتھ کو آگے کیا جاتا ہے نہ کہ پیچھے ہٹایا جاتا ہے اگر ہندی طرز ... قدرتی ہوتا تو بائیں ہاتھ سے شروع ہوتا۔ خاکسار اس وقت جس عہدے پر ہے وہ گدا بادشاہ ابست کا معاملہ ہے۔ اس سے آپ میری حضوری کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

مخدوم مکرم حضرت نواب صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے حکم سے خانصاحب محمد نیاز علی خانصاحب سوداگر امرتسر نے مجھے آپکی تصنیف کے تمام رسائل نصف قیمت پر جیسے وہ لکھتے ہیں بھیجدئے ہیں۔ میں نے ان کو پڑھا ہے اور بہت ہی غنیمت یقین کیا ہے اور بہت کا لفظ اس لئے کہ ایک امیر کی قلم سے ان کا نکلنا ملک کی خوش قسمتی کا نشان ہے والحمد للہ رب العالمین

ان رسائل میں جناب نے بہی خواہان قوم میں جن لوگوں کا نام لیا ہے انکی فہرست حضور نے لیکچر ششم ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ میں کی ہے فضلائے فیض رسان زمانہ حال کا عنوان دیا ہے اسے دیکھکر میرے دل پر عجب اثر ہوا کہ ان لوگوں نے مخالفان اسلام کے سامنے کیا کام کیا۔ پھر خدام والا مقام نے گلدستہ منافع میں صفحہ ۹۴ علماء اسلام کے عنوان سے جو کچھ ارقام فرمایا ہے اس کا فقرہ مرقومہ صفحہ ۹۰ پیرہ دو ہمارے علماء پیرزادہ اور ہمارے رؤسا ربتاویں۔ آہ درد دل سے آپ نے ملامت کی ہے مگر بے ادبی معاف! علماء نے جو کام کیا ہے اسے یا تو جناب کو ملازمان نے اطلاع نہیں دی کہ مولوی رحمۃ اللہ۔ مولوی آل حسن کو اظہار حق۔ اعجاز عیسوی۔ استفسار۔ پھر پیغام محمدی۔ دافع التلبیسات۔

مولوی محمد علی کانپوری کی اور تفسیر القرآن سہسوانی کی عیسائیوں کے مقابل اور آخر اس خاکسار نورالدین کی کتاب فصل الخطاب دو جلد ابطال الوہیت مسیح عیسی لوگوں کے مقابل اور مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب اور آپکے رسائل تمام دنیا کے مذاہب باطلہ کے مقابل اور خاکسار کی کتاب نورالدین آریہ کے مقابل اور تصدیق براہین احمدیہ ... اور ... کی کتابیں عربی فارسی اُردو۔ تصنیف مرزا غلام احمد صاحب قادیان تمام مذاہب کے سامنے اور بہت سی لطیف ... کے خیال پر جیسے آپکے رسائل طلب کئے ایسے ان کا ذکر حقارت کے رنگ میں بھی نظر آیا۔ پھر اسلام کا جہاز کس طرح اور اس کے ... ساحل پر پہنچے جب آپ جیسے امیر ابن امیر کو فضلاء زمانہ حال میں انتخاب کے وقت ایک محدود علیگڈہ کی جماعت سے اونچی جگہ توجہ کرنے کا کام نہیں پڑا۔ آہ! آہ!! آہ!!!

پھر گلدستہ علوم کے صفحہ ۳۸ میں ایک نظم حضور نے لکھی ہے وہ غالباً تحفہ نصائح سے لی ہے گو نام نہیں آیا۔ آخری مصرعہ مرقومہ جناب یہ ہے۔ ذلّت عذاب دینی کو دوسرے + دیکھو اختر خوب تر

قابل غور ہے جبکہ اسلام میں "فیغضوا من ابصارہم" ہو دوان نظر دوسرے کو نظر بد ختر ... خصوصاً دختر خوب بلکہ دختر خوب تر کیا ممکن ہے اور کیا کوئی اہل اسلام کو قرآن کریم اور حدیث صحیح یا اقوال ائمہ اربعہ یا ائمہ تصوف سے دکھا سکتا ہے۔ حاشا و کلا۔ بہرحال یہ سب کتابیں خاکسار کے پاس ہیں آپ اگر چاہیں تو عاریتاً یا قیمتاً میسر ہو سکتی ہیں۔ مخلص نورالدین

نوائے محمود

(مرزا محمود احمد صاحب)

میاں صاحب کا طائر خیال جب اوج سخن پر پرواز کر رہا ہو اس کے سمجھنے کے لئے معمولی رسم و رواج کی عینک کافی نہیں ہمارے دوست ایسی نظموں کو تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا خیال کریں۔

آؤ محمود ذرا حال پریشاں کر دیں
اور اس پردے میں دشمن کو پشیماں کر دیں

خنجر ناز پہ ہم جان کو قرباں کر دیں
اور لوگوں کے لئے راستہ آساں کر دیں

کھینچ کر پردہ رخ یار کو عریاں کر دیں
وہ ہمیں کرتے ہیں ہم ان کو پشیماں کر دیں

وہ کہیں ہم کہ گدا گر کو سلیماں کر دیں
وہ کریں کام کہ شیطان مسلماں کر دیں

پہلے ان آرزوؤں کا کوئی ساماں کر دیں
دل میں اس پھر شہ خوباں کو مہماں کر دیں

ایک ہی وقت میں چھپتے نہیں سورج اور چاند
یا تو رخسار کو یا ابرو کو عریاں کر دیں

آج بے طرح چڑھی آتی ہے لعل لب پہ شو
ان سے کہدو کہ وہ زلفوں کو پریشاں کر دیں

آدمی ہو کے تڑپتا ہوں چکوروں کی طرح
کبھی بے پردہ اگر وہ رخ تاباں کر دیں

اک دفعہ دیکھ چکے موسیٰ تو پردہ کیسا
ان سے کہدو کہ وہ اب چہرے کو عریاں کر دیں

دل میں آتا ہے کہ دل بھیدیں دلدار کے پاس
اور پھر جان کو ہم ہدیۂ جاناں کر دیں

وہ کریں دم کہ مسیحا کو بھی حیرت ہو جائے
شیر قالیں کو ہم شیر نیستاں کر دیں

صدائے بشیر

(مرزا البشیر احمد صاحب)

اپنا غمخوار تجھکو جان اے دوست
میرا کہنا کبھی تو مان اے دوست

درد دل کہو نگا جو میں کہوں
نفس اس کو کبھی نہ جان اے دوست

دل دنیا سے مت لگا تو دل
چند روزہ ہے یہ جہان اے دوست

پھول جتنے تو چن سکے چن لے
ہے اُجڑنے کو بوستان اے دوست

رکھ تو یاد خدا کہ پیری میں
تجھ کو رکھیگی یہ جوان اے دوست

گر خدا کی طرف جھکے گا تو تو
وہ بھی خود ہوگا مہربان اے دوست

اس سے نکلیں گے بے بہا موتی
ایسی اسلام کی ہے کان اے دوست

زہر قاتل ہے ایک بدظنی
ہو کبھی بھی نہ بدگمان اے دوست

گالیاں سن کے ایسا ہو خاموش
گویا موہنہ میں نہیں زبان اے دوست

دین سے تو ہوا ہے غافل کیوں
اس پہ لگتا نہیں گمان اے دوست

کرلے جو کچھ کہ ہو سکے تجھ سے
تیرے سر پر ہے امتحان اے دوست

دین سے جو تجھے کرے غافل
کہنا ... اس کا کبھی نہ مان اے دوست

اڈیٹوریل

حج کعبہ

آریہ مسافر لکھتا ہے بلا کسی وجہ موجہ کے کعبہ کو اس قدر شرف کیون بخشا گیا (۲) خدا جبکہ محیط کل ہے تو پھر اس کا گھر کہان اور سکونت کیسی۔ (۳) آریہ ورت مین کیا نقص دیکھا جو ملک عرب مین پسند آیا۔

کعبہ کو بیت اللہ جو کہا جاتا ہے تو اس لئے نہین کہ خدا تعالیٰ کی ذات اسمین مقید ہے بلکہ وہ تو تمام کائنات کے ورا الورا عرش برین کا صاحب ہے، مگر یہ مقام اس کی تجلیات کا خصوصیت سے مظہر ہو کیونکہ یہین توحید کا پودہ لگا۔ اور بڑہتے بڑہتے فرعها فی السماء تک پہونچا اور ہم اب تک دیکھتے ہین۔ کہ توتی اکلہا کل حین۔ بس اس واسطے یہ رجوع خلائق ہو کیونکہ یہ شعائر اللہ سے ہو اس کے دیکھنے سے اللہ کی مقتدرانہ ہستی کا علم الیقین بلکہ عین الیقین حاصل ہوتا ہو۔ اسے بلا وجہ موجہ شرف نہین بخشا گیا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہو۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا و ھدی للعلمین فیہ آیات بینات۔ یہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگون کے لئے خالص خدا ایک کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔ یہ خیر و برکت اور تمام مخلوقات کے لئے ہدایت کا موجب ہو اور اس مین اس کی قدرت نمائیون کے کئی ایک کھلے کھلے نشان ہین۔ چنانچہ ایک تو ان مین سے یہ ہے کہ من دخلہ کان امنا۔ یہ پیشگوئی اب تک پوری ہوتی چلی آئی ہے یہان تک کہ وہ دجال کے فتنون سے بہی محفوظ ہے۔ پہر جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس۔ کعبہ ایک عزت کا گہر ہے کسی مقام کو معزز ٹہرالینا ایک معمولی بات ہے، اور اسمین رسوات کا قائم کرلینا بہی کچہ تعجب کی بات نہین مگر شروع سے انتہا تک معزز و مکرم رہنا اور رجوع خلائق بن جانا اور رسومات مذہبی کا ادا ہوتے رہنا کسی بشر کے حیطۂ قدرت مین نہین چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ کئی معبد بے نام آخر نیست و نابود ہوگئے یا مخالفون کے مفتوح ہو گئے اور اپنے پرستارون کے لئے امن نہ رہے چنانچہ روم کا آیا صوفیا۔ آذر کا آتشکدہ۔ یونان کا ٹیرامون۔ افریقہ کا بیت المقدس خود تمہارے ہند مین سومنات۔ جگناتہ۔ کانشی۔ متہرا۔ گیا۔ امرناتہ۔ اس کی مثالین موجود ہین یہ امتیازہ و شرف صرف کعبہ ہی کو حاصل ہو کہ وہ امن کا گہر ہے کسی غیر قوم کا مفتوح نہین اور رسومات مذہبی برابر ادا ہوتی چلی آتی ہین اور پہر اس سے بڑھکر یہ کہ ان سب باتون کی پیشگوئی پہلے ہو چکی ہے کیا اب بہی یہ سوال حل نہین ہوا کہ کعبہ کو شرف کیون بخشا گیا۔ پہر آپ فرماتے ہین آریہ ورت مین کیا نقص دیکھا خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اسی سئے۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ فرما کر بتلا دیا کہ اپنی رحمت سے ہر ایک کو نوازا ہے جہان زیادہ خشک سالی ہو وہان بارش کی زیادہ ضرورۃ ہوتی ہو اس نے آریہ ورت کو بہی ایسا ایک نبی سے جو تمام انبیاء سابقین کے کمالات کا مظہر تہا اور اپنے ایک مقام سے جو لوگون کی نظر مین ایک کوردہ تہا ممتاز و مشرف کیا مجہہ بتلایئے کہ آپ لوگون نے اسکی کیا قدر کی۔

ارکان دین محمدی

پہر آپ اسلامی اصولون پر آئے ہین آپ خدا کی گواہی دینا ایک معمولی بات سمجھتے ہین مگر ذرا یہ تو فرمایئے کہ اگر "یہ معمولی بات" تہی اور "یہ ایسی بات ہے کہ اس سے کوئی منکر نہین ہو سکتا" تو پہر ہند مین سات کروڑ دیوتاؤن کے پجاری اور ایسے بے وقوف بت پرست کہ انسان کا کوئی عضو بہی اپنی پرستش سے خالی نہین چہوڑا کس دنیا کے رہنے والے ہین۔ بہتر تہا کہ آپ ذرا اپنے گریبان مین موہنہ ڈال کر دیکہ لیتے اسلام کے صدقے مین اگر آپ لوگون کو توحید کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا ابہی تو آپ لوگ اس درس گاہ توحید کے ابجد خوان ہین۔ مسلمان جس خدا کو مانتے ہین وہ تمام قسم کے نقصون اور عیبون سے منزہ اور ہر طرح کی خوبیون اور کمالات کا جامع ہے ابہی اس تک آپ پہونچے نہین آپ تو ابہی ایک ایسے خدا کے قائل ہین جو ایک کمہار سے زیادہ وقعت نہین رکہتا جس کی ازلیت مین مادہ و روح بہی شریک ہین اور وہ ان دونون کا محتاج ہے وہ ایک جج کی طرح بہت سے قوانین کا پابند ہے بلکہ ایک وائسراے سے بہی کم اختیار رکہتا ہو کیونکہ کسی گنہگار کی توبہ نہین قبول کرسکتا وہ رحم کا ذخیرہ ختم ہو جانے کیوجہ سے اس ظلم پر مجبور ہے۔ کہ پہر نیکون کو اسی دار المحن مین بہیجدے۔

دوم سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا تسلیم کرنا۔ آپ کو اس کا کوئی ثبوت نہین ملتا مین کہتا ہون کیا یہ ثبوۃ کم ہے کہ اس اعلےٰ درجہ کی توحید کو سکہانے والا یہی مبارک وجود تہا یہ کہنا کہ قرآن ایک ملک کے رہنے والون کی تسکین نہین کرسکتا۔ واقعات کے خلاف ہو اسلام سے خدا کی زمین کا کوئی علاقہ خالی نہین ہان آپ کا وید ہند کی چار دیواری مین مقید ہے اور یہان بہی اس کے جاننے والے انگلیون پر گنے جا سکتے ہین وہ بہی بقول آپکے چند سالون سے۔

سوم۔ نماز جسمین آپ تشدد در تضییع اوقات۔ حرج در معاش کے سوا کچہ نہین پاتے۔ کیا چوبیس گہنٹہ مین سوا گہنٹہ بہی مختلف اوقات مین خدا کی عبادت کے لئے مخصوص نہین ہو سکتا۔ کیا کسی مسلمان نے آپ سے کبہی شکایت کی ہے کیا سند ہیلے بہی زیادہ وقت اس مین خرچ ہوتا ہے کیا ایسے بزرگان اسلام سے آپ واقف نہین۔ جو یبیتون لربہم سجدا و قیاما کے مصداق ہین۔ اے نادان آریہ! اگر تو ذرا بہی اس لذت سے آشنا ہوتا۔ جو نماز مین ہو تو یہ فقرہ کبہی نہ بولتا بلکہ کہتا کہ سارا دن نماز ہی پڑہتے رہین۔ انسان نماز پڑہنے سے ذلیل و خوار ہوتا ہے اور وجہ معاش پیدا کرنے سے قاصر رہتا ہے یا معزز و مکرم بن کر شہنشاہ جہان بن جاتا ہے اس کا تجربہ تمہاری قوم کو زمانہ کرا چکا ہے۔ ابہی تک تو اس کے حسد کے داغ تمہارے سینون مین ہین وہ آبلے اب ہی کہے گا سے پہوٹ کر اپنے فاسد مادے کو نکالتے اور مقدس مقامات کو گندہ کرتے رہتے ہین تم آج کل مسلمانون کی حالت پیش کہتے ہو اور یہ نہین دیکھتے کہ ان مین سے کتنے نماز پڑہتے ہین باین ہمہ وہ تم لوگون سے کس بات مین ہیٹے ہین

چہارم۔ زکوٰۃ۔ اسپر اعتراض کرتے ہو اور خود چندہ چندہ پکارتے شرم نہین آتی۔ صاحب نصاب کی قید مانتے ہو۔ حصہ جانتے ہو۔ پہر اس کا چالیسوان حصہ سال مین ایک دفعہ دینا سب جا قرار دیکر ہوا اور خود دسوان حصہ بلکہ سب کا سب مال لینے ہو ایک طرف "صاحب نصاب" دوسری طرف "تنگدست و محتاج" ہو جائے۔ اجتماع ضدین؟ بندۂ خدا کچہ تو سوچو جب وہ تنگدست ہوگیا صاحب نصاب نہ رہا تو اس پر زکوٰۃ کب رہی اگر مسلمان زکوٰۃ باقاعدہ دیتے رہتے۔ تو دنیا مین ایک مسلمان بہی بہیک مانگتا نظر نہ آتا۔

پنجم۔ حج۔ جس کی نسبت مین پہلے لکہ چکا ہون یہ کیسا سفید جہوٹ اور سیاہ افترا ہے۔ کہ "آپ نے اپنی اولاد کی گذر اوقات کے لئے یہ قانون جاری کیا" کیا تم اس کا تاریخی ثبوت دے سکتے ہو؟ کوئی پتہر ایسا نہین جسکی پوجا مسلمان کرتے ہون۔ اور کارِ حج مین کسی پتہر کا نام تک نہین آتا۔ حجر اسود تو ایک پیشگوئی کی یادگار مین تصویری زبان ہو یہ تمہارے پتہرون کیطرح نہین جو استنجا کے کام ہی نہین آسکتے۔

ششم۔ روزہ۔ جسے آپ اپنے مذہب مین ورت موجود ہونے کے باوجود "فلسفیانہ و طبی قاعدہ سے دیکھتے ہین۔ تو سوائے مضر ہونے کے کچہ نہین پاتے"۔ اسکی فلاسفی پر مین ایک مضمون بدر مین لکہ چکا ہون اسے ملاحظہ فرمادین اس مین پورا ایک مہینہ اور وہ بہی چاند کے حساب اور بجائے کہانا کم کر دینے کے حکم کے کہانے کے اوقات مین ذرا فاصلہ ڈالدینے کی حکمت بتلائی گئی ہے اور خوب سمجہایا ہے کہ ملکیت کو بہیمیت پر غالب کرنے کے لئے تو روزہ بہت ضروری ہے کسی شکم پرست مولٹی کو اس کی شکایت ہو تو ہو۔ متعبات کے دلدادون کے لئے تو روزہ خضر راہ ہے اور صبر و استقلال اور خدا کی نافرمانی سے بچنے کی مشق کرانیوالا بلا اشتباہ کیونکہ انسان جب محض حکم الٰہی سے حلال چیز سے رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے حرام سے نہ رکے۔ اس سے خرچ بڑہتے نہین گہٹتے ہین۔ ہیضہ نہین ہوتا بلکہ معدہ کو فعل درست ہوتا ہے اور مضر رطوبتین خشک ہو

ہو جاتی ہیں۔

یہ سب احکام قرآن سے ثابت ہیں جس نے اپنے الہامی ہونے کا خود دعوےٰ کیا اور ساتھ ہی دلیل بھی دی - ان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ - اور ساتھ ہی پیشگوئی کی کہ ولن تفعلوا تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔
پس اے آریہ! اگر تم میں کچھ قوت ہے، تو تم بھی قرآن کی ایک سورۃ کی مثل کوئی سورۃ دکھاؤ

امیر المومنین کی ڈاک

مخدومی صادق کی طفیل جب سے اس خدمت کا فخر اس عاجز کو حاصل ہوا

دو تین باتیں ایسی ہیں جن سے میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں ایک تو میں نے خدا تعالےٰ کی اس نصرت کو دیکھا ہے جو اس سلسلہ کے شامل حال ہے باوجود اس بات کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ واعظ کام نہیں کر رہے اب وہ اشتہار اور کتابیں بھی خلیفۃ المسیح کی طرف سے شائع نہیں ہو رہیں جو مسیح الثقلین کے وقت میں تھیں مگر پھر بھی کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جب میں دو چار بعض اوقات سات آٹھ نئے بیعت کرنے والوں کی درخواستیں نہیں پڑھتا ایک مومن کے لئے اس میں بہت سے نشان ہیں۔

دوسرا امر جو میں قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کئی درخواستیں اس مضمون کی آتی ہیں ہم مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ امیر المومنین بعض اوقات اپنی گرہ سے کوئی نہ کوئی کتاب ایسے لوگوں کو بھیج دیتے ہیں مگر میں اس ثواب میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہتا ہوں اس لئے اطلاع دیتا ہوں کہ میرے پاس ایسے کئی نام محفوظ ہیں جو طالب حق ہیں اور اس سلسلہ کی کتابیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ذی استطاعت اصحاب مجھ سے پتے دریافت کر کے انکو کتابیں بھجوائیں اگر ایک شخص بھی ہدایت پا جاوے تو کتنا بڑا اجر اس بھائی کو ملیگا جو ذریعہ ہدایت ہوا میری اس التجا کو معمولی نہ سمجھا جائے اگر اس کے متعلق ایک فنڈ کھول دیا جاوے تو بہت ہی بہتر ہو میں صدر انجمن احمدیہ کی توجہ بھی اس طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ ایسے رسالے تالیف کئے جاویں جن میں مسیح کی تعلیم اور ان کے دعاوی کے دلائل یکجا جمع ہوں۔ کیونکہ اس زمانے کے اکثر لوگ اتنی فرصت نہیں رکھتے کہ وہ مختلف کتابیں پڑھ کر اور خرید کر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں۔ تیسرا امر یہ قابل گذارش ہے کہ بعض لوگ تو ایسے ہیں جو ہر روز یا ایک دن کے ناغہ سے خط لکھتے ہیں مگر ایسے بھی ہیں جو صرف اسی وقت خط لکھنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں جب کبھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں حالانکہ شاخ اگر سرسبز رہنا چاہتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ جڑ سے تعلق رکھے - خط ہمیشہ مختصر ہونا چاہیئے اور اگر احباب جوابی کارڈ بھیجنے کی عادت ڈال لیں تو بیت المال کے دس پندرہ ماہوار کسی اور مفید کام پر صرف ہو سکیں۔

وطن اور وکیل

یہ بات تو پہلے ہی مشہور ہے کہ وطن اپنے وطن میں بے وطن ہے ہندوستان میں رہ کر قسطنطنیہ کے خواب دیکھتا ہے اس سند کو اب ان ظلمائی لکیروں سے مزین کر لینا چاہیئے کہ آپکے خلاف کوئی کچھ لکھے تو تبادلہ بند فرما دیتے ہیں چنانچہ الحکم و بدر اس کے زندہ گواہ موجود ہیں۔ کشمیری میگزین کے اڈیٹر بھی لکھتے ہیں۔ میں اسپر زیادہ حاشیہ نہیں چڑھانا چاہتا ممکن ہے منشی انشاء اللہ زیادہ ناراض ہو جاویں اور تبادلہ تک ہی بند کر دیں۔ ایک اور بات ہے جس میں وکیل کو بھی حق شفع حاصل ہے وہ کیا اپنے پنجاب کے کالج حمایت الاسلام کی مخالفت قومی اتحاد۔ قومی ترقی پکارتے رہنا مگر اپنی درس گاہ سے بیر۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

اسلام میں حقوق نسوان حق مہر نمبر۲

اب خیال کیا جاوے کہ اسلام نے اس غریب قابل رحم فرقہ اناث پر کس قدر احسان کیا ہے کہ والدین کے گھر سے تو وراثت کا پورا پورا حصہ دلا دیا۔ اور ادھر نکاح جب ہی جائز ٹھہرایا کہ خاوند کی کمائی سے "حق مہر" عورت کے لئے فرض کر دیا جو نکاح کے لئے شرط ہے۔ چونکہ فرقان حمید میں نہائت زور شور سے بار بار فرمایا گیا ہے بلکہ مزید تاکید سے ارشاد ہے کہ واتو النساء صدقاتھن۔ یعنے عورتوں کے مہر انہیں خوشی سے دو۔ اور یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورھن۔ اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیبیاں حلال کر دیں۔ جن کو تو نے مہر دیدیا۔ ایسی بہت سی آیات قرآن کریم میں لکھی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ مہر کا ادا کرنا بہت ضروری ہے مگر ہمارے بھائی مطلق اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ملاں لوگ خطبہ کے وقت سمجھاتے نہیں کہ مہر دینا فرض ہے وہ ایسے مبہم الفاظ میں نکاح پڑھاتے ہیں کہ دیہاتی گنوار تو سمجھتے ہی نہیں اگر یہ لوگ نصف معجل اور نصف غیر معجل کہنے کی بجائے اکیونکہ نکاح کے وقت ملاں لوگ کچھ ایسے طرز سے ایجاب و قبول کراتے ہیں کہ جاہل ہرگز نہیں جان سکتے کہ معجل کیا بلا اور غیر معجل کس دیو کا نام ہے!! خطبہ اچھی طرح سمجھا کر پڑھیں۔ تو یہ شکائت کم ہو جاوے اور نکاح کے متعلق جو میاں بیوی کے فرائض ہیں ان سے انہیں آگاہ کر دیں تو بہت جھگڑے مٹ جاویں مگر عربی کے چند الفاظ میں آہستہ آہستہ حتی کہ بعض اوقات دولہا دولہن کے کان میں بطور منتر خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جاہل دولہا کی جانے بلا کہ ملاں صاحب کیا کر رہے ہیں (شاید ایلو کمبا دا کوئی اور منتر ہے) پھر حق مہر خاندانی رسموں کی تحت کئی کئی ہزار روپیہ باندھ دیا جاتا ہے کیونکہ یقین ہوتا ہے کہ ادا تھوڑا ہی کرنا ہے۔ بعض خاندان غریب ہو گئے ہیں مگر اپنی اگلی شان کو قائم رکھنے کے واسطے اس قسم کے مہر باندھتے ہیں کہ وہ صرف روپوں کا نہیں ہوتا بلکہ انوکھی ہی چیزیں ہوتی ہیں جو طبقہ دنیا پر سے ملنی محال ہوں (مثلاً بعض لوگ ایک من چربی مچھر) کا مہر مان لیتے ہیں۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کی آیات سے استہزا ہے بس کیوں نہ پہلے ہی سے وہ مہر باندھا جاوے جو ادا ہو سکے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس صرف تہ بند یا لوہے کی انگوٹھی ہوتی۔ تو اسی کا مہر باندھ لیتے ایک صحابی نے محض ایک جوڑا پاپوش مہر باندھ کر نکاح کیا تھا۔ مگر وہ جانتے تھے کہ یہ ایک فریضہ ہے۔ جو ضروری ادا کرنا ہے ادھر ہمارے بھائی ہیں کہ اوتسریح بالاحسان کی بجائے زیور اتار کر دھکے دے کر باہر نکالتے ہیں۔ اصل میں ہماری نیت نیک نہیں ورنہ نہائت آسان بات ہے۔ کہ والدین جہیز یا زیور وغیرہ جو اپنی لڑکیوں کو دیویں وارث مال سمجھ کر دیں اور خاوند جو زیور ...... عورت کو دیتا ہے مہر کی نیت سے دے مگر یہاں تو معاملہ ہی برعکس ہے کہ والدین تو ناک کیواسطے جہیز دیتے ہیں اور خاوند نمائش اور دکھاوے کے لئے زیور وغیرہ پہناتا ہے۔ پھر جب کبھی رنجیدہ ہوا بس تقاضا ہے کہ لاؤ میرا زیور اتار دو اور جاؤ اپنے گھر۔ ادھر عورت گھر بنانے میں اس قدر مشغول کہ میکے سے لا کر بھی گھر بناتی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کر کر کے خود بھوکی پیاسی رہ رہ کر گھر میں اشیاء جمع کرتی ہے۔ مگر کل مر جاوے۔ تو کفن بھی والدین ڈالیں (یہ ایک رسم ہے کہ کفن عورت کو میکے ڈالیں) پھر افسوس ہے، کہ والدین کپڑے زیور۔ گھوڑیاں بھینسیں حتی کہ برتن تک جو لڑکی کو دیتے ہیں۔ سسرال والے اس کے مالک بن بیٹھتے ہیں اور ہرچہ در کان نمک رفت نمک شد کا معاملہ ہو جاتا ہے گویا کہ یہ خاص انہی کا حق تھا یا کوئی قرضہ لینا تھا کہ وصول ہو گیا آہ! الٰہی یہ مظالم کب تک اس عاجز فرقہ پر ہوتے رہیں گے کوئی خدا کا بندہ ہے۔ جس کے پہلو میں دل اور دل میں درد ہو اور وہ اٹھے اور ان بری رسموں کا انسداد کر کے اصل حقیقی اسلام کا چہرہ لوگوں کو دکھائے تا صحابہ کا سچا نمونہ قائم ہو۔ کاش میرے قلم میں طاقت تحریر ہوتی کاش میری زبان میں

قوم کو بار بار ... ہوئی کوئی قوم اپنی عبارت میں اپنے فرضے کے حقوق ظاہر کر سکتی نہیں ... کو جناب الٰہی سے ہی اومن ینشؤ فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین۔ کی سند مل چکی ہو۔ آہ! اسی مظلوم فرقہ کی حمایت میں حدیثیں بھری پڑی ہیں اور قرآن مجید میں صریح احکام نازل فرمائے گئے ہیں دیہر یہی لوگ ہیں کہ یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں) مہر مقرر کرتے ہیں اور دیتے نہیں حالانکہ مہر زیادہ مقرر کرنا فرض نہیں بلکہ فرض تو اس کا ادا کرنا ہے بلاشک تھوڑا ہو مگر ادا ضرور ہونا چاہیئے۔ ام المومنین حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درم تھا اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پانسو درہم تھا ایک صحابی کی بیوی کا مہر کہاں بہر سونا تھا مگر وہ پہلے ادا کر دیا گیا تھا۔ سو میں اپنی قوم سے التجا کرتی ہوں۔ کہ حقوق اللہ کی جانب خیال کرتے ہوئے حقوق عباد کی طرف بھی اور ہم عباد میں سے نسوان کی طرف خاص توجہ کرو اگر ہمارے بھائی مومن کی طرف خیال نہ کریں گے تو آخر ایک دن مریں گے یہ مال یہ اسباب ساتھ نہ جاویں گے وہاں قیامت کے دن حساب پورا پورا لیا جاویگا دیکھئے کون خدا ترس اہل قلم بزرگ اس پر مدلل مضمون لکھتا ہے ؟؟؟

خادمہ مستورات اہلیہ اکمل از گولیکی - ۲۰ اپریل ۱۹۰۹ء

مدینۃ المسیح

مولوی صدرالدین صاحب بی۔ ٹی نے ۲۰۔ اپریل کو ہیڈ ماسٹری کا چارج لیا اور مولوی شیر علی صاحب کی خدمات اسسٹنٹ ایڈیٹری کیطرف منتقل ہوئیں۔ میاں محمود نے جن کے قلب میں اپنے مقدس باپ کی طرح شکرگزاری کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے تعلیم الاسلام کا پرانا طالب علم ہونے کی حیثیت میں مجمع احباب کی طرف سے (جو اولڈ بوائز کی ایک ایسوسی ایشن سکول کی بہتری کی تجاویز میں مدد دینے کے لیے منعقد ہوئی ہے) ایک ایڈریس اور ڈنر پارٹی دینے کا ارادہ ظاہر کیا جب یہ پہلے تو دینیات کے۔ پھر مڈل پھر ہائی سکول کے طلبہ و استادوں کی طرف سے عربی۔ اردو و انگریزی میں ایڈریس ... ہو گئے بعد ازاں دوسرے کمرہ میں میاں صاحب نے اپنا ... ایڈریس پڑھا جس میں یہ ذکر تھا کہ اس سے پہلے ایک سکول کی ... آپ کے سپرد تھی۔ اب ایک دنیا کے سکول کی معلمی ... ہے جسے امید ہے آپ اسی جوش اور بے نفسی ... ہیں گے۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اپنی ... قربانی کا قصہ سنایا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قومی خدمت پر کی تو وہ کسی شخص سے کے امتحان میں نام نہ بھجوایا اور صرف بیس روپے پر یہاں ملازم ہو گئے اور بڑی محنت سے سکول کو ایک معمولی اصطبل کی حالت سے اس درجہ تک پہونچایا اور ایک قدم بھی ترقی کے خواہشمند نہ ہوئے پھر بتایا کہ آپ کا رویہ ایسا عمدہ و قابل نمونہ ہے کہ آپ کے آفیسر آپ سے خوش اور ماتحت بھی ممنون احسان ہیں۔ مخدوم القوم کی تقریر بہت پر اثر تھی اس کے بعد ایک شاندار ڈنر پارٹی دی گئی اور یہ جلسہ ختم ہوا۔

مولوی صدرالدین صاحب قرآن سیکھنے کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں ان کی تجویز مندرجہ بدر ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۹ء پر امام مولوی نورالدین صاحب نے یہ لکھا تھا کہ وہ میرے نزدیک بہت پسندیدہ ہے"۔ مفصلہ ذیل احباب شامل ہونا چاہتے ہیں۔ قادیان میاں قدرت اللہ صاحب شاہجہانپوری جو ڈپٹی انسپکٹر تھے۔ قریباً آٹھ سال سے سیدنا مسیح الثقلین کے قدموں میں رہتے تھے یہاں آ کر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی دربانی اختیار کرلی تھی اور بڑی مسکنت و عاجزی سے صبر و استقلال کے ساتھ گزارہ کرتے رہے اور اپنے کنبہ کے اہل بیت نبوی کی سی خدمات اپنا فخر سمجھتے رہے۔ ۱۶ اپریل کو بعارضہ ضیق النفس رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

والدہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر بھی فوت ہو گئیں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھ دیا جاوے۔

دو دن بارش ہوتی رہی جس سے سردی پھر عود کر آئی فصلوں کو بھی نقصان پہونچا اکثر جگہ سے ژالہ باری کے خطوط بھی آئے ہیں۔ اب غلہ انگریز تاجروں کے کام کا نہیں رہا۔

مولوی شیر علی صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت عافیت کیساتھ خادم دین بنائے۔

صباح۔ لکھتا ہے کہ سرزمین مبارک حجاز میں اس سال جو افسوسناک واقعات پیش آ رہے ہیں ان کی لم صحیح طور پر اسباب ذیل ہیں (۱) بکثرت آتشبار اسلحہ کا جزیرہ نمائے عرب میں باہر سے آنا اور روز بروز گھوڑوں کی کمی ہوتی جانا (۲) تازہ انقلاب نے قدیم خود سری حکومت کے ارکان کا زور توڑ دیا ہے لہذا وہ اب اس طریقہ سے شرارت کا تخم بوتے ہیں (۳) اول تو مویشی کی پرورش اور اونٹوں کے کرایہ کی آمدنی پر گذر کرنیوالے صحرائی قبائل کے علاقہ میں ریلوے کی تعمیر کیگئی اور دوم یہ کہ وہ وحشی اور جاہل ریلوے پر کچھ دست درازی کریں تو ان کی سرکوبی میں آتشبار اسلحہ سے کام لیا جاتا ہے۔ (۴) مکہ اور مدینہ کے مابین مصری محمل کی طرف سے جو وظائف ملتے تھے ان کا بالکل بند ہو جانا (۵) محمل شامی کا قدیم راستہ چھوڑ کر نئے راستے سے سفر کرنا اور (۶) چھٹی وجہ جو سب سے قوی ہے وہ قحط کی شدید آفت ہے جس نے بادیہ نشینان عرب کا دم ناک میں کر دیا ہے اور ہر تاکیا نہ کرتا کے موافق وہ لوٹ مار کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں پاتے۔

یمن کے قبیلہ زرانیق کو ترکی فوج نے سخت ہزیمت دیکر مقام بیت الفقیہ پر فاتحانہ قبضہ کر لیا ہے لیکن چونکہ عرب قبائل کے اس مقام کو نرغہ اور محاصرہ میں لے لینے کا خوف ہے لہذا گورنر نے صنعا سے مزید فوجی کمک وہاں ارسال کی اور آستانہ سے تازہ کمک فی منگائی ہے نئی سپاہ لائق اور تجربہ کار افسروں کے ماتحتی میں جاویگی اس خبر سے ثابت ہوتا ہے کہ یمن میں پھر بغاوت کا دور شروع ہو گیا ہے خداوند کریم اپنا فضل و کرم فرمائے

ارومیہ جو ترکی سرحد پر صوبہ تبریز کا اچھا شہر ہے آزادی پسندوں نے لے ہی لیا۔ جو شہر پہر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ سید عباس اور ... کو وہ ہر صورت ہوا سمجھے۔ لہذا اب غالباً وہ وقت قریب ہے کہ تبریز کے احرار قید محاصرہ توڑ کر خود ہی امیر بندیں اور شاہی لپٹن ان کے خوف سے مصور ہو کر طہران کی طرف پسپا ہوں۔

دول مذکورہ کے زور دینے پر شاہ نے تبریز کو ۶ روز کی مہلت جنگ سے دی ہے تاکہ وہ آذوقہ و غذا بہم پہونچا سکے کیونکہ محصورین نے دھمکی دی تھی کہ اگر سفرا نے مداخلت نہ کی تو سفارت خانوں کو لوٹ لیا جاویگا۔ کاش میعاد مذکور کے گزرنے سے پہلے باہم تصفیہ ہو جاوے۔

بہاولپور کی ریاست جو ایک اسلامی ریاست ہے اور جہاں کی مردم شماری میں ۹۰ فیصدی مسلمان اور ۱۰ فیصدی ہندو ہیں وہاں سرکاری عہدوں کی یہ حالت ہے کہ کونسل آف ریجنسی ممبروں میں ۵۰ فیصدی ہندو اور صرف ۲۰ فیصدی مسلمان ہیں دوسرے افسروں میں ۶۰ فیصدی ہندو اور ۴۰ فیصدی مسلمان کی نسبت ہے۔

تاریخ سے تو ثابت ہے کہ ہندوستان ہمیشہ غیر اقوام کے ماتحت رہا ہندوؤں کی سلطنت میں بھی ایرانیوں اور تورانیوں کے فاتحانہ حملے سے یہ ملک محفوظ نہ تھا۔ افراسیاب اور پیران ویسہ اور رستم سے لیکر بہرام گور کے عہد تک نوجکشی ہوا کی اور پنجاب خصوصیت کے ساتھ ان حملہ آوروں کا حلقہ بگوش بنا رہا۔ یوروپ کی تحقیقات سے یہی ہدایت ہوتا ہے کہ خود ہندو بھی ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں ہیں مختلف ممالک سے قومیں یہاں آ آ کر آباد ہوئی ہیں اور ہزار سال گزرنے سے گو ان کے اصلی خط و خال مٹ گئے تاہم کم از کم قبائل کے نام (مثلاً تتواری جو تورانی کی تحریف ہے اور مصر وغیرہ) یہ بتا رہے ہیں کہ ایک زمانہ میں ان قبائل کا اصلی وطن کہاں تھا۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔
قیمت بے جلد صہ مجلد صعہ

شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲/ر

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳/ر

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح از حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح اتنے انزواف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲/ر

سر الشہادتین (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سر ویلین سے ۔ قیمت ا/ر

القول الصحیح ۔ مرد متکلم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ا/ر

البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں دلچسپ ۔ قیمت ا/ر

عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۲/ر

غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۔ قیمت ۲/ر

فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ دلائل وفات مسیح میں ۔ قیمت ۴/ر

موعظہ سیدہ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ا/ر

چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اب کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳/ر

قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر دہلی قرآن شریف لکھا جاتا ہے ۔ قیمت ۱عہ

آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲/ر

مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۔ قیمت ۲/ر

جنگ مقدس ۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ ۔ قیمت ۱۲/ر

شری نہہ کلنک اوتار ۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار ہیں۔ اس کا ثبوت ۔ قیمت ۸/ر

کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت ۔ قیمت ۱/ر

سیر پرند ۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر۔ قیمت عہ بجائے ۸/ر کے۔

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ ۵/ر+۲/ر دو باب صالحہ ۱/ر سر المکتوم ۵/ر
اعجاز احمدی ا/ر

عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے ۔ قیمت ۱/ر

معیار حق ۔ سچے مذہب کے تناخت کے بارے میں ۔ قیمت ا/ر

اسلام کی پہلی کتاب ۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل جواز مجموعہ قیمت ۳/ر

نظم مستورات ۔ بکامن الہداد خان ۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں ۔ قیمت ا/ر

الاستخلاف ۔ تفسیر کار آنہ قرآنی آیات ہے ایک نئی طرز میں ۔ قیمت ۳/ر

ست سلاجیت گلگتی ۔ مقوی اعصاب ۔ نہایت عمدہ مقوی دوائی ۔ قیمت یک تولہ ۱۲/ر دو تولہ عہ

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسو گند گفتن کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصول ڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر مولوی محمد یمین احمدی ۔ وات ۔ مانسہرہ ۔ ہزارہ

نوٹ ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی مل سکتا ہے۔

دانت

مسٹر عبد الحمید دندان ساز و اوپٹشین بردوائی خانہ جی الغرد کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انار کلی لاہور نہایت اعلے و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں۔ پندرہ سالہ تجربہ عمدہ دیسی رؤسا سینکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں۔ خالص پبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں۔ ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہایت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں پردہ دار مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا۔ دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں ۔ نرخ مقابلاً نہایت ارزان۔

رسید زر

۱۴ ۔ ۱۵ فروری ۱۹۰۹ء

شیخ محمد حسین صاحب ۱۲۹۷	۸/ر ۱ع		
محمد حسین صاحب نمبر ۱۹	للعہ	فضل کریم صاحب ۱۲۸۹	۱ع
محمد اکبر صاحب نمبر ۱۴۷	للعہ	مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۵۵۸	۱ع
عبد العزیز صاحب ۲۱۹۴	للعہ	نصیر احمد صاحب ۲۱۹۳	للعہ
فیروز خان صاحب ۱۲۹۱	للعہ	چوہدری عبد الرحمن صاحب ۳۹۵	۱ع
سکرٹری خادم الاسلام ۸۵۹	۱ع	محمد رشید صاحب ۱۱۱۹	صہ
غلام محی الدین صاحب ۱۴۷۷	۱ع	چوہدری اللہ دتا صاحب ۸۹۵	۱ع
شیخ محمد افضل صاحب ۹۱۷	۱ع	سید یوسف حیدر آباد دکن ۱۱۷	۱ع
عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹	۱ع	فیض محمد صاحب ۱۲۳۹	۱ع

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے۔ میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے (جو مسلم شاہی طبیب ہیں) بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزار ہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دے کر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں۔ تو حضرت مولوی صاحب سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کرینگے بھیجدیا جایا کرے گا۔

قیمت سرمہ اول ۱ع فی تولہ ۔ قسم دوم عہ سوم عہ
قیمت ممیرا قسم اول عـــہ فی تولہ ۔ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں ۔ قسم دوم ســـہ ۔ فی تولہ ۔ اگر ممیرا اصلی نہ ہو ۔ تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری ۔ ریشمی پشاوری ۔ سوتی ۔ زرد، سیاہ ۔ بادامی ۔ مشہدی و سفید تکہ تُسری، وغیرہ عاسے لے کر ملنے تک موجود ہیں ۔ کلاہ و ٹوپی رومی ہر قسم موجود ہے ۔ جو چیز معقول وجہ بیان کرنے کے بعد خریدار کو واپس ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی ۔ مہاجر از (پنجاب)

مکتوبات امیر المومنین

ایک شخص نے ار یہ خیالات سے متاثر ہو کر لکھا کہ مردہ دفن [illegible] سے شرک پھیلتا ہے ۔ بھیتوں کا غلہ کنوؤں کا پانی خراب ہوتا ہے اور آبادی [illegible] ہے ۔ آپ نے جواب لکھا ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مسلمانوں کی عقلوں پر کیوں ایسے پردے پڑ گئے کہ ادنےٰ [illegible] باتوں کا جواب دینے سے قاصر ہیں ۔ آپ اس آریہ مذہب کے [illegible] کو کہو کہ تمام نصاریٰ یورپ و امریکہ و افریقہ کے بلکہ ایشیا کے بھی دفن کرتے ہیں اور مسلمان بھی مردہ کو دفن کرتے ہیں مگر ہندو جلاتے ہیں تو چاہیئے تھا کہ ان قوموں سے طاقتور ہوتے سمجھدار ہوتے ان کی زمین [illegible] اور ان کے دماغ اور ان کے پانی خراب ہوتے لیکن آریہ و ہندو [illegible] ہمیشہ کمزور اور ان کے تحت رہے اور ہیں ۔

نیز مردہ کے جلنے سے تمام ذرات ہوا میں اڑ کر تنفس کے راہ دل کو صدمہ دیتے آخر زمین کی سطح پر ہی آ گرتے ہیں بلکہ دبا ہندی فلسفہ کے رو سے تو روح جیسے نازک و لطیف اجسام بھی زمین پر ہی آ گرتے ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ مواد اندر جذب ہو کر فنا ہوں ان کا باہر رکھنا سخت مضر ہے اسی واسطے ہندوستان میں اگر سید ۔ مغل ۔ ترک ۔ افغان سب کمزور ہیں اس واسطے انگریز [illegible] سے کہ مقابلہ [illegible] ملکوں کی ہوا ئیں پیتے ہیں پھر ان میں [illegible] عقل [illegible] ہو گی ہیں وہ دفن ہوتے ہیں شرک کی بھی خوب ہی کہی [illegible] ہندوستان سے زیادہ کہیں شرک ہے [illegible] سو کروڑ دیوتا [illegible] مسلمان قبر پرستوں کے مکانات قابل [illegible] اتنی ہے آپ [illegible] میں آیا ۔ [illegible] ہو تو ان شاء اللہ تعالےٰ

نور الدین

کا مقدس وجود ہے ۔ حضرت نبی کریم آپ سے بہت بڑی محبت ان کی والدہ خدیجہ سیدۃ النساء کے بعد فرمایا کرتے تھے (۷) لیڈیوں کے ماتحت لڑکیوں کو پڑھانا بھیجنا بھی ان کو جہنم میں داخل کرنا ہے نعوذ باللہ مسلمان ایسا نہیں کر سکتا ۔

میں امید کرتا ہوں کہ میں نے پورا جواب دیا ہے ان لیڈیوں کا گھروں میں آنا بھی منع ہے ۔ اور یہ حکم قرآن کریم میں ہے ۔ والسلام ۔ نور الدین

نوائے محمود

ہائے وہ دل کہ جسے طرز وفا یاد نہیں وائے وہ روح جسے قول بلیٰ یاد نہیں
بے حسابی سے گناہ ہو گئی مجھ [illegible] میں سراپا ہوں خطا کوئی خطا یاد نہیں
جب سے دیکھا ہے اسے [illegible] اور کچھ بھی مجھے اب اس کے سوا یاد نہیں
درد دل سوز جگر اشک [illegible] دوست یار سے مل کے کوئی بھی تو رہا یاد نہیں
ایک دن تھا کہ محبت کے تھے مجھ سے اقرار مجکو تو یاد ہیں سب آپکو کیا یاد نہیں
بے وفائی کا لگاتے ہیں [illegible] الزام میں تو وہ ہوں کہ کبھی لفظ دغا یاد نہیں
میں وہ بے خود ہوا [illegible] ہوش مجکو خود وہ نگہ ہوش ربا یاد نہیں
کوچہ یار سے [illegible] نکلنا وہ بہر کیا تجھے وعدہ ترا لغزش پا یاد نہیں
[illegible] کہ رگا ہے مجھ کو وہ مرض جسکی مسیحا کو دوا یاد نہیں
وہ جو رہتا ہے [illegible] مری آنکھوں میں ہائے کمبختی مجھے اسکا پتا یاد نہیں
ہم وہ ہیں [illegible] کا بدلہ جنھیں ملتا ہے پیار بھولے ہیں روز جزا اور جزا یاد نہیں

صدائے بشیر

(مرزا بشیر)

سر پہ کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو
زندہ خدا سے دل کو لگاؤ یہی ہے ٹھیک کیا اس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو
اس شمع رو کو دیکھ کہ اک آنکھ ہی جو تو قربان اس کے چہرہ پہ پروانہ وار ہو
سینہ ترا ہو مدفن حرص و آز دل تیرا تیری آرزؤں کا مزار ہو
جاہ و جلال دنیائے فانی پہ لات مار گر تجکو آرزو ہے کہ تو باوقار ہو
ہو فکر تجکو روز جزا کی لگی ہوئی اور اس کے غم میں آنکھ تری اشکبار ہو
یاد خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور جس [illegible] زندگی کا اسی پر مدار ہو
کیوں ہو رہا ہے عشق [illegible] تو [illegible]
تجکو اسی کا شوق ہو ہر وقت ہر [illegible] [illegible]
خالی ہو دل تر [illegible] [illegible]

یاد حبیب سے نہ ہو غافل کبھی بھی تو اس بات سے کوئی ترا مانع ہزار ہو
طالب نگاہ ناز کا ہوں مدتوں سے میں مجھ پر بھی اک نظر سے پروردگار ہو
تسکین دل اگر چاہتا ہو گر تو چاہیئے دل کو ترے کبھی بھی نہ آرام قرار ہو
ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ مہیب پل ان ان سنبھل کے نفس دنی پر سوار ہو
آگاہ تجھ کو تیری بدی پر کرے ضمیر ناصح ہو دل ترا نہ کہ یہ خاکسار ہو
احمد یہی دعا ہے کہ روز جزا نصیب تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو

المفتی

روپیہ قرضہ دینا اور قرضہ لینا جائز ہے بشرطیکہ ضائع نہ [illegible] احتیاط کر لی جاوے باقی اس کے سود میں کامیابی کا وظیفہ ایک ایسی شرط ہے جس کا ذکر اسلام کی پاک شرع میں ہرگز نہیں

یہ اس سوال کا جواب ہے حضرت مسیح موعود کا عرس جائز ہے یا نہیں میرے نزدیک میری تحقیق میں مردہ کو ثواب خیرات کا پہونچتا ہے تعین تاریخ لغو ہے اور اس پابندی سے للہیت جاتی رہتی ہے

بیمار اشرا کے واسطے اگر کسی عامل سے تعویذ وغیرہ کا استعمال کیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں ۔

جواب ۔ اگر اس میں شرک کے کلمات نہ ہوں تو حرج نہیں ۔

مشتبہ مال کو کیا کیا جاوے ایک شخص ہے کہ جس نے اب بددیانتی سے توبہ کر دی ہے مگر اس کے پاس مشتبہ کمائی کا جو روپیہ اور زیور وغیرہ پہلے [illegible] موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے ۔

جواب ۔ حرام مال میں برکت نہیں ہوتی اس کو کھا کر دعا قبول نہیں ہوتی اس لئے وہ مال یا تو ایسے کاموں میں لگایا جاوے جس میں صرف الٰہی رضا مقصود ہو کیونکہ وہ حقیقی مالک ہے ۔ نرث الارض ومن علیہا اور توبہ استغفار سے کام لیا جاوے مشتبہ اور حرام مال میں فرق ہے مشتبہ کے لئے تقویٰ یہ ہے کہ وہ بھی کسی ایسے کاموں میں لگایا جاوے اور بہت ہی توبہ استغفار سے کام لیا جاوے ۔

سود کی چوتی جائز ہے اس سوال پر حضرت امیر المومنین نے ناپسندی کا اظہار فرمایا ۔ آپ کو کیا ضرورت پیش آئی بلا ضرورت فتویٰ منع ہے ۔

زیور مستعمل وہ ہے جو سال کا اکثر حصہ عورت پہنتی رہے ۔

کھانڈ وہ مُت کی جائز ہے کیا آپنے اس میں خون پڑتا دیکھا ہے پھر کئی قسم کی تبدیلیوں کے بعد اس میں [illegible] ہڈیاں وغیرہ کہاں رہتی ہیں ۔

نسبت سے ہے۔ یعنی رسُول یہ سمجھانے کے لئے آتے ہین کہ ہر کام مین اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری [illegible] کی اطاعت ہو صرف اسی لئے ہو۔ کہ خدا کا حکم ہے۔

فاعبدوہ۔ عبادت کا جہان حکم ہے وہان خدا تعالیٰ اپنی صفت ربوبیت کا ذکر کرتا ہے کیون کہ یہی موجب فرضیت عبادت ہے۔ دیکھو جس کی اطاعت کرتے ہین اس مین کچھ نہ کچھ شان الوہیت کا جلوہ ہوتا ہے۔ مثلاً۔ والد۔ اُستاد۔ بادشاہ۔

صراط مستقیم۔ بتادیا کہ صراط مستقیم یہی ہے۔ اللہ کا تقوے اور عبادت اور رسُول کی اطاعت۔

فاختلف الاحزاب۔ اختلاف کبھی وعظون سے یا انجمنون کے قائم کرنے سے نہین مٹتا بلکہ اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ایک امام کے جھنڈے تلے ہون اور اس کا موذن اسد کی اطاعت کرین۔ جو خدا کیطرف سے آیا۔

لوگ ہمین کہتے ہین احمدیون نے تفرقہ ڈالا۔ حالان کہ انہون نے وحدت قائم کی۔ کیون کہ ان کی جماعت مین مقلد۔ غیر مقلد۔ نیچری سب جمع ہین مگر یہ لوگ کوئی اتحاد نہین رکھتے۔ کیون کہ ایک ایک مسجد کے مُلاں کا الگ الگ مذہب ہے۔ تحسبہم جمیعاً وقلوبہم شتی۔

الاخلاء۔ خلیل کی جمع ہے۔

۲۰۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

[illegible] (پارہ ۲۵۔ رکوع ۱۳)

(سُورۃ الزخرف۔ رکوع ۷)

یٰعباد۔ یاعبادِ [illegible]

[illegible] علیہم [illegible] یا مین بھی اولیا ء اللہ۔ حزب اللہ۔ مفلحون کی نشان فرمایا کہ [illegible] علیہم [illegible] یحزنون۔ ہوتے ہین۔ آخرت کے [illegible] بھی ہی فرمایا۔

[illegible] کی گھڑی مین ہمین کو خدا یعباد [illegible] نیز خطاب سے مخاطب [illegible] امید [illegible]

[illegible] مین نے کہا۔ جون کہ [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] کلام اللہ کی صداقت کو [illegible]

(۲) آت ذا القربیٰ حقہ قرآن [illegible] دونون معنے مین۔

شادی شدہ لڑکیون کو والدین کے [illegible] روپیہ۔ وغیرہ [illegible] ہے۔ ایمان مین [illegible] کے مطابق عملدرآمد نہین ہے بلکہ [illegible]

(۳) حقہ مقررہ زندگی مین نہین ہوتا [illegible] کہ ایمان واسلام ایک چیز [illegible]

(۴) عقیقہ مین بلانا شرعاً ممنوع نہین۔

(۵) احمدی کا رشتہ دار فوت ہوجاوے [illegible] ہی مردنہیں۔ [illegible] لئے جانا اور دعائے مغفرت بہت ہی عمدہ کرمی کہتے ہین جس کا ہینڈل نہ ہو۔

(۶) تعلقات فرزندی و والدہ کے مرنے سے نکلنے کا دفعہ بھی روح فرسا ہوجاتے ہین اس کی نظیر اسلام مین خد [illegible]

[illegible] لینے پر نہین بولا جاتا۔ بلکہ کوئی [illegible] کا نام بھی ہے۔ گویا جسے جنت ملیگا۔

دکھایا جائیگا۔ اگر یہ اعمال نہ کرتے۔ فضل الہی نہ ہوتا۔ تو پھر اس کی بجائے جگہ [illegible] بما کنتم تعملون۔ اس سے یہ مقصود نہین کہ اعمال کا نتیجہ لازمی جنت ہے۔ بلکہ وہ اعمال جاذب فضل الٰہی ہین اور نجات فضل [illegible] سے ہے۔ چون کہ خدا کے حکم سے اپنی خواہشون کو چھوڑا۔ اور تکلیف اٹھائی۔ اس لئے اس پر خدا تعالیٰ راضی ہوا۔ اور انعام مین جنت ملا۔

فاکھۃ۔ مزہ بدلانے کے لئے مزیدار چیز ہے۔

یمالک۔ عام طور پر مفسرین نے یہی لکھا ہے۔ کہ مالک افسر جہنم فرشتے کا نام ہے۔

مبرمون۔ ابرام کہتے ہین رسّہ بٹنے کو۔ یعنی پختہ فیصلہ کر لینے والے۔ آخر منصوبہ پختہ کیا بلکہ انہون نے مقابلہ کی ٹھانی ہے۔ تو ہماری طرف سے بھی ان کی ہلاکت وتباہی آئی ہے۔

ام یحسبون انا لا نسمع۔ یہ ضروری نہین کہ یہ بات وہ کہتے بھی ہون بلکہ ان کی عملی حالت اس بات پر گواہ ہے۔

فانا اول العابدین۔ مفسرین نے کہا ہے کہ یہ علی سبیل الفرض ہے۔ یعنی اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو مین اس کی عبادت سب سے پہلے کرنے والا ہوتا۔ عیسائیون کو سمجھایا۔ اوّل نمبر کا عابد مین ہون پس اگر کوئی بیٹا ہوتا۔ تو مین بھی اس کی عبادت کرتا۔

الٰہ۔ (۱) معبود (۲) متصرف۔ اس جگہ دوسرے معنے مراد ہین۔ ان آیات مین اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیٹا ہونے کی تردید فرمائی۔ کیونکہ بیٹے سے جو اغراض مطلوب ہین وہ تو خدا کو پہلے ہی سے حاصل ہین۔

وعندہ علم الساعۃ۔ خود مسیح کا انجیل مین اقرار ہے کہ مجھے اس گھڑی کا علم نہین بخشا گیا۔ گویا یہ بھی اس کی الوہیت کا رد ہے۔

لطیفہ۔ مسیح کو علم الساعۃ فرمایا۔ یہان عندہ کہا جس سے ظاہر ہے کہ وہ مرچکا جیسے شہدا ر خدا کے پاس ہین۔

لطیفہ ثانی۔ الیہ ترجعون۔ یہ اُمید نہ لگاؤ کہ وہ (مسیح) تمہارے پاس آئیگا بلکہ تم بھی اسی کے حضور لوٹائے جاؤگے جس کے پاس وہ ہے۔

الا من شہد بالحق۔ شفاعت کا مالک وہ ہے جو حق کی شہادت دے رہا ہے۔

وہم یعلمون۔ یعنے یہ لوگ بھی جانتے ہین۔ کہ وہ جناب رسالتمآب علیہ السلام ہین۔

وقیلہ۔ مفسرین واؤ قسم کی بتاتے ہین۔ اور معنے یہ کرتے ہین کہ قسم ہے رسُول کے اس قول کی کہ یارب

لیکن میرے نزدیک یہ بات نہین کیونکہ حرف قسم کے بعد وہ جملہ نہین جس پر قسم کھائی جاوے۔

اس [illegible] ۃ مین ان لوگون کے ہلاکت کے اسباب بتائے ہین پس خدا تعالے فرماتا ہے۔ کہ وہ اسباب [illegible] ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ [illegible] اور تمہاری شوخیون۔ گستاخیون کی فریاد میرے

راہ پر نہ چلنے والے ہمیشہ تباہ ہی ہوتے ہین۔
ھی اکبر من اختھا۔ بڑھ چڑھ کر نشانات دکہائے، دوسرے مقام پر نو نشانون کا ذکر ہے
ینکثون۔ وعدہ انا لمھتدون کا توڑتے ہین بنی اسرائیل کو حضرت موسےٰ علیہ السلام
کے ساتھ بھیجدینے کا۔
ایّہ السّحر۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ اس وقت دُعا کی درخواست کرتے ہین
ایسے شریر تھے۔ کہ ساحر کہنے سے باز نہ آتے تھے۔ حضرت موسےٰ اپنے شریفانہ برتاؤ
سے پھر بھی درگذر فرماتے اور دُعا کر دیتے۔

الیس لی ملک مصر۔ مفسرین یہان بہت گھبرائے ہین کہ دعوےٰ تو خدائی کا اور
دلیل یہ دی۔ کہ الیس لی ملک مصر۔ یہ کیا بات ہے۔ پھر اس کی توجیہ کی ہے۔ ایک انسان کو
دوسرے انسان کا خدا سمجھنا ایک مستبعد سی بات ہے۔ مگر بعض اصُول ایسے کمزور اور گندے
ہین کہ ان کی بنا پر ماننا پڑتا ہے۔ مثلاً اوتار کے متعلق یہ سمجھنا کہ خدا کسی انسان کے اندر
حلول کر جاتا ہے اور اسے سلطنت بھی دیجاتی ہے۔ چون کہ مصر والے بھی اسی قسم کا
عقیدہ رکھتے تھے۔ اس لئے ان کے لئے یہ سلطنت بمنزلہ دلیل الوہیت ہے۔ میرے
نزدیک فرعون کو اپنی الوہیت کا دعوےٰ ثابت کرنا مقصود نہین۔ کیوں کہ الم
نربک فینا ولیدا سے ظاہر ہے۔ کہ رب کا لفظ وہ پرورش کرنے والے پر بولتے
تھے اور اسی بنا پر وہ انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا۔
یہاں جو الیس لی ملک مصر کہا تو اس لئے کہ موسےٰ سے اپنے تئین بڑا آدمی ثابت کرے
چنانچہ آگے کہتا ہے۔ ام انا خیر
اسورۃ من ذھب۔ سونے کے کڑے امارت وریاست کی نشانی سمجھی جاتی ہے
اب بھی بعض ریاستون مین اس کا نشان پایا جاتا ہے۔
وجاء معہ الملٰئکۃ۔ بعض بحثین لفظی ہوتی ہین یا تعیین حقیقت مین فرق ہوتا ہے
نفس ملائکہ سے کوئی منکر نہین۔ دیکھو مسلمان اگر ملائکہ مانتے ہین۔ تو ہندو دیوتے دیوان
فاستخف۔ بے وقوفی کی طرف لے جانا چاہا۔ ذلیل کیا۔
فاسقین۔ خدا کے حکم سے نکلنے والے۔ حکم عدولی سے نیکی کی توفیق سلب کر لی
جاتی ہے۔
فلمّا اسفونا انتقمنا منھم۔ لفت والے چون کہ انسانی حالات کے اعتبار سے معنے
کرتے ہین اس لئے جب خدا کے لئے یہ الفاظ بولے جاتے ہین تو دقت ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے
کہ جب انہون نے ایسی حالت بنائی۔ جو موجب اسف ہو۔ تو جو نتیجہ غضب تھا۔ وہ ان پر
وارد ہوگیا۔
مثلاً۔ مثل (۱) حالت (۲) الیہ [illegible] جو دوسرے [illegible] واضح کر دے یعنی
ایسا بنا دیا کہ ان کے حا[illegible] بات کھل سکے۔ [illegible] کامیاب
نہین ہوتے

ضرب ابن مریم مثلاً۔ جب بیان کی گئی۔ ابن مریم کی تمثیل۔
ماضربوہ۔ نہیں بیان کیا اس مثال کو۔
مفسرین تو اس کی یہ وجہ لکھتے ہین کہ جب قرآن مجید مین ذکر آیا۔ انکم وما تعبدون
حصب جھنم۔ تو اس کے مشرکین نے یہ معنے کئے۔ کہ جس قدر معبود غیر اللہ ہین۔ وہ جہنم
مین ڈالے جاوین گے۔ اس طرح پر وہ گویا مسیح کو بھی ساتھ ملاتے تھے۔ جو عیسائیون کا معبود
ہے۔ اس بنا پر یہ جواب دیا گیا۔ کہ ان ھو الّا عبد انعمنا علیہ۔
حالان کہ اس طرح پر ان کا سوال حل نہین ہوتا۔ اوّل تو ما تعبدون کا ذکر بھی اس سورۃ
مین نہین۔ ماقبل و مابعد کی مناسبت سے میرے نزدیک یہ بات ہے۔ کہ یہان مسیح
کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے۔ اور دوبارہ آنے سے یہ مراد ہے کہ مثیل مسیح آوے۔ یعنی
اس کی خو بُو پر۔ پہلے خدا کے حلول کا ذکر تھا۔ اس پر مشرکین نے کہا کہ تم خود حلول کے
قائل ہو۔ جیسا کہ کہتے ہو۔ کہ مسیح پھر کسی مین حلول کر کے آئے گا۔ پس ہمارے معبود
اچھے ہوئے۔ کہ ان مین خدا کا حلول ہے اور تمہارے ماننے میں ایک انسان کا۔ پروردگار
ان کی غلطی جتاتا ہے۔ کہ بروز کے یہ معنے نہین کہ پہلے کی رُوح دوسرے مین حلول کرے
بلکہ ان ھو عبد۔ وہ ایک بندہ ہوگا۔ جس پر ویسے ہی انعام ہوں گے جیسے پہلے ایک پر ہو چکے۔
انسان کے مثیل کیا۔ فرشتون کے مثیل بھی بنانے پر قادر ہین۔ یعنے ہم مین ایسے
لوگ پیدا ہون۔ جو فرشتون کے صفات پر متصف ہو۔ صحیح معنے۔ جب بیان کیا گیا ابن مریم
تمثیل کے طور پر۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم۔ اس پر تیری قوم الیاں
[illegible] حلول کا مسئلہ جس پر مسلمان ہنستے تھے۔ اس کے قائل ہو گئے۔ اور کہنے لگے
کہ [illegible] معبود اچھے ہوئے۔ کیون کہ وہ خدا کے اوتار ہیں اور تمہارے تو کسی انسان [illegible]
فرمایا۔ نہین وہ مگر ایک بندہ کہ انعام کیا اس پر [illegible] اور ہم [illegible] اس کو بنی اسرائیل
کے لئے ایک [illegible] بنایا۔ مثیل مسیح کے وجود سے [illegible] عمری ملعون
اور نہ وہ خدا [illegible] خدا کا بیٹا تھا۔ بلکہ ایسا ہی تھا [illegible]
انّہ لعلم للساعۃ۔ اس کے یہ معنے [illegible] مسیح علامت
کے لئے تو بھی [illegible] کہا [illegible] ثابت ہوگا۔ [illegible] ہے کہ مسیح کی
ولادت دلیل قیامت [illegible] ساعت بند کھنے [illegible]
ہمارے نزدیک [illegible] مثیل مسیح ساعت کا علم ہے۔

(پارہ [illegible] ع [illegible])
(سورۃ الزخرف بقیہ رکوع ۶)

ولمّا جاء عیسیٰ۔ قرآن مجید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک نبی کے بھیجنے کی
غرضین ضرور ہوتی ہین۔ اوّل تو یہ [illegible] نئی باتین دین مین پیدا ہو گئی ہون ان
اور ان کی بجائے محکم باتین (حکمت) قائم کرے۔
دوم۔ جو اختلاف [illegible] ہو۔ اس مین فیصلہ کر کے حق بتائے
غرضین حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
[illegible] دوسرے [illegible]

سحر کا لفظ ہے اس کے صحیح معنے ہیں۔ مادق ولطف ماخذہ۔ کام کے نفس وقوع مین تو
کوئی شک نہین۔ مگر اس کا سبب ہم سے مخفی ہو۔ جب اس کی تعیین منتر جنتر وغیرہ سے
کی گئی۔ تو پھر فساد پڑ گیا اور قرآن مجید پر بھی اعتراض ہونے لگے۔

کفار جب دیکھتے ہین کہ انبیاء باوجود غربت وجتھا کی کمزوری اور مخالفت شدیدہ کو منظفر
ومنصور ہوتے ہین تو وہ اس کا سبب نہ جاننے کی وجہ سے اس کا نام "سحر" رکھتے ہین۔

علی رجل من القریتین عظیم۔ یہ اسی منعت ہو آر کی تفصیل ہے کہ آسائش
نے کس قدر خیال بگڑتے ہین کہ اب نبوت بھی ایسے ہی لوگون کا حق سمجھتے ہین۔

عظیم۔ رجل کی صفت ہے۔ یہ خیال ان کا اس وجہ سے ہے۔ کہ اگر کسی عظیم الشان پر
نزول وحی ہوتا تو اس کی وجاہت کی وجہ سے بہت سے لوگ مان لیتے۔ دوم۔ ضروریات
سلسلہ کا خود ہی کفیل ہوتا۔ اس کا جواب سناتا ہے۔

سخریا۔ کبیر المحکوم۔ تمسخر کے معنے نہین سمجھایا۔ کہ پہلا سوال تو یہ ہے کہ جن کو وجاہت
و دولت دی گئی۔ ان مین کیا خصوصیت تھی۔ جب یہ محض فضل خدا ہے تو نبوت بھی
فضل ہی سمجھو۔ جیسا کہ دولت کا۔ دنیا تمہارے کسی اصول کے ماتحت نہین ہو سکتا۔
یہ رفع درجات دنیا کے تمدن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی حاکم ہو کوئی محکوم
اور ایک دوسرے کے کام آسکے۔ پھر ہر ایک کی ضرورت اشد ہے۔ ایک بھنگی بھی اپنی
نوعیت کے لحاظ سے سوسائٹی کے لئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ایک دولتمند میرے
یہ معنے نہین کہ بڑے چھوٹون سے کام لین بلکہ یہ بھی کہ چھوٹے بڑون سے کام نکالیں مخدوم
بھی ایک حیثیت سے خادم ہے۔ اور خادم مخدوم۔

[illegible] یکون۔ اس [illegible] کا بیان فرماتا ہے۔ کہ نبوت و وحی کے مقابلہ [illegible] دنیا
[illegible] ساز وساماں کی کچھ حقیقت نہین۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اگر دنیا کی اللہ کے
[illegible] تو وہ کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ دیتا۔ و[illegible] دنیا مراد ہے۔
[illegible] کر دنیا کو انسان وصول الی اللہ کا [illegible] داری بنالے تو

[illegible] اس لئے مین [illegible] معارج۔ ابواب [illegible] ومعارج
[illegible] کے ساتھ بھی ہے۔

زخرفاً۔ زخرف کے معنے سو[illegible] زرنیہ [illegible] کے اسباب کے بھی ہیں یہان
[illegible] یہ معنے صحیح ہین۔

۸۔ مارچ سنہ ۱۱

(پارہ ۲۵ رکوع ۱۰۔ سورۃ [illegible] رکوع ۴)

[illegible] الرحمٰن۔ ذکر دو قسم کا ہے اور قرآن [illegible] دونوں معنے مراد لئے ہین۔ ۱
اللہ۔ تسبیح۔ ذکر اللہ ہی ہے۔ پھر [illegible] وہ عائین جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اٹھتے بیٹھتے جاگتے۔ کھانا کھانے۔ [illegible] سونے جانے کے لئے مروی ہین۔ مگر
[illegible] طریقہ یہ ہے کہ اپنی ہر حرکت ہر سکون۔ ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کے حکم کی ماتحت
[illegible] سب اوقات مین اللہ کو یاد رکھنا
[illegible] فرشتون کے قائل ہین۔ [illegible] شیطانون کو بھی مانتے ہیں۔ جس سے

معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حقیقت قریب قریب ہے۔

ہر ایک چیز از قسم جمادات ہو یا نباتات یا حیوانات باعتبار اپنی حقیقت وماہیت کے خدا
سے ایک تعلق رکھتی ہے اور اس کے حکم کی ماتحت کام کرتی ہے۔ جس طرح فرشتون کا نیک
اجسام سے تعلق ہے۔ اسی طرح جنون کا تعلق بعض اجسام سے ہے اور یہ بمنزلہ ان کی روح
کے ہین۔ چنانچہ حکم ہے۔ کہ ہڈی سے استنجا نہ کرو۔ کیونکہ یہ جنون کی غذا ہے۔ اب
بظاہر تو ہڈی کو کتے وغیرہ ہی کھاتے ہین جس سے معلوم ہوا کہ ان بُرے جانورون اور
کیڑون سے ان جنون کو ایک تعلق ہے۔ اسی واسطے دعا سکھائی۔ اللّٰھم انی اعوذ بك
من الخبث والخبائث۔

فلما جن علیہ اللیل۔ سے جن کے لفظ کے معنے کھلے ہین۔ پوشیدہ اجرام کا نام
ہے اور طاعون وہیضے کے کیڑے بھی گندگی ہی مین پیدا ہوتے ہین۔ فرشتون مین نورانیت
واطاعت ہے اور جنون وشیطانون مین ظلمانیت اور تمرد ہے۔

جن۔ شیطان واقع مین ہین اور پھر ان کے مظاہر بھی ضرور ہین۔ جن کے ذریعہ ان کی
کارروائیون کا ظہور ہوتا ہے۔ جب انسان ذکر الرحمٰن سے جی چراتا ہے۔ تو پھر بُرون
سے اس کا تعلق بڑھتا ہے۔ کیونکہ بدی کو خود ہی اس نے پسند کیا۔

ولن ینفعکم۔ مفسرین نے اس کے یہ معنے کئے ہین کہ نفع نہ دیگا تمہیں یہ جان لینا
اس وقت کہ یہ بئس القرین ہے۔ دوسرے معنے یہ ہین کہ نفع نہ دے گا تمہین۔ دونون
کا عذاب مین شریک ہونا۔ نفع تو یہ ہے۔ کہ تم بچ جاتے اور وہ متبوع شیاطین عذاب
مین گرفتار رہتے۔ مگر یہاں تو [illegible] کل ضعف کا فتوےٰ لگ چکا۔

فاما نذھبن بك۔ مفسرین نے یہ معنے کئے ہین یا ہم تم کو وفات دیدینگے۔ مگر میرے
نزدیک یہ معنے پسند ہین۔ کہ ہم تجھے لے جائین گے مکہ سے۔ چنانچہ پہلے یہ فرما چکا ہے
کہ ان مشرکین عرب پر عذاب اس وقت آئے گا کہ آپ (اے نبیؐ) انہین نہ ہون گے۔
اور اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ یہ سورۃ مکی ہے۔

لذکر لك۔ یہ ذکر ہے تیرے لئے۔ یعنی جس طرح کتاب الٰہی کی وجہ سے حضرت موسیٰ
اور ان کی قوم معزز ومکرم ہوئے۔ اسی طرح آپ اور آپ کی قوم اگرچہ اس وقت معمولی ہین
مگر ایک وقت آتا ہے کہ یہ قوم تاریخی قوم بن جاوے گی اور تمہارا نام چار سوئے عالم
مین پھیل جائیگا۔

وسوف تسئلون۔ آئندہ ایک زمانہ آتا ہے کہ لوگ تمہارے حالات پوچھین گے۔
اور بڑے بڑے مسائل تمہارے چال چلن۔ طرز عمل۔ اقوال۔ افعال سے حل کئے
جاوین گے۔

وسئل [illegible] من ارسلنا [illegible] اگلے رسولوں کے حالات سے اہم مسائل حل ہوتے
[illegible] ہے۔

ایسا ہی اتفاق ہوا تھا۔ بارش کے ایام میں گاؤں گاؤں پھرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نیز زمیندار لوگ عموماً فصلوں کے کاٹنے اور غلہ جمع کرنے کے کام میں بہت مصروف ہیں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضلع جالندھر کے بعض مقامات کا دورہ کر کے جو یہاں سے قریب قریب ہیں۔ سردست دورے کو ملتوی کر کے واپس دارالامان چلا جاؤں۔ سردست التوا کے واسطے بعض دیگر وجوہات بھی ہیں جن کے اس جگہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اگر یہ صلاح پختہ ہو گئی تو میں انشاء اللہ پندرہ بیس مئی تک قادیان پہونچوں گا اور میں سردست کچھ کہہ نہیں سکتا کہ پھر دوبارہ دورہ کب تک شروع ہو یا نہ ہو اس کا قادیان پہنچکر انشاء اللہ فیصلہ ہو سکے گا۔

لودھی ننگل

گذشتہ اخبارات میں میرے امرتسر سے لودھی ننگل جانے کا ذکر ہو چکا ہے۔ لودھی ننگل میں مولوی نور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی جن سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کا وہ نامہ منظوم ملا جو کہ پچھلے اخبار میں شائع ہو چکا ہے مولوی صاحب موصوف کی تبلیغ کے ذریعہ سے اس جگہ اور اس کے گرد و نواح میں بہت سے آدمی جماعت میں شامل ہیں۔ جمعہ کی نماز اور گرد کے گاؤں سے لوگ اسی جگہ آ کر پڑھتے ہیں ایک جمعہ میں نے یہاں پڑھایا۔ آدمی کثرت سے جمع ہوئے جنمیں سے اکثر غیر احمدی تھے مگر غور سے سب باتیں سنتے رہے اور بعد جمعہ بعض جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے بیعت کا خط حضرت کی خدمت میں لکھا۔

مولوی نور احمد صاحب نے فتحگڑھ کے مولویوں کے ساتھ بارہا مباحثات کئے اور ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بھی آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے واسطے وہاں کے غیر احمدی بلا لائے تھے جو کچھ سوال و جواب ہوئے انمیں سے بعض کی نقلیں میں نے مولوی صاحب موصوف کے پاس دیکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ تقویٰ کو مدنظر رکھکر بہت ہی مدلل جواب مخالفین کو دیتے ہیں اور مخالفین کبھی کسی موقعہ پر مولوی صاحب پر غالب ہوئے بعض دفعہ مولویصاحب پر مقدمات بھی مخالفانہ جوش میں بنائے گئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمیشہ انہیں باعزت فتحدی

تیجہ کلاں

ایک رات میں لودھی ننگل میں رہا اور ایک شب تیجہ کلاں میں۔ جہاں میاں عبد اللہ میاں عبد العزیز اور ان کے فرزند ارجمند میاں اسد اللہ صاحب رہتے ہیں اور احمدی جماعت کے قریب ۳۳ نفر ہیں اس جگہ دو دفعہ وعظ ہوا چند نو مریدین داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اس جگہ کے میاں عبد اللہ صاحب کچھ بیمار رہتے ہیں سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے واسطے دعا فرماویں۔

انجمن لودھی ننگل ۔ لودھی ننگل میں ایک انجمن بنائی گئی۔ جس کے متعلق تیجہ کلاں۔ فتحگڑھ۔ چک اسکندر۔ بدووال تلونڈی راماں۔ کٹھالہ میاں مٹھا اور کھوکھر کی جماعتیں بھی رکھے گئے۔ اس انجمن کے سکرٹری منشی اسد اللہ صاحب اور ... پریزیڈنٹ مولوی نور احمد صاحب مقرر ہوئے یہ تمام گاؤں لودھی ننگل کے قریب ہیں اور ان میں سے اکثر آدمی عاجز کی ملاقات کے واسطے لودھی ننگل تشریف لائے۔

فتحگڑھ

فتحگڑھ میں صرف ایک گھر احمدیوں کا ہے میاں عبد القادر صاحب اپنی بیوی اور لڑکے اور لڑکی سمیت ... بہت پُرجوش احمدی ہیں۔ اس جگہ کئی ایک وہابی اور حنفی مولوی ہیں جن میں سے بعض بالخصوص وہابی صاحبان میاں عبد القادر کو بہت تنگ کرتے رہتے ہیں مگر وہ ہمیشہ ان کو ایسے مدلل جواب دیتے ہیں کہ بغیر خاموشی کے انہیں چارہ نہیں۔ میاں عبد القادر صاحب کا بیان ہے کہ میرے واسطے اصل محرک حضرت مرزا صاحب کی طرف توجہ کرنے کا مولوی محمد حسین صاحب کا رسالہ اشاعۃ السنہ ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے جب حضرت کی مخالفت شروع کی اور میں نے اسے رسالہ اشاعۃ السنہ میں پڑھا تو مجھے خیال ہوا کہ مرزا صاحب کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے واسطے ان کی کتابیں بھی پڑھنی چاہئیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ جب حق مجھ پر کھل گیا۔ تو میں نے اس سلسلہ کو قبول کر لیا۔

مولویت زمانہ کا نمونہ

اسجگہ کے ایک حنفی مولوی محمد اشرف صاحب عاجز کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے بہت اخلاص سے پیش آئے اور حضرت مرزا صاحب کے اخلاق حسنہ کی تعریف کرتے رہے اور سلسلہ حقہ کے حالات سنتے رہے ان کے سوائے کسی دوسرے مولوی سے میری ملاقات اس جگہ نہیں ہوئی۔ البتہ ایک وہابی مولویصاحب کے دو واقعات عجیب میں نے سنے میں جن کا بیان کرنا ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ایک تو یہ کہ وہ مولوی صاحب ہمارے دوست میاں عبد القادر صاحب کے ساتھ وفات مسیح پر گفتگو کر رہے تھے مولوی صاحب نے کیا چالاکی کی کہ ایک تفسیر لیکر رفع عیسیٰ کے متعلق جو الفاظ تھے اون کو قرآن شریف کی آیات ظاہر کر کے پڑھنا شروع کیا۔ جس پر ایک حافظ نے پبلک کے سامنے ان کا پردہ فاش کر دیا اور سخت شرمندہ کر دیا۔ دوسرا واقعہ بھی انہیں کا ہے۔ ایک مباحثہ میں جبکہ وہ ہمارے دوست مولوی نور احمد صاحب کے ساتھ کر رہے تھے بعض تاویلات حقہ اور صحیحہ میں کر فرمانے لگے کہ ایسی تفسیر تو میں بھی کر سکتا ہوں جب ان سے کہا گیا کہ کر کے دکھاؤ تو یوں دُرّ افشاں ہوئے کہ بسم اللہ کے معنے ہیں کان گڑہ کہا گیا۔ (کان پنجابی کوّے کو کہتے ہیں) یہ ہے نمونہ ان مولوی صاحبان کا اور ان کی اس عزت کا جو کہ وہ قرآن شریف کی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے

چک اسکندر ۔ فتح گڑھ سے عاجز ایک شب کے واسطے چک اسکندر گیا جہاں میاں قادر بخش اور ان کے فرزند میاں اللہ دتا سواری لے کر لودھی ننگل تک آئے۔ مولوی نور احمد صاحب فتحگڑھ تک مشایعت کے واسطے آئے وہاں کے مولوی صاحبان اور ایک حکیم صاحب کی طرف سے کچھ پیغام آتے رہے جو انشاء اللہ اگلے نمبر میں درج کئے جاوینگے چک اسکندر میں ہم ایک شب رہ کر لودھی آ گئیا۔ بزرگ کے واسطے بھی خرید لیے۔ وعظ کے بعد چند لوگوں نے کچھ سوالات کئے جن کا ذکر انشاء اللہ اگلی اخبار میں درج کیا جاویگا۔

تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً

سیدنا مسیح موعود نے ۴ مئی ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کے مقاصد ذیل فقرہ تھے کہ (۱) سلطان روم کی سلطنت کی حالت اچھی نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔ (۲) ترکی گورمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے ہیں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں گے (۳) یہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاویگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" کون پر نظر کر کے جب ہم اس خبر کو پڑھتے ہیں کہ آخر انجمن اتحاد و ترقی غالب آئی اور اس نے دار الخلافہ پر قبضہ پاکر سلطان عبد الحمید کو معزول کر دیا اور اس کی بجائے رشاد آفندی سلطان کا بھائی اور ہمائی محمد خامس کے نام سے تخت نشین ہوا تو بے اختیار ہم سبحان ربنا ان کان وعد ربنا مفعولاً کہتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ ۳۳ سال جس دانشمندی اور تدبیر سے سلطان نے حکومت کی اور اپنی قوم کو غیر مسلم سلطنتوں سے بچایا اس کا صلہ جو قوم نے دیا وہ نہایت ہی افسوسناک اور قابل عبرت ہے مگر ہم یقین کرتے ہیں کہ اس تغیر و تبدل میں اس علیم و حکیم خدا کی ایک خاص حکمت ہی ہے۔

۲۔ ہمعصر الحکم راوی ہے کہ قادیان تک ایک تنگ پٹڑی کی ریل مشترکہ سرمایہ سے بنائے جانے کی تجویز ہے۔ (۳) نوجوان ترکی پارٹی نے سلطان کی تنخواہ ۲۵ ہزار ترکی پونڈ قرار دی (ماہوار) دیگر ممبران کو علاوہ دینے گے۔ (۴) شاہ ایران نے اپنے وزیر اعظم اور وزیر جنگ کو موقوف کر دیا اپنے چچا نائب سلطنت کو مقرر کیا ہے (۵) دونوں عہدے انہیں کو دئے جو اصلاح پارلیمنٹ کے مخالف ہیں لہذا اس تقرر پر سب ناراض ہیں۔ (۶) روسی فوج تبریز میں آ پہونچی باشندوں نے بڑی خوشی سے ان کا خیر مقدم کیا اب کشت و خون نہوگا (۷) چیفکورٹ پنجاب میں گرما کی تعطیلیں ۱۹۔ اگست سے شروع ہونگی اور ۱۹ اکتوبر کو ختم ہونگی اور ۲۰۔ اکتوبر کو اجلاس کیا جاویگا (۸) معزول شدہ سلطان عبد الحمید بدھ وار سالونیکا میں پہونچے سپہ سالار کے گھر پہنچائے گئے (۹) ولایت عدانہ میں جو لوگ قتل و غارت کئے گئے ان کی تعداد تیس ہزار ہے

جو تک اندازہ کی جاتی ہے (۱۰) پچھلے دنوں میں کشمیر میں دو سخت حادثے وقوع میں آئے۔ پہلا حادثہ جمعرات ۲۲ اپریل کو تھا۔ اس روز دربار کا عظیم الشان دُخانی ڈیجر بارہ مولہ میں دریا کی درستی کے کام پر لگایا:

[illegible]

مکتوبات امیر المومنین

٭

هنیأً لارباب النعیم نعیمها
وللعاشق المسکین ما یتجرع

مولنا النواب۔ المعظم المکرم بالقابہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب کرمت نامہ باادب گذارش ہے۔ ایسے علماء کا ذکر جنھون نے رد نصاریٰ و آریہ پر قلم اُٹھایا صرف اس لئے تھا کہ حضور نے اس مقام پر یہ لکھا تھا کہ مسیحی مشنری ہندوستان مین آئے ان کے مقابل مسلمانون نے کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لئن شکرتم لازیدنکم۔ یہان لازیدنکم کا لام اور نون مشدد۔ قابل غور ہین۔ مگر عالیجاہا حضور نے صاف لکھا ہے یہ بھی ایک خدمت علماء سے اگر ہوئی تو کیا ہوئی" حضرت نواب یہ کلمہ شکرگذاری کا نہین۔ اس ملک مین ہزارون ہزار آدمی صرف ان مناظرون کے باعث عیسائی ہونے سے بچ گئے والحمد للہ رب العلمین۔ بُرے چلن اور اخلاق ذمیمہ جنہ مائل رذیلہ کا استیصال علوم حقہ سے

قابل قدر سرسید کی کوششین ہمارے سامنے ہین مگر ان کے دار الاقامہ مین ابھی تک ایمان باللہ ورسلہ۔ اقامۃ الصلوٰۃ۔ وایتاء الزکوٰۃ۔ پابندی صوم وحج کا جو حال ہے وہ جناب عالی اور ہم لوگون سے مخفی نہین۔ بھلائی بھلائی ہے اور ضرور ہے مگر ایمانی جوش اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع و ان ہنوز دہلی دور است۔ کسی محسن کی احسان فراموشی کفران نعمت ہے۔ مجھ خاکسار کی سید سے خط وکتابت رہی ہے۔ مین نے انکو ایک بار کسی تقریب پر عرض کیا تھا۔ جاہل علم پڑھکر عالم بنتا ہے اور عالم ترقی کر کے حکیم ہو جاتا ہے۔ حکیم ترقی کرتے کرتے صوفی بن جاتا ہے۔ مگر جب صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے قابل غور ہے۔ جس کے جواب مین سرسید نے لکھا کہ وہ نورالدین بنتا ہے غرض ان کہانی ... صرف یہ ہے کہ ہم اون سے اور وہ ہم سے بے خبر تھے تاہم آپ نے تکلیف فرما کر ان کا ذکر کیا اور ان کے ذکر پر زور دیا ہے اس لئے تعارف کا تذکرہ کر دیا ہے۔

جناب عالی۔ مولوی بارہ لاکھ روپیہ جمع کر یگا تو افسوس ہے کہ وہ مولوی آپ کی نگاہ مین مولوی نہ رہیگا۔ مہدی علی مولوی تھے۔ چراغ علی مولوی تھے۔ عمائد علماء لکھنو مولوی تھے۔ مگر جب روپیہ آیا۔ تو نواب محسن الملک۔ ممتاز جنگ۔ قبلہ وکعبہ۔ سرکار دولتمدار۔ محبۃ الدولہ... ہو گئے۔ آخر مین مولوی صدیق حسن گذرے ہین۔ روپیہ آیا تو نواب کہلانے۔ صدیق تخلص اوڑھ دیا اور نواب اس کے قائم مقام ہو گیا۔ بھلا یہ خاکسار لاکھون والے لوگون کو مولوی کہہ سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہین۔ مولوی تحقیر کا کلمہ ہے اور آپکے نزدیک بھی) بلکہ مجھے تو تعجب ہوا ہے کہ ملا نان دارالا سے صاحب عصر جدید اور مہتمم ندوۃ العلماء۔ دونون کے نام پر مولوی کا لفظ لکھدیا ہے۔ شبلی صاحب کا سفرنامہ حضور نے غور سے نہین پڑھا۔ ورنہ اس مین مولوی لفظ کی جو مٹی پلید کی ہے اسے پڑھ کر آپ ضرور ہنستے۔ اور یہ امرا کا مشغلہ ہے اگر یہی تدبیرین قومی ترقی کی ہین۔ جو حضور نے لکھی ہین تو بے ادبی معاف ہو۔ آپ کا محمڈن کالج۔ آکسفورڈ۔ کیمبرج کا مقابلہ نہ کیسکیگا امریکہ، جرمن کی یونیورسٹیان فراموش ہون۔ پس اسلام درگور رہا بلکہ ہندوستان سے اسلام کا مقابلہ محال ہے۔ جس قدر آپ ترقی کرین کرلین۔ یورپ وامریکہ کو چھوڑ ہندوؤن سے مقابلہ بھی خواب وخیال ہوگا۔ اسلام مال سے نہین اخلاص سے ترقی کریگا اور کرے گا۔ ایمان واعمال صالح سے وابستہ ہے۔

مجھے حضور نے دو لاکھ جمع کرنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ آپ نواب۔ رئیس اعظم۔ ہونہار۔ نوجوان۔ لاکھون جمع کرنے والون کے فدائی۔ فدا مجھ غریب کی سنئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے "وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا۔ اور فرماتا ہے "وما نریٰک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرائی" اور فرماتا ہے کہ لوگ کہتے ہین۔ علے رجل من القریتین عظیم۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم دنضل بخشا ہے اور مال کو اللہ تعالےٰ نے خیر وفضل فرمایا ہے اور ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ ابو الحنفاء نے دعا سکھائی ہے اور ہم مانگتے ہین۔ گو سرسید دعا کا نتیجہ حصول مراد نہین مانتے تھے مگر مین بخلاف ان کے دُعا کو سبب حصول مرادات مانتا ہون۔ ایک پیسہ جمع کرنا بھی ناپسند کرتا ہون اور واقع ہے کہ پھر بھی آپکے سرسید بھی میری عزت کرتے تھے اور بہت کرتے تھے۔ محسن الملک اور ان کے بازو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضور کسی امام ومصنف کا نام اسلام مین بتاسکتے ہین جس نے ان روپیون کے ذریعہ اسلام کو دنیا مین پھیلایا۔ لائبریری کا عالیجاہا آپ کو شوق ہے۔ اگر صرف ہندوستان مین صرف میری لائبریری ہے جسے سرسید احمدؒ خان اور مولانا شبلی نے بحمد اللہ ضرور فائدہ اٹھایا ہو گا یا ہے۔ ایک تو دنیا سے چل بسے۔ دوسرے موجود ہین۔ آپ ان سے دریافت فرما سکتے ہین۔

آہ! آپ کو کون بتا سکے کہ پراگندہ روزی پراگندہ دل ہے:

شب چو عقد نماز مے بندم
چہ خورد بامداد فرزندم

بالعموم صحیح نہین۔ غالباً مین نے جناب کا عزیز وقت بہت لیا اگر آپ میرا عریضہ پڑھ لینگے۔ اور اگر سکرٹری صاحب نے ردّیات مین ڈالدیا یا خلاصہ سُنادیا تو میرا اظہار انشاء اللہ ضائع نہوگا۔

نورالدین ۔ ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۹ء

ترانۂ اکمل

٭

بیابانون مین رہتا ہون۔ مجھے گھربار کیا کرنا
مُسافر ہون مین دودن کا تو اپنا بار کیا کرنا

سرِ تسلیم خم ہے دیکھئے کیا ہو مین حاضر ہون
جو ہو تیار مرنے پر اُسے تیار کیا کرنا

سیہ کارون خطا کارون گنہگارون کو اے مولیٰ
ترے دربار مین جُز توبہ استغفار کیا کرنا

کہین کافر اذیت دین لگاکاٹین کہ پھانسی دین
جو تیرے ہو چکے مرزا تو پھر انکار کیا کرنا

وفاداری پہ مین نازان۔ یہ ہے قول جوانمردان
جو پورا ہی نہ کرنا ہو۔ تو وہ اقرار کیا کرنا

پڑے ہین جان کے لالے کھلے ہین تیر سینے مین
ہزارون چھید دل مین ہے کیے۔ مجھے گلزار کیا کرنا

محبت کیجئے اُس سے۔ کبھی ہنس بول لین جس سے
بُتانِ سنگدل پتھر ہین۔ اُن سے پیار کیا کرنا

مری جان قاطع ہی۔ سر و شمن اُڑاتی ہے
مرا دم ہی دمِ شمشیر ہے۔ تلوار کیا کرنا

مرے کو مارنا کوئی جوانمردی نہین ہوتی
جو تیغ عشق کا کشتہ ہو۔ اُس پر وار کیا کرنا

کہان کی دوستی کیسی محبت۔ دشمنی ٹھہری
اگر دل بُتون سے اپنا دل بیزار کیا کرنا

بچھے ہین جادۂ عشقِ بُتان مین سینکڑون کانٹے
برہنہ پا کو یہ وادیِ پُر خار کیا کرنا

تپ فرقت نے مارے تھک کے اس کوچے مین آبیٹھے
بدن اے جان بغیر از سایۂ دیوار کیا کرنا

عدو اچھا ہے اس سے دشمنی تو کھل کے کرتا ہے
جو دلداری نہ کرسکتا ہو وہ دلدار کیا کرنا

جو لڑنا ہو تو لڑ۔ تو نفسِ امّارہ سے آ بھائی
ابھی جنگل مین جا کر شیر سے پیکار کیا کرنا

مجھے وہ چاہیئے نشّہ نہ مرنے تک بھی جو اُترے
گھڑی دو کے لئے اپنے تئین سرشار کیا کرنا

مجھے اس خود فراموشی کی کیفیت مین رہنے دو
بت ہو بے خود ابھی اُسے ہشیار کیا کرنا

حکایت بود بے پایان بخاموشی ادا کردم
گزرتی ہے جو اس دل پر اُسے اظہار کیا کرنا

تجھے اس تنگنائے دہر مین خستہ جگر اکمل
بجز یادِ غلامِ احمدِ مختار کیا کرنا

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

بقیہ رکوع ۱۵

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ونحن احق بالملک منہ ۔ یہ بہت سوچنے کی بات ہے کہ خدا کے انتخاب پر آدم سے لیکر اب تک اعتراض ہوتا چلا آیا ہے۔ پہلے آدم پر اعتراض کیا گیا پھر داؤد کو ذکر کر کہ دشمن قلعے کی دیوارین پہاند کر چڑھ آئے۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔

ہماری سرکار پر بھی اعتراض ہوا کہ قرآن کسے رجل من القریتین عظیم پر کیون نہ اترا۔ پھر ہمارے امام پر بھی کم اعتراض نہ ہوئے لوگ کہتے رہے کہ الائمۃ من قریش۔ امامت بنو فاطمہ کا حق ہے۔ مغلون کو کیون دی۔ ایک شخص نے مجھے کہا پنجاب کے ایک کوردہ میں رہنے والا ہے۔ کم از کم دہلی کا تو ہوتا۔

جواب دیتا ہے کہ۔ زادہ بسطۃ فی العلم والجسم یہ علم و قوت مین تم سے بڑھ کر ہے اس کو نہین مانتے تو کم از کم یہ خیال تو کرو کہ اللہ تم سے وسیع علم والا ہے اور یہ اس کا انتخاب ہے۔ وہ مالک ہے جسے چاہے سلطنت دے پھر ایک اور نشان بتایا کہ " ان یاتیکم التابوت " تمہین ایسے دل (قلب) عطا ہونگے کہ ان مین تسلی ہوگی۔ یعنے اس کے زمانے مین لوگون کے قلوب مین ایک خاص سکینت و اطمینان نازل ہوگا اور یہ

بقیۃ مما ترک آل موسیٰ و آل ھارون اور یہ وہی قوت قدسیہ کا اثر ہے جو موسےٰ و ہارون کی اولاد مین ورثہ بہ ورثہ چلا آیا ہے کہ لوگ ان کے ساتھ آرام پاتے اور ان سے کے ساتھ وابستہ ہوجاتے ہین اور خود بخود لوگون کے دل ان کی طرف رجوع کرتے ہین انہین ایک خاص جذب دیا جاتا ہے ان کی تقریر مین ایک خاص اثر ہوتا ہے جب وہ کسی امر مین فیصلہ دیتے ہین تو دشمن بھی اس وقت مان جاتے ہین۔

تحملہ الملائکۃ ۔ اسمین کچھ شک نہین کہ دلون کا اٹھانا فرشتون کا کام ہے

۳۱۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۶)

جہاد کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے۔ کہ فی سبیل اللہ ہو اور سپاہی اپنے افسرون کی فرمانبرداری کرین۔ حدیثون مین آیا ہے کہ بعض موقعہ پر امتحان لینا منع ہے۔ لیکن اسبات کی مثالین بھی موجود ہین کہ بعض موقعون پر امتحان سے لینا چاہیئے۔ یہان اس صورت آخرہ کی مثال اس آئت مین ہے جس پر آج کا درس ہے۔

فلما فصل ۔ شہر سے جدا ہو..........

ان اللہ مبتلیکم ۔ ابتلاء کہتے ہین اس امر کو جس کے ذریعے فرمانبردار اور نافرمانبردار کچے اور پکے مین امتیاز ہوجاوے۔ جب طالوت ایک فوج لے کر چلے۔ تو کئی تماش بین بھی ساتھ ہو لئے اس لئے آپنے ایک امتحان مین ڈالا تا جو حقیقی فرمانبردار ہین وہ میرے ساتھ رہین۔

نھر۔ اس کے دو معنے ہین ایک تو نہر۔ دوم۔ آرام و آسائش۔ چنانچہ ان المتقین فی جنٰت ونھر مین نہر کے معنے آسائش کے ہین۔ نہر کے معنے ہون تو گویا متقی نہر مین ڈوبے رہین گے۔

فمن شرب منہ فلیس منی۔ اس جنگل مین نہر بہت تہا ہیں جب نہر کے معنے آسائش کے ہون تو اس سے مراد شہد کا پینا ہے۔

الا قلیلا منھم۔ ایک علم ہوتا ہے ایک عمل۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔

لیس الخبر کالمعاینۃ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوسف کے معاملہ مین (جب ان کے پاس چوبدار آیا کہ بادشاہ تمہین بلاتا ہے اور وہ نہ گئے) فرمایا کہ اگر مین ہوتا تو چلا جاتا۔ مگر خود جب مسجد سے قریب اپنی ایک بیوی کے ساتھ کھڑے تھے اور پاس سے کچھ آدمی گذرے تو آپنے انہین روک لیا اور کہا دیکھو یہ میری بیوی صفیہ ہے۔

یظنون ۔ یقین کرتے ہین۔

صبرا ۔ یہان صبر کے معنے استقلال کے ہین۔ حدیث مین صبر کی دعا منع ہے کیونکہ جو صبر مانگتا ہے بلا مانگتا ہے۔ ہان ضرورت کے وقت استقلال کی دعا منع نہین۔

قتل داود جالوت ۔ یہ ایک مقام ہے۔ جس پر بعض نادانون کو تاریخی طور پر اعتراض کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

پہلا اعتراض یہ ہے کہ جس ندی پر آزمائش ہوئی تھی وہ جدعون کے زمانے کی بات ہے۔ جہان داؤد و جالوت کی لڑائی کا ذکر ہے وہان ندی کا ذکر نہین بلکہ جدعون اور طالوت مین ۔ ۶ ۵ ۱ سال کا فرق ہے۔ دوسرا اعتراض تابوت سکینہ کے متعلق ہے کہ داؤد اور جالوت کی لڑائی سے بیس سال پہلے عمالیق لوگ صندوق لے گئے تھے۔ انہین مری پڑ گئی تو ان کو وہم ہوگیا کہ ہو نہ ہو اسی صندوق کی نحوست ہے اس لئے انہون نے اس صندوق کو ایک چھکڑے پر لاد کر بیلون کو ہانک دیا۔ ساؤل ایک شخص تھا اس کی زمین پر یہ چھکڑا جا ٹہرے۔ کہتے ہین یہ بیس برس پہلے کی بات ہے۔

تیسرا اعتراض۔ کوئی ندی وہان نہ تھی۔ جہان داؤد و جالوت کی لڑائی ہوئی تھی۔

ان تینون اعتراضون کے جواب مین یہ کہتا ہون۔ کہ ہم نہر کے معنے آرام و آسائش کے کرتے ہین۔ پس ندی کے موجود نہ ہونے کا اعتراض ہوا۔ دوم۔ یہ کتابین تم نے سموئیل کی کتاب باب ۱۷ سے لی ہین۔ اسی سموئیل

[illegible] وہاں لکھا ہے کہ داؤد ربط نوازون میں [illegible] تھا [illegible] لکھا ہے کہ داؤد نے بھائی کی [illegible] سے کر آیا وہاں ایک عملیقی کی ساتھ جو لڑ رہا دیکھا یہ نوجوان تھا بول اُٹھے [illegible] اس کا مقابلہ کر آیا ہوں۔ اس پر سموئیل نے کہا کہ یہ کون ہے۔ دیکھنے سے پہلے تو اسے بربط نواز بتایا۔ پھر یہ کہ بادشاہ کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ کون ہے۔

پھر لکھا ہے کہ اس نے کہا جو نامختون سے مقابلہ کرے میں اسے لڑکی دونگا اور اپنی [illegible] کردونگا۔ اس اختلاف کو دیکھ کر محققین یوروپ نے فیصلہ دیا ہے کہ سموئیل کا باب [illegible] الحاقی ہے۔

پس جس کی اصلیت [illegible] مشتبہ ہے اس سے قرآن پر اعتراض کرنا صحیح نہیں۔

پھر تم [illegible] تمہاری تاریخوں میں طالوت کا لفظ کہاں سے ہے پس یہ کہنا کہ اس کا نام ساؤل تھا یا [illegible] ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے ان میں سے کسی کا نام ہی نہیں لیا۔ جہاں طالوت کا ذکر ہے وہاں جالوت کا نہیں اور جہاں جالوت کا ہے وہاں طالوت کا نہیں۔

پس دونوں کا زمانہ [illegible] سے ثابت ہوا۔ پھر ہم کہتے ہیں طالوت کے معنے ہیں۔ بڑے قد والا ہے۔ [illegible] میں بھی لمبے قد والا ہی لکھا ہے۔ [illegible] یہ نام نہیں ایسا ہی جالوت اس کو کہتے ہیں جو سیدھا ان میں جولان کرے۔ پس اس طرح کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ یہاں کسی کا نام ہے ہی نہیں۔ پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ داؤد کا مقابلہ جہاں ہوا۔ وہاں شاؤل نام نہیں ہے۔ پرانے عہد نامے جو ہیں ان میں اس کا موقعہ موجود ہے۔ پھر آخری فیصلہ کے طور پر ہم کہتے ہیں کہ تمام صحیح قرآن میں [illegible] باذن اللہ پر وقف ہے۔ پس وہ قصہ الگ ہے اور یہ الگ

ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض

کئی موقعہ پر میں اس کی تفصیل کر چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے خود اپنی مرضی سے یہاں میں اختلاف رکھا ہے اور اسی پر کارگاہ عالم کا دارومدار ہے۔ اگر یہاں میں سب اسی خیال کے ہوں کہ ہنگی کا کسب برا ہے۔ تو اعلیٰ قوموں کی زندگی [illegible] ہوجاتی۔

در مدح قرآن کریم

از نور [illegible] آمدہ [illegible] سپیدہ

[illegible] دیدہ

این روشنی و لمعان شمس الضحیٰ ندارد

وین دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا

وین یوسفے کہ تن ہا از چاہ برکشیدہ

از مشرق معانی صدہا دقائق آوردہ

قد ہلال نازک زان نازکی خمیدہ

کیفیت علومش دانی چہ شان دارد

شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ

آن نیر صداقت چون رو بعالم آوردہ

ہر بوم شب پرستے در کنج خود خزیدہ

روئے یقین نہ بیند ہرگز کسے بدنیا

اِلا کسیکہ باشد بارویش آرمیدہ

آنکس کہ عالمش شد شد مخزن معارف

وان بیخبر ز عالم کین عالمے ندیدہ

باران فضل رحمان آمد بمقدم او

بدقسمت [illegible] از وے سوئے دگر دویدہ

میل بدی نباشد اِلا رگے ز شیطان

آن را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ

اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی

تو نور آن خدائی کین خلق آفریدہ

میلم نماند باکس محبوب من توئی بس

زیرا کہ زان فغان رس نورت بمار سیدہ

یہاں تک دوسرے پارے کے نوٹ ختم ہوئے۔

یہ پارہ بقیمت ۲۰ دفتر اخبار بدر سے مل سکتا ہے۔

محبت اور اخلاص سے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ محض اخلاص ہی اخلاص ہے اور نفسانی خواہشیں ان میں بالکل نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر ان کو لکھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ قیامت کو بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ کیونکہ دنیا میں بھی آپ نے میرا ساتھ دیا ہے۔ اس جگہ میں نے کامل ایمان کے کئی نمونہ دیکھے اور سنے۔ لیکن ایک بات نے تو مجھ پر وہ اثر کیا کہ بیری تاج تو قون ہی یاد آگیا اور اگرچہ اس کا لکھنا شاید لوگوں کے لئے مفید ثابت نہ ہو لیکن بعض باذاق لوگوں کے لئے جن کو خاص ذوقی بات تمام دلائل سے زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے۔ شاید مفید ثابت ہو۔ منشی محمد اروڑا صاحب جو حضرت صاحب کے نہایت پرانے مریدین سے ہیں اور حضرت اقدس ؑ سے خاص محبت جو شاید دوسری جگہ بہت کم ہے رکھتے ہیں۔ انہوں نے سنایا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس ؑ نے مجھ سے پوچھا کہ سب لوگ دعا کے لئے کہتے ہیں اور آپ بالکل نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ میں آپ خداتعالیٰ سے مانگ لیتا ہوں اور اس وقت آپ پر اس کے احسانات اور کرم میں ان کو زیر نظر رکھ لیتا ہوں اور وہ کام خود بخود ہو جاتا ہے۔ مجھ اس سے ایک تو ان کے ایمان پر خیال گیا۔ کہ کیا ایمان ہے اور خداتعالیٰ کے رحموں پر کس قدر بھروسہ ہے اور دوسرے خود حضرت اقدس کی سچائی پر کیا ایمان ہے اور دوسری طرف میرا خیال حضرت ابراہیم کی طرف گیا۔ چونکہ وہ ایک عظیم الشان نبی تھے اس لئے انہوں نے بھی ایمان کا اس قسم ایک نمونہ دکھایا ہے جو کہ ان کی طہارت نفس کی وجہ سے بہت ارفع ہے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ کچھ خواہش ہو تو فرمائیے۔ آپ نے نہایت بے توجہی سے جواب دیا کہ نہیں میری تم سے کچھ غرض نہیں انھوں نے دوبارہ کہا کہ خداتعالیٰ سے ... کچھ پیغام ہے انھوں نے جواب دیا کہ کوئی واسطہ پسند نہیں انہوں نے سہ بارہ کہا کہ اچھا تو دعا کیجئے آپ نے جواب دیا کہ وہ آپ نہیں دیکھتا۔ جو میں اسے سناؤں کیسا اعلیٰ حال ہے۔ سبحان اللہ کیسا ایمان ہے اور کیسا غنا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ قرآن شریف میں جہاں حضرت ابراہیم کا کچھ ذکر آئے وہیں قرآن شریف کی عبارت محبت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کب اپنے محبوب کا ذکر کر رہا ہے خیر بات لمبی ہوتی ہے اس لئے میں اور زیادہ واقعات نہیں لکھتا۔ کیونکہ اور بہت کچھ سنانا ہے یہاں کی بعض قابل دید عمارات بھی دیکھیں اور ایک چھوٹی سی ندی جو نظارۂ قدرت کو عجب طرح خوبصورت کر کے دکھاتی ہے وہ بھی دیکھی۔ یہاں کے راجہ صاحب کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے اور وہ جس ملک میں جاتے ہیں وہاں کی کچھ چیزیں لا کر اپنے ہاں رکھتے ہیں۔ اگر وہ اس سے ایک ناصح کا کام لیویں۔ تو میرے خیال میں کئی واعظ وہ کام نہیں کر سکتے جو وہ سب چیزیں کر سکتی ہیں۔ یہاں بعض غیر احمدی صاحبان بھی ملاقات کو آئے۔ جن میں سے ایک صاحب اہل ہنود میں کر تھے۔ جو وہاں مختاری کا کام کرتے ہیں اور انہوں نے لیکچر کے لئے کہا لیکن چونکہ میں نے دوسرے ہی دن لاہور جانا تھا اس لئے زیادہ ٹھہرنا مشکل تھا۔ دوسرے دن میں لاہور کی طرف روانہ ہوا اور والدہ صاحبہ دہلی کی طرف۔ دو تاریخ کو میں لاہور پہنچا اور برادرم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر ٹھہرا۔ تیسرے دن یعنے چار تاریخ کو لیکچر شروع ہوئے۔ لاہور کے بہت سے معززین جلسہ میں آئے تھے جس سے معلوم ہوا کہ خداتعالیٰ آہستہ آہستہ اندر لوگوں کے دلوں کو اس طرف پھیر رہا ہے ورنہ ایک دن وہ تھا کہ خود حضرت اقدس کی تحریر سے لوگ بھاگتے تھے اور آج آپ کے خدام کی باتوں کو خوشی سے سنتے ہیں یہی وہ لاہور ہے کہ جہاں آپ کی وفات کے وقت دشمنوں نے وہ شور مچایا کہ الامان! نعوذ باللہ آپ کا جھوٹا جنازہ نکالا گیا اور اس کی ہتک کی گئی لیکن شہر کے رؤسا میں سے ایک کا دل بھی اس طرف متوجہ نہ ہوا کہ یہ بات شرافت سے کہاں تک بعید ہے بلکہ بعض مولوی اور رئیس تو خوش ہوتے تھے کہ بدمعاش آدمی وہاں جا کر ایسی حرکتیں کریں چونکہ حضرت اقدس کی تعلیم ہی وہ بدی نہیں اور اس میں کوئی تبدیلی تجویز ہوئی جو کچھ آپ نے فرمایا۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ خدا اور رسول کے حکم کے مطابق فرمایا اور اس لئے آپ کی تعلیم کا ایک ایک لفظ ... سے ہم وہی ہیں جو پہلے تھے۔ لیکن خدا کا زبردست ہاتھ دنیا کو اپنے سلسلہ کی طرف کھینچ رہا ہے وہی لوگ زبانی ... وہی خیالات ہیں، وہی عمل ہیں ہاں اگر فرق ہے تو یہ کہ وہ محسود وجود نہیں رہا۔ ... اے اندھی دنیا! تو خدا کے برگزیدہ کا مقابلہ کر سکتا اور ان سے حسد کرنے سے کیوں ہلاکت کے گڑھے میں پڑتی ہے۔ ... افسوس اور سخت ہی افسوس۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ شہر کے بہت سے لوگ اس موقعہ پر آئے تھے اور ان میں سے بعض اس سلسلہ کے سخت معاندین میں سے تھے۔ لیکن عام طور پر سب پر اثر نیک ہوا اور سب نے معلوم کر لیا کہ اگر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے والا کوئی گروہ ہے تو وہ یہی فرقہ ہے اس دن کی کارروائی نہایت عمدگی سے ختم ہوئی۔ دوسرے دن بھی اچھی رونق تھی۔ میرا لیکچر بارہ وفات پر تھا۔ چونکہ انشاء اللہ تعالیٰ رسالہ تشحیذ الاذہان میں چھپ کر شائع ہو جاوے گا اس جگہ پر اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں اس دن بھی لوگوں پر بہت نیک اثر ہوا اور ان کے دلوں سے وہ وحشت جو ہم سے رکھتے تھے کچھ دور ہوئی۔ جلسہ کے ختم ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد میں دہلی کو روانہ ہوا اور صبح آٹھ بجے کے قریب وہاں پہنچ گیا۔ یہی وہ شہر ہے کہ جس سے حضرت اقدس کی مخالفت نے اول ہی اول خطرناک صورت اختیار کی اور جہاں کے مشہور مولوی نذیر حسین کے فتویٰ نے مسلمانوں میں مخالفت کا ایک عام جوش بھڑکا دیا۔ مگر باوجود اس کے حضرت اقدس کو اس شہر سے ایک خاص انس رہا ہے آپ بارہا فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں امید کرتا ہوں کہ دہلی کے وفات یافتہ بزرگوں کی روحیں ایک دن ضرور جوش میں آئینگی اور ان کی توجہ سے یہ لوگ ہدایت پائیں گے۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ شہر جہاں اس قدر اولیاء اور بزرگ دفن ہیں کہ جن کی تعداد زندوں سے بڑھ گئی ہے کیا اس کے باشندوں کو خدا ہدایت کے بغیر چھوڑ دیگا غرض یہ شہر میں آنے سے پہلے ایک عجیب بات تھی اور کئی کیفیتیں پیدا کر رہی تھی۔ میں اس شہر میں جاتا ہوں جس کے لوگوں نے سب شہروں سے زیادہ حضرت اقدس کا مقابلہ کیا جس میں سوائے ایک دو آدمیوں کے کسی نے آپ کی سچائی کو قبول نہ کیا جس کے باشندوں نے آپ کے قتل کرنے کی ٹھانی جنہوں نے آپ کو کافر قرار دینے میں سب سے پیش قدمی کی اور پھر باوجود اس کے جس شہر سے حضرت مسیح موعود کو محبت تھی جس کی نسبت میں آپ کا فیصلہ ایک مدت پہلے سے آپ کی زبان سے سن چکا تھا۔ میرے سامنے ایک طرف تو قبروں کا وہ سلسلہ تھا کہ جن میں بڑے بڑے اولیاء مدفون تھے اور بڑے بڑے اقطاب و غوث امن کی نیند سو رہے تھے۔ اور دوسری طرف وہ لوگ نظر آتے تھے۔ کہ جن کو خدا اور رسول سے کچھ تعلق ہی نہیں اور جو ہر وقت دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے دکھ اور تکلیفیں اٹھا رہے ہیں ایک طرف تو مجھے وہ لوگ نظر آتے تھے جو قبروں میں سوتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد زندہ ہیں اور ایک طرف وہ لوگ جو باوجود آنکھیں کھلی ہونے کے بے ہوش اور باوجود زندہ ہونے کے مردہ تھے۔ ایک طرف تو وہ گروہ تھا۔ جنہوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنے آپ کو مار لیا مگر اور دنیا کو زندہ کر دیا۔ مگر دوسری طرف وہ جماعت تھی۔ کہ جنہوں نے باوجود مردہ ہونے کے اپنے آپ کو زندہ سمجھا اور اپنے فائدہ کی خاطر اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا۔ غرض کہ دہلی کا ایک ایک آدمی اور ایک ایک مکان اور ایک ایک گلی اور ایک ایک مقبرہ اور ایک ایک خانقاہ اور ایک ایک مسجد الگ شان خدا نمائی رکھتی تھی جو میرے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتی تھی غرض بہت سی مختلف کیفیتیں میرے دل میں پیدا ہوتیں۔ میرے وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ میر قاسم علی صاحب نے جو ایک پرجوش اور مخلص احمدی ہیں۔ دہلی میں میرا کوئی لیکچر کروانے کی بھی تجویز کی ہوئی ہے۔ چونکہ میں نے وہاں صرف ایک دو دن ہی ٹھہرنا تھا اس لئے ہفتہ کی رات کو لیکچر قرار دیا۔ اور مضمون "اسلام اور آریہ مذہب" قرار پایا۔ جمعرات کو ہم سب لوگ نظام الدین اولیاء، ہمایون بادشاہ منصور اور خواجہ قطب الدین صاحب کے مقابر دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ رستہ میں پہلے تو وہ قلعہ دیکھا۔ کہ جہاں لودھی خاندان کے بادشاہ رہا کرتے تھے اور جہاں ہمایون بادشاہ نے بھی اپنی جائے رہائش بنائی تھی۔ یہ قلعہ بذات خود ایک عبرت کا مقام ہے بلکہ نہایت ہی عبرت کا مقام ہے۔ کیونکہ یا تو کسی وقت اسکی وہ

شان و شوکت تھی - کہ ہندوستان کے عظیم الشان بادشاہ اس میں رہتے
تھے اور یہ ان کا عشرتکدہ تھا - لیکن آج یہ حالت ہے کہ وہ فصیل جو بہت
خطرناک اور طاقتور دشمنوں کی روک تھام کے لیے بنائی گئی تھی اب
نہائت شکستہ حالت میں ہے - پتھر گرے ہوئے ہیں کہیں تو بہت
ہی گری ہوئی ہے اور کہیں ذرا اچھی حالت میں ہے لیکن پھر بھی اتنا
ضرور ہے کہ دیوار کی چوڑائی بہت ہی کم رہ گئی ہے - کیونکہ بہت کثرت
کے ساتھ پتھر گر گئے ہیں - خیر یہ تو باہر کی حالت ہوئی اندر کا نظارہ
اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہے - یہی وہ قلعہ جہاں وہ لوگ رہتے
تھے کہ جن کے آگے بڑے بڑے بادشاہوں کے سر جھکتے تھے
اس میں اب گوجر لوگ رہتے ہیں کوئی زمانہ ایسا ہوگا کہ اس قلعہ کی
صفائی کا ایسا خیال رکھا جاتا ہوگا کہ ایک تنکا تک نظر نہ آتا ہوگا -
مگر آج تو یہ حالت ہے کہ جا بجا گوبر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں - اور جگہ
جگہ مویشی بندھے ہوئے ہیں - سوائے چند تاریخی عمارات کے
سب عمارتیں مسمار ہیں اور ان کے ملبہ سے ان گوجروں نے اپنے
رہائشی مکان بنائے ہیں - سبحان اللہ! وہی ملبہ جس کے اٹھانے کے
لئے انہی لوگوں کے باپ دادا ہزار کوشش کرتے ہوں گے اور شاہی
مزدوروں میں داخل ہونا چاہتے ہوں گے - آج یہ لوگ اس کے
مالک بنے ہیں اور وہ جب کہ جس میں داخل ہونے کے لئے بڑے
بڑے راجوں مہاراجوں کو سینکڑوں وزیروں امیروں کی منت سماجت
کرنی پڑتی ہوگی آج اس جگہ پر گویا ان گوجروں کا قبضہ ہے - قلعہ
میں ایک عالی شان مسجد بھی ہے جس کے صحن میں ایک حوض بنا
ہوا ہے مگر بالکل خشک رہتا ہے - مسجد تمام اعلیٰ قسم کے
سنگ سرخ کی ہے اور جگہ جگہ اعلیٰ قسم کے نقوش ہو رہے ہیں
اس کے علاوہ اس قلعہ میں وہ برج بھی محفوظ ہے کہ جس پر سے
ہمایون بادشاہ گرا تھا یہ ایک چھوٹا سا گول سا برج ہے جو ستاروں کی
گردش دیکھنے کے لیے بنایا گیا تھا - یہ بھی سنگ سرخ کا ہے۔ ...
ہی کا زینہ ہے اور جس زینہ پر سے ہمایون کا پاؤں پھسلا تھا وہاں ...
سیڑھی کاٹ کر نشان بنایا ہوا ہے - ... ایسا خطرناک ہے ...
خوف ہے - کہ کسی وقت کسی ناواقف ... کے ساتھ وہاں ہمایون
سا ہی واقعہ پیش نہ آوے - خیر ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے اور خدا
کی قدرت پر تعجب کرتے رہتے ہم ... واپس ہوئے - تھوڑے ...
ہی فاصلہ پر ہمایوں بادشاہ کا مقبرہ تھا جو نہایت خوبصورت بنا ہوا ہے
اور پرانے بادشاہوں کی شان و شوکت پر دلیل ہے اس کو دیکھ ...
آگے چلے اب جس چیز کے دیکھنے کا ارادہ تھا - یہ کوئی دنیاوی بادشاہ
کا مقبرہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی شاہی عمارت تھی نہ کوئی پرانا قلعہ تھا - بلکہ یہ
ایک نہائت برگزیدہ انسان کا مزار تھا - جس نے اپنے زہد اپنے تقویٰ
اپنی پرہیزگاری اور اپنے اخلاص اور محبت الٰہی کی وجہ سے محبوب الٰہی کا
لقب حاصل کیا تھا اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ فوت ہو گئے لیکن
اسمیں بھی کوئی کلام نہیں - کہ آپ لاکھوں نہیں کروڑوں زندوں سے

بڑھ کے زندہ ہیں آپ نے قرب الٰہی سے وہ درجہ حاصل کیا کہ خدا نے
آپ کے لئے موت حرام کر دی - میرا مطلب ان بزرگ سے حضرت نظام الدین
اولیاء سے ہے - والد صاحب حضرت مسیح موعود کو بھی آپ سے ایک
خاص انس تھا بلکہ آپ ان کے حجرہ میں بھی تشریف لے گئے تھے اور
وہاں دعا بھی مانگی تھی - غرض آپ کے مقبرے کی سیر کرتے ہوئے
دل میں بار بار جوش آتا تھا کہ ایک تو وہ بادشاہ ہے کہ جس کے آگے
شاہان زمان کے سر جھکتے تھے - اور ان کی قبر کیسی عالی شان
عمارت کے نیچے ہے مگر ویران اور ایک یہ فقیر ولی اللہ ہیں - کہ گو
بادشاہ ہمایون سے بھی پہلے گذرے ہیں لیکن اب تک ان کے
مقبرہ پر وہ رونق ہے - کہ ایک گاؤں کا گاؤں بسا ہوا ہے - خواہ
کم فہم لوگ آپ کی قبر کی زیارت کو کسی غرض کے لئے ہی آئیں لیکن وہ
جو دعائیں مانگ جاتے ہیں اس کا ثواب تو بہر حال آپ کو مل ہی رہتا
ہوگا اس جگہ مشہور شاعر خسرو کے مزار کو بھی دیکھا - یہ بھی حضرت
نظام الدین صاحب کے خلفاء میں سے تھے ایک اور چیز جو یہاں عجیب دیکھی
وہ دنیا طلبی کا ایک نقشہ تھا یعنی یہاں ایک باولی ہے جس کے ایک طرف
ایک دیوار چلی جاتی ہے جو قریباً پچاس فٹ اونچی ہوگی اتنی بڑی اونچائی
پر سے چند لڑکے کچھ پیسے لے کر کودتے ہیں اور ان کا یہی پیشہ ہے
انسان کے لئے یہ تدبر کا مقام ہے کہ دو چار پیسوں کے لئے ایک
لڑکا پچاس فٹ اونچا جاتا ہے اور پھر زور سے پانی میں کود پڑتا ہے
اور پھر اپنے آپ کو بچانے کے لئے تیر کر باہر آتا ہے اور یہ سب کچھ کس لئے
چند پیسوں کے لئے تو پھر وہ ہزاروں ہزار احسانات جو خدا انسان پر
کرتا ہے اور وہ بے شمار انعامات کہ جن کا وعدہ کرتا ہے ان کے
بدلہ میں غافل انسان ایک پتہ تک نہیں توڑنا چاہتا - افسوس افسوس!
دنیا کی کچھ ایسی حالت ہو رہی ہے کہ یوں تو ایک کام کو لوگ تفریحاً روز
کرتے رہیں - لیکن اگر خدا کی طرف سے حکم آجاوے کہ یوں ضرور کیا
کرو تو بہت سے آدمی فوراً اس کام کو چھوڑ دیں اور سو سو بہانہ بنانے کے
لئے تیار ہو جاویں - خیر اس جگہ کی سیر کر کے ہم آگے روانہ ہوئے
اور منصور کے مقبرہ کی سیر کی - یہ مقبرہ نواب منصور علی خان صفدر جنگ
کا ہے ایک تو وہ زمانہ تھا کہ مسلمان ہر بات میں کمال رکھتے تھے
مگر آج وہ زمانہ ہے کہ جس بات میں دیکھو زوال ہی زوال ہے
نہ علوم و فنون کا شوق ہے نہ صنعت و حرفت کا نہ انجنیری میں
دخل ہے نہ زراعت و باغبانی سے واقفیت ہر بات میں اپنے
ہمعصروں سے پیچھے ہی چلے جاتے ہیں اور یہ سب اس کا نتیجہ ہے کہ
خدا کو چھوڑ بیٹھے ہیں - جس کی وجہ سے خدا انہیں چھوڑ بیٹھا ہے
ورنہ اس قدر جلدی اس حالت سے اس حالت تک پہونچنے سے کیا
مطلب - افسوس کہ اب بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے دے رہے
ہیں اور وقت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے - قصہ کوتاہ ہم اس جگہ سے چل
کر آگے چلے اب جو جگہ دیکھنے کے قابل آئی تھی وہ قطب مینار تھی
جس کے راستہ میں حضرت صاحب کو پچھلی دفعہ نہائت مبارک اور

مبشر الہام ہوا - یعنی دست تو دعائے تو ترحم ز خدا - راستہ میں
سڑک کے کنارہ پر دو مقبرے ہیں جن کا نام بیوی باندی کا مقبرہ مشہور ہے
جو باندی کا ہے وہ تو بڑا ہے اور جو بیوی کا ہے وہ بہت چھوٹا سا ہے
اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک لونڈی تھی جو اپنی بیوی کو بہت پیاری
تھی تو میاں نے بیوی کے خاطر سے اس کا مقبرہ خوب اچھی طرح بنوایا
لیکن جب وہ بیوی مری تو اس کا مقبرہ بہت چھوٹا سا بنوا دیا - کیونکہ
اس سے کچھ محبت نہ تھی بلکہ کسی قسم کا لحاظ تھا جب لحاظ نہ رہا تو اب کسی
دکھاوے کی کیا ضرورت رہی - یہ واقعہ بھی بڑی عبرت کے قابل ہے -
والد صاحب حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے - کہ جب آپ کے والد فوت
ہوئے تو آپ کے بڑے بھائی کے رعب سے بہت لوگ ان کی وفات
پر اظہار افسوس کرنے آئے - لیکن جب وہ خود فوت ہوئے - تو چونکہ
حضرت صاحب کا دنیاداری سے کچھ تعلق نہ تھا اور لوگ آپ کا اس قسم
کا رعب نہ مانتے تھے کوئی پوچھنے تک بھی نہیں آیا کہ کیا حال ہے
اور یہ واقعات ہمارے سامنے روز ہوتے ہیں کوئی اچنبھے کی بات
نہیں ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ ایک معزز شخص کی زندگی میں تو اگر اس
کے نوکر کو بھی تھوڑا سا صدمہ پہنچ جاوے تو بڑے بڑے معززین دنیا
اور محبت جتانے کے لئے فوراً آحاضر ہوتے ہیں کہ سنا ہے کہ
آپ کے نوکر کو تکلیف ہو گئی ہے - ہمیں سن کر بہت صدمہ ہوا بڑا وفادار
نوکر ہے اور اس قسم کی سو سو باتیں بناتے ہیں لیکن اگر اس کا سایہ
اٹھ جاوے تو اگر اس کا اکلوتا بیٹا بھی دکھ اور مصیبت میں ہو اور
تکلیفوں سے اس کی کمر بھی ٹوٹ رہی ہو - تب بھی کچھ توجہ نہیں ہوتی
یا تو محبت کے دعوے ہوتے ہیں یا ایک ذراسی مدت میں بات نفرت
اور حقارت تک پہونچ جاتی ہے - مگر یہ انہی لوگوں کی بات ہے - کہ جن
کے دل نور ایمان سے خالی ہوتے ہیں اور دنیا طلبی ان کے خمیر میں
ہوتی ہے جن کو اس شخص سے محبت نہیں ہوتی بلکہ اس کے جاہ و جلال
سے ہوتی ہے - ورنہ مجنون کو تو سگ لیلیٰ تک بھی پیارا تھا - تو لیلیٰ
کی محبت تو خود سمجھ میں آسکتی ہے - واقعی سچی محبت اور اخلاص تو
چہرہ سے پہچانا جاتا ہے - دیکھو ان حضرت کی زندگی کیسی پاک تھی
حاتم طائی کوئی بزرگ انسان نہ تھا نہ اولیاء و ابرار میں سے تھا - اس
میں ایک نیک صفت سخاوت کی تھی - اس کی قوم نے آنحضرت کو
بہت تکلیفیں دیں بلکہ بعض تو اس قوم کے آدمی آنحضرت کی
وفات تک مسلمان نہیں ہوئے اور حضرت عمر نے جب دمشق
فتح کیا ہے تب جا کر مسلمان ہوئے - آپ کے پاس حاتم طائی کے
قبیلہ کے بہت سے زن و مرد ایک لڑائی کے بعد قید ہو کر آئے آپ نے
ان لوگوں میں حاتم طائی کی بیٹی کو بھی دیکھا - تو فرمایا کہ میں برداشت
نہیں کر سکتا - کہ حاتم جیسے آدمی کی بیٹی قید میں ہو اور آپ نے حکم دیا کہ
اسے فوراً چھوڑ دیا جاوے مگر اس نے انکار کیا اور کہا کہ جب تک میری
قوم کے لوگ نہ چھوٹیں - میں بھی آزاد ہونا نہیں چاہتی - آپ نے اس بات
پر سب کو چھوڑ دیا - یہ کیا تھا وہی محبت تھی - جو سخاوت کی وجہ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

گوتم باتو گراٹی چہاور قادیان بنی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی | پیشگی

جلد ۸ | مورخہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ ہاڑ سمبت ۱۹۶۶ | نمبر ۳۴

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دُعا مدد

مخدومی حکیم فضل دین صاحب بہت دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ صاحبدل لوگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ہمارے اور مفید وجود کیواسطے درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا دیوے وہو الشافی۔ برادر علیم الدین صاحب وکیل عثمان آبادی کی زوجہ محترمہ بھی علیل ہیں وہ بھی درخواست دُعا کرتے ہیں۔

قاضی اکمل صاحب

رخصت سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں مگر یہاں آکر پھر بیمار ہو گئے ہیں اگرچہ ویسے بیمار تو وہ اکثر رہتے ہی ہیں۔ لیکن اس دفعہ معمول سے زیادہ تکلیف انہیں ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے۔ کاتب بدر بھی اب تک بیمار چلا آتا ہے۔ دُعا کا خواہشمند ہے۔

کاغذ

کیوقت پر نہ پہونچ سکنے کے سبب اخبار تھوڑے ورقوں پر شائع ہو سکا وہ بھی بمشکل۔

غلام احمد صاحب

پالم پور وغیرہ میں وعظ کر کے واپس سالم تشریف لے گئے ہیں ہر جگہ لوگ امن و محبت کے ساتھ ان کے وعظوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔

میاں رحمت اللہ

ساکن بگہ کلاں مخالفین کے شر سے تنگ ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں

بخیر نام

میاں عبد اللہ احمدی راولپنڈی سے درخواست

کرتے ہیں کہ ان کے مولود مسعود کیواسطے کوئی صاحب تاریخی نام تجویز فرماویں۔

جلسہ کاٹھگڑھ

متعلق سید محمد علی شاہ صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا چونکہ بدر میں صلاح دیگئی تھی کہ ان ایام میں جلسہ نہ ہو اس واسطے باہر سے بہت لوگ نہ آئے قادیان سے حافظ غلام رسول صاحب واعظ روانہ کئے گئے تھے جن کا بڑا اثر ہوا ایک سو چندہ فراہم کر کے قادیان بھیج گیا چودہری امیر محمد و منشی غلام نبی نے تقریریں کیں سکرٹری نے رپورٹ جلسہ سنائی جلسہ کا تمام خرچ چودہری محمد حسین خان صاحب نے برداشت کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

اخبار قادیان

اہل بیت حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح سب بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ عاجز کے لڑکے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے عبد المؤمن رکھا ہے جیسا کہ اخبار الحکم سے ظاہر ہوتا ہے شیخ یعقوب علی صاحب کسی لمبے سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ جن کے مقاصد کو اونہوں نے سر دست ظاہر نہیں فرمایا۔ مگر اُمید ہے کہ کوئی قومی خدمت اون کو مد نظر ہوگی۔ ان کے پیچھے جناب اکبر شاہ خان صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام اخبار کو اڈیٹ کرتے ہیں۔ جن کے نام نامی سے ناظرین بدر بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اون کے

مفید اور دلچسپ مضامین اور نظمیں بارہا ان کا ہی سن کر ... چکی ہیں اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرسا‌وی ... انتظام کرتے ہیں۔

احباب منصوری نے ماہ جون کے اخیر میں یا جولائی کے ابتدا میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو اور عاجز کو وہاں جانے کے واسطے اجازت فرمائی ہے۔ مدرسہ میں غالباً نصف جولائی کے قریب موسمی تعطیلات ہونگی۔

ناصر وارڈ۔ وغیرہ کیواسطے جو چندہ حضرت میر صاحب فراہم کر رہے ہیں اس کے لئے ایک ہزار سے زائد رقم نقد جمع ہو چکی ہے۔ اللّٰہم زد فزد۔

درخواست جنازہ

مجی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار کی زوجہ ۴ یوم بخار بیمار رہ کر ۱۶ جون ۱۹۰۹ء کی رات کو ۱۲ بجے کے قریب بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ التماس ہے کہ آپ اپنے اخبار میں اعلان کر دیویں کہ مرحومہ کا جنازہ غائبانہ تمام احباب احمدی پڑھ کر دعائے مغفرت کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت اور قرب میں جگہ دے۔ مرحومہ جیسی صالحہ اور نیک سیرت تھی ویسی ہی دل کی حلیم اور طبع کی شریف تھی اعلیٰ نسب اعلیٰ حسب اعلیٰ خاندان میں سے تھی

(بقادیان ... میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا) | (کتبہ ...)

کلام امیر المومنین رضؓ

۱- سوال - حدیث میں کل مسکر حرام و کل مسکر خمر وما اسکرہ کثیرہ فقلیلہ حرام وارد ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے - یکرہ اکل خبز عجن عجینتہ بالخمر لصنام اجزاء الخمر فیہ - اور اس کے شارح نے کہا کہ فہذا الخبز نجس کالو عجن بالبیل - پس نان پاؤ (ڈبل روٹی) جس کو ہمارے اس ملک میں سینڈھی اور تاڑی سے تیار کرتے ہیں اور شراب کی ایسا ن دونوں میں سکر بھی ہے - الخمر ما یخامر العقل ان دونوں پر صادق آتا ہے - پس بلحاظ اقوال صدر اس کا کہانا ناجائز معلوم ہوتا ہے اس باب میں حکم عدل کے خلیفہ برحق کا کیا قول فیصل ہے - مدلل ارشاد ہو -

جواب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپنے اہلحدیث کے مذہب اور مذہب حنفی کو ملایا ہے - دونوں مذہب خمر کے معنے میں متخالف ہیں اور سخت مخالف ہیں حنفیہ خمر کے معنے میں فرماتے ہیں کہ کھجور یا انگور کا رس جو خود بخود بلا کسی شے کے شراب سکر بنے اس کا نام خمر ہے اور بس - باقی عرق یا رس سکر کی حد پر جا کر حرام ہوتے ہیں - علے العموم نہیں - بس تاڑ بھی بحد سکر حنفیہ کے نزدیک حرام ہے - نیچے نہیں - اور نان پاؤ اس کا استعمال بہت نیچے ہے اس پر آپ غور کریں اور اہلحدیث کے نزدیک استحالہ مزیل احکام ہے اور نان پاؤ میں تاڑی کی اجزا میں تو سخت استحالہ ہو جاتا ہے - کیا آپنے نہیں پڑھا کہ سرکہ شراب کا اسلام کے کسی فرقہ کے نزدیک ممنوع نہیں بلکہ وہ نعم الادام ہے - گو اہلحدیث اس کا بنانا جائز نہیں - مگر نبی کو نعم الادام میں ضرور داخل فرماتے ہیں - یہ ہے میری فہم .... وہ نان پاؤ حرام نہیں - نور الدین - ۵ - جون ۰۹ء

۲ - منبع علوم وفنون حکیم الحکما جناب مولانا صاحب دام الطافہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بندہ مدت سے تشویش اور تردد میں ہے اپنی عقدہ کشائی کیواسطے جناب سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا ہے امید ہے کہ جناب کا کشف عقدہ ضرور رہینگے عقدہ یہ ہے کہ آن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ جمیع اوصاف اور خاتم النبین آخر الزمان اور سید المرسلین تھے - تو درود شریف میں جو کہ آخر نماز پڑھا جاتا ہے - کیوں ایسا لکھا ہے کہ اے اللہ تو رحمت نازل فرما اُوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے جیسی کہ تمنے اوپر ابراہیمؑ اور آل ابراہیم کے بھیجی ہے -

معلوم نہیں ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم پر کونسی رحمت تھی جس کے لئے بعد آنحضرت بھی ہر ایک شخص داعی رہتا ہے اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس رحمت سے محروم تھے -

جواب - حضرت ابراہیم علیہ السلام والتحیۃ پر ایسی رحمت آلہی تھی - جسکی حد و نہایت نہیں کیونکہ آپ کے آل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم .... خاتم النبین رسول رب العالمین جیسے بادشاہ دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم رسول پیدا ہوئے - پس جو کچھ ابراہیم اور ان کی آل پر فضل نازل ہوا - درود پر درود پڑھنے والا چاہتا ہے - کہ وہ مجموعہ نعماء آلہیہ کا جو ابراہیم اور ان کی تمام اولاد پر جنمیں خود ہمارے سید و مولیٰ نبی کریمؐ اور دیگر انبیاء داخل ہیں - وہ مجموعہ ہمارے سردار اور اس کی اولاد پر نازل فرما - اگر آپ کی سمجھ میں بات آگئی تو بہتر - ورنہ آپ یہاں تشریف لادیں - اند درفت کا خرچ میں دیدونگا - نور الدین -

نظم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چند اشعار ارسال خدمت ہیں - امید ہے کہ آپ اخبار کے کسی گوشے میں جگہ دیکر ممنون فرمادینگے - عین عنایت ہوگی -

کلیم اللہ حبیب اللہ کا ہمسر ہو نہیں سکتا
مسیح موسوی احمدؐ سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا

غلام احمدؐ مرسل ہے جو اس کے مقابل میں
مسیحا کیا ہے خود موسے برابر ہو نہیں سکتا

وہ موسیٰ تھا خدا کا مولوی گو اس کے دشمن ہیں
مقابل پر کبھی فرعونی لشکر ہو نہیں سکتا

کیا کھوٹے دلوں کو اس نے صیقل اپنی حجت سے
یہ وہ زرگر ہے اس سا کوئی زرگر ہو نہیں سکتا

شکستیں فاش دیں اُسکی قلم نے اہل دنیا کو
مقابل اس کے دارا اور سکندر ہو نہیں سکتا

دماغ اپنا معطر کر دیا اوس کی براہین نے
یہ وہ خوشبو ہے جس سا عطر و عنبر ہو نہیں سکتا

حسینانِ جہاں اس کے مقابل میں ہیں بدصورت
یہ وہ دلبر ہے اس سا کوئی دلبر ہو نہیں سکتا

مئے حبّ غلام احمدؐ سے جو سرشار ہو بیٹھے
اُنہیں دجّال کا فتنہ برابر ہو نہیں سکتا

مبارک قادیان بستی کہ وہ جس جا پہ آیا تھا
مدینہ کے سوا اب اس کا ہمسر ہو نہیں سکتا

نصیر اللہ نے بخشی یہ طاقت اس جماعت کو
کہ اس کا بے علم عالم سے کمتر ہو نہیں سکتا

خاکسار نصیر احمدؐ احمدی فیروزپور

زلزلہ

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - کل تاریخ ۱۹ جون بارہ بجے کے بعد میں جمال برادرس اینڈ کو لمیٹڈ کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا - کہ مسٹر عبد الستار محمد جمال نے کہا کہ زلزلہ ابھی آیا ہے وہ اتنی بات کہہ ہی چکے تھے کہ ایک زلزلہ کا دھکہ پھر محسوس ہوا جسکو میں نے دیگر لوگوں نے خوب محسوس کیا - گھڑی دیکھی گئی - تو بارہ بج کے دس منٹ ہوئے تھے - والسلام عاجز ابو سعید عربی - خریدار بدر - رنگون

مدرسہ تعلیم الاسلام کا اثر

مخدومی اخویم ڈاکٹر الہی بخش صاحب کی وصیت حصہ سوم جانداد کی گذشتہ اخبار میں چھپ چکی ہے اس کے لکھتے وقت ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا - کہ میرا ارادہ نہ تھا کہ میں تیسرے حصہ کی وصیت کروں بلکہ اس سے کم وصیت کرنے کا خیال تھا مگر میرے لڑکے عبد العزیز سابق طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام نے مجھے کہا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کی راہ میں دیتا ہے خدا تعالےٰ اُسے اور اس کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا - آپ ضرور تیسرے حصے کی وصیت کریں یہ اثر ہے اس مدرسہ میں رہنے کا اور قادیان کی نیک صحبت کا - کہ بچے بھی ایسے اعلےٰ دینی خیالات رکھتے ہیں -

---

احباب توجہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

میں عاجز درماندہ ہوں ٭ در پہ تیرے افتادہ ہوں
کھولدے مجھ پہ اپنا در ٭ رحم کر اے [illegible] نظر
چھوڑ نہ مجھ کو رحمت میز [illegible]

حالت قبض

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد ۔

باخویم مکرم منشی ظفر احمد صاحب ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عنایت نامہ آنمکرم پہونچا ۔ حرف حرف اس کا پڑہا گیا اور آپ کے لئے دعا کی گئی ۔ قبض اور بے مزگی اور بے ذوقی کی حالت مین مجاہدات شاقہ بجا لاکر اپنے مولا کریم کو خوش کرے ۔ یاد رکہنا چاہیئے کہ وہ مجاہدہ جس کے حصول کے لئے قرآن شریف مین حث و ترغیب ہے اور مدار کشود کار ہے وہ مشروط بہ بے ذوقی و بے حضوری ہے ۔ اور اگر کوئی عمل ذوق اور بسط اور حضور اور لذت سے کیا جاوے تو اس کو مجاہدہ نہین کہہ سکتے اور نہ اس پر کوئی ثواب مترتب ہوتا ہے کیونکہ وہ خود ایک لذت اور نعیم ہے اور تنعم اور لذت کے کامون سے کوئی شخص مستحق اجر نہین ہو سکتا ۔ ایک شخص شربت شیرین پی کر اس کے پینے کی مزدوری مانگ نہین سکتا ۔ سو یہ ایک نکتہ نہایت باریک ہے کہ بے ذوقی اور بے مزگی اور تلخی اور مشقت کے ختم ہونے سے وہین ثواب اور اجر ختم ہو جاتا ہے اور عبادت عبادات نہین رہتین ۔ بلکہ ایک روحانی غذا کا حکم پیدا کر لیتی ہین سو حالت قبض جو بے ذوقی و بے مزگی سے مراد ہے ۔ یہی ایک ایسی مبارک حالت ہے جس کی برکت سے سلسلہ ترقیات کا شروع رہتا ہے ۔ ان بے مزگی کی حالت مین اعمال صالحہ کا بجا لانا نفس پر نہایت گران ہوتا ہے مگر ارادے کے خیال سے اس گرانی کو انسان اوٹہا سکتا ہے جیسے ایک مزدور جو خوب جانتا ہے اگر مین نے آج مشقت اٹہاکر مزدوری نہین کی تو پہر رات کو فاقہ ہے اور ایک نوکر یقین رکہتا ہے ۔ کہ مین نے تکالیف سے ڈر کر نوکری چھوڑ دی تو پہر گذارہ ہونا مشکل ہے اسی طرح انسان سمجہ سکتا ہے کہ فلاح آخرت بغیر اعمال صالحہ کے نہین اور اعمال صالحہ وہ ہین جو خلاف نفس ہون اور مشقت سے ادا کئے جاوین اور عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جس کام کے لئے مصمم عزم کر لیا جائے اس کے انجام کے لئے طاقت مل جاتی ہے سو مصمم عزم اور عہد واثق سے اعمال صالحہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور نماز مین اس دعا کو پڑہتے ہین کہ ”اہدنا الصراط المستقیم“ الخ بہت خضوع و خشوع سے زور لگانا چاہیئے اور بار بار پڑہنا چاہیئے انسان بغیر عبادت کے کچہ چیز نہین بلکہ جمیع جانورون سے بدتر ہے اور شر البریہ ہے ۔ وقت گذرتا جاتا ہے اور موت درپیش ہے اور جو کچہ عمر کا حصہ ضائع طور پر گذر گیا ۔ وہ ناقابل تلافی اور سخت حسرت کا مقام ہے ۔ دعا کرنے سے ہو

تہکومت

اور تہکومت ۔ لاتیئسوا من روح اللہ ۔ یہ عاجز بھی آپ کے لئے دعا کرتا رہے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ہر ایک بات کے لئے وقت ہے ۔ صابر اور منتظر رہنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ صبر مین کچہ فرق آوے اور کہ استعجال سم قاتل ہے اگر فرصت ہو تو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے اور غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکہا کرو ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب مین آپنے دیکہا یہ بہتر ہے ۔ فاروق کی زیارت سے قوت و شجاعت دین حاصل ہوتی ہے ۔ میری دانست مین

نسب پوچھی جائیگی

(فقرہ) کے یہ معنے ہین ۔ کہ اعمال کی ضرورت ہے ۔ نہ نسب کی یہ پوچھا جائیگا کہ کیا کام کیا یہ نہین پوچھا جاویگا کہ کس کا بیٹا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے اتباع سنت

زیارت رسول

و پیروی و محبت اور پہر کثرت درود شریف شرط ہے ۔ یہ باتین بالعرض حاصل ہو جاتی ہین ۔ خدا تعالیٰ کے راضی ہو جانے کے بعد بآسانی یہ امور طے ہو جاتے ہین ۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۶ مئی ۱۸۹۱ء

(۲) ایک دعوت مباحثہ کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

محبی اخویم مولوی مشتاق احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مینے بہت خوشی سے اس اشتہار کو پڑہا جس مین آپ اس عاجز کو بحث کے لئے بلاتے ہین ۔ زیادہ تر خوشی مجہے اس بات سے ہے کہ آپ ایک مہذب اور با اخلاق آدمی ہین امید ہے کہ یہ بحث حسب مراد خوش اسلوبی سے ہوگی مجہے بسر و چشم منظور ہے ۔ بحث تقریری ہو ۔ اور اس طرح پر ہو کہ ایک ہندو منشی سوال و جواب لکہتا جائے ۔ مثلاً آپ اول یا مین اول جیسا کہ آپ کا منشاء ہو ایک سوال تحریر کرا دین اور وہ سوال پڑہا جائے اور عام طور پر سنایا جائے ۔ پہر فریق ثانی اسی طرح اپنا جواب لکہا دیوے فریقین ایک دوسرے سے مخاطب نہ ہوں بلکہ جو کچہ لکہنا ہو جلسہ عام مین باواز بلند لکہا دین اور ساتہ ساتہ دستخط ہوتے جائین ۔ چند سوال آپ کی طرف سے ہون اور چند اس عاجز کی طرف سے ۔ غرض یہ شرط آپ کی اس عاجز کو منظور ہے جبکہ بین انصاف پر مبنی ہے ۔ تو پہلا کیون منظور نہ ہو ۔ سو عرض خدمت ہے کہ یہی شرط اس عاجز کی طرف سے ہی ہے اور جو کچہ آپنے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ فریقین کی تقریر مین کوئی اور شخص شامل نہ ہو ۔ صراحتاً یا اشارتاً کسی طرف سے مدد نہ پہونچے ۔ بہت خوب ہے جزاکم اللہ یہی تو مین چاہتا تہا کہ ایسی روش منصفانہ مین کوئی بحث کرے ۔ رہی یہ بات کہ بحث کس امر مین ہوگی ۔ سو وہ بھی ظاہر ہے کہ بحث اس امر کی نسبت ہونی چاہیئے جو اس تمام جہگڑے کی اصل اور بنیاد ہے ۔ سو اوس اصل کے تصفیہ سے فروع کا خود تصفیہ ہو جائیگا کیونکہ فرع اصل کی تابع ہے اس وجہ طریق مستقیم مناظرہ کا یہی ہے ۔ کہ متخاصمین اصول مین گفتگو کرین اور آں محب پر یہ بات واضح ہے کہ اصل امر متنازعہ فیہ وفات یا حیات مسیح ہے ۔ اور الہام الٰہی نے اسی کو اصل ٹہرایا ہے جیساکہ الہامی عبارت مین ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ مین وعدہ کے موافق تو آیا یعنے جو مسیح ابن مریم کے آنے کے لئے وعدہ تہا وہ ظلی طور پر تیرے آنے سے پورا ہو گیا کیونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اب ہر ایک شخص سمجہ سکتا ہے کہ اصل جہگڑا مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات کا ہے اگر مسیح ابن مریم کا زندہ ہونا ثابت ہو جائے تو پہر مین بھی جہوٹا اور میرا الہام بھی جہوٹا ۔ لہذا فروع میں بحث کرنے کی کچہ ضرورت ہی نہین ۔ اصل کی بحث مین بہت باتین طے ہو جاوینگی ۔ مین خود اقرار کرتا ہون ۔ کہ اگر آپ مسیح کا اب تک زندہ ہونا ثابت کر دکہا دینگے ۔ تو پہر مین اس الہام کو الہام الٰہی نہین سمجہونگا ۔ کیونکہ جبکہ مسیح ابن مریم اب تک زندہ ہے تو میرا الہام جو اس کی وفات ظاہر کرتا ہے صریح جہوٹا نکلا تو پہر کیا مجال ہے کہ مین اس پر اڑا رہون اور اگر آپ یہ کہین کہ ہم مسیح ابن مریم کی وفات مان چکے ہین اس لئے اس مین بحث کرنا نہین چاہتے ۔ صرف اس بات مین بحث کرینگے کہ تم اس کی جگہ آئے ہو نہ اور کوئی اس بات کا جواب یہ ہے ۔ کہ اول تو میری طرف سے اس امر کے لئے کسی پر جبر نہین ۔ کہ خواہ نخواہ مجہ کو قبول کرے اور مجہ پر ایمان لاوے ۔ بلکہ میری طرف سے صرف تبلیغ تہی جس کا حق مینے ادا کر دیا ۔ اگر مین خدا کی طرف سے ہون تو وہ مجہے اور میری کارروائی کو ضائع نہ کریگا اور عنقریب لوگ دیکہ لینگے کہ خدا تعالیٰ میرے ساتہ ہے یا نہین میری طرف سے کسی پر جبر اور اکراہ تو نہین تا وہ دلیل اور نشان کا طالب ہو ۔ نشان خدا تعالیٰ کے ہاتہ مین ہے جس کو چاہیگا دکہائیگا ۔ ماسوا اس کے یہ عاجز بے نشان بھی نہین بھیجا گیا[1] اگر آپ پہلے

نوٹ[1] ۔ چنانچہ ہزارہا نشان دکہائے گئے ۔ ایڈیٹر ۔

رپورٹ دورہ

[illegible]

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۲۹ مورخہ ۱۳ مئی)

بنگہ پھگواڑہ سے چودہ میل کے فاصلہ پر بنگہ واقع ہے جہاں کی جماعت احمدیہ گویا ضلع جالندھر کا مرکز ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی جگہ انجمن ضلع کا قائم کرنا منظور فرمایا ہے۔ اور یہی ٹھیک بات ہے۔ کیونکہ ایک تو یہاں کے دوست بہت پُرجوش ہیں اور مستعد ہیں۔ دوسرے یہ مقام ایسی جگہ واقع ہے۔ کہ راہون کریام کریم پور بلکہ کاٹھ گڑھ تک کے لوگ ملک پنجاب میں آمد و رفت کے واسطے یہیں سے گذر کر جاتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے پاس ایک بہت عمدہ مسجد ہے۔ جو شہر کے متصل باغ میں واقع ہے۔ یہ مسجد بالکل احمدیوں کے قبضہ میں ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ایک حجرہ بھی ہے۔ جہاں کہ میاں احمد یار صاحب اور ایک مدرس میاں غلام نبی خان صاحب جو لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتے ہیں رہتے ہیں۔ اس انجمن کے سکرٹری میاں رحمت اللہ صاحب ہیں۔ جن کے دفتر کے تمام رجسٹر میں نے ملاحظہ کئے۔ اور سب کو صاف اور درست اور باضابطہ پایا۔ تمام ضروری رجسٹر موجود ہیں۔ اور سب خانہ پُریاں کی ہوئی ہیں۔ چندے برابر وصول کئے جاتے ہیں۔ اس کام میں میاں رحمت اللہ صاحب بہت کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ میاں رحمت اللہ صاحب کا نکاح خواجہ کرم داد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ قادیان میں ہوا تھا۔ خواجہ صاحب موصوف اور میاں رحمت اللہ نے یہ تعلق صرف سلسلہ احمدیہ کی محبت کے سبب سے باوجود اپنی [illegible] مخالفت کے کیا تھا۔ مگر اس تعلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے طرفین کے متعلقین کے واسطے حسن معاشرت کا نمونہ بنایا ہے۔ میاں رحمت اللہ کا پہلی بیوی سے جو ایک لڑکا ہے اسمٰعیل نام ہے۔ اسی کے واسطے حضرت اقدس مرحوم سے دعا کرائی تھی کہ نیک ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ تو ایسا ہی ہے [illegible] ہم نے دیکھا ہے۔ کہ وہ لڑکا بہت ہی نیک ہے۔

یہاں میں نے [illegible] جمعہ پڑھایا۔ جو کہ [illegible] سایہ نیچے [illegible] پڑھایا گیا۔ نماز جمعہ میں شامل ہونے کے واسطے بہرام سے نواب خان صاحب مع چند ساتھیوں کے اور موضع کھاچیاں سے میاں خیرالدین صاحب وغیرہ اور موضع لنگیری سے میاں نظام الدین صاحب وغیرہ تشریف لائے تھے۔ جمعہ کے سوا ایک وعظ رات کو مولوی کریم بخش صاحب نے اپنے محلہ میں کرایا۔ جس کے سننے کے واسطے مردوں کے علاوہ بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تھیں۔ اور ایک پبلک لیکچر بھی شام کے وقت ہوا۔ جو کہ مسئلہ نجات پر تھا۔ اس لیکچر کو جس طرح سے شروع کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے بعد اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد میں نے اس بات کو بالتفصیل بیان کیا۔ کہ ہر ایک نبی اپنی اُمت کو نجات دینے کے واسطے مبعوث ہوتا ہے۔ مگر ضروریات زمانہ اور ملکی اور قومی حالات کے لحاظ سے ہر قوم کو ایک خاص دکھ اور تکلیف سے نجات کی ضرورت رہی ہے اور جو نبی ان کے پاس بھیجا گیا۔ وہ اسی ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے بھیجا گیا۔ اس کی کئی ایک مثالیں بیان کی گئیں ان مثالوں کی ذیل میں حضرت عیسیٰ کا ذکر بھی کیا گیا۔ اور ان کا ایک خاص قوم بنی اسرائیل کے واسطے نبی ہونا اور صرف ان کی نجات وقتی کے واسطے آنا۔ اور اس قوم کو ایک بڑی نجات کے حاصل کرنے کے واسطے طیار کرنے اور اس نجات کی بشارت دینے کے واسطے آنا۔ جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہونی تھی مفصل [illegible] گیا۔ اسی مضمون کے ضمن میں یہ بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوا۔ کہ ہم مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ مگر موجودہ اناجیل کو خدا کا وہ کلام تسلیم نہیں کرسکتے۔ جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ [illegible] کے دلائل جو بیان کئے گئے تھے۔ وہ مختصراً یہ ہیں۔

(۱) عیسائی خود تسلیم نہیں کرتے۔ کہ یہ انجیلیں حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی ہیں۔ حالانکہ اسلام کے عقائد کے مطابق انجیل وہ کلام ہے۔ جو حضرت عیسیٰ پر ہوا تھا۔

(۲) متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا جن کی یہ انجیلیں ہیں انہوں نے خود کہیں دعویٰ نہیں کیا۔ کہ انہوں نے یہ کلام الہام الٰہی سے لکھا ہے۔ بلکہ صرف تاریخی قصوں کے طور پر انہوں نے [illegible] سنائی باتیں لکھی ہیں۔

(۳) مسیح کے وقت میں یہ اناجیل نہیں لکھی گئیں۔ بلکہ بعض عیسائی محققین کے نزدیک ایک سو سال بعد لکھی گئیں۔

(۴) زمانہ حال کے عیسائی محققین نے یہ ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کی طرف یہ اناجیل منسوب کی جاتی ہیں۔ دراصل ان لوگوں نے کبھی نہیں لکھیں۔ مگر [illegible] لکھنے والے مسیح کے بہت بعد کوئی [illegible] تھے۔ بلکہ حواریوں کو ملنے والے بھی نہ تھے۔ یہ باتیں ان کتابوں میں درج ہیں۔ جو آج کل کے محققین انگریزوں اور یورپین پادریوں نے لکھی ہیں۔ غالباً دیسی عیسائیوں کو ان سے بے خبر رکھا جاتا ہے۔ ان میں سے دو کتابوں کے نام یہ ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جو ۲۶ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت قریباً [illegible] ہے۔ اور قادیان میں موجود ہے۔ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جو چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو روپیہ قیمت ہے۔ یہ کتابیں یورپ کے بڑے بڑے پادریوں۔ پروفیسروں۔ بشپوں وغیرہ نے مل کر لکھی ہیں۔ اور عیسائی دنیا میں بڑی معتبر مانی جاتی ہیں۔

(۵) اس قسم کی کوئی ستر اناجیل تھیں جن سے انتخاب کرکے یہ انجیلیں بنائی گئی ہیں۔ اُن ستر اناجیل میں سے بعض اب تک موجود ہیں (ان کو انگریزی میں اپاکرفا کہتے ہیں) یہ ولایت میں اب چھپ گئی ہیں۔ اور ہمارے پاس موجود ہیں۔

(۶) ان انجیلوں کو اس واسطے بھی ہم خدا کا کلام نہیں بتا سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ اور اُس کے حواریوں کی طرف جو اقوال اور افعال منسوب کرکے ان میں لکھے گئے ہیں وہ ایسے خراب اور نامعقول ہیں۔ کہ ایک نبی اور اس کے ساتھیوں کی طرف ایسی باتوں کا منسوب کرنا ہمارے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔ مثلاً انجیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یسوع اور اُس کے حواریوں نے بیگانوں کے کھیت میں سے بالیں جدا کر کھالیں۔ جس پر ان لوگوں نے بیزاری بھی ظاہر کی۔ کہ ایک چوری اور دوسرے سبت کے دن ایسا فعل شنیع۔ پھر اس انجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع اپنی ماں کے ساتھ بے ادبی سے پیش آیا۔ پھر اس میں ہے کہ وہ بہت سی نامحرم عورتیں اپنے ساتھ لئے پھرتا تھا۔ اگرچہ عیسائیوں کا فرقہ مارمن اس امر کا قائل ہے۔ کہ وہ عورتیں آپ کے نکاح میں تھیں اور اسی طرح سب عیسائیوں کا فرض ہے۔ کہ کثرت ازدواج کے مسئلہ پر عمل کریں۔ چنانچہ پادری مسٹر [illegible] جن کی خط و کتابت میرے ساتھ ہے۔ اور جن کی چار بیویاں۔ بیس لڑکے اور پندرہ لڑکیاں ہیں۔ انہوں نے ایک گروپ مجھے بھیجا تھا۔ جس میں پادری صاحب اور اُن کی چار بیویوں اور آگے پیچھے بچوں کی تصویریں تھیں۔ وہ سب لوگوں کو دکھائی گئی۔ غرض اس طرح انجیلوں میں سے وہ باتیں

پیش کی گئی ہیں۔ جو نبی کی شان کے خلاف ہیں۔ اور ثابت کیا گیا کہ یہ کلام الٰہی نہیں ہو سکتا۔

میں اپنے مضمون کو یہاں تک بیان کر چکا تھا۔ کہ اے۔ پی مشن کے ایک کارکن جو یہاں مشن کی طرف سے مقیم ہیں۔ اور لسن شیٹ ہیں بول اُٹھے کہ ہمیں وقت دیا جائے ہم کچھ بولنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ میری تقریر ہنوز بہت باقی تھی اور ہم نے لسن شیٹ صاحب کو کسی مباحثہ کے واسطے مدعو نہ کیا تھا۔ ہمارا لیکچر اپنے طور پر تھا۔ مگر تاہم چونکہ وہ تشریف لائے تھے۔ اور پنسل سے نوٹ بھی کر رہے تھے۔ اور موجودہ اناجیل کے جعلی ثابت کرنے کے لئے جو زبردست دلائل دیئے گئے تھے۔ اُن کے سننے کے بعد پبلک خواہشمند ہو رہی تھی۔ کہ لسن شیٹ صاحب کا جواب سُنیں۔ اس واسطے لسن شیٹ صاحب کو وقت دینے کے واسطے تاکہ ان کو بعد میں شکایت نہ رہے میں نے اپنی تقریر کو بہت مختصر کیا بلکہ صرف آئندہ تقریر کے عنوان بیان کئے۔ کہ نجات عامہ جو تمام بنی نوع انسان کو گناہ سے بچا کر خدا تک پہنچا دیتی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اسی نجات کی راہ کو صاف کرنے کے واسطے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود پیدا ہوئے۔ اس پر میں نے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اور لسن شیٹ صاحب اُٹھے۔ مگر پبلک کو ان کی تقریر سے بہت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ جس انجیل کو میں ثابت کر چکا تھا۔ کہ یہ اصلی نہیں۔ اُسی سے اُنہوں نے حوالے دینے شروع کئے۔ جس پر ایک انصاف پسند صاحب بے اختیار بول اُٹھے اور اُنہوں نے شیٹ صاحب کو شرمندہ کیا کہ جب تک آپ اناجیل کو صحیح نہ ثابت کر لیں۔ تب تک آپ کو اور بات کرنی مناسب نہیں۔ اس کے بعد اور لوگ بھی بول اُٹھے۔ اور چند متفرق باتوں کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اس جگہ ایک بات قابل ذکر ہے کہ لسن شیٹ صاحب نے انجیل میں سے حوالہ دیتے ہوئے ایک حوالہ میں ایک لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر انہیں کہا گیا۔ کہ یہ لفظ دکھاؤ۔ تب کہنے لگے۔ کہ میں نے یہ لفظ نہیں بولا۔ اور اس وقت جب وہ حوالہ دوبارہ بولا۔ تو پھر وہی لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیا۔ جس پر لوگ بہت بے زار ہوئے۔

اے۔ پی مشن کے ناظموں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ کہ وہ اپنے کارندوں کو ضرور سمجھا دیا کریں۔ کہ پبلک جلسوں میں ایسی دھوکہ دہی کرنی مناسب نہیں ہوتی۔ ممکن ہے۔ کہ فریق مقابل انجیل سے بخوبی واقف ہو جیسا کہ یہاں ہوا۔ اور بہت شرمندگی سخت اُٹھانی پڑے۔

موجودہ بائیبل کے مشکوک ہونے کے واسطے ایک دلیل میں نے یہ دی تھی کہ توریت تو وہ کتاب ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی حالانکہ پادری صاحبان جو توریت پیش کرتے ہیں۔ اُس میں حضرت موسیٰ کی وفات اور اس پر نوحہ کرنا اور اس کو دفن کرنا سب لکھا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اُس کی قبر نہیں معلوم کہاں ہے۔ اس کے جواب میں لسن شیٹ صاحب نے فرمایا۔ کہ پھر قرآن شریف کے تیس پارے کیوں ہیں۔ اور اس میں لقمان نبی اور لقمان نبی کا کیوں ذکر ہے۔ واہ سبحان اللہ تیری قدرت۔ کیا عجیب جواب ہے۔ بائیبل کے صحیح ہونے کی کیا معقول دلیل ہے۔

خیر ان تمام باتوں کے باوجود میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ لسن شیٹ صاحب عیسائی مذہب کی تائید کرنا ضرور اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس فرض کی ادائیگی کی خاطر وہ سچ جھوٹ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ کسی معقول جواب سے کبھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ بلکہ جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہو تو ہنسی مذاق کی باتوں سے وقت نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ مشن کے لئے قابل آدمی ہیں اور ان کی تنخواہ اور عہدے میں ضرور ترقی ہونی چاہئے۔ اس واسطے ہی دوسرے دن اثنائے گفتگو میں اُنہوں نے اپنی تنخواہ کے قلیل ہونے اور گذارہ مشکل چلنے کا بھی کچھ ذکر کیا تھا۔ یہ امر کہ ان کا عہدہ لسن شیٹ ہے۔ یہ بھی مجھے انہیں سے معلوم ہوا تھا۔ کیونکہ پہلے کسی غلط فہمی کے سبب ان کے ایک اسسٹنٹ سے جو اس جگہ کاٹی کسٹ ہیں۔ مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ صاحب بھی کاٹی کسٹ ہیں۔ لیکن اُنہوں نے خود ہی لیکچر کے وقت میری اس غلطی کو درست کیا۔ اور فرمایا کہ میں کاٹی کسٹ نہیں ہوں۔ بلکہ لسن شیٹ ہوں۔ اس کے واسطے ان کا شکریہ ہے۔

اس جلسہ کے متعلق میں یہاں کے تھانیدار صاحبان باوا سنگھ صاحب اور جناب میر نظر احمد صاحب اور منشی محمد حسن صاحب کا ان کے حسن انتظام کے سبب شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ بنگہ میں ایک خاص بات یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نماز و [illegible] وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت خشوع [illegible] کرتے [illegible] ہیں۔ دعا میں بہت مصروف رہتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے امام مولوی کریم بخش صاحب ہیں اکثر انہیں کے ذریعہ سے اس حق کی شناخت تک پہنچے ہیں۔ وہ کسی زمانہ میں تھانہ دار تھے۔ یکلخت جذبہ الٰہی جو ہوا۔ تمام مال و متاع لٹا دیا۔ اور یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے۔ اور لوگوں کو دین سکھلانے کے کام میں مصروف ہوئے۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ توحید کا ڈنکا بجانے لگے۔ مشرکوں سے بہت دُکھ اُٹھایا۔ مگر صبر کیا۔ چونکہ صدق دل والے آدمی تھے۔ خدا نے ان کے دل کو مسیح موعودؑ کی طرف متوجہ کیا۔ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب کہ آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ آپ نے کچھ وظیفہ پوچھا۔ تو حضرت نے فرمایا۔ مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے۔ الحمد سے حاصل ہوا۔ تم بھی الحمد بہت پڑھا کرو۔ میاں احمد یار صاحب جو اصل میں لدھیانہ کے رہنے والے ہیں۔ کوئی پانچ سال سے اس مسجد کے حجرہ میں مقیم ہیں۔ صوفی مزاج آدمی ہیں۔ بلکہ کسی بزرگ کے خلیفہ بھی تھے۔ گویا کہ خود پیر تھے۔ مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعودؑ کے خادم بن گئے ہیں۔ یہ صاحب ہمارے دوست شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے پرانے رفیقوں اور ہمدردوں میں سے ہیں۔ یہاں کے میاں شیر محمد صاحب گاڑی بان کا میں بالخصوص مشکور ہوں۔ کہ وہ مجھے اپنی گاڑی پر سوار کرا کر نواں شہر راہوں پھر واپس بنگہ اور حاجی پور لے گئے۔ دین حق کے واسطے ان کو بڑا جوش ہے۔ ٹمٹم پر بیٹھے ہوئے سارے راستہ سواریوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے کام کاج میں برکت دے۔ اس جگہ کے بعض دیگر دوستوں کے نام یہ ہیں۔ مولوی غلام نبی خان صاحب جن کا ذکر اوپر بھی آیا ہے۔ اُن کے مکتب کے بڑھانے کی طرف [illegible] کو توجہ کرنی چاہئے۔ میاں اسمٰعیل صاحب عرف سندھی [illegible] صاحب۔ میاں نور محمد صاحب۔ شیر احمد یکہ بان۔ عمر دین جانی۔ مولا بخش۔ امام دین رنگریز۔ بابو رنگریز۔ یہ سب پرجوش دوست [illegible] دینی خدمات میں [illegible] رہتے ہیں۔ میں دعا کرتا [illegible] الٰہی سب کو استقامت عطا کرے۔ اور بڑھ کر نیکیوں کی تو[فیق دے]۔ آمین!

میاں عبداللہ سبزی فروش۔ جھنڈو رنگریز۔ نبی بخش یکہ بان۔ عطا محمد صاحب۔ مکند پور کے میاں رحمان صاحب بھی اتفاق سے یہاں آ گئے تھے۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔

راھون بنگہ سے میں نواں شہر راہوں۔ کریام۔ بیر سیال۔ کریم پور۔ لنگڑوعہ۔ سڑوعہ اور بالآخر کاٹھ گڑھ تک جانے

کے واسطے تیار تھا۔ جہاں سے میاں عبدالسلام کے پُر اصرار
خطوط آچکے تھے۔ مگر جس وقت مَیں بنگہ سے چلنے کے واسطے
تیار تھا اُس سے تھوڑی دیر پہلے ایک ... ...
صاحب ملے اور فرمانے لگے۔ کہ اس علاقے کی جماعت قریباً
سب زمینداری پیشہ ہے۔ اور آجکل رات دن غلہ بٹائی کے
سبب باہر رہتے ہیں۔ آپ کا وہاں جانا بہت مفید نہ ہوگا
اس بات کو معقول جان کر میاں رحمت اللہ صاحب اور دیگر
بھائیوں سے مشورہ کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ دورہ کو سردست
اسی جگہ ملتوی کیا جائے۔ صرف ایک دن کے واسطے راہوں
ہو آنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں کے دوست تجارت پیشہ یا
ایسے مالکان زمین ہیں۔ جو گھر پر ہی رہتے ہیں۔ اس واسطے عاجز
ایک روز کے لئے راہوں کو روانہ ہوا۔ میاں شیر محمد صاحب
اپنے یکہ کارٹ پر سوار کر کے لے گئے۔ راہوں میں عاجز نے
صرف ایک شب قیام کیا۔ شام کو ۵ بجے کے بعد سرائے میں
ایک پبلک لیکچر ہوا۔ جہاں ایک خاصی جماعت مسلمانوں کی اور
چند اہل ہنود لیکچر سننے کے واسطے جمع ہوئے۔ ضرورۃ امام
پر ایک تقریر کی گئی۔ اور مفصل بیان کیا گیا۔ کہ قرآن اور حدیث
کی رو سے بلکہ عقلی دلائل کی رو سے اس وقت سچا دین وہی
ہے جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ نے دنیا کے سامنے
پیش کیا ہے۔ اور خود عمل کر کے دکھلایا ہے۔ راہوں میں
عاجز ... برادر فیروز خان صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔
جو کہ یہاں کے سفید پوش نمبردار ہیں۔ فرماتے تھے۔ ہماری قوم
راجپوتوں کی بہت ہی اکڑباز اور متکبر ہے اور ہم بھی ایسے
ہی تھے۔ مگر اب تو مرزا صاحب کی صحبت سے سب باتیں جاتی
رہیں۔ گویا دنیوی متکبرین کے خیال میں تو ہم نامرد ہو
گئے ہیں۔ ان کے علاوہ وہاں کے دوست حاجی رحمت اللہ
صاحب اور ڈاکٹر ... سے ملاقات ہوئی۔ یہ صاحبان
... مدت معالجہ ... نے ممالک عرب۔ مصر۔
شام۔ لو... بلکہ امریکہ تک سیر کی ہے
... بہت ... رکھتے ہیں
... کے سبب ان کے حالات تمام ... دلچسپی رکھتے
... جالندھر کی رپورٹ میں بابو محمد اشرف صاحب کا جو ذکر ہوا
... کا اصلی وطن بھی اسی جگہ ہے۔ چنانچہ بابو صاحب
... مولوی محمد علی صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ جو ...
تھے۔ اور اب پنشن لے کر اپنے وطن میں آ بیٹھے
وہ اپنی پنشن کے متعلق فرماتے تھے۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ
کا فضل ہے۔ کیونکہ اس صیغہ میں بہت کم کسی کو
پنشن ملتی ہے۔ برہما میں ڈاکٹر بابو غلام دستگیر صاحب
جو اپنی جماعت کے پُرجوش ممبر ہیں۔ وہ بھی انہیں مولوی
صاحب موصوف کے فرزند ارجمند ہیں۔ بلکہ اس خاندان
میں سب سے اوّل وہی احمدی ہوئے تھے۔ اور انہیں کی دعاؤں
اور کوششوں سے پھر دوسرے صاحبان نے سلسلہ حقہ کی
طرف توجہ کی۔ یہاں پر منشی بدر بخش صاحب محرر چونگی سے
بھی ملاقات ہوئی۔ جو ان صاحبان میں سے ہیں۔ جو حضرت
اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں دعاؤں کے واسطے
خطوط لکھنے میں بہت ہی چست تھے۔ منشی صاحب ایک
جوشیلے نوجوان ہیں۔ حکیم غلام نبی صاحب طبیب شاگرد
حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی بھی اسی جگہ کے رہنے والے
ہیں۔ حکیم صاحب رات دن سلسلہ کی تبلیغ میں لگے رہتے
ہیں۔ اور معقول تقریر کے ذریعہ سے مخالفین کو ہمیشہ پس پا
کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے بھائی منشی دین محمد صاحب آجکل
لاہور میں ملازم ہیں۔ راہوں کے دوستوں نے بہت اصرار کیا
کہ مَیں وہاں زیادہ ٹھہرتا۔ مگر چونکہ سردست مَیں ٹھہر نہ سکتا
تھا۔ اس واسطے دوسری صبح کو مَیں واپس بنگہ چلا آیا۔
راہوں کے متعلق یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ شہر
کسی زمانہ میں بڑا آباد تھا۔ دہلی سے لاہور کو جو سڑک
شاہی جاتی تھی۔ اُس ... ہونے کے سبب اور نیز تجارت
کی ایک بڑی منڈی ہونے کے سبب یہاں بہت رونق
تھی۔ مگر اب اس کا ... حصہ بالکل ویران اور سنسان ہو گیا
بڑی بڑی شاندار ... یوں کی دیواریں ٹوٹی پھوٹی پڑی ہیں
اس کا ویرانہ نہایت ... خوفناک اور عبرتناک ہو رہا ہے۔
عالیشان محل خاو... علیٰ عروشہا کا مثال ہو رہے ہیں۔
مَیں حیران تھا کہ ایسی سخت تباہی اس شہر پر کیوں آئی۔
کیونکہ اس کی صورت بالکل ایسی ہے۔ جیسا کسی پر غضب الٰہی
وارد ہوتا ہے۔ اتفاقاً ایک صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں جب شہر
آباد تھا۔ اس وقت زنا کی کثرت تھی۔ تب مَیں نے اس کی
نوبت تک تباہی کا اصلی سبب سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے
غضب سے بچائے۔ آمین۔

ایک مسیحی مجذوب

راہوں کو جاتے ہوئے راستے میں نواں شہر آتا ہے۔ جہاں دو احمدی رہتے ہیں۔ ایک میاں نتھو جو کہ
ایک غریب احمدی ہیں۔ اور مسیح موعودؑ کی محبت سے پُر ہیں
دوسرے جناب خواجہ مصری شاہ صاحب۔ شاہ صاحب
کی ملاقات کا بہت شوق تھا۔ جب ہماری گاڑی نواں شہر
میں پہنچی تو نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا ...
احمدی گاڑی بان نے بھی فرمایا۔ کہ اب رات ہو گئی ہے
بہتر ہے۔ کہ یہاں ٹھہر جائیں۔ صبح سویرے راہوں پہنچ
جائیں گے۔ مَیں نے بھی مناسب سمجھا کہ ایسا ہی ہو۔ مصری شاہ
صاحب ایک مجذوبانہ حالت کے فقیر ہیں۔ ان کے والد فوج
میں صوبہ دار میجر تھے اور بڑی عزت رکھتے تھے۔ بڑی بڑی
حویلیاں اور دیگر جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کئی لاکھ کی تھی
مگر شاہ صاحب بچپن سے فقیرانہ مزاج رکھتے تھے۔ فوج
میں ان کو جبراً بھرتی کروایا گیا۔ مگر فوج کی قواعد کے رفتہ
میں جب نماز کا وقت ہوتا۔ عین میدان میں سب کو چھوڑ کر
نماز میں مصروف ہو جاتے۔ بار بار ایسا ہونے سے افسروں
نے دیوانہ جان کر فوج سے علیحدہ کر دیا۔ گھر آ کر تمام
جائیداد لٹا دی۔ اور فقیر ہو کر نکل پڑے۔ ہر جگہ صوفیوں
سے ملے۔ بڑی بڑی چلہ کشیاں کیں ...
ذکر۔ ارہ وغیرہ کی ریاضتیں کیں۔ بڑے بڑے ...
ان کے معتقد ہوئے۔ سیکڑوں روپے لوگ نذرانے
دیتے۔ کچھ پاس نہ رکھتے۔ سب فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتے
یہاں تک کہ ایک کشف کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعودؑ
کی صداقت اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظاہر کر دی۔ اس دن سے
اُس گواہی کو لوگوں پر بیان کرنے میں مصروف ہو گئے۔
اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو پہلے مخلص تھے۔ وہ دشمن
ہو گئے۔ بہت سے نابکاروں نے سخت سے سخت دُکھ
پہنچایا۔ بُری طرح مارا پیٹا۔ مگر وہ اپنی شہادت بیان
کرنے سے آجتک باز نہیں آئے۔ ہر وقت مسیح موعودؑ
کی صداقت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی
شہادت حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر لدھیانہ کے بعد
کئی ہزار آدمی کے سامنے سُنائی تھی۔ جہاں حضور علیہ السلام
بمعہ خدام جلوہ افروز تھے۔ اور اس کا ذکر پہلے بھی اخبار
میں چھپ چکا ہے۔ مگر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب پھر
انہیں الفاظ میں جو شاہ صاحب نے مجھے لکھائے ہیں اس
شہادت کو درج اخبار کیا جائے۔ تاکہ کسی کو فائدہ
پہنچے۔

ایک مجذوب کی شہادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بوقت تہجد مَیں عمر دراز خان عرف مصری شاہ نے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کو دیکھا۔ روضہ کے

ارد گرد شوق و حب کے ساتھ گھومتا تھا۔ چند عربی لوگوں نے مجھے گھومنے سے منع کیا۔ ان میں سے ایک شخص نے جو شاہ مزور تھا مجھے پکڑ لیا اور دور لے گیا یہاں تک کہ روضۂ مقدس نظر سے غائب ہو گیا۔ تب اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں زمین پر لیٹتے اور تڑپتے ہوئے روتا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ سینکڑوں عربی دوزانوں ہو کر اُسی میدان میں بیٹھ رہے ہیں اور ایک ممبر رکھا گیا۔ اُس پر جناب رسول علیہ الصلوۃ والسلام آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس تڑپنے والے کو میرے پاس لے آؤ۔ دو تین آدمیوں نے مجھے اُٹھایا۔ اور اُٹھا کر رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس کھڑا کر دیا۔ آپ نے پہلے السلام علیکم کہا۔ میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ تب آپ نے میرے دہنے کاندھے پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا اے میرے دوست میرے مشفق مجھ کو اب تو اچھی طرح سے دیکھ لے۔ اور تو ممبر کرا سقدر مست رو۔ میں نیچی نگاہ کر کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا جاتا اور روتا جاتا تھا۔ تھوڑے منٹ کے بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے سے اُٹھا لیا۔ اور اپنے بائیں کف دست پر دہنے ہاتھ سے نہ معلوم کس چیز سے ایک نقطہ بنایا۔ جو دانہ خشخاش سے بھی باریک تھا۔ پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے دائیں کاندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اے مربی اس نقطہ کی طرف غور سے دیکھ اور اپنی ہتھیلی میری نظر کے سامنے کی۔ جب میں نے اُس نقطہ کو دوبارہ دیکھا تو سیاہ سے سفید ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ اس کو باریک نظر سے دیکھ پھر جو میں نے اُس کو باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ لفظ ایسا متجلی ہوا۔ کہ جناب علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مقدس پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے میرے دوست اس کو اور باریک نظر سے دیکھ۔ میں نے پھر زیادہ باریک نگاہ سے دیکھا۔ تو وہ نکتہ ایسا متجلی دکھائی دیا۔ کہ جناب علیہ الصلوۃ والسلام کے تمام جسم پر اُس کی شعاعیں پڑنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو اور زیادہ باریک نگاہ سے دیکھ پھر جو میں نے بہت باریک نگاہ سے دیکھا تو وہ نقطہ ایسا روشن تھا کہ سورج کی روشنی اس کے آگے سیاہی معلوم ہونے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھ۔ پھر جو میں نے اس کو اور بھی باریک نگاہ سے دیکھا تو اس میں تمام دُنیا کا نقشہ پایا۔ جس پر یہ لکھا تھا۔ کل وہ نقشہ تمام روشن ہو گیا۔ تب آپ نے فرمایا۔ جو شخص ایسا ہے۔ اس کے مہدی اور مسیح ہونے میں کیا شک ہے۔ وہ مثل آدمؑ وہ مثل ابراہیمؑ۔ وہ مثل نوحؑ۔ وہ مثل یوسفؑ

وہ مثل میرے ہے۔ اس میں اور مجھ میں کچھ فرق نہیں۔ بلکہ وہ ظلی طور سے حق ہے۔ میں نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کون۔ آپ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمدؑ۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ کہاں رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قادیان میں۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے پیار کرتا ہے اور مجھ کو خدا کا رسول جانتا ہے۔ تو تو اُس کی گواہی دے اور میرا سلام اُس کو پہنچا دے۔

بقلم خود خواجہ مصری شاہ قلندر خلف الصدق میر بخش صوبہ دار میجر بہادر از نواں شہر ضلع جالندھر۔

اس شہادت کو پبلک کے سامنے پیش کرنے کے سبب شاہ صاحب کو بہت دُکھ دیا گیا۔ مگر جب کبھی کسی نے آپ کو ایذا دی۔ وہ خود ہی بڑے دُکھ میں فوراً مُبتلا ہوا۔ ایک دفعہ ایک ملاں نے آپ کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا۔ اور آپ سے مسیح موعود کی سچائی کا معجزہ طلب کیا۔ آپ خدا کے آگے روئے۔ تو آپ کو اُس کی جلد موت کا وقت بتلایا گیا۔ جس کے بعد اس کے بیٹے کا بھی یہی حال ہوا۔ تب اُنہوں نے وہ مسجد شاہ صاحب کے واسطے کھول دی۔

ایسا ہی جالندھر چھاؤنی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق کا ذکر کرتے تھے۔ کہ ایک [illegible] نے آپ کو مارا۔ اس پر اُسی روز کوئی مقدمہ بن گیا جس میں وہ نو ماہ قید ہوا۔ ایک شخص نے آپ کو جب بہت دکھ دیا تو آپ نے حالت جذب میں اُسے کہا۔ جا مفلوج۔ وہ چند روز کے بعد مفلوج ہو گیا۔ غرض آپ حضرت مسیح موعود و مہدی [illegible] معہود کے عشق میں بالکل محو ہیں۔ کوئی گذارے کی صورت [illegible] نہیں۔ بیوی بچے بھی ہیں۔ پھر بھی کسی کے گھر سے باوجود اصرار کھانا نہیں کھاتے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور استقامت عطا فرماوے آمین۔

{ اب ریاست کپورتھلہ کی رپورٹ باقی رہ گئی ہے جو کہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کرائی جائیگی }

ریویو

اسلام اور سکھ ازم سالانہ قوم میں تبلیغ کیواسطے لیکچر و لٹریچر کے سلسلے کا پہلا نمبر ہے۔ جو شیخ محمد یوسف صاحب نو مسلم رسالہ [illegible] سوراں سنگھ [illegible] ضلع فیروزپور کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۰-۳۱ مئی ۱۳ء پر دیا۔ اس لیکچر میں شیخ صاحب نے [illegible] سے باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کر دیا۔ سکھوں کی معتبر کتابوں سے حوالے دیکر دکھایا گیا ہے کہ باوا صاحب موصوف نماز پڑھتے تھے۔ اور کلمہ اسلامی ان کا ورد تھا اور ویدوں کو بے فائدہ کتاب مانتے تھے۔ افسوس ہے کہ بسبب جلدی کے لکھائی اور چھپائی عمدہ نہیں ہو سکی۔ شیخ صاحب موصوف کی دو اور کتابیں بھی زیر طبع ہیں۔ جن میں سے ایک باوا نانک صاحب کی سوانحعمری ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنتیں اپنے وقت پر بارآور ہوں گی۔ اور سکھ قوم اپنے گورو کے دین کی طرف متوجہ ہوگی اور درمیانی حجاب جو بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے پڑ چکے ہیں۔ اُن کو اُٹھا کر سچے دل سے اسلام کے ساتھ بغل گیر ہو جائیگی۔ لیکچر کی قیمت ایک آنہ ہے۔ اور شیخ صاحب موصوف سے قادیان میں مل سکتا ہے۔

انشائے جدید عبد السلام صاحب رفیقی (رنگون) کے نام پرائیویٹ خطوط کا ایک مجموعہ ہے۔ جن میں کوئی امر مفید عام نہیں بلکہ بعض باتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے لکھے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ انہیں ان کا چھپنا ناگوار ہوا ہو۔ سب سے پہلے نواب محسن الملک کے خطوط ہیں۔ جن میں سے السلام علیکم کی سنت اسلام ہی مفقود ہے۔ انشائے جدید کا یہی نمونہ ہے۔ تو بہتر ہوگا۔ کہ رفیقی صاحب اسے اپنے پرائیویٹ فائلوں میں ہی محفوظ رہنے دیتے۔ یورپ کے متعصب مصنفین کی عادت ہے۔ کہ اپنی تحریر میں خواہ مخواہ بے تعلق ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گالیاں سُنا دیتے ہیں۔ اس کا نمونہ اُن خطوط میں کسی بیرسٹر صاحب احسان الحق نام نے دکھایا ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام لے کر بے تعلق کچھ حملے کر گئے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ خود [illegible] آپ کو اسی خط میں [illegible] قرار دیتے ہیں اور اپنے [illegible] کی حالت یہ بتلاتے ہیں کہ دن رونے سے اور رات [illegible] گذرتی ہے۔ اس واسطے ایسی [illegible] اور [illegible] ہیں جو ان [illegible] قلم سے نکلا۔ وہ ممکن ہے کہ [illegible] دیئے جائیں۔ البتہ رفیقی [illegible] پر افسوس ہے کہ انہوں نے [illegible] خط نواب [illegible] اپنے دقیق کی پردہ [illegible] کی [illegible] کہ [illegible] عمدگی جاہیں تعریف کے [illegible]

ہائی اسکول لاہور [illegible] چار دیا [illegible] کی [illegible] رپورٹ [illegible] ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہو [illegible] سکول اچھی حالت میں ہے۔ بالخصوص اخلاقی تعلیم [illegible] جاتا ہے۔ سکول کی ٹھیک حالت تو اُس کے کیشم خو[illegible] سے ہی اندازہ لگ سکتا ہے۔ تاہم رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] عمدہ بنانے کی کوشش کی جاتی [illegible] کے واسطے [illegible] نہیں کیا گیا۔ اگر [illegible] کا انتظام ہو جائے تو [illegible]

سوال کرتا پھرتا ہے اگر واقعی احتیاج سے سوال کرتا ہے تو بھی اپنے لئے قول معروف کرے کیوں عجز اختیار کر رکھا ہے کوئی پیشہ اختیار کر۔ ایسا ہی اگر مسئول کے پاس اور دیتا نہیں تو استغفار کرے۔ کہ جود و سخا مثمر ثمرات طیبہ کے لئے شرح صدر عطا ہو اگر پاس کچھ نہیں اور دینا چاہتا ہے تو بھی استغفار کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے کشائش دے یا سائل کے لئے استغفار کرے ایسا ہی وہ سائل جو ہے اگر باوجود مال کا مالک ہونے کے مانگتا ہے تو استغفار کرے کہ کیوں خواہ مخواہ ذلت میں گرتا ہے اگر واقعی ہے نہیں پھر بھی استغفار پڑھے کہ اللہ اپنی جناب سے رزق دے اور سوال کی ذلت سے بچا رہوں غنی حلیم۔ اللہ کو اپنی ذات کے لئے صدقوں کی کچھ پروا نہیں وہ حلیم ہے۔ اور

الصدقۃ تطفی غضب الرب

ربوۃ۔ اس کے معنے بعض مترجموں نے غلطی سے اونچی جگہ یا میرا کئے ہیں یہ غلط ہے۔ یہ ربو سے ہے جس کے معنے ہیں بڑھنا۔ پس ربوہ اس زمین کو بولتے ہیں جس میں بیج جلد نکل آوے اور بہت کثرت سے ہووے پھلے۔ پنجاب میں ایسی زمین کو نیائیں بولتے ہیں اور پہاڑوں کے قریب بجھرہ۔

وابل۔ بڑا مینہ۔

ضعفین۔ معمول سے بہت بڑھ چڑھ کر۔ تثنیہ کبھی کثرت کے لئے بھی ہوتا ہے جیسے لبیک۔ سعدیک۔ فارجع البصر کرتین

تثبیتاً من انفسہم۔ کسی کے کہنے سننے سے نہ ہو۔ فوری جوش نہ ہو بلکہ دل کے پکے ارادے سے ہو۔ پہلے بتایا خرچ کیوں کرو۔ پھر بتایا خرچ کس طرح کرو۔ ریا کے لئے نہ ہو۔ احسان نہ جتاؤ اور تکلیف دہی نہ ہو۔ دلی محبت سے محض اللہ کی رضامندی کے لئے ہو۔ اب ایک دنیوی مثال دیتا ہے کیونکہ اللہ اپنی پاک آئین جو رسولوں کی زبان پر دنیا کو پہونچاتا ہے۔ اس کے نمونے دنیا میں رکھے ہوتے ہیں۔ (۷۔ اپریل بقیہ ص ۷۴)

ایود احدکم۔ اس آیۃ میں تمام درختوں میں سے نخیل و اعناب کا ذکر بالخصوص اس لئے کیا ہے کہ یہ بہت اعلیٰ قسم کے درخت ہیں۔ رسول کریم نے مومن کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے اس لئے کہ اس میں چند خاصیتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ اس کے پتے جہاڑے میں نہیں جھڑتے۔ مومن کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ وہ قسم قسم کی مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ مجھ پر بہت سی مصیبتیں یک لخت ٹوٹ پڑیں میں جماعت کرانے لگا الحمد کے آل تک پہونچا تھا کہ حمد پڑھنے سے میری طبیعت نے مضائقہ کیا میں نے اپنے دل سے سوال کیا کہ تو ایک قوم کا امام ہو کر الحمد پڑھنے لگا ہے کیا واقعی تیرا قلب شرح صدر سے اللہ کے حضور میں شکر گذار ہے اس وقت بہت اضطراب کا وقت تھا ایک طرف یہ خیال کہ مقتدی منتظر ہیں دوسری طرف یہ کہ اگر نہیں پڑھتا تو مقتدیوں کو ابتلاء ہے اور اگر پڑھتا ہوں اور شرح صدر نہیں پڑھتا ہوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ قربان جاؤں اپنے مولیٰ کے۔ اس نے میری دستگیری کی اور سمجھایا۔ ہم کوئی مصیبت بھیجتے ہیں اور اس پر اگر کوئی شخص صبر کرتا ہے تو ہم اسے بہتر سے بہتر بدلہ دیتے ہیں۔ پس ایک کوڑی ضائع کرنے سے اونٹ لے تو رنج کی کونسی بات ہے۔ اب کیا پھر کس قدر الغلمات میرے لئے مخفی ہیں۔

پھر مصیبتیں گناہوں کا کفارہ ہیں گناہوں کے عوض میں جو سزا مجھے ملنی تھی وہ خدا جانے کس قدر تکلیف دہ ہوتی۔ پھر یہ مصیبت موجودہ جو ہے اس پر بھی شکر کا مقام ہے کہ خدا اس سے بڑے بڑھ کر مجھے مصیبتیں پہونچا سکتا تھا۔ میری ناک کٹ جاتی میں بے عزت ہو جاتا۔ تباہ ہو جاتا۔ کوئی عضو ہی جاتا رہتا۔ لڑکا ہی نافرمان ہو جاتا تو کس قدر دکھ کا موجب ہوتا۔

پس جب اس نے مصیبت پر انا للہ پڑھنے والے کو نعم البدل دینے اور عام و خاص رحمتوں سے ممتاز فرمانے کا وعدہ کیا ہے تو میں کیوں شرح صدر سے الحمد نہ پڑھوں اس کے بعد میں نے الحمد پڑھی۔ غرض مومن کو چاہیئے کہ وہ مصیبتوں میں گھبرا نہ اٹھے۔

پھر کھجور میں ایک اور خاصیت ہے کہ اس کے پھل سال بھر قائم رہتے ہیں اسی طرح مومن ہر حالت میں دوسرے کے لئے مفید بنتا ہے اس کے لئے کوئی خاص موسم نہیں۔ تیسری بات کھجور میں یہ ہے کہ وہ غذا کا کام بھی دیتی ہے اور شربت کا بھی۔ گٹھلی گھوڑوں کو دیتے ہیں مقوی ہوتی ہے۔ اس کی لیف سے قسم قسم کی رسیاں اور باریک تاروں سے بستر بنائے ہیں۔ پتوں کی چٹائیاں۔ فرش اور صندوق بنتے ہیں۔ شاخوں کی الماریاں۔ اس سے اتر کر انگور ہے۔ اس کا منقہ بھی غذا اور شربت دونوں کا کام دیتا ہے۔ پھر اس کے پتے بھی مفید ہیں۔ گو عام طور سے استعمال نہیں ہوتے۔ پھر وہ باغ بھی ایسا ہو کہ اس میں نہریں بہتی ہوں۔

من کل ثمرات۔ سیب سنگترے۔ فالسے۔ کیلے وغیرہ۔ غرض اس باغ پر ساری عمر کا سرمایہ لگا جا چکا ہے اور اب کوئی امان باقی نہیں۔

اب اس پر کوئی بلا آ جاوے جو اسے دبوچ لے اور وہ جل بل کر خاک سیاہ ہو جاوے تو کیسی بری بات ہے۔ اسی طرح کوئی خیرات تو کرتا ہے مگر وہ ان ہدایات کے مطابق نہیں کرتا جو خدا نے بتائے ہیں تو پھر سب خرچ اکارت جاویگا۔

ولا تیمموا الخبیث منہ۔ ایک قصہ یاد ہے کسی ملاں کے پاس لڑکا دودھ لایا اس نے کہا تم تو کبھی نہیں لائے آج کیا بات ہے اس نے کہا کتا اس میں منہ ڈال گیا تھا۔

الشیطان یعدکم الفقر۔ بعض وقت انسان کچھ دینا چاہتا ہے مگر دل میں طرح طرح کے وسوسے اٹھتے ہیں کہ یہ یہ خرچ درپیش ہیں اگر اس طرح سخاوت کی تو پھر کچھ بھی نہ رہیگا کے متعلق فرماتا ہے کہ شیطان تو یہ کہتا ہے۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ اگر تم اخلاص قلبی سے خرچ کروگے میں اسے بڑھا دوں گا۔

فحشاء۔ بخل کو کہتے ہیں یہاں یہی معنے ہیں۔

یؤتی الحکمۃ۔ حکمت کے یہی معنے ہیں جو بیان ہوئے مطلب ہے۔

ویکفر عنکم سیئاتکم۔ صدقہ ضرور رد بلا ہے۔ ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ اس نے لینے دینے کا آخری وقت ہے معمولی بات پر کسی سے دو پیسے مانگے۔ کہا اس نے دو روٹیاں خریدیں اور کسی مسکین محتاج کو دیدیں۔ اور رستہ ڈالا گیا۔ ابھی تختہ نیچے سے کھینچا نہیں گیا کہ حکم آگیا کہ پھانسی ملتوی کردو۔ کچھ باقی ہے۔ آخر الامر وہ رہا ہوگیا۔ دیکھا یہ دو روٹیاں آدمی کی جان بچا گئیں۔

۸۔ اپریل ۱۹۰۹ء۔ ع ۶ رکوع ۵

قرآن شریف یہ بتا کر کہ کہاں سے دینے اور کس مال کو خرچ کرنے اب یہ بتاتا ہے

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف

سورۂ آلِ عمران

(پارہ سوم)

من انصاری الی اللہ - اگر کوئی میرے انصار مین سے ہے - تو ادہر چلے جدہر مین جا رہا ہون - یعنی اللہ کی طرف -

الحواریون - مفسرین نے لکھا ہے حواری کہتے ہین دہوبی کو - چونکہ اونہون نے دلون کو صاف کر دیا تہا - اس لئے انہین دہوبی کہا گیا سب اصل بات ہے - کہ جو بڑے خلوص سے اپنی جان پہ کھیلنے کو تیار ہون ایسے لوگون کو حواری کہتے ہین

مکر وا - یہ آیت یاد رکھنے کے قابل ہے دیکھو اس کی ضمیر بظاہر حواریون کی طرف پھرتی ہے - مگر یہ صحیح نہین - بلکہ ان لوگون کی طرف راجع ہے جو احس منہم الکفر کے مصداق ہین - پس کبھی ضمیر کا مرجع دور بہی ہوتا ہے مکر بمعنی تدبیر ہے - عربی سے ناواقف - ہرچہ گیرد علتی علت شود کے مصداق اپنی زبان پر قیاس کر کے اس کو اپنے معنون مین لیتے - اور مکر - مکرا - مکر عا کی گردان پڑہتے ہین -

مورخہ ۱۹ - اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع ۶)

اس رکوع مین اللہ نے مجہے ایسا انشراح صدر بخشا ہے کہ مین اس کے ذریعہ سے تمام دنیا کے مذاہب کو محض فضل الٰہی سے یقیناً جیت سکتا ہون - اس قدر انشراح مجہے حاصل ہے کہ مین کسی مجلس مین جہان اسلام کے مخالف لوگ بیٹھے ہون - ذرہ بھر بھی تنگ دل نہین ہوتا - تمام دنیا کے لئے یہ قاطع حجت ہے جس کے سامنے کوئی بول نہین سکتا -

یہ آیت قیامت تک اسلام کا بول بالا ثابت کرنے کے لئے کافی ہے - یہ اس لئے مین نے کہا تا تمہین اس نعمت کی قدر ہو

انی متوفیک مین تیری روح کو قبض کرنیوالا ہون - توفی کے معنے پر حضرت صاحب نے سیر کن بحث فرمائی ہے - میری تشریح کی حاجت نہین آپنے انعامی اشتہار شائع کئے کہ قبض روح سوا کوئی اور معنے اس کے بلا قرینہ دکہا دے تو ایک مولوی نے دہلی مین دفیت کو پیش کیا - مگر وہ کیسا نادم ہوا - جب آپنے بتلایا کہ کیا یہ ایسی بات ہے جس بات سے ترقی ہے -

رافعک الی - لوگ تجہے جہوٹا - کذاب - سفلی زندگی سمجہتے ہین - مگر میری تیری روح کو قبض کر کے اعلےٰ علیین مین الیٰ (ان الابرار لفی علیین) مقام دون گا -

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمۃ

بس یہ وہ دلیل ہے جس پر ساری دنیا کے مذاہب کا امتحان ہے فرماتا ہے کہ مین کرنے والا ہون وہ جو کہ تیری تابع ہین بڑہ کر ان پر جو تیرا انکار کرتے ہین اور پہر یہ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا - یہ ایک زبردست پیشگوئی ہے -

دنیا مین دو قسم کے لوگ ہین یا مسیح کو ماننے والے یا مسیح کے منکر - ان دونون کے درمیان قرآن فیصلہ کی راہ بتاتا ہے کہ مسیح کے ماننے والے منکرون پر غالب رہین گے - چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ عیسائی اور مسلمان مسیح کے ماننے والے یہود پر حکمران ہین - اور پہر اور قومین جو مسیح کی منکر ہین وہ بہی محکوم ہی ہین اور صرف محکوم نہین بلکہ فرمایا - کہ

فاعذبہم عذاباً شدیداً - دنیا ہی مین ان کو عذاب دونگا اور عذاب بہی سخت - چنانچہ یہود کو جو جو عذاب اور دکہ پہونچے وہ مخفی نہین اور یہی دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کا ثبوت ہوگا -

ومالہم من ناصرین - پہر یہان تک ہی ختم نہین - بلکہ غیر قومون کی حکومت مین دیئے جائین گے - کہ اور مظلومون کے تو مددگار پیدا ہو جاتے ہین - مگر مسیح کے منکرون کا کوئی مددگار نہ ہوگا - یہ بہی ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین -

من الآیٰت - یہ بات نشانون مین سے ایک بہاری نشان ہے یہان تک تو منکران مسیح کا فیصلہ کیا - کیونکہ کفر واسے مراد مسیح کے کافر ہین - اب سچے اور جہوٹے متبع کا فرق بتلاتا ہے - مسلمان کہتے ہین - ہم مسیح کے سچے پیرو ہین اور عیسائی کہتے ہین ہم - فرمایا -

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل اٰدم - عیسائی کی مثال آدم کی مانند ہے

کی پہلی کتاب سے تثلیث نکلتی ہے ۔ وہان ابوہیم آیا ہے ۔ پھر دانیال اور
ابراہیم کو بھی تثلیث ماننے والا بتاتے ہین ۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ کہ یہ
استنباط تم کرتے ہو ۔ توریت سے یہ دونون ابراہیم کے بعد نازل ہوئین
کسی مذہب نے اپنا کوئی نام نہین رکھا ۔ یہودا کی طرف منسوب ہوکر یہودی
کہلائے ۔ اور مسیح کی طرف منسوب ہوکر مسیحی ۔ اصل مین ایک ہی نام کل مذہبوں
کا ہو سکتا ہے ۔ وہ کیا ؟ وہی جو مذاہب کا مقصد ہے یعنی راستبازی اور
فرمانبرداری ۔ یعنے اسلام ۔ جسکی تعلیم مین کسی قسم کا شرک نہین ۔ بلکہ عین فطرت کے
مطابق ہے ۔ بچہ جس وقت بالغ ہوتا ہے ۔ تو کم از کم اتنی سمجھ تو اسے آجاتی
ہے کہ مین اپنا خالق آپ نہین بلکہ کوئی اور مقتدر ہستی ہے ۔ پس یہی وہ فطرت
کی گواہی ہے ۔ جس سے شرک کا استیصال ہو جاتا ہے ۔

واللّٰه ولی المومنین ۔ ولی معمولی لفظ نہین ۔ قرآن شریف نے
اس کی تفسیر بتائی ہے اور اس کی ایک پہچان بتائی ہے ۔
جب اللہ کسی کا ولی بنتا ہے ۔ تو اس کی ولایت کا نشان یہ ہے ۔
کہ یخرجہم من الظلمات الی النور ۔ یعنے انسان جو قسم قسم کی ظلمتون مین پڑا
ہو ان ظلمتون سے روز بروز نکلتا جاتا ہے ۔ بڑی ظلمت تو یہ ہے کہ ماں
باپ اچھے نہ ہون ۔ پھر دوسرے مربی استاد وغیرہ ۔ پھر دوست ۔ اشتار پھر
رسم و عادت پھر محبت و بغض ۔ پھر شہرت و حرص ۔ پھر بخل ... و کسل ۔ کسی
کے اوپر سب جا ظلم (الظلم ظلمات) پس ان ظلمتون سے نکل کر جو نور کی طرف
جا رہا ہو تو سمجھے کہ اللہ میرا ولی ہو گیا ہے ۔

وما یضلون الا انفسهم ۔ یہ نہین گمراہ کر سکتے ۔ مگر اپنے ہی
ڈھب کے لوگون کو ۔

مورخہ ۲۴ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء
(رکوع ۸)

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین دو قسم کی طبیعتین ہوتی ہین ایک وہ ۔
جنھین اگر عمدگی سے وعظ کیا جاوے تو مان لیتے ہین اور اگر تشدد کیا جائے
تو انکار کرتے ہین اور ایک وہ جو دلائل کو مانتے ہی نہین ۔ ہاں دو چار جوت
لگ جائین تو کہتے ہین ہاں جی ٹھیک ہے ۔
ایک زمانہ مین مجھے خیال پیدا ہوا ۔ تو مین نے چند لڑکون سے سوال
کیا ۔ اگر کوئی لڑکا بدچلنی کرے تو اس کے روکنے کی کیا تدبیر ہے ۔ اس پر ...
بعضون نے لکھا ۔ کہ اُسے نصیحت کی جاوے مگر تنہائی مین اور بعضون نے
یہ کہا کہ نصیحت کی جاوے مگر عام لڑکون مین تا اُسے ندامت ہو ۔ بعضون نے
کہا پکڑ کر خوب بید لگائے جاوین تا پھر کبھی ایسی جرأت نہ کرے ۔ درحقیقت
سب نے سچ لکھا ۔ کیونکہ کئی قسم کے لوگ ہین ۔ بعض وہ جو نصیحت ان

لیتے ہین ۔ . . . . گر دلائل سے گے ۔
بھی ہین ۔ جنہین دلائل دین تو اور بھی بھر جاتے ہین ۔
شروع کر دیتے ہین ۔ بعض صرف کہنے سے مان جا
دلائل کہنے کو مانتے ہین ۔ بعض صرف خموشی یا توجہ چھوڑ دیتے
جاتے ہین ۔ بعض مار کہائے بغیر نہین سمجھتے ہین پھر بعض ایسے
کے انسان ہوتے ہین جو دن رات منصوبے سوچتے رہتے ہین ویسے
بدبخت ہمیشہ ناکام رہتے ہین ۔ گر وہ اسی فکر مین غلطان پیچان رہتے
ہین کہ فلان بڑے کارخانے کو نقصان پہونچائین ۔ بس ایسے بدبختون کا
ذکر اس آیت مین ہے ۔ انہون نے ایک تجویز کی ۔

وقالت طائفة من اهل الکتاب آمنوا بالذی انزل
علی الذین آمنوا وجه النهار واکفروا آخره لعلهم یرجعون
گروہ نے اہل کتاب مین سے کہا ۔ بڑے بڑے عمائد یہود جو ہین) یہ سب ملکر
صبح مسلمان ہو جاؤ ۔ اور عصر کی نماز کے بعد اس دین کو ترک کر دو ۔ اور یہ
ظاہر کرو ۔ کہ ہم نے اندر جاکر اس مین بہت سی بدیان دیکھین پس اس تجویز
سے یہ چند اہل کتاب جو مسلمان ہو گئے ہین ۔ واپس اپنے دین مین لوٹ آئینگے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ منصوبہ بازیون کا کچھ فائدہ نہین ۔

ان الهدیٰ هدی الله ۔ کامل ہدایت تو وہی ہے ۔ جو اللہ کی
ہدایت ہے اور وہ یہ کہ تمہاری مثل ایک اور قوم کو بھی اپنی انعامات سے ممتاز
فرمایا گیا ہے ۔ سلطنت ۔ نبوت ۔

او یحاجوکم عند ربکم ۔ بلکہ وہ تمہارے رب کے حجت مین تم پر غالب ہین
او ۔ کے معنے بلکہ کے ہین ۔

ان الفضل بید الله ۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کی نسبت بھی فرمایا ۔
بما اللہ ... من الناس ۔ اور داؤد کے عباد لگاؤ مین جب دشمن
چڑھ آئے تو وہان بھی فرمایا ۔ انا جعلناک خلیفة فی الارض ۔ ہم نے
تمہین بادشاہ بنایا ہے ۔ یہان یہ مسئلہ سمجھایا ہے کہ الٰہی انتخاب کے خلاف
ریشہ دوانیان کرنا ہلاکت کا موجب ہین ۔

ومن اهل الکتاب من ان تامنه (الی) یعلمون ۔ ایسے آدمی ہر
مذہب مین پائے جاتے ہین ۔ ایک شخص نے جنگل مین ایک عورت کو زیور سے
لدی ہوئی پایا ۔ جو راستہ بھول گئی تھی ۔ اس نے اسے مقام پر پہونچایا حالانکہ یہ
دسترس رکھتا تھا کہ زیور اتار لے ۔ پھر ایسے بھی ہین ۔ جو ایک دینار کو دیکھ
کر دل ثابت نہین رکھ سکتے ۔ ایک صوفی نے شیطان کو عالم کشف مین دیکھا کہ
اس کے ہاتھ مین کئی لگام ہین ۔ پوچھا یہ کیا ۔ کہنے لگا ۔ یہ لوگون کو قابو کرنے کے
لئے ۔ پھر اس نے کہا تم لوگ تو صرف کلان پکڑ قابو کر لئے جاتے ہو ۔ نیکی کے

ہے تو مومن کے لئے شیطان کو بہت آسان سے جماعت
ہے مگر کئی ہیں کہ ابھی وظیفہ پڑہ رہے ہیں

۔ ۔ امانت مین خیانت کرتے ہین۔ اور اسے شرعی عذر کے نیچے لاکر صحیح قرار دیتے ہین۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر حرکت وسکون کے وقت دیکھے کہ اس تعظیم لامر اللہ۔ شفقت سے خلق اللہ مین تو کوئی فرق نہین آتا۔

عن سبیل ۔ الزام۔

من اوفی بعھدہ ۔ وعدہ پورا کرو کسی عیسائی سے کرو یا چوہڑے چمار سے

لا یکلمھم اللہ ۔ محبت کا کلام نہین کریگا۔

ولا ینظر الیھم ۔ نظر شفقت نہین کریگا۔

یلوٗن السنتھم ۔ یہ کئی واعظون کا قاعدہ ہے کہ پہلے کوئی آیۃ پڑھ لیتے ہین اور پھر اپنے مطالب کی بات شروع کردیتے ہین سننے والا سمجھتا ہے کہ ترجمہ کررہا ہے کوئی فرد بشر ایسا نہین جسے اللہ کتاب دے ۔ پھر وہ حکم کی باتین پھر والنبوۃ ۔ قبل از وقت بعض باتون سے آگاہ کرے اور وہ کہے میرے بندے بن جاؤ۔ وہ تو یہی کہیگا ربانی ہو۔ اس کے چار معنے ہین ۔ حکما ر بات کی تہ کو سوچنے والے (علما) فقہاء (تقلید کرے تو ایسی کہ دوسرے غلطی مین نہ پڑین) چوتھے معنے بردبار تحمل والا

یھینا رانست۔

مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ تمہارا قرآن شریف اپنے نبی کی نسبت پیشگوئیان تو اگلی کتب سے بیان کرتا ہے ۔ مگر درس اور باب کا حوالہ نہین دیتا ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ بہت عمدہ جواب سمجھایا ۔ میز وقفہ دیگر ایک انجیل ہاتھ مین لی اور کہا کہ اس مین مسیح کی نسبت بعض پیشگوئیان عہد نامہ عتیق سے دیگئی ہین مگر باب اور درس کا ذکر نہین اُسے خدا جانے اپنی بات یاد نہ رہی ۔ کہنے لگا باب اور درس تو چودھوین صدی کے بعد بنے ہین اس پر مین نے اُسے کہا کہ ذرا ہوش مین آؤ ۔ قرآن شریف نے بھی اس وقت ان پیشگوئیون کے حوالے دئے ہین جب کہ یہ باب و درس نہین تھے وہ بہت ہی شرمندہ ہوا۔

ایک عیسائی عورت سے مین نے پوچھا ۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا توریت مین کہان موجود ہے وہ کہنے لگی توریت مین تو کہین ہے نہین ۔

مین نے کہا تم پھر اس مذہب کی پابند کس طرح ہو ۔ کہنے لگی میرا خاوند پادری ہے ۔ میثاق النبیین کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہان کل نبی مراد ہین چنانچہ اعمال باب ۳ آئت ۲۱ مین ہے کہ نبیون نے اس بات کی دعا کی ہے ۔ تا تازگی بخش ایام آئین اور ضرور ہے کہ آسمان اسے رو کے رہے ۔ جب تک کہ وہ جو تمام نبیون سے کہا پورا ہو ۔ اور موسےٰ کی مثیل نبی تھے ۔ اس کے دو بڑے فائدے ہین ۔ جو لوگ کہتے ہین کہ موسےٰ کی مثیل مسیح تھے ان سے ہم کہتے ہین کہ اقول تمہارے مسیح تو خدا تھا پس خدا کو موسیٰ سے کیا نسبت ہو سکتی ہے دوم مسیح کو وہ کامیابی نہین ہوئی جو موسیٰ کو ہوئی ۔ پھر لکھا ہے یہ پیشگوئی پوری ہونے کے بعد آئیگا ۔ یوحنا کی انجیل باب ۱ مین لکھا ہے کیا تو وہ نبی ہے ۔ وہ نبی سے مراد بعض عیسائی دجال لیتے ہین ۔ مگر ان کے ریفرینس والون نے استثناء کے باب کا حوالہ دیا ہے ۔ جسمین موسےٰ کے مثیل نبی ہونے کا ذکر ہے اور استثناء باب ۳۳ مین لکھا ہے کہ دس ہزار قدوسیون کے ساتھ ۔ چنانچہ دس ہزار صحابی رسول علیہ السلام کے ساتھ تھے ۔ جب آپ مکہ مین مظفر و منصور داخل ہوئے غرض استثناء باب ۱۸ ، باب ۳۳ ۔ یوحنا باب اول اعمال باب سوم کے علاوہ یسعیاہ نبی کی کتاب مین سلع کا نام مذکور ہے اور یہ پہاڑی مدینہ مین ہے

کہ دما فزی من ور اغ سلاً من

۴۲ - ۵،۲ ۔ یسعیاہ مین مینڈھے بکریون کی قربانیان کا ذکر ہے ۔ حالانکہ مسیح کے بعد کوئی قربانی نہین اس کے بعد ایک ۔ اور پہچان بتائی کہ اس نبی کے مخالف بد عہد ہون گے ۔ چنانچہ ان لوگون کی کتب مین مذکور ہے ۔ معاہدہ کیا ہوتا ہے توڑنے کے واسطے ہوتا ہے ۔ معاہدہ موجودہ وقت کی تصویر ہوتی ہے ۔ واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل کو سورۃ بقرہ مین پڑھو ۔ جہان ان کی عہد شکنیون کا مفصل ذکر ہے ۔ پھر فسق و فجور کی جڑ ہے

عورتون کی آزادی اور شراب اور یہ دونون باتین اسی قوم مین موجود ہین ۔

افغیر دین اللہ ۔ سچے دین کا نشان بتایا کہ اسمین فرمانبرداری سکھائی جاتی ہے

ان علیھم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔ اللہ کی رحمت سے دور ۔ یعنے خدا کا ان سے کوئی تعلق نہین رہتا ۔ ملائکہ سے بھی دور یعنے کوئی نیکی کی تحریک نہین ہوتی ۔ لوگون سے دُور ۔ یعنے وہ انہین نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین ۔

لن تقبل توبتھم ۔ اس آئت پر بہت بحثین ہوئین ہین ۔ مگر میرے نزدیک اس کے یہی معنے ہین کہ وہ جو پہلے توبہ کی ہوئی تھی ۔ جب اسے توڑ دیا ۔ تو قبولیت کیسی ۔

ولو افتدی بہٖ ۔ ہدیہ تو قبول نہین تھا ۔ مگر فدیہ بھی نہ ہوگا

(یہان تیسرے پارہ کے نوٹ ختم ہوئے)

ہے اور خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہو کر اور میری دعائیں قبول کر کے پیش از ظہور مجھ کو اطلاع دیتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے آپکی پیشگوئیوں میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں جس قدر اور جس طور کی ... پیشگوئیاں عام جلسہ میں آپ تحریر کر کے پیش کریں گے اسی قسم کی پیشگوئیاں اپنی طرف سے میں بھی پیش کروں گا اور فریقین کی پیشگوئیاں اخبار نور افشاں میں چھپوا دوں گا۔ چنانچہ میاں فتح مسیح نے یہ دعوے کر کے بالمقابل پیشگوئیوں کے پیش کرنے کے لئے ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۸۲ء روز دوشنبہ دن مقرر کیا اور وعدہ کیا کہ تاریخ

(اس خط کی نقل نا مکمل اتنی ہی ملی ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

(۹) نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

عزیزی مخدومی اخویم محمد خان صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکا اخلاص نامہ پہنچا۔ ہر ایک صدمہ اور مصیبت پر اللہ جل شانہٗ ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور اگر مصیبت نہ ہوتی تو مومن ... خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے بارہ میں اور کوئی راہ نہ تھا جو کچھ خدا پسند کرے وہی بہتر ہے بانشراح دل صبر کرنا چاہیئے تا مولیٰ جلیل راضی ہو اور گناہ بخشے جاویں۔ یہ عاجز ضعیف اور بیمار ہے اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکا۔ آپ کی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے بھی دعائے مغفرت کی گئی ہے مطمئن رہیں۔ والسلام۔ ۲۲ - اگست سنہ ء

---

(۹) بخدمت مولوی عبد القادر صاحب ! مخدومی بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے سمجھا ہے نہایت بہتر ہے۔ دنیا میں دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ الدعاء مخ العبادۃ۔ یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو ... رب العرش تک پہونچ جاویں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔ سو اگر خداوند کریم چاہیگا تو یہ عاجز آپکے لئے دعا کرتا رہیگا۔ یہ عاجز خوب جانتا ہے کہ سچا تعلق وہی ہے جسمیں سرگرمی سے دعا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی بزرگ کا مُرید ہے۔ مگر اس بزرگ کے دل میں اس شخص کی مشکل کشائی کے لئے جوش نہیں اور ایک دوسرا شخص ہے جس کے دل میں بہت جوش ہے اور وہ ایسے کام کے لئے مستعد ہو رہا ہے کہ حضرت احدیت سے اس کی رستگاری حاصل کرے سو خدا کے نزدیک سچا رابطہ یہ شخص رکھتا ہے۔ غرض پیری مُریدی کی حقیقت یہی دُعا ہے اگر مُرشد عاشق کی طرح ہو اور مرید معشوق کی طرح۔ تب کام نکلتا ہے یعنے مرشد کو اپنے مُرید کی سلامتی کے لئے ایک ذاتی جوش ہو تا وہ کام کر دکھا دے۔ سرسری تعلقات سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ کوئی نبی اور ولی قوت عشقیہ سے خالی نہیں ہوتا۔ یعنی ان کی فطرت میں حضرت احدیت نے بندگان خدا کی بھلائی کے لئے ایک قسم کا عشق ڈال ہوا ہوتا ہے پس وہی عشق کی آگ ان سے سب کچھ کراتی ہے اور اگر ان کو خدا کا یہ حکم بھی پہنچے۔ کہ اگر تم دعا اور غمخواری خلق اللہ کرو۔ تو تمہارے اجر میں کچھ قصور نہیں تب بھی وہ اپنے فطرتی جوش سے رہ نہیں سکتے اور ان کو اس بات کی طرف خیال بھی نہیں ہوتا۔ کہ ہم کو اس جانکنی سے کیا اجر ملیگا کیونکہ ان کے جوشوں کی بنا کسی غرض پر نہیں۔ بلکہ وہ سب کچھ قوت عشقیہ کی تحریک سے ہے اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین" - سیپارہ ۱۹ - خدا اپنے نبی کو سمجھاتا ہے۔ کہ اس قدر غم اور درد کہ تو لوگوں کے مومن بن جانے کے لئے اپنے دل پر اُٹھاتا ہے۔ اس سے تیری جان جاتی رہیگی سو وہ عشق ہی تھا جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جان جانے کی کچھ پرواہ نہ کی۔ پس حقیقی پیری مریدی کا یہی حال ہے اور صادق اسی سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کا قدیمی احوال ہے۔ کہ قوت عشقیہ صادقوں کے دلوں میں ضرور ہوتی ہے تا وہ سچے غمخوار بننے کے لائق ٹھہریں۔ جیسے والدین اپنے بچے کے لئے ایک قوت عشقیہ رکھتے ہیں۔ تو ان کی دُعا بھی اپنے بچوں کی نسبت قبولیت کی استعداد زیادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب قوت عشقیہ ہے وہ خلق اللہ کے لئے حکم والدین رکھتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کا غم اپنے گلے ڈال لیتا ہے کیونکہ قوت عشقیہ اس کو نہیں چھوڑتی اور یہ خداوند کریم کی طرف سے ایک انتظامی بات ہے۔ کہ اس نے بنی آدم کو مختلف فطرتوں پر پیدا کیا ہے۔ مثلاً دنیا میں بہادروں اور جنگجو لوگوں کی ضرورت ہے۔ سو بعض فطرتیں جنگ جوئی کی استعداد رکھتی ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے کہ جن کے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح ہوا کرے سو بعض فطرتیں یہی استعداد لیکر آتی ہیں اور قوت عشقیہ سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔

فالحمد للّٰہ علیٰ ظاہرہا و باطنہا۔

خاکسار مرزا غلام احمد - ۱۲ - مئی سنہ ۱۸۸۳ء مطابق رجب سنہ ۱۳۰۰ھ

فارسی خط

بخدمت اخویم مکرم سید امیر علی شاہ م۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - تلطف نامہ لطف عنایت نامہ اخویم مولوی محمد تفضل حسین صاحب رسیدہ موجب خوشنودی گردید کلماتیکہ از راہنمائی نور ایمان و حسن ظن کہ سیرت اخوان مومنین است حوالہ قلم آں مہربان بہ پیرایہ مدح وثنا شدہ آں ہمہ بنائی انظار صحیحہ و طہارت باطن آں مکرم دلیل کافی است - تبتکم الیہا و الزمکم کلمۃ التقویٰ - اما سوالیکہ تحریر فرمودہ اند - در بارہ ان شرمندگی دارم کہ بوجہ علالت طبع و قلت فرصت از ارقام جواب آں معذور ماندم۔ و السلام و نصیحتے چند کہ درج لطف نامہ است شکر آں بر من واجب است جزاکم اللہ خیر الجزاء و اعطاکم و فائق الہدا و البنی - لیکن منع از اظہار الہامات کہ اشارتے بسوئے آں میفرمایند معنی آں بفہم نشاید در وقت تحریر این نصیحت عبودیت این عاجز نظر انداز خیال سامی شدہ نہ از خود راہ اسرار میگزیند نہ راہ اعلان بندہ را بخود دخلے چہ کار تابع مرضی مولیٰ است بہر سو کہ میکشد میرود۔ مردہ بدست زندہ است بہر پہلو کہ گردش دہند میگردد و این ہم عجب است کہ ہرچہ از اظہار اسرار ملکوت و قدرت حی لا یموت انبیاء علیہم السلام را جائز است بر جانشینان شان کہ بانبیاء بنی اسرائیل تشبیہ دادہ شدہ اند حرام ناجائز باشد حالانکہ ایشان مثل انبیاء مامور شدہ می آیند و اتمام حجت و قطع معذرات منکرین لازم منصب الشان است آرے آن گوشہ نشینان کہ بہ اصلاح خلق کارے ندارند و نہ از بہر دعوت حق مامور مے شوند ایشان را ہمین مناسب است مستور و مختفی دارند اما آنکہ مامور باظہار است او اگر راہ اخفا گزیند عاصی و نافرمانست۔ قوم ہستند کہ خفا و کتمان پیرایہ شان باشد اگر اظہار کنند مظنہ سلب ولایت ایشان باشد چراکہ اظہار شان از جنبش نفس شان خواہد بود بہ امر اللہ تعالیٰ و قومے دیگر است کہ از خود و نفس خود بکلی مسلوب باشند و بعشق اظہار آلہی ملتہب و معمور۔ ایشان اگرچہ نبی نیستند مگر شان نبوت دارند - و مثل انبیاء برائے اصلاح خلق مے آیند لاجرم بنائے کار شان بر اظہار است نہ بر اخفا و ادعائے منازل وجاہت و دعوی مقامات ولایت و بیان معاملات ربانی و مکالمات رحمانی و کشف اسرار روحانی در حق شان مضرتے ندارند بلکہ باعث خوشنودی مولیٰ و موجب ترقی مدارج و تحقق شجاعت عظمی ست غور فرمایند کہ از ائمہ ہدیٰ چہ قدر کلمات فخریہ خود در کتب و رسائل شان موجود اند - مثلاً تالیفات و قصائد سیدی عبد القادر رضی اللہ عنہ اشعار فخریہ سید الشہداء در معرکہ کربلا بتواتر یافتہ میشوند و چندان ازین جنس کلمات پُر ہستند کہ نشان نہفت ہمچنین جابجا این چنین کلمات و اینچنین دعاوی عالیہ در کتب این قوم مملو اند حاجت زیادت بیان نیست - وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ہر کہ برائے اظہار چیزے مامور من اللہ باشد آں اظہار از جانب مظہر حقیقی ست نہ از جانب او بر آں طعن و تشنیع بعید از کسانے ہست کہ میدانند

تو نزدیک ہے میں ہون دور ❊ مین ہون اندھیرا تو ہے نور
نور کا پرتو مجھ پر ڈال ❊ مجھکو اندھیری گھپ سے نکال
عشق کی دولت مجھکو دے ❊ اپنی محبت مجھ کو دے

احمدی جماعت کے اصحاب حاضرین وغائبین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس عاجز نے بحول اللہ تعالیٰ و قوتہ ارادہ کیا ہے کہ قادیان مین سلسلہ کا کچھ کام کرون لہذا چار کام تجویز کئے ہین جن کی ضرورت کو خلیفۃ المسیح نے بھی تسلیم فرماکر خود جیب خاص سے دو سو ساٹھ روپیہ چندہ عطاء فرمایا ہے وہ کام یہ ہین کہ خلیفۃ المسیح کے نام سے ایک مسجد باہر مدرسہ اور بورڈنگ کے قریب طیار ہوگی جس پر کم و بیش پانچہزار روپیہ خرچ ہوگا اور ایک مردانہ ہسپتال جس کا نام ہمارے اخبارون نے ناصر وارڈ بغیر میری اطلاع کے رکھدیا ہے جس پر پانچہزار سے زائد روپیہ خرچ ہوگا۔ ایک زنانہ ہسپتال جس کا نام ام المومنین وارڈ رکھا گیا ہے اس پر بھی کم و بیش پانچہزار روپیہ کا خرچ کا اندازہ کیا ہے۔ دور الضعفا یعنے غریبون کی چند جھونپڑیان جو غریب مہاجرین کے آرام کے لئے بنائی جاوین گی جسمین وہ بلا کرایہ آباد ہون گے۔ یہ چار کام ہین جن پر بیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے اور یہ کل روپیہ ستثناہی جنرل ہسپتال کے جس کا روپیہ احمدی اور غیر احمدیون سے حاصل ہوگا۔ بلکہ سرکار سے بھی کچھ ملنے کی اُمید ہے۔ اور کل روپیہ ہمارے احمدی بھائی ادا کرینگے اور آج تک جو روپیہ حاصل ہوا ہے وہ کل ایک ہزار ہے اور لاہور امرتسر قادیان یا اس کے اطراف سے ملا ہے اب کل جماعت کو... اشتہار دیا جاتا ہے کہ وہ مجھے امداد دین اور میرا ہاتھ بٹائین۔ عمر کا اعتبار نہیں جو نیکی ہو جاوے وہ غنیمت ہے۔ اس تحریر کو دیکھ کر فوراً جو کچھ خدا تعالیٰ توفیق دے فرداً فرداً یا جماعت ملکر قادیان مین اس عاجز کے نام یا محاسب کی معرفت بھیجدین۔ مین بھی جلد اپنی زندگی مین ان کامون سے فارغ ہون اور دو بھی سکھ دیکھ ہون۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ کریم و رحیم رب آپ سب صاحبون کے ہاتھون اور دلونکو ان نیک کامون کی امداد کے لئے فراخ کرے

آمین یا ربّ العالمین

... قادیان

ایک پرچہ اہل حدیث پر نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے

آج جبکہ مین اپنے بھائی مولوی حکیم محمد سجاد حسین صاحب کے پرانے کاغذات کو دیکھ رہا تھا اس مین اہل حدیث کا ایک نمبر بابت ۵ مئی ۰۹ء نکل آیا۔ چونکہ امرتسری مکذب کو سلسلہ حقہ سے وہی... مناسبت ہے جو کھاد کو کسی اچھے کھیت سے ہوا کرتی ہے یا یہ یون سمجھئے کہ جو مناسبت ابو لہب اور ابو جہل کو اسلام سے ہے اس لئے مین نے یہ خیال کر کے کہ دیکھین ہمارے مہربان نے اس پرچہ مین کس قدر افترا کر کے اپنے سیاہ شدہ نامۂ اعمال کو اور سیاہ کیا ہے دیکھنا شروع کیا۔ مضمون کا ہیڈنگ تھا۔ ”مرزا صاحب قادیانی کی موت۔“ پڑھتے ہی خیال گزرا کہ شاید یہ پرچہ مسیح الثقلین علیہ الف الف سلام کے رفع کے بعد شائع ہوا ہے اور اس مین بہت افتراؤن کے بعد آپ کی وفات کی خبر لکھی ہوگی لیکن تمام و کمال مضمون پڑھ کر معلوم ہوگیا کہ یہ امرتسری یہودی کے افتراؤن کا ایک گند ہے جو اس نے اپنے ناپاک دل سے نکالا ہے اور گو اس وقت حضرت صاحب مرفوع نہین ہوتے تھے لیکن تاہم آپنے برٹش گورنمنٹ کے جاہ و اکرہ فادار رعایا کا صرف اس وجہ سے دل دکھایا ہے کہ ہم مثل مولوی ثناء اللہ اور اون کے دیگر ہم خیالون کے کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کے امید وار نہین۔ بلکہ خلاف اس کے ہم سمجھتے ہین کہ جو آنے والا تھا آچکا اور صلح لیکر آیا اور شہزادۂ صلح کہلایا۔ اللّٰہمّ بارک علی محمدؐ و علی خلفاء محمدؐ بارک و سلم۔ مضمون کا ہیڈنگ تو ہے ”مرزا صاحب قادیانی کی موت“ جس سے لوگون کو دھوکہ دینا مقصود ہے یا پھر دل کے جلے پھپھولے پھوڑنے اور اس مین آپ بہت کچھ خرافات اور ہذیانات بکنے کے بعد اپنے دوست یا یون کہئے سنگ زرد برادر شغال ڈاکٹر مرتد کی اُس پیشگوئی کو شائع کرتے ہین جو بوجہ جھوٹا ہو جانے کے اس کے ماتھے پر اور نیز ثناء اللہ کے ماتھے پر کلنک کا داغ بن کر ثابت ہو رہی ہے۔

اِس مضمون مین ہم اون گالیون اور افتراؤن اور بیہودہ باتون کا تو ذکر کرنا پسند نہین کرتے۔ جو تمام مضمون مین از سر تا پا بھرے پڑے ہین ہان ہم ان امور کا ضرور ذکر کرین گے جہان صداقت بر زبان جاری والا معاملہ ہے اور نیز مولوی صاحب ایک بہت بڑے جھوٹ کو کھولین گے۔

آپ لکھتے ہین۔ یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وحی الٰہی نے متنبہ کردیا ہے کہ جلدی وہ زمانہ آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہین گے ”خس کم جہان پاک“ ہم نہین سمجھ سکتے کہ ایڈیٹر صاحب نے ”خس کم جہان پاک“ کہان سے لئے ہین جو اپنے دوسرے کے الفاظ ثابت کرنے کی غرض سے ان ورٹڈ کاماز مین ظاہر کئے ہین۔ یا تو امرتسری کسی کتاب یا تحریر حضرت صاحب کا حوالہ معہ صفحہ و سطر دے ورنہ پھر لعنۃ اللہ علے الکاذبین کا طوق اپنی گردن مین ہمیشہ کے لئے پڑا ہوا سمجھے۔ اسی کے ساتھ آپکے قلم سے کچھ صداقت بھی ظاہر ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہین۔

مرزا ئیو! ڈاکٹر صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصُول ہے۔ جو قرآن شریف نے ہم کو بتایا ہے کہ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔

اب ہمارا یہ سوال ہے کہ میان ثناء اللہ نے قرآن شریف کا یہ معیار اپنے دوست ڈاکٹر مرتد کے لئے تو درست سمجھا۔ لیکن کیا آپنے حضرت صاحب کے دعوے کے متعلق بھی قرآن شریف کی اس آیت کو اپنا معیار بنایا ہے کیا اس نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تمام پیشگوئیان کیسی پوری ہوتی چلی جاتی ہین اور آپ کے مخالفون کا کیا انجام ہوا ہے اور اب ہو رہا ہے اور آپ کی جماعت کس طرح صداقت پر ہونے قائم ہونیکی وجہ سے روز افزون ترقی کر رہی ہے۔ پھر اس کے بعد آپ حضرت صاحب کے الہام مبارک مباش ایمن از بازی روزگار لکھتے ہین۔ بلکہ یون کہیے کہ صداقت بر زبان جاری والا مضمون ہوتا ہے۔ کاش مولوی ثناء اللہ اسی الہام اور پھر اس پر اپنی تصدیق کو دیکھتے اور خدا کیواسطے غور کرتے کہ صادقون کے الہام کیسے پورے ہوتے ہین۔ اور پھر اون کی صداقت پر اہل... کے دشمنون کی کیسی مُہرین لگتی ہین اور کاذبون کے شیطانی وسواس کیسے جھوٹے ہو کر ان کے لئے لعنت ثابت ہوتے ہین۔ یہ مضمون مین لکھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ مجھے اپنے پرچہ مین ایک دوسری جگہ

کی قلم سے نکلا ہوا ایک عجیب جملہ نظر پڑا۔ جس سے مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ گو مخالف حضرت صاحب کے خیالات کی نزدیک کسی دنیاوی خیال یا شقاوت ابدی کی وجہ سے کریں۔ لیکن دراصل اون خیالات کی سچائی سے مجبور ہو کر کبھی نہ کبھی شہادت دے ہی دیتے ہیں۔

آپ اپنی اور حنفیون کی لڑائی کی وجہ لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ "کہیں ائمہ سلف اور محدثین خصوصاً امام المحدثین بخاری کی توہین ہے۔ کہیں خاتم الشہداء حضرت مولانا اسمٰعیل شہید پر . . . . . . گالیوں کی بوچھاڑ ہے"۔ اس میں صرف ایک لفظ "خاتم الشہداء" قابل غور ہے۔ اور اسی کی بابت ہمارا سوال ہے کہ آپ کا یہاں کیا مطلب ہے۔ کیا اب کوئی شہید نہ ہو گا اور شہادت اسی طرح مولوی صاحب ممدوح پر ختم ہو گی جس طرح آپ کے خیال کے موافق حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا اختتام سمجھتے ہیں اگر آپ کا یہ مطلب نہیں ہے تو مولویصاحب ۱۵ - یوم کے اندر جواب دیویں۔ میرا یہ اعتقاد ہے کہ اس کا جواب دینا مولوی کاذب کے لئے موت احمر ثابت ہو گا۔ مولوی صاحب اگر آپ کا قرآن شریف پر ایمان ہے۔ اگر آپ روز جزا کو حق سمجھتے ہیں تو آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ ان سطور کو . . . . ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور ذرا سونے کے قبل غور کریں کہ اب تک آپنے کیا کیا اور کیا نتیجہ پایا۔ اور اب کیا پا سکتے ہیں۔ سنو! اور یاد رکھو کہ بائیبل کی پیشگوئی کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا۔ وہ عمارت کے کونے کا پتھر ہو گیا بہت صحیح ہے اور سلسلہ کی بہت کچھ صداقت آپ پر کھل گئی ہو گی اور بہت کچھ اب کھلتی جائے گی یہ ضرور ہے کہ سلسلہ کی مخالفت کی وجہ سے آپ کا اخبار ضرور چمک گیا ہو گا۔ لیکن یہ دنیا چند روزہ اور قہر حق قریب ہے۔

تو مشو مغرور از خصم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

راقم خادم جماعت احمدیہ محمد عثمان احمدی
مقام للت پور - ۱۴ر جون

رسید زر

(از یکم اپریل تا اخیر اپریل)

منشی محمد اسلام صاحب ۲۲۷۴ للعہ
فیروز الدین صاحب ۲۲۳۰ عہ
ڈاکٹر سید عالم شاہ صاحب ۲۲۸۴ عہ/۸ر
سید احمد حسین صاحب ۲۳۹ بقایا للعہ/۸ر
ملک محمد دین صاحب افسر نہار ۲۱۰۷ للعہ
محمد علی صاحب کوہاٹ ۸۴۰ ۸ر
سیٹھ کریم بخش صاحب ۴۹۰ بقایا عہ
میاں عبد العزیز صاحب ۱۹۴۸ عہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۲۶۶ للعہ
حافظ احمد دین صاحب ۱۹۶ عہ
بابو عبد المجید صاحب ۹۹۶ سے ر
فیض الرحمان صاحب ۱۸۱۱ عہ
حافظ غلام رسول صاحب ۱۴۵ للعہ
میاں جلال الدین صاحب ۱۲۱ للعہ
منشی غلام نبی صاحب مدرس ۲۲۴۱ عہ/۴ر
میاں خدا بخش صاحب ۱۸۵۷ عہ
حکیم شاہ نواز صاحب نمبر ۲۱۰ للعہ
میاں غلام حکم صاحب ۹۴۹ عہ/۸ر
نور الحسن صاحب ۷۰۸ للعہ
منشی طفیل احمد صاحب ۱۹۰ - عہ/۸ر
منشی امام الدین صاحب ۸۳۰ للعہ
میاں پیر اندتا صاحب ۱۰۹۱ عہ
منشی محمد اشفاق صاحب ۹۵۷ عہ
منشی احمد الدین صاحب ۱۴ بقایا صہ
شیخ فضل کریم صاحب ۷۴۵ للعہ
میاں نور محمد صاحب ۲۲۸۲ عہ
مفتی گلزار محمد صاحب ۱۳۸۱ ۸ر
میاں سلطان بخش صاحب ۲۲۰۹ عہ/۸ر
مرزا سلطان احمد صاحب قصور ۹۸۵ عہ/۱۲ر
منظور عالم نسیم احمد صاحب ۱۹۹۴ صہ
میاں عمر الدین صاحب ۸۳۶ عہ
بابو نظام الدین صاحب ۱۸۴ ۸ر
میاں غلام نبی صاحب ۳۷۷ عہ
نظام الدین صاحب ۲۱۱۴ عہ/۴ر

منشی غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
محمد عیسیٰ و محمد یعقوب و دیگران ۷۰۴ ۸ر
عمر الدین و امیر الدین خیاط ۴۹۶ للعہ
شیخ فتح محمد صاحب ۱۱۲۰ عہ
میاں شیخ حسن صاحب ۴۵۴ عہ
شیخ موسیٰ صاحب ۱۲۰۷ عہ
منشی محمد الدین پٹواری ۹۹۴ عہ
چودہری فتح محمد خان ۲۳۰۴ للعہ
منشی عمر الدین صاحب ۲۱۱۸ عہ/۸ر
بابو محمد اکبر ڈیرہ غازیخان ۶۱۷ عہ
میاں مدد علی صاحب ۱۱۴۰ للعہ
منشی کریم اللہ صاحب ۱۱۷۴ سے ر
میاں نقیر محمد صاحب ۳۰۵ عہ/۸ر
نصر الدین صاحب ۱۱۸۳ عہ/۸ر
ڈاکٹر محمد دین صاحب ۱۰۸۴ للعہ
امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
احمد علی صاحب ۱۱۲۶ للعہ
ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ۱۰۱۴ عہ
چودہری محمد صفی جان رئیس ۲۲۵۷ عہ/۸ر
خان عبد الکریم صاحب ۲۳۰۲ للعہ
میاں مراد علی صاحب ۱۰۵۵ عہ
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ عہ
احمد شیر خان صاحب ۴۷۳ عہ
منشی احمد خان صاحب ۲۲۷۹ للعہ
میراں شاہ صاحب ۲۳۰۳ عہ/۴ر
محمد حیات صاحب ۲۶۴ عہ
بابو فخر الدین صاحب ۶۲ للعہ
ڈاکٹر عبد اللہ صاحب للعہ
میاں محمد علی صاحب ۱۶۴۱ عہ/۸ر
مولوی الزار حسین خان صاحب ۷۳۶ عہ
قاضی نظر حسین صاحب ۱۱۵ للعہ
محمد شفیع و فضل الٰہی صاحب ۱۳۰۰ عہ
عبد الرزاق صاحب ۱۴۱۸ للعہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۹۳۶ عہ
عطا محمد صاحب لاہور ۱۶۴۵ عہ
محمد علی خان صاحب شاہجہانپور ۱۰۴ عہ/۸ر
محمد نمبردار رکھ لکھو والا ۲۱ . . .

سید محمد شاہ نواز صاحب ۱۵۶۶ عہ
امیر الدین صاحب ۱۶۰۵ عہ
غلام احمد خان صاحب ۱۴۷۱ عہ
شیخ عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ عہ
میاں عبد الرحمان صاحب ۲۳۰۸ للعہ
چودہری محمد اسمٰعیل صاحب ۱۲۶۶ عہ
منشی عزیز الدین صاحب ۱۶۵۷ عہ
سید نادر علی شاہ صاحب ۱۶۵۰ عہ
ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۱۳۳ للعہ
احمد الدین صاحب ۱۵۴ عہ/۴ر
منشی عمر حیات صاحب ۱۸۵۲ عہ/۸ر
محمد بخش صاحب آسٹریلیا ۳۰۴۷ صہ
حکیم محمد عمر خان صاحب ۱۲۴۱ عہ
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ عہ
نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ عہ/۸ر
میاں الٰہ بخش صاحب ۱۲۵۹ عہ
ڈاکٹر نعمت خان صاحب ۱۲۸۷ عہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵۶۴ للعہ
حکیم محمد یٰسین صاحب ۳۵۵ عہ
حافظ حسین صاحب دموہ ۲۳۰۶ عہ
کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ عہ
شیخ غازی الدین صاحب ۸۴۹ للعہ
منشی نثار احمد صاحب ۲۲۷۱ عہ/۴ر
چودہری محمد علی صاحب ۴۰۴ عہ
دولت خان صاحب ۱۶۹۴ عہ
چودہری حسین بخش صاحب ۲۳۵ للعہ
شفیق الدین صاحب ۷۵۱ للعہ
بابو نقیر علی صاحب ۱۹۲۳ عہ
سید جلال صاحب بربرہ ۷۴۵ صہ
عبد الحمید صاحب ۱۸۲۵ عہ
منشی عبد الحکیم صاحب ۹۰۸ بقایا عہ
منشی عبد الرحمان صاحب ۹۷۴ عہ
شادی نمبردار صاحب ۱۲۱۳ ۸ر
فرزند علی صاحب ۱۸۵۷ ۸ر
دینا ولد کوڑا سرہانہ کلاں عہ/۸ر
غلام صفدر . . . عہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۹۰۹ء بقیہ رکوع ۲)

منافقوں کے علاوہ ایک طرف یہود تھے بنو قینقاع ۔ بنو نضیر ۔ بنو قریظہ ۔ دوسری طرف پادری جن کا لارڈ بشپ ابو عامر ہرقل سے تعلقات رکھتا تھا ۔ اس طرح پر اس سلطنت کا ہمدرد تھا ۔ پھر مدینہ کے مشرک ۔ اوس و خزرج تھے ۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ ... ایسے تجارتی ... سے ادھر ادھر گھومتے اور ریشہ دوانیاں کرتے پھرتے تھے ۔ اور قوموں کو اکساتے پھرتے پھر ایران کے بادشاہوں سے ان کی سازباز تھی ان کو حضرت نبی کریم کی جماعت پر برانگیختہ کرتے رہتے ۔ چونکہ دشمنوں کا یہاں تک زور تھا ۔ اسیواسطے بلغ ما انزل الیک من ربک واللہ یعصمک من الناس ... مدد ہوا ۔ ... اللہ تعالیٰ تیرا حافظ ہے ۔

بہر حال ان حالات میں ... دشمن نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ... رؤیا دیکھی ہے اس سے خدشہ معلوم ہوتا ہے پس باہر نکل کر نہیں لڑنا چاہیے ۔ مگر بہت تیز طبیعت صحابہ نے عرض کیا نہیں حضور باہر ہی ... چاہیئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کا جوش دیکھا تو فرمایا ... ۔ آپ نے دو زرہیں پہن لیں ۔ صحابہ یہ دیکھ کر ڈرے اور سمجھ لیا کہ امر بہت خطرناک معلوم ہوتا ہے پھر عرض کیا کہ حضور اندر ہی لڑینگے آپ نے فرمایا نبی جب کسی چیز کی تیاری کر لیتا ہے تو رک نہیں سکتا ۔ اب اس موقعہ کا ذکر ہے ۔

تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال ۔ تو بٹھاتا تھا ۔ مومنوں کو جگہ بہ جگہ جہاں انہیں کھڑے ہو کر لڑنا چاہیئے اس سے ایک سبق تمہارے لئے نکلتا ہے کہ دشمن کا مقابلہ ۔ مناظرہ ۔ مباحثہ بیشک کرو ۔ مگر اپنے امام کی منشاء کی ماتحت ۔ کیونکہ یہ ترتیب جس کا انجام فتح و ظفر ہو اللہ کے بندے ہی جانتے ہیں ۔

اذ ھمت طائفتٰن ۔ یہ گروہ بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے ۔ خدا نے پردہ پوشی کی انہوں نے خود ہی اپنے نام بتائے کسی نے نہ کہا ۔ تعجب ہے الزام کے نیچے آنا ۔ کیوں ظاہر کرتے ہو کہنے لگے ۔ واللہ ولیھما کی خوشخبری خوش نہیں رہنے دیتی مومن انسان کبھی کبھی کمزور ہو جاتا ہے ۔ یہ جنگ کا موقعہ پھر شہوت کا مقابلہ غیظ و غضب کا مقابلہ ۔ بزدلی کا مقابلہ ۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ بڑے ابتلاء کا مقام ہیں ۔

اب نظیر دیتا ہے کہ بدر میں جب تم تھوڑے اور بیقدر تھے عماد کر پر فتحیاب ہو چکے پس تم اللہ کو اپنا سپر بناؤ وہ تمہیں ہلاکت سے محفوظ رکھیگا ۔

ثلثۃ آلاف من الملائکۃ ۔ ہندوستان میں سید صاحب اور مصر میں مفتی عبدہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے ...... جنہوں نے ملائکہ سے انکار کیا ہے یہ اندرونی نادان دوست ہیں ۔ حالانکہ ملائکہ کا اعتقاد ..... تمام انبیاء کی تعلیم کی جز ہے اور نبوت کی سیڑھیوں میں پہلی سیڑھی تو یہی ملائکہ پر ایمان ہے میں اس کے متعلق پہلے مفصل سنا چکا ہوں ۔

مسومین ۔ ان کو نشان لگا ہوا ہے ۔

بخمسۃ آلاف من الملائکۃ ۔ جوں جوں انسان کا قرب اللہ سے بڑھتا ہے توں توں ملائکہ سے زیادہ تعلق پیدا ہوتا ہے اس لئے صبر و تقوی سے کام لینے پر پانچ ہزار کا ... فرمایا ۔

مورخہ ۵ مئی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۵)

... باتوں کی امتحان کیا جاتا ہے ۔ اس زمانہ میں ... کیونکہ ... امتحان لیا جاتا ہے امتحان کے معنے ہیں کسی کی ذہنیت کو ... اس کا ... ایک جگہ فرمایا ہے ۔ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی ۔ پھر ایک امتحان کا ذکر بقرہ میں کیا ہے ان اللہ مبتلیکم بنھر ۔

ایسا ہی یہاں تمہارے لئے ایک امتحان ہے کہ سود لینا چھوڑ دو کیونکہ ..... بیاج خور مال میں وسعت حوصلہ سے کام نہیں لے سکتا اور جو مال خدا کی راہ میں نہیں چھوڑ سکتا وہ جان کیوں کر دیگا پس یہاں فرمایا کہ اول تو تم سود کو چھوڑ دو ۔

ربوا کے لفظ پر بعض لوگوں نے بحث کی ہے کہتے ہیں کہ ربوا کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں کئے ان نادانوں سے کوئی پوچھے کہ کیا قرآن کے لفظ لفظ کے معنے حدیثوں میں آئے ہیں جب خدا تعالیٰ ایک چیز کو حرام فرماتا ہے اور اسکی خلاف ورزی کو خدا سے جنگ قرار دیتا ہے تو کیا وہ ایسا لفظ تھا جس کے معنے لغت عرب سے واضح نہ ہوتے ہوں نقدی کے اوپر میعاد معینہ کے لحاظ سے زیادہ لینا سود کہلاتا ہے ۔ ہاں بعض باریک باتیں بھی ہیں جو عام فہم نہیں ہیں ۔ مگر تاہم کوئی ایسی مشکل بات نہیں ۔ بعض نابکار لوگ کہتے ہیں ۔ کہ سود کے بغیر کام نہیں چل سکتا حالانکہ بارہ سو برس (بارہ سو برس میں نے اس لئے کہا کہ تیرہویں صدی میں مسلمانوں

ـــنے سود لینا شروع کردیا) کا تجربہ بتاتا ہے کہ بغیر سُود کے سب کام چل سکتے ہین
مین اس بات کا گواہ موجود ہون کہ بغیر ربوا کے لینے اور دینے کے انسان تمام کام کر
سکتا ہے۔

مین نے بہی ملازمت کی۔ کاشتکاری بہی کی۔ تجارت بہی کی۔ لاکہہ لاکہہ روپے کی
تجارت کی۔ مگر مجھے کبھی سُود کی ضرورت نہین پڑی۔ ایسے ایسے وقت بہی مجہہ پر گذرے
ہین کہ رات کو کہانے کے لئے سامان نہین۔ مگر پھر بھی میرے مولیٰ نے میری
دستگیری کی۔

اضعافاً مضاعفہ۔ اسکے ترجمہ کے لئے مینے بہت غور کیا "بڑھ بڑھ کر" سے
زیادہ کوئی لفظ اس مفہوم کو ادا کرنے والا نہین یہ معنے کرنے کہ ایک کے سات سو
پھر سات سو کا دگنا وہ سود ایک روپیہ پر بیاج لینا منع ہے بہت ہی حماقت ہے
ایک سود کی [illegible] قسم بھی ہے جو لینا پڑتا ہے مثلاً ملازمون کی تنخواہ سے کچھہ
حصہ کاٹا جاتا [illegible] بینک کا سُود ہے اُسے میرے خیال مین مال غنیمت سمجھنا چاہئے
اور اسے کسی نیک کام مین لگا دینا چاہیئے۔

اعدت۔ امام ابوحنیفہ ایک عظیم الشان امام گذرے ہین وہ فرماتے ہین
اخوف آیۃ [illegible] عندی فی القرآن۔ اس لئے کہ جہنم تو بے ایمانون کے لئے ہے
پس یہ مؤمنون کا ڈر کیون ہو۔

وسارعوا الیٰ مغفرۃ۔ اللہ کی رسول کی اطاعت کرو اگر کوئی غلطی ہو
جاوے تو بخشش مانگو۔

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ ایک تو یہ بات ہے کہ غیظ و غضب
پی جاوے پہر اس سے بڑھکر ایک اور درجہ ہے کہ نہ صرف اپنے جذبات کو روکے
بلکہ معاف بہی کرے۔ حضرت عائشہ کے معاملہ مین حضرت ابوبکر اپنے ایک بہائی پہ
ناراض ہو گئے اور اسکا وظیفہ بند کر دیا۔ خدا نے فرمایا۔ الا تحبون ان یغفر اللہ
لکم۔

فاحشۃ۔ ایسی بدی جسے کہلم کہلا لوگ بُرا سمجہین۔

لاتھنوا۔ نفس کے مقابلہ مین اور دشمن کے مقابلہ مین سستی اختیار نہین
کرنا چاہیئے۔

مورخہ ۷۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۶)

جنگ احد مین نبی کریم ایک گھمسان مین تھے کسی نے یہ غلط خبر اُڑا دی کہ نبی کریم قتل
ہوگئے اتنے بڑے عظیم الشان شخص کے قتل کی خبر عین معرکہ جنگ مین ہوش اڑا
دینے والی ہونی ہی تہی بعض تو حیران رہ گئے بعض جان توڑ کر لڑے بعض نے
ہمت ہاردی۔ اللہ جلشانہ ان کو فرماتا ہے۔ آخر محمد رسول اللہ۔ رسول ہی ہین
اگلے رسول بہی مرچکے۔ گو یہ مسلمہ بات ہے کہ نبی گھمسان مین نہین مارا جاتا۔ مگر فرض
کرلو کہ وہ فوت ہو گئے یا مارے گئے تو کیا وہ دین جو تم نے قبول کیا وہ چھوڑ
دوگے اور پھر اس بت پرستی کی طرف لوٹ جاؤگے۔

کاین من نبی۔ یعنی کس قدر نبی ہین بہت ہین۔

وما استکانوا۔ استکان مین بحث ہے بعض اسے کون سے کہتے
ہین۔ میرا بہی یہی اعتقاد ہے بعض سکون سے ہے۔ مگر اس صورت مین استکنوا
بنیگا تو مطلب یہ ہُوا کہ وہ ایک حالت سے دوسری حالت مین نہین ہوئے

ربّی۔ امام۔ نیک لوگ۔ جماعت۔

مورخہ ۸۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۷)

انسان مین دو طرح کی طاقتین ہین ایک وہ جو اس کے دخل و تصرف کے نیچے مین ایک
وہ جن پر اس کا کچھہ تصرف نہین۔ نیکی کی راہ انسان دکھہ مصیبت۔ کسی بزرگ کے
مکالمہ یا الہام سے سمجھہ لیتا ہے۔ نیکی سے روکنے کے اسباب بھی ہین جنمین
نفس۔ شیطان۔ معاند ان حق شامل ہین۔

ان تطیعوا الذین کفروا۔ تمام وہ لوگ جنھون نے کفر کیا نفس سے
لیکر خدا کے کھلے منکرون تک۔ اگر ان کا کہا مانوگے یا ان کی ترغیب کے آگے
دب جاؤگے تو چونکہ انسان ایک حد تک ٹھیرتا نہین اس لئے نتیجہ کیا ہوگا۔
یہی کہ ایمان سے تم بعد مین پڑ جاؤگے

بل اللہ مولٰکم وھو خیر الناصرین۔ اگر مولیٰ سے تعلق رکھوگے
تو وہ دشمنون کے مقابلہ مین تمہین نصرت بخشے گا چاہیئے کیا؟ یہ کہ کفار کے سامنے
ایسے ہو کہ تمہارا رُعب اُن پر پڑجائے اور جیسے جونک پتھر پر کچھہ اثر نہین کرسکتی
اسی طرح کفار کا تم پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی
یہی تفسیر ہے۔

اذ تحسونھم۔ احد کی پہاڑی مین جہان جنگ تہی۔ احد کے مشرق کی طرف
کفار تھے۔ ایک درہ تہا پہاڑی پر۔ آپ (نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم) نے ۵۰ آدمی
مقرر کئے کہ فتح ہو یا شکست ہو تم لوگون نے یہان سے بغیر میرے حکم کے
نہین ہٹنا۔ مسلمانون کو فتح ہوئی یہ سمجھے کہ اب کیا ضرورت ہے وہان سے نکل آئے

فشلتم۔ پھسل گئے۔

تنازعتم۔ افسر نے کہا کہ ٹھہرو۔ دوسرون نے کہا اب کیا ضرورت ہے بس یہ
جھگڑا تھا۔

ولقد عفا عنکم۔ قریب تہا کہ خمیازہ اٹھاتے۔ مگر ہم نے درگذر کی۔

غماً بغم۔ جزا غم۔ دوم یہ کہ ایک غم کے بدلے جو تمہاری نافرمانی نے رسول کو پہونچایا
تم کو بہی پھر غم ہوا۔ تکلیف اٹھائی شکست کہائی۔

لکیلا تحزنوا۔ یہ سب کچھہ ہمین ہوگیا اتنے مین ہی خیر گذری۔ تاکہ تم غم نہ
کرو۔

مورخہ ۹۔ مئی ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

لوکان لنا من الامر شیئٌ۔ اگر ہوتا ہمین حکومت سے کچھہ حصہ

ماقتلنا ھھنا۔ یہ فقرہ قابل غور ہے۔ جو قتل ہوچکے ہین وہ تو بول نہین

لوگون نے قرآن شریف سے دین و دنیا کے فائدے اٹھائے ہین ۔ مگر پھر تو نبیون مین فتور آ گیا ۔ ایک محلہ مین بہت سے حافظ رہتے تھے والد صاحب نے کہا ۔ کہ تاجر ہو کہ یہ کیون اتنے حافظ مین ۔ مین نے کہا فرما تے ۔ کہا یہ لوگ کابل کی طرف تجارت کرتے ہین اور وہان حفاظ قرآن کے لئے محصول تجارت معاف ہے بس یہ حافظ بن جاتے ہین ۔ ایک اور حافظ قرآن شریف یاد کر رہے تھے ۔ ہم نے پوچھا ۔ آپ قرآن کیون یاد کرتے ہین کہا کہ قرآن شریف یاد کر کے کلکتہ جاؤن تو دو سو روپیہ لاؤن سندھ جاؤن تو ایک سو روپیہ ۔

یہ تو پڑھنے والون کا حال ہے اور جن کو پڑھنا چاہیئے اور نہین پڑھتے ان کا حال سنو ۔ کہ ایک بڑے آدمی سے مینے کہا آپ پڑھتے کیون نہین تو وہ بڑے جوش مین آ کر کہنے لگا کیون ہم کوئی بندر ہین ۔ سیکھتے تو بندر ہین ۔ شیر نہین سیکھتے تو مینے کہا کہ اگر آپ اجازت دین ۔ تو مین بہی ایک مثال پیش کرون ۔ باز تو سیکھتے ہین مگر کوّے نہین سیکھتے ۔ یہ سن کر خاموش ہو گیا ۔

ایسا فرقہ بھی ہے جو اپنے نیک اور بد کا نام خدا سے منسوب کرتا ہے تقدیر کے مسئلے کے سمجھنے مین غلطی کہائی ہے ۔

میری والدہ اس قوم سے تہی بڑی فہمیدہ عورت تہی وہ ہمیشہ ایک مثال دیا کرتی تہی جو آک کہائیگا ہے آک گا سے گھیگا ۔ یعنے جیسا کریگا ویسا پائیگا ۔ القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کے معنے بتایا کرتین کہ ہر نیک و بد عالم کا اندازہ خدا کی طرف سے ہو چکا ہے جیسا کرین ویسا نتیجہ پائین ۔ قدرہ تقدیرا ۔

التقی الجمعن ۔ احد کی جنگ مین ۔

یستبشرون ۔ وہ اس بشارت سے منتظر ہین کہ ہمارے خلف بادشاہ ہونگے اور پھر ان پر نہ یہ خوف رہیگا نہ ان پر کوئی حزن طاری ہوگا بلکہ مظفر و منصور ہونگے ۔

ان الناس قد جمعوا لکم ۔ سپہ سالار کفار نے احد کہا تہا کہ آئندہ سال ہم تم سے لڑائی کرین گے پھر اونہون نے کچھ آدمی بہیجے تا دشمن کو ڈرائین ۔ مگر مسلمانون نے سن کر کچھ پرواہ نہ کی ۔

بدر مین دشمن نہ آیا اور مسلمان تجارت کر کے مال حاصل کر کے لوٹے ۔

ذلکم الشیطٰن ۔ وہ خبر اڑانے والا شیطان تہا ۔

یخوف اولیاءہٗ اس کا اثر اسی کے دوستون پر پڑتا ہے ۔

مورخہ ۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۰)

ہر مومن کے کچھ دشمن بہی ہوتے ہین ۔ مومن کا دل صاف ہوتا ہے اس کے دل مین کپٹ نہین ہوتی ۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمن مدینہ کی اطراف مین آپکے دشمنون کو اکساتے رہتے ۔ فرمایا کہ جلد بازی نہ کرین وہ لوگ ...... ہم ان کو عذاب عظیم دین گے ۔ تیرے منکر گمان نہ کرین کہ ان کو جو مہلت دیگئی ہے وہ ان کے لئے مفید ہے ۔ مہلت سے بعض لوگ بدی مین اور ترقی کرتے ہین ۔ یہان بہی بعض لوگ منافقانہ طرز اختیار کئے ہوتے ہین جس سے بہلے آدمی کی سی باتین کرنے لگے ۔ ہم کو ایسے لوگون کی خبر ہو جاتی ہے ایسے منافق لوگ انجام کار ذلیل ہوا کرتے ہین ۔ .... یہ مال جس کا بخل کرتے ہین .... اللہ تمہارے کامون کو جانتا ہے ۔ بعض لوگ بہت سے جب دین کی تحریکین سن کر یہ کہدیتے ہین کہ ان کا اگر خدا سے تعلق ہوتا تو یہ مانگتے ہی کیون ۔

سنکتب ۔ کے معنے محفوظ ہین ۔ ہندون مین ایک قربانی ہوتی تہی جسمین آدمی کو جلاتے اب ۔ جانور کو جلاتے ہین ۔ اب اسکی بجائے گھی شکر چاول وغیرہ چیزین جلاتے ہین .... دنیا کا بڑا حصہ لوگون نے دہوکہ مین ضائع کیا ۔ خدا تعالیٰ تم کو فہم عطا کرے ۔ اور جھوٹ ۔ عیش تکبر سے بچائے محبتین پیدا کرے مسلمان بڑی فضولیان کرتے ہین اپنی طاقتون سے بڑھ کر کام نہ کرو ۔

مورخہ ۱۷ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

فرشتون پر ایمان بہت ضروری ہے ۔ ایک فرشتہ کی تحریک کو انسان مانتا ہے تو پھر اور ملائکہ سے اس کا تعلق ہوتا ہے ۔

جب انسان ملائکہ کی اطاعت کے نیچے آتا ہے تو اس کا نشان یہ ہے کہ ان اکثرکم فاسقون ۔ کا شان نزول بنتا ہے ۔

میرا تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ فسق اختیار کرتے ہین ان کی سمجھ مین پاک باتین آتی ہی نہین ۔ چنانچہ مردار خوار ۔ خنزیر خوار ۔ ما اھل بہ لغیر اللہ الیٰ تمام قومون کا یہی حال ہے ۔

مسلمان ۔ مردار ۔ سور نہین کہاتے ۔ پھر بہی ان مین مجرم ہوتے ہین ۔ اسکی وجہ اکل الباطل ۔ جس سے نیکی کی توفیق نہین ملتی ۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت خدا کو یاد رکھے اور دعا مین لگا رہے ۔ جیسا کہ اس رکوع مین الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا اور ربنا اننا سمعنا سے ظاہر ہے ۔

کفر عنا سیاٰتنا ۔ یہ جب ہوگا کہ گناہ گناہ کی حد تک نہ پہنچے ۔

انی لا اضیع عمل عامل ۔ یہ وہ عامل مراد نہین جو تعویذ دہاگہ کرتے ہین ۔

اصبروا و صابروا ۔ صبر کرو بہی اور سکہاؤ بہی ۔

یہان سورۃ آل عمران کے نوٹ ختم ہوئے ۔

(الحمد للہ)

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی
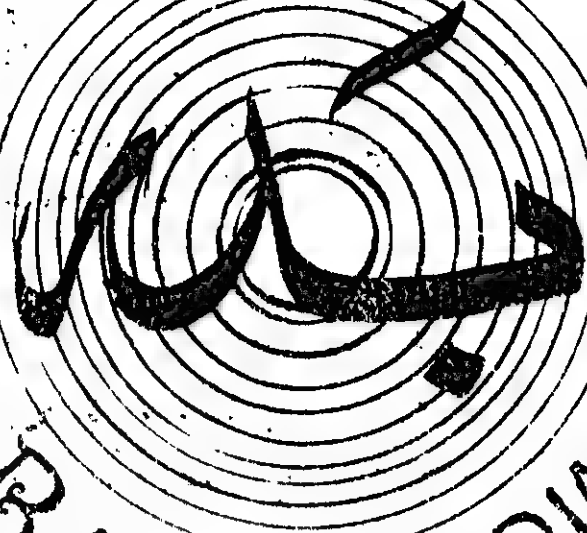
(جلد ۸) مورخہ ۷ رمضان ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۱ اسوج ۱۹۶۶ (نمبر ۴۸)

سارے جہاں سے اچھا دارالاماں ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیامِ صادق

"مخدومی مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ چند روز کے لئے گئے تھے وہاں سے انہیں ڈیرہ غازیخان جانا پڑا چونکہ آپکے دل میں منزل میں تبلیغ کا ایک جوش ہے اور لوگوں کا اصرار مزید برآں اس لئے آپ مظفرگڑھ بہاولپور سے ہوتے ہوئے حیدرآباد سندھ جاتے ہیں۔ سندھ وہی سرزمین ہے جہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں نے توحید کا جھنڈا گاڑا تھا۔ پس ضرور تھا کہ بروز محمدؐ کے متبعین میں سے بھی کوئی صادق وہاں جاکر اس سنت نبوی کو پورا کرے۔"

برادر اکمل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز جہاز پر سوار ہوکر۔ جہاز کے لفظ سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کراچی یا بمبئی کے بندرگاہ پر پہونچگیا ہوں بلکہ ڈیرہ غازی خان کے شہر اور ریل کے اسٹیشن کے درمیان دریائے سندھ کی چوڑائی اور گہرائی اور کثرت آمد و رفت کے سبب ضرور ہی ہوا کہ یہاں ایک دُخانی کشتی چلائی جائے اور اسی کو یہاں جہاز کہتے ہیں اور وہ ہے بھی ایک چھوٹا سا جہاز۔ غرض اس جہاز کے راستہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ بخیریت ڈیرہ غازی خان پہونچگیا ہوں یہاں کے احباب کی تجویز کے مطابق آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ ایک پبلک لکچر ہوگا۔ راستہ میں لیہ کے اسٹیشن پر برادر سردار امام بخش صاحب قیصرانی چند دیگر احمدی احباب کے ساتھ عاجز کی ملاقات کیواسطے آئے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ملکوال کے اسٹیشن پر شیخ عطاء اللہ صاحب اور بابو قاسم علی صاحب سے ملاقات ہوئی بابو صاحب ایک نئے احمدی ہیں۔ مگر محبت و اخلاص میں اور تقویٰ میں انہوں نے بہت تیزی کے ساتھ ترقی کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمادے۔ فرماتے تھے کہ میرے سینہ میں سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے واسطے اس قدر انشراح ہے کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ سب لوگ اسکو کیوں مان نہیں لیتے۔ پہلے خیال آتا تھا کہ وہ لوگ کیسے سخت دل تھے جنھوں نے انبیاء کا انکار کیا تھا مگر اب وہی نظارہ آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے زیادہ تر پیسہ اخبار نے گمراہی میں رکھا۔ میں اسے ایک اسلامی اخبار سمجھ کر۔۔۔ منگوا تا اور اسپر حسن ظن رکھتا تھا۔ اور اسمیں سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخالف مضامین ہوتے تھے ان کا اثر مجھ پر رہا اس واسطے میں نے اس سلسلہ کی طرف توجہ نہ کی لیکن اب شیخ عطاء اللہ صاحب گارڈ کی ملاقات سے اور ان کے ساتھ گفتگو سے مجھ پر حق کا انکشاف ہوا اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔ شیخ یعقوب علی صاحب کی تالیف کردہ تفسیر القرآن سے مجھ بہت ہی فائدہ ہوا اور میرے شکوک رفع ہوگئے۔ غرض بابو صاحب موصوف اس قسم کی گفتگو کرتے رہے جس سے دل کو بہت خوشی ہوئی۔

بھیرہ میں عاجز نے جمعہ پڑھا یا اور خطبہ میں وعظ کیا یہ جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھا گیا۔ جو ابھی طیار ہوئی ہے۔ اور یہ پہلا جمعہ تھا جو اس میں پڑھا گیا۔ احباب کی خواہش تھی کہ قادیان سے کوئی آدمی بلایا جاوے جو پہلا جمعہ پڑھائے انکی یہ خواہش بھی پوری ہوگئی۔ یہ مسجد حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان میں بنائی گئی ہے۔ یہ آپ کا جدی مکان ہے۔ جو آپنے اس مسجد کے واسطے وقف کرکے اپنے لئے اور اپنے آباؤ اجداد کیواسطے ایک بڑے ثواب کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ بھیرہ کی احمدی جماعت بالخصوص معماران جن کے سرگروہ میاں احمد دین ہیں۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد کو اللہ تعالیٰ بہت بڑی جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں مالی اور بدنی جہاد بڑی فراخ حوصلگی سے کیا ہے مسجد بہت کشادہ بلند مینار دار اور خوبصورت بنائی گئی ہے۔ جو وسط شہر میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی مضبوطی بنیاد کا آوازہ دیتے رہیگی کہ مخالفین نے احمدیوں کو اپنی مسجد سے کیا نکالا خدا نے ان کا جھنڈا ہمیشہ کیواسطے انشاء اللہ گاڑ دیا۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کی اصل بنیاد وہاں قائم ہوتی ہے۔ جہاں مسجد بن جائے اور خدا کی عبادت کا گھر مخصوص کیا جائے تعجب ہے کہ لاہور کی مخلصین مدبرین بزرگ تا حال اس سعادت عظمیٰ کو حاصل نہیں کر سکے۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ از ڈیرہ غازیخان

ڈیرہ غازی خان

یہ شہر آجکل ایک بڑی عبرت کا نمونہ ہو رہا ہے جیسا کہ اخباروں سے معلوم ہوتا ہے تمام ہندوستان میں عموماً پنجاب بالخصوص بارش ہوچکی ہے قادیان تو ایک جزیرہ بن رہا ہے۔ راستہ میں بھی میں دیکھتا آیا کہ ریل کی

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا)

خاتم النبیینؐ

ایک شخص کو خط کے جواب مین حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے تحریر فرمایا

مکرم معظم ...... صاحب السلام

مکرمت نامہ باعث سرور وسرور ہُوا۔ جزاک اللہ۔ اگر اس طرح ٹھنڈے دل سے کوئی بات کرے تو مجھو خوشی ہوتی ہے۔ مگر یا نتوے گرگفزدہ آرام سے بات نہین کرتے آپ نے احمدیون سے پوچھا کہ کہ نمازین کتنی پڑھتے ہین؟ کیا پانچ نہین پڑھتے کیا زکوٰۃ نہین دیتے اور وہ بھی چالیسوان حصہ مال کا۔ اور کیا روزے نہین رکھتے اور وہ بھی رمضان کے تیس یا اونتیس حسب رویت چاند کے اور کیا حج نہین کرتے اور وہ بھی بیت اللہ کا۔ کیا قرآن مجید جسکی ابتدا مین الحمد اور انتہا مین سورۃ الناس ہے اس کو کامل کتاب یقین نہین کرتے یہ مقام غور ہے کیا مرزا جی نے ان کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا اور کلمہ کا معتقد بنایا ہے کیا ایمان باللہ اور ایمان بالملائکہ۔ والکتب والرسل والقدر کے یہ لوگ قائل نہین اور قیامت کے معتقد نہین لا الہ الا اللہ آمنت باللہ و ملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ والبعث بعد الموت۔

مکرم من! کیا آپ نے قرآن شریف کا منکر یا کسی آیۃ کریمہ کا منکر کسی احمدی کو پایا ہے۔ سچ بتانا۔ ہم ایسا ہرگز نہین رکھتے۔ ہم لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین۔ خاتم الرسل یقین کرتے ہین کسی احمدی کو تامل نہین ہمارے اکھون مریدِ اس بات پر مستحکم ہین والحمد للہ رب العالمین۔

ہم لوگ لڑائی سے سخت متنفر ہین۔ آپ بھیرہ مین دیکھین مسجد مین فساد ہونے لگا تو ہم نے اپنے جدی مکان کو مسجد بنا دیا اور لڑائی سے روک دیا۔ .... ان دنون مین بھی مجھے لوگ اللہ رسول کا مخالف سمجھتے تھے مگر بحمد اللہ تھے غلطی پر میان غلام محی الدین صاحب کپورا اور متولی صاحب خصوصیت سے نمبردار تھے۔ دونون گھرون مین وہ نظارہ نظر آتا ہے جو ہم بہر حال آگے سے ہے یہ ہین سچائی کے نشان والحمد للہ رب العالمین جس کریمہ پر آپنے توجہ دلائی ہے۔ اس پر میرا۔ مرزا کا اور مرزا کی جماعت کا کامل ایمان ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

وما توفیقی الا باللہ۔

بلکہ مین۔ خاکسار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال و جان وغیرہ کو فدا کرنے والا ہون۔ مین تو محمد رسول اللہؐ کو خاتم الانبیاء خاتم الرسل کے علاوہ خاتم کمالات انسانی بھی یقین کرتا ہون

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہذا علیہ اعتقادی وعلیہ ارید وارجو ان اموت رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ آمین۔

مکرم حکیم صاحب! بتایئے قرآن شریف کے ہم مخالف ہین۔ یا موافق ہین۔ ہان اب ایک اور بات سنیئے آپ حافظ ہین قرآنکریم مین خاتم تا کی زبر سے ہے یا تا کی زیر سے اور دونون مین کچھ فرق نظر آتا ہے یا نہین۔ قابل غور ہے اور ضرور للہ غور کا مقام ہے۔ مین نے تو خاتم الرسل بھی آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم یقین کیا ہے مگر (ختم رسالت) ایسی آیۃ کریمہ مشکل سے آپکو ملیگی۔ بلکہ غالباً نہ ملے۔ تو تعجب نہین۔ نیز عرض ہے النبیین سے آپ بہر حال کل انبیاء ہی مراد لین گے اور اگر آپ کل نہ لین تو بعض کے لینے سے آپ کا مطلب خراب ہوگا۔ لاکن اگر کل نبی مراد لئے تو آپ کو ایک مشکل کا سامنا ہوگا۔ کیون کہ یقتلون النبیین مین بھی وہی النبیین کا لفظ ہے تو اس سے ثابت ہوگا کہ یہود نے کل انبیاء کے قتل کا ٹھیکہ ہی نہین لیا بلکہ کل نبیون کو وہ قتل ہی کر دیتے ہین۔ ذرہ دونون پر آپ غور ضرور فرمائین۔ پھر مجھے للہ اطلاع دین۔ مین تو دونون پر ایمان رکھتا ہون پھر آپنے ارقام فرمایا ہے۔ کہ تیرہ سو برس مین کسی شخص نے کبھی کسی کو رسول یا نبی نہین کہا اس پر عرض ہے! مثنوی مولانا روم تو ہمیشہ آپنے وعظون مین سنی ہوگی۔ اس کے اس وقت دو تین شعر پڑھتا ہون بلکہ لکھتا ہون جو آپکے دعوے نے یاد دلائے ہین۔ ؎

چون بدادی دست خود در دست پیر
پیر حکمت کو علیم است و خبیر
کو نبی وقت خویش است اے مرید
تا ازو نور نبی آید پدید
دست تو از اہل آن بیعت شود
کہ ید اللہ فوق ایدیہم بود

پھر ایک جگہ فرماتے ہین۔ ؎

اے مراتو مصطفیٰ من چون عمرؓ
از برائے خدمتت بندم کمر

پھر کہتے ہین۔ ؎

ہر دمے اورا یکے معراج خاص
بر سر تاجش نہد صد تاج خاص

پھر فرماتے ہین اور ان کی وحی کا دعویٰ فرماتے ہین ؎

آنکہ از حق یابد او وحی وجواب
ہرچہ فرماید بود عین صواب
نہ نجوم است و نہ رمل ست و نہ خواب
وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ در بیان
وحی دل گویند آن را صوفیان

یہان سب کچھ کہہ لیا ہے اور مولوی لوگون کے قد کا ذکر بھی فرما دیا۔ اگر آپ سُن سکین۔ تو مین ۱۲ مسلم النبوت اولیاء کو کلام سے بہ لفظ صاف صاف آپکو دکھا سکتا ہون یہ آپنے کس طرح ارشاد فرمایا کہ تیرہ سو برس سے کسی نے ایسا لفظ نہین بولا۔

مکرم من! مین اس آیۃ کریمہ کا وخاتم النبیین کے معنے لکھنے کو تیار ہون۔ مگر آپکا حوصلہ دیکھ لون کہ میرا یہ عریضہ کیا اثر کرتا ہے کیونکہ بات بہت سیدھی اور صاف ہے۔ مین اب قبل اس کے کہ اس عریضہ کو ختم کرون اور آپ کو یقین دلاؤن کہ آیت کریمہ خاتم النبیین کے صاف اور سیدھے معنی عرض کرونگا۔ مگر اس خط کے جواب کا انتظار کرون گا۔ اتنا عرض کر دینا شاید نامناسب نہ ہوگا۔ ایک مشہور کلام۔ کنت نبیاً وآدم بین الماء والجسد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ آدم سے پہلے نبی تھے اور نبی تھے تو خاتم الانبیاء ہی نبی تھے اور یہی حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

نیز احادیث صحیحہ بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ویرانہ ہا کل جن کو جنگل بیابان جن ان میں نبیون کی خبرین نہین پہنچین اور پھر وہ خود بیابانی مین سو عذر کرین گے۔ کبھی ہمسے نقد حکم سنا نہین تھا اس مین لڑکے ہی عذر کرین گے کہ تیرا ارشاد ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ تو اس وقت کیا ہوگا۔ ایک دلچسپ بیان ہے جو انشاء اللہ وخاتم النبیین کے پاک اور سچی اور حق کلام کے مطابق ہے۔ والسلام۔ نور الدین۔

ہمارے ایک بزرگ سید دوست نے فرمایا کہ نیہ مرید کا کلام ہے پیر کا نہین۔ مین نے عرض کیا صاحب مثنوی کا قول ایک طرف احمدی لوگون کے کلام کو ایک طرف رکھ کر دیکھ لو۔ احمدی، مولوی روم کی برابر تو ان کو مان لو۔ مگر ایک شعر خواجہ معین الدین چشتی کا ان کو سنا دیا۔ آپ کو بھی سنا دیتا ہون۔ حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہین۔ ؎

دم بدم روح القدس اندر معینے مے دمد
من نمے گویم مگر من عیسیٰ ثانی شدم

والسلام۔ نور الدین ۱۳ جون

دل آزاری

آدم سے لے کر اینڈم تک جب مین انسانی اخلاق و عادات کا مطالعہ کرتا ہون۔ تو مین دیکھتا ہون۔ بعض لوگون مین سبعی قوت حد سے زیادہ بڑہی ہوئی ہوتی ہے وہ ورندگی اور کسی کو دکھ دینے سے باز نہین رہ سکتے۔ صبح اٹھ کر جب تک وہ کسی کو ستا نہ لین انہین آرام نہین آتا۔ دو چار دل جب تک دُکھا نہ لین۔ انہین نیند نہین آتی۔ ایک بادشاہ کے حالات مین مین نے پڑہا ہے کہ وہ بہت سے بے گناہون کو دربار مین کھڑا کر کے جلاد کو حکم دے دیتا۔ بزن۔ ان کے سر اُڑا دو۔ یہ تماشا اُن کے روح کی غذا تھا۔ اسی طرح مختلف انسانی اعضا کٹوا کر وہ کُشتگان تیغ جفا کا تڑپنا اور خاک مین لوٹنا دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا۔

جنہین یہ قوت ذرا کم ہے وہ اس سے ذرا کم ظلم و جفا کر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہین۔ اگر مذہبی یا اخلاقی ہدایات نے کچھ تازیانہ لگا یا تو جھٹ ایک بہانہ بنا لیا۔ یہ خوفناک سپرٹ کبھی تو دوستی کے لباس مین ظاہر ہوتی ہے کبھی دشمنی کے رنگ مین۔ بیٹھے بیٹھے دوست کے پہلو مین سوئی چبھو دی وہ تو درد سے اچھل اٹھا اور یہ ہنس رہے ہین چلتے ہوئے لیمپ پر پانی ڈال دیا چمنی ٹوٹ گئی۔ کسی کی آنکھ مین شیشہ کا ریزہ پڑ گیا یہ خوش ہو گئے۔ دوست کو پارسل بھیجا اس مین دو چار مٹیان رکھ دین کھولتے ہی اس نے ڈنک چلایا چہرہ پر آماس آ گیا ان کی باچھین کھل گئین۔ کسی کو گہرے پانی مین دھکا دے دیا دو چار غوطے آئے سخار ہو گیا۔ نمونیہ کا حملہ ہوا۔ یہ جی ہی جی مین خوش ہو رہے ہین۔ ایک ننھا بچہ دیکھا۔ جی چاہا اسے تھوڑا سا ستا لین۔ اب اپنی ریش و فش آپ ہین کر اسے ہوّا بن کر ڈرا رہے ہین۔ ختنہ کے لئے یا پیٹ چاک کرنے کے لئے استرا دکھا رہے ہین۔ وہ رو رہا ہے۔ چیخ رہا ہے چلا رہا ہے آپ ہین کہ اسے دیکھ دیکھ کر کھکھلا رہے جا رہے ہین پوچھو کہ اس سے حاصل۔ تو بڑی متانت سے فرمائینگے محض دل لگی سلا۔ اے نادان تو نے اپنا دل خوش کر لیا۔ اپنی خونی مردم آزار سپرٹ کو ناشتہ دے لیا۔ مگر تجھے معلوم ہے کہ اس ننھے سے دل پر کیا گذر رہی ہے۔

کسی کی جیب مین ہاتھ ڈالا گھڑی اُڑا لی۔ نقدی جو ہاتھ مین آئی لیکر چلتے بنے۔ کتاب چھپا دی۔ دو چار دن کو واپس آدمی اس لغویت کی کوئی وجہ؟ اس بے ہودگی کا کوئی سبب؟ کچھ نہین محض تمسخر صرف استہزا۔ کیا یہ عادت شرفا ہے کیا یہ طریق صلحا ہے۔ بیٹھے بیٹھے دو چار دھولین لگا دین چاقو مار دیا۔ خون بہ آیا۔ کتاب پہاڑ دی۔ کام کرنے کھا ڈالا۔ تو دیا۔ حضرت یہ کیون۔ زندہ دلی۔ اگر یہ زندہ دلی ہے تو مین اس مُردہ دلی کا جنازہ پڑہتا ہون۔ آپ ہی فاتحہ کے لئے ہاتھ اُٹھائیے انسانون سے گزر کر یہ منیا حیوانات تک پہنچا ہے ایک شیر کو دو چار روز بھوکا رکھا اس کے آگے اپنا غلام ڈال دیا تا دیکھا جاوے کہ وہ کس طرح حملہ کرتا ہے۔ مینڈہون کو لڑا دیا۔ سانڈون کا بھیڑ دیکھا۔ دو مرغون کی جنگ کرا دی بٹیر بازی دیکھ آئے یہ سب کچھ اس لئے تا اس خونی سپرٹ مین کچھ تسکین ہو۔ جانور بیچارے لڑتے لڑتے لہولہان ہو گئے۔ کسی کی آنکھ ہی نہین رہی۔ کسی کی ٹانگ اُڑ گئی۔ مگر یہ خوش ہو رہے ہین۔

یہان تک مین نے دل آزاری۔ ایذا دہی کے اس حصہ کو لیا ہے۔ جو محض دل لگی کے بہانے سے کی جاتی ہے ایک مسلمان کی شان سے۔ ایسے اُمور بہت ہی بعید ہین۔ مگر اے مسلمانو! تمہین کیا ہو گیا کہ تم مین بھی یہ باتین پائی جاتی ہین۔ نبی کریم مسلم کی تعریف مین فرماتے ہین۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہٖ۔ مگر تم خدا کے لئے۔ اپنے نفس کا مطالعہ کر کے دیکھو کہ تم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی حرکات سے کتنے دلون کو ستایا کبھی تم دل لگی کے بہانے سے ایسا کرتے ہو۔ کبھی مذہب کی آڑ مین مگر شکر کی ایک جماعت ہے جو تمہارے ایسے لغویات پر افسوس کر رہی ہے۔ کوئی سعید روح ہے جو اس سے نصیحت پکڑے کہا جا سکتا ہے کہ ہم مین کیون کسی ملکی یا قومی یا تمدنی معاملہ پر نوٹ نہین مگر میرے دوستو! قومین افراد ہی سے بنتی ہین اور افراد کی ترقی اخلاق کی ترقی پر موقوف ہے پس مین تو بہت ضروری سمجھتا ہون کہ پہلے اپنے اخلاق درست کئے جائین۔

احمدیہ پروگرس

سراج الاخبار جہلم کا نامہ نگار۔ ۲۱ر اگست کو پرچے مین لکھتا ہے " احمدی فرقہ مرزا صاحب قادیانی کے مرنے سے بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا اسکی رہی سہی عزت رامپور کے مباحثے سے جاتی رہی اب بہت سے مرزائی احمدی فرقہ کو ترک کر کے مسلمانون کے دوسرے فرقون مین شامل ہوتے آتے ہین۔"

اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کیا کوئی فہرست چند معتبرین کے ارتداد کی پیش کر سکتے ہو ہرگز نہین اور اگر پیش کرو بھی تو بھی اس سلسلۂ حقہ پر کوئی اعتراض نہین آ سکتا کیونکہ ارتد العرب بعد وفات رسول اللہ۔ جو جواب تم بحیثیت مسلمان ہونے کے دوگے وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لو۔ سفید جھوٹ بلکہ سیاہ جھوٹ تو یہ ہے کہ احمدی فرقہ بہت کمزور اور بے وسیلہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ مین وصال کے وقت اپنے سید و مولیٰ کے حضور موجود تھا۔ مین اس وقت سے اس دم تک مرکز مین رہنے کی وجہ سے تمام قوم کے حالات اور اکثر احباب کے خیالات سے واقف ہون۔ جماعت خطرناک ابتلاؤن سے گزری۔ مگر اول سے آخر تک ایک منٹ کے لئے بھی میرے امام کی صداقت کے متعلق کسی معتبر و مستند احمدی کو شبہ نہین ہوا۔ پھر مین دیکھتا ہون کہ روز بروز جماعت کی تعداد خدا کے فضل سے باوجود اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ مشن تبلیغ کا کام نہین رہا۔ بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ مین امیر المومنین کی ڈاک دیکھتا ہون تو کوئی دن خالی نہین جاتا جس مین کوئی نہ کوئی شخص یا گروہ بیعت نہ کرتا ہو اس بات کا کسی قدر التزام کیا گیا تھا کہ ایسے خطوط محفوظ رکھے جائین اور رجسٹر بیعت مین درج ہون چنانچہ ایک ہزار نئے بیعت کرنے والے اشخاص کا نام اسمین درج ہے اس کے علاوہ کئی ایسے ہین جنہون نے خود حاضر ہو کر بیعت کی۔ مگر یہ تجدید بیعت والے نہین پس ہمارے امیر کے ہاتھ پر کئی ہزار بیعت کر چکے ہین۔ باوجود ان واقعات کے پھر بھی یہ آواز کہ احمدی فرقہ کمزور ہو رہا ہے اور اسکی تعداد گھٹتی جاتی ہے۔ اسم بامسمیٰ جہلم ہی کی تاریک گلیون سے نکل سکتی ہے۔

قبل از وصال حبیب جس قدر مہاجرین یہان موجود تھے سکول مین بورڈنگ مین جس قدر لڑکے تھے دفاتر مین جتنے ملازم تھے ہر ایک مد کی جس قدر آمد تھی۔ جس قدر خرچ تھا اب اس سے یقیناً بڑھ گیا ہے اور یہ بات میگزین کے پچھلے صفحے کے ملاحظہ سے واضح ہے۔ رامپور کے مباحثہ مین ہمین خدا کے فضل سے اخلاقی فتح حاصل ہوئی۔ کلکتہ مین ہمارا مشن کامیاب ہوا۔ اطراف ہندوستان مین خواجہ کمال الدین مفتی محمد صادق شیخ یعقوب علی شیخ غلام احمد حافظ روشن علی جیسے واعظون کے وعظ نے عام پبلک کو تسلیم کرا دیا ہے کہ دنیا مین اگر احمدی سچے مسلمان نہین تو پھر کوئی مسلمان نہین۔

غیر مذاہب کے حملون کا دندان شکن جواب اگر کوئی دے سکتا ہے تو یہی فرقہ۔ اور آجکل لوگ بھی دوسرے اسلامی مناظر ہماری ہی کتب سے مدد لیتے ہین اس پر بھی اگر کوئی ہمین کمزور کہے بے وسیلہ کہے تو مین کہونگا کیا کہون سنو! دنیا کے مسلمانون مین سے ایک ہمارا ہی گروہ ہے جو ایک زندہ امام کی ماتحت اپنی ہر حرکت و سکون و قول و فعل ...... رکھے ہوئے ہے۔

مدرسۃ البنات

گرل سکول کے بجٹ پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ جب یہ قادیان کی لڑکیون کے لئے ہے۔ تو اس کا خرچ مقامی انجمن احمدیہ برداشت کرے

اس کا جو فیصلہ صدر انجمن احمدیہ اپنے کامل اجلاس مین بصدارت امیر المومنین کریگی وہی قطعی ہوگا۔ مگر مجھے اس پر ایک اصولی اعتراض ہے وہ یہ کہ اگر ہم قادیان کی تمام انسٹیٹیوشنون کو مقامیت کا رنگ دین گے اور اس بات کی تمیز شروع کرینگے تو پھر بہت سی مشکلات پیش آئین گی ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ دار الامان کی مسجدین بالعموم دار الامان کے رہنے والون کے کام آتی ہین ہم ان کی تعمیر کا چندہ کیون دین۔ درا صل مرکز کے ایک چھوٹے سے چھوٹے کارخانے کا تعلق بھی بیرونجات کی تمام افراد قوم سے یکسان ہوتا ہے۔ پس گو موجودہ صورت حالات مین کوئی سکول یا کام ابتدائی حالت مین ہونے کی وجہ سے مقامی معلوم ہو مگر ایک وقت آتا ہے کہ اس سے تمام قوم مستفید ہوگی اس لئے اس کے اخراجات کے لئے اس قسم کی تخصیص غالباً مفید نہین

عبدالرّب

ہم مسلمانون پر۔ ہندوون کا یہ اعتراض متواتر چلا آتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا اور اسلام مین مرتد کی سزا قتل ہے اگر جواب مین بارہا واقعات و آیات و احادیث کے ذریعے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام ایسے پاک مذہب کو جو فطرت انسانی کے مطابق ہے ہرگز اس بات کی ضرورت نہین کہ جبر و اکراہ سے اس کی اشاعت کی جائے اس کے اصول ایسے عمدہ ہین۔ کہ خود بخود ایک سعید الفطرت انسان کے دل نشین ہوئے جاتے ہین۔ پس ہمین اس ظاہری تلوار کی کیا ضرورت ہے، جب کہ روحانی تلوار خود بخود دلون کی مملکت پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایسا ہی جب ہم مرتد کو خس کم جہان پاک کہہ دیتے ہین اور ہم سے خداوند گار عالم کا (جو دلون کا پھیرنے والا ہے) پکا وعدہ ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک جماعت دیگا۔ جو خدا سے محبت کرنے والی ہوگی۔ تو ہمین کیا حاجت ہے کہ کسی کے مرتد ہونے پر شور مچائین۔ فساد کرین اور دوسرون کی ایذا دہی پر کمر باندہین۔

یہ صرف منہ سے کہنے کی باتین نہین بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کرام نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ وہ کوئی لڑائی اس لئے نہین لڑے کہ کسی کو بجبر و اکراہ مسلمان بنائین بلکہ مکہ مین آپ معہ اپنی غریب جماعت کے کامل تیرہ برس تک ظلم پر ظلم سہتے رہے۔ لیکن کبھی بھی انتقام کے لئے ہاتھ نہین اٹھایا۔ بلکہ ہمیشہ صبر و استقامت دکھائی اگر کسی کو زیادہ ستایا گیا تو آپ نے ہجرت کا مشورہ دیا اور یہ اجازت نہ دی کہ اپنے دشمن کا مقابلہ کرے یہ بالکل غلط ہے کہ ان مین تاب مقابلہ نہ تھی آخر مسلمان ہونے والون کی رگون مین بھی وہی عربی خون دوڑتا تھا۔ جو ان کے مخالفین کو غیظ و غضب مین لا کر ان ناکردنی حرکات کراتا تھا۔ آخر وہ بھی کسی بہادر باپ کے بیٹے کسی شجاع مرد میدان کے بھائی اور کسی لاڈلی ماں کے جائے تھے اس صبر کو آپ نے یہان تک پہونچایا کہ آخر خود بھی راتون رات وہان سے چلدیئے گویا آپ نے نہ چاہا کہ میری وجہ سے مکہ کے باشندون مین تلوار چلے۔ لیکن ان شورہ پشتون کو پھر بھی چین نہ آیا۔ وہ حبشہ تک صحابہ کے پیچھے دوڑے گئے اور ادہر مدینہ تک انہون نے ریشہ دوانیان شروع کین اس حالت مجبوری مین دشمنان اسلام کا حملہ روکنے اور اپنا بچاؤ کرنے کے لئے آپ کو بدر۔ احد۔ احزاب۔ مکہ۔ کی لڑائیان کرنی پڑین۔ پھر اخیر مین جیسا کہ آپ بھی مہذب و حلیم کا طرز عمل ہے۔ عہد شکن لوگون اور باغیون کو سزا دی۔ سب سے آخری فتح جب آپ کو حاصل ہوئی۔ تو اس وقت آپ نے اپنی نرمی۔ مہربانی رحم۔ عفو کا جو نمونہ دکھایا اسکی نظیر لانے سے تمام دنیا کی تاریخ عاجز ہے۔

باوجود ان واقعات کے پھر بھی اگر کوئی زبان اعتراض کھولے تو سخت قابل شرم بات ہے، یہی طرز عمل۔ یہی طریق۔ اس احمدی فرقے اور اس کے امام کا رہا ہے اور انشاء اللہ رہیگا مسیح موعود نے دنیا مین آکر اپنے عمل سے دکھا دیا کہ مسلمان بنانے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ہرگز ضرورت نہین اور آپ نے اپنی تعلیم سے چار لاکھ امن پسند مومنین بنا کر اور آخری وقت مین پیغام صلح دے کر یہ ثابت کیا کہ ہم کہان تک صلح کل ہو کر رہنا چاہتے ہین آپ نے اپنے مسلمان بھائیون سے بہت سا دکھ اٹھانے کے باوجود صرف انہی کو یہ نہین فرمایا ہے

اے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار۔
آخر کنند دعوئے حُبّ پیمبرم

بلکہ ہندوون کو بھی صلح کا پیغام دیا اور اعلان کیا کہ ہم تمہارے مذہبی لیڈرون کی تعظیم کرتے ہین۔ ہم کرشن۔ رامچند کو خدا کے برگزیدے مانتے ہین اور انہین راستباز جانتے ہین اور محض اس لئے کہ دل آزاری نہ ہو۔ ہم کثرت گاؤکشی کو ترک کرنے پر بھی آمادہ ہین۔ چنانچہ اپنے امام کے اسی حکم کے تحت تمام منصف مزاج ہندو گواہی دے سکتے ہین کہ ہم نے خود ان کے مذہب پر کوئی حملہ نہین کیا بلکہ صرف اپنے مذہب کی خوبیان بیان کرنے پر اکتفا کیا لیکن افسوس صد افسوس کہ باوجود اس درجہ نرمی اور صبر کے آریہ صاحبان نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کیا جو ناگفتہ بہ ہے انہون نے ہمین گالیان دین۔ ہم نے صبر کیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (جو ہم کو اپنے مال و جان سے بڑھکر عزیز ہے) طرح طرح کے عیب لگائے۔ ہمارے امہات المومنین کی نسبت بیہودہ خلاف تہذیب کہا کہ مگر ہم ہین کہ باوجود غیرت اور حمیت اور جوش کے اس کے مقابلہ مین ایک لفظ تک زبان پر نہ لائے بلکہ اپنی جماعت کے لوگون مین سے اگر کوئی مظلوم بول بھی پڑا تو اسے منع کیا اس لئے نہین کہ ہم جواب نہین دے سکتے اس لئے نہین کہ ہمین تمہارے عیب معلوم نہین۔ اس لئے نہین کہ ہم ڈرتے ہین بلکہ محض اس لئے کہ ایک ملک مین رہنے والی دو قومون مین فساد نہ ہو۔ کسی ہندو بھائی کا دل نہ دکھے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ لوگ بھی ایسا ہی سلوک کرتے مگر نہین، زبانین چھریون سے زیادہ تیز ہوگئین وہ وہ نیش زنیان کین کہ ہم بھڑون اور بچھوؤن کے ڈنگ بھول گئے۔ وہ وہ زہر اگلے کہ سانپ اور سانپون کے بچون کی مجموعی قوت اتنا مادہ نہین دکھا سکتی۔ دلون مین کپٹ اور کینہ یہان تک بڑھا کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھنے تک کے روادار نہین۔ تم نے ہمین یہان تک حقیر سمجھا کہ ہماری صورت دیکھنے سے تم پر غسل واجب ہوگیا۔ جہان ہمارا سایہ پڑا۔ تم وہان سے سایہ کی طرح ہٹ گئے۔ ہم اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر سودا لینے تمہاری دکانون پر گئے۔ روپیہ دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تم نے روپیہ تو لے لیا مگر ہمین پیچھے ہٹایا۔ کتنے تمہاری رسوئیون مین مزے سے لیٹے رہین مگر ایک مسلمان کا سایہ بھی پڑ جائے۔ تو سب ساری چیزین ناپاک۔ باوجود اس جوش نفرت کے ہماری تم سے یہ پیار۔ کیا اس قابل نہین تھا کہ تم لوگ کم از کم اپنے اقوال سے اپنے افعال سے ہمین دکھ نہ دیتے۔ دیکھو تم ہماہ احمت تک پی گئے۔ مگر ہم ہین کہ پھر اسی کشادہ پیشانی کے ساتھ تم سے ملتے ہین۔ تم نے کئی بھولے بھالے مفلس مسلمانون کو ہندو بنا لیا۔ مگر ہم نے اُف تک نہ کی لیکن تمہاری جماعت مین سے اگر ایک ہی ہماری طرف آیا۔ تو شور محشر بپا کر دیا گیا۔ مردون کا ہی حوصلہ ہوا کرتا ہے۔ تم لوگون نے شدہی کے لئے علیحدہ محکمہ قائم کر رکھا ہے۔ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ انتظام نہین۔ تم لوگون نے جب کسی معمولی جاہل مسلمان کو بھی ہندو بنانا ہوتا ہے۔ تو کئی اخبارون مین اشتہار دیتے ہو۔ اور ایسے ایسے دل گداز فقرے لکھتے ہو کہ خواہ نخواہ غصہ آتا ہے۔ پھر ایک پبلک جلسہ کر کے اطراف ہند کے آریہ اکٹھا کر کے اسے بزعم خود شدھ کرتے ہو اور اسلام اور بانی اسلام پر آوازے کستے ہو کیا ہماری طرف سے بھی کبھی کوئی ایسی ذلیل کوشش یا سبکی ہوئی ہے۔

اسی عبدالرب ہی کے معاملہ کو لو۔ یہ ایک بالغ۔ عقیل رفہیم۔ تعلیم یافتہ ہندو جوان تہا وہ لائل پور کے ایک احمدی کارخانہ مین ملازم تہا۔ وہان وہ امن کے شاہزادے خدا کے برگزیدے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابین پڑہتا رہا وہ ایک سعید روح تہی خدا کی رحمت نے اس کو اپنے آغوش مین لیا۔ نور ایمان اس کا رفیق راہ ہوا وہ ظلمات سے نکل کر نور مین آگیا۔ برضا و رغبت خود بلا کسی جبر و اکراہ محض اپنے اصرار سے وہ دار الامان مین آیا سمندر مین ایک قطرہ آجاتا ہے تو وہ جوش مین نہین آتا اسی لحاظ سے امیر المومنین نے شام کے وقت نماز کے بعد اس کی بیعت لی کوئی پبلک جلسہ نہین کیا گیا۔ کوئی لکچر نہین دیا گیا بلکہ یہان کے تمام احمدیان کو بہی جمع نہین کیا گیا وہی جو اتفاق سے نماز کے [illegible] گئے تہے۔ پہر اس کے بعد اخبارون مین خصوصیت سے اس [illegible] امیر المومنین شایع کرنے کی غرض [illegible] ذکر ہو گیا۔ اس پر بہی ہندو بہائیون نے وہ شور اٹہایا وہ جوش دکہایا کہ الامان۔ لائل پور مین اس کارخانہ سے لین دین بند کر دیا۔ ایذا رسانی کے لئے قسم قسم کی تدبیرین کین اور ایسی حرکات کین کہ اگر امام کی تعلیم کا اثر نہ ہوتا تو فساد عظیم ہو سکتا۔ عبد الرب کا باپ یا چچا یہان آیا اُسے ملنے کی اجازت دیگئی۔ ہمارا کوئی مقصد اس کے ساتہہ نہین رہا ہم نے اُسے بڑی فراخدلی سے کہدیا کہ وہ جہان چاہے رہے لیکن اس نیک سلوک مین ان ملکی بہائیون کی بدسلوکی کی انتہا ہو گئی۔

اب سوال تو یہ ہے کہ تم لوگ خود ہی یہ کہتے ہو۔ دین مین جبر اکراہ حرام ہے اور تم نے خود بہی شدہی کا سلسلہ جاری کیا ہوا ہے اب اگر ایک شخص اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوتا ہے تو تم گہبراتے کیون ہو۔ آخر تم نے بہی کئی مسلمانون کو ہندو بنایا ہے یا نہین اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور جو سلوک تم نے کیا اسی طرح مسلمان کرنے لگے یعنے آپس مین لین دین بند کر دیا اور شور و شر مچا دیا۔ تو پہر کیا امن کی زندگی بسر ہو سکے گی۔ آخر تم نے بہی اس ہندوستان مین رہنا ہے اور ہم نے بہی اگر تم شدہی کے لئے باقاعدہ کوششین کر رہے ہو۔ تو جو لوگ بت پرستی اور شرک کی ظلمات سے نکل کر نور کی طرف خود بخود آتے ہین انکو بہی آنے دو۔ اور کسی بہولے بہالے مفلس و قلاش مسلمان کو کافر بنا لینے کا تمہین حق حاصل ہے تو کیا کسی سنجیدہ مزاج عاقل دانا کو کفر کے گڑہے سے نکال لینے کا حق ہمین نہین ہے ضرور ہم پس تم انصاف کرو ہم تم سے انصاف کے امیدوار ہین ہم بدی کے مقابلہ مین بدی نہین کرتے۔ ہم دکہہ کے بدلے دکہہ نہین پہنچاتے ہمین نرمی اور صبر تحمل اور سکون کی تعلیم دی گئی ہے تم بہی ایسا ہی کرو۔ اخیر مین مین ان مسلمان بہائیون کو مخاطب کرتا ہون کہ ہندوؤن کا یہ شور و شر اس نقطۂ خیال سے نہین کہ ایک ہندو احمدی ہو گیا۔ بلکہ محض اس لئے ہے کہ ایک ہندو مسلمان ہو گیا۔ آخر تم بہی مسلمان کہلاتے ہو کیا تمہاری غیرت گوارا کرتی ہے کہ ہماری مخالفت مین یہ یہ تدبیرین کی جائین اور تم خاموش بیٹہے رہو۔ میرا یہ مطلب نہین کہ تم بدی کے مقابلہ مین بدی کرو بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ کچہہ اپنے حفظ امن کا بندوبست کرو۔ کیا تم نہین چاہتے کہ دین اسلام پہیلے کیا تم نہین چاہتے کہ تیس کروڑ دیوتا کے پرستار ایک خدا کے ماننے والے ہون کیا تم نہین چاہتے کہ تمام جہان کے راستبازون کے سردار کے حلقہ بگوشون کی تعداد بڑہے کیا تم اس بات کی آرزو نہین رکہتے کہ دنیا شرک کی تاریک غارون سے نکل کر آفتاب صداقت کے نور سے منور ہو کیا تمہاری یہ تمنا نہین کہ تم ہی روئے زمین پر ایک زندہ قوم کہلاؤ۔ میرے عزیز دوستو! کیا تمہارے دلون مین اس بات کی تڑپ نہین کہ اسلام کا بول بالا ہو اگر ہے تو پہر تم بہی وہی اسلامی غیرت اپنا وہی اسلامی جوش امن اور صلح کے رنگ مین احمدیون کا ساتہہ دیکر دکہاؤ۔ کیونکہ وہ جو خدا کے کامون مین مدد دیتے ہین۔ خدا ان کا ناصر و معین ہوتا ہے وہ جو خدا کے لئے ذلت اختیار کرتے ہین اخیر مین عزت پاتے ہین وہ جو خدا کی راہ مین اپنا غبار اڑاتے ہین ایک وقت آتا ہے کہ ان کا ذرہ ذرہ آسمان شہرت کا ستارہ بنے۔ وہ جو خدا کے خاطر اپنا گہر بار چہوڑتے ہین۔ ضرور ہے کہ اس سے بڑہکر مال و دولت کے وارث کئے جائینگے وہ جو اس فانی مال کو خدا کے نام پر خرچ کرتے ہین۔ لازوال دولت پائینگے اور وہ جو خدا کے کامون مین مرتے ہین۔ زندہ کئے جاوینگے۔

نغمۂ عرفان

بڑے ادب سے یہ عرض کرتا الٰہی تیری جناب مین ہون مَین
کہ نفس سرکش سے تنگ آیا اور اسکے ہاتہون عذاب مین ہون
کیا ہے فوجِ الم نے ڈیرا۔ بڑہے ہے حد سے گناہ میرا
الٰہی پہر بہی ہون بندہ تیرا۔ اگرچہ حالِ خراب مین ہون
جمالِ احمد مین کیا کشش ہے۔ کہ اسکی خاطر یہ کشمکش ہے
کوئی بہی ایسی میری روش ہے۔ کہ حاضر اسکی جناب مین ہون
وطن کے پیارے عزیز بہائی۔ قبول سب کی مجہے جدائی
جبہے دہونی در پہ تیرے رمائی۔ مثالِ ماہی بآب مین ہون
کتابی چہرہ ہے یاد آتا۔ جو اپنے محبوب دلستان کا
دلِ حزیں کا ہے یہ تقاضا۔ ہمیشہ شغل کتاب مین ہون
جو ساز مرزا نے آکے چہیڑا۔ تو سمجہا اسکو عبث بکہیڑا
یہ فہم تیرا؟ یہ ذوق تیرا؟ اور اسپہ مین ہی عتاب مین ہون
نماز مین ہے سرور جتنک۔ نہ پائے اسکو۔ کرے جو بک بک
"یہ ہیتے شاہی" کہے گا کب تک کہ شغلِ چنگ و رباب مین ہون
رضاء دلبر مین چاہتا ہون۔ فقط محبت نباہتا ہون مَین
نہ مین امید ثواب مین ہون۔ نہ مین خیالِ عقاب مین ہون
حضوری اس کی سمجہہ ہے حاصل۔ یہ سخت مشکل ہے سخت مشکل
جہان فرشتون کے جلتے ہین پر۔ وہان پہ مین کس حساب مین ہون
جمال شمس و قمر کو دیکہا۔ تو مہ ارنی زبان سے نکلا
مگر کسی نے مجہے پکارا۔ کہ مین تو این کہ حجاب مین ہون
نماز تیری نہین ہے جہاتی۔ کہ اس سے بوئے ریا ہے آتی
زکوٰۃ تیرا ہے کیا بتاتی۔ جو دل کہے مین عذاب مین ہون
بنایا تو نے وہ بہشتی۔ نہین یہ جنت کی راہ چشتی
تو کہہ رہا ہے ڈبو کے کشتی۔ کہ مین کنار حباب مین ہون
ہے بحث مذہب کی روز باقی۔ کہ صوفی مُلاّن مین سب ہے آتی
تو جام بہر کر پلا او ساقی۔ کہ مین تو شغل شراب مین ہون
تمام چیزین جہان کی دیکہین۔ یہان کی دیکہین وہان کی دیکہین
نتیجہ آخر یہی نکالا کہ مین ہی سب کے جواب مین ہون
جگانے والے جگا چکے ہین۔ بہت سر اپنا کہپا چکے ہین
کچہہ ایسا غافل ہوا ہون اکمل کہ مین بدستور خواب مین ہون

حقیقۃ الوحی یہ رسالہ ۴۴ صفحے کا ڈاکٹر اشرف خان صاحب (علیگڈہ) نے لکہا ہے قیمت نامعلوم۔

ڈاکٹر صاحب نے آریون کے بعض اعتراضون .. .. (قرآن ابتداء عالم مین اترنا چاہیئے تہا اس مین قصے کیون ہین ناسخ منسوخ) کا معقول جواب دیا ہے اور وید کے طریق الہام کے نقص کو بتایا ہے۔ ماسوا اس کے یہ امید کہ آپنے وحی کی کچہہ حقیقت بیان کی ہے صحیح نہین کیونکہ اسمین ڈاکٹر صاحب معذور ہین جب تک کسی پر وحی والہام نہو وہ جو کچہہ بیان کریگا۔ اٹکل پچو ہی ہوگا۔ اس مضمون کو اس زمانے کے ملہم ربانی مرسل یزدانی احمد قادیانی کے سوا کوئی نہین جو پورے طور پر لکہہ سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے معراج کو ایک خواب بتایا ہے۔ یہ بہی اسی کوچہ کی بیخبری کی وجہ سے ہے۔

نیوگ کی پولیٹیکل فلاسفی مولوی غلام رسول صاحب صدیقی گجرانوالہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ہشتم

(سورۃ انعام)

مورخہ ۲۸۔ جولائی ۱۹۰۹ء رکوع نمبر ۱

۱۔ انسان تیز دریا بہتا دیکھ کر دوڑتا چلا آئے کہ اس سے پار نکل جاؤں تو وہ بیوقوف ہے۔

۲۔ کسی شخص نے مرغے کو باز دیکھ پھڑپھڑا کر اذان دیتے دیکھا کہا میرے سامنے اکڑتا ہے۔ میں بھی ایسا کروں گا۔ پھر مرغا ایک دیوار سے دوسری دیوار پر چلا گیا اس نے بھی زقند لگائی۔ تو گر پڑا اور مر گیا۔ یہ حد سے بڑھنے کا نتیجہ ہے۔

۳۔ قرآن نے مثال دی ہے کہ ایک شخص دور سے کلر دیکھ کر اسے پانی سمجھا پانی کے لئے دوڑا جب وہاں تک پہونچا تو کچھ بھی نہ پایا بلکہ پیاس اور بھی بڑھی۔ دیکھو پارہ ۱۸ - الذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً - الآیۃ۔ بعض لوگ غلطی سے جو چیز مفید نہیں اسے مفید سمجھتے ہیں اور سفت کی شیخیاں بگھارتے ہیں۔ جیسے مسلمان آگے قلعہ فتح کرنے پر ناز کرتے تھے اب بعض ایسے ہیں کہ کسی عورت سے ناجائز تعلق میں کامیاب ہوں۔ تو کہتے ہیں ہم نے قلعہ فتح کر لیا۔

۴۔ بد دیانتی یہاں تک بڑھی ہے۔ کہ جو معمار ہیں وہ جان بوجھ کر عمارت ناقص بناتے ہیں پوچھو تو کہتے ہیں ہمارا کام کس طرح چلے اور پھر ہمیں کون بلائے۔ حالانکہ ایسے لوگ ہمیشہ غریب رہتے ہیں۔ غرض انسان جس راہ پر اپنے تئیں ڈال لے اسی کے موافق نتیجہ نکلتا ہے دیکھو حق کو نہ ماننے کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ

نقلب افئدتہم وابصارہم - سمجھ بھی الٹی ہو گئی اور حق کے بیانہ رہے پھر بڑھتے بڑھتے سرکشی میں بہکتا رہتا ہے۔

لو اننا نزلنا الیہم الملائکۃ - یہاں تک کہ اگر فرشتے بھی اتریں۔ موتیٰ کلام کریں تو بھی نہ مانیں۔ بڑے بڑے بدکاروں کو بدی کرتے کرتے نیکی کا خیال اٹھتا ہے یا کسی وقت ان کے دلوں میں بھی نیکی کی تحریک ہوتی ہے اور یہ بھی وجود انکے نزول ملائکہ ..... نہیں مانتے۔

کلمہم الموتیٰ - یہ بھی اکثر لوگوں کو اتفاق ہوتا ہے - کہ خواب میں کچھ ہدایت ہوتی ہے مردہ کچھ ان کو بتاتا ہے مگر پھر بھی نہیں مانتے۔

حشرنا علیہم کل شئ - ہر بدکار کو کسی نہ کسی سزا کے نیچے دیکھتے ہیں مگر پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے

وکذلک جعلنا - ایسے ہی بدکار لوگ پھر بڑھتے بڑھتے انبیاء کے انکار پر کمر باندھ لیتے ہیں۔

شیاطین الانس والجن - بعض اپنے تئیں ظاہر طور پر مقابل کرتے ہیں۔ بعض چھپے رہتے ہیں۔ اور خبیث روحوں کا ان سے تعلق ہو جاتا ہے۔

زخرف القول - ملمع سازی کی باتیں۔

انزل الیکم الکتاب - بدکاریوں کے علم کے لئے فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کی طرف توجہ کرو

مفصلاً - جس میں نیکی بدی کی تفصیل جدا جدا دی ہے۔

الا الظن - اکثر لوگ اپنی اٹکل بازی سے نیکی بدی کی تشریح کرتے ہیں اور یہ بالکل غلط ہے۔

مورخہ ۲۹۔ جولائی ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱ و رکوع ۲)

فکلوا - جس طرح ایک جانور خاموش مالک کے آگے گردن رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے مولیٰ کے آگے سر رکھ دے چونکہ جانور پر مولیٰ کا نام لیا جاتا ہے اس لئے ہمیں اس ذبح میں ایک تعلیم حاصل کرنا چاہئے۔

حرمت کے چار قسمے ہیں - ایک وہ حرام ہے جو انسان کی جان کو ہلاک کر دے مثلاً مردار

دوم - وہ جو اخلاق میں شہوت و غضب کو بڑھائے۔ مثلاً سور۔

سوم - وہ جو طبعی قوتوں کو برباد کرے مثلاً لہو جس کی زہر تشنج - استرخاء پیدا کرتی ہے جو

چہارم وہ جو غیر اللہ کے نام کا استعمال کرتی ہیں - ان میں آلہیات کے سمجھنے کی قوت نہیں رہتی۔

وذروا ظاہر الاثم وباطنہ - گناہ دو قسم کے ہیں - ایک ظاہر کسی کا مال چرا لیا دکھ دے دیا - جھوٹ بول لیا - ایک باطن یعنی مخفی گناہ - مثلاً کینہ - بغض - حسد - تکبر دوسرے کی تحقیر - حرص - کفر - بعض لوگ خدا کے منکر ہیں بعض منکر نہیں - مگر ان کی پروا نہیں کرتے - بعض اس خدا کے برابر کسی اور کو بھی قرار دیتے ہیں - اور مثال دیتے ہیں کہ جیسے بادشاہ کے پاس بغیر وزیر نہیں جا سکتے ویسے ہی خدا کے حضور بغیر وسائط نہیں جا سکتے - یہ مثال غلط ہے کیونکہ بادشاہ بوجہ بشریت و عدم اطلاع معذور ہے مگر خدا تو سب کی سنتا ہے چھت کے لئے بے شک سیڑھی کی ضرورت ہے - مگر خدا تو اقرب سے اقرب ہے۔

ان الذین یکسبون - اب عام اصول بتلاتا ہے کہ جو گناہ کرے اس کے نتائج ضرور بھگتیگا۔ جن لذتوں کے لئے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بن جاتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ عفو نہ کرے۔

لیجادلوکم - مثلاً چوہڑے کہتے ہیں کہ خدا کی ماری حرام اور تمہاری ذبح کی ہوئی حلال - حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے - ایک معبود کے نام پر کشتہ ہے۔

میتاً - اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً - میں اس کی تفسیر ہے -

جب تک انسان خدا کی فرمان برداری کی تہ کو نہیں پہنچتا - مردہ ہی ہوتا ہے - لیکن جوں جوں خدا کی عظمت و جبروت کو سمجھتا ہے زندہ ہوتا جاتا ہے -

جعلنا لہ نوراً	عقل و سمجھ و سچائی و کتاب الٰہی کا علم - لوگوں میں بھی اس کا
یمشی بہ فی الناس	ذکر کرتا ہے - ایسے بھی لوگ ہیں - جو افراد قوم - ملک کی بہتری تو
فی الظلمات	کیا اپنی بہتری کو بھی نہیں سمجھتے - ماسوروں کی طرح زندگی بسر کرتے

ہیں۔

یلبس بخارج منہا۔ ہر روز ضرور سوچو کہ بہ نسبت کل کے تم نے خدا سے نزدیک ہونے یا مخلوق پر شفقت کرنے مین کیا ترقی کی تا سمجھ آئے کہ ظلمات سے نور مین یعنے بے تمیزی سے تمیز مین کہاں تک پہونچے۔ رسول کریم نے فرمایا ہے کہ من استواہ یوماہ فہو مغبون۔

پس تم ضرور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ اور ایک پہچان "نبوت" کی بتلائی ہے۔ وہ یہ کہ اکابر جو ہوتے ہین وہ انبیاء سے قطع تعلق کرنے والے ہوتے ہین۔ تم خدا کی بڑائی کے لئے وعظ کرو۔ امیر تمہارے بھی دشمن ہوجاوین گے۔

میرے سامنے کسی نے سوال کیا۔ کیشب۔ دیانند۔ سرسید۔ مرزا صاحب۔ چارون اصلاح کے مدعی ہین۔ ان مین کیا فرق ہے۔ مین نے کہا یہی کہ اکابر صرف مرزا صاحب کے دشمن ہین۔

حتی نؤتی۔ ہم کو بھی الہام ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے زمیندار مالگزاری وصول کرنے والے کو کہے اگر بادشاہ نے یہ روپیہ لینا ہے تو وہ خود کیون میرے گھر نہین آتا

مورخہ ۲۱ - جولائی سنہ ۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۲)

۱۔ اللہ تعالیٰ دلون کی پہچان کا ذکر کرتا ہے۔ (۲) بعض صحبتین۔ مکان۔ دوست ایسے ہوتے ہین۔ کہ ان سے تعلق بدی کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ (۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجلس مین ستر بار سے زیادہ استغفار فرماتے تھے تاکہ قلب پر رین تک بھی نہ آئے۔ (۴) استغفار بہت ضروری ہے ورنہ رین پڑھتے پڑھتے ختم نہ قفل تک نوبت پہونچتی ہے۔ (۵) جو لوگ ہدایت پانے کے قابل ہوتے ہین وہ حق بات کے سننے کے لئے ہر وقت بشرح صدر تیار ہوتے ہین۔ جیسے ابراہیم نے اسلم کے جواب مین اسلمت کہا۔

یصعد فی السماء۔ پہاڑ مین ڈھلوان۔ تنگ راستہ (خاردار جھاڑیون سے پُر) پھر اس مین بلندی پر چڑھنا پڑے۔ تو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس آدمی کا حال ہے۔

لا یؤمنون۔ اضلال ان کا ہوتا ہے۔ جن کا سینہ حق بات کے سننے سے تنگی کرے۔

یذکّرون (آیتین کہ دن امری) لہم دار السلام۔ احکام الٰہی کے ماننے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو دنیا مین قبر مین۔ قیامت مین۔ پلصراط مین۔ جنت مین سلامتی کا گھر ملتا ہے۔ پھر خدا اس مومن کا والی ہوجاتا ہے۔

ھو ولیھم۔ ایسے مومن پر خواہ کس قدر مصیبتین آئین۔ وہ سلامتی کے ساتھ نکل جاتا ہے وہ ظلمات سے بتدریج نکلتا رہتا ہے۔ کئی قسم کی ظلمتین ہین۔ (۱) ظلمت جہل (۲) ظلمت رسم وعادت (۳) ظلمت حُبّ (حبک الشی یعمی ویصم) (۴) ظلمت افلاس و دولت۔ (۵) ظلمت مجلس (۶) ظلمت شرک (جس نے عیسائیون کی عقل دین کے بارے مین باوجود اس درجہ ترقی صنعت وحرفت کے ماردی ہے)

ربنا استمتع بعضنا ببعض۔ امراء سے روپے لئے۔ غریبون نے اس کے معاوضے مین ان کے کام کئے۔

یکم۔ اگست سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

انسان مین دو قسم کے قوے ہین۔ ایک جن پر مقدرت ہے انسان کو۔ دوم جن پر کوئی مقدرت نہین۔

پہلی قسم کے متعلق شریعت ہے۔ دوسری کے متعلق ہرگز نہین اگر کوئی شریعت اس کے بارے مین حکم دے تو وہ شریعت جھوٹی ہے۔ دیکھ لو۔ رنگ قد۔ اندرونی پھوڑون پڈیون کے بارے مین کسی شریعت حقہ نے حکم نہین دیا۔ ان مشرک قومون نے ایسے مسئلے گھڑے ہین۔ مثلاً عیسائی کہتے ہین "تین خدا ہین مگر ایک ہے"۔ اس بات کو کوئی انسانی عقل باور نہین کرسکتی۔ بت مین منتر پڑھنے کے بعد خدا آجانے کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے۔

زبان دونون قسم کے قوی کا مظہر ہے۔ کھٹے کو میٹھا نہ کہیگی مگر خدا کو گالیان دلوالو۔ اسی اخری قدرت وتصرف کے متعلق اصلاح کے لئے اللہ رسول بھیجتا ہے۔ چنانچہ اس رکوع مین جن وانس۔ امراء اور غرباء دونون کو مخاطب کرتا ہے۔

رسل منکم۔ تم ہی مین سے رسول ہوئے۔ انبیاء امراء بھی ہوئے ہین۔ جیسے سلیمان غرباء بھی۔ جیسے یحییٰ علیہ السلام۔

برہمو سلسلہ رسالت کے منکر ہین وہ تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہین اور ان کا عقیدہ ہے کہ انبیاء نے یہ کہنے مین کہ ہمین خدا سے وحی ہوئی ہے۔ دروغ مصلحت آمیز سے کام لیا ہے۔ پھر وہ ملائکہ کے منکر ہین۔ نہایت لطیف پیرایہ مین اس اعتقاد کو انہون نے شرک عظیم قرار دیا ہے۔ گویا تمام قسم کی نیکی کی تحریکون کے مخالف ہین۔

غرتھم الحیوٰۃ الدنیا۔ دنیا نے ان کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی کھانا طلب کرتا ہے۔ پھر اس مین غضب پیدا ہوتا ہے۔ پھر حرص۔ چنانچہ ایک پستان چوستا دوسرے پر ہاتھ رکھتا ہے اور اپنے دوسرے بھائی سے بیر پیدا کر لیتا ہے۔ پھر غضب کے ساتھ ساتھ حب بھی بڑھتی جاتی ہے۔ یہ سب قوت بہیمی کے کرشمے ہین۔ پھر شہوت مین ترقی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہم نوجوانون کے ہر روز آنیوالے خطوط مین پڑھ رہے ہین۔

غرض کھانا۔ پینا۔ بغض عداوت۔ حُبّ۔ شہوت۔ حرص تو پہلے قبضہ جما لیتے ہین اور انبیاء کی تعلیم اور عقل بعد مین آتی ہے۔ پھر یورپ۔ امریکہ کے لئے تو اور بھی مشکل ہے وہ جب ہوش سنبھالتے ہین اور دیکھتے ہین کہ کسی انسان کو خدا بنایا گیا ہے تو وہ ایسے لغو عقیدے کو دیکھکر (ہوش آتے) مذہب ہی کو ایک لغو اور جھوٹی چیز خیال کرتے ہین کیونکہ ان کے سامنے توحید کی پاک تعلیم نہین آئی۔ پھر موجودہ ساز وسامان رہائش کچھ کم غافل کرنے والا نہین۔

غافلون۔ جب تک خدا کی طرف سے غافلون کو خبردار کرنے والا آنہ جائے۔ عذاب نہین آتا۔

ان یشاء یذہبکم چاہین تو کسی قوم کو تباہ کردین۔

یستخلف۔ ایک قوم چلی جاتی ہے۔ دوسری قوم اس کی جانشین ہوتی ہے ان کا بٹا خلیفہ کہلاتا ہے۔ آدم کی خلافت کے مسئلے پر اس آیت سے روشنی پڑتی ہے) جس پر اللہ اپنے اوامر ونواہی بھیجتا ہے۔

مکانتکم۔ اپنی پوری طاقت پورے زور سے کام کرو۔ پھر دیکھو انجام بخیر کس کا ہوتا ہے۔ ایک طرف ایک بے کس بے بس انسان ہے۔ دوسری طرف تمام امراء ورؤسا پھر

دیکھو کس تحدی سے کہا جاتا ہے تم پورا زور لگالو۔ یہ نبی کی نبوت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

مورخہ ۲۔ اگست سنہ ۹ء

(بقیہ رکوع ۳)

وجعلوا للّٰہ ۔ جو لوگ شریعت کی پروا نہیں کرتے انہیں بھی کسی نہ کسی اصل یا رسم پر چلنا ہی پڑتا ہے۔ پس انسان کیوں شریعت کا پابند نہ ہو جسکی پابندی مثمر ثمرات کثیرہ و برکات متعددہ ہے۔

ایک شخص کو جو قرآنی احکام کی تعمیل کو بہت بھاری سمجھتا تھا۔ میں نے قائل کیا۔ کہ تم جب سررشتہ کے ملازم ہو اس کے پھر میونسپلٹی کے قوانین کے پھر گورنمنٹ کے قوانین کے ماتحت ہو۔ کیا ان سب کا حجم قرآن سے زیادہ نہیں اس پر اس نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ ورنہ میں نے اسے کہنا تھا۔ تم نیچر کے ذرے ذرے کے قوانین کے ماتحت ہو۔ قرآن کریم نے کیا لطیف فرمایا ہے۔ ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا ۔ لا تنفذون الا بسلطن۔

غرض جو لوگ شریعت کو چھوڑتے ہیں۔ وہ اس سے دو چند سہ چند رسوم کی مشکلات میں پھنستے ہیں اور دکھ اٹھاتے ہیں۔

وجعلوا للّٰہ ۔ دیکھئے زکوٰۃ نہ دی۔ تو کس گمراہی میں پڑے

لشرکائنا ۔ ہمارے قرار دادہ یا خدا فرماتا ہے ہمارے شرکاء۔

یصل الی شرکائہم ۔ خدا کا حصہ بھی انہی مہنتوں کو دیدیا جاتا ہے۔

قتل اولادہم ۔ ہندوؤں میں ایسے کئی معاملات ہوتے ہیں۔ ایک مہنت آیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ کہ ہم ماس کھاتے ہیں اور ماس ہی تمہارے بیٹے کا۔ شرط یہ ہے۔ کہ قیمہ بناتے ہوئے خوشی کے گیت گاؤ۔ اس پر معتقدین نے ایسا کیا ہے۔ پھر تم نے سنا ہوگا کہ یہ فلان بزرگ کا توشہ ہے اس میں فلان فلان آدمی شریک نہیں ہوسکتے

لایذکرون اسم اللّٰہ علیہا ۔ بلکہ جے دیوی کہتے ہیں۔

مورخہ ۳۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۴ و ۵)

معروشت ۔ چھتری والے جیسے انگور کی بیل۔ گلو کی بیل۔

غیر معروشت ۔ جن کی بیل نہیں ہوتی۔ مثلاً گلاب۔ چنبیلی۔ انب۔ سنگترہ۔ کھجور۔

مختلفاً اکلہ ۔ چاول کا مزہ اور ہوتا ہے۔ باجرے اور مکی کا اور۔

والزیتون ۔ مثلاً بادام۔ اخروٹ اور چکنائی والے درخت۔

لاتسرفوا ۔ خطاکاری مت کرو۔ یعنی کمانا اور کھانا۔ مگر بھوکوں کا خیال نہ کرنا۔

حمولۃ ۔ لادو جانور (۱) جو سواری کے قابل ہیں (۲) باربرداری کے لائق (۳) ہل جوتنے یا کنوان چلانے کے لئے۔

فرشاً ۔ وہ جانور جو چلے اور زمین کو لگے۔ مثلاً بھیڑ بکری۔ خرگوش

علی طاعم یطعمہ ۔ شرفا میں جو کھائی جاتی ہیں ان میں کوئی حرام نہیں سوائے ......

دماً مسفوحاً ۔ خون ہر ایک عضو کو ہلاک کرتا ہے اور اس میں زہر ہوتی ہے۔

لحم الخنزیر ۔ کیونکہ اس سے شہوت۔ غضب۔ آلہیات سے دوری ہوتی ہے

خنزیر خور قوموں کو دیکھ لو۔

مورخہ ۴۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۵)

جزیناہم ببغیہم ۔ جس طرح بیمار انسان کو بعض پرہیز کرنے پڑتے ہیں اور وہ وقتی بات ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہودی قوم پر ایک وقت وہ تمام چیزیں حرام کر دی تھیں جن کے ناخن تھے اور منجملہ ان کے اونٹ بھی تھا۔ اور ان کی چربیاں سوائے پیٹھ کی چربی کے یا جو انتڑیوں سے ملی ہوئی ہو یا ہڈی سے لگی ہوئی۔ یہ سب مناہی صرف وقتی تھی۔

سیقول الذین اشرکوا لو شاء ما اشرکنا ۔ اس اعتراض کے مفصلہ ذیل جواب دئے گئے ہیں۔ (۱) اشرکوا کہا (۲) کذب الذین من قبلہم (۳) ذاقوا بأسنا (۴) فلو شاء لہدٰکم اجمعین (۵) ہلم شہداءکم الذین یشہدون (۶) لایؤمنون بالاخرۃ (۷) وہم بربہم یعدلون۔

قل ہل عندکم من علم ۔ یعنی کبھی اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت سے تمہیں کان سے پکڑ کر نیکی سے روکا ہے۔ یا بدی کی طرف چلایا ہے۔ اگر ایسی بات ہے۔ تو ثبوت پیش کرو۔

۵۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۶)

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ اول جو دوسرے لوگوں کی تجارت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کی باتوں کو مانتے ہیں۔ دوم وہ جو اپنے تجربے اور اپنی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ عقلمندی کا کام یہ ہے۔ کہ جو صداقتیں دنیا میں تسلیم ہوئی ہیں۔ ان کو مان لیں۔ پس انبیاء علیہم السلام کی کتابوں سے (جو صداقتوں اور تجربوں کا مجموعہ ہیں) ضرور فائدہ اٹھاؤ۔

الا تشرکوا بہ شیئاً ۔ شرک چار قسم ہے (۱) شرک فی الذات (۲) شرک فی الصفات ۔ (۳) شرک فی الافعال (۴) شرک فی التعظیم ۔ یہ چوتھا شرک عام ہے۔

ولا تقتلوا اولادکم ۔ (۱) ایسی دوا کھانا کہ حمل گر جائے (۲) دختر کشی (۳) اولاد کی پروا نہ کرنا۔

ما ظہر منہا ۔ زنا۔ چوری۔ ڈاکہ۔ گالیاں۔

وما بطن ۔ کینہ کپٹ۔ بغض۔

لا نکلف اللّٰہ نفساً الا وسعہا ۔ اللہ تعالےٰ انسان کو کوئی ایسا حکم نہیں دیتا۔ جو اس کے لئے موجب تکلیف ہو۔

مورخہ ۷۔ اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۷)

الکتاب ۔ کتاب بہت سی چیزوں کی جامع کو۔ کتیبہ لشکر کو بھی اسی واسطے کہتے ہیں

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو کتاب فرمایا ہے۔ کہ اس مین تعلیم اور دفع شبہات کے لئے ایسے لشکرین موجود ہیں جو شبہات مٹانے کے لئے بہت ہین۔

مبارک۔ اپنی برکتون مین بڑہتی رہیگی۔ برکہ کا لفظ جس کے معنے حوض کے ہین اسی سے نکلا ہے۔

یہان سورہ انعام کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

سورۂ اعراف

مورخہ ۸۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع ۸)

المص۔ انا اعلم۔ صادق القول۔ صادق الوعد

ما انزل الیکم۔ صرف نبی کریم پر انزال نہین ہوا۔ بلکہ کم ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی اس نعمت سے سرفراز ہوئے۔ گویا ان کی طرف ہی نازل ہوا۔

دعواہم۔ ان کا عذر۔

بایاتنا یظلمون۔ آیات سے مراد ہے۔ اللہ کے پاک انسان۔ اللہ کا پاک کلام ساری دنیا۔ اور نشانات نبوت۔

مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۰۹ سنہ ۶

(رکوع ۹)

بنو عامر۔ کعبہ کا طواف ننگے ہوکر کرتے تھے۔ یہ سمجھ کر کہ جن کپڑون مین ہم نے گناہ کئے ہین۔ ان کے ساتھ کیسے طواف کرین۔ اس لئے ان دو رکوعون مین لباس کے متعلق ذکر آئیگا۔

اسجدوا لآدم۔ یاد رکھو آدم کا ولد بھی آدم ہی ہے۔

الی یوم یبعثون۔ یعنی وہ وقت جب انسان خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے از سرنو زندہ ہوتا ہے اور شہوت۔ غضب کے ساتھ مقابلہ کرکے فتحمند ہو جاتا ہے

من المنظرین۔ یہ قابل غور ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ یبعثون نہین فرمایا۔ پس اگر یوم یبعثون سے قیامت مراد ہو۔ تو بھی کوئی حرج نہین۔

من شمائلہم۔ آگے۔ پیچھے۔ دائین بائین کا ذکر کیا۔ مگر اوپر کا ذکر نہین پس انسان یہ نہ سمجھے۔ کہ شیطان سے گھر گیا۔ بلکہ آسمانی فضل اور خوف الٰہی کی جانب شیطان سے بحمد اللہ خالی ہے۔

مورخہ ۱۰۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع ۱۰)

تین قسم کے لباس ہین۔ (۱) یواری سواٰتکم (۲) وریشاً وہ لباس جو کہ جمعہ کے دن عید کے دن۔ یا ہون شادیون کے موقعہ پر لیا جاتا ہے۔ یعنی زینت کا لباس (۳) تقیکم بأسا جو لڑائی سے تمکو بچائے لباس الحر والبرد لباس التقوٰی۔

من الجنۃ۔ جنت سے باغ سے۔

وجوھکم۔ اپنی ساری توجہ۔

حق علیہم الضلالۃ۔ اس فرد جرم لگنے کے اسباب ہین (۱) ماں باپ بد کار ہون۔ خوراک حرام کی۔ پرورش بدکارون مین صحبت بد۔ نذ ابری۔ حرام کھانا۔

مورخہ ۱۱۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع نمبر ۱۱)

صرف معمولی ترجمہ کیا۔

مورخہ ۱۲۔ اگست ۹ سنہ ۶

(رکوع نمبر ۱۲)

جمل۔ اونٹ کو بھی کہتے ہین۔ اور جہازاور بڑی کشتیون کے موٹے رستے کو بھی۔

عملوا الصالحات۔ دجال نے اس شبہ کو بہت بڑھایا ہے۔ چنانچہ پولس کہتا ہے کہ شریعت انسان کو کمزور ثابت کرنے کے لئے آئی ہے یہ بالکل غلط ہو غلطی پر ہین وہ لوگ جو کہتے ہین۔ قرآن پر عمل نہین ہو سکتا۔ لوگ قرآن کے احکام سے بڑھکر نہایت ہی معاملات پر اپنی سوم پر عمل کرتے ہین۔ اسلام نے تو شادی کو ایجاب و قبول اور غمی کو جنازہ اور انا للہ پر ختم کر دیا ہے۔ اور لوگون کو ان دونون امور مین جو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ کہتے ہین۔ شریعت پر عمل مشکل ہے اور شادیون کے لئے تو اپنی زمینون تک رہن کر دینے سے نہین جھجکتے پس کیا خدا کے نام کچھ دینے کا حکم ناقابل برداشت کہا جا سکتا ہے۔

من غل۔ دنیا مین دوزخ ہے کسی کا حسد و بغض۔

اہل جنت وہ ہین۔ جن کے سینے دنیا مین بھی بغض و کینہ سے صاف رہتے ہین۔

نودوا۔ آواز دی جائیگی۔ عیسائی سوال کرتے ہین کہ نجات فضل سے ہے یا عمل سے۔ اگر فضل سے ہے تو عملون کی کیا ضرورت ہے۔ اگر عمل سے ہے تو پھر درخواست فضل کیسی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ قرآن شریف سے تین باتین معلوم ہوتی ہین۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ لا یمسنا فیہا نصبٌ۔ یہان تو فضل کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک یہ آیت ہے۔ اورثتموہا بما کنتم تعملون۔ فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ عمل سے وارث جنت ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے۔ قد افلح المؤمنون جس کے اخیر مین ہے۔ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس اس سے معلوم ہوا کہ ایمان سے انسان وارث جنت بنتا ہے۔ تطبیق دینے سے اصل معاملہ کھلتا ہے۔ کہ تینون ضروری ہین۔

نجات تو فضل سے ہے۔ لیکن فضل کا جاذب ایمان۔ جیسے ہم ایک مکان میں ہیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ روشنی آئے تو ضرور ہے کہ روشندان کھول لیں۔ روشنی فضل ہے۔ مگر فضل نہیں آتا۔ جب تک فضل کا جاذب نہ ہو۔ پھر جیسا کسی کا ایمان ہوتا ہے۔ ویسے ہی اس کے عمل ہوتے ہیں۔ پس نجات کے لئے ایمان۔ عمل اور فضل تینوں ضروری ہیں۔

عوجاً۔ اللہ کی راہ میں شبہات نکالتے ہیں۔ چاہتے ہیں اس راستہ کے لئے کوئی ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے۔ دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ بعض آدمی جھوٹ بولتا ہے۔ احکام شریعت کا پابند نہیں۔ پھر جنت چاہتا ہے گویا ٹیڑھا رہ کر۔ پھر ان انعامات کا وارث ہونا چاہتا ہے۔ جو سچے مسلمانوں کے لئے ہیں۔

وعلى الأعراف۔ اعراف کے متعلق مفسرین کو مشکل پیش آئی ہے۔ معتزلہ کہتے ہیں۔ منزلۃ بین المنزلتین۔ یعنے دوزخ اور بہشت کے درمیان جگہ ہے۔ اہل سنت کا یہ خیال نہیں۔ صوفیوں نے اسے خوب حل کیا۔ وہ کہتے ہیں اعراف میں عارف لوگ ہوں گے۔ جو دوزخیوں بہشتیوں کا تماشا دیکھ رہے ہوں گے۔

اعراف۔ کہتے ہیں اونچی جگہ کو۔ گویا وہ اونچی جگہ پر بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہوں گے۔

مورخہ ۱۴۔ اگست ۹ء

(رکوع ۱۴)

جمعکم۔ تمہارا مال۔

ما کنتم تستکبرون۔ وہ جو تمہارے تکبر کا بڑا ذریعہ ہے۔ خدمتگار۔ بھائی بند

ادخلوا۔ داخل ہو۔ کہنے والے اصحٰب الاعراف ہونگے۔

لا خوف علیکم۔ سب سے بڑا خوف تو حشر میں ہوگا۔ جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔

الذین اتخذوا۔ یہ کافرین کی تعریف ہے۔

لهواً۔ جو غافل کر دے۔ ایسا وظیفہ بھی لہو ہے۔ جس کو پڑھتے پڑھتے لوگ فرض قضا کر دیتے ہیں۔

لعب۔ جو بے حقیقت ہو۔ یہ مرض آجکل بہت زور پر ہے۔ لوگ دین کو بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ کسی حق کے لینے کے لئے وکیل سے مشورہ لیتے ہیں۔ پہلے یہ دریافت نہیں کر لیتے۔ کہ شریعت میں جائز ہے یا نہیں۔

ننسٰھم۔ آج ہم ان کو ترک کرتے ہیں۔

ینظرون۔ انتظار کرتے ہیں۔

تاویلہ۔ بہت سے الفاظ کے قرآن کریم میں اور معنے ہیں۔ مخلوق میں اور معنے۔ مثلاً کلمہ کا لفظ ہے اس کے معنے کرتے ہیں لفظ وضع لمعنیً مفرد جو محتمل صدق و کذب نہ ہو۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

تمت کلمة ربك صدقاً و عدلاً۔ یہاں کلمہ کی صفت عدل فرمائی ہے۔

الا اصدق کلمة قالها لبید۔ الا کل شئ ما سوی اللہ باطل

اسی طرح قرآن شریف میں "علم" کے اور معنے ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اور عام طور پر علم موجب کبر ہے۔

اسی طرح تاویل کے معنے لوگ ہیر پھیر کر اپنے مطلب کے مطابق بنا لینے کے کرتے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں۔ انجام۔ حقیقت۔ اصلیت کے معنے ہیں۔ چنانچہ سورۂ یوسف میں ہے۔ ھذا تاویل رویای۔ اور ایک جگہ آیا ہے۔ ولما یأتھم تاویلہ۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ وما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ یعنی اس کی حقیقت کو۔ پس یہاں معنے ہیں کہ لوگ چاہتے ہیں۔ عذابوں کے نتیجے ظاہر ہوں۔ مگر جس روز انجام ظاہر ہوگا۔

مورخہ ۱۵۔ اگست ۹ء

(رکوع ۱۴)

فی ستة ایام۔ چھ وقتوں میں۔ ۲۴ گھنٹے کا دن مراد نہیں اس کی تفسیر ہمارے حضرت صاحب نے خوب لکھی ہے۔ ہر چیز کی تکمیل چھ مراتب کے طے کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ مثلاً انسان پہلے نطفہ پھر علقہ۔ پھر مضغہ۔ پھر لحماً پھر کسونا اللحم عظاماً۔ ثم انشأناہ خلقاً آخر۔

میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ انگریزوں کو شریعت سے تعلق نہ تھا۔ مگر انہوں نے تک چھ درجے تکمیل کے لئے رکھے ہیں۔ زمین کو پہلے درست کرنے۔ پانی دینے۔ بیج ڈالتے ہیں۔ دو دن میں یہ کام ہوتا ہے اور چار دن سے بعد بیج اگتا ہے۔ کل چھ دن ہوئے۔

قرآن کریم میں یوم بہت معنوں میں آیا ہے۔ ایک آن۔ بارہ گھنٹوں سے لے کر سال ہزار سال۔ پچاس ہزار برس تک کے معنوں میں آیا ہے۔ مطلق وقت کے معنوں میں بھی جتنے میں وہ واقعہ ہو گیا۔ جیسے یوم حنین۔ ذکرھم بایام اللہ۔

استوی۔ کے معنے ہیں ٹھیک۔ یعنے اس کے تخت سلطنت میں کوئی نقص نہیں پھر تمام کائنات کا وراء الورے اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اس لئے اس کے معنے علا بھی درست ہیں۔ بعض نے کہا ہے معنے ظاہر ہیں۔ مگر اس کی کیفیت معلوم نہیں۔ اس کی مثال سنئے جیسے بیٹھنا۔ اب جیسا جیسا کوئی موصوف ہو ویسے ویسے معنے ہوں گے۔

مثلاً میں بیٹھ گیا۔ (۲) دیوار بیٹھ گئی (۳) ساہوکار رہا اب بیٹھ گیا۔ (۴) ہندوستان کے تخت پر یورپ کا بادشاہ بیٹھا ہے۔ (۵) فلاں شخص کی محبت یا اس کا کلام یا بغض فلاں کے دل میں بیٹھ گیا۔ یہ سب "بیٹھے" الگ الگ معنے رکھتے ہیں۔ پس اسی طرح استویٰ تو عام ہے۔ مگر اللہ کا استوا ایک خاص شان رکھتا ہے وہ لیس کمثلہ شئ ہے۔ پس استوا بھی لیس کمثلہ ہے۔ خدا کی ہر صفت کا یہی حال ہے۔

حثیثاً۔ لگاتار۔ مثلاً یہاں رات آتی ہے تو دوسری بالمقابل جگہ میں صبح کی تیاری ہے اسمیں اشارہ ہے۔ کہ ظلمت کے بعد نور۔ فترت کے بعد نبوت کا وقت آتا رہتا ہے

ادعوا۔ تمام صفات کو بیان فرما کر دعا کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس زمانہ مین تمہارے لئے دعا کا میدان وسیع اور خالی ہے۔

(۱) بعض خدا کے منکر ہین (۲) بعض خدا کو مانتے ہین۔ مگر اس کے متصرف ہونے کے قائل نہین۔ (۳) بعض دعا کے قائل ہین۔ مگر اسباب پرستی مین منہمک ہین۔

پس تم کامل امید۔ کامل یقین۔ کامل مجاہدہ سے دعا مین لگے رہو۔ اور دعاؤن مین لفظ رب کا بہت استعمال کرو۔

خفیۃ۔ چلتے بیٹھتے بات کرتے کتاب پڑھتے سب حالات مین۔

انہ لایحب المعتدین۔ ایک شخص نے بلند آواز سے دعا کی۔ تو رسول اکرم نے فرمایا۔ لاتدعون اصم ولا غائبا۔ ایک شخص نے دعا کی کہ جنت مین ایسے ایسے کوٹھے مجھے دے۔ آپ نے فرمایا۔ جنت مانگو۔ حد سے نہ بڑھو۔

ان رحمۃ اللہ۔ قبولیت کے لئے فضل کی ضرورت ہے۔ وہ محسنون کے قریب ہے۔ پس تم محسن بن جاؤ۔

یرسل الریح۔ زمانہ اشاعت نبوت۔ (۱) وہ وقت ہوتا ہے۔ جو ... ہو رہا ہو رکتا ہے۔

ثقالاً۔ دقت سے۔

مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء

(رکوع ۱۵)

مالکم من الٰہ غیرہ۔ یہ تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین

اخاف علیکم۔ اس قوم مین شفقت ہے۔ خوف اندازیت کی ... ہوتی ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم طائف گئے۔ ایک ... نے کہا۔ مین چند باتین پہنچانی چاہتا ہون اس نے کہا اکیلا کیون سنون سب کو بلاتا ہون اس کے بعد وہ چند بدمعاش اکٹھے کر لایا۔ جنھون نے آپ کو دکھ دیا۔ آپ سر سے پیر تک لہولہان ہوگئے۔ آپ فرماتے ہین۔ بارہ کوس تک مجھے پتہ نہین لگا کہ مین کدہر جاتا ہون ایک فرشتہ نے کہا کہ حکم ہو تو طائف کو تباہ کر دین۔ فرمایا یہ قوم نادان ہے۔ اگر مجھے رسول اللہ جانتے تو ایسا نہ کرتے امید ہے یہ نہین تو ان کی اولاد مسلمان ہو جائے گی۔ زید بن حارث ساتھ تھے وہ کہتے ہین طائف والون نے بارہ کوس کے بعد پیچھا چھوڑا۔ آگے باغ تھا باوجود مخالفت کے انہون نے اپنے نوکر کے ہاتھ انگور بھیجے۔ جب اس نوکر نے انگور آپ کے آگے رکھے۔ تو آپ نے اللہ کا نام لے کر انگور اٹھایا۔ جس پر اس نے تعجب کیا۔ آپ نے وعظ شروع کیا اس نے کہا ایک یونس نبی گذرا ہے ہمارے ملک مین فرمایا وہ میرا بھائی تھا۔ اس پر وہ مسلمان ہوا۔

الملاء۔ جو اشراف بنے پھرتے تھے۔

رسول من رب العالمین۔ سارے جہان کے پروردگار نے مجھے منتخب کر کے بھیجا ہے۔ کیا مین گمراہ ہو سکتا ہون۔

مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۳۶ء

(رکوع ۱۶)

اعبدوا اللہ۔ ایک تعظیم اپنی اٹکل پر ہوتی ہے اور ایک خدا کے حکم کی ماتحت انبیاء آخر الذکر تعظیم کی تعلیم لاتے ہین۔ کہ ہر حرکت وسکون ہر قول وفعل خدا کے حکم کی ماتحت ہو۔

الملاء۔ ملاء وہ لوگ جن کی بات دل کے اوپر گہرا اثر کرے کیا معنے ان کے کہنے کا اثر پڑے اور رعب پڑ جائے دنیا مین چار قسم کے لوگ ہین۔ علماء۔ فقرا۔ امرار۔ عوام۔ یہ سب امراء ہی کی ماتحت ہونے ہین اور یہی انبیاء کا مخالف گروہ ہے۔

لیس بی سفاہۃ۔ سوائے نبی کے کوئی ایسا نرم جواب نہین دے سکتا۔

مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۳۶ء

(رکوع ۱۷)

سورہ اعراف مین نبوت کی بحث ہے اور اس بات کے نظائر پیش کئے ہین کہ راستبازون کی مخالفت کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ عدن سے لیکر مغربی طرف عرب کے ثمود قوم رہتی تھی جس قدر لوگ انبیاء سے دور ہوتے چلے جاتے ہین انہین اختلاف بڑہتا جاتا ہے اور جس قدر قریب ہوتے ہین انہین اتفاق ہوتا جاتا ہے مثلاً فلاسفر انہین عجیب عجیب اختلاف ہوتے ہین۔ نبیون مین یہ بات نہین۔ اسی لئے سب کی تعلیم اصولاً ایک ہی ہے۔

اسی واسطے اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ۔ ہر نبی کی تعلیم لکھی ہے۔ ہین

تنحتون الجبال۔ اس زمانے مین بھی امیر لوگ گرمیون مین پہاڑون پر چلے جاتے

نعقروا۔ یہ ان کے کفر کا ثبوت ہے۔

عتوا عن امر ربہم۔ قرآنی محاورے مین نہی بھی امر ہی آجاتی ہے۔ لاتمسوھا بسوء لہٰذا۔ کنا نہ کرنے سے پھر سرکشی۔

جٰثمین۔ مرغی جب زمین کرید کر اپنا سینہ رکھدیتی ہے تو اسے جثم کہتے ہین۔

تنحتون الجبال۔ اس کی سزا مین تین باتین فرمائین۔ (۱) اس قوم کو ہلاک کردیا (۲) انہا لبسبیل مقیم۔ عذاب دیا۔ پھر عذاب کا نشان قائم کیا (۳) کوئی نہین چاہتا کہ عالی ہو کر سافل بنے۔ مگر اس عذاب کے لئے فرمایا۔ جعلنا عالیہا سافلہا۔

یتطہرون۔ طنزاً کہا۔

مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۳۶ء

(رکوع ۱۸)

فاوفوا الکیل۔ جو سچا خیر خواہ ہو۔ وہ اپنے بھائی کو اس کے عیب پر مطلع کرتا ہے۔ چنانچہ شعیب نے اپنی قوم کو ان کے نقص بتائے۔

برتن وہان سے ٹکرایا جاتا ہے۔ جہان کمزوری کا شبہ ہو۔ اسی طرح مومن کا ابتلاء اسی بات مین آتا ہے۔ جسمین وہ کمزور ہو۔

بعد اصلاحہا۔ اب تو مین (شعیب) اصلاح کے لئے آچکا۔ اب تو فساد مین تم معذور نہین سمجھے جا سکتے۔

یہان پارہ ہشتم کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

مختلف نوٹ

(نوشتۂ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر اکرونی)

ہم تیار ہیں پرکاش لکھتا ہے کہ قرآن اور پالٹیکس کے متعلق "اب تک کسی اسلامی اخبار نے کچھ جواب نہین دیا" ہم لالہ دینا ناتھ صاحب کو یقین دلاتے ہین کہ جواب تو کیا آپ "آریہ سماج اور پالٹیکس پر" بھی دہران دہار مضمون دیکھین گے انشاءاللہ لالہ صاحب آپنے میورا اور دوسرے متعصب عیسائی مورخین کی کاسہ لیسی کی ہے گھر سے کچھ نہین لیا تورافشان اور تم ملت واحد ہو۔ اسلام کی دشمنی دونون کو ورثہ مین ملی ہے۔ احمدی تمہاری سرکوبی کیواسطے ہر وقت تیار ہین صرف انتظار ہو کہ تمہارا خاتمہ کب ہوتا ہے۔ سر دست آپ اور آپکے ہم مشرب ریویو آف ریلیجنز اُردو اور انگریزی مین جو مضمون زیر عنوان اشاعت اسلام شائع ہو رہا ہے۔ ملاحظہ فرمادین۔ ہان۔۔۔۔ دیانندی پالٹیکس (یعنی بگلا۔ خرگوش۔ چیتہ و شیر وغیرہ کا بہروپ بھر کر اور موقعہ پاکر دشمن کو دہوکہ دینا) سے قرآن کی تعلیم پاک اور بالاتر ہے۔

(بدر) آپ ناحق تکلیف کرتے ہین ان لوگون کی غرض اگر احقاق حق کی ہوتی تو مین نے فیصلہ کی ایک نہایت آسان راہ پیش کی تھی کہ تم پالٹیکس کی تعریف کرو اس کے بعد یا تو ہم مان لین گے کہ اسلام مین پالٹیکس ہے یا اس کی تردید کرینگے مگر آریہ لٹریچر کچھ ایسا خراب ہو گیا ہے کہ وہ کسی کو متانت و تہذیب کے ساتھ اب جواب دینے سے معذور ہو چلے ہین جیسا کہ مین نے تجربہ کیا ہے کوئی پوچھتا ہے کہ انسان کی تعریف کیا ہے یہ انسان کی حقیقت سے بے خبر مختلف جنگلون سے ادہرادہر ہڈیان اکٹھی کر کے دکھلاتے ہین اور کہتے ہین سمجھے؟

سات مہاشے بڑے گھر مین ہمارے ناظرین دہلی کے بدزبان آریہ ہری سنگہ کی سزا کا حال پڑھ ہی چکے ہین اب فیروزآباد ضلع آگرہ مین آریون نے اودہم کیا اور اینٹ پتھر پھینکے۔ ایسی عدالت نے سات مہاشون کو سر دست ایک ماہ کے لئے بڑے گھر کی سیر کرائی ہے اور ... روپیہ فی کس جرمانہ کیا ہے۔ مسافر آگرہ کو مبارک! آریو! اسلام لاؤ۔ تہذیب سے کام لو۔

مسافر بھول گیا مسافر آگرہ ۸ ستمبر لکھتا ہے (۱) پرماتما نے جو سب کا مالک اور خالق ہے ملک تبت مین چار رشی پیدا کئے (۲) بعدہٗ ان کی اولاد پیدا ہونی شروع ہوئی

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک آریہ اخبار پرماتما کو مالک اور خالق ماننے کا اقرار کرتا ہے ہمارے خیال مین چونکہ آریہ اور دہریہ مین کوئی فرق نہین اس لئے جس طرح دہریہ فطرت سے مجبور ہو کر کبھی خدا کا نام لے بیٹھتا ہے اسی طرح مسافر نے بھی بہولکر ایسا لکھدیا ہے ورنہ شدہ چیتن دیانند کے چیلون سے یہ امید کہان۔ ان پرماتما مالک و خالق تو اسلام نے ہی سکھا دیا ہے۔ البتہ میان مسافر یہ بتلاتے جائے کہ ان چار رشیون کے اولاد کیونکر پیدا ہونی شروع ہوئی۔ ہمارا قیاس ہو کہ پنڈت دیانند صاحب بقول منشی رام جگیاسو ارتھ انرتھ کر گئے اور چار رشی دو مرد اور دو عورتین ہونگی یا انہین مرد و عورت دونون کے خواص ہون گے۔

داماد کی عزت ہمعصر راجپوت گزٹ حضرت جلال الدین اکبر شہنشاہ غازی کی نسبت لکھتا ہے "اکبر فتنہ انگیز زانی۔ حرامکار۔ بد اخلاق تہا۔ اکبر کی شرمناک بزدلانہ اور اخلاق سے گری ہوئی حکمت عملی اور چالبازی کا پردہ کہولدیا ہے جلد باطن بادشاہ مین تیری ... وبینی اور شرارت سے آگاہ ہو گئی ہون۔ اللہ اللہ جس کو شوق سے لڑکیان دین جس نے غلام زادون کو ہفت ہزاری اور دیوان تک کے عہدون تک پہونچایا اس سے خوب سلوک کیا رحم کا خوب پاس کیا اور منصف بادشاہ کی یہ ہتک کی گورنمنٹ برطانیہ ان سماجی بہادرون سے کیا امید رکھ سکتی ہے۔ لارڈ کرزن بہادر نے جھوٹ کی سند دراصل انہی سمدہ ون کو دی تہی باقی ایشیا والے تو یونہی بدنام ہوتے۔

لنگوٹ بند آدمی بنائے مسافر آگرہ کو اعتقاد سوجہا ہے کہ ہندوستان مین مسلمانون کے قدم کو منحوس ٹہرانا ہے ہم اس کو ہوش مین لانے کے لئے بتلاتے ہین کہ مولانا شبلی نعمانی نے پیسہ اخبار مین ایک مضمون ہندوستان کے تمدن پر اسلام کا اثر کے عنوان سے شائع کیا ہے جسمین آپنے ثابت فرمایا ہے کہ آریون کے باپ دادا کے پاس دہوتی ساد ہٹرونجا۔ لنگوٹہ۔ پتون پر کہانا بچھے پاؤن پہرنا ہی تہا مسلمان آئے تو مفصلہ ذیل ترقیات ہوئین (۱) درختون کو پیوند لگایا گیا (۲) چودہ قسم کے بڑے بڑے اور مختلف چھوٹے خوشبودار میوہ دار مفید درخت لگائے گئے (۳) چودہ قسم کے پھول (۵) باغون مین خیابان بندی وغیرہ (۶) ریشمی پارچات ۲۵ قسم (۷) سوتی ۱۷ قسم (۸) شال سات رنگ (۹) آرائش پارچات ۸ طرح کی (۱۰) ایک ہزار کارخانجات شال لاہور مین (۱۱) بندوبست و اقسام زمین (جو امیر فتح اللہ شیرازی کے مشورہ سے ہوا) (۱۲) اعلیٰ ... نسل و ترقی حیوانات کے لئے سانڈ (۱۳) نئے جانور لائے گئے (۱۴) چڑیا گھر بنائے گئے (۱۵) آتشین گیند گل کی چکیان اور عجیب و غریب حوض (۱۶) توپ کی مختلف قسمین (۱۷) گہوڑے کا ساز ۳۴ قسم (۱۸) گہوڑون کی تربیت کے لئے ۱۷ عہدیدار (۱۹) پہننے اوڑہنے کے کپڑے ۸ طرز کے (۲۰) انواع و اقسام کے کہلنے زیورات اور آرائش لباس (۲۱) خس کی ٹٹی اور پانی کو شورہ سے ٹھنڈا کرنا (۲۲) لطیفہ گوئی اور فن مصوری (۲۳) روشن و ہوادار بلند مکانات وغیرہ۔ مسٹر نویدتا نے لکہنؤ مین ایک لیکچر دیا تہا اور اس مین بتلایا تہا کہ "وہ ہی برکتین ہین جو مسلمانون کے وجود سے ہند کو میسر آئی ہین۔ میان مسافر ہوش کرو۔ اور اب بتلاؤ کہ اسلام نے کیا کیا"

مدینۃ المسیح جمعہ سے پہلا روزہ شروع ہے مسجد اقصیٰ مین حافظ روشن علی صاحب پہلی رات کو اور مسجد مبارک مین حافظ جمال احمد صاحب پچھلی رات تین بجے پارہ سوا پارہ قرآن سناتے ہین۔ گویا قرآن سننے کے لئے تہجد کی نماز کو با جماعت پڑہ لیا جاتا ہے۔ میر ناصر نواب صاحب اپنے مجوزہ امور کے لئے چندہ جمع کرنے کے واسطے گجرات۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور کی طرف تشریف لے گئے ہوئے ہین۔

نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے اہل بیت کے کراچی چلے گئے ہین ناسازی طبیعت کی وجہ سے بحری آب و ہوا کی ضرورت تھی۔

ایک رعایت ماہ رمضان المبارک مین میان محمد نور الدین گوٹیکی ضلع گجرات کو نام درخواستین بھیجنے والے طب المسیح بجائے چہ کے ... مین لے سکتے ہین۔

براہین احمدیہ پھر موقعہ نہ ملے گا جس نے ... پر منگوانی ہو جلد منگوالین۔

العزیز علمی ادبی ماہوار رسالہ سالانہ قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک تحقیق الادیان۔ دنیا کے مذاہب پر نظر۔ قیمت فی جلد ۸ قاعدہ عربی اس کے پڑہنے سے بچہ تین ماہ مین قرآن کریم کو پڑہ سکتا ہو قیمت ... قاعدہ اُردو۔ جدید ترتیب۔ قیمت ... معجون ... دافع نزلہ زکام۔ کہانسی نئی پرانی۔ سل۔ دق ... قیمت چالیس خوراک ... المشتہر مینیجر العزیز بٹالہ۔ گورداسپور

خطبہ نکاح ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور مین کاروبار کرتے ہین بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قریب و جوار مین نکاح کرنا چاہتے ہین۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو

دفتر اخبار سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب - قیمت ۲ر

معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۲ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح - آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت ۶ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم مین دلچسپ - قیمت ار

چشمۂ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی - قیمت ۴ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ - قیمت ۲ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر وجامع رسالہ - تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲ر

شری نہ کلنک درشن - حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت ۸ر

کرشن لیلا لیکھرام کی ہلاکت - قیمت ۸ر

سیر پرند - تمام شکار کے پرندون کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر قیمت ۱۲ر بجائے ۱ر کے۔

الاستخلاف - شیعون کا رد - قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین قیمت ۴ر

مصدقہ ومجربہ حضرت خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤن مین مشہور دوا ہے

یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا - کستوری - جدوار - فولاد - زعفران - ریگ ماہی اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے - دل ودماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے - جسم کے مادون کی معفی دماغ - نخاع اعصاب اور قلت کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص دعوی رکھتی ہے جن لوگون کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے - ان کی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑہاتی ہے - تقی زمانہ سے اعتدالیون کی وجہ سے جو نقص پیدا ہو رہے ہین ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر مؤثر اور بارہا آزمودہ ہے دماغی اور اعصابی طاقتون کی پرورش کرنے مین اپنی آپ نظیر ہے - قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ وزن) چار روپے (للعہ)

المشتہر حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسی نولکھا

لاہور

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام آلہی وخریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بہت مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلون کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کردی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لیجائیگی پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہین - (حمائل شریف معرا) نہائت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۶ر سفید کاغذ ۸ر رعایتی ۴ر (حمائل شریف مترجم اردو) نہائت صحیح خوشخط ہشت مہر مجلد اصلی قیمت عا رعایتی عہ - (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہائت خوشخط مجلد - قیمت اصلی عیٖ - رعایتی ۱۲ر (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا - ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی عا -

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان کو

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش مین پریشان ہوجاتے ہین کہ فلان آیت قرآن شریف کے کس پارہ اور کس کوع اور کس سورہ مین واقع ہے اور گھنٹون قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تہا کہ فلان لفظ کس رکوع مین واقع ہے پس ان تمام دقتون اور تکلیفون کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمیٰ بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت وصفائی وبصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس سے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ چھپی تہی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تہی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کردیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ واعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کیلئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے قیمت ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی ۱۸ر رعایتی للعہ

تاریخ اسپین - قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۶ر

تفسیر عزیزی جلد اول قیمت ۵ رعایتی ۲ر

ایضاً پارہ تبارک - قیمت اصلی ۱۲ر - رعایتی ۹ر

ایضاً پارہ عم - قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۸ر

کبیری شرح منیۃ المصلی - قیمت اصلی ۶ رعایتی ۳ر

تاریخ الخلفاء عربی قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۹ر

درخواستین بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ ساد ہوان

نوٹ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا - اور اخبار کا حوالہ ضرور دین -

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی چیز ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین - نوجوانون کو دیکھو وہ بھی عینک لگانے پھرتے ہین - اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے - اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ برین حضرۃ خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالی نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزار ہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے -

قیمت سرمہ قسم اول ۶ر - دوم ۸ر - سوم ۲ر - فی تولہ -

قیمت ممیرا قسم اول ۸ر جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین - قسم دوم ۴ر - اگر اصلی نہ ہو - تو واپس کرکے قیمت لے لو -

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری - زری ریشمی - سادہ سوتی - زرد - سیاہ - بادامی - مشہدی - اقسری وسفید ٹیکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہین) وغیرہ دو روپیہ سے لیکر ۴۰ روپے تک کی موجود ہین - اور کلاہ و ٹوپی - رومی - زری - سادہ ہر قسم میرے پاس موجود ہے جو چیز پسند نہ ہو - معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے - خرچ آمد ورفت بذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

احمد نور - کابلی - مہاجر از قادیان ضلع گورداس پور پنجاب -

بدر — BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

چہ گویم باتو گرآئی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۰۶ | و دلہا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی (للہ)
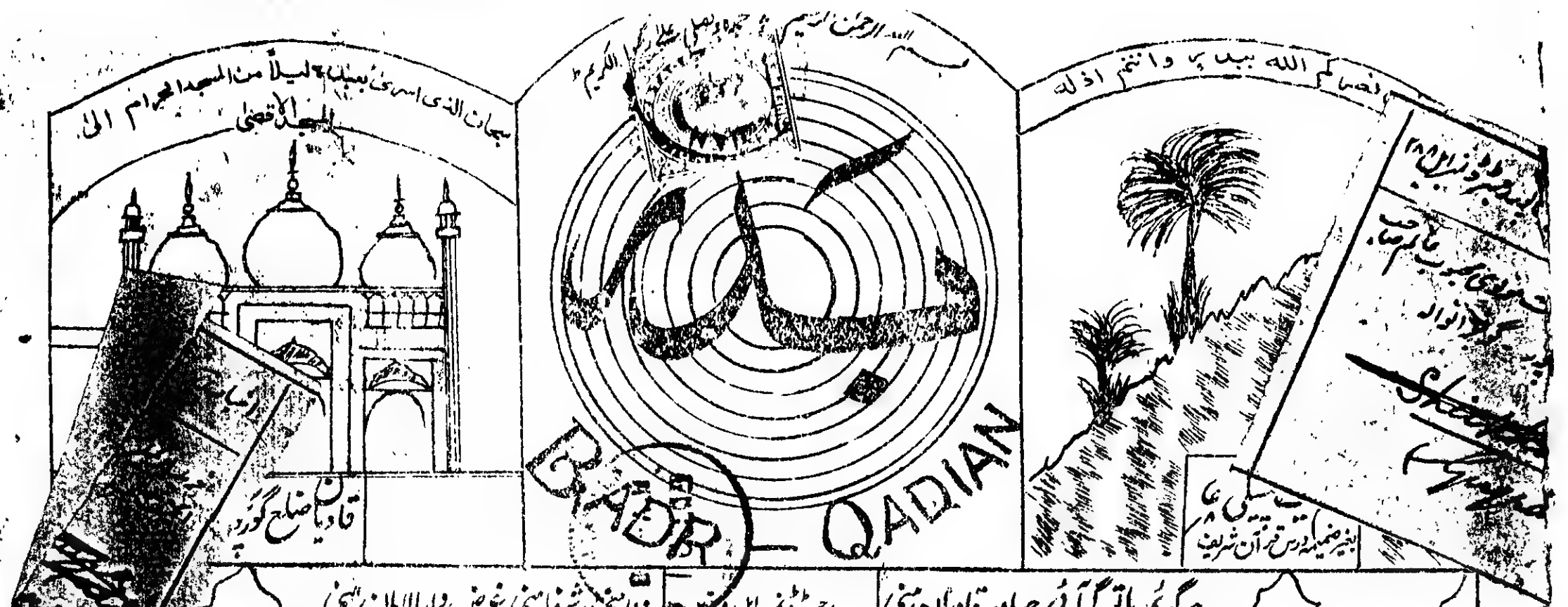
جلد ۸ | مورخہ ۱۵ رمضان ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۸ اسوج ۱۹۶۶ | نمبر ۹

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ
درثمین حصہ دوم

تمام وہ اُردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اوّل میں شائع نہیں ہوئیں۔ **درثمین حصہ دوم** میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصول ڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی موازی از ذمہ خریدار ہوگی

براہین احمدیہ صرف دو روپے ہیں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عہ فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت عہ۱ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں (درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم ۸ کے ٹکٹ تو بہت بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں انکیواسطے ایک نسخہ بمد امانت الگ رکھدیا جائیگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں

مینیجر اخبار بدر قادیان

ارادۂ حج

جاہل لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احمدی لوگ حج نہیں کیا کرتے۔ حالانکہ ہم ہر سال احمدی برادران کو حج پر جاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ امسال ہمارے ایک معزز احمدی بھائی جو حج پر جانے والے ہیں۔ انہوں نے ہم سے درخواست کی ہے۔ کہ ہم بذریعہ اخبار ان کو معلوم کروادیں کہ اور کون کون سے دوست حج پر جانے والے ہیں۔ تاکہ ان کی باہمی رفاقت ہوسکے۔ اسواسطے جو جو صاحب حج پر جانے والے ہوں۔ وہ عاجز کو بواپسی ڈاک مطلع فرماویں۔ ایڈیٹر

صاحبانِ دل اور قوت

رمضان شریف کے مجاہدات کی دعاؤں میں اپنے کمزور دوستوں کی بھی دستگیری کرتے رہیں۔ صادق۔

نقشۂ اوقات سحری و افطار

حسب معمول اس سال وقت پر شائع نہیں ہوا جس کا افسوس ہے۔ اس واسطے اس اخبار میں درج کیا جاتا ہے

۱۵ رمضان	سحری	افطار
۱۵	۵ گھنٹے ۳ منٹ	۶ گھنٹے ۲۲ منٹ
۱۶	۵ " ۴ "	۶ " ۲۱ "
۱۷	۵ " ۵ "	۶ " ۲۰ "
۱۸	۵ " ۵ "	[illegible] ۱۹ "
۱۹	۵ " ۶ "	[illegible]
۲۰	۵ " ۶ "	[illegible] ۱۷ "
۲۱	۵ " ۷ "	[illegible] ۱۶ "
۲۲	۵ " ۸ "	[illegible] ۱۵ "

(مطبع میگزین قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

نامۂ ایڈیٹر

(از بہاولپور)

ایڈیٹر کا ریویو اپنے ہی اخبار پر

برادرم۔ اکمل بانی۔ السلام علیکم۔ ۲۷ ستمبر کا اخبار مظفر گڈھ مین اپنے وقت پر پہونچا آپنے خوب ہمت کی جو باوجود پیش آمدہ دقتون کے اخبار نکالدیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ براہین احمدیہ کا اشتہار نہین لکھا گیا۔ شاید بہ سبب عدم گنجائش ایسا ہوا۔ اگلے اخبار مین ضرور دیدین۔ ضرورتِ وحدت پر کلام امیر کے ساتھ عاجز کے مضمون کا توارد ہوا۔ فالحمد للہ۔ خطبہ جمعہ مین جن انعامات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی وحدت قومی سے ہی پیدا ہو سکتے ہین۔ رمضان شریف مین اوقات سحر و نماز فجر و مغرب ضرور دینی چاہئین اختلاف بہت نہین ہوتا لوگ خود اندازہ باقی کرلین گے آپ قادیان کے مطابق دیدین)۔ طلبار مین سے زیادہ چندہ جمع کرنیوالون کے واسطے تمغہ کی تجویز پر امید ہے کہ صدر انجمن احمدیہ ضرور غور کریگی۔ المفتی کے تمام نمبر گذشتہ گنوا کر مین نے نمبر لگوائے تہے تاکہ شروع سے ایک سلسلہ چلا جاوے اس ہفتہ آپنے پہر نمبر نہین دلایا۔ کاتب نے یہی غنیمت سمجہا ہوگا کہ پچھلے اخبار کی ورق گردانی سے بچ جائے آیندہ احتیاط رکہین۔ اشتہارات مین میاں احمد نور کے حقوق کی نگاہداشت کرتے رہین۔ دارالامان کی خبر ہڑتال سے آئی مگر آپنے کچہہ نہ لکھا۔ میری نظر سارے اخبار مین اول سے آخر تک اخبار دارالامان کے واسطے دوڑی پہری مسز اکمل نے زیور کے واسطے خوب رائے دی۔ برقع کے متعلق مردون کو غض بصر کا حکم دیا ہے مگر برقعہ تو ہے ہی مردون کا غض بصر اور برقع کا فائدہ ہے کہ کوئی برقع پوش کو دیکھ ہی نہین سکتا۔ اب سوال تو یہ ہے کہ برقع پوش عورت کے واسطے ہی برقع موجب غض بصر ہے یا اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے، کہ جو عورت غض بصر کی عادی بھی ہو وہ برقع کے ساتھ مجبور ہوتی ہے کہ راستہ کی تلاش مین اپنی نگاہ کو بجائے نیچے کرنے کے اوپر اٹھائے اسپر ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظم کا نام آپنے تحفہ کشمیر شاید اس واسطے رکہا ہوگا کہ وہ انہون نے کشمیر مین کہی ہوگی مگر ہماری امیدین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ حضرت موصوف نے اپنی باریک بین نگاہ سے جن عجائبات اور لطائف قدرت سے اس سفر مین حظ اٹھایا ہے ان سے اپنے خدام کو مستفید کرین اور انہون نے عاجز سے وعدہ بھی فرمایا تہا۔ حضرت میر صاحب کی نظم اگرچہ مین نے ہی آپ کو ذہنتے آیا تہا تاہم اس وقت سفر مین جو لطف اس مناجات نے مجھے دیا ہے۔ اسکے

سبکساران ساحل واقف نہین ہو سکتے کئی بار پڑھ چکا ہون اور ہنوز کئی بار پڑہون گا۔

مظفر گڈھ پچھلے ہفتہ مین ڈیرہ غازی خان کا حال لکھ چکا ہون اسجگہ دو دفعہ وعظ کیا گیا مگر اہل ڈیرہ دین سے بالکل ناواقف ہین مساجد عموماً ویران پڑی ہین وہان سے چل کر مین مظفر گڈھ آیا جہان اپنی جماعت کے دوست مرزا عنایت اللہ بیگ صاحب و مولوی اللہ بخش صاحب و میاں نبی بخش ہین یہان ایک وعظ کیواسطے تجویز کی گئی شہر مین منادی بہی ہوئی لیکن کوئی صاحب قاضی غلام حسین ہین انہون نے خطبہ جمعہ مین منع کردیا۔ کہ کوئی شخص مرزائی کا وعظ نہ سُنے اسواسطے بہت کم آدمی آئے چند تعلیمیافتہ شرفاء تشریف لائے اور بس مجہے اس خبر کے سننے سے کہ قاضی صاحب نے لوگون کو ڈرادیا ہے بہت خوشی ہوئی کہ احمدیت کا سکہ ان ملانون کے دلون پر خوب بیٹھا ہوا ہے وہ جان گئے ہین اور پہچان گئے ہین کہ احمدیون کے دلائل ایسے زبردست ہین کہ اگر لوگ سن لین گے تو ضرور ان کے دلون پر اثر ہوگا اور اگر انہون نے ہم سے ان باتون کے متعلق سوال کیا تو ہم جواب دے سکین گے اپنے پر سے اس ذلت کو روکنے کے واسطے غیر احمدی علماء نے اب یہ تجویز سوچی ہے کہ ہندوؤن کی طرح اپنے متبعین کو یہ سکہلاتے رہتے ہین کہ خبردار احمدی کا کلام نہ سنو! اس سے ملاقات نہ کرو اس سے اختلاط پیدا نہ کرو۔ بعض نے تو یہان تک فتوے لگایا ہے کہ جو احمدیون کے سلام کا جواب دے اسکی عورت کو طلاق ہوجاتی ہے یہ ناپاک فطرت کے کیڑے جہان تک ان سے ہو سکتا ہے زور لگائین سلسلہ حقہ کا ایک ذرہ نقصان نہین کر سکتے خدا کی باتین ہر حال پوری ہو کر رہین گی اور ان کا یہ رویہ خود ان کی سخت کمزوری اور نالائقی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ایک ادنیٰ احمدی سے ڈرتے ہین اور اپنے مذہب کو ایک کچا تاگا جانتے ہین جو احمدی کی شکل کو دیکھتے ہی ٹوٹ جائیگا۔ مولوی اللہ بخش صاحب استقبال کیواسطے اور نیز مشایعت کیلئے اسٹیشن تک تشریف لائے اللہ تعالیٰ انہین اور مرزا صاحب موصوف کو مہمان نوازی کیواسطے جزائے خیر دے۔ آمین۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم ۔

واپسی گزشتہ اخبار مین جیسا کہ اکمل صاحب نے ظاہر فرمایا تہا میرا ارادہ تہا کہ ڈیرہ غازیخان سے آگے علاقہ سندھ مین جاکر وعظ کرون وہان کے بعض دوستون کا مدت سے اصرار بھی تہا لیکن جب مینے ان احباب کو خطوط لکھے تو کچہہ ایسی ہی وجوہات پیش آئے کہ وہ جلدی سے مجہے جواب لکھ سکے ان کے جوابات کے انتظار مین مین نے دفعتہً سندھ پہنچنے کی بجائے راستہ مین دو تین جگہ قیام کرنا پسند کیا چنانچہ پہلا مقام مظفر گڈھ مین ہوا جس کا ذکر اوپر درج ہے۔ جو تیتو وہین سے لکھ کر روانہ کیا تہا مگر یہان وقت پر نہ پہونچ سکا کہ پچھلے اخبار مین چھپ جاتا۔ مظفر گڈھ سے بہاول پور گیا وہان قریباً دو روز قیام رہا۔ وہان سے آگے خانیوال جانے کا ارادہ تہا کیونکہ اس جگہ ایک دوست نے (خدا اُسپر رحم کرے) انتظام وعظ کا وعدہ کیا تہا مگر ایک اشارہ غیبی کے سبب مین بہاولپور سے ہی فوراً قادیان کو لوٹا راستہ مین لودہران۔ ملتان۔ منٹگمری کئی ایک مقامات مین جماعت تہی مگر کہین ٹہر نہ سکا۔ ارادہ تہا کہ سندھ سے واپسی پر ملتان ضرور ٹھہرون گا۔ مگر بجائے اسکے کہ وہان آرام کرنیوالے بہت سے بزرگون کی خوابگاہون پر پہونچکر انہین السلام علیکم کہتا اسٹیشن پر سے ہی ان کیواسطے بدرگاہ رب العالمین دُعا کا ہاتھ اُٹھایا کہ اے خدا تو ان کی مغفرت کر ان کے درجات جنت مین بڑہا اور نادان مسلمانون کو ان کی قبر پرستی کے مشرکانہ فعل سے بچا غرض ۲۳ ستمبر کا اخبار چھپکر پرچہ نکلنے کیواسطے طیار ہورہا تہا کہ مین یہان پہونچا لیکن راستہ کی شدت گرمی کے سبب آتے ہی سخت سر درد اور بخار مین مبتلا ہوگیا کئی دن تکلیف رہی اب بفضلہ تعالےٰ آرام ہے۔ لیکن نقاہت اس قدر ہو کہ یہ مضمون بہی لیٹ کر لکھ رہا ہون اللہ تعالیٰ رحم کرے احباب سے درخواست دُعا ہے۔

بہاولپور القصہ عاجز سندھ جاتا ہوا قادیان پہونچگیا ہے گویا اس بہانہ سے بہاولپور ہی دیکھنا تہا یا وہان کے مخلص دوست اخویم چودہری غلام حسن صاحب کی کشش تہی جو اس ذریعہ سے ان تک کھینچ کرلیگئی۔ وہان مولوی رحیم بخش صاحب سے ملاقات ہوئی جو کونسل عالیہ ریاست کے پریزیڈنٹ ہین بڑے باخلاص اور بے تعصب حاکم ہین۔ ہندو مسلمان سب آپکے انصاف کے مداح ہین ان کے ماتحت انتظام ریاست بہت عمدگی سے چل رہا ہے بہاولپور کا شہر کچہہ بہت پُر رونق نظر نہین آیا جیسا کہ دارالسلطنت کو ہونا چاہیئے۔ سڑکین عموماً کشادہ اور سایہ دار ہین۔ باغات خوشنما ہین۔ لیکن ریلوے اسٹیشن کی سڑک بہت ہی قابل مرمت ہے حالانکہ بہ سبب کثرت آمد و رفت وہی سب سے زیادہ قابل توجہ ہے بہاولپور مین برادرم ڈاکٹر لطیف علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ جو ایک رئیس سردار کے علاج کے واسطے وہان ٹھہرے ہوئے ہین جس ہمدردی اور دلی دعا کے ساتھ وہ اس سردار کی طرف توجہ رکھتے ہین۔ یہ احمدیون کا ہی خاصہ ہے بابو غلام حسین صاحب کیسے بے تکلف پُر محبت دوست ہین اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دے۔ وہان بابو غلام نبی صاحب احمدی جو ان صالح ہین۔ اور ان کے سوائے ایک صاحب میاں خدا بخش صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جو لودہران کے قریب کے رہنے والے ہین۔ اس سفر مین قاضی حبیب اللہ صاحب شیر شاہ سے بہاولپور تک رفیق سفر رہے۔ قاضی صاحب ایک سنگین مقدمہ مین گرفتار تھے۔ مگر حضرت اور دیگر بزرگون کی مخلصانہ دعاؤن نے ان کی دستگیری کی اور برادر بابو غلام حسین صاحب کے کارڈ سے معلوم ہوا۔ کہ وہ بری ہوگئے ہین۔ فالحمد للہ۔

قرآن کریم اور وید مقدس

"خلاصہ لکچر جناب خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب جو اونہون نے ٹون ہال شملہ مین ۱۴۔ اگست سنہ ۹ء کو شام کے ۵ بجے دیا"

جس طرح پر ہر ایک کل کا موجد اس کل کے استعمال کے متعلق صحیح ہدایت دے سکتا ہے اور اس کے ماسوا دوسرے کے لئے جو اس کل کی بناوٹ سے بے خبر ہو یہ محال ہے کہ وہ اس کے استعمال کے لئے ہدایات دے سکے اسی طرح انسانی کل کا موجد یعنی خداوند کریم جو خالق ہے وہی اس کے چلائے جانے کے متعلق ہدایت کر سکتا ہے اور یہی وہ ہدایت ہے جسے الہام کہتے ہین اور الہام کا ہونا لابدی ہے اور جب سے دنیا ہے تب ہی سے الہام ہونا چاہئیے اور ایسا ہی ہے قرآن کریم اس سے انکار نہین کرتا اور وید والون کا دعوے کہ وید یعنی ہدایت ربانی ایک ارب اور کئی کروڑ برسون سے ہے ہمین ماننے مین کوئی عذر نہین بلکہ ہم تو اگر اس سے ہزار گنا زیادہ زمانہ نزول وید کا بتایا جائے تو بھی انکار نہین کرتے کیونکہ ہم مانتے ہین کہ خدا خالق ہے اور وہ آج سے خالق نہین بلکہ ہمیشہ سے خالق ہے اور جیسے کہ وہ قرآن کریم مین فرماتا ہے۔ قدرہ فہدے خلقت کو پیدا کرکے ایک اندازہ مقرر کیا۔ پھر اسے ہدایت دی پس جب سے پیدائش ہوئی تب ہی سے ہدایت ہوئی۔ ہان اگر اہل وید کو صرف ایک ارب برس پر ناز ہے تو ژند وستھا والے اپنی کتاب کی مدت نزول کئی اربون تک پہونچاتے ہین اصل جو علم الٰہی ہے وہ خواہ آج ظاہر ہو یا کل وہ ازلی ہی ہے کیونکہ وہ اس ذات کا علم ہے جو ازلی ہے

ہم اللہ تعالیٰ کو رب العالمین تمام جہانون کا پیدا کرنے والا اور پھر انکو جسمانی اور روحانی طور پر پرورش کرنے والا مانتے ہین وہ عرب کا ہی رب نہین نہ وہ شام کا ہی رب ہے اور نہ وہ صرف ہندوستان کا ہی رب ہے بلکہ وہ سب کا رب ہے پس اس نے جب سب کو پیدا کیا ہے تو سب کو ضرور ہدایت بھی دی ہوگی۔ جیسے اس کی جسمانی پرورش کا سلسلہ ہر جگہ ہے اسی طرح روحانی غذا جسے الہام یا علم الٰہی کہتے ہین ہر جگہ پر حاوی ہے۔ یہ پاک اصول قرآن پاک کا ہی ہے کہ ہر ملک مین ہر قوم مین الٰہی ہادی آئے۔ ولکل قوم ھاد۔ اور ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔

اہل وید کا اگر یہ دعوے ہے کہ سوائے وید کے کہین کوئی کتاب ہدایت نازل نہین ہوتی تو پھر یہ بھی ہونا چاہئیے تھا کہ جس طرح جسمانی پرورش کے سامان ہر جگہ ہین اسی طرح وید جو روحانی پرورش کا سامان ہے وہ بھی ہر جگہ یا تو خدا کی طرف سے ہی نازل کر دیا جاتا اور یا اہل وید اسے ہر جگہ پہونچا دیتے تا کہ اصل غرض جو وید کی یا الہام کلی کی ہے وہ پوری ہوتی جیسے کہ قرآن مجید جس کا یہ دعویٰ ہے کہ مین ہر ملک ہر قوم کے لئے ہون جونہی کہ وہ نازل ہوا اور ہر وہ تمام عالم مین پھیلا دیا گیا۔ لیکن اس کا کیا جواب ہے کہ اہل وید نے اسے اس طرح چھپا رکھا کہ پورے طور پر وید کی اشاعت اسی ملک ہند مین ہی نہین ہوئی اگر یہ کہا جائے کہ گذشتہ زمانہ مین جسے پانچ چھ ہزار برس ہوئے وید تمام عالم مین تھا لیکن اب نہین رہا تو پھر ہماری اور ان تمام کی جو دور ملکون مین ہین روحانی پرورش کا کیا سامان ہے کیا یہ ظلم نہ ہوگا۔ کہ آج ہم اور ہم سے پہلے لوگ جو ویدک زمانہ کے بعد کے ہین سب کے سب بلا ہدایت چھوڑ دے جاوین اگر وید گم ہین تو پھر دوسرے وید (جو قرآن) کی ضرورت ثابت ہوئی۔ ٹھیک اسی طرح جیسے ابتدائے عالم مین وید کی ضرورت تھی یہی وہ فلسفہ ہے کہ جس سے ضرورت انبیاء یکے بعد دیگرے ثابت ہے اور قرآن کریم کا اپنا بھی یہی دعویٰ ہے۔

ایک وقت تہا کہ جب اہل دنیا الگ الگ پڑے تھے۔ ایک ملک کو دوسرے کی خبر تو کجا ایک شہر کو بھی یہ اچھی طرح علم نہ تہا کہ اور کوئی شہر ہے یا نہین ایسے وقت مین ایک ایسی کتاب کا جیسا عالم مین سو ایک ملک کے اندر نازل ہو جاتا اور پھر اس کا اسی کے حدود اربعہ تک محدود رہنا دوسرون کے لئے صریح ظلم ہے۔ البتہ اگر وید کے نازل کرنے والا اسکی اشاعت عام کا ذریعہ بھی پیدا کر دیتا تو کوئی شکایت نہ تھی۔ جن وجوہات اور دلائل سے ہندوستان کے لئے وید کی ضرورت تھی انہین اسباب کے باعث دوسرے ملکون کے لئے وید (علم الٰہی) کی ضرورت ثابت ہے۔ ہند کی ضرورت پوری کی گئی ضروری ہے کہ دوسرون کی بھی پوری کی گئی ہو اور وید کا نزول کہین بشکل توریت اور کہین بشکل انجیل ہوا ہو۔

اب ایک دوسرا دور دنیا پر آتا ہے اور وہ ایسا وقت ہے کہ الگ الگ ملک آپس مین ملنے جلنے لگتے ہین۔ آمد و رفت کے ذرائع پیدا ہونے ہین۔ گویا دنیا ایک ہی محلہ کی طرح ہو جاتی ہے اس کے علاوہ دنیا مین فسق و فجور کا دریا بھی موجین مار رہا ہے کوئی کتاب دنیا کے لئے نظر نہین آتی۔ وید ہندوستان کی چار دیواری کے اندر بند ہے بلکہ اہل ہند بھی نہین جانتے کہ وید مین کیا ہے توریت صرف یہودیون کے پاس ہے وہ اورون کو اپنے ساتھ ملا بھی نہین سکتے بلکہ خود توریت پر حاکم بنے ہوئے ہین۔ اہل انجیل ایک خدا کو چھوڑ کر مسیح کو دنیا رب کہہ رہے ہین اب یہ وقت ہے۔ کہ وید (علم الٰہی) ایک ایسی ہیئت مین نازل ہو جو تمام ضرورتون پر حاوی ہو۔ پہلے جو قوم قوم کا الگ تمدن تہا اب سب قومین ایک ہو گئین تو ان کا تمدن بھی بدلا۔ اب اس حالت کے مناسب احکام اس وید مین ہون ٹھیک اسی وقت مین عرب مین ایک شخص کھڑا ہوتا ہے اور خدا سے الہام وید دیا جاتا ہے جسے قرآن کریم کہتے ہین۔

جہان اللہ تعالیٰ نے ضرورت قرآن شریف کے دلائل بیان فرمائے ہین وہان اس نے یہ پہلے مانا ہے کہ پہلی امتون کی طرف رسول بھیجے گئے اور قسم کھا کر ... اپنے آپکو گواہ پیش کرکے بیان کیا ہے کہ رسول امم سابقہ کی طرف بھیجے گئے۔ اور باینہمہ قرآن پاک کی ضرورت ثابت کی ہے اس طرح پر کہ نزول قرآن کے وقت دنیا کی حالت ظہر الفساد فی البر والبحر تھی یعنی عالم اور جاہل سب کے سب بگڑ چکے تھے اور طبعاً وہ کسی نئے معالج کے محتاج تھے پہلی دوائی اب کارگر نہ ہو سکتی تھی کیونکہ طبیعت بدل چکی تھی اختلافات باہمی دشمنی کی حد کو پہونچ چکے تھے اور سوسائٹی مین امن قائم کرنے کے لئے ان اختلافات کی جڑ کاٹی جانی ضروری تھی جو ایک مصلح ربانی کا کام ہے لوگونکو اپنے برے اعمال اچھے نظر آتے تھے زنا کرنا اور پھر اسے زنا نہ سمجھنا کتنی نعمت ہے۔ مدد کی لوگ جو ایران مین تھے ان کے ہان مان بہن سے زنا کرنا کوئی عیب نہ تھا۔ یہان تک کہ انکی کتب جن کو وہ مقدس کتب خیال کرتے تھے لکھا ہے ... گند کیا وہ گوگ شاستر کی بھی امان تھین ان کی کتابین ... جانے کے متعلق مسٹر ... مورخ لکھتا ہے کہ اچھا ہوا یہ گند کا ذخیرہ دنیا سے اٹھا دیا گیا۔ یہی وہ لوگ ہین کہ جو خیال کرتے تھے کہ اگر ان کا کوئی پیر کسی مرید کی عورت کے ساتھ مباشرت کرے تو سات پشتین اس کے لئے جنت ورثے مین آگئی اسی طرح اہل ہند کا حال تباہ تھا اس زمانے کی یادگار اب تک مندرون مین بے حیائی کی مورتیان مین خود رشی دیانند نے لکھا ہے کہ اس زمانے مین اندھیر مچا ہوا تہا۔ کیسا اندھیر وید کی بجائے سخت بے حیائی کی تعلیم تھی اور نہ صرف یہ بلکہ ہند کی ذہبی والون کی طرح یہان بھی وام مارگی لوگون کا ہی دور دورہ تہا۔ عیسائیون کی حالت بھی مین بیان کر چکا ہون۔ القصہ یہ وہ وقت تھا کہ جب دنیا پر شیطان حکمران تہا۔ انسان بنفس خود (الا ماشاء اللہ) شیطان بنے ہوئے تھے۔ دنیا سے وید اٹھ گیا تہا توریت کا نام ہی تھا اور کچھ نہ تہا۔ انجیل تو ردی مین ڈال جا چکی تھی اور ایک شخص کے خیالات فاسدہ کی پوجا کی جا رہی تھی۔ گویا یہ وہ وقت تہا کہ جب دنیا سے علم الٰہی آسمان پر جا چکا تھا اور دنیا آسمانی پانی کے لئے بزبان حال چلا رہی تھی اور جیسے کہ سری کرشن مہاراج نے فرمایا کہ جب دھرتی پر پاپ کا بوجھ بڑھ جاتا ہے تب ہم دنیا مین جنم دھارن کرکے اس بوجھ کو اٹھا دیتے ہین اسی طرح دنیا چلا رہی تھی کہ اے پرماتما آپ آئیے اور میری پیٹھ پر سے اس بھاری بوجھ کو الگ کرئیے۔ خود اہل عرب کے حالات اس قسم کے شرمناک ہین کہ قابل بیان بھی نہین۔ خدا کے گھر کو بتون کے لئے مخصوص کر رکھا تہا۔ ایسے نازک وقت مین اللہ تعالیٰ نے قرآن کی شکل مین وید کو نازل کیا۔ جس نے جملہ عوارض کا تدارک واقعی

علاج کیا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت پرماتما کے اوتار سمجھے اور ان کا وجود تمام اوتاروں کا جامع وجود تھا اور یہی ختم نبوت ہے۔

اگر سوال کیا جائے کہ جس طرح مختلف فرقوں کا اختلاف ایک نبی کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے تو اب اسلامی فرقوں کا آپس میں تحاسد وتباغض کیوں ایک نئے رسول کی ضرورت کو ثابت نہیں کرتا اس کا جواب یہ ہے اسلامی فرقوں کا اختلاف قرآن کے متعلق ہے رسول کے متعلق نہیں خدا کے متعلق نہیں بلکہ وہ فروعی باتیں ہیں جن کے بغیر بھی ایک شخص پکا مسلمان کہلا سکتا ہے البتہ اہل وید کا اختلاف عجیب اختلاف ہے، خدا کے ماننے والا بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل وید سے ہی ہیں خدا کا منکر بھی وید کا معتقد اور اس کے دلائل بھی اسی وید سے بت پرست۔ اور اس کا دشمن دونوں وید کے معتقد۔ زناکاری کے لئے جواز کا فتوے بھی وید سے اور اس کی تردید بھی اسی سے ہندوستان کے اس قدر کثیر التعداد فرقے ہیں کہ گننا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ ہم بھی باوجود مسلمان ہونے کے ہندوؤں کے مختلف فرقوں میں سے ایک ہیں اور وید کے معنے قرآن کے مطابق کریں تو آج کون ہندو ہے جو یہ کہدے کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ ہندو سینکڑوں اوتاروں کو مانتے ہیں اور ہم سب کو مانتے ہوئے محمد رسول اللہ کو پرمیشر کا کامل اوتار مانتے ہیں۔ پھر مخالفت کیا رہی اہل وید کی مخالفت کا باعث یہ ہے کہ وید کی زبان بالکل دنیا سے اٹھ گئی ہے۔ بلکہ آج تو یہ حالت ہے کہ وید کی مختلف تفسیروں کو بھی آج سمجھنا مشکل ہے خود آریہ سماج کی تیس سالہ کوشش اور ترجمہ وید...... سے اندازہ کر لو کہ کہاں تک کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔

قرآن پاک کی نسبت یہ زبانی لاف وگزاف نہیں ہے قرآن جو دعویٰ کرتا ہے۔ فیہا کتب قیمہ۔ میں وہ کتاب ہوں تمام کتب قدیمہ کی سچی صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا ہوں اگر کوئی کہے کہ کتب قدیمہ سے صداقتوں کو لے کر قرآن کی شکل میں جمع کر دینا کوئی مشکل بات نہیں ہم خود کر سکتے ہیں تو اس کا جواب خود قرآن ہی دیتا ہے۔ جو یہ ہے۔ (۱) آسمان سے پانی کا اتارنا اور اس سے زمین کے اندر زندگی پیدا کرنا خدا ہی کی طاقت کر سکتی ہے انسان یہ نہیں کر سکتے کہ باوجود بارش کے جملہ سامان کے موجود ہوتے ہوئے اور تمام قسم کے بیجوں کے ہوتے ہوئے بھی خود ہی بارش کر کے تمام قسم کی سبزیاں پیدا کرے اسی طرح روحانی بارش کا پانی برسا کر دلوں کو زندہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

(۲) دودھ کے جملہ اجزا دنیا کے اندر موجود ہیں مگر کوئی انسان بھی نہیں جو ان اجزا کو ملا کر دودھ پیدا کر سکے یہ جانور جو دودھ دیتے ہیں یہ خدائی مشینیں ہیں جو گوبر اور لہو کے درمیان سے دودھ پیدا کر دیتی ہیں۔ انسان کے لئے یہ محال ہے اسی طرح روحانی دودھ خالص کا بنا لینا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

(۳) پھر غور کرو کہ کس طرح ہماری زندگی کا سہارا پھل پھول اور اناج وغیرہ پیدا کیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ تمام اجزا جن سے پھل بنتے ہیں دنیا میں موجود ہیں۔ مگر کیا کوئی انسانی مشین ہے جو انکو پھلوں کی صورت میں لا کر ترکیب دے سکے۔

(فائدہ) اگرچہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کہ جسکی ایجاد کو دیکھ کر آج دنیا حیران ہے کہیں ہوائی جہاز ہیں کہیں انجن کہیں ایکس ریز اپیریٹس ہے اور کہیں بھونچال کے دریافت کرنے کا آلہ ہے جسے سیسموگراف کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس۔ تمام سائنس کی تحقیقات اور بے شمار ان کی ایجادیں ہیں کیا ایسے انسان کے لئے یہی مشکل ہے کہ وہ مذہب کے اصولوں کو اختراع کرے اس کا جواب انہیں دلائل میں موجود ہے جو اوپر بیان کئے یعنے یہ کہ انسانی ایجاد ساری کی ساری ایسے امور کے متعلق ہے جو ضروریات زندگی میں سے نہیں ہیں بلکہ ہماری عشرت کی چیزیں ہیں پانی نہ ہو تو زندگی محال ہے کوئی چیز پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر انجن نہ ہوتا تو دنیا کا کام نہ رکتا کیونکہ خدا نے دوسرے ذرائع پیدا کر رکھے ہیں پھر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک چھوٹے سے دانہ کا پیدا کرنا بڑے بڑے انجن کی نسبت نہایت مشکل ہے بیج پیدا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے ہاں خدا کی پیدا کردہ چیزوں سے ہم کئی قسم کے فائدے اٹھا لیتے ہیں لیکن مذہب کے اصولوں کو اس طرح پر جمع کرنا جیسے قرآن پاک نے کیا ہے یہ انسانی طاقت سے باہر ہے کیونکہ وہ پانی دودھ اور پھلوں سے بھی زیادہ ضروری اور مشکل ہے

(۴) پھر دیکھو شہد کی مکھی کس طرح سے پھولوں سے شہد کو نکال کر جمع کرتی ہے۔ آج باوجود تجربہ اور تمام علم وفضل کے اور ساری سائنس کے بھی انسان عاجز ہے کہ شہد کو بنا لے شہد وہ چیز ہے جس میں ہزاروں بیماریوں کے لئے شفا ہے اور جس کا قوام کبھی خراب نہیں ہوتا۔ اسی طرح انسان بمع اپنی ساری طاقتوں اور تمام سائنس اور فلسفہ قدیم وجدید کے بھی قرآن پاک جیسی شفا بخش مردوں کو زندہ کرنے والی اور کبھی نہ بگڑنے والی اور تمام عالم کو روحانی پانی سے سیراب کرنے والی اور ہماری بھوک کو تسکین دینے والی اور روحانی زندگی کے پھل دنیا میں کھلا دینے والی کتاب نا ممکن ہے کہ بنا سکے ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ انسان یہاں بالکل عاجز ہے۔ کیا وہ معترض جو قرآن شریف کو کتب قدیمہ سے جمع کرنیکا خیال کیا کرتا ہے وہ آجتک سوائے قرآن کے کوئی کتاب تمام مذاہب کی کتب موجودہ سے جمع کر سکا اگر نہیں تو صرف وہم کی پرستش فضول ہے حق یہ ہے کہ یہ قرآن شریف خدا کی طرف سے شہد ہے اور کیا ہی خوب کہا ہے۔ ؎

شہدیست آسمانی از وحی حق چکیدہ

رستم کی ایک بیوی

راجپوت گزٹ کا ایڈیٹر اپنی غلط بیانی اور بیہودہ لن ترانی کے لئے خصوصیت سے ممتاز ہے اسکو اپنی تاریخ دانی پر گھمنڈ ہے لیکن افسوس کہ میں نے آج تک اس کی کوئی ایک تحریر بھی ایسی نہیں دیکھی۔ جو الف لیلی یا داستان امیر حمزہ کے جھوٹے افسانوں سے بڑھ کر کوئی تاریخی اہمیت رکھتی ہو۔ چونکہ راجپوت گزٹ کی دروغگوئی نے مخلوق خدا کو بہت کچھ دھوکہ میں ڈالنے اور بالخصوص مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے اس لئے میں نے کئی مرتبہ اس کو اخبار الحکم کے ذریعہ سے چیلنج دیا اور غیرت بھی دلائی کہ اپنی فضول اور بیہودہ باتوں کو ثابت کرے اور میرے کسی مضمون کی تردید کرکے اپنی تاریخ دانی کا سکہ بٹھلائے لیکن وہ اپنی باتوں کے وزن کو خود جانتا ہے میری کسی بات کے جواب میں اف بھی نہ کر سکا۔ اس کو یہ لکھتے ہوئے مطلق شرم بھی نہیں آئی کہ ہندوستان کے راجوں نے افغانستان۔ ایران ترکستان وغیرہ ممالک کے بادشاہوں سے بیٹیاں خراج میں وصول کیں اور ہندوستان کے دھوتی بند عرب وروم وشام کے بادشاہوں سے اپنی بندگی وفرماں برداری کراتے تھے۔ میں نے بحولہ وقوتہ تعالیٰ اوسکی ہذیان سرائی کا کافی جواب اپنی مختلف متعدد تحریروں میں دیا ہے آج اتفاقاً شاہنامہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک واقعہ میری نظر سے گذرا جس کو فردوسی نے کئی ورق میں اور کئی سو اشعار میں لکھا ہے۔ اسکو عام لوگوں بالخصوص راجپوت گزٹ کے ایڈیٹر کی آگاہی کے لئے ذیل میں نقل کرتا ہوں اور نقل کرنے سے پیشتر یہ بھی بتاتا ہوں کہ شاہنامہ وہ کتاب ہے جو تاریخی کتاب ہونے کے اعتبار سے مہابھارت اور راماین پر فضیلت رکھتی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ میں شاہنامہ اور مہابھارت وغیرہ کتابوں کا مقابلہ کرکے کسی دوسرے مستقل مضمون میں اپنے دعوے کو ثابت کر سکوں گا۔ سنیئے۔ جبکہ سیستان میں زال حکمران تھا اور رستم کی نوجوانی کا عالم تھا اس وقت ہندوستان کے حکمران یعنے قنوج کے راجہ نے زال کے پاس ایک عرضی بھیجی۔ ایلچی ہندوستان سے زابلستان پہونچا۔ فردوسی لکھتا ہے۔ ؎

درآمد نملا سے بدرگاہ شاد ٭ پرستندہ خسروی پیشگاہ
زمین را ببوسید در پیش زال ٭ چنین گفت کای خسرو بے ہمال
کہ آید جہاندیدہ ز مرز ہند ٭ بدست اندرون نامۂ بر پرند
بدو گفت دستان کہ بکشای راہ ٭ بیارش بدین نامور بارگاہ
برشاہ زابل سپہ برکشاد ٭ بیامد مر او را زمین بوسہ داد

زال نے خط کو کھولا اس مین لکھا تھا کہ ہندوستان مین ایک عجیب قسم کی مہیب بلا ظاہر ہوئی ہے جو آدمیون اور چوپایون کو اپنے سانس کے زور سے کھینچکر کھا جاتی ہے (آجکل بھی جنگلون مثلاً نجیب آباد و دہلی بھیت وغیرہ کے متصل دامن کوہ کے جنگلون مین دو دو گز کی موٹائی کے سانپ پائے جاتے ہین جو اپنے سانس کے ذریعہ سے آدمیون کو اور جنگل کے جانورون مثلاً ہرن چیتل پاڑھے وغیرہ کو کھینچکر نگل جاتے ہین اس قدیم زمانہ مین چونکہ آبادی اس قدر نہ تھی۔ اور جنگلات بکثرت …… تھے اس لئے ممکن ہے کہ کوئی غیر معمولی مہیب شکل کا قوی الجثہ سانپ یعنے اژدہا نمودار ہوا ہو اور قنوج کے مہاراجہ کو ڈر کے مارے زال سے فریاد کرنی پڑی ہو) اگر آپنے جلد آکر اس بلا کو ہلاک نہ کیا تو چند روز مین آپ دیکھین گے نہ ہندوستان کا ملک باقی رہیگا نہ اور کسی ملک مین آدمی کا نشان ملیگا۔ یہ بلا جو نمودار ہوئی ہے سب کو کھا جائیگی پھر آپ خراج کس طرح وصول کر سکین گے۔ ؎

اگر ز اژدہائی برین رزمگاہ ٭ ز ہندوستان باج دیگر مخواہ
کہ بر جای ویران روا نیست باج ٭ بہ ہندوستان بر سر ایست تاج

زال نے اس خط کو پڑہا اور اپنے نوجوان بیٹے رستم کو بُلا کر سنایا اور کہا کہ اب ہندوستان کی طرف جانا ضروری ہے۔ ؎

تو باروئے روشن بزابل بمان ٭ من آنجا شوم با گزیدہ سران

رستم نے جواب دیا کہ جناب یہ ہرگز نہین ہوگا کہ آپ تو اندیشہ کے مقام پر جائین اور مین یہان آرام سے بیٹھا رہون۔

تو گرچہ دلیری و نام آوری ٭ جہان پہلوانی و کنڈ آوری
نہ زیبد ترا رزم با پشت کوز ٭ تو پیری و گر من جوانم ہنوز

باپ بیٹون مین خوب رد و کد ہوئی۔ ہر ایک یہ کہتا تھا کہ مین تنہا ہندوستان کو جاتا ہون زال کہتا تھا تو ناتجربہ کار ہے۔ رستم کہتا تھا آپ بوڑھے ہو گئے ہین آپ کا وقت آرام کرنے کا ہے اور میرا زمانہ کام کرنے کا۔ آخر فیصلہ ہوا کہ باپ بیٹا دونون چلین۔ ؎

کنون ہر دو آرایش رہ کنیم ٭ سخن گر درازست کوتاہ کنیم

دونون ہندوستان پہونچے۔ قنوج کا راجہ اور ہندوستان کے دوسرے حصص کے رؤسا استقبال کو آئے اداءِ ادب بجا لائے جس جنگل مین اژدہا تھا رستم اس طرف گیا۔ ہندو ڈرپوک خوف کے مارے دور سے کھڑے ہو کر تماشا بھی نہ دیکھ سکے۔ بڑی طول طویل داستان کا خلاصہ یہ ہے کہ اژدہا مارا گیا۔ قنوج مین رستم کی خوب دعوتین ہوئین اور نذرانے پیش کئے گئے

پس پردۂ شاہ ہندوستان ٭ یکے دختری بود بس دلستان
برون آمد از پردہ آن پُرخرد ٭ کہ تا زال را با سپہ بنگرد
چو بر لشکر زال بکشاد چشم ٭ ابر رستمش ناگہ افتاد چشم

رستم کو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہو گئی۔ رستم کی نوجوانی جسم کی خوبصورتی شجاعت و بہادری کی شہرت۔ عالی خاندانی ان سب باتون نے مل ملا کر راج کماری کو سخت بےچین و بے تاب کر دیا اور ایک دلالہ کو بلایا اپنے دل کا حال سنایا۔ دلالہ نے راج دلاری کو تسلی دی شام ہونے پر رستم کے خیمہ مین پہونچی بہت سی فضول تمہید کے بعد مناسب الفاظ مین اصل مدعا کا اظہار کیا رستم نے کہا اگرچہ ہندوستان کے راجہ سے رشتہ داری کرنا ہمارے لئے باعث ذلت ہے لیکن مین اس لڑکی کے عشق کی قدر کرتا ہون۔ دلالہ لڑکی کے پاس مژدہ لے کر گئی اور اس بسمل تشنۂ عشق سے بڑا بھاری انعام حاصل کیا پھر راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ مجھکو رستم نے آپکے پاس بھیجا ہے آپ کی راج کمواری سے شادی کرنا چاہتا ہے مہاراج تو سنکر اس قدر خوش ہوئے کہ حد بیان سے باہر ہے۔ ؎

ز گفتار او شادمان گشت رائے ٭ بدو گفت پس کرم از خدائے
کہ پشت کیان رستم نامدار ٭ زمن دخترم را بود خواستار
اگر شوق رستم شود دخترم ٭ فروزان شود بر سپہر اخترم

مہاراج کو یہ بھی فکر ہوئی کہ کہین رستم اپنی عالی نسبی اور ہماری کم قومی کا خیال کرکے اپنے ارادے سے پھر نہ جائے اس لئے اسی پیغام رسان عورت کو حکم دیا کہ ابھی اسی وقت جا اور لڑکی کا خوب بناؤ سنگار کرکے فوراً رستم کے خیمہ مین پہونچا دے تا رستم کسی طرح جلدی ہی راج کمواری سے بہتر ہو جائے اور پھر اس کو اس رشتہ داری کے خیال سے پھر جانے کا موقعہ نہ رہے۔ ؎

شب تیرہ را روپرستار وار ٭ کنون دخترم را بر رستم سپار
نباید درنگ از مو دل ورین ٭ مبادا کہ گردد پشیمان ازین
چہ خوشتر کہ گردد قمر جفت ہور ٭ چہ خواہد بجز چشم بنیندہ کور

عورت لڑکی کے پاس خوشخبری لائی باپ کی رضامندی بلکہ بہتری مین عجلت کی تاکید سنائی۔ لڑکی نے سچے موتیون سے عورت کا منہ بھر دیا۔ اور حوصلہ سے زیادہ انعام دیا یہان کے انعامات کو جلدی جلدی سنبھال کر دلالہ رستم کے پاس پہونچی اور کہا کہ ابھی اس بیبی کو آپ کی بغل مین لا کر بٹھائے دیتی ہون کچھ انعام دلوائیے رستم نے کہا کہ ذرا پہلے مین اس کی صورت تو دیکھ لون اگر وہ مجھ کو پسند آگئی تو خیر ورنہ مین ہند کے ذلیل راجہ کا داماد بننا قبول نہ کرون گا ہان۔ ؎

اگر بینم او را گر آید خوشم ٭ تر امن برابر بفرمد کشم

قصہ کوتاہ راج کمواری دُلھن بن کر رستم کے خیمہ مین آ براجین۔ ؎

چو چشم تہمتن بروش برفتاد ٭ بدیدار آن ماہرو گشت شاد
دل پہلوان گشت بستۂ برو ٭ کہ ہرگز ندید آنچنان ماہرو
تہمتن برآمین آن روزگار ٭ بپیوست با آن بہشتی نگار

چند روز کے بعد بیوی کو لیکر وطن پہونچا آخر دونون جوان سے ہتے تندرست تھے۔ ہندوستان کی راج دلاری سیستان پہونچکر حاملہ ہو گئی۔ ؎

چنین گفت گوئندۂ این سخن ٭ چو نہ ماہ بگذشت بر سیمتن
یکے پور زائید آن نوبہار ٭ ببالا و چہرہ چو سام سوار
بسے شاد شد رستم پہلوان ٭ بیامد دوان پیش آن دلستان
چو فرزند را دید دلشاد گشت ٭ ز درد و غم و ہر آز آزاد گشت
مر او را ببردند نزدیک زال ٭ کہ تا ……
چو زرد ورا دید دستان سام ٭ مر او را فرامرز …… نام

فرامرز رستم کا ایک نامور بیٹا ہے اکثر معرکون مین باپ کا شریک رہا اور رستم کے بعد تک زندہ رہا۔ شاہ ایران کا مقابلہ کیا۔ اور لڑائی مین مارا گیا۔ اس تاریخی قصہ سے مندرجہ ذیل امور پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

(۱) ہندوستان کا راجہ کابل و زابل کا ماتحت تھا اور خراج دیتا تھا
(۲) ہندو ہمیشہ سے بُزدلی کے لئے انگشت نما رہے ہین۔
(۳) ہندوستان کا راجہ خود ہی اپنے آپ کو مرتبہ اور قوم مین افغانستانیون سے ذلیل سمجھتا تھا۔
(۴) ہند کے راجہ بخوشی اپنی بیٹیان دوسری قوم کو دیتے اور بیٹیون کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے تھے جسکی آخری مثالین سلاطین مغلیہ کے حالات مین مریم الزمانی جودھابائی وغیرہ کے حالات سے ظاہر ہین اور پٹھانون کے عہد مین وہ بیسیون راج کمواریان ہین جو چتوڑ اودیپور وغیرہ رئیسون کی طرف سے گوجرات۔ مالوہ۔ خاندیس وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے مسلمان بادشاہون کو بطور پیشکش وقتاً فوقتاً دی گئی ہین (شاید یہ کوئی فخر کی بات ہو کہ سلاطین مغلیہ کو اودے پور کی کوئی لڑکی میسر نہ ہوئی۔ لیکن ان سے پہلے گوجرات وغیرہ کے چھوٹے چھوٹے بادشاہون کے زنانخانے اودے پور کی لڑکیون سے رونق پاتے رہے) کسی طوطیٔ ہند کو زیادہ بے تاب نہ ہونا چاہئیے بلکہ تاریخ دانی کے جوہر دکھلانے کی ضرورت ہے۔

راقم۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی

شملہ مین مباحثہ

ناظرین بدر کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم ۱۵ اور ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۹ء کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر چیفکورٹ پنجاب نے شملہ مین مفصلہ ذیل مضامین پر لکچر دئے تھے۔

(۱) وید مقدس اور قرآن کریم۔ (۲) سیرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۳) معجزات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ معجزات والے لیکچر مین خواجہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کی تبلیغ بھی کی تھی یہ جملہ لکچر پبلک نے بڑے شوق سے سنے تھے اور بحیثیت مجموعی ہندو اور مسلمانون کے کل فرقون پر اس کا اچھا اثر ہوا تھا بعض لوگون کا خیال تھا کہ آریہ صاحبان ضرور نکتہ چینی کرین گے مگر ان کی طرف سے تو ابھی تک کوئی کارروائی ظہور پذیر نہین آئی البتہ بعض مسلمانون سے جنکو خواجہ صاحب کی کامیابی ناگوار گذری۔ ضد اور تعصب کی راہ سے اس اثر کے زائل کرنے کی کوشش کی چنانچہ انہون نے محمد عظیم صاحب کو وعظ کے لئے بلوایا مین نے مولوی اور صاحب کے الفاظ ان کے لئے اس لئے استعمال کئے ہین کہ ہمارے مذہب مین...... کسی کو جو کسی گروہ مین معزز خیال کیا گیا ہو تحقیر سے یاد کرنا روا نہین جب تک وہ بار بار کی فہمائش سے بھی اپنے معاندانہ روش سے باز نہ آئے ورنہ اگر ان کی اصل حیثیت کو مد نظر رکھا جائے تو وہ ہرگز مولوی اور صاحب کہلانے کے مستحق نہین۔ بہرحال مولوی صاحب نے اتوار مورخہ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو جامع مسجد مین وعظ کیا اور حضرت امام علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر حملے کئے اختتام وعظ پر انجمن احمدیہ شملہ کی طرف سے خواہش ظاہر کی گئی کہ انہین جواب کا موقعہ دیا جاوے بابو عبد العزیز صاحب سٹورکیپر نے جو لیڈنگ پارٹ لے رہے تھے منظور کیا۔ مگر کہا کہ مسجد مین تو اجازت نہین مل سکتی ہان متولی مسجد کے مشورہ سے پیشتر ہی فیصلہ ہو چکا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہین تو ان کی ایک کوٹھی مین جگہ مل سکتی ہے ہم نے منظور کیا اور اگلے روز مغرب کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی [illegible]الدین صاحب مقابلہ کے لئے طیار کئے گئے اور انہون نے نہایت مدلل طور سے اعتراضات کے جواب دئے۔ مگر قلت وقت کی وجہ سے اپنے مضمون کو پورا نہ کر سکے دوسرے روز پھر مولوی محمد عظیم صاحب کی تقریر کے لئے وقت دیا گیا جسین انہون نے دل کھولکر اعتراضات کی بھرمار کی۔ جو ہم نے پورے ۳ گھنٹے تک بڑے صبر اور استقلال سے سنی۔ اس کے اگلے روز ہمین اتنا ہی وقت جواب کے لئے دیا گیا۔ ہماری دوسری تقریر کے متعلق مفصلہ ذیل باتین قابل ذکر ہین۔

(۱) مولوی محمد عظیم صاحب بہت دیر کر کے آئے چنانچہ تقریر آٹھ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع کی گئی۔

(۲) سامعین پہلے کی نسبت کم آئے اور سنا گیا ہے کہ بعض لوگون نے کوشش کی کہ وہ مرزائیون کی تقریر سننے کے لئے نہ جاوین۔

(۳) بابو عبد القادر صاحب کی درخواست پر مولوی محمد عظیم صاحب کو کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دیگئی۔ جو بعد مین ایک بڑی بھاری غلطی ثابت ہوئی کیونکہ اثنائے تقریر مین مولوی صاحب نے بولنا شروع کر دیا کبھی کہین کہ حوالہ دو۔ اور کبھی کہین کہ آیات غلط پڑھتے ہین اور علاوہ اس کے اپنی حرکات یعنی ہنسنے اور موہنہ بنانے سے لوگون مین اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی باوجود ہماری شکایت اور بابو عبد القادر صاحب اور بعض دیگر اصحاب کے سمجھانے کے مولوی صاحب اپنی حرکات سے باز نہ آئے اور بڑی مشکل سے تقریر ختم کی گئی بلکہ بعض لوگ اس بے لطفی اور فساد کے اندیشہ کی وجہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

تقریر کے ختم ہونے پر اعلان کر دیا گیا کہ آئندہ بحث بند۔ مگر طرفین اپنی اپنی جگہ پر سلسلہ اگر چاہین تو جاری رکھین۔

مولوی محمد عظیم صاحب کی طرز تقریر مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سی ہے اور ان کے اعتراضات بھی اسی قسم کے ہین جن کا جزو اعظم یہ ہے کہ لوگون مین اشتعال پیدا کر کے فساد برپا کر دیا جاوے۔ چنانچہ بعد مین جو انہون نے مسجد مین اور بعض لوگون کے مکان پر جہان وہ ضیافت کھانے کے لئے گئے۔ تقریرین کین۔ ان مین بڑے زور شور سے ہماری طرف سے نفرت دلائی ہے اور کہا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج اور کافر ہین اور ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہین۔ آئندہ اس کا نتیجہ کیا ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ مگر سردست یہ نتیجہ ہوا ہے کہ بابو عبد العزیز خان صاحب جو پنجاب بنک مین لازم ہین۔ سلسلہ احمدیہ مین داخل ہو گئے ہین اور انہون نے بیعت کا خط لکھدیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور استقلال و استقامت عطا فرمائے علاوہ ان کے تین چار اور احباب ہین جو سلسلہ عالیہ احمدیہ مین داخل ہونے کے لئے آمادہ ہین۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ جلدی بیعت کے خطوط لکھ دین گے۔

سنا گیا ہے کہ مولوی محمد عظیم صاحب نے ارادہ کیا ہے کہ جہان جہان جناب خواجہ صاحب کے لکچر ہوئے ہین وہ وہان پہونچکر ان کے اثر کو لوگون کے دلون سے دور کرنے کی کوشش کرین گے اور بعض دوسری جگہون پر جا کر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی مشن کے خلاف وعظ کہین گے یہان سے وہ غالباً لودیانہ جائین گے۔ اس لئے بہتر تو معلوم ہوتا ہے کہ دوسری انجمنون کی اطلاع کے لئے شائع کر دیا جاوے۔ کہ ان کے اعتراض کس قسم کے ہین یا پبلک کو بھی معلوم ہو جاوے کہ ان مین کہان تک تحقیق حق کی بو آتی ہے۔ مگر اخبار مین اس قدر گنجائش نہین کسی دوسرے موقعہ پر انشاء اللہ دیکھا جاویگا۔

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ۔ شملہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

زمانہ حال کے علماء اسلام کے مشن

فیروزپور مین انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے بعد معاندین سلسلہ حقہ کے آمد و رفت کا ایسا شور ہوا اس جماعت کے برخلاف سرتوڑ کوششین اس شدومد سے کی گئین کہ الامان الحفیظ چاروں کوٹ کے ملانے یکے بعد دیگرے محض اس غرض کیواسطے فیروزپور مین بلوائے گئے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف لوگون کو جوش دلائین اور اس سلسلہ مین خلاف واقعہ تہمتین اور جھوٹ موٹ کی باتین اس مقدس انسان کے ذمہ منسوب کر کے اپنے مشن کو پورا کرتے رہین پچھلے دنون ایک مولوی محمد عظیم نامی لاہوری خوب دل کھول کر جا بجا کوچہ بکوچہ گالیان دے دے کر اپنی اخلاق کا ثبوت دیکر اور ناحق گوئی کا جبہ پہن کر ابھی فیروزپور کی گلیون سے مشکل سے نکلے ہی تھے کہ پرسون ان کے مرشد جماعت علی شاہ معہ کسی بدگو زٹلی اور کثیر جماعت کے اپنے ہم وطن شیخ رکن الدین صاحب سب جج کے مکان پر جج کو جلتے ہوئے بہی ثواب حاصل کرنے کو فروکش ہوئے اور کل کا دن انجمن اسلامیہ فیروزپور کے کارکنان کی تحریک سے ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (خدا کی بے شمار برکتین ہون اس مزکی انسان پر) کی مشن کے برخلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک کو (خاک بدہنش) گالیان دینے کے لئے وقف کیا گیا۔

خیر اس اتوار ۱۹ ستمبر کو اس جماعت علی شاہ اور زٹلی نے (خدا ان سے سمجھے) وہ برے الفاظ احمدیون کی جماعت کو رنج پہنچانے کے واسطے سنائے۔ کہ جسے ایک رذیل ترین انسان نے بھی سنکر لعنت اللہ علے الکاذبین کا خطاب دیا۔ تعلیم یافتہ پارٹی نے سخت اظہار ناراضگی کیا۔ اور دوران تقریر مین ایک صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میرے بعض دوستون کا خیال میری نسبت احمدی ہونے کا ہے مگر مین دراصل احمدی نہین ہون۔ لیکن مین مرزا کو برا بھی نہین کہتا اور گو اس طرح کہنا شرافت مین نہین ہے بس اس پر ہر طرف نے خوب سنائین اور کہا کہ جو انہین (مرزا صاحب کو) برا نہین کہتا وہ مردود ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

پھر اس نے کہا کہ مین یہ چیلنج دیتا ہون کہ اگر کوئی احمدی ہے۔ تو مین اسے جناب مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) دوزخ مین موجود دکھلا سکتا ہون.............. اس کی تہ مین صرف مذکورہ گالی دیکر احمدیون کے دلون کو رنج پہونچانا مقصود تھا۔ ورنہ ہر ایک سلیم طبع کا

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ نہم

(سورۂ اعراف)

(مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۹ء رکوع نمبر ۱)

اولوکنا کارھین۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان جبر و زور سے کبھی نہیں آتا۔

الّا ان یشاء اللہ۔ یہ ادب ہے کہ مشیت الٰہی کو ہر حال مقدم رکھا ہے۔ ایک مولوی نے حضرت صاحب کو لکھ بھیجا کہ ہم تمہارا مذہب کسی صورت میں نہ مانیں گے۔ خواہ تم کیا نشان دکھاؤ آپ نے فرمایا۔ شعیب کا قول ہی یاد کرلیتا۔

مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

حتیّٰ عفوا۔ بڑھ گئے۔ آسودگی کے ساتھ تکبر، ظلم، تحقیر۔ پانچ گناہ آجاتے ہیں

اتقوا۔ مجرموں کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ کر گناہوں سے اجتناب کرتے۔

برکت من السماء۔ الہامات۔ الہام کے صدق کا ایک نشان یہی ہے۔ کہ اس کے ساتھ پہرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصداً۔

افامن۔ یہ تو کہتے ہیں کہ خدا غفور رحیم ہے۔ پر نہیں جانتے کہ وہ شدید العقاب بھی ہے،

وہم نائمون۔ ایک سانپ ہے جو سوئے ہوئے آدمی کو ڈس لے۔ پاس جو ہتھیار ہو اسکو نہ اٹھا سکتا ہے۔

وھم یلعبون۔ بس عذاب الٰہی ایسے ہی لوگوں پر آتا ہے۔ استغفار کرنے والے ڈرنے والے کو کوئی خطر نہیں۔

مکر اللہ۔ تدابیر الٰہی۔

مورخہ ۲۲۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

الارض۔ کسی زمین کے۔

اھلہا۔ ان زمینوں کے مالکوں کے بعد۔

اولم یہد۔ زمین کے وارث ہونیوالوں کو ہدایت آنی چاہیئے کہ جن کی زمین ہم نے لی ہے آخر وہ کسی گناہ ہی میں پکڑے گئے ہیں اور ذلیل ہوئے ہیں اغلب ہے کہ ہم بھی ایسے گناہوں کی سزا میں ذلیل ہوں۔ پس نیکیاں کریں۔

ونطبع علیٰ قلوبہم۔ بلکہ گناہوں کی سزا میں یہاں تک نوبت پہونچے کہ دلوں پر مہر لگ جائے اور پھر کبھی حق بات سننے کے قابل نہ رہیں۔ آخر میں ہلاک ہوجاؤ۔

کذلک یطبع۔ نطبع علیٰ قلوبہم کی تفسیر فرمائی ہے۔

ثم بعثنا۔ قریب کا تاریخی واقعہ بیان کرتا ہے۔

انی رسول۔ تو تو صرف مصر کا بادشاہ ہے میں تمام عالموں کے بادشاہ بلکہ رب کا فرستادہ ہوں

مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

بیضاء۔ بے عیب۔ جیسے فرمایا۔ الذین ابیضت وجوہہم۔

تلقف۔ تباہ کردے گا۔

جو لوگ علم النفس۔ علم توجہ۔ مسمریزم۔ اسپریچولزم جانتے ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ موسیٰ اور ان لوگوں نے توجہ خاص سے عصا اور رسیوں کی شکل سانپ کی دکھائی۔ موسیٰ کی قوت بڑھکر تھی۔ اس لئے وہ جیت گیا۔ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ گولیاں آگ پر رکھنے سے سانپ کی شکل بن جاتی ہیں۔ اور سوٹا مارنے سے کچھ بھی نہیں رہتا۔ بعض لوگ اسے استعارہ کے رنگ میں پیشگوئی سمجھتے ہیں۔

میں ایمانی رنگ میں تو بڑھیوں کے ایمان کی طرح بلا دلیل مان لیتا ہوں۔ مگر خصم کے مقابلہ میں قول موجہ کی ضرورت ہے۔ قرآن نے حضرت نبی کریم کو حضرت موسیٰ کا مثیل (انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ وشہد شاھد من بنی اسرائیل) فرمایا ہے۔

پس عصا کے سانپ بن جانے کے بار بار ذکر میں حکمت ہے۔

ان الاسلام لیأرز الی المدینۃ۔ کما تأرز الحیۃ الی جحرہا۔

یہ اسلام مدینہ طیبہ میں اس طرح جمع ہوگا۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں۔ پھر مدینہ کے لئے فرمایا ہے۔

یہی ایک شہر کہلایا گیا۔ تاکل القریٰ۔ ایک طرف اسلام کو دشمن کے ہلاک کرنے کے لئے سانپ فرمایا ہے۔ دوسری طرف مدینہ کو سانپ کی جگہ۔ پھر ساحر کے ساتھ علیم کا لفظ موسیٰ کے لئے آیا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ساحر کہا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساحر کی علیم سے تفسیر فرمائی ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ الساحر۔ الماہر۔ النجم کلما دق ولطف ماخذہ۔ جس کا لوگ مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اسے ساحر کہدیتے ہیں موسیٰ نے جو کچھ پیش کیا .... وہ بے عیب تھا۔ پس مخالفین نے جو کچھ پیش کیا اس کے سامنے وہ کچھ بھی نہ تھا۔ تلقف ما یافکون۔

قال القوا۔ انبیاء پہلے حملہ نہیں کرتے۔

اما ان تلقی۔ یہ ساحروں کا ادب ہے جس نے انہیں مومن بنایا۔ حضرت صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے۔ الطریقت کلہا ادب۔

دوسرا نکتہ صوفیا نے یہ لکھا ہے کہ مومن و کافر میں کیا فرق ہے۔ ایک وقت الیی کمزوری کہ نفتیاب ہوکر پھر بھی مزدوری کے طالب ہیں۔ انعام بھی نہیں کہا۔ دوسرے وقت یہ حالت کہ ایسی فرعون کو ڈانٹ دیا اور اس کی کچھ حقیقت نہ سمجھی۔ اسکی دہمکیوں

کی کچھ بھی پروانہ کی بلکہ مال چھوڑ کر جان کی بھی پروانہ رہی۔

مورخہ ۲۴ - اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۵)

اَلِهَتَكَ - یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ وہ اپنے معبود کو ایسا کمزور خیال کرتے ہیں کہ موسےٰ اسے موقوف کر سکتا ہے۔ جو قومیں رب العالمین کو چھوڑ کر غیر کی طرف جھکتی ہیں ان کی عقل ایسی ہی ماری جاتی ہے۔

بعض ملکوں میں رعایا تو بادشاہ کی پوجا کرنے پر مجبور ہے اور بادشاہ خدا کی۔ اسمیں حکمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ رعایا پر شرک کی وجہ سے ناراض رہے تو وہ ہمیشہ محکوم رہیں اور بادشاہ پر بوجہ توحید راضی رہے۔ تو وہ ہمیشہ حاکم بنا رہے۔

بُت پرستوں سے بدتر وہ ہیں جو بتوں کو چھوڑ کر نفس کی دیوی کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ان سے بھی بدتر وہ ہیں جو یہی کہتے رہتے ہیں کہ فلان فلان فلاسفر کا یہ قول ہے حالانکہ فلاسفروں کا کسی بات پر اجماع نہیں ہوتا۔ میں نے ایک فلاسفر کا قول پڑھا ہے کہ وہ اپنے تئیں خدا سے اعلیٰ سمجھتا۔ وہ کہتا ... کہ گلاب کی جڑ سے گلاب کا پھول جو اس کا نتیجہ ہے اچھا ہے۔

استعینوا - اللہ کی توجہ۔ مدد۔ اعانت چاہو۔

واصبروا - استقلال سے کام کرو۔

قالوا - وہ جو سطحی خیالات کے تھے۔

فینظر کیف تعملون - ایک جگہ مسلمانوں کو بھی فرماتا ہے کہ تم کو بھی ہم دنیا میں بادشاہ بنائیں گے۔ پھر دیکھیں گے۔ تم کیا عملدرآمد کرتے ہو۔ فننظر کیف تعملون

مورخہ ۲۵ - اگست سنہ ۹ء

(رکوع نمبر ۶)

میں نے بارہا سنا ہے کہ مجرموں کی گرفتاری کا جناب الٰہی میں ایک وقت ہوتا ہے میں لیلی کی کچہری میں ایک شخص کو سزا دیجئی اس نے کہا کہ یہ میرا پہلا جرم تھا۔ سزا ہلکی دینی چاہیئے تھی۔ آپ نے سزا بڑھا دی وجہ یہ بتائی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اگر یہ پہلی دفعہ کرتا۔ تو پکڑا نہ جاتا۔ خدا نے خود فرمایا ہے۔ ویعفو عن کثیر۔

ولقد اخذنا - فرعون کی گرفتاری کا وقت آگیا۔

بالسنین - معلوم ہوا کہ قحط سالی دکھ بیماری اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ خدا کی قدرتوں سے لوگ ایسے غافل ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ امریکہ میں ایسی کل نکلی ہے جس سے درخت چلتے آتے ہیں۔ پتھر بولتے ہیں تو وہ مان لیتے ہیں۔ مگر انبیاء کی نسبت ایسی بات سن کر صاف انکار کر دیتے ہیں۔

یطیروا بموسیٰ - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہود نے کہا منذ اتانا۔ غلت سعارنا۔ وغلت امطارنا۔

طائر - خط - حصہ۔

لتسحرنا - دھوکہ دیتے ہیں۔

الطوفان - بہت سیلاب پانی کا۔

نوح کے قصہ میں آتا ہے۔ فاخذہم الطوفان وہم ظالمون۔ طوفان موت اور طاعون کو بھی کہتے ہیں۔

الجراد - جرد کہتے ہیں چھیل دینے کو۔

القمل - گھن۔ سونڈی۔ ٹڈی دل کے چھوٹے بچے۔ چچڑی

الدم - نکسیر کا مرض۔ بعض کہتے ہیں۔ پانی گندہ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ بحر احمر مشہور ہے۔

بما - اس منتر کے ساتھ جو اس نے تجھے سکھایا۔

فاتوا علے قوم - صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اٹھتے۔ تو ستر بار استغفار فرماتے۔ موسیٰ کی قوم کی درخواست بھی۔ دوسری قوم میں میل جول کی وجہ سے تھی۔ انگریزوں کی قوم اس معاملہ میں بہت ہوشیار ہے وہ ہندوستان میں آئے مگر ہندوستانیوں ... سے بہت کم میل جول رکھتے ہیں۔ اس طرح قومی خصائص باقی رہتی ہیں۔

فضلکم - پھر کس قدر بیوقوفی ہے کہ افضل مفضول کی پرستش کرے۔

یستحیون نساءکم - مکہ کے بے ایمان فرعون سے بڑھ کر تھے کہ انہوں نے عورتوں کو بھی قتل کیا۔

مورخہ ۲۹ - اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۷)

اربعین لیلۃ - چالیس کے عدد سے انسان کو ایک خاص مناسبت ہے نطفہ چالیس دن میں صورت انسانی اختیار کرتا ہے۔ ۴۰ دن کے بعد اس کی ماں تندرست ہوتی ہے چالیس سال پر آدمی کے تمام قوٰے کمال کو پہنچتے ہیں۔ خدا نے موسےٰ سے فرمایا۔ روحانی برکات کے حصول کے لئے تیس دن ہماری طرف تبتل تام کرو۔ اور اگر دس دن اور رہو۔ تو یہ زیادہ اکمل ہے۔

اخلفنی فی قومی - ثابت ہوا کہ جب کوئی بڑا آدمی قوم کا لیڈر مرکز سے جدا ہو تو اپنا ایک خلیفہ مقرر کر کے جائے۔

جعلہ دکا - صوفیا نے اس مقام پر بحث کی ہے وہ کہتے ہیں پہاڑ تو اب بھی برقرار ہے پس وہاں دید الٰہی ہوا۔ علماء کہتے ہیں کہ وہ ایک تجلی ربانی کو نہ برداشت کر سکا اس لئے جب استقر مکانہ پورا نہ ہوا۔ تو لن ترانی کیوں کر پورا ہوتا۔

وکن من الشاکرین - قدر کرنے والوں میں سے ہو یعنی اس پر عمل کرو۔

ساصرف عن آیاتی - یہ تکبر کی سزا ہے۔

ولقاء الآخرۃ - یہ ضروری نہیں کہ منہ سے تکذیب آخرت کی جائے بلکہ کئی ہیں جو اپنے اعمال سے ثابت کرتے ہیں کہ گویا مرنا ہی نہیں۔

مورخہ ۳۱ - اگست سنہ ۹ء

(رکوع ۸)

بچپن میں طمع حب غیر اللہ غضب شہوت پہلے جاتی ہے اور قوت ممیزہ انبیاء کی

تعلیم بعد مین۔ یہ انسان کے لئے بڑی مشکل ہے۔ پھر رسم و عادت وصحبت کا اثر ہو
اس لئے خدا کی بات سمجھنے کے لئے فضل الٰہی درکار ہے۔ اور بڑے مجاہدہ کی ضرورت
فرعون جس کا تاج ہی گئو کی ہی تھا اس کی قوم کے بد اثر سے بنی اسرائیل بھی نہ بچے اسی
لئے انہین گاؤ پرستی کا خیال رہا۔

حلیہم۔ خود اپنے زیورون سے۔

لہٗ خوار۔ آجکل کی صناعی کے لحاظ سے یہ قابل تعجب امر نہین۔

لا یکلمہم۔ برہمو۔ نیچری۔ فلاسفرانہ طبیعت کے لوگ بلکہ عامہ علماء غور کرین
یہان معبودیت کی تردید اسی دلیل سے کی ہے۔ کہ لا یکلمہم۔ پس وہ خدا
کیون کر معبود ہو۔ جو کلام نہین کرتا۔

لا یھدیہم سبیلا۔ کلام کے ساتھ یہ شرط ہے کہ وہ کوئی عمدہ راہ دکھلائی۔

سقط فی ایدیہم۔ اس کے معنے ہین۔ "ندامت ہوئی"

غضبان اسفاً۔ دیکھو انبیاء علیہم السلام شرک سے کیسے بیزار ہوتے ہین۔
یہ لوگ اصول کی طرف پہلے توجہ کرتے ہین۔ ٹمپرنس سوسائٹیان۔ ہمدردی حیوانات
کی سوسائٹیان اسی لئے کامیاب نہین ہوتین کہ فروع کی طرف توجہ کرتی ہے۔

اعجلتم امر ربکم۔ حضرت موسےٰ نے اپنے جلنے کا دن نہ گنا تھا اس لئے قوم
کو سامری نے دھوکہ دیا کہ وہ وعدہ مقررہ پر نہین آئے۔ خدا بچھڑے مین آگیا۔

القی۔ رکھ دین۔

ابن ام۔ ماں مین ایک خاص قسم کی محبت ہوتی ہے۔ پیار کے لئے اسکی طرف
منسوب کیا۔

قال رب اغفرلی۔ انبیاء قدم قدم پر دعا کرتے ہین۔ اس زمانہ کے لوگون
کی طرح غافل نہین ہوتے۔

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

اس رکوع مین دو باتین ہین کہ انسان ذلیل کس طرح ہوتا ہے اور مظفر و منصور کس طرح
کوئی انسان فطرتاً ذلت کو نہین چاہتا اور عزت کو ہر حال چاہتا ہے۔ ذلت کے
وجوہ بیان کئے ہین۔ فرمایا۔ ان الذین اتخذوا العجل۔

ذلت کی جڑ شرک و افترا ہے اور اس سے بچنے کا اصل رجوع الی اللہ بذریعہ ایمان
و استغفار ہے۔

واختار موسیٰ۔ اسپر موسیٰ کی قوم نے کہا ہم کس طرح یقین کرین یہ باتین خدا نے
کہی ہین۔ آپنے ۷۰ آدمیون کو منتخب کیا۔

اخذتھم الرجفۃ۔ وہ آتش فشان پہاڑ تھا۔ زلزلہ آیا۔ توجہ الی اللہ کے لئے
بھا دہ ڈرے اور کہا کہ ہم بلکہ ہماری اولاد خدا کی آواز کبھی نہین سننا چاہتے
اسی بے ادبی کا نتیجہ تھا کہ موسےٰ ایسا پیغمبر پھر ان مین سے پیدا نہ ہوا۔ بلکہ ان کو
بھائیون مین پیدا ہونے کی بشارت ملی۔

فتنتک۔ بھلے کو برے سے الگ کرنا۔

فسا کتبھا۔ اب یہ انعام کسی اور قوم کو دیگا۔

یؤتون الزکوٰۃ۔ سچی پاکیزگی اپنے نفس کو مزکّی و مطہر کر دینا۔

والانجیل۔ ایک اعمال ۳ باب ۲۱۔ ۲۲ آیت مین۔ متی ۲۱ باب ۳۳ آیت
یوحنا ا باب ۲۲ آیت۔

یامرھم بالمعروف۔ ایک پہچان پیشگوئی سے ہوتی ہے۔ دوسری تعلیم سے
چنانچہ اس کے اصول بیان فرمائے۔

اصرھم۔ بڑے عظیم الشان معاہدے کی خلاف ورزی ہے جو عذاب آتا ہے۔ وہ
نبی کریم کی متابعت سے ٹل گیا۔

۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

وکلمتہ۔ اب تو قرآن کو یا قسم کے لئے رکھا ہے۔ یا عمل حُبّ و بغض و حصول رزق
کے لئے افسوس جو قرآن حب لغیر اللہ کو چھوڑ و اکر الحب للہ کے لئے آیا۔ اس سے یہ
امید رکھی جاوے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے جو میرا پیر بھائی تھا۔ مجھے ایک عمل لکھ بھیجا کہ اسے پڑھنے
سے ڈیڑھ سو روپیہ آمدنی ہو جائے گی۔ جو مین نے کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ عرض حال
پر اس نے مجھے لکھا۔ ؎

بمطلب رسد جویائے کام آہستہ آہستہ ✦ ز دریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ

اس کے بعد جب مین نے وہ عمل کیا اور اپنی اوسط آمدنی کی نکالی تو ٹھیک ڈیڑھ سو
نکلی۔ مگر معاً میرے دل مین آیا یہ اس عمل کا نتیجہ ہے یا طبابت کا۔ اس بات کو صاف
کرنے کے لئے مین نے ارادہ کیا کہ پہلے صرف طبابت کرتا ہون۔ پھر دوسرے مہینے
طبابت چھوڑ کر صرف یہ عمل کرونگا۔ پھر دیکھونگا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اللہ کا خاص فضل
ہے اس نے میری ہدایت کا سامان بہم پہنچایا۔ اس مہینے مجھے طبابت سے ۱۲۰۰ روپیہ
کی آمد ہوئی۔ اس عمل کو مین نے اپنے خسارے کا موجب جانا اس لئے چھوڑ دیا۔ کچھ
مدت بعد وہی عمل بتانے والا آیا۔ جس نے آخر مجھ سے استدعا کی۔ کہ مہاراج کے پاس
مجھے ساٹھ روپے کا دعاگو ہی بنوا دو۔ حتےٰ کہ پندرہ روپے راضی ہو گیا۔ جس سے
صاف کھل گیا کہ یہ فرقہ کیسا ذلیل ہے اور یہ راہ منعم علیہم کی نہین۔

من طیبٰت ما رزقنٰکم۔ سلطنت سے جو مال ملتا ہے۔ غنیمت کا مال بڑا طیب ہوتا ہے

حطۃ۔ استغفار جس کا نتیجہ نغفر لکم خطیئٰتکم ہے۔

سجداً۔ فرمانبرداری جس کا نتیجہ سنزید المحسنین ہوگا۔

من السماء۔ اٹل۔

۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

یہودیون عیسائیون کی باتین مسلمانون کی نصیحت کے لئے ہین۔

عن القریۃ۔ (۱) یاردن کے کنارے یروشلم (۲) دوسرے معنے یہ کہ لوگون کے
اجتماع سے جو فرعون کے غرق ہونے وقت تھے۔

فی السبت ۔ سبت کے معنے آرام کے بھی ہیں ۔ جس کو ذرا آرام ملا ۔ حد سے گزرنا شروع کر دیا۔

نفس ہر کس کمتر از فرعون نیست ٭ لیکن او را عون مارا عون است

دوسرے معنے سبت کے ہفتہ کے ہیں ۔ یہود کو اس دن شکار کی ممانعت تھی جیسے مسلمانوں کو جمعہ سے ۔

نبلوہم ۔ مخلصوں اور شریروں کا اظہار کرنے

نسوا ۔ چھوڑ دیا انہوں نے ۔

مورخہ ۹ ۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱ ۔ ۱۲)

واشھدھم ۔ ہر ایک لڑکے کو جب ہوش آتا ہے تو وہ اپنے آپ پر گواہ ہوتا ہے کہ میں اپنا رب نہیں ہوں ۔ بلکہ ایک اور مدبر بالا ارادہ ہستی ہے ۔

میں تو اپنے آپ سے یہ سوال کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہوں کہ میرا رب وہی ہے جو رب العالمین ہے ۔ ایک شخص نے کیا ہی عمدہ دلیل دی ہے ۔ البعرۃ تدل علی البعیر ۔ واثر القدم علی السیر ۔ اما تقول ان الارض والسموات تدل علی العلیم القدیر۔

اتینٰہ اٰیٰتنا ۔ کچھ کتاب دی۔

فانسلخ منہا ۔ اس پر عمل نہ کیا ۔ الگ ہو گیا۔

لرفعنٰہ بھا ۔ اس کو بہت ترقی دیتے ۔ در مسلخ عشق جز نکو را نکشند۔

مسلخ کہتے ہیں اس جگہ کو جہاں جانوروں کی کھال اتاری جائے ۔

تحمل علیہ ۔ وہتکار نے کا پتھر اٹھاؤ ۔

او تترکہ یلھث ۔ یعنی ہر دو حال بے آرام ہے ۔

وللہ الاسماء الحسنیٰ ۔ جس قسم کا عیب اور نقصان انسان میں ہو اسی کے مقابل خدا کو نام سے دعا کرے ۔

مورخہ ۱۱ ۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

فی ملکوت السموات ۔ غور کریں کیا کوئی آسمانی بادشاہت ۔ کلام الٰہی کے نزول کا مدعی تھا اس سے پہلے پھر تم اگلی آسمانی کتب سے موازنہ کر لو کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر ہے یا نہیں ۔

والارض ۔ پھر زمین والے گواہی دے سکتے ہیں ۔ کہ میرا کیریکٹر کیسا ہے اور میرے پیرو کیسے ہیں ۔

وان عسیٰ ان یکون قد اقترب اجلہم ۔ آسمان میں ایک وقت خاموشی ہوتی ہے دوسرے وقت بجلی کا کوندنا ۔ بادل کا گرجنا اسی طرح زمین کا حال ہے ۔ ایک وقت سیلاب ۔ دوسرے وقت مطلع صاف ۔ پس یہ الہاموں کا زور ۔ یہ مذہبوں کے آپس میں مباحثے ضرور ایک مفید نتیجہ رکھتے ہیں ۔ یہ جھگڑے خود گواہ ہیں اس بات کے کہ دنیا میں امن عامہ آنے والا ہے ۔

من یضلل ۔ یہ نتیجہ انسان کی اپنی اختیار کردہ ضلالت کا ۔ دو خط جب زاویہ پیدا کرینگے تو جوں جوں بڑھیں گے ۔ فاصلہ بھی بڑھتا جاویگا ۔

عن الساعۃ ۔ تیری کامیابی اور دشمنوں کی تباہی کا وقت ۔

ثقلت فی السموات والارض ۔ کیا کبھی کسی نے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی کی

تمام قوم اور تمام ملک سب کے سب مسلمان ہو گئے ہوں اس واسطے یہ عظیم بات ہے ۔

ان انا الا نذیر و بشیر ۔ ان یہ بات کہ حق کے دشمنوں کے لئے ڈرانے والا ہوں ۔

مورخہ ۱۴ ۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

شرک بری بلا ہے اس سے قوموں میں تفرقہ پڑتا ہے ۔ مشرک کبھی سچے علوم کا وارث نہیں ہوتا یہ سورۃ اب ختم ہوتی ہے ۔ اس لئے اخیر میں پھر رسالتمآب کی تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا ہے جو توحید ہے ۔

من نفس واحدۃ ۔ ہر ایک شخص ایک آدمی کا نطفہ ہوتا ہے ۔

منہا ۔ اسی کی قسم کا ۔ یہ ظاہر ہے ۔ آدم زاد کے حیوانات سے نکاح نہیں ہوتے ۔ گدھی ۔ بکری ۔ لومڑی سے اولاد نہیں لے سکتے ۔

لیسکن الیہا ۔ دوسرے مقام پر فرمایا ۔ لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ۔ عورت ذات بوجہ اپنی کم علمی ۔ ناتجربہ کاری کے بہت ہی قابل رحم و قابل مہربانی ہے جن کے گھر میں آرام ہو اور بیوی ہو وہ بہت آرام پاتے ہیں ۔ شہوت کے بد استعمال میں کم گرفتار ہوتے ہیں ۔

جعلا لہ شرکاء ۔ کئی ایسے لوگ ہیں جن کا یہ حال ہے ۔

لا یستطیعون لہم نصرا ۔ وہ ان مشرکان عرب کی کچھ مدد نہ کر سکیں گے ۔

ولا انفسہم ۔ ان کی اپنی ہی خیر نہیں چنانچہ سب توڑے گئے ۔ قطب شمالی یا جنوبی کی دریافت کوئی بڑا کام نہیں ۔ یہ کام تو یہ بے نظیر ہے کہ آپ نے تمام عرب میں وحدت و یکجہتی کی روح پھونک دی ۔ اور انہیں حیوان سے با اخلاق با خدا انسان بنا دیا ۔ کوئی ہے ؟ جو اسکی نظیر دکھلائے ۔

ثم کیدون ۔ مجھ سے سب ملکر جنگ کرو اور مہلت بھی نہ دو ۔ یہ جرأت راستباز نبی کے سوا کسی میں نہیں ہو سکتی ۔

وھو یتولی الصالحین ۔ خدا کی تولی کی علامت یہ ہے کہ انسان دن بدن ظلمات سے نکل کر نور کی طرف آتا ہے ۔

فاتحین ۔ مورخ ۔ سائنس دان سب قرآن کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور مسلمان خفتہ ۔

لعلکم ترحمون ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہاں مومن مخاطب نہیں ۔ مگر لوگ ہیں کہ الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھنے کا جھگڑا لئے بیٹھے ہیں ۔ اتنا نہیں سمجھتے ۔ کہ یہاں مومن مخاطب نہیں ۔ پھر دور کی صف میں کھڑا ہوا تو سن ہی نہیں سکتا ۔ پھر ظہر و عصر کی نمازوں میں تو جہری قرأت نہیں ہوتی ۔ پس خلف الامام الحمد پڑھنے سے کیوں منع کرتے ہیں ۔

ولہ یسجدون ۔ اللہ کے فرمانبردار ہوتے ہیں ۔

یہاں سورہ اعراف کے نوٹ ختم ہوئے

الحمد للہ

انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ بالکل جھوٹ بک رہا ہے اسپر ہمارے دوست مبی شیخ احمد اللہ صاحب نے چیلنج کا جواب دیا تو اس نے شور مچا کر اوٹ پٹانگ شرط ایک ہزار روپیہ ڈپٹی کمشنر کو درخواست وغیرہ وغیرہ سُنا دیا۔ جس سے سب کو معلوم ہوا کہ بکواس ہے۔ یہ جلسہ اُن دشمنان حق نے اس طرح اور اس طریق پر ختم کیا۔ کہ سینکڑوں نیک دل انسان پیر صاحب کو صلواتیں سناتے ہوئے گھروں کو چلے گئے۔ تعلیم یافتہ گروہ میں ان مولویوں کی کارروائی نہایت نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھی گئی ہے اور جس سے پوچھو دونوں کو گالیاں اور لعنتیں سناتا ہے چنانچہ میں نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ انجمن اسلامیہ فیروزپور کے "ینگ مینز محمڈن ایسوسی ایشن" نے اظہار ناراضگی کا جلسہ کر کے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ یہ جماعت جماعت علی شاہ اور اس کے ساتھی کی اس کارروائی سے سخت ناراض ہے اور یہ کہ احمدی افراد کو بذریعہ دعوتی خطوط کے طلب کر کے اظہار معافی کیا جاوے۔ خیر! الحمد للہ کہ اس ساری کارروائی میں ہم اپنی ہی فتح دیکھتے ہیں۔ اہانت کرنے والے کی اہانت ہوتی ہوئی دیکھ کر ازدیاد ایمان ہے اور دوسرے یہ کہ ان لوگوں کو یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے فضلا کس پایہ کے ہوا کرتے ہیں۔ ایک غیر احمدی منگر نیک دل انسان کا اس ساری کہانی کے متعلق ایک جملہ مشتے نمونہ از خروارے لکھ دینا کافی ہوگا۔ "کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کو اپنی پیری کے زعم میں شاید یہ رنج ہوگا۔ کہ اس کے بہت سے مرید مرزا صاحب کی بیعت ہو گئے ہوں گے۔ ورنہ مسلم عالم کو جو صوفی اور حاجی وغیرہ وغیرہ ہو اتنا رنج کہ اس قدر بدگوئی"۔ علمار اسلام کا نبیار بنی اسرائیل کے مصداق کیا ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہیں۔ مجدد اور اسلام کے حامی ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ فیروزپور میں تو اس نمونہ اسلام کو مدتوں یاد کر کے حجت علی شاہ صاحب کی روح کو اس کا ثواب پہونچاتے رہیں گے۔

خدایا! تو ہماری قوم کے ایسے علمار کے دل کھولدے کہ حق و باطل کی تمیز کر سکیں۔ آمین ثم آمین - احمدی فیروزپور

ترانۂ توحید

(از منشی غلام مرتضیٰ خان فائز ہمبڑاں لودیانہ)

یادِ ایام کہ اسلام تھا کانِ توحید — اب تو ڈھونڈھے نہیں ملتا ہے نشانِ توحید
سگ[1] و خنزیر کو کہتا ہے وہ زندیق خدا — اب کہ صوفی جو لگاتا ہے دکانِ توحید
مولوی جو کہ بجز حاملِ اسفار[2] نہیں — آج اس کا تو اڑا کہا ہے بیانِ توحید
خالق الطیر[3] کہے ماحیِ اموات کہے — اک نبی کو تو نہ اسمیں ہو زبانِ توحید
یون چلاؤ کرامت کا کہیں تو اکثر — پھولتی دیکھی رگ زمزمہ خوانِ توحید
جائے امید ہے خال۔ یہ بجا کہتے ہیں — ہمکو یوں ہی تہا موحدون[4] پہ گمانِ توحید
شہ[5] وہ تو دجال کو ہی کہتے ہیں چھوٹی سرکار — کی عطا جس نے دلِ کفر و زبانِ توحید
بلکہ کوس لمن الملک بجانیوالا — جس کے ہاتھوں متزلزل ہو مکانِ توحید
خالق و مالک و ہم رازق و محیی و ممیت — شہ سوا اسکے کہ بدستِ ادعانِ توحید
بدتر از شرک ہے[6] یہ مسئلہ غصبِ صفات — تیرِ تفویض ہو ورنہ بہ نشانِ توحید
اسپہ[7] ہیں نعرۂ عشاق یہ جہانگیر ہیں — کچھ تو انصاف کریں مدعیانِ توحید
یہ کنہا ہے کہ ہیں تثلیثِ مقدس کے راز — یا عیاں ہوتے ہیں اسرارِ نہانِ توحید
قادیان میں تجھے لیجائیں گی فائز آنکھیں — دیکھنی تم کو جو مطلوب ہے شانِ توحید

[1] ویدانتی صوفی کی ہمہ اوست کی طرف اشارہ ہے۔
[2] الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفاراً
[3] حضرت عیسیٰ علے نبینا و علیہ السلام کی نسبت آجکل کے برائے نام مسلمانوں کے عقیدہ کی طرف اشارہ ہے۔
[4] موحدوں سے مراد فرقہ غیر مقلدین ہے جو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہیں۔ [5] یہ اس چھوٹی سرکار کے برکت انعام کی طرف اشارہ ہے جس کے طفیل قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترنے پاتا۔ [6] ثنوی لوگوں کا مسئلہ اہرمن ویزدان کفر صریح ہے ایسا ہی عیسائیوں کا مسئلہ اقانیم ثلثہ ہے باقی رہے مشرک سو دنیا کے پردہ پر جتنی مشرک قومیں آباد ہیں ان کا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے ان تقرب پاکران کے ولی۔ شہید۔ اوتار۔ پیغمبر اس مرتبہ پر فائز ہوئے۔ کہ صفات خاصۂ الوہیت انکو لطور نشان تمیز و تفضیل عطا ہوئیں۔ مگر مدعیان توحید نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور جناب کبریائی میں ایک مدمقابل لا کھڑا کیا۔ یا کم از کم خدا کا چارج اُسے دلا دیا۔ غضب اور تفویض سے یہی مراد ہے۔ [7] من چلے موحد باوجود اس گند کے گٹھڑ کے جس کو یہ اپنی بغل میں لئے ہوئے ہیں ایک عاشق کے نعرۂ مستانہ اور ندا بزبان حال پر چڑتے ہیں۔ ہذا الشئ عجاب۔

بھونچال اور طوفان

(از ماسٹر عبد الرحیم نیر)

اس سے میری مراد وہ بھونچال یا طوفان نہیں جو آئے دن آریوں کی کرتوتوں سے سماج میں آ رہے ہیں بلکہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کے مسیح کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں کس طرح شدت سے زلزلے آ رہے ہیں اور طوفانوں سے کس طرح صحن میں ندیاں چل رہی ہیں۔ عذاب الٰہی کا اژدہا کس طرح منہ کھولے زمینی لوگوں کو نگل رہا ہے نہ یورپ محفوظ ہے نہ ایشیا نہ جزیروں کے رہنے والے۔ روس اور ہالینڈ میں ہیضہ پھوٹا اور اسی ہفتہ کی خبر ہے کہ تباہ شدہ شہر میسینا واقعہ سسلی اور ریجیو واقعہ اٹلی میں سخت زلزلہ آیا اس کے دوسرے ہی دن ایتھنز پایہ تخت یونان کو زلزلے کے دھکوں نے ترکوں کی ہیبت سے بھی زیادہ ہلا دیا۔ اسی پر بس نہیں تیسرے دن جنوبی فرانس کی بھی یہی قسمت ہوئی اور زلزلے نے شراب لگاتے ہوئے عیسائیوں کو آدبوچا۔ زلازل کا ایک گواہ کافی نہیں سمجھا گیا۔ اسلئے میکسیکو کی طرح اب امریکہ میں بھی دریائے مسسپی کا عظیم الشان طوفان ہے اور ملک شام میں تباہی کا خوفناک منظر دکھایا گیا۔ کاش کہ لوگ سمجھیں۔

آریہ سماج کا بیڑا پار

پرکاش نے مسافر آگرہ سے کسی مولوی عبد السلام نام شخص کا ایک مضمون فخریہ نقل کیا ہے یہ شخص کچھ عرصہ سے بقول مسافر و پرکاش مسافر آگرہ کے اڈیٹوریل سٹاف میں شامل ہے۔ ہمارے خیال میں یہ شخص بھی آریہ سماج کے دھرم پال کی طرح ہے جسے آریوں نے حسب عادت اپنی خوش قسمتی سے مولوی ظاہر کیا ہے۔ جو یقیناً بھونچال لائے گا۔ طوفان اٹھائیگا طوفان میں چٹان ڈالیگا۔ مکاشفات میں خفیہ راز ظاہر کرے گا اور آخر کار کسی خودکشی کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پھر ہمارے بہادر پرکاش کو کہنا پڑیگا۔ ہمارا شدھی کا محکمہ آتشک اور سوزاک کے نسخوں کی طرح ہو گیا ہے ...... اگر ایسے چند اور مسلمان مل جاویں تو بس آریہ سماج کا بیڑا پار ہے۔ بھولے پرکاش جلدی نہ کرو۔ ابھی بہرا نہیں۔

بیڑا پار ہوتے ہوتے رہ گیا

جس عبد السلام پر پرکاش اور مسافر بغلیں بجاتے تھے اس نے ۱۹۔ اگست کو مولوی علی احمد صاحب وکیل آگرہ کے مکان پر آکر زبانی اور تحریری توبہ کر لی۔ مبارک! باقیدارد

دار الامان

حضرت امیر المومنین کی طبیعت اس ہفتہ ناساز رہی ہے۔ اب آرام ہے۔

الحکم

کی نسبت اکثر احباب دریافت کرتے رہتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے مرقوم ہے کہ ۷ ستمبر کے بعد آج ۲۸ ستمبر کو ہی پرچہ نکلا ہے جسمیں اعلان کر دیا گیا ہے کہ آئندہ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب کے واپس آنے تک اخبار شائع نہ ہوگا۔ سُنا گیا ہے کہ شیخ صاحب جلد آنیوالے ہیں امید ہے کہ سب انتظام پھر درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

چندۂ مستورات

مسز اکمل کی تحریک کے مطابق مفصلہ ذیل بہنوں نے چندہ بھیجا ہے۔ اہلیہ ڈاکٹر حسن علی ٹونیک سنگھ عہ مرحوم

صہ بنت منشی غلام محمد پھلوری عہ اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین صاحب عہ
۶ رہ اہلیہ واحد حسن خان صاحب جلال آباد۔ عہ۔ امید ہے کہ دوسری بہنیں بھی توجہ فرمائینگی۔ تاکہ وہ تجویز عملی صورت اختیار کر سکے۔

رمضان المبارک میں ظہور المسیح بجائے ۷ کے ۳ ہر پر ملیگی۔ درخواستیں بنام محمد نور الدین اجمل گوئیکی ضلع گجرات ہوں۔

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانحعمری ۱/۲

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

شری ہے پرکاش دیوجی پرچارک براہمہ دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں کہ یہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب ہذا اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت بھی کم ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ ہے اور مجلد کی قیمت ۸/ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر برہمو پرچارک نرد پنجاب براہمہ سماج لاہور

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مختلف ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارات فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر۔ جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و سخونیت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی۔ یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو۔ خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیوقت استعمال کریں قیمت فی تولہ عہ/ دہ تولہ ۶/۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر

۱/۲ نادر موقعہ

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ قیمت فی تولہ ۴/ عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل عہ و دیگر ہر قسم کے دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات از ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں

راقم خاکسار فدوی برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رنمل ضلع گجرات

نصف قیمت ۱/۲ اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع باعث مسرت ہو گی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلوں کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ ہجری سے ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کر دی ہے میعاد مقررہ کے بعد دگنی یعنی اصلی قیمت لی جاویگی پس مسلمانوں کو چاہئیے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہیں۔

(حمائل شریف مترا) نہایت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی عہ/ رعایتی ۱/ سفید کاغذ عہ/ رعایتی ۸/ (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بے نظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہایت خوشخط مجلد قیمت اصلی عہ/ رعایتی عہ/ (حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے قیمت اصلی للعہ/ رعایتی عا/۔

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ القرآن

بعض اوقات عوام الناس اور خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش میں پریشان ہو جاتے ہیں کہ فلاں آیت قرآن شریف کے کس پارہ اور کس رکوع اور کس سورہ میں واقع ہے اور گھنٹوں قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے اور سب سے مشکل یہ تھا کہ فلاں لفظ کس رکوع میں واقع ہے پس ان تمام دقتوں اور تکلیفوں کو رفع کرنے کے لئے ہم نے ایک کتاب مسمی بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہایت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس کے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ اچھی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کر دیا ہے پس ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کے لئے کسی حافظ قرآن شریف کو مول لے لینا ہے۔ قیمت عہ/ رعایتی ۱۲/

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی ۱۶/ رعایتی للعہ/

تاریخ اسپین۔ قیمت اصلی سعہ/ رعایتی عہ/۔

تفسیر عزیزی۔ جلد اول قیمت ۶/ رعایتی عہ/

ایضاً۔ پارہ تبارک۔ قیمت عہ/ رعایتی ۹/

ایضاً۔ پارہ عم۔ قیمت اصلی عہ/ رعایتی ۸/

کبیری شرح منیۃ المصلی۔ قیمت اصلی ۶/ رعایتی عہ/

تاریخ الخلفاء۔ عربی قیمت اصلی عہ/ رعایتی ۹/

درخواستیں بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی نعیم اللہ صاحب تاجر کتب لاہور محلہ سادہوان

نوٹ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے۔ اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں۔ اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول ۶/۔ قسم دوم عہ/۔ قسم سوم عہ/ فی تولہ۔ قیمت ممیرا قسم اول عا/۔ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر بیچتے ہیں۔ قسم دوم۔ سے/۔ اگر اصلی نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی پشاوری۔ زری۔ ریشمی سادہ۔ سوتی۔ زرد۔ سیاہ۔ بادامی۔ مشہدی۔ افسری و سفید پٹکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی موجود ہیں۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

نیز کلاہ پشاوری و سادہ و زری اور ٹوپی رومی بھی میرے پاس موجود ہیں۔

المشتہر

احمد نور۔ کابلی۔ مہاجر از قادیان

ضلع گورداسپور پنجاب

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اُردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں وہ درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس وی پی ہوا ہی ار ذمہ خریدار ہوگی۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عارنی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت ۲؍ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آنے یا کم از کم ۱ کا ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہو گا) جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ ۲؍ بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں ان کے واسطے ایک نسخہ بطور امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاویگا درخواستیں جلد آویں۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب۔ قیمت ۲؍

معیار الصادقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳؍

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲؍

سر الشہادتین بہ مصنفہ فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سعد ولیمین سے۔ قیمت ۱؍

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۱؍

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۲؍

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ۔ قیمت ۲؍

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المؤمنین۔ قیمت ۲؍

الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں۔ قیمت ۳؍

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں الجیب۔ قیمت ۱؍

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم۔ قیمت ۱؍

مورکہ سیدہ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جوابات قیمت ۱؍

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں جن کی تمام قوتوں کر واسطے ... یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں صحیح ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع لوا سیر جذام استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و سیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی یبوست اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر پوسے لوازمات کے ساتھ انسان استعمال کرے تو کبھی بوڑھا ہی نہ ہو جیسا تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت مفید شے ہے ایک دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ایڈیٹر بدر

نادر موقعہ ہے

آپ صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ و عمدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باہ فی تولہ ۳؍ و عرق دافع بخار ملیریا فی بوتل ۸؍ و دیگر ہر قسم طبی و انگریزی عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہایت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔

الراقم

خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ ریل بازار گجرات

(بدر پریس قادیان میں پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ محمد علی تہمی)

عید الفطر

احباب کو عید مبارک ہو قادیان میں چاند بروز جمعہ شام کو دیکھا گیا تھا۔ بہت باریک تھا۔ اس واسطے سب لوگ نہیں دیکھ سکے حضرت خلیفۃ المسیح نے اور قریباً دس اور آدمیوں نے دیکھا۔ سنا گیا ہے کہ لاہور میں صرف احمدی جماعت نے باہر کی آئی ہوئی تاروں کے مطابق ہفتہ کے دن عید کی اور امرتسر میں بھی عید ہفتہ کے دن پڑھی گئی مگر بٹالہ میں اتوار کے دن پڑھی گئی۔ لاہور کے کسی مفتی نے فتویٰ دیا تھا کہ تار کا اعتبار نہیں اس واسطے عید ہفتہ کے دن نہ ہو سکی امید ہے کہ جن لوگوں نے اس امر میں تار کا اعتبار نہیں کیا وہ دوسرے معاملات میں بھی اپنے مفتی صاحب کے فتوے پر عمل درآمد کریں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز عید مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور جو خطبہ آپ نے پڑھا وہ لکھ کر اور حضور کو دکھا کر اسی اخبار کے صفحہ ۹ سے شروع کر کے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اس اعلان سے جو اسی اخبار کے صفحہ ۱۲ پر دیا گیا ہے۔ احباب کو معلوم ہوگا بعض نادانوں نے قادیان کے بعض احباب کے متعلق اڑائی تھیں۔ ضروری ہے کہ سب لوگ احتیاط سے کام لیں اور اگر بالفرض وہ اپنے خیال میں کوئی کمزوری اپنے بھائی میں دیکھیں تو چاہیے کہ اس کے واسطے دعا کریں تاکہ اس کی وہ کمزوری دور ہو جاوے ہاہم محبت اور شفقت ۔۔۔ بہت پردہ پوشی سے کام لینا چاہیے۔ حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر تو دیکھے کہ تیرے بھائی میں کوئی بدی ہے تو پیشتر اس کے کہ تو اس کی شکایت کسی کے آگے کرے چالیس دن رو رو کر اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اس کے واسطے دعا کر۔ غرض سب کو چاہیے کہ دعاؤں میں مصروف رہیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے جمعۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا تھا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کامیابی کا کونسا ہتھیار آپ کے پاس ہے تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہم نے کامیابی کا وہ ہتھیار ہاتھ میں لیا ہے جو تمام مذاہب میں مسلم ہے اور وہ ہے

دُعا

سو میرے بھائی دعاؤں میں مصروف رہو اور خدا تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہو۔ خدا کے سب وعدے سچے ہیں جو اس نے رسول کی معرفت ہم کو دیے ہیں۔ مگر ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو اس قابل بنائیں۔ کہ وہ وعدے ہم پر پورے ہوں۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں بعد نماز عصر کا درس قرآن شریف پھر شروع ہو گیا۔ عشرہ آخر رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اور حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ان احباب کے واسطے بالخصوص جنہوں نے ان کی خدمت میں اپنی درخواستیں بھیجی تھیں بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے رمضان شریف کے تین آخری روز عاجز کو بھی اعتکاف اور دعا اپنے واسطے اور احباب کے واسطے نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ۔

نور کا دوسرا پرچہ بھی آب و تاب سے شائع ہو گیا ہے امید ہے کہ اسی طرح استقامت کے ساتھ یہ اخبار نکلتا رہیگا۔

شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم بخیر و عافیت قادیان ہو گئے ہیں اخبار الحکم چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ آیندہ کیواسطے اس کے باقاعدہ جاری رکھنے کی کوشش شیخ صاحب موصوف کریں گے۔

احباب اس امر سے آگاہ ہیں کہ چند سالوں سے ماہواری رسالہ تشحیذ الاذہان جو قوم کے نوجوانوں کی خاطر نوجوانوں کی ہی سعی سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زیر ادارت جاری ہے اب اس کے انتظام میں مزید اصلاح اور ترقی کے واسطے حافظ عبد الرحیم صاحب کی خدمات انجمن تشحیذ الاذہان نے محفوظ کر لی ہیں چونکہ حافظ صاحب موصوف بہت عرصہ تک دفتر میگزین میں کرتے رہے ہیں اور اخباری انتظام کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں اس واسطے ہمیں امید ہے کہ ان کے زیر اہتمام رسالہ مذکورہ بہت ترقی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کا وقت حسب معمول یکم شوال ۱۳۲۹ھ سے بدل گیا ہے اب نو بجے صبح مدرسہ کھلتا ہے اور ۳ بجے بند ہوتا ہے درمیان میں نماز ظہر کے واسطے رخصت ہوتی ہے اور تمام طلبا اساتذہ کی زیر نگرانی مسجد اقصیٰ میں جاکر نماز ادا کرتے ہیں۔

معذرت تاکہ عید کا خطبہ پورا اس اخبار میں نکل سکے یہ اخبار وقت پر شائع نہیں ہو سکا اور دو دن بعد نکلا ہے

اس اخبار کے ساتھ جلد ۸ ختم ہوتی ہے۔ اگلی جمعرات کو اخبار نہیں نکلیگا اور نئی جلد کا پرچہ انشاء اللہ چار نومبر ۱۹۱۱ء کو شائع ہوگا

اطلاع نومبر کا کوئی پرچہ ۱۹۱۱ء کے لیے تمام احباب کو بجز ان کے جنہوں نے چندہ سالانہ ۱۹۱۱ء پیشگی ادا کر دیا۔ وی پی کیا جائے گا جو وی پی لینے کے لیے تیار نہ ہوں اطلاع دیں تاکہ انہیں وی پی نہ کیا جاوے جو صاحب بند کرانا چاہتے ہیں وہ بھی مطلع کریں۔ جو صاحب دسمبر کے جلسہ پر قیمت دیں گے وہ بھی کارڈ لکھ دیں۔

حضرت خواجہ شمس سیالوی

انسان جب کسی کی تعریف یا خوش اعتقادی میں حد اعتدال سے گذر جاتا ہے تو وہ بھی اس کی ہجو بن جاتی ہے نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفہ کی تعریف میں جہاں ایک وضعی حدیث بیان کرتے ہیں وہاں یہ لطیفہ بھی کم مضحکہ خیز نہیں کہ آپ نے چالیس برس تک عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف کندھا بھی نہیں کیا اسی طرح بعض ہوش و حواس باختہ لوگوں نے سید عبد القادر جیلانی کے بارے میں عجیب عجیب کرامتیں اختراع کی ہیں بلکہ میں نے ایک **نقشبندی** پیر کی مدائح میں پڑھا ہے کہ آپ کو تہجد کیوقت برات کا شور برا معلوم ہوا تو آپ نے تمام برات کے آدمیوں کو ایک پیالہ کے نیچے بند کر دیا اور خود کہیں چلے گئے چھ ماہ کے بعد آکر نکالا لاحول ولا قوۃ۔ ان مزخرفات کی کوئی حد ہے۔ خواجہ شمس کے سوانح ہمارے دوست مسٹر فوق نے رسالہ صوفی میں چھپوائے ہیں آپ نے شریعت کی پابندی کے عنوان سے جو معنی خیز عبارت لکھی ہے وہ ناظرین کی دلچسپی کے لیے درج ذیل کی جاتی ہے۔

"ایام سفر و علالت میں گو بہت سے شرعی عذر روزہ اور نماز قضا کرنے کے موجود ہوتے ہیں لیکن آپ کمال مستعدی سے ان کا **مقابلہ** کرتے اور سفر کی تکلیف اور گرمی کی شدت اور بعض اوقات فاقہ کشی کی نوبت سے آپ ہرگز نہ گھبراتے" دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں کہ آپ قرآن کے ارشاد فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ کی بڑے زور سے مخالفت فرماتے۔ اسے روشنی طبع تو برمن بلا شدی۔

خواجہ شمس واقعی بڑے بزرگ اور خدا یاد آدمی تھے۔ مگر کوئی ضرورت نہیں کہ ہم ان کی تعریف میں ایسا طریق اختیار کریں جس سے ہجو ملیح کا رنگ پیدا ہو جائے ۔۔۔ الدبھی ان کی خدمت میں ایک دفعہ بڑی عقیدت سے حاضر ہوئے تھے۔ تمام رات آپ کے سرہانے موسم گرما میں پنکھا کرتے رہے آپ سحری کیوقت بیدار ہوئے کاروبار دنیوی کے متعلق خدام کو کچھ ہدایت دیکر آپ پھر سو گئے پھر صبح ہوئی جس وقت پندرہ منٹ طلوع آفتاب سے رہ گئے اٹھے اور اٹھ کر وضو فرمایا۔ قل اعوذ برب الفلق سے جماعت کرائی۔ حق مغفرت کرے آپ کے بہت مرید ہیں جو وظائف و عملیات و سرود کے اثرات کی کہانیاں بیان کرتے رہتے ہیں گو ہمارے کان نبوی متابعت کے خوشگوار واقعات سننے کے عادی ہوں۔ (اکمل)

ثناء اللہ کی مفتریات

میں نے ثناء اللہ کی ایک کتاب تقابل اسلام پر ریویو کیا تھا اور جہاں تک خدا نے مجھے فہم بخشا ہے میں نے نیک نیتی سے انصاف کے ساتھ رائے دی تھی اس پر مولوی فاضل امرتسری بہت جھنجھلائے ہیں اور اس شدت غیظ و غضب میں بہت کچھ کہہ ڈالا ہے کچھ افتراؤں کی تردید ہمارے دوستوں نے کر دی باقی یہ دعویٰ کہ میری مذمت اسلام حضرت مسیح موعود سے بڑی ہوئی ہے۔ اس کی تردید میں ایک مضمون مولوی فضل دین صاحب لکھ رہے ہیں یہ وہی مولوی صاحب ہیں جن کے ایک مضمون کے جواب سے تا حال آپ عہدہ برآ نہیں ہو سکے ایک اور افترا بھی ہے جو میری ذات کے متعلق ہے وہ یہ کہ میں مولوی فیض اللہ کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کیونکہ وہ "نوجوان لڑکا" میں نہیں تھا بلکہ میں تو اس سے پہلے آپ کو سر چشمہ آریہ

جو دارالامان میں حیسنہ ۹ء کو ۹ بجے صبح
کے قریب مسجد اقصیٰ میں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے سُنایا
اُسی وقت لکھا گیا تھا دوبارہ پھر حضرت کو دکھایا گیا
اور آپ کی اجازت سے

ابتداء حضرت امیر المومنین نے شہادت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا قبل اس کے تمہیں اس کی تفسیر سناؤں چند ضروری باتیں سنانا چاہتا ہوں جن سے روزہ رکھا ہے ان کے لئے ضروری ہے

صدقۃ الفطر کہ وہ صدقۃ الفطر ہے حکم قرآن مجید میں ہے چنانچہ فرمایا۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ اور جو لوگ اس فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں وہ طعام مسکین دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رنگوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے اول یہ کہ انسان عید سے پہلے صدقۃ الفطر دے دوم جو روزہ نہ رکھے وہ بدلے میں طعام مسکین دے۔ دائم المریض ہو یا بہت بوڑھا یا حاملہ یا مرضعہ ... کا دن ہے پس مومن کو چاہیئے کہ کھانے میں وسیع کرے اور غرباء کی خبرگیری کرے۔ ہر قوم میں کوئی نہ کوئی ایسا دن ضرور ہوتا ہے جس میں عام طور سے خوشی منائی جاتی ہے بہت عمدہ لباس پہنا جاتا ہے اور عمدہ کھانا کھاتے ہیں چنانچہ حدیث میں بھی ہے لکل قوم عید فھذا عیدنا۔ ہر قوم کی ایک عید ہے ہماری بھی ایک عید ہو تو مناسب ہے،

وعظ کی دقتیں دوسری بات جس کے لئے کئی وقت میں گھبراتا رہا ہوں یہ ہے کہ ہر دن میں پانچ وقت وعظ کرنا پڑتا ہے وعظ کے متعلق بڑی دقتیں ہیں ایک واعظ کو ایک اسے جسے وعظ کیا جائے۔ واعظ کی دقتیں سات قسم کی ہیں۔

(۱) حدیث میں آیا ہے قیامت کے دن بعض آدمی دوزخ میں لے جائینگے اور انہیں کے سامنے بعض کو بہشت میں لے جانے کو بہشت میں جانیوالے تعجب کریں گے اور کہیں گے کہ ہم تو انہی دوزخ میں جانیوالوں کے وعظ سننے کے سبب اور اس پر عمل کرنے کے ذریعہ بہشت میں جاتے ہیں پھر یہ کیا معاملہ ہے وہ کہیں گے کہ ہم عمل نہ کرتے تھے دیکھو واعظ کے لئے کس قدر اشکال ہیں (۲) پھر واعظ لئے یہ دقت ہے کہ بعض واعظ پہلے بڑی بڑی مشاقی کرتے ہیں۔ عجیب لفظ سوچے جاتے ہیں بعض کو داد کے لئے مقرر کرتے ہیں گویا یہ وعظ ریا کے لئے ہوتا ہے اسی کی نسبت آتا ہے۔ یراؤن الناس۔ (۳) پھر وعظ سمعۃ کے لئے بھی کیا جاتا ہے یعنی وعظ محض اس ارادہ سے کیا جاوے کہ لوگ سنیں اور کہا جائے کہ فلاں بڑا مقرر ہے بڑا بولنے والا ہے (۴) واعظ کے لئے وہی مشکل ہے جو شاعر کے لئے ہی ہے اگر اور کوئی شعر پچھلا سنا دیا تو یہ کہا جاتا ہے یہ تو پہلے بھی سنا چکے ہو (ب) مضمون کسی سے مل جائے تو پھر کہا جاتا ہے فلاں کا چرایا ہوا ہے (ج) مذاق کے مطابق نہ ہو تو کہہ دیا پھیکا ہے (د) اور اگر پسند بھی آگیا تو سوائے اس کے کہ معمولی ۴ ۴ ہو گئی نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اول تو جدت کا آنا ہی مشکل ہے کیونکہ جس واعظ کو ہر روز ایک تنگ دائرے میں کھڑے ہو کر وعظ کرنا پڑے اس میں جدت کہاں سے آئے (۵) پانچواں اشکال سنت کی اتباع کی متعلق ہے کہ صحابہ کرام رض فرماتے تھے روز وعظ نہیں کرنا چاہیئے تا بات معمولی نہ سمجھی جاوے (۶) اس سے بڑھ کر ایک اور بات ہے کل ہی ایک سجادہ نشین نے مجھے خط لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی طرف بلانے کا تو ہی واسطہ تھا اب ان سے گمراہ کرنے والا بھی تو ہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو کان رس ہوتا ہے بعضوں کو آنکھ رس۔ وہ واعظ کے وعظ اپنے خیالات ... ہیں۔ میں نے اُسے لکھا کہ تمہارا خط میری انتہائی راحت کا موجب ہوا کیونکہ قرآن شریف کی صفت میں یہی آیا ہے۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا۔ پس اگر میں اور قرآن وعظ میں ایک مقام پر ہو گئے تو پھر اس دنیا میں مجھ سا خوش نصیب اور کامیاب کوئی نہیں (۷) ایک اور مشکل واعظ کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بعض بہادر اس کی طرف ہمیشہ نکتہ چینی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی نگرانی ہوتی رہتی ہے اگرچہ انہوں نے ع نوشت است پند بر دیوار وغیرہ کہہ کر بہت کچھ پیچ چھڑایا ہے مگر معترضین نے پیچھا نہیں چھوڑا وہ جو معرفت کے خزانے اگلتا ہے اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے اور نکتہ چینی کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ غرض اسی قسم کے ۶ ۵ چھپن نکتے ہیں جن میں سے میں نے بہت کم تم لوگوں کو سنائے ہیں کیونکہ یہ بھی آیا ہے۔ ما سلم المکثار۔ بہت بولنے والا غلطی سے محفوظ نہیں رہتا اسی طرح سننے والوں کو بھی مصیبتیں ہیں۔ میں نے ایک لڑکے سے پوچھا کہ آج قرآن شریف کا درس کہاں سے ہوگا تو اس نے کہا میں گو دس برس سے سنتا ہوں۔ مگر مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس لئے مجھے معلوم نہیں دوسرا جو پاس بیٹھا تھا جب اُس سے پوچھا تو وہ بھی کہنے لگا کہ وعلی ہذا القیاس۔ مجھ کو خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی اس لئے کہ بہت سی مخلوق ایسی ہی ہوتی ہے جو ینظرون الیک وھم لا یبصرون۔ اور یسمعون ولا یسمعون کی مصداق ہے۔ غرض بعض تو ایسے ہیں جو سنکر بھی سنتے اور بعض سامعین ایسے ہیں کہ انہیں مجلس وعظ میں کسی کی دوستی یا کوئی ذاتی غرض لاتی ہے بعض نکتہ چینی کے لئے جاتے ہیں اون کا خیال واعظ کی زبان کی طرف رہتا ہے بس جونہی کوئی انگریزی یا سنسکرت یا عربی لفظ اس کے منہ سے غلط نکل گیا تو یہ مسکرائے بس ان کے سُننے کا ماحصل صرف یہی ہے۔ کہ وہ گھر میں آکر واعظ کی نقل لگایا کریں۔ پھر ایک اور مشکل ہے وہ یہ کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ واعظ ایک بات کتاب اللہ سے پیش کرتا ہے اب اگر سننے والے میں بھی وہی عیب ہے جو اس واعظ نے بتایا تو یہ سمجھتا ہے کہ مجھ کو سنا سنا کر یہ باتیں کرتا ہے اور گویا مجھے طعنے دے رہا ہے حالانکہ واعظ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں ہوتی۔ غرض دو طرفہ مشکلات ہیں۔ ایک طرف واعظ کو اور ایک طرف سامعین کو۔ فطرت کا خالق چونکہ اس بھید کو سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نے فرمایا۔ یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا

الفاظ کے گرے ہوئے معانی عجیب عجیب غلط فہمیاں الفاظ سے پھیلی ہیں اور جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو اس کی اصطلاحات ہی بدل جاتی ہیں [illegible] فاتح بھی تھے لیکن جب ادبار کا وقت آیا اور رات میں بدی پھیلی تو قلعہ فتح کرنا آہ پنجاب میں۔ ... بُرے معنوں میں لیا جانے لگا جب کسی عورت سے ناجائز تعلق ہوا اور وہ ان کے قابو آئی تو یہ بول اٹھے کہ ایلو فتح ہو گیا اسی طرح علم کا لفظ ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اس کی شان میں آیا۔ مگر علم کے ذریعہ لوگ اکڑ باز ہو جاتے ہیں اور یہ حجاب اکبر بن گیا۔

میں نے ایک شخص کو ریل میں معرفت کا ایک نہایت اعلیٰ نکتہ سنایا مگر اس نے مجھے کہا کہ تم کوئی ڈھب کی بات کرو۔ قرآن شریف تمہیں نہیں آتا۔ میں حیران ہوا آخر اس کی وجہ معلوم ہوئی کہ وہ علم قرأت پڑھا ہوا تھا چونکہ میں نے لفظ قرآن کو اس ترتیل و تجوید کے اصول کے مطابق ادا نہ کیا اس لئے وہ بگڑ گیا اور وہ نکتہ نہ سن سکا اس طرح پر اس کا علم بجائے خشیت کے تکبر کا موجب ہو گیا۔

اسی طرح غنیمت کا لفظ ہے عرب میں ایک بچہ کو بھی رخصت کرتے ہیں تو ماں باپ کہتے ہیں سالماً غانماً جا اللہ تجھے سلامتی کے ساتھ واپس لاوے۔ حدیث میں ہے۔ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ جس سے ثابت ہے کہ غنیمت کے معنے ہیں۔ مفاد محصول مگر ہماری زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا لُوٹ۔ اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال حاصل کیا اس لئے ان کا نام (نعوذ باللہ) لٹیرا رکھ دیا۔ یہ غلطی کیوں ہوئی محض الفاظ کے غلط معنی کرنے سے

لہ حضرت خلیفۃ المسیح تین درس صبح عورتوں میں ایک درس دوپہر کو پھر حدیث کا درس ہوتا ہے پھر بعد عصر قرآن کا درس ہوتا ہے ایڈیٹر

شودر اور غلامی

"مقصد ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کریں گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں کی تاریخیں دیکھیں تو ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم میں غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ میں چلی آئی ہے۔ بے شک بعد میں لوگوں نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع میں اس کا رواج مختلف طریقوں میں رہا ہے۔

ہندو اپنے تئیں سب سے پرانی قوم کہتے ہیں اور لاکھوں سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ انسانی نسلوں سے ہی پیشتر باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم میں بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم میں یا دنیا کے حصہ میں غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہوگی آگے دنیا کی ساری مہذب قوموں سے یہ رسم پوری طرح سے اٹھ گئی ہے یا سیاسی قوانین کی امداد سے اس میں فرق آ گیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہیں ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شاید اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمیں ہیں ۔ (الف) میعادی غلامی (ب) غلامی ۔

...ی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت ...ے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصوں میں پایا ...کا رواج عرب میں ہی تھا اور جس کے دور کرنے ...سلام نے ایک نہایت خوش اسلوبی سے حصہ لیا ...غلام کے آزاد کرنے کا اجر بیان کیا گیا ہے ...رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلاموں کی جو عزت ...یہ نتیجہ ہوا کہ غلاموں میں سے اکثر لوگ بادشاہ ...ن کی نسلوں سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا ...م یا فخر قوم ہیں ان کے ساتھ ناطہ نسبت ...مجلسوں اور محفلوں میں ان سے برابر ہونا ...بیٹھنا جائز سمجھا گیا۔ مسجدوں اور عبادتگاہوں ...پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اس واسطے وہ دنیا کے حصوں سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤں کے سوائے اور سب قوموں نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤں نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھوں برسوں سے ان میں یہ رسم چلی آتی ہے اور ممکن نہیں کہ ابھی صدہا سالوں تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ منوجی کے قانون میں چار برنوں کے سلسلہ میں شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدیں ان غریبوں کے بارہ میں لگائی گئی ہیں وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنوں کے کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ ان کے عبادت خانوں میں جا سکتی ہے اور نہ ان کی مصاحبت میں رہ سکتی ہے نہ ان سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ لوگ مذہبی رنگ میں باقی کے ۳ برنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ان کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ ان میں کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہیں کتوں کی طرح دھکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری برن کے لوگ ہمیشہ ان لوگوں کو بری نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہیں اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً ان کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی ان کی ذلت جو کچھ روا رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہیں اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہیں ان کی آزادی کسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ میں مقید کر دیا ہے۔ بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگوں نے اس بندھن کے توڑنے میں کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنوں کے ... توڑنے میں خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھوں میں نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کا میل ملاپ ہندوؤں سے زیادہ رہا اس واسطے ان میں بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومیں ایک خاص وقت میں ہنود مذہب میں شامل ہوئیں یا شامل کی گئیں باوجود ہزاروں سالوں کے ان کی اس قدر بھی حالت نہیں بدلی کہ انہیں باقی کے ۳ برنوں کے روبرو .... انسانوں میں ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوتر تا دھرم کے رو سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درونشا کی جاتی ہے کہ چوکوں اور رسوئی خانوں میں ان کا داخل ہونا بھی دھرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا نشن بھی ہندوؤں یا آریاؤں میں ہے کہ جو ان لوگوں کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیوں کو اپنی قوم میں شدھ کر کے داخل کرتے ہیں۔ لیکن ان سابق شدھ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الاماں آگیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چوڑے مذہبی رہتئے شدہ ہو کر ہندوؤں میں کوئی عزت پا سکیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیوں کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہیں ان شودروں کے ساتھ کیوں برابری کا میل ملاپ نہیں کرتے اور کیوں انہیں برہمنوں یا کھتریوں کے ساتھ ساتھ چلنے نہیں دیتے۔

دھرم پال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چھوریا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے۔ جو بارہا منوجی کے وقت میں تھی۔ ؎

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا ۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دیں اور اپنے منو ہرو کہانوں سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہوں۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤں کی صحبت نے مسلمانوں کو بھی مارا اگرچہ ان میں ایسا غلو نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔

دھرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام میں یہ ادعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے ہندو دھرم یا ہندو قوم میں چند برائیاں پیدا ہو گئی ہیں ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمائیے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افترا کی تردید

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء کے اخبار میں صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب اڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

شودر اور غلامی

"مفصلہ ذیل مضمون ایک ایسے فلسفیانہ دماغ سے نکلا ہے جو انشاء پردازی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں امید ہے صاحبان بصیرت اس کے مطالعہ سے خاص دلچسپی حاصل کریں گے۔"

اگر ہم دنیا کی مختلف قوموں کی تاریخیں دیکھیں تو ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ دنیا کے شروع ہی سے ہر ایک قوم میں غلامی کی تحریک کسی نہ کسی رنگ میں چلی آئی ہے۔ بے شک بعد میں لوگوں نے غلامی کے مسئلہ کی نسبت بہت کچھ سوچا ہے۔ لیکن شروع شروع میں اس کا رواج مختلف طریقوں میں رہا ہے۔

ہندو اپنے تئیں سب سے پرانی قوم کہتے ہیں اور لاکھوں سال تک اپنا سلسلہ پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ انسانی نسلوں سے ہی لیتے ہیں باوجود اس قدامت یا دعوے قدامت کے اس قوم میں بھی شروع سے غلامی کی رسم پائی جاتی ہے اور اگر اس کی قدامت پر یقین کیا جاوے تو یہ کہنا پڑے گا کہ

اگر کسی دیگر قوم میں یا دنیا کے حصہ میں غلامی کی رسم پائی جاتی تھی تو اوس کی تحریک صرف اس قوم کی جہالت سے ہوئی ہو گی اگرچہ دنیا کی ساری مہذب قوموں سے یہ رسم پوری طرح سے اٹھ گئی ہے یا سیاسی خواہش کی امداد سے اس میں فرق آ گیا ہے لیکن یہ افسوس سے کہا جائیگا کہ ہندو قوم سے یہ رسم اب تک دور نہیں ہوئی بلکہ کثرت سے پائی جاتی ہے شائد اس کا یہ باعث ہو کہ اب تک ہندو صاحبان نے اس کی نسبت مزید غور نہ کیا ہو۔

غلامی کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) میعادی غلامی (ب) دوامی غلامی۔

میعادی غلامی سے وہ غلامی مراد ہے۔ جو بذریعہ خرید و فروخت کے ہوتی ہے جس کا کچھ کچھ نشان افریقہ کے بعض حصوں میں پایا جاتا ہے اور جس کا رواج عرب میں بھی تھا اور جس کے دور کرنے کیواسطے مذہب اسلام نے ایک نہایت خوش اسلوبی سے حصہ لیا تھا کیونکہ اسلام میں غلام کے آزاد کرنے کا اجر بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ سے رفتہ رفتہ غلامی دور ہوتی گئی اور غلاموں کی جو عزت معاشرتی کی گئی تھی اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ غلاموں میں سے اکثر لوگ بادشاہت تک بھی جا پہنچے اور اون کی نسلوں سے ایسے ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو آج تک فخر اسلام یا فخر قوم ہیں ان کے ساتھ ناطہ نسبت کرنا شرعاً جائز قرار دیا گیا۔ مجلسوں اور محفلوں میں ان سے برادرانہ تعلقات کا رکھنا اور کھانا پینا جائز سمجھا گیا۔ مسجدوں اور عبادتگاہوں میں ان کا داخل ہونا اور پہلو بہ پہلو کھڑے ہونا اسلامی خلوص کی ایک خاص علامت قرار دی گئی۔

میعادی غلامی کا زمانہ بہت جلد ختم ہونے والا تھا اس واسطے وہ دنیا کے حصوں سے بہت کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دوامی غلامی ہمیشہ کے واسطے باقی رہی ہے اور رہے گی۔ ہندوؤں کے سوائے باقی سب قوموں نے میعادی غلامی سے کام لیا۔ لیکن ہندوؤں نے دوامی غلامی پر ہاتھ ڈالا۔ لاکھوں برسوں سے ان میں یہ رسم چلی آئی ہے اور ممکن نہیں کہ ابھی صدہا سالوں تک اس رسم کا ناش ہو سکے کیونکہ آثار کچھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ منوجی کے قانون میں چار برنوں کے سلسلہ میں شودر قوم کی جو درگت بیان کی ہے اور جو جو شرمناک قیدیں ان غریبوں کے بارہ میں لگائی گئی ہیں وہ دنیا کی تمام غلامی کی قیود اور پابندیوں سے کہیں بڑھ کر ہیں شودر قوم نہ تو باقی کے ۳ برنوں کی کوئی راہ و رسم پیدا کر سکتی ہے نہ اون کے عبادت خانوں میں جا سکتی ہے اور نہ اون کی مصاحبت میں رہ سکتی ہے نہ اون سے ناطہ و نسبت کی جا سکتی ہے اور نہ وہ لوگ مذہبی رنگ میں باقی کے ۳ برنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اون کے ہاتھ کا پکا ہوا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی غیر قوم کے آدمی نے بدقسمتی سے پکایا ہو۔ اگرچہ اون میں کیسی ہی لیاقت اور شرافت یا دولت ہو۔ پھر بھی انہیں کتوں کی طرح دھتکارا جاتا ہے اور ان کے ساتھ اس بدقسمت غلام سے بھی زیادہ بے رحمی سے سلوک ہوتا ہے جو ایک بازار سے خریدا گیا ہو۔ ہندو قوم کے برہمن کھتری بنئے کے لوگ ہمیشہ ان لوگوں کو بری نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اگرچہ وہ کبھی کبھی روٹی بھی پکا دیتے ہیں اور ضرورتاً طوعاً و کرہاً اون کا پکایا ہوا بھوجن کھانا بھی پڑتا ہے۔ مگر پھر بھی اون کی ذلت جو کچھ رکھی جاتی ہے وہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ لوگ جدی غلامی رکھتے ہیں اور غلام تو آزاد ہو سکتے ہیں ان کی آزادی کسی صورت میں نہیں ہو سکتی ہے۔

جس رشی نے چار برنوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے کمال فراست یا دانائی اور دور اندیشی سے اس شودر قوم کو غلامی دوامی کے دائرہ میں مقید کر دیا ہے بعض دفعہ ہندو قوم کے بعض رحیم دل لوگوں نے اس بندھن کے توڑنے میں کسی حد تک کوشش بھی کی لیکن کامیابی نہ ہوئی حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ نے ان برنوں کے .... توڑنے میں خاص کوشش دکھلائی ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام سکھوں میں نسبتاً اس کا بہت کم اثر پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کا میل ملاپ ہندوؤں سے زیادہ رہا اس واسطے اون میں بھی اس دوامی غلامی کی کچھ نہ کچھ ابھی تک جھلک پائی ہی جاتی ہے یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ جو قومیں ایک خاص وقت میں ہنود مذہب میں شامل ہوئیں یا شامل کی گئی تھیں باوجود ہزاروں سالوں کے ان کی اس قدر بھی حالت نہیں بدلی کہ اونہیں باقی کے ۳ برنوں کے روبرو .... انسانوں میں ہی جگہ دی جاوے ایک گائے یا گوسالہ گائے کی تو پوجا کی جاتی ہے اور اس کی پوتر تا دھرم کے روئے سے مانی جاتی ہے اور اس کا گوبر اور پیشاب تک پاک سمجھتا ہے لیکن ایک ہم انسان کی ایسی درد شائی کی جاتی ہے کہ چونکوں اور رسوئی خانوں میں اون کا داخل ہونا بھی دھرم کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ کوئی ایسا نشان بھی ہندوؤں یا آریاؤں میں ہے کہ جو ان لوگوں کو اس غلامی سے عملاً آزاد کرنے کی کوشش کرے۔ رہتیوں کو اپنی قوم میں شدھ کر کر کے داخل کرتے ہو۔ لیکن ان سابق شدہ شدگان کی یہ درگت ہو رہی ہے کہ الاماں۔ کیا اس زندہ نظیر سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ چوہڑے مذہبی رہتیے شدہ ہو کر ہندوؤں میں کوئی عزت پا سکیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہندو یا آریہ رہتیوں کے ساتھ میل ملاپ تیار کرنے کو تیار ہیں ان شودروں کے ساتھ کیوں برابری کا میل ملاپ نہیں کرتے اور کیوں انہیں برہمنوں یا کھتریوں کے ساتھ ساتھ چلنے نہیں دیتے۔

دھرم پال جی کو تو خوش خوش ملا لیا گیا اور ایک چھوڑ دیا نائی کے ساتھ ابھی تک وہی کدورت اور وہی نفرت ہے، جو بارقا منوجی کے وقت میں تھی۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

آریہ صاحبان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ یہ روک توڑ دیں اور اپنے منوہر کہانوں سے یہ طلسم توڑ کر اپنی جماعت کی آسودگی اور کشادہ دلی کا باعث ہوں۔ ہندو مت پر یہ ایک ایسا الزام ہے جس سے ان کی ابتدائی تنگ دلی ظاہر ہوتی ہے افسوس کہ ہندوؤں کی صحبت نے مسلمانوں کو بھی مارا اگرچہ ان میں ایسا غلو نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اثر پایا ہی جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مذہب اسلام کے اصولوں کے صریح خلاف ہے۔

دھرم پال جی نے اپنی کتاب نخل اسلام میں یہ ادعا کیا ہے کہ مذہب اسلام یا مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے ہندو دھرم یا ہندو قوم میں چند برائیاں پیدا ہو گئی ہیں ورنہ وہ تو فرشتے تھے۔

فرمائیے یہ شودر برن بھی اسلام نے ہی بنایا تھا۔ اُس وقت مسلمان کہاں تھے۔

راقم صائب

ایک افترا کی تردید

ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء کے اخبار میں صفحہ ۳ پر ایک ریویو کا جواب (جو قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بدر نے لکھا ہے) لکھتے

آریہ سماجی ہی فساد کی جڑ ہین

جنوبی افریقہ مین ہندو مسلمان متفق ہوکر رہتے تھے۔ ان میں کبھی فساد نہین ہوا۔ مگر ایک آریہ سماجی واعظ پہونچ گئے آپکا نام نامی شنکرانند ہے۔ بس دیانندی چال شروع ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین گستاخانہ کلمات کہے گئے۔ مقدمہ ہوا مجسٹریٹ صاحب نے فیصلہ مین لکھا یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہندو مسلمانون مین فساد ہوا ہے جب سے یہ سوامی آیا ہے اس وقت سے فساد ہے پھر سوامی جی کو آیندہ پہ چار بند۔ افسوس کہ آریون کے پاس سوائے گندہ دہانی اور بدزبانی کے جسکی سزا بھی انہین ملجاتی ہے اور کچھ رہا ہی نہین آئے بھی تو کہان سے۔ ع

جو دل مین اپنے ہوتا ہے زبان پہ وہ ہی آتا ہے۔

اب سوامی جی ایک اور دیانندی ہتھیار استعمال کر رہے ہین یعنی ہندوؤن نے مسلمانون کو بائیکاٹ کردیا ہے۔ دیکھین مسلمان کیا جواب دیتے ہین۔

رسّی دراز

ہمارا خیال تھا کہ ۔۔۔۔۔۔ امرتسری منکر منہ مانگا یعنے حرامزادہ کی رسی دراز کا فیصلہ پاکر ڈوب نہین مریگا تو خاموش ضرور ہو جائیگا۔ مگر موروثی اور جبلی عادت کہان جائے تازہ پرچہ اہلحدیث مین قاضی اکمل صاحب کے ایک ریویو پر اس نے خوب اپنی فطرت کا اظہار کیا ہے ادھر ادھر کی باتین لکھکر حضرت مسیح موعود کو گالیان دی ہین۔ اگر قرآن کریم عن اللغو معرضون کا حکم نہ دیتا تو ہم بھی امرتسری بسوؤن کا تھیلہ کھولدیتے اور ایک ایک بات ملاّ کو ایسا کوٹتا کہ بچپن اور شاگردی استادی کا زمانہ یاد آجاتا۔ مگر ہمین اب خیال ہے کہ شاید باز آجاوے ورنہ جاہل بندر کے لئے ہمارے پاس فلاسفر قلندر ہے۔ اور

کرایہ کا ٹٹو

اور ہم نے ثناء اللہ کے دوستون سے یہ سنا ہے کہ وہ جب کہین جاتا ہے جھٹ پہلے کرایہ منگوا لیتا ہے اور کتابین لکھتا ہے۔ تو یہ غرض ہوتی ہے کہ جس طرح ہو میری کتاب پہلے نکل جائے اور پیسے خوب وصول ہو جاوین اور یہ کہ جس طرح روپیہ کمانے کے لئے دفتر اندر سے برساتی مینڈکون کی طرح کتابین نکلتی ہین یہی حال ثناء اللہ کا ہے اور ہم نے خود بھی اس کی کتابین پڑھکر دیکھی ہین۔ سوائے مذاق اور فطری اظہار کے عالمانہ جوابات بہت کم ہوتے ہین۔ کہین قافیہ تنگ ہوتا ہے تو حلوے کا سوال کرتا ہے بھلا آریہ جنہون نے پوپوں کی حلوا پوریان بند کردین ایک ملاّ کی کب سننے لگے اصل بات یہ ہے کہ ضمیر فروش انسان خدا لگتی بات محض اس وجہ سے نہین کہہ سکتا کہ کتاب نہین بکیگی ورنہ وفات مسیح کا قائل ہونا اور کتاب مین نہ لکھنا کیا معنے رکھتا ہے اور طرفہ یہ کہ سارٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہش سے حیات مسیح کا ثبوت دینے کے لئے بھی کھڑا ہوگیا۔ شرم!

اپنے منہ میاں مٹھو

شیعہ نواب کے جذبات کو حضرت امام حسین کے متعلق غلط بیانی کرکے بھڑکا دینا اور سارٹیفکیٹ حاصل کرنا تو ثناء اللہ کے لئے باعث فخر تھا ہی مگر اب یہ ثنائی مشین کی راگنی کا الاپ نیا ہے۔ اگر اس سے تفسیر ثنائی مراد ہے تو اس کے متعلق بعض علماء نے لکھ بھی دیا ہے کہ کلیسی ہے اور جو خیالات اس مین کئے ہین انپر فتوے کفر لگ چکا ہے۔ رہے مباحثات ان کے ذکر سے بھولے بھالے اہلحدیث خوش ہوجاوین مگر رازدان اور واقفکار تمہاری قلعی کھولے بغیر نہین رہ سکتے۔

مباحثہ دیوریا مین سے اگر مولانا ابورحمت حسن کے نوٹ اور وکیل صاحب کا مکالمہ جسمین براہین احمدیہ سے اقتباسات درج ہین اور صریح حضرت اقدس کے محاورہ مذکور مین نکالدیا جاوے تو پتہ چل جاتا ہے کہ جو شخص الہام کی تعریف تک اچھی طرح نہین کرسکتا وہ الہامی کتاب لکھنے کو کہان تک مجاز ہے۔ مباحثہ نگینہ کی فتح کی پگڑی ہمارے دوست ماسٹر عبد الرحمان صاحب کے سر بندھنی چاہیئے کیونکہ جو اعتراض ہم سے نے وہان کیا ہے۔ ماسٹر صاحب نے وہی بعینہ اپنی کتاب اختیار الاسلام مین لکھا ہے یعنے وہ واہ بیاہ کیون نہین ہوسکتا۔ نیوگ کیون ہو۔ پھر تمہاری تقریر زینت حضرت اقدس کا یہ شعر ہوتا ہے۔ ۔ ع

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے۔

اب یہ انکار کرین حضور کیا حضور کے خدام کی تصانیف سے اکتساب نہین کرنا تمہارا صریح جھوٹ نہین تو اور کیا ہے۔

ایک اور سرٹیفکیٹ

ہان تم چلتے پرزے ۔۔۔۔۔۔۔۔ ضرور ہو جب حضرت مسیح نے سب سے پہلے نیوگ پر بحث کردی اور آریون کی ناک بند کردیا تو تم اور تمہارے ہم مشربون نے دکھتی ہوئی جگہ کو کپڑلیا اور بنیاد پر دیواریں اٹھالین۔ ادن مین چونہ اور گارا ہمارا۔ تم کاذنعت ہو کہ منکر ہو؟ ہم یہ تسلیم کرتے ہین کہ تم کو بچپن سے ہی شاعری مین کمال ہے اور موقعہ کا شعر خوب پڑھتے ہو۔ یہ سند مبارک ہو (دنیر)

بے علمی اور ہٹ دھرمی

تھوڑے عرصے سے لالہ دینا ناتھ آریہ قرآن اور پالٹیکس کی سرخی کے نیچے بہت سی غلط بیانیان کر رہے ہین اور وہ یہ ظاہر کرنیکی کوشش کرتے ہین کہ قرآن شریف نے مسلمانون کو حکم دئے ہین کہ کفار پر غالب ہونے کے لئے انکو ہر طرح کی تکالیف اور دکھ دو۔ اور اسکے ثبوت مین وہ قرآن شریف کی بعض آیات کو آگے پیچھے جوڑ توڑ کر پیش کرتا ہے۔

افسوس ہے کہ باوجود بہت سے جواب ایسی غلط بیانیون کے متعلق جہاد کے اعتراضون کے جواب مین رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے قادیان مین سے نکلتا ہے ہوئے جاچکے ہین مگر یہ لوگ تحقیق سے کچھ بھی کام نہین لیتے ہم ایسے لوگون سے کہان تک مغزخوری کرتے جاوین ایک بات جس پر مثلاً بیشتر سیرکن بحثین ہوچکی ہون اسکا تو کچھ بھی جواب نہین دیتے اور نہ ہی ان سے کچھ فائدہ اٹھاتے ہین لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر اسی بات پر وہی پہلا اعتراض کرنا شروع کردیتے ہین۔ سہ

جل رہے ہین یہ کئی بغضون مین اور کینون مین۔
باز آتے نہین ہرچند ہٹایا ہم نے

بڑا افسوس ہے کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ پر جو جو دردناک ظلم ناحق کئے گئے ان کی طرف تو کچھ بھی خیال نہین کرتے محض خدا کا نام لینے اور اس کی منادی کرنے کے بدلے مین کفار نے جو جو ظلم اور دکھ بیچارے مسلمانون کو پہنچائے ان کو ذکر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین بیچاری بے زبان عورتون کو ایسی شرمناک تکلیفین دی گئین کہ ان کو ننگا کرکے انکی شرمگاہ مین برچھے مار مار کر انکو ہلاک کیا گیا اور بعض کی ٹانگین دو اونٹون سے باندھ کر ان کو مخالف سمت مین دوڑا کر چیر دیا گیا اور اسی طرح مردون کو بھی ایسے ایسے خوفناک دکھ دئے گئے جن کے خیال سے انسان کا دل نکل جاتا ہے تاریخین ایسے واقعات سے بھری پڑی ہین جن کے پڑھنے سے بے اختیار آنکھون سے آنسو نکل پڑتے ہین۔ بیچارے مسلمان اگر ان کے ظلمون سے تنگ آکر کسی دوسرے ملک مین پناہ لینے کے واسطے چلے جاتے تو ان کو پکڑنے کے لئے وہان تک پہونچتے کئی دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لئے حملے کئے گئے مگر خدا اپنے فضل سے اون کی حفاظت کرتا رہا۔

تعجب ہے کہ اسپر بھی معترض صاحب ایسے مجرمون اور بیشمار ظلم کرنے والون کے لئے کچھ بھی سزا مقرر نہین کرتے اور اگر یہ دردناک مظالم کسی سلطنت کے ماتحت رہ کر کئے جاوین تو ایسے مجرم قتل کی سزا سے بھی بڑھ کر کسی سزا کے مستحق ہین لالہ دینا ناتھ صاحب ذرا انصاف سے بتادین کہ جب ہر طرح سے عاجز مسلمانون پر ظلم کئے جاتے ہون یہان تک کہ وہ مجبور ہوکر اپنے پیارے گھربار چھوڑ کر نکل جاوین لیکن اس پر بھی دشمنون کے دل ٹھنڈے نہ ہون بلکہ وہ ہر طرح سے انکو نیست و نابود کرنے کی فکر مین لگے رہتے ہون اور ہر طرح کی شرارت کی آگ ان کے چارون طرف بھڑکتے رہین چنانچہ میور جیسا متعصب بھی لکھتا ہے کہ آن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ مین آکر عرب کی قومون کا مقابلہ کرنا پڑا۔ تو اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسی خطرناک حالتون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہ تھا کہ وہ اپنی

اورمہاجرین اورانصار کی حفاظت کیلئے کفار کے مداراوون سے واقفیت
رکھنے کے لئے ہوشیار اورخبردار رہیں یا کیا آپ لوگوں کے نزدیک یہ
انصاف تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ رضوان اللہ علیہم
اپنے دشمنوں کے آگے قتل ہونے کے لئے اپنی گردنیں رکھدیتے
کیا اتنے دکھ اور ظلم اٹھا کر بھی اپنی حفاظت نہ کرتے کیا دنیا میں کوئی
شخص ہے جو دشمنوں سے بچنے کے لئے اپنی حفاظت نہیں چاہتا
کمزور سے کمزور انسان بھی دکھوں اور ظلموں سے تنگ آکر آخر مرنے
مارنے کو تیار ہو جاتا ہے اپنی حفاظت تو حیوانوں اور بے زبان
جانوروں کی فطرت میں بھی ہے دیکھو ایک مرغی بھی اپنے بچوں کی حفاظت
کے لئے آخر تنگ آکر بلی اور کتے پر خطرناک حملہ کرنے پر مجبور ہو جاتی
ہے۔ بھلا انصاف سے تو سوچو کہ ایسی باتوں کو پالیٹکس سے کیا تعلق
ہے آپکے ہاں راجہ رام چندر صاحب تو صرف ایک عورت کے بہکانے
جانے کے بدلے میں راون وغیرہ پر ہر طرح کے ظلم روا رکھنے اور
اس کا گھر بار اور شہر تک جلا دینے میں حق بجانب اور تعریف کے
لائق سمجھے جاتیں اور اب تک راون وغیرہ کو جلا کر خوشی کی جاوے لیکن
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی عاجز جماعت جو ان سے
ہزار ہا درجہ زیادہ مظلوم تھی وہ اگر بے سروسامانی کی حالت میں بھی
محض اپنی حفاظت کیلئے دشمنوں کا مقابلہ کرے تو حق بجانب نہ
سمجھی جاوے کیا انصاف اسی کا نام ہے ؟۔

سارے قرآن شریف میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جسمیں
ناحق کفار کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا ہو۔ مسلمانوں کی جانیں جب
سب طرف سے خطرہ میں تھیں اور دشمن ہر طرح سے انکو نیست و نابود
کرنا چاہتے تھے تو ایسی بے بسی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے جو
ہمیشہ مظلوموں کی مدد کرتا ہے ان کو آزادی حاصل کرنے اور
دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لئے مقابلہ کرنے کا حکم دیا اور
ان کی ہر قسم کی تنگیوں کو دور کرنے کے لئے اپنی نصرت کا وعدہ
فرمایا اور یہ تمام لڑائی کے احکام ان لوگوں کے بارے میں ہیں
اول وہ جو خود مسلمانوں پر حملہ آور ہوں۔ دوم ان لوگوں سے
جنہوں نے دغا بازی کی اور معاہدوں کو توڑ کر اسلام کو نابود کرنے
کے لئے دشمنان اسلام کے ساتھ ہو گئے۔ سوم ان لوگوں سے
جو مسلمانوں کو اور ان کے بچوں کو اور عورتوں کو ہر طرح تکالیف دیتے
رہتے ہوں پھر ان تمام احکام کے ساتھ ہی ہر طرح کی زیادتی کرنے
سے منع کیا ہے ذرا قرآن شریف کی کل آیات کو جو کفار سے لڑنے
کے متعلق ہیں غور سے پڑھو اور دیکھو کہ ان میں کس طرح سے کفار
کے ظلموں اور زیادتیوں کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو
کیسے کھلے الفاظ میں حکم دئے ہیں کہ جو کفار ان ظلموں اور شرارتوں
سے باز آجائیں اور تمہارے ساتھ صلح کرنا چاہیں تو ان پر ہرگز
کسی قسم کی بھی زیادتی نہ کرو۔ بلکہ اگر وہ تم سے مدد چاہیں تو ان کو مدد
دو۔ اور ان کو ان کی امن اور آرام کی جگہوں میں پہونچا دو۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے حکموں کے مطابق لڑائی
میں ہر طرح کے رحم اور امن کی تاکیدیں فرمائی ہیں اور عورتوں اور
بچوں کو اور بوڑھوں کو اور ان کو جو لڑائی میں شریک نہ ہوئے ہوں
قتل کرنے یا ایذا دینے کی مخالفت فرمائی یہاں تک کہ عین لڑائی میں
جو مغلوب ہو جاویں ان کے قتل کی اجازت نہیں دی بلکہ صلح کی اور
معاہدہ امن کو قبول کرنے کی رغبت دلائی ہے باغوں اور کھیتوں کے
جلانے کی سخت ممانعت کی ہے قیدیوں کو احسان رکھکر یا فدیہ لے کر
چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے اب بتلائیے کہ اس سے بڑھ کر لڑائی کی حالت
میں رحم اور انصاف کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف کی کوئی آیت اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث صحیح ایسی پیش نہیں کی جا
سکتی جسمیں کسی قسم کی زیادتی یا ظلم کرنے کا حکم دیا ہو۔ بڑا افسوس ہے
کہ آپ لوگ بغیر تحقیق اسلام کے پاکیزہ اور با امن اصولوں پر تو اعتراض
کر دیتے ہیں مگر اپنے گھر کے اندر کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح سے اپنے
مخالفوں کے قلع و قمع کرنے کے حکم وید میں دئے ہیں اور جن کے
ساتھ کسی قسم کی شرط وغیرہ بھی بیان تک نہیں کی جو اسلامی جہاد
کے اصول سے بالکل الٹ پڑا ہوا ہے اور ہر طرح کی زیادتی اس میں
موجود ہے ذیل میں چند ایک منتر مولوی ابو رحمت صاحب جو سنسکرت
زبان سے بخوبی واقف ہیں ان کی کتاب راہ نجات سے درج کئے جاتے
ہیں جو انہوں نے دیانندی بھاشا سے بحوالہ یجر وید لکھے ہیں اب
ناظرین ذرا ویدک جہاد کی سختی اور تندی کا ملاحظہ فرماویں۔

(الیسو فرماتا ہے) (۱) اے راجا جیسے میں ناکستوں کے گلے
کاٹتا ہوں ویسے ہی تو بھی کاٹ۔ باب ۶ منترا۔ (۲) جیسے میں
لا خصلت آدمیوں کے سر پھوڑتا ہوں ویسے ہی تم بھی ان کے سر پھوڑ دو
باب ۵ منتر ۲۲۔ (۳) اے اقبال مند راجا تو سعادتمندی حاصل کر
اپنے ہم مذہبوں کے لئے سکھ پھیلا اپنے مذہب کے مخالفوں کو بھسم کر
ڈال جو ہمارے دشمن کی حمایت کرتا ہے اس کو نیچے کی طرف سوکھی لکڑی
کی طرح اوپر جلا جدھر سے اسکی ہوا بھی نہ آوے۔ باب ۱۳ منتر ۱۲۔ (۴)
اے راجا تو دشمنوں کے ناش کرنے میں بے خوف وغیرہ ہے فدائی
دلوانے جہاد کی میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں خاص کرتا ہوں جہاد کے
لئے اور جس طرح ہوا بادلوں کو متفرق کر دیتی ہے اور سورج ہر شے کا
ست کھینچتا ہے ویسے ہی تو بھی ہر شے کا ست پی۔ باب ۷ منتر ۳۷
(۵) اے بدن کو رلانے اور دشمنوں کو مارنیوالے غصہ ور مجاہد
تجھے بجبر اور زوری حاصل ہو تیرے ہاتھ دشمنوں کو بجبر لگے باب ۱۶
منترا۔

اس کے سوائے بھی اور بہت سے منتر ہیں۔ جو بخوف طوالت یہاں درج نہیں
کئے جاتے یہ چند ایک ہی مشتے نمونہ از خروارے کافی ہیں۔ علاوہ ازیں
اس قسم کے جوشوں کو ستیارتھ پرکاش کے لکھنے سے پھر یاد دلایا گیا ہے
اور طرح طرح کے پیرایوں میں موجودہ ہندوؤں کو سست اور کمزور بنا کر
ان کی تنگی کی وجہ اس طرح ان کو جتلائی ہے۔ کہ جب سے غیر اقوام گوشت
خور اور شراب خور مسلمان اور عیسائی اس ملک میں آئے ہیں۔ تب سے
آریہ ورت کے لوگوں کی مصیبت بڑھ رہی ہے (واہ صاحب اپنا
کھایا پیا ہضم کیا آریہ ورت میں شراب خور لوگ نہیں تھے خیر وہ اتنے
تو تھے) بھلا ایک لیڈر یعنی دیانند جیکی باتیں اس کی قوم کو واجب الطاعت
ہیں۔ جب ان کی تنگی کے موجبات کھول کر ان کے سامنے رکھتا ہے تو
وہ بھلا اس کے دور کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کرنا چاہتے ہوں گے
انسان جو طبعاً تنگی کو ناپسند کرتا ہے ضرور اس کے دور کرنے کا خواہشمند
ہو گا پھر جبکہ ایک لیڈر نے موجبات بھی تنگی کے بتلا دئے ہوں)
یاد رکھو دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر طرح کے رنج و
ظلم اور دکھ برداشت کرکے بھی اپنے دشمنوں سے ہر طرح کی نرمی
اور سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر کفار مسلمانوں کو خود تلوار سے ہی
نیست و نابود نہ کرنا چاہتے۔ تو اس کو ہرگز تلوار سے مقابلہ کرنے کی
ضرورت نہ پڑتی اور اسلام کو اپنی ترقی کے لئے ہرگز کسی تلوار کی ضرورت
نہ تھی اور یہ جو کہتے ہیں کہ اسلام جبر سے پھیلا ہے یہ سخت غلط ہے۔
جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر آیا ہوں۔ قرآن میں ایک ہی حکم مذہب کے
لئے جبر کا نہیں ہے بلکہ ہر طرح نرمی اور عاجزی حسن اخلاق کا حکم دیا ہے
اور صاف کہدیا ہے کہ دین کے قبول کرنے میں کسی کا جبر نہیں ہے
اور ہزارہا غیر مذاہب کے مصنفوں نے بھی بڑی بڑی کتابیں لکھ کر یہ
اقرار کیا ہے کہ اسلام ہرگز جبر سے نہیں پھیلا۔

اسلام میں اخلاقی اور روحانی قوت جاذبہ جو ترقی کی جڑ ہوتی ہے
اس سے زبردست ہے کہ آخر بڑی بڑی فاتح قوموں نے بھی فتح کامل
حاصل کرنے اور استقلال کامل پانے کے بعد بھی اپنی مفتوح قوم
(یعنی مسلمانوں) کا دفعتہً مذہب اختیار کر لیا۔ چنانچہ چنگیز خان اور
ہلاکو خان جو زبردست بادشاہ گزرے ہیں اور جو اسلام کے سخت دشمن
تھے۔ ان میں سے ہلاکو خان خود اور چنگیز خان کا پوتا برکہ خان اور
پھر سلطان احمد جس کا نام اسلام سے پہلے نکودار تھا اپنی سلطنت اور
حکومت کے زمانہ میں ہی اسلام میں آگئے اور پھر تمام تاتاریوں
میں اسلام پھیل گیا اور اوائل میں ہی جب مسلمان سخت عاجزی کی حالت
میں تھے اسی روحانی قوت جاذبہ سے ہی اسلام نے بہت سے ملکوں
پر فتح پائی۔ چنانچہ شاہ حبشہ یعنی ابی سینیا کا بادشاہ اسی اثر سے گرویدہ
اسلام ہوا۔ اور بصدق دل مسلمان ہو گیا۔ ہرقل شاہ حمص نے جو ملک
شام میں واقع ہے اسی سے متاثر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
سچا نبی کہا اور اسلام کے اصولوں کی از حد تعریف کی اور اٹلی کا ایک بڑا

پ صناطرنامی بصدِ دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اسی
مش سے مقوقس شاہ اسکندریہ نے بھی اسلامی اصولوں کی بہت
تعریف کی اور کہا کہ بے شک آپ سچے نبی ہیں اور بہت سے تحفے آنحضرت ؐ
کی خدمت میں بھیجے جن میں ایک سفید رنگ کا اونٹ بھی آنحضرتؐ کی
سواری کے لئے تھا۔

غرضیکہ میں اسلام کے باامن اور دلکش اور پاکیزہ اصولوں کے اثر
کا کہاں تک بیان کروں اس نے تو کسی زمانہ کو بھی اپنے ایسے اثر سے خالی
نہیں چھوڑا۔ آج اس زمانہ میں بھی جبکہ دنیا حقیقت کو چھوڑ کر طرح طرح کی
غلطیوں اور ظلمتوں میں پڑی ہوئی تھی۔ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق
حضرت مرزا غلام احمد ...... علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہدی اور مسیح بنا
کر بھیجا اور ہر طرح سے اسلام کے اس پاکیزہ اور باامن اثر کا ثبوت دیا اور
اس امن کے شہزادے نے اپنی پاکیزگی اور سلامتی کی روح پھونکی کہ
لاکھوں انسانوں کو اس کا گرویدہ بنا دیا اور ہر طرح سے اس بات کا ثبوت
دیا کہ اسلام کا اصل منشاء اور مقصد یہی باامن زندگی خدا کی فرمانبرداری
میں بسر کرنا ہے اسی کی روح کے اثر نے کابل جیسے سرکش زمین کے
آدمیوں کو بھی پاکیزگی اور امن کی زندگی کی حقیقت بتلائی جس سے وہ
ہر ایک غلطی سے بیزار ہوئے اور ان کے اندر پاکیزگی اور سلامتی کا
نور بھر گیا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح
جانیں دینے سے بھی انکار نہ کیا عبد الرحمان نے دردناک قتل کو
منظور کیا اور مولوی عبد اللطیف صاحب شہید نے جو کابل کے
بادشاہوں کا شاہی مولوی تھا جو اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر تاج رکھتا
تھا اسی حق کی خاطر سنگسار ہونا قبول کر لیا اور کہا کہ کابل کی زمین میرے
خون کے اشتہار کی محتاج ہے۔ چنانچہ اس کا اثر ایسا ہوا کہ اون کی وفات
کے بعد ہزار ہا لوگوں کو سمجھ آئی اور ان میں سے بہتوں نے خدا کے
مسیح کے ہاتھ پر اپنی غلطیوں سے توبہ کی اور بعض ہجرت کر کے قادیان
میں آ گئے۔ ایسا ہی بہت سے تعلیم یافتہ نیک دل ہندو اور سکھ وغیرہ
صاحبان بھی جن میں سے بعض اچھے مالدار اصحاب بھی ہیں۔ اسلام کے
باامن اور روحانی اثر سے متاثر ہو کر خدا کے مسیح کے ہاتھ پر تائب
ہوئے اور وہ اس لذت سے ایسے بھر گئے جو اب وہ اسلام کی خدمت
میں ہر طرح سے کمربستہ ہیں یہی اسلامی باامن اور روحانی کشتی ہے
جسکی نمایاں ترقی بنگال میں ہونے کا اعتراف کئے بغیر لفٹنٹ
کرنل کرجی بھی نہیں رہ سکے۔

اب لالہ دینا ناتھ صاحب انصاف اور غور سے فرما دیں کہ اسلام
کی ہزار ہا ایسی ترقیاں جن میں سے مشتے نمونہ از خروارے میں نے
لکھی ہیں کس جبر اور تلوار سے ہوئیں بڑا افسوس ہے کہ معترض
صاحب خوبیوں کو تو نہیں دیکھتے اور محض اپنی کم سمجھی اور تعصب
کی وجہ سے بغیر تحقیق اعتراض کر دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کو چاہئے
کہ اعتراض کرنے سے پہلے پوری تحقیق سے کام لیا کریں اور
جو جوابات کسی اعتراض کے متعلق پہلے دئے جا چکے ہوں
انکو مدنظر رکھ لیا کریں تاکہ بے ہودہ سمع خراشی نہ ہووے
مثلاً آج کل جہاد کے مضمون کو ہی پھر آپنے ایک نئی سرخی
قرآن اور پالیٹکس کی اختیار کر کے از سرِ نو لکھنا شروع کر دیا ہے
حالانکہ اس کے متعلق بہت سے جوابات جہاد کی بحثوں میں
دئے جا چکے ہیں اور اب بھی چار پانچ ماہ سے پھر آپ جیسے خواب
غفلت میں پڑے ہوؤں کو ہوش میں لانے کے لئے رسالہ
ریویو آف ریلیجنز میں جو قادیان سے نکلتا ہے اشاعت کی سرخی کے
نیچے ان تمام غلط بیانیوں کو رفع کیا جا رہا ہے انکو بھی ذرا
پڑھیں اور تعصب کو چھوڑ کر انصاف سے پڑھنے کے بعد
اگر کوئی اعتراض کرنا ہو تو ہر طرح کے واقعات اور دلائل صحیحہ
کے ساتھ ان کا رد کریں ورنہ محض عورتوں کی طرح طعنہ بازی
سے کیا فائدہ اور اس سے آپ کو حاصل کیا ہو گا کیا آپ
اپنے مونہہ کی پھونکوں سے حق اور تحقیق شدہ سچائی کے نور
کو بجھا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آگے آپ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر
متعصبوں نے کیا کچھ حق کو چھپانے کی کوشش نہیں کی جو
آپ کریں گے۔ مگر ان کو ہر طرح ناکام ہونا پڑا۔ اور خدا حق کی
ہمیشہ حمایت کرتا رہا اور آپ جیسوں کی غلط بیانیاں اس کا
کچھ بگاڑ نہ سکیں۔ اور نہ ہی اب بگاڑ سکینگی۔ فقط

خاکسار سید محمد رشید۔ سیالکوٹی۔
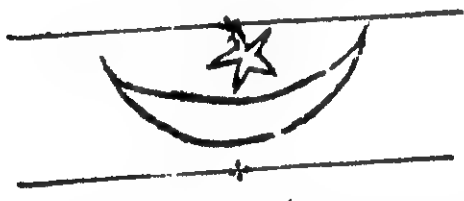
پسند آیا ہے دینِ اسلام مجھ کو سارے دینوں میں
جو کہ نور بھرا ہے نبوت کے خزینوں .. میں
جو داغِ یاس وحرماں بن کے میرے دل میں آیا ہے
چمکتا ہے وہی تو نور ہو کر مہ جبینوں .. میں
وہ اٹھ آخر کھلا اک رند بادہ نوش پر ملاں !
چھپائے رکھتے تھے صوفی جسو اپنی آستینوں میں
ہدایت کیا کسی کو دیں وہ خود گمراہ پھرتے ہیں
جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں گدی نشینوں میں
جو ہیں نا اہل ان کو وعظ سے کیا فائدہ ہو گا۔
کہ بیج اگتا ہے مشکل ہی سے پتھریلی زمینوں میں
بنے پھرتے ہیں لاکھوں پانچویں ہم بھی سوار دنہیں
مری کیا پوچھتے ہو میں نہ تیرہ میں نہ تینوں میں
جہاں کی روز خبریں مخبرِ صادق سناتا تھا
وہاں سے اب خبر اک بھی نہیں آتی مہینوں میں
غم الفت کو میرے سینے ہی میں مخفی پاؤ گے
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں
بس اک نعرہ ہی پہنچا دے گا بامِ عرش پر تجھ کو
بہت مشکل ہے ان عشقِ مجازی والے زینوں میں
خدا کی راہ میں جو جان دیتے ہیں وہ زندہ ہیں
لکھا ہے نام نامی ان کا شہرت کے نگینوں میں
"خیال خاطر احباب ہر دم چاہئے ہمدم
غبار آنے نہ پائے صاف روشن آبگینوں میں"
دکھائی دے گی ذرے ذرے میں بستی تجھے دنیا
جو دیکھے چشم دل سے تو خرد کی خوردبینوں میں
جسے دیر و حرم میں ڈھونڈتا پھرتا تھا میں اکمل
"وہ نکلا میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں"

بدر خواتین

اسلام میں مستورات کی عزت اور وقعت

"ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں
سے ہیں جن کے گھر کے تمام چھوٹے بڑے تعلیم یافتہ ہوتے
ہیں یہ مضمون ان کی لڑکی کا ہے ہمیں اس کے متعلق صرف
اتنا کہنا ہے کہ جہاں راقمۂ مضمون نے مردوں کو عورتوں کی عزت و
وقعت کے لئے توجہ دلائی ہے وہاں اپنی بہنوں میں بھی وہ
قابلیت پیدا کرنے کی کوشش کریں جو انہیں اس عزت کی
مستحق بنا دے۔"

اسلام نے جس قدر حقوق عورتوں کو دئے ہیں ان پر بہت سے
مرد ہیں جو عمل نہیں کرتے۔ یہ بات میاں بیوی تک محدود نہیں
ہے کہ خاوند بیوی کا حق نہیں سمجھتا اور اس کی نظروں میں اسکی
کوئی عزت اور وقعت نہیں ہوتی بلکہ بیٹیاں ماں کی بھائی بہن کی
جس عزت کی وہ مستحق ہیں ویسی نہیں کرتے اور اون کے حقوق
کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ شروع ہی سے لڑکی کے پیدا ہونے
سے گھر والے ملول ہو جاتے ہیں اور لڑکے کے پیدا ہونے پر
خوشیاں منائی جاتی ہیں ان کے طریق پرورش میں بھی بہت فرق
ہوتا ہے جس لاڈ پیار ناز سے لڑکے پرورش پاتے ہیں لڑکیاں
اس کی مستحق نہیں خیال کی جاتی ہیں۔ بچپن میں جب کبھی بھائی
بہن میں لڑائی ہوتی ہے تو اکثر ماں باپ لڑکے کی طرفداری کر کے
لڑکی کو گھرک دیتے ہیں اس لئے بچپن ہی سے انکی نظروں میں

عورتوں کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہوتی اور وہ اپنے آپ ہی کو عزت کے مستحق سمجھتے ہین ان کے دماغ مین یہ بات سماتی ہی نہین کہ عورتین بھی کسی عزت کی مستحق ہین حالانکہ کتابون مین لکھا ہے کہ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر تشریف رکھتے تھے کہ آپ کی رضاعی مان تشریف لائین آپ نے اپنی چادر مبارک جو اوڑھی ہوئی تھی اتار کر بچھادی اور اس پر ان کو بٹھایا۔ آج کل کے زمانہ مین کوئی معمولی حیثیت کا آدمی بھی اپنی سگی ان کے ساتھ بھی یہ سلوک نہین کریگا بلکہ اس مین اپنی کسر شان سمجھے گا پھر آنحضرت نے اولاد کی عزت کا یہ نمونہ دکھایا کہ جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتی تھین تو آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے یہ ایسی باتین ہین کہ کوئی مذہب اپنے پیشوا کی ایسی مثالین عورتوں کی عزت اور احترام مین پیش نہین کرسکتا۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل مسلمانون مین ہی عورتوں کی کوئی عزت اور وقعت نہین ہے ہرچند وعظ ونصیحت کئے جاتے ہین لیکن اس کا کوئی اثر ظاہر نہین ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑے ہوکر عادت کا چھوڑنا نہایت مشکل ہے۔ جب تک بچپن ہی سے عورتوں کی عزت دل مین نہ جمائی جاوے بڑے ہوکر صرف وعظ ونصیحت سے کام چلنا مشکل ہے پس ہر ایک والدین کے لئے اگر وہ چاہتے ہین کہ دنیا مین عورتوں کی عزت قائم ہو یہ بات نہایت ضروری ہے کہ وہ بچپن ہی سے لڑکے لڑکی کو ایک نظر سے دیکھین اور لڑکیون کی ویسی ہی پرورش کرین جیسے کہ لڑکے کی تاکہ بچپن ہی سے یہ بات ان کے خیال مین جم جائے کہ لڑکی بھی بحیثیت عورت ہونے کے عزت کے قابل ہے جیسے وہ بحیثیت مرد ہونے کے۔ اس بات کی زیادہ توجہ ماؤن کو چاہیئے۔ یورپین اقوام مین جو عورتوں کی عزت ہے اس کا یہی راز ہے کہ ان کو بچپن ہی سے ایسی تربیت ہوتی ہے جس سے عورتوں کی عزت کرنا ان کی فطرت مین پڑ جاتا ہے۔ لیکن مجھ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اصول جو کہ دراصل مسلمانون کا تھا۔ اسے دوسری قومون نے اختیار کرکے نہایت فائدہ اٹھایا اور زمانہ حال کے مسلمان اسے بھول گئے باوجودیکہ شریعت مین لڑکے لڑکی کا فرق کرنا نہایت گناہ ہے لیکن نہایت خوش قسمتی کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نہایت برگزیدہ مسیح موعود کو بھیج کر اسلام کا سچا نمونہ دکھا دیا اس پاک انسان نے عورتون کی عزت کو دوبارہ دنیا مین قائم کیا اور پھر نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح بھی دن رات اس امر مین کوشان ہین اللہ تعالیٰ ان کی ہمت مین برکت دے اور ہم عورتوں کی کمزوریون کو مغفرت فرما کر ہماری دستگیری فرمائے۔

ترقی کی نہین ہرگز کوئی امید ہے جب تک۔
خوشی لڑکے کی ہم مین اور لڑکی کا ہے غم باقی۔

راقمہ
احمد
بنت ڈاکٹر بشارت

دینی بہنون کی خدمتین

مین ایک عرض کرتی ہون وہ یہ ہو کہ اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہتی ہو۔ تو جہان تک آپ کی طاقت اور سمجھ ہے دین کی راہ مین قدم بڑھاؤ۔ جیسا کہ دنیا کی عزت کے لئے روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور زیورات وغیرہ بنائے جاتے ہین صرف اس لئے کہ دنیا مین عزت ہو۔ تم میری بہنون یاد رکھو کہ دنیا کی عزت تو چار دن کی ہے بس اس واسطے وہی سامان مہیا کرو جسے ہمیشہ کی عزت ہو۔ میری بہنون قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وماذا علیہم لو اٰمنوا باللّٰہ والیوم الاٰخر وانفقوا مما رزقہم اللّٰہ وکان اللّٰہ بہم علیماً۔ ان اللّٰہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضٰعفہا ویؤت من لدنہ اجراً عظیماً۔

ترجمہ۔ کیا مصیبت پڑیگی ان پر اگر وہ دل سے اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لاکر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اون کو رزق دیا ہے اسمین سے خرچ کر دیا کرین اور اللہ ان کے دلون کو خوب جانتا ہے۔ بے شک اس مین اللہ کچھ بھی نہ گھٹائیگا۔ بلکہ اگر نیک نیتی سے خرچ کرین گے تو ان کے مال مین برکت کریگا اور اپنے پاس سے بہت انعام بھی دیگا۔ اے میری بہنون! ہمین چاہیئے کہ دنیا کی مخمصون کو چھوڑ دین کیونکہ ان مین سوائے ذلت کے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ہمین وہ زیور اور زینتین مہیا کرنی ازحد ضروری ہین جن سے وہ بڑا ثواب حاصل ہو جس کا وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا ہے یہ متاع دنیا نہ کسی کے ساتھ گیا ہے اور نہ جائیگا۔ میری بہنون کو چاہیئے کہ جو کچھ انہین جیب خرچ ملے یا جو کچھ اپنے دنیاوی کامون کے لئے ماہوار جمع کرتی ہین اس کا دسوان حصہ اللہ کیواسطے الگ کرین اور قادیان مین کچھ صدر انجمن احمدیہ کے ضروری کامون کے لئے اور کچھ اور کامون کے لئے مثلاً چندہ بدر یا خرید کتب سلسلہ عالیہ مین لگادین صدر انجمن احمدیہ کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہین اب کیا میری نیک خیالات والی احمدی بہنون کو اس مین حصہ لینا ضروری چیز ہے ہمارے احمدی بھائی دینی خدمتون مین کس قدر قدم بڑھا رہے ہین تو کیا خداوند کریم کے احکام بجالانا صرف مردون پر ہی فرض ہوتا ہے عورتوں کے لئے نہین میرے خیال مین عورتوں کے لئے بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا مردون کے واسطے۔ ہمین چاہیئے کہ ہم سب مل کر حسب حیثیت اپنی جیبون مین سے خدا کی راہ مین صرف کرین۔ مین امید کرتی ہون کہ میری بہنین اس طرف جلد توجہ کرینگی۔ میری بہنون! ہماری عمر کا بہت حصہ ہماری غفلتون مین گزر گیا ہے اور زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہین کیا جانے کس وقت اس دنیائے فانی سے کوچ کرنا ہے۔

اب زندگی کا راج ہے ❊ کرلو جو کرنا آج ہے
جب مر گئے محتاج ہین ❊ پھر تو نہین مختار ہین۔

مسز اکمل نے جو بہنون کے مضامین بدر مین درج کرانے کی تجویز کی ہے بہت عمدہ ہے اور مین بھی انشاء اللہ ...... بدر کو کچھ چندہ بھجوا دونگی

والسلام۔ راقم اہلیہ خورد خلیفہ رشید الدین (پرتاب گڈھ)

نظم

(منشی غلام احمد صاحب اختر ضلعدار ریاست بہاولپور)

پڑا ہون جب سے تیرے در پہ شاہا التجا ہوکر
تمنائین مٹی ہین میرے دل سے نقش پا ہوکر

گرا ہون در پہ واسجد وا قترب کا اقتضا ہوکر
کیا واصل مجھے خط جبین نے راستا ہوکر

ترے دامن سے الجھا ہون مین دست التجا ہوکر
مرادین میرے دامن سے لگی ہین ماسوا ہوکر

ہوا ہون مایۂ جان تیرے رستے مین فنا ہوکر
بنا اکسیر ہون الحمد للہ خاک پا ہوکر

سخن جب نعت مین لگتا ہے گرنے نارسا ہوکر
الف احمدؐ کا ہو جاتا سہارا ہے عصا ہوکر

پڑا ہو جو گرنا اہل پیچھے اژدہا ہوکر۔
پڑا اس پر الف احمدؐ کا موسےٰ کا عصا ہوکر

دیگر (منشی محمد صادق صاحب انسپکٹر پولیس ریاست بہاولپور)

سجا ہے رشک گران سے کرین باغ جنان والے
کہ محبوب خدائے پاک ہین دارالامان والے

تمہی ہی نفس قدسی نے جہان مین صور کو پھونکا
ہوئے پیدا کئی رطب اللسان عذب البیان والے

خدا کے فضل سے ہر شخص پر حجت ہوئی پوری
تبھی تو خیرہ سر ہین آجکل وہم وگمان والے

سنبھالا کشتی اسلام کو اس تند طوفان مین
کہ جب شسشدر تھے لنگر ڈالکر سب بادبان والے

الٰہی مجھ کو دکھلادے وہ صورت پیارے احمدؐ کی
کہ جس سے آجکل معمور ہین کون ومکان والے

تمنا ہے یہی دل کی کہ روز حشر مین
پکارے جائین ہم کہہ کر "مسیحائی زمان والے"

خدا نے میٹھے میٹھے پھل دیئے انہین نور زبان بخشا
تاسف کس قدر نادان ہے ہندوستان والے

الٰہی ہم ضعیفون کی تو ہی کچھ دستگیری کر
کہ ہم پیچھے رہے جاتے ہین آگے کاروان والے

ایک کتاب نئی نئی مین نے منگوائی ہے جس کے ۲۰۰ صفحات میرے پاس پہنچے ہین اس مین صرف اتنی بات پر بحث ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بہتر ہے یا ابوبکرؓ ۔ پھر شیعہ کہتے ہین کہ ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پیشگوئی نہین فرمائی جو تھا خلیفہ تم سب ہو چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ثُمَّ جعلناکم خلائف فی الارض ۔ اگلی قومون کو ہلاک کر کے تم کو ان کا خلیفہ بنا دیا۔ لننظر کیف تعملون ۔ اب دیکھتے ہین کہ تم کیسے عمل کرتے ہین چار کا ذکر تو ہو چکا۔ اب مین تمہارا خلیفہ ہون اگر کوئی کہے کہ الوصیت مین حضرت صاحب نے نور الدین کا ذکر نہین کیا تو ہم کہتے ہین ایسا ہی آدم اور ابوبکرؓ کا ذکر بھی پہلی پیشگوئی مین نہین۔

الوصیت کی تفہیم

حضرت صاحب کی تصنیف مین معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ مین تمہین کھول کر سناتا ہون جس کو خلیفہ بنانا تھا اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا۔ اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے پھر ان چودہ نے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرا دی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہین اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرمایا۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔

مین نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی ۱۴ آدمیون کو قطعیۃ الحکم قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا اب دیکھو کہ انہی متقیون نے (جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقوےٰ کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگون کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دیگا ہرگز نہین (بلکہ ضرور انشاء اللہ انہین ساحل مراد پر پہونچائیگا (اڈیٹر) پس تم کان کھول کر سنو اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کروگے۔ فاعقبہم نفاقاً فی قلوبہم کے مصداق بنوگے۔ مین نے تمہین یہ کیون سنایا اس لئے کہ تم مین بعض نافہم ہین۔ جو بار بار کمزوریان دکھاتے ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہین۔

خدا پر بھروسہ

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے۔ مین بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ اب مین اس کُرتے کو ہرگز نہین اُتار سکتا اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو مین تمہاری بالکل پروا نہین کرتا اور نہ کرونگا خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہین کریگا۔ اس کے عجائبات قدرت بہت عجیب ہین اور اس کی نظر بہت وسیع ہے، تم معاہدہ کا حق پیدا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو۔ میرا ایک دوست مجھے کہتا تھا کہ تم آگون کو دباتے ہو بجھاتے نہین۔ مین نے کہا کہ جلد باز بھلا میرا وزیر ہو سکتا ہے۔ ہم نے آگون کو دبا کر ہی بجھاتے دیکھا ہے میری ماں دہکتے ہوئے کوئلے ایک گڑھے مین ڈالکر بند کر دیتی تھی تھوڑی دیر مین سب بجھ جاتے دیکھو مین نے پانی کے لحاظ سے تو وعظ کیا ہے اور دبانے کی کوشش مین ہون۔ ہم اور تم سب مر جائین گے اگر کچھ نقار ہم مین باقی ہین تو پچھلی قومون مین تفرقہ پڑ جائیگا اور وہ ہم پر لعنتین کرینگی مجھے کہین گے کہ کس خبیث نے یہ گندہ بیج بو دیا۔ دیکھو تم میرے حق کو بجا لاؤ۔ مین نے کبھی اپنی بڑائی نہین کی۔ مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مین تمہارا ساتھ دونگی مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہین تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق مین مبتلا ہو جاؤ۔ اگر تم مجھ مین کوئی عیب اور کج دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ سے بڑھ کر آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لوگے۔ اگر مین گندہ ہون تو یون دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اُٹھالے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو

توبہ کرو اور دعا کرو اور پھر دعا کرو۔ مین فردی گویا نو ماہ سے اس دکھ مین مبتلا ہون اب تم اس بڑھے کو تکلیف مین نہ ڈالو اس پر رحم کرو اگر مین نے کسی کا مال کھایا [illegible] [illegible] کرکے کہون گا کہ ایسا آدمی ضرور بول اُٹھے۔ [illegible] کہون گا اگر مین نے تمہارے مالون مین کچھ [illegible] کا خیال کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان سے پہلون کو بھی امیر بنایا ہے حضرت مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ فرید الدین شکر گنج میرے خاندان کے لوگ ہین۔ اور اب پھر بھی اس نے وعدہ کیا ہے کہ مین تیری اولاد پر فضل کرونگا۔

طاعت در معروف

ایک اور غلطی ہے وہ طاعت در معروف کے سمجھنے مین ہے کہ جن کامون کو ہم معروف نہین سمجھتے اس مین طاعت نہ کرینگے یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی آیا ہے ولا یعصینک فی معروف۔ اب کیا ایسے لوگون نے حضرت محمد رسول اللہؐ کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنالی ہے اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت مین طاعت در معروف لکھا ہے اسمین ایک سر ہے۔ مین تم مین سے کسی پر ہرگز بدظن نہین مین نے اس لئے ان باتون کو کھولا تا تم مین سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکہ نہ لگ جائے۔

وجہ اختلاط

پھر مجھے کہتے ہین کہ لوگون سے اختلاط کرتا ہے اس کا جواب تمہارے لئے جو میرے مُرید ہین یہی کافی ہے کہ تم میرے آمر نہین بنا۔ امور ہو کیا مجھ پر بال بچے کی پرورش فرض نہین بیشک۔ وہ مجھے مخفی طور پر رزق دیتا ہے مگر اس ستار نے پردہ پوشی کا رنگ ہی رکھا ہے۔ مین اس کی شان کو ضائع نہین کرنا چاہتا۔

ستاری

کہتے ہین امام حسن بصری اور حبیب عجمی ایک دفعہ سیر کو نکلے راستہ مین دریا آگیا۔ حبیب نے کہا چلو۔ حسن نے جواب دیا ٹھہرو وہ کشتی آرہے اس پر حبیب نے کہا حسن! ابھی تک تم مشرک ہی ہو یہ کہکر وہ تو چلتے ہوئے اس زمانے کے نیچری تو نہین مانتے مگر مین مانتا ہون کہ وہ کنارے پہونچ گئے ادھر حسن جب کشتی آئی تو پیر دیکر سوار ہوئے اور دیر کے بعد پہنچے تو حبیب بولے تیرا کشتی آنے پر مارا خدا۔ حسن نے فرمایا سنو! وہ تو کو خدا ہی لایا کشتی کو خدا تعالیٰ نے چاہتا تو غرق کر دیتا تو نے صرف اپنا بچاؤ ڈھونڈا۔ مگر میرے ساتھ کئی اور آدمی بھی آئے تیرا ایمان ناقص ہے تو خدا کی صفت ستاری کا عالم نہین۔

نصیحت

پس مین تم کو نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر نصیحت کرتا ہون پھر کرتا ہون پھر کرتا ہون پھر کرتا ہون پھر پھر کرتا ہون کہ آپس کے تباغض و تحاسد کو دور کرو یہ مجتہدانہ رنگ چھوڑدو جو مجھے نصیحت کرنے مین وقت خرچ کرتا ہے وہ دعا مین خرچ [illegible] کو فتنہ رہا ہو تمہارے وشادون کا اثر [illegible] ہے پر نہین ہوگا ادب کو محفوظ رکھا۔ ہر ایک کام کو کرو اور یہ مین اپنی بڑائی کے لئے نہین کہتا بلکہ تمہارے ہی بھلے کے لئے کہتا ہون جس طرح دکاندار صبح اپنی دکان کو کھولتا ہے اسی طرح مین بھی اپنی دکان کھولتا ہون اور بیمارون کو دیکھتا ہون مین تمہارے ابتلا سے بہت ڈرتا ہون اس لئے مجھ کو کمانے کا زیادہ فکر ہوتا ہے۔ زلزلے گولے اور زلزلے سے بھی زیادہ خوفناک یہ بات ہے کہ تم مین وحدت نہ ہو۔

جلد بازی سے کوئی فقرہ منہ سے نکالنا بہت آسان ہے مگر اس کا نگلنا بہت مشکل ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین ہم تمہاری نسبت نہین بلکہ اگلے خلیفے کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہین مگر تمہین کیا معلوم کہ وہ ابوبکر اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے۔ مین تم پر بڑا حسن ظن رکھتا ہون۔ مین نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کبھی تمہارے محررون ہی سے دریافت نہین کیا کہ تم لوگ کس طرح کام کرتے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تم تقوےٰ سے کام کرتے ہو۔ باقی رہا مین سو میری نسبت تحقیق کر لو جس طرح چاہو نگرانی کر لو۔ مخفی در مخفی راہون سے کر لو۔ مجھ کو ایک دفعہ شیخ صاحب نے کہا تھا کہ اب مین نے یہان سکونت اختیار کر لی ہے۔

میں تمہاری نگرانی کروں گا تو میں نے کہا تھا بسم اللہ۔ دو فرشتے میرے نگہبان پہلے ہی سے سفر میں ایک تم آ گئے میں آج کے دن ایک اور کام کرنیوالا تھا مگر خدا تعالیٰ نے مجھ کو روک دیا ہے اور میں اسکی مصلحتوں پر قربان ہوں۔ تم میں جو نقص ہیں ان کی اصلاح کرو۔ عورتوں سے جن کا سلوک اچھا نہیں قرآن کے خلاف ہے وہ خصوصیت سے توجہ کریں میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت سے الگ نہیں کرتا کہ شاید وہ سمجھیں پھر سمجھ جائیں پھر سمجھ جائیں ایسا نہ ہو کہ میں ان کی ٹھوکر کا باعث بنجاؤں۔ میں اخیر میں پھر کہتا ہوں کہ آپس میں تباغض و تحاسد کا رنگ چھوڑ دو کوئی امر امن یا خوف کا پیش آ جاوے عوام کو نہ سناؤ ہاں جب کوئی امر طے ہو جائے تو پھر بیشک اشاعت کرو۔

میں پھر تمہیں کہتا ہوں کہ یہ باتیں تمہیں ماننی پڑیں گی۔ طوعاً و کرہاً اور آخر کہنا پڑیگا۔ اتینا طائعین جو کچھ میں کہتا ہوں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں راہ ہدایت پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دار الامان میں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بعض لوگوں نے ایسے خطوط لکھ کر بھیجے ہیں جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے ہیں ان خطوط کو پڑھ کر ہمیں بہت رنج ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ہمارے خیال میں ضرور رنج ہوا ہوگا ہم اپنے بھائیوں پر بھی کوئی بدظنی نہیں کرتے ہم نے ان کے لئے دعا بھی کی ہے اور ان کی خدمت میں ہم یہی عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے متعلق حسن ظنی (جس کا حکم قرآن و حدیث میں بڑی تاکید سے ہے) کام لیا کریں ہم اپنے دل پھاڑ کر کسی کو نہیں دکھا سکتے لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب احباب کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی کی وہ کسی جبر اور اکراہ سے نہیں بلکہ شرح صدر سے کی اور ہم اس وقت تک اسی عہد بیعت پر قائم ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں وحدت قہری کوئی نہیں بلکہ وحدت ارادی ہے اور اسی وحدت ارادی کے ماتحت ہی ہم سب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے آیندہ کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس عہد پر قائم رکھے جیسا کہ حضرت نوح نے یہ دعا کی تھی مالی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم۔ کیونکہ سب توفیق اور طاقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ والسلام

خاکسار رحمت اللہ بقلم خود۔ مرزا یعقوب بیگ بقلم خود ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے اور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ والسلام

خاکسار محمد علی از قادیان

مصادرات انجمن احمدیہ

۱۰۲۴ء۔ رپورٹ انجمن احمدیہ کپورتھلہ کہ بجٹ کانفرنس میں ہی پیش ہوا کرے انجمنوں کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں پیش ہو کر قرار پایا کہ اس سوال کو دیگر انجمنہائے احمدیہ میں پیش کرکے دریافت کیا جاوے کہ کانفرنس کے لئے بہتر موقعہ کونسا ہے مالی سال کے لحاظ سے شروع ستمبر میں یا اس سے پہلے کانفرنس کا ہونا ضروری ہوگا۔

۱۰۴۵ء۔ خط مسٹر محمد الگزنڈر رب سکنہ امریکہ چونکہ امریکہ میں زیادہ تر عیسائی مشنری ہیں جو اپنے دنیوی فائدہ کی خاطر تبلیغ کا کام کرتے ہیں اس وجہ سے میرے تبلیغ کرنے سے جو اسلام کے لئے ہے چنداں فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ دیگر مشنریوں کی طرح مجھے بھی خیال کیا جاتا ہے ایک جلسہ میں مجھے ایک ڈاکٹر گرٹ سے ملنے کا اتفاق ہوا جس نے مجھے یہ کہا کہ اگر ہندوستان سے کوئی ایسا واعظ آئے۔ جو پیدائشی مسلمان ہو تو اس کے لکچر سے بہت فائدہ ہوگا اور کہ یہاں کے لوگ عیسائیت سے بڑے بیزار ہیں لہذا جو لوگ بدھ مذہب۔ ویدانتی اور بابی مذہب والے تبلیغ کے لئے آتے ہیں وہ بہی کامیاب ہو جاتے ہیں اس لئے اگر صدر انجمن احمدیہ اپنی طرف سے کوئی ایسا قابل آدمی جو اسلام کی تعلیم سے بخوبی واقف ہو اور انگریزی میں پوری جرأت سے لکچر دے سکے تبلیغ کے لئے یہاں بھیجدے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہوگی مبلغ کا خرچ جب تک اوپر کے لوگ برداشت نہ کریں صدر انجمن سے ان تبلیغ کے متعلق ہر ایک طرح کی امداد بلا معاوضہ میں دینے کو طیار ہوں پیش ہو کر قرار پایا کہ یہ سوال کہ آیا امریکہ یا یورپ میں یعنے لنڈن میں کوئی اسلامی مشن سلسلہ کی طرف سے قائم کیا جاوے انجمنہا احمدیہ میں پیش کیا جاوے کیونکہ اس کے لئے بہت سے اخراجات کی ضرورت ہوگی۔ صدر انجمن کی رائے میں صرف باتوں کے ذریعہ سے جب تک کہ مشن قائم کیا جاوے چنداں فائدہ نہیں۔

۱۰۴۷ء۔ رپورٹ سکرٹری چونکہ پختہ مہمانخانہ اہل بیت حضرۃ اقدس ؑ نے اپنی ضروریات کے لئے لیا ہے اور خام مہمانخانہ میں مہمانوں کے کافی جگہ نہیں اور خصوصاً بعض مہمانوں کو بڑی دقت پیش آتی ہے اس لئے مہمانخانہ کے لئے کچھ انتظام کیا جاوے باہر جو زمین جگہ کی قلت کی وجہ سے مدرسہ کے لئے خریدی گئی ہے اس میں کافی گنجایش ہے اور شہر کے اندر اول تو جگہ ہی نہیں رہی اور اگر ڈھاب کے کسی حصہ کو پُر کرکے بنایا جاوے تو ایک تو خرچ بہت زیادہ آتا ہے اور دوسرے سیلاب کے دنوں میں ایسے مکانات سخت خطرے میں ہوتے ہیں اور علاوہ ازیں حضرۃ خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا ہے کہ موجودہ لنگرخانہ سے جو حضرت اقدس ؑ کے مکانوں کے متصل ہیں اہل بیت حضرت اقدس ؑ کو دھوئیں وغیرہ کے باعث بہت تکلیف ہوتی ہے اس لئے لنگرخانہ بھی نیا بنوایا جاوے باہر کی زمین میں اگر لنگرخانہ و مہمانخانہ بنوایا جاوے تو ایک تو ہوادار بھی ہوگا اور دوم صحت کے لحاظ سے بھی اچھا ہوگا اور کوئی بہت بڑا فاصلہ بھی نہیں ہے لہذا فیصلہ کیا جاوے کہ لنگرخانہ باہر بنوایا جائے یا ڈھاب کے کسی حصہ کو پُر کرکے اور خام ہو یا پختہ۔ تا اس کے مطابق تخمینہ منظوری کے لئے پیش ہو۔ قرار پایا کہ یہ معاملہ انجمنہا احمدیہ میں پیش کیا جاوے۔

۱۰۴۸ء۔ رپورٹ سکرٹری کہ جلسہ سالانہ کے لئے تاریخیں مقرر کی جاویں تا تخفیف کرایہ کے لئے محکمہ ریلوے سے خط و کتابت کی جاوے۔ پیش ہو کر قرار پایا کہ جلسہ سالانہ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہوگا تخفیف کرایہ کے لئے درخواست کی جاوے۔

۱۰۵۰ء۔ رپورٹ سکرٹری کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے جماعت میں چندہ کی لئے اگر تحریک کرنی ہو تو ابھی سے کی جائے اور فیصلہ کیا جاوے کہ یہ خرچ جو قریب تین ہزار روپیہ کے ہوگا مختلف انجمنوں پر ڈالا جائے پیش ہو کر قرار پایا کہ اخراجات جلسہ دسمبر کے لئے مختلف انجمنوں کو تحریک کی جاوے۔ محمد علی۔ سکرٹری۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء

بخدمت شریف جناب سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک سے صدر انجمن احمدیہ قادیان قائم ہوئی۔ جس کے ماتحت جماعت میں ہر جگہ اس کی شاخوں کا قائم ہونا ضروری تھا چنانچہ شروع ہی میں بعض جگہ باقاعدہ انجمنیں ہو گئی ہیں جہاں انتخاب عہدہ داران باقاعدہ جلسوں کے ہونے اور وصولی چندہ وغیرہ کا خاطرخواہ انتظام ہے ان میں سے انجمن احمدیہ سیالکوٹ اول نمبر پر ہے اور انکی کارروائی قابل رشک ہے خدا تعالیٰ وہاں کے احباب کو جزائے خیر دیوے۔ آمین۔

صدر مقام میں بعض امور ایسے درپیش آتے ہیں جنہیں انجمنہائے احمدیہ یا احمدیہ پبلک کا دیکھ لینا ضروری ہوتا ہے اور ان کے متعلق انجمنوں سے رائے لینا بموجب حکم مجلس معتمدین ضروری ہوتا ہے کیونکہ افراد قوم سے رائے لینا تو مشکل امر ہے اور بوساطت سکرٹری صاحبان انجمنوں سے رائے لینا ایک احسن طریق ہے اس سے گویا قوم کی رائے معلوم ہو جاتی ہے پس جہاں تو باقاعدہ انجمنیں قائم ہیں اور ہمیں ان کی اطلاع ہے وہاں خطوط کے بھیجنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے لیکن جہاں نہ انجمنیں قائم ہیں یا ان کی قائم ہونیکی ہمیں اطلاع نہیں وہاں خط بھیجنے کے لئے بڑی دقت پیش آتی ہے کہ خط بھیجیں تو کس کے نام۔ اور اگر

سی دوست کے نام خط بھیج بھی دیا تو یہ علم نہیں ہوتا کہ اسے مل ہی گیا یا نہیں کیونکہ بعض وقت صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا چونکہ آپ لوگون سے خط وکتابت کرنے کی ضرورت ہمیشہ درپیش آتی رہتی ہے اور سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے جس موقع پر کہ سکرٹری صاحبان سے اکثر امور کے متعلق خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اس لئے آپ کی خدمت مبارک مین لکہا جاتا ہے کہ یہان کی انجمن کے عہدہ داران کی ایک فہرست مکمل کرکے بہت جلد ارسال فرمادین۔ اور اگر پہلے انجمن قائم نہ ہو تو اب انجمن قائم کرکے مع فہرست عہدہ داران منظوری کے لئے دست بھیجدین (۲) وصایا کے لئے جس کی طرف حضرت اقدس مغفور و مرحوم نے بہت توجہ دلائی تہی احباب نے بہت کم توجہ ... کی ہے۔ سکرٹری احبان کا فرض ہے کہ اپنے علاقہ کے احباب کو اس طرف توجہ دلا کر کارروائی جاری رکہین اور اپنی معرفت وصایا بھجواتے رہین۔

۳۔ ماہواری چندون کی وصولی کا انتظام جس پر سلسلہ کے تمام کام ہونے کا انحصار ہے اور اسی آمد پر خرچ ہوتا ہے سوائے چند ایک جماعتون کے قابل اطمینان نہین آپ لوگون کو یاد ہے کہ ابہی آپکے پاس بجٹ سالانہ برائے سنہ ۱۹۰۹ء صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ جس کا تخمینہ ایک لاکہ اکیس ہزار سات سو چوہ روپے کا کیا گیا ہے برائے منظوری بہیجا گیا تہا جسے جملہ انجمنہائے منظور کرکے واپس فرمایا ہے اور یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے [illegible] معتمدین کے اجلاس منعقدہ ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء مین پیش ہو کر منظور ہوچکا ہے پس جس صورت مین کہ آپنے اسے منظور کیا ہے تو اس رقم کے پورا کرنے کو سعی کرنا بہی آپکا ہی فرض ہے تا اخراجات کے چلانے مین منتظمین کو مشکلات کا سامنا نہ پڑے اور ان کے کاروبار مین روک نہ ہو لہذا آپ کی خدمت مین اس کے لئے بہی عرض کی جاتی ہے کہ خاص اپنے شہر کے احباب سے بہی وصولی چندہ کا انتظام فرمادین اور ایساہی اگر آپکے ماتحت کوئی شاخ ہو تو بیرونی احباب سے بہی چندہ وصول کرنے کا انتظام فرمادین اور اس غرض کے لئے کسی پرجوش اور پرہمت دوست کو سکرٹری انجمنہائے مضافات کے عہدہ پر منتخب کیا جاوے جو محض رضاء الہی کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کرکے باہر جادین اور احباب سے چندہ ماہوار وصول کرکے لادین خدا تعالیٰ ہم سب کو خادم دین اسلام بنادے اور اس سلسلہ کی امداد کی توفیق دے۔ آمین۔

اُمید ہے کہ آپ ہرسہ امور کی نسبت مجہے جلد جواب دیکر مشکور فرماوینگے

والسلام۔ محمد علی سکرٹری۔ مورخہ ۴۔ اکتوبر سنہ ۸ء

احباب دعا فرماوین۔ قاضی حبیب اللہ کے لئے اور سراج الدین ساہی کے لئے اور پیر غلام غوث محمد صاحب پیرزادہ گوہلکی کیواسطے۔ حصول روزگار رخلاصی از قرض و دفع نااتفاقی وحسنات دین ودنیا کی۔

رسید زر

مورخہ ۱۸ ستمبر سنہ ۸ء

میان علی گوہر صاحب ۲۳۵۴ عار

محمد صاحب ۲۲۸۹ عار

جناب عبد الرحیم صاحب ۲۲۹۰ عار

جناب نصر الدین صاحب ۲۲۵۰ ۱۵

۱۸ ستمبر سنہ ۸ء

جناب منظور الہی صاحب ۷۵۵ للعہ

جناب محمد عمر صاحب ۷ ۱۲۹ عہر

جناب عبد الواحد صاحب ۹۵۸ عہر

۲۰ ستمبر سنہ ۸ء

جناب الہی بخش صاحب ۱۱۱۱ عار

منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر

جناب محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ عار

جناب عنایت علیشاہ صاحب ۷ ۲۳۵ عار

جناب راجہ یار محمد خان صاحب ۹۳۹ ے

جناب فتح محمد صاحب ۲۳۳۴ للعہ

جناب واجد حسن صاحب ۲۰۸۵ عار

۲۲ ستمبر سنہ ۸ء

ایوب خان صاحب ۲۳۴۲ عہر

۲۴ ستمبر سنہ ۸ء

جناب فیروز علی صاحب ۲۲۳۰ عہر

جناب الہی بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ

جناب نعمت اللہ صاحب عہر

۲۹ ستمبر سنہ ۸ء

جناب محمد یعقوب صاحب ۲۲۷ عہر

۳۰ ستمبر سنہ ۸ء

جناب مرزا عباس علی صاحب ۶۹۹ عہ

۲۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب عنایت حیدر صاحب ۲۴۰۱ للعہ

۳۔۴۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب کریم بخش صاحب ۱۰۵۰ للعہ

جناب نظام الدین صاحب ۱۲۰۴ للعہ

جناب ممتاز علی صاحب ۲۲۵۴ عہ

۵۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب محمد عثمان صاحب ۶۰۵ للعہ

جناب سلطان محمود صاحب ۲۴۰۳ للعہ

۷۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب حکیم محمد دین صاحب ۳۶۰ عار

جناب نیاز حسین صاحب ۱۰۸۲ عار

۹۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب نور احمد صاحب ۴۴۸ عار

۱۰۔۱۱۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب محمد عثمان صاحب ۱۲۲۲ سعہ

منشی گلاب الدین صاحب ۷۳۵ ۵ر

۱۴۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب کلن خان صاحب ۷۴۲ للعہ

۱۶۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب سید عبد الحلیم صاحب ۲۴۰۴ عار

جناب محمد حسین صاحب ۱۳۹۲ عہ

۱۷۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب غلام غوث صاحب ۲۲۴۱ ۸ر

۲۰۔ اکتوبر سنہ ۸ء

جناب عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ عار

جناب امان اللہ خان صاحب ۲۴۱۰ اار

۳۔ ... روپے پہلے سال مین علاوہ امتحان میعادی کے کیا جاویگا جو کہ تجارتی کاروبار مین نمایان ترقی پیدا ہو اور تجارتی جھگڑون کے لئے ہی زیادہ تر پنچائتی مصالحت کا طریق جاری کرنا منظور ہے۔ اگر اس کوشش مین کامیابی دیکہین گے تو قانون ہذا تمام صوبہ کے تجارتی مرکزون پر بہی توسیع کیا جاویگا

زیارت۔ خدیو مصر ۲۴ دسمبر کو مکہ معظمہ کی زیارت کو جائین گے

سزائے موت۔ ٹراونکور ہائیکورٹ نے ایک اپیل قتل مین یہ فیصلہ دیا ہے کہ برہمنون کو جواب تک ریاست مین سزائے قتل نہین دیجاتی تہی اب وہ ضروری جائے۔

ٹمک۔ محکمہ نمک شمال حصہ سال گذشتہ مین ۷۰ لاکہ روپیہ کی آمدنی ہوئی

انتخاب الاخبار

پرکاش۔ لکہتا ہے کہ جب تک لفظ ہندو صفحہ ہستی پر موجود ہے تب تک یہ خیال دور نہین ہوسکتا مسلمانون نے آریون پر حکومت کی پس اگر آئندہ آنے والی نسلون کے سامنے یہ خیال تازہ رکہنا چاہتے ہو کہ تم کسی وقت اپنے مسلمان ہموطنون کے غلام تہے تو بڑی خوشی سے اس نام کو رکہو۔ ورنہ اس نام کو چہوڑ کر اپنا اصلی نام آریہ اختیار کرو۔ (بدر) سب مسلمان ہی کیون نہین ہو جاتے تاقیامت تک فلاح کہلاؤ۔

اسلام کی ترقی۔ مسٹر مکرجی رقمطراز ہین کہ سنہ ۱۸۷۲ء کی مردم شماری مین بنگال مین ایک کروڑ اکہتر لاکہ سے زائد ہندو اور ایک کروڑ ترپیشہ لاکہ مسلمان تہے اس طرح گویا ہندو مسلمانون سے چار لاکہ زائد تہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری مین ہندو اور مسلمانون کی تعداد علی الترتیب ایک کروڑ چورانسے لاکہ اور دو کروڑ بیس لاکہ ہتی مسٹر مکرجی اعداد بالا سے ثابت کرتے ہین کہ تیس سالون مین مسلمانون نے نہ صرف اپنی کمی پوری کی بلکہ ہندوون سے بہی پچیس لاکہ بڑہ گئے۔ بہلا کیا اب بہی کہو گے کہ اسلام بزور شمشیر پہیلا۔

پولیٹیکل باڈی کون ہے؟ ریاست پٹیالہ آریہ سماج کے قریباً ۸۰ ممبر [illegible] کے ہیڈ ... سے لیکر سماج کے پردہان تک معہ دیگر چند اصحاب کے جن مین بعض [illegible] ہندو گرفتار کرکے زیر حراست رکہے گئے ہین۔ مثال کے طور پر رائے جوالا پرشاد اگزیکٹو انجینئر پردہان آریہ سماج۔ لالہ لال۔ لالہ جہنداس بی اے ہیڈ ماسٹر سکرٹری سماج کے نام لئے جاتے ہین۔ ان کے گہرون کی تلاشیان لی گئین اس مقدمہ کی سماعت اور فیصلے کے لئے ایک خاص عدالت تین ججان کی قائم کی گئی ہے یعنے (۱) سردار بہگوان سنگہ صاحب چیف جج (۲) دیوان رام پرشاد صاحب بیرسٹر ایٹ لا پولیٹیکل سکرٹری ریاست پٹیالہ اور (۳) مولوی فضل متین صاحب مجسٹریٹ پٹیالہ۔

نکالے گئے۔ ایک پیغام سکندرآباد دکن سے موصول ہوا کہ حضور نظام عالی مقام نے ایک شاہی فرمان نافذ کرکے عہدہ داران وملازمان ذیل کو نہ فقط ملازمت سے برطرف فرمایا بلکہ ان کو ملک بدر بہی کردیا ہے (۱) مولوی محمد عزیز مرزا (۲) اس کا دوسرا اسسٹنٹ مولوی سید عطار الدین (۳) رجسٹرار سررشتہ امور آئین مسٹر ظفر علی خان۔ ان تینون کی پنشن برابر ملا کر گئی اور انکو تین تین ماہ کی تنخواہ بطور نوٹس برطرفی کے دیگئی ہے۔ اور فرمان مذکور مین یہ بہی درج ہے کہ مسٹر عبد الحلیم شرر بہی فوراً ڈسمس کئے جائین یہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم دکن کے اسسٹنٹ تہے۔

پنچائتی فیصلہ کا قانون۔ کونسل آئین پنجاب مین ایک مسودہ قانون توسیع اصول پنچائتی مصالحت کے متعلق پیش کیا جاویگا اور اس قانون کا

مکتوبات امیر المؤمنین

۷۸۶۔ مکرم حکیم صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
انسان تمام عناصر کا مجموعہ ہے اس کے متضاد اجزا مین رُوح وقلب کے ساتھ نفس امارہ اور اس کے وساوس بھی ساتھ رہتے ہین اور ان کے معین و مددگار شیاطین بھی تیار رہتے ہین اگر سرقعہ پاوین ۔ ہر ایک ملک کے متعلق ایک خاص تحریک نیکی کی ہوتی ہو ہر ایک نیکی کا محرک خاص ملک ہوتا ہے اور اس سلسلہ ملائکہ کا اعلےٰ افسر جبرائیل ہے علیہ السلام ۔ اسیواسطے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ۔ اعطیت جامع الکلم اور قرآن مجید مین ہے ۔ کہ وہ امین ہے جب بادشاہ کسی جگہ نزول فرما دے تو اس کے متعلق جاہ وحشم ساتھ ہونا لازم اور ضروری ہے اور جامع وحی کے دشمن بھی بہت ہوتے ہین اس لئے ان کے دفع کے لئے عالم اسباب مین وہی روحانی قانون الٰہی ہے ۔ جو عالم اجسام مین ہے ۔ عالم اجسام مین امر جامع سلطان جبرائیل کا جسکی تعریف مین آیا ہے ۔ انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین ہے ۔ صرف اس کے جامع ہونے کا بیان ہے ۔ عند ذی العرش اور مطاع کا لفظ قابل غور ہے بادشاہ کہین عظیم الشان کام مین اکیلا نہین جاتا ۔ لسنا السماء والی آیت کریمہ اس کی حفاظت کو ظاہر فرماتی ہو اس مقام پر جب انشاء اللہ ہونچون گا تو اس کا جدید علم بالخصوص نوٹ کے ذریعہ انشاء اللہ دیگا ۔ نور الدین ۔

المفتی

(۱۹۸) صوم ۔ صلوٰۃ ۔ قرأت قرآن اور ذکر کا ثواب میت کو پہونچتا ہے ۔ امام احمد اور جمہور سلف اور بعض اصحاب امام ابو حنیفہ کا یہی فتوےٰ ہے ۔ مجتہدین یہ بھی کہتے ہین کہ امام احمدؒ سے کسی نے پوچھا صلوٰۃ و صدقہ وغیرہ کا ثواب نصف باپ کو اور نصف ماں کو پہونچاؤن ۔ تو کیا حکم فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ اسی طرح پہونچایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجسد رسدی ثواب پہونچتا ہے ۔ صدقہ دینے مین صدقہ دینے والے کو ثواب دینے کا پہونچتا ہے ۔ رہا جو ثواب کہ ہبہ کیا ہے اس کا حصہ دار بھی ہے یا نہین اس کے متعلق مجھے کوئی روایت یا قول آئمہ کا اس وقت یاد نہین ۔ امامت نماز مین جو لوگ کوئی لفظ بُرا یا بھلا نہین نکالتے ۔ مجھے ان کے حال پر تعجب آتا ہے کیونکہ مرزا صاحب نے قریباً چالیس برس دعوےٰ کیا اور پُر زور لفظون مین شائع کیا کہ مجھے مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل ہے پھر اگر وہ سراسر افترا تھا تو مرزا کے برابر دنیا مین کوئی ظالم نہ ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ومن اظلم ممن افترٰی علے اللہ کذباً ۔ اور اگر وہ راستباز اور صادق تھے تو جن کو خبر پہونچی اور اس کے منکر رہے ان کے برابر کون ظالم ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اذ کذّب بالحق لما جاءہ الیس فی جھنم مثوی للکافرین مومن کے لئے ہرگز مناسب نہین کہ تنہا رہے ۔ دُعا ۔ نیک نمونہ ۔ بامروت انسان پھر با خدا انسان بنے تو اس کے ساتھ ضرور لوگ ملین گے پھر وہ اس جماعت سے کام لے اسی واسطے جماعت وجمعہ بعد کو فرض یا واجب ہوئین اس وقت اسلام پر بہت مشکل وقت ہے ۔ ہان جس کو تبلیغ نہین پہونچی ۔ وہ معذور ہے ۔

(۱۹۹) روزہ ۔ بالغ ۔ عقلمند پر ہے یہ اجماع اسلام کا ہے مگر صحابہ کرام دس گیارہ برس کے بچون کو عادت ڈالنے کے لئے روزے رکھواتے تھے ۔

(۲۰۰) لڑکون اور لڑکیون کا باہم کھیلنا معروف کے خلاف ہے جب سن تمیز تک پہونچ جاوین ۔ ہمارے ملک مین سات برس کے بعد مناسب نہین ۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف پر غور کرو ۔

(۲۰۱) عمدہ شعر تو ہر زمانہ مین جائز ہین ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پاک نظم ۔ اہل اللہ کی سادہ نظمین جنہین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ۔ قرآن کریم اور اسلام کی عظمت ہو بہت ہی مفید ہین

(۲۰۲) اور گانا ایک تو کسب ہے اور ایک موزون کلام کا عمدہ آواز سے بدون تلمذ کلانتون کے ادا کرنا ہے یہ دوسری قسم بھی ممنوع نہین وہ بدر اور بعاث کی لڑائی کے متعلق گیت تھے جو لڑکیون نے گائے ۔ مختلف عمر کی تھین ۔ تعیین عمر کا علم مجھے نہین اور نہ مین نے کسی کتاب مین دیکھا ہے ۔

(۲۰۳) معمول شکست ورہنیت جو عرفاً ہو وہ مرتہن کرے تو اس کو (مرتہن کو) مکان مرہون مین رہنا جائز ہے یہ میری فہم کی بات ہے ، مین نے بعض حدیثون سے ایسا ہی سمجھا ہے گو علماء کا اس مین اختلاف ہے ، راہن مکان مین خود ہے اور کرایہ مرتہن کو دے یہ تو صاف سود ہے جس مین ذرہ مجھے شبہ نہین کہ یہ حرام ہے ، پہلی صورت اس حدیث سے جائز معلوم ہوتی ہے ۔ الظھر یرکب بنفقتہ ولبن الضرع یشرب بنفقتہ ۔ کیا معنے کسی کے پاس سواری کا جانور رہن ہو تو اسے گھاس کھلا دے اور سواری بھی کرلے اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو تو اسکو گھاس کھلادین اور دودھ لین یہ میری سمجھ ہے اس کے خلاف مسند عبدالرزاق کی حدیث کوئی چیز نہین ۔ والسلام ۔ نور الدین ۔

طبع صحیفہ آصفیہ بار ثانی

یہ کتاب جو پہلی دفعہ پندرہ صد کاپی چھپکر تقریباً پندرہ دنین ختم ہو گئی اب دوسری دفعہ زیر طبع ہے اس دفعہ وہ بیش قیمت امداد نامہ اسکے بھی اس کتاب مین درج کر دیا ہے جو حضرت آقا خلیفۃ المسیح کی طرف سے بحضور نظام آصفیہ کے ہمراہ گیا تھا اور نیز وہ مراسلہ بھی چھاپ دیا ہے ۔ جو سر راجہ کشن پرشاد پرائم منسٹر دکن کی خدمت مین بھیجا گیا تھا اکثر احباب کا خیال ہے کہ اس کی اشاعت کئی ہزار تک اور کی جلوے خود ریاست حیدرآباد کے طبقہ اعلیٰ مین یہ کتاب کافی طور پر شائع ہو چکی ہے لیکن وہ طبقہ ابھی بالکل باقی ہے جو فی الواقع اس تبلیغ حقہ سے مستفید ہوگا اس لئے سار ہے تین ہزار کاپی مین سے جو اس وقت زیر طبع ہے ایک ہزار کاپی بغرض اشاعت مفت حیدرآباد جاویگی اور باقی دیگر حصص ملک مین غیر احمدیون مین شائع کرنے کا ارادہ ہے ۔ مین ان احباب کا از حد مشکور ہون اور وہ عند اللہ ہی ماجور ہون جنہون نے بار اول اس تبلیغ کی اشاعت مین فراخدلی سے میرا ہاتھ بٹایا اور ابھی احمدی احباب کی امداد سے اسکی کامل اشاعت کی امید ہے اس وقت اسکی قیمت مین نے صرف ۲ر رکھی ہے اسکی تقطیع کچھ بھی بدلی ہے لیکن پھر بھی سو صفحے پر کتاب آتی ہے یہ امر مجھے ظاہر کرنیکی ضرورت نہین کہ ایسی تصانیف اور اسکی اشاعت مین محض صرف خدمت سلسلہ ہی مدنظر ہے اور مین یہ طریق بہت ہی پسند کرتا ہون کہ جو احباب وزن کا کوئی اور پبلیسٹی رکھتے ہین اور اہل قلم بھی ہین وہ ضرور بالمقدمات تصنیف کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کرین وہ اگر اپنی تصانیف کو اپنی لاگت پر چھاپ کر لاگت پر ہی بھیجدین تو احباب سلسلہ اس کتاب کو ہاتھون ہاتھ خرید کر شائع بھی کردین گے اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہو گی اب یہ سو صفحے کی کتاب عمدہ ڈمی کاغذ پر اگر ایک روپیہ یا بارہ آنے قیمت پر بھی جاوے تو بظاہر گران نہو لیکن ایسے اشاعت کافی نہ ہوگی ان اس کی اصلی لاگت کے قریب ہے ، اور وہ بھائی جو صرف ایک کتاب لیگا اس صورت مین آٹھ کتابین خرید کر سات کتب مفت شائع کر سکتا ہے ۔ مین نے تین کتابین اگر اسی اصول پر شائع کین اور ہزار در ہزار کا پیان اسکی بلا تکلیف تھوڑے دنون مین شائع ہوگئین ہان شرط یہ ہے کہ احمدی احباب بھی فراخ حوصلگی سے کسی قدر کام لین اسوقت مین برادران راولپنڈی جہلم گجرات ۔ پکھر ۔ افغانہ ۔ ملتان ۔ انبالہ ۔ دہلی ۔ اٹاوہ ۔ الہ آباد ۔ خطے پونڈ ۔ مسوری کپور تھلہ کو علے الخصوص اور دیگر احباب کو عموماً متوجہ کرتا ہون کہ وہ بہت بہت جلد دین اس کتاب کی خرید کر غیر احمدی پبلک مین مفت شائع کرین چونکہ بعض احباب لاہور نے مدد دی ہے اسلئے میرا ارادہ ہے کہ جو کچھ

گئو رکھشا

ہندوستان دہری کیا اور دوسرے فرقے کے کیا سب بُت پرست ٹھہرے۔ جب بُت پرستی ان کی عبادت ہوگئی تو پھر کیا خواہ گائے کی پرستش کریں یا لنگور کی یا پتھر کی کیونکہ ان کے نزدیک بُت پرستی تو بُری چیز ہی نہیں مگر تعجب آتا ہے آریہ سماجیوں پر کہ باوجود دعائے احد خدا کی پرستش کے اور بت پرستی کے چھوڑنے کے وہ عملاً ایسے ہی بُت پرست ہیں جیسے کہ ان کے دیگر بھائی پرانی بت پرستی کا ایک شمہ گئو کی پرستش بھی ہے۔ جسکی سناتن دہری لوگ تو اس قدر عزت کرتے ہیں کہ اس کے گوبر سے چوکا دیتے اور اس کے پیشاب تک پینے سے گریز نہیں کرتے اور آئے دن قربانی کے دنوں میں مسلمانوں کے ساتھ دنگے اور فساد ہوتے رہتے ہیں کہ فلاں جگہ مسلمانوں نے عید کے لئے گائے قربان کی تعجب انگریزی فوجوں کے لئے اور انگریزوں کے لئے ہزارہا روزانہ مذبحوں میں ذبح کی جائیں تو ان کی بلا سے صرف گورنمنٹ کو کبھی کبھی توجہ دلاتے رہتے ہیں کہ گاؤکشی روک دیجائے مگر مسلمان کریں تو اللہ کی پناہ۔ اس بے جا ہمدردی کی حد ہوگئی ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہندو ریاستوں میں (اور اب بھی) گئوکشی کے بدلے انسان کشی کی جاتی رہی ہے۔ مگر غیر سناتنی بیچارے تو معذور بھی ہیں مگر آریہ لوگوں پر تعجب ہے مجھے ایک چھوٹا سا خیال اٹھا ہے اگر ہمارے ہموطن اسے غور سے پڑھیں تو نہ گورنمنٹ کی خدمت میں داد دستہ کرنی پڑے نہ مسلمانوں سے لڑائی ڈھونڈنی پڑے نہ نظمیں لکھ کر لوگوں کے جذبات اور توہمات پر اثر ڈالا جائے۔ یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ ہم تین باتیں دیکھیں اول یہ کہ اس کا ذبح کرنا ہندوؤں اور خاص کر کے آریوں کے اعتقاد کے بموجب قابل مواخذہ ہے یا نہیں یعنے آیا یہ ایسا امر ہوسکتا ہے کہ اسے گناہ کی حدود کے اندر لایا جاسکے دوسرے اس کے مارنے سے کوئی نقصان ہوسکتا ہے اگر ہوسکتا ہے تو اس کی کسی طرح تلافی بھی ممکن ہے یا نہیں اور جتنا اس کا فائدہ لوگوں کے سامنے بیان کیا جاتا ہے وہ واقعی ہے یا نہیں۔ تیسرے اگر یہ واقعی مفید چیز ہے تو پھر اس کی رکھشا کیا اس کی کثرت کے لئے بہت ہی مفید ہے آسان راہ کونسی ہے۔ ان تینوں امور پر ہم انشاء اللہ مختصر سی بحث کرتے ہیں لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اصل مضمون کی طرف رجوع کریں چند ایک تمہیدی امور بیان کرنے ضروری ہیں۔

— آریوں اور ہندوؤں کے نزدیک یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انسان ایک اتم ہستی ہے۔ باقی جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب اس سے نچلے درجہ کی ہیں یعنے گائے۔ بکری۔ بھینس۔ پتھر لوہا۔ سبزی وغیرہ نباتات یہ سب ادنےٰ چیزیں ہیں اور کسی شامت اعمال کیوجہ سے اتم ہستی یعنے انسان اور رشیوں کے درجے سے گر کر ان نچلے درجے کی جونوں میں آگئے ہیں اور اعلےٰ سے اعلےٰ اور ادنیٰ کا ہستی اختیار کرنا ضرور پہلے جنم کے گناہوں کے باعث ہوا کرتا ہے یعنی اس سے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رشی جن پر وید نازل ہوا تھا .... اب سُؤر۔ بندر۔ بلے۔ کتے کی جون میں ہوں یا یہ بھی ممکن ہے کہ فاحشہ عورت بازاری کسبی رنڈی کی صورت میں ہی موجود ہوں کیونکہ ایک چھوٹے سے گناہ کے بدلے بھی کئی لاکھ جونیں بدلنی پڑتی ہیں جن کے لئے لاکھوں اور کروڑوں برس درکار ہیں اس سے میرا منشا صرف اتنا ہے کہ گائے بھی ایک ادنیٰ جونوں میں سے ہے یعنے پہلے یہ اتم ہستی تھی یعنی انسان۔ مگر کوئی ایسا گناہ اس سے سرزد ہوگیا جسکی سزا اسے یہ بھگتنی پڑی کہ اب حیوانی صورت میں آگئی ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ کہاں تک گر جائے کیونکہ اس حالت میں تو اس سے وہ وہ حرکات بھی سرزد ہو جاتے ہیں جو اکثر کتوں یا دیگر حیوانات میں پائے جاتے ہیں یعنے ایک گئو کا بچہ بڑا ہو کر اپنی ماں کا خاوند یعنے سانڈ اور بیوی کا خاوند بھی بن جاتا ہے۔ کہیں کسی رشی کے ساتھ ایسا معاملہ نہ ہو رہا ہو ورنہ خدا پناہ پھر ویدوں کی رہی سہی اور بھی کرتوت کھل جائیگی۔

اب اس اصول کو مدنظر رکھ کر کہ آیا اس کا ذبح کرنا کوئی مذموم امر ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہیں ہرگز نہیں اور بالکل نہیں کیونکہ جب اس کا دنیا پر نمودار ہونا گناہ کی وجہ سے ہے اور اس کی کثرت کا ہونا گناہ کی کثرت سے ہے جو کسی زمانے میں سرزد ہوئی ہو تو اس کی کمی گناہ کی کمی پر دلالت کرتی ہے لہذا آریوں کو چاہیئے کہ آستینیں چڑھا کر مسلمانوں اور انگریزوں کے ہاتھ بٹائیں کہ یہ کار ثواب ہے۔ دشمنی کا خیال بھی دل میں نہ لائیں بلکہ ان کا صفایا کرکے اور حیوانوں اور جانداروں کا بھی صفایا کریں وہ تو بیچارے نجات پاجائیں گے کیونکہ لیکھرام کی طرح ان حیوانوں کی شہادت ان کے بداعمال کا کفارہ ہوجائیگی۔ اگر ڈر ہے تو صرف اتنا ڈر ہے کہ نکما پرمیشر خود تو کوئی کام کرنا جانتا نہیں خواہ مخواہ دوسروں کو ستانے میں مشغول ہے اور بڑا سنگدل بھی ہے اپنے دوستوں کو بھی جو اس کی راہ میں جان دیں سزا دئے بغیر نہیں چھوڑتا معلوم ہوتا ہے کہ لیکھرام بھی اب گائے کی صورت میں ہوگا کیونکہ سنا ہے کہ وہ ماس خور تھا اور ماس خوری کی سزا ماس خوراک ہونی چاہیئے۔ مثل مشہور ہے کہ جیسا مونہہ ویسی چپیڑ۔ خیر آریہ بھائیوں کو کوئی شرم نہیں کرنی چاہیئے۔ دل و جان سے کوشش کرنی چاہیئے انسان پر لازم ہے کہ جہاں تک اس کی طاقت ہو وہ تو ضرور خرچ کرے۔ نتیجہ خود پرمیشر کے ہاتھ میں ہے اور وہ آریہ دست کا پرمیشر ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی ہزار سال کی محنت ان سے یہ کام نہ ہونے دے۔ مگر فرض مقدم ہے اور نوع انسان کیا کل کی اسی میں بہتری ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ آیا اس کے مارنے سے کوئی نقصان واقع ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو اس کی تلافی کس طرح ہوسکتی ہے تو اس کا جواب ایک سہل امر ہے۔ پرمیشر کی راہ میں اگر تھوڑا سا نقصان بھی ہوجائے تو بلا سے۔ کروڑہا مخلوق کا (توبہ توبہ مخلوق کہاں پرمیشر کے دو گنے بھائیوں کا) کیونکہ جب روح مادہ اور پرمیشر یہ اپنی صفات کے ازلی ٹھیرے ہر ایک خود مختار ہوا اور ایک دوسرے کے برابر۔ انسان اور حیوان چونکہ دو چیزوں سے مرکب ہیں یعنے روح اور مادہ تو یہ دگنے ہوگئے اور پرمیشر مہاراج اکیلے رہ گئے) بھلا ہو جائے ہمدردی فرض منصبی ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو کام اس گئو سے نکلتے ہیں وہ اس سے بڑھ چڑھ کر دوسری چیزوں سے نکلتے ہیں۔ ہندوستان بھر میں دیکھ لو بھینسوں کا زیادہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور پھر بکریاں وغیرہ بھی موجود ہیں اگر ان پر آریہ بھائیوں کو کفایت نہ ہو۔ تو گدھی کا دودھ استعمال کرسکتے ہیں ہاں وہ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آخر یہ بھی ایک دودھ دینے والی چیز ہے اس کو کیوں ضائع کیا جاوے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ بے شک دودھ یہ دیتی ہے مگر ساتھ ہی یہ بُت پرستی کا ذریعہ بھی ہے اس لئے [illegible] کیے لئے کیا ہے کہ ان کو قتل نہ کر دیا جاوے [illegible] کی ہی کمی ہے وہ [illegible] طرح سے پوری ہوسکتی ہے۔ [illegible] میں پہلے اوپر بیان کیا ہے باقی رہا گھی وغیرہ۔ سو اب امریکہ میں ایک شخص نے ایک طریق ایجاد کیا ہے کہ حیوانات کی چربی کو اس طرح سے صاف کیا جاتا ہے کہ اگر وہ مکھن یا گھی کی جگہ استعمال کی جائے تو فائدہ اور ذائقہ اس کا ایسا ہی ہے [illegible] کہ ان چیزوں کا۔ ہاں بات یاد آگئی ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ [illegible] کے عقیدہ کے رو سے اگر نکالے سے پرمیشر کی پرستش نہ کی جاوے یا گائے کو ذبح کر دیا جاوے تو گناہ کرنا لازم آتا ہے امید ہے کہ آریہ بھائی اس پر بھی روشنی ڈالیں گے رہا کیہل وغیرہ جتنے اور کھیتی باڑی کے کام میں بہت آتی ہے سو اس کے متعلق عرض ہے کہ اب ویدک تہذیب کا زمانہ نہیں رہا وہ ریلیں اور انجن بوٹ اور ہوائی جہاز جو کبھی آریاؤں کے بزرگوں سے ہاں مروج تھے وہ اب سطح آب میں ہیں یا کہیں ہمالہ کی چوٹیوں یا غاروں

مین پیچھے مین ۔ یورپ نے بڑی ترقی کرلی ہے ۔ زراعتین ملین اورآبپاشی اورکہاد ڈالنے کے نئے طریقے جاری ہوگئے ہین ایسی ایسی مشینین نکل آئی ہین کہ ہاتھ لگانے کی ضرورت نہین اگر بفرض " ضرورت ہی پڑ جائے ۔ توگدھے گہوڑے خچر ین اس دنیامین کافی ہین اورنہین توشودر ہی سہی بہرحال اُنکی پرستی کا منشا ضروری ملوم ہوتا ہے۔

خیر۔ اگر ہمارے آریہ بہائی اس بات پرراضی نہون یعنے بُت پرستی ان سے نہین چھوٹ سکتی اوراب وہ اس حیوان کے ایسے دلدادہ ہوگئے ہین اوراس کی محبت نے انہین ایسا اندہا اوراصم کردیا ہے کہ وہ کسی ناصح کی نصیحت کونہین سن سکتو اور ہرطرح سے اس کی رکھشا اور کثرت کے حامی ہین اوریہ ان کی زندگی کا عین مقصد ہے کہ اس جانور کی جس طرح ہو خدمت ہو جائے تواس کے لئے ہی مجھے ایک راہ سوجھی ہے ممکن ہے کہ یہی راہ مفیدمطلب ہو۔ ہمارے آریہ بہائی اس کو ٹھنڈے دل سے سوچین اورغورکرین اگر مفید مطلب ہو تو اس طریق کو اختیار کرین پہران کوکسی امیر افغانستان کی بھی بے جا خوشامد اور تعریف نہ کرنی پڑے کیونکہ دل سے تو وہ اس کے کیا تمام مسلمانون کے خون کے پیاسے ہورہے ہین اورنہ ہی انکو میونسپل گزٹ اوردوسرے ہندو اورمسلمان اخبارون مین نظمین گھوڑے کے فوائد ین لکھوا کر شائع کرنی پڑین اورنہ ہی کسی مسلمان صوفی کا بوسیدہ قول ڈھونڈ کر نکالنا پڑے تاکہ کسی طرح مسلمانون کی آنکھون مین مٹی ڈالین ۔ کیونکہ جس طرح آپکے دلون مین [illegible] گھر گیا ہے اور یہی عقیدہ راسخ ہوگیا ہے کہ اس کی [illegible] رکھیا ہونی چاہیئے اسی طرح مسلمانون کے دلن [illegible] بدقسمتی سے یا خوش قسمتی سے یہ عقیدہ گھر کرگیا ہے کہ اس کا مارنا ثواب ہے اور دنیا کے جہان اوربُت توڑے جاتے ہین وہان یہ بھی ایک بُت ہے جس کا توڑنا لازمی ولابدی ہے کیونکہ قرآن شریف مین صاف حکم موجود ہے ۔ فذبحوا البقرۃ ۔ یعنے گائے کو ذبح کرو پھراس قول کے ہوتے ہو۔ [illegible] مسلمان کسی ایرے غیرے نتھوخیرے کی بات کوکب مانیگا [illegible] یہ ہے کہ دنیامین زنا کی کثرۃ ہونی چاہیئے کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ گائے اصل مین ایک ہتھنی تھی۔ وہ زنا کی مرتکب ہوئی پرمیشر صاحب تاڑ مین لگے ہوئی تھے جھٹ گائے بنا کر جنگل مین گھسیٹر دیا یعنے جب وہ مرگئی تو دوسرا قالب جو اس نے اختیار کیا وہ گائے کا تہا اب ہمارے ہموطن بہائیو [illegible] چاہیئے اور ہماری ان سے پر امید تھا ہی کہ وہ ضرور اس مفید کام مین حصہ لین گے ۔ بس بر رسولان بلاغ باشد وبس

ماسٹر محمد الدین بی اے (علیگ)

عیدالفطر

بخدمت جملہ احباب احمدی وسکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

عیدالفطر کی تقریب قریب آرہی ہے اس موقعہ پر احباب محض للہ ایک روپیہ فی کس کے حساب چندہ عیدفنڈ مین دیا کرتے ہین چونکہ طبائع مختلف ہوتی ہین بعض توخودہی بلامطالبہ ادا کرتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ جب تک ان سے کوئی مطالبہ نہ کرے تب تک ادا نہین کرتے ۔ حالانکہ وہ خدا کے راہ مین خرچ کرنے کو طیار ہوتے ہین بعض کو کوئی توجہ دلانے والا چاہیئے اس واسطے تمام احباب کو اورخصوصاً سکرٹری صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آپ عیدفنڈ اور صدقہ فطر کی وصولی کا انتظام پہلے ہی سے کر چھوڑین تا وقت پرکوئی دقت نہ ہو بلکہ بہتر ہو کہ چندہ عید فنڈ کی وصولی کا پہلے ہی سے تدارک کرین ۔ ہمت والے احباب خود عطا فرماکر اور دوسرون سے وصول کرکے دُہرا ثواب حاصل کرین اوراپنے بہائیون کو ثواب مین حصہ لینے کے لئے موقعہ دین ۔ اگر ایسے موقعہ پرسعی سے کام لیا جاوے تو فنڈ کو بہت امداد پہونچ جاتی ہے اوراگر لاپرواہی سے کام لیا جاوے تو بڑا نقصان ہوتا ہے جس کو منتظم لوگ خوب محسوس کرسکتے ہین ۔ ذیمقدرت احباب ایک روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ عیدفنڈ اور دوسرون سے صدقہ فطر وصول کیا جاوے خدا تعالیٰ آپ لوگون کے دلون مین سلسلہ کی ضروریات اوراس کی امداد کے لئے ابھار کرے کہ آپ مقدور سے بڑھکر کوشش کرین ۔ آمین ۔ محمد علی سکرٹری ۔ ۲۷ ۔ ستمبر ۱۹۰۹ء

میان مسافر بائین ہمین ہمارے [illegible] ہاتھ

(ماسٹر عبدالرحیم نیر)

میان مسافر لالہ پرکاش لکھتے ہین کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے ’’کھیتیان جلا دو ۔ مویشی ذبح کردو ۔ درخت کاٹ ڈالو‘‘ ہم جانتے ہین کہ بعض آریون کی گھٹی مین جھوٹ ہے اور ہمین معلوم ہے کہ جھوٹ انہین شیر مادر کی طرح حلال ہے اوران کی یہ چالاکیان محض اپنی پردہ پوشی کے لئے ہین ۔ جس قوم کو صاف حکم ہو کہ [1] نیک کو بھی نہ چھوڑو ۔ (۲) زندہ جلا دو ۔ (۳) چارہ و خوراک جلا دو (۴) لوٹ لو ۔ اسے کیا حق پہونچتا ہے کہ وہ اسلام جیسے مقدس مذہب پر حملہ کرے دیکھو میان مسافر ہمارے پیارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہین ۔’’ مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ متقی بنو .... غدر نہ کرو ۔ حد سے مت بڑھو ۔ بچے بوڑھے عورت کو قتل مت کرو ۔ عبادت گاہون مین بیٹھے ہوؤن کو مت ستاؤ ۔ کھجور مت پھیرو ۔ میوہ دار درخت مت کاٹو ۔ بستیان مت ویران کرو ۔ مواہب لدنیہ ۳۲۲

پھر دیکھو زید بن حارث موتہ کی طرف جاتے ہین اورآپ کی فوج کو ارشاد ہوتا ہے ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اپنی تکالیف کا بدلہ لیتے وقت بے گناہ خانہ نشینون کو مت ایذا دو کمزور عورتون کی حفاظت کرو ۔ بچے اور بیمار کو دکھ نہ دو ۔ گھربار کے گرانے سے اعراض کرو ۔ جس چیز پرکسی قوم کی روزی کا مدار ہو اسے ہرگز تباہ مت کرو ۔ (آریو شرم کرو) میوہ دار درختون کو مت کاٹو اور کھجور کے نزدیک مت جاؤ ۔ ابن اسحق صحیح التاریخ ۔ ذکر سریہ ذات السلاسل ۔ ہندوستان ریویو ماہ ۔ اگست ۱۹۰۹ء ۔ ملخ ہسٹری آف محمڈنزم ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کے خلیفہ اول کیا فرماتے ہین ۔ منصف بنو ۔ وعدہ شکنی ہرگز نہ کرو ۔ کسی کو پاؤن کے نیچے مت روندو ۔ بچون ۔ بوڑہون ۔ عورتون کو مت قتل کرو ۔ کھجور کے درخت کو مت چھیڑو ۔ اور نہ اسے جلاؤ ۔ میوہ دار درخت مت کاٹو ۔ بھیڑون یا مویشی کے گلون یا اونٹون کو مت ذبح کرو ۔ (دیانند یو شرم) آرنلڈس پریچنگ آف اسلام صفحہ ۵ ۔ پھر دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے ۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ۔ پ بقرہ ۔ لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہین ۔ اور زیادتی مت کرو ۔ کوئی دیانندی اس کے ہم مطلب [illegible] منتر دکھا سکتا ہے ؟ ایک بار اور شرم [illegible] مضمون کی ایک سوآئت دکھا سکتے ہین ۔

دیکھو سام وید ۳ پرپاٹھک ۲ یجروید باب ۱۳ منتر ۱۱ و ۱۲ [illegible] ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۴ ۔ رگوید ۲ ۔ ۸ ۔ ۳ ۔ ۵

آریون کی جوتی اونہی کا سر

پرکاش لکھتا ہے کہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج نے ہتک عزت کی نالش دہرمپال پر کردی ہے ۔ مقدمہ منشی مجسٹریٹ صاحب کی عدالت مین ہے ایک پیشی ہوچکی ہے ۔ ۴ ۔ اکتوبر آئندہ تاریخ ہے ۔ مدعی وہی ڈاکٹر ہے جس نے ہمین گھر بلاکر گالیان دی تہین اور مدعا علیہ وہ دیوسماج کا عبدالغفور اور آریہ سماج کا دہرم پال ’’ہے جسکی بابت پرکاش لکھتا تہا ۔ کہ جب یہ شخص آریہ سماج مین آیا تو مقروض تہا اب مالا مال ہوگیا ...... جیسے آریہ سماج نے دودھ پلایا اس نے سانپ بن کر ڈسا .... جیسے پتر سمجھ کر پیار کیا اس نے پتا کی گردن پر چھری چلائی .... غرض آریہ سماج کا جوتہ آریہ سماج کا سر‘‘ مگر ہم کہین گے یہ سر بہت ہی مضبوط ہے اسے کسی زبردست ہاتھ کی ضرورت ہے جو خواہ آسمانی خواہ زمینی فیصلہ کے رنگ مین ہو بہرحال دیکھین کیا نتیجہ ہوتا ہے ۔

آریون کی گھٹی مین جھوٹ

آریہ سماج کا بانی تو ہرطرح اول نمبر ہے اس نے محمود سے جیپال پرحملہ کرایا ۔ ملاؤ بھی

سے قرآن لکھوایا اس کی بدقسمتی سے نہ یہ اور نہ وہ سچ ہوا لیکھرام نے
نوعیہ تابعین کا بچا کھچا کھانے مین حرام وضلال یعنی راستی ناراستی کی
تمیز ہی نہین کی۔ پھر دیوسماجی آریہ سے بقول ماسٹر لچھمن داس ٹانم گری
دستیارتھ پرکاش؛ تحقیقات کی اور جو لکھا ہے کہ میرے مینر پر تمام
مذاہب کی کتابین پڑی ہین بالکل جھوٹ تھا اور بیچے قبول پنڈت رو
جیون دت ایک معزز ممبر سماج کی پترگیا کے لیے جھوٹ بولنے
کو بھی تیار ہین۔ سماجیو اخوب یاد رکھو۔ ع

سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہین۔

انتی مسلم لیگ

کیا میری مراد ہند و سبھا سے ہے کیا دیانند کالج یا گروکل مین کوئی خفیہ سوسائیٹی ہے؟ نہین
نہین۔ اس سے میری مراد بھارت شدھی سبھا ہے جس کے پریزیڈنٹ
ہز ہائینس راناصاحب دھامی تھے اور سکرٹری وہی بھرا ئج کا جھگڑا
بدزبان پنڈت بھوجدت اور معاونین سبا ہو ثیانجی جیسے مالدار
اور بابو دیپ نرائن جیسے متمول بیرسٹر جو ایسے موٹر کارین چڑھا کر
اسلام اور مسلمانون کو گالیان دلاتے پھرتے ہین جس سبھا کا سکرٹری
بھوجدت جیسا منہ پھٹ اسلام کا دشمن بدزبان آریہ ہو اسکے
پریزیڈنٹ اور عہدہ دارون پر کیا اثر ہو گا اور ہز ہائینس اپنی مسلمان
رعایا کو کس نظر سے دیکھتے ہون گے۔ اگرچہ ہز ہائینس نے اپنے عہد
سے استعفا دیدیا ہے تاہم یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ
آریون کی اس شوخی اور بدزبانی کی تہ مین بڑی بڑی طاقتین کام
کر رہی ہین۔ (عبدالرحیم نیّر)

قول صریح در وفات مسیح

۷۶ ۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ مین ہے
وصوروفیہ تیلک الصور اولئک
شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ ۔ وتصویرے کردند دران
مسجد صورتھائے مردہ آنجماعت بدترین آفریدہا اند نزد خدا روز
قیامت (تیسیر القاری) ظاہرا مراد صورت عیسٰی و مریم و صالح اشیان
کہ مردہ اند باشد (شیخ الاسلام)
اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نصاریٰ جو اپنے معبدمین تو
تصویرین بناتے وہ مُردہ لوگون کی ہوتی تہین۔ پھر شارح حدیث
نے جب ان فوت شدہ بزرگون کے نام لکھنے چاہے تو سب سے
پہلے حضرت عیسٰی کا نام لیا جس سے ثابت ہوا کہ وہ فوت
ہو چکے ہین۔ علاوہ ازین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
. . . . سمجھا دیا کہ یہی وہ قوم
ہے۔ کہ جس کے شر اور فتنے کا قرآن شریف کے اول اور آخر
آیتہ ولا الضالین اور من شر ما خلق مین ذکر ہے۔ مگر افسوس
ہمارے بھائیون نے رب الفلق کے اشارہ کو نہ سمجھا اور

باوجود روشنی کے دجالی فتنہ کے تاریک گڑھے مین گر رہے
ہین حدیث کے اس مختصر جملہ نے وفات مسیح اور شر دجال کو
ظاہر کر دیا۔ کیا ہی بہتر ہو اگر کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھادے

نبی

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہنے سے ناراض ہوتے ہین۔ وہ حدیث ذیل پر غور کرین۔
لعنت اللہ علی الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور
انبیائھم مساجد۔ (بخاری) یہان اس مشکل کے پیش آنے
سے کہ نصاریٰ کا تو بجز حضرت عیسیٰ کے کوئی نبی نہین اور انکی قبر کسی
ہمارے علماء نے حدیث لیس بینی و بینہ نبی (یعنے میرے
اور عیسٰے کے درمیان کوئی نبی نہین) کی پرواہ نہین کی اور تبعان
عیسٰے کو نبی مان لیا اور اس طرح حضرت عیسیٰ کو دفن ہونے سے
بچایا لیکن جس شخص کو خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
نبی اللہ فرمایا اگر اس کو نبی کہا جاوے تو جھٹ ان لوگون
کو حدیث لانبی بعدی یاد آ جاتی ہے کیا خوب انصاف ہے۔

یاجوج ماجوج کے کان اور ہمارے مسلمان

بعض مسلمان ہم احمدیون کو اس وجہ سے بھی کافر جانتے ہین کہ ہم کیون انکی طرح یاجوج ماجوج کے لمبے کان
اور قد وغیرہ نہین مانتے سو مین ایسے لوگون کی خدمت مین لو
شرح بخاری سے چند سطور پیش کر کے عرض کرتا ہون وہ براہ مہربانی
ان کو پڑھکر ہمین جواب دین کہ جن علمائے اسلام کے نزدیک
مدت سے یاجوج ماجوج کا خروج ہو چکا اور جو تمہاری طرح لمبے کانون
کے منتظر نہین رہے ان کے اسلام کا کیا حال ہے شیخ الاسلام
شرح بخاری مین زیر حدیث فتح الیوم من ردم یاجوج ماجوج
کے لکھا ہے:" وبعضے گفتہ اند کہ این اشارت است بخروج
اتراک چنگیزیہ کہ برآمدند وہلاک کردند عالمے را و واقعہ شدہ بر
دست ایشان بہ بغداد وغیرہ بلاد آنچہ واقعہ شد" ہم حیران ہین
کہ ہمارے مخالف علماء کس منہ سے یہ دعوے کرتے ہین کہ
مسیح ابن مریم اور الدجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ کا نقشہ جو
ذہن مین جمائے بیٹھے ہین وہی سب کا سب بعینہ تمام پہلی
کتابون مین موجود ہے کیا اتراک چنگیزیہ کے کان لمبے تہے
کیا اس وقت مسیح ابن مریم آسمان سے اُترا تھا راجاع کے
مدعیو کچھ تو غور کرو۔

بتاؤ کون کافر ہے

آجکل احمدیون اور غیر احمدیون مین دجالی بارش کا بھی تنازعہ ہے غیر احمدی دجال
کے مینہ برسانے کے قائل ہین اور احمدیون کو اپنے عقیدہ کے
برخلاف پاکر فوراً کافر کہدیتے ہین۔ قرآن شریف چونکہ ان کے
اس عقیدہ کا سخت مخالف ہے اس لئے اس کی طرف توجہ
نہین کرتے ہان عوام کالانعام کے آگے حدیث کا ذکر چھیڑ
بیٹھتے ہین لہذا ہم بارش کے متعلق بخاری سے ایک حدیث پیش
کرتے ہین تاکہ ہمارے مکفرین کو اپنے ایمان کی حقیقت معلوم
ہو بخاری کتاب الاذان مین ہے۔ قال اصبح من عبادی مومن
بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمۃ فذالک
مومن بی وکافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا
وکذا فذلک کافر بی ومومن بالکواکب۔ مطلب حدیث
ظاہر ہے کہ بارش کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا کفر ہے پس بتاؤ
دجالی بارش کے قائل اور اس کو مینہ پر قادر سمجھنے والے حدیث
کی رو سے مومن ہین یا کافر۔

تھک گئے ہم تو انہین باتونکو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتون کا تیر چلایا ہم نے

رسالہ ریویو مین اس امر کی بحث کہ مسیح کو
مہدی بھی کہا گیا بخوبی ہو چکی ہے اور ہماری طرف کئی دفعہ حدیث
ابن ماجہ "لا مہدی الا عیسےٰ" اور حدیث طبرانی "ثم ینزل عیسٰی
بن مریم اماماً مہدیاً حکماً عدلاً" مخالفین کے سامنے پیش
کی گئی اور ہر طرح سمجھایا گیا کہ اے بھائیو! دجال کے ساتھ جو مسیح
مقابلہ کریگا وہ وہی مہدی ہے جسکی نسبت تمہارا عقیدہ ہے
کہ وہ اسی اُمت سے ظاہر ہوگا اور اس کے ثبوت مین ہم نے
آیات قرآنی اور احادیث ربانی کے علاوہ بعض بزرگون کا
قول بھی پڑھ کر سنائے۔ چنانچہ یہ شعر ؎

درسن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
ازپئے مہدی و دجال نشان خواہد شد

تو ایسا مشہور ہے کہ [illegible] ہے جیسا
اس شعر مین دجال کے مقابل مسیح [illegible] کہا ہے جس مین
یہ اشارہ ہے کہ مسیح اور مہدی دونون ایک ہی ہین۔ مگر افسوس
باوجود اس قدر سمجھانے کے ہمارے مخالفین نے ضد کو نہین
چھوڑا کوئی نہ کوئی بے ہودہ عذر پیش کر دیتے ہین اب مین
دیوان حافظ سے ایک شعر ان صوفیون کی خاطر جو ابھی تک
اس سلسلہ مین ہمارے سخت مخالف ہین اس غرض سے لکھتا
ہون کہ وہ اس پر غور کرین۔ شعر

کجاست صوفی دجال چشم ملحد شکل
بگو بسوز کہ مہدی دین پناہ رسید

شعر بالا کی طرح حافظ علیہ الرحمتہ نے بھی اس شعر مین دجال
کے مقابل مہدی لکھ کر ہمارے مہدی کے منکرون کو
جلا دیا۔

کرم داد از دوالمیال ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی عہ
(بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)

چہ گویم باتو گرآئی بحاور قادیان میں | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا میں شفا میں غرض دار الامان

جلد ۹ | مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ... ۱۹۰۹ء مطابق ۲۰ کاتک ۱۹۶۶ | نمبر ۱

ضمیمہ درس قرآن شریف

کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

مژدہ

درثمین حصہ دوم

تمام وہ اردو فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں درثمین حصہ دوم میں چھپ گئی ہیں ۔ چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ بہت تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پانچ نسخوں کے اکٹھے خریدار کو محصولڈاک معاف ہوگا لیکن فیس موازی ار بذمہ خریدار ہوگی ۔

براہین احمدیہ صرف دو روپے میں

مکمل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہیں تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہیں جو کہ عارفی نسخہ کے حساب بکتے جاتے ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار مجلد کی قیمت عہ ہے مگر مجلد کے نسخے بہت ہی کم ہیں درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آوے یا کم از کم عہ کے ٹکٹ تو بہت ہی بہتر ورنہ وی پی نہ ہوگا جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں سو مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ان کے واسطے ایک نسخہ بہ امانت الگ رکھدیا جاویگا اور کسی کے ہاتھ دستی ارسال کیا جاویگا ۔ درخواستیں جلد آویں ۔

مینیجر اخبار بدر ۔ قادیان

خطبہ جمعہ

۲۹ ۔ اکتوبر کو جمعہ کا خطبہ حضرت المومنین نے

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - فرمایا کہ ان چار آیتوں میں جو پہلی آیت ہے اس میں ایک غلطی کی اصلاح ہے جو نہ صرف چھوٹوں میں پائی جاتی ہے بلکہ بڑوں میں بھی ۔ اور وہ یہ ہے کہ مستحق کرامت گناہگار انند کا مصرعہ زبان پر رہتا ہے جس نے بہت لوگوں کو بیباکی کا سبق دیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اولٰئک یرجون رحمۃ اللہ رحمت الٰہی کے مستحق تو وہ لوگ ہیں ۔ جن میں یہ اوصاف ہوں اول ایمان باللہ یعنی یہ یقین ہو کہ تمام خوبیوں سے موصوف اور تمام نقصوں سے منزہ ذات اللہ کی ہے پھر ملائکہ پر ایمان ہو یعنے ان کی تحریک پر عمل کیا جاوے ۔ پھر کتب اللہ پر ایمان ہو تینوں پیا ایمان ہو یوم آخرۃ پر ایمان ہو صرف عذاب القبر حق ہی نہ کہے بلکہ رحمت القبر حق ہی تقدیر (یعنے ہر چیز کے اندازے اللہ تعالیٰ نے بنا رکھے ہیں) پر ایمان ہو پھر اس ایمان کے مطابق عملدرآمد بھی ہو عیسائیوں نے دہوکہ دیا ہے اور وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ نجات فضل سے یا عمل سے یا ایمان سے ہمارا جواب یہ ہے کہ نجات فضل سے ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے ۔ احلنا دار المقامۃ من فضلہ ۔ مگر اس فضل کا جاذب ایمان ہے اور جیسا کسی کا ایمان مضبوط ہے اسکے مطابق اس کے عمل ہوتے ہیں اسی واسطے یہاں آمنوا کا ذکر فرمادیا کیونکہ اعمال ایمان کے ساتھ لازم ملزوم ہیں ۔ چنانچہ اس ایمان کا ایک نشان ظاہر کیا ہے کہ تمام مقدمات کی بنا ر تو ذہن سے ہے مگر جب انسان ایمان میں کامل ہوجاتا ہے تو وہ پھر

خدا کے لئے اس زمین کو بھی چھوڑ دیتا ہے یعنی ہجرت کیونکہ کسی چیز کو اللہ کے لئے چھوڑ دینا بہت بڑا عمل صالح ہے پھر فرمایا ۔ ایمان کا مقتضیٰ اس سے بھی بڑھ کر ہے وہ کیا ۔ جاھد وا فی سبیل اللہ ۔ یعنی اس کا مال اس کی رات اس کا علم اس کا فہم اس کی محبت اس کی عداوت اسکا سونا اور اس کا جاگنا غرض کردار ۔ گفتار ۔ رفتار سب کے سارے اس کوشش میں ہوں کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے ۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ قدوس ہے اسکا مقرب نہیں بن سکتا مگر وہی جو پاک ہو انسان بے شک کمزور ہے اللہ وہ غلطیوں کو بخشنے والا ہے ۔ مگر اپنی طرف سے کوشش ضروری ہے مومن میں استقلال و ہمت ضروری ہے یہ غلط خیال ہے کہ جبتک بنے اس وقت مقابلہ کیا جب ان کا جتھا ہوگیا حضرت نوح کے جتھے کا کیا حال تھا ما امن معہ الا قلیل ۔ جب آپ کو مقابلہ کی ضرورت پڑی تو ایک جملے سے وہ کام لیا جو کل دنیا کی فوج نہیں کرسکتی یعنی لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ۔ حضرت موسیٰ کیسی حالت میں تھے فرعون نے کہا وھو مھین ولا یکاد یبین ۔ ان کی تمام قوم غلام تھی مگر ایک آواز سے سب کام کروالیا ۔ واشدد علیٰ قلوبھم فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم ۔ نبیوں کو خدا کے پاک لوگوں کو جتھوں کی کیا پرواہ ہے ۔ انبیا کے نزدیک ایسا خیال شرک ہے ۔ میں تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں تم یوں سمجھو کہ دعاؤں کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور یہی دعائیں تمہارے سب کام سنواریگی ۔

(بدر پریس قادیان پسران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پبلشرز و پرنٹرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ غلام محمد حسین احمدی)

لا تکونوا کالذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا

حقیقت مذہب شیعہ

اکثر علمائے شیعہ جب وعظ کرنے کو منبر پر جلوہ گری کرتے ہیں تو اہل مجلس کے سامنے یہ حدیث پڑھتے ہیں۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستفرق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ الناجیۃ منہا واحدۃ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جاویں گے اور ناجی ان سب میں ایک ہی فرقہ ہے اور بڑے وثوق سے حاضرین کو یقین دلاتے ہیں کہ ناجی فرقہ سے مراد فرقہ شیعہ ہی ہے اور باقی سب گمراہ ہیں حالانکہ مختلف کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ خود شیعوں کے اندر اس قدر اختلاف ہے کہ ایک فرقہ کے تقریباً ۲۰ فرقے ہو گئے ہیں۔ جسکو تفصیل دیکھنا منظور ہو وہ کتاب ملل والنحل شہرستانی میں ملاحظہ کرے اسی طرح جلد اول تفسیر کبیر امام رازی علیہ الرحمۃ و دیباچہ تاریخ ابن خلدون میں بھی ان کا تفصیل ہے۔ لیکن راقم کو پوری تسلی اس وقت تک نہیں ہوئی۔ جب تک کہ خود علمائے شیعہ کی کتابوں سے اس کی تصدیق نہ کر لی جیسا کہ آگے ذکر کیا جاویگا۔ ہمارے ملک میں جو لوگ شیعہ کہلاتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ہم شیعہ اثنا عشریہ ہیں گو ان کے تمام عملدرآمد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوسرے فرقوں کے بھی بہت سے عقائد اپنے اندر رکھتے ہیں جیسا کہ وہ اپنے کو امامیہ بھی کہتے ہیں کبھی فخریہ جعفری بھی کہلاتے ہیں کبھی شب معراج کی حقیقت معلوم کر کے کہ پردے کے اندر سے علی پردے کے باہر تھے نبی سے خالی شیعہ بن جاتے ہیں کبھی نصاریٰ کی طرح جام محبت علی سے سرشار ہو کر نصیریہ بن کر نام خدا خدا کا بھی ہم نام ہے علی بول اٹھتے ہیں علاوہ اس کے آجکل تو شیعہ مذہب کا دار و مدار صرف مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری پہ آگر رہ گیا ہے۔ محرم کا چاند چڑھا اور امام باڑے دس بارہ روز کے واسطے آباد ہو گئے۔ ادھر ادھر سے دو چار سوز خوان جمع ہو گئے۔ جھوٹی سچی روایات مصائب کربلا سنا کر بیچارے سادہ لوح مومنین کو رلا کر ان کے سارے برس کا اندوختہ نذروں نیازوں میں برباد کر کے رفو چکر ہو گئے۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ حالانکہ اثنا عشریہ کا پہلا فرض یہ تھا کہ وہ اپنے بارہویں امام غائب کا سراغ کہیں سے نکالکر مخالفین پر حجت ختم کرتے۔ افسوس ہے کہ جس امام کو سلطان زمان اور صاحب العصر اور امام قائم کہا جاتا ہے اور جو نصف تیسری صدی ہجری سے لے کر اب تک اپنے فرض منصبی سے غافل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بے پرواہ۔ خدا جانے کون سی غار میں یا کون سے پہاڑ کی کھوہ میں بنی امیہ اور بنی عباس کی سلطنت و غلبہ کے خوف سے دبکا بیٹھا ہے مخلہ میں شیعہ اثنا عشریہ اس کو جا کر یقین نہیں دلا سکتے کہ حضور قبلہ عالم بنی امیہ اور بنی عباس کی سلطنت کا صدیوں سے خاتمہ ہو چکا ہے۔ اگر بغداد اور دمشق کی سرزمین سے آپ کو پھر بھی وحشت ہوتی ہے تو آئیے ہند و پنجاب میں تشریف لے آئیے جہاں دو کروڑ جان نثار شیعہ آپ کی حفاظت و حمایت کرنے کو تیار ہیں اور جہاں پہ آپ کی والدہ ماجدہ نرجس خاتون کی ہمقوم ملت یعنے نصاریٰ برسر حکومت ہیں وہ ہر طرح سے آپکی سرپرستی کرے گی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا لحاظ کر کے کسی طرح کی بھی آپکے حق میں اذیت و تکلیف گوارا نہ رکھے گی لیکن اتنی دربدری اور جہاں گردی اور مصارف کون اپنے ذمہ لیتا۔ اول تو امام غائب کی حضوری کا حاصل کرنا مشکل اور اگر کہیں کوہ و بیابان کی خاک چھانتے چھانتے آپکے مڈبھیڑ ہو بھی جاتی تو وہ التقیۃ دینی و دین آبائی یعنے میرا دین تقیہ ہے اور یہی میرے باپ دادوں کا دین۔ کا مقول عذر پیش کر دیتے تو ناحق کی خفت ہی ہوتی تہی اور کیا ہوتا اسی واسطے حامیان دین نے امام العصر کا کچھ پتہ و نشان ہی نہیں قائم کیا۔ پہلی صدیوں میں تو ان کا پتہ و نشان شیعوں کی کتابوں میں صاف اور قریب الفہم اور مشہور مقامات میں مندرج ہے لیکن آجکل کے مجتہدین نے ان کا مقر یا مفر تقریباً ربع مسکون سے باہر بتلایا ہے یعنے خشکی اور خشکی کے رہنے والوں انسانوں سے نکال کر ان کو خواجہ خضر کی طرح پانی اور تری میں مجتہدین اور مینڈکوں کا امام بنایا ہے کیوں نہ ہو آخر وہ بھی تو خدا کی مخلوق ہیں ان کی ہدایت نوع انسان کی ہدایت سے زیادہ ضروری شاید اس واسطے گردانی گئی ہو کہ خروج کے وقت شیعہ تو کوفیوں کی طرح بے وفائی کریں۔ آخر مہدی کی افواج قاہرہ یہی کام دیں گے۔

چنانچہ کتاب تحفۃ العوام میں جو روزمرہ کے اعمال و عبارات کی کتاب ہے۔ اس میں ایک دعائے عریضہ مندرج ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ یہ دعا لکھ کر بند کر کے مہر کرے۔ درمیان آٹے یا پاک مٹی کے رکھدے۔ دریا یا نہر یا گہرے کنوئیں میں ڈالے کہ جناب صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچتا ہے اور وہ متکفل حاجات ہوتے ہیں اور پندرہویں شعبان کو علی الصباح دریا میں ڈالنا معمول اصحاب ہے دیکھو کتاب تحفۃ العوام حصہ دوم باب ۶ مطبوعہ نولکشور ۱۹۰۵ء

اے اثنا عشریہ شیعو! یہ ہے تمہارا بارہواں امام متکفل حاجات اور یہ ہے اس کی امامت کی کائنات کیا اس امام کی امامت کی تم تمام دنیا کو دعوت کرتے ہو اور اسی جوانمرد کی طاقت پر بھروسہ کر کے تم ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کے خواب دیکھا کرتے ہو ایک مشہور حدیث بھی تم اکثر لوگوں کو سناتے رہتے ہو کہ جس نے اپنے امام الوقت کو نہ پہنچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ہم کو تبلاؤ پہلے تم نے کس طرح اپنے زمانہ کے مزعومہ امام کو جانا اور پہچانا۔ پھر پیچھے لوگوں کو اس کی معرفت پہ بلانا ہم اس کی معرفت پہ بالکل تیار ہیں کسی گہرے کنوئیں میں سے اس کو نکالکر روئے زمین پر تو لا کھڑا کرو یا تحفۃ العوام میں سے عریضہ والی دعا لکھ کر اور ایک عریضہ اسی مضمون پر لکھ کر گہرے کنوئیں میں ڈالدو۔ دیکھیں کیا نتیجہ نکلتا ہے پھر بتلاؤ کہ سب شیعہ ناجی ہیں یا ایک تم اثنا عشریہ ہی۔ اگر تم ہی سچے شیعہ ہو۔ تمہارے امام تو ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۷ھ میں ہمیشہ کے واسطے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد تمہارا فرقہ بنا لیکن حضرت علی اور ان کے شیعہ جو تین صدیوں تک گرگٹ کی طرح کئی کئی رنگ بدلتے رہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد ہی ان میں سے امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت اور ان کے بعد دوسرے اماموں کی امامت سے وقتاً فوقتاً انکار کرتے رہے اور ان میں سے بعض خلفائے راشدین کو برا کہنے سے بہی احتراز کرتے رہے اور اہل سنت کی طرح ان سے حسن ظن رکھتے رہے جیسا کہ ہم آگے چل کر ثابت کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ حالانکہ تم نے اپنی روایات میں بارہ امام کے بعد دیگرے نام بہ نام کا اعادہ و تکرار جس زور و شور سے کیا ہوا ہے اور جس طرح ان بارہوں کی امامت منوانے پر بلا کم و کاست۔ ایڑی سے ٹخنوں تک زور لگاتے ہو وہ جاننے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ ادھر کہتے ہو کہ حضرت آدم کی پیدائش سے بھی پہلے دوازدہ امام کا نام ساق عرش پر لکھا ہوا تھا اور آدم علیہ السلام جبھی تو بہشت سے نکالے گئے تہے کہ ان کے علو مرتبت پر حسد اور رشک کیا تھا۔ ادھر رجعت کے مسئلہ میں تمہارا اعتقاد ہے کہ نہ صرف مہدی بلکہ علی سے لیکر سب کے سب امام دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اپنے اپنے ظالم اور جابر خلفائے ہمعصر کے جور و ظلم کا انتقام لیں گے اور یہ سب ائمہ کرام کی زبانی بطور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرتے ہو اب تم خود ہی انصاف کرو اگر یہ سچ مچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی حدیثیں ہوتیں جنمیں یہاں تک تصریح ہے کہ حسین کے بعد نو اور امام ہیں اور نواں امام مہدی ہے اور پھر یوں کہ جو بارہوں میں سے ایک کا منکر ہے وہ سب کا منکر پھر علی الخصوص مہدی کی احادیث جن کو متواتر کہا جاتا ہے اور جس کے خروج کو بلکہ آیات کلام مجید سے ثابت کیا جاتا ہے دیکھو حائری کی مایہ ناز کتاب غایت المقصود۔ صدر اول کے شیعان علی ان سب احادیث و آیات سے کیا ایسے بے خبر اور کودن رہے کہ نہ صرف مہدی بلکہ اس کے باپ دادوں تک کا انکار کرتے رہے۔ بس ایک عقلمند یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہے کہ تم اثنا عشری بھی توہمات اور ظن کی پیروی کر رہے ہو تمہارے امام مزعومہ کے بطلان پر کیا یہ کافی دلیل نہیں ہے کہ تین سو برس سے پہلے کی کسی کتاب میں تمہارے ان ائمہ کا ذکر نہیں ہے۔ اس کے بعد سے لے کر آجتک کہ ۱۳۲۷ھ ہے [illegible] تمہاری کوئی بات بہی پایہ ثبوت کو پہنچنی مشکل ہے [illegible] درست اور فرمودہ رسول و علی مرتضیٰ کے منہ سے نکلی ہوئی ہوتیں تو کیوں شیعان علی حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد [illegible] امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت سے برگشتہ ہو کر محمد بن علی شہیر بہ حنفیہ کو امام بناتے اور انہی کو مہدی آخر الزمان مانتے۔ یہ تو پہلی نظیر ہے۔ اسی طرح پھر

امام زین العابدین کے بیٹے زید نے اپنے بھائی امام محمد باقر کی امامت سے انکار کیا ہے اور ہزارہا شیعیان کوفہ زیدیہ بن گئے۔ دیکھو اثنا عشریہ شیعہ کہلا کر تم نے صدر اول کے شیعوں کو بھی بدنام کیا۔ اچھے وارث ہوئے ہو۔

لیکن دیکھو الحمد للہ اہل سنت والجماعت کو ان مشکلات کا سامنا نہیں ہے ان کے ہاں امامت محدود و مخصوص نہیں ہے بلکہ ان کے ہاں ہر صدی کے آخر پر ایک مجدد دین کی بعثت کی بشارت ہے اور یہ قرین عقل بھی ہے۔ مشاہدہ بھی ۱۳ سو برس سے ہوتا آیا ہے اور انشاء اللہ اسی طرح قیامت تک ہوتا جائیگا اور کبھی ان کو امام وقت کی تلاش میں کنوئیں جھانکنے نہ پڑیں گے بلکہ امام وقت خود مؤید من اللہ ہو کر مخلوق خدا کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر کے اپنے وجود بابرکت، اثمود کو اپنی مبارک تعلیم اور روحانی کشش سے آفتاب کی طرح جلوہ نما کرتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں اس چودہویں صدی کے راس پر حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ بتائید الٰہی مبعوث ہوئے اور ۲۲ برس تک بڑے زور شور سے تبلیغ فرماتے رہے اور تمام روئے زمین میں اپنا مشن ظاہر کر کے ہزاراں ہزار بندگان خدا کو سچے اسلام کا نورانی چہرہ دکھلا گئے۔ اس وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اصل امامیہ اہل سنت ہیں کیونکہ وہ بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آج تک ہمیشہ ہر زمانہ میں ایک نہ ایک امام کے معتقد ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے برخلاف اثنا عشریہ کے کہ امامت کو بارہ پر محدود و مخصوص کر دیا ہے اور آخری امام کو برائے نام زندہ رکھنے کے لئے گھر کے کنوؤں میں بٹھا رکھا ہے اب مزید طوالت کو چھوڑ کر راقم آثم نفس مضمون کی طرف رجوع کرتا ہے۔

تعریف شیعہ۔ شیعہ کی تعریف۔ آج سے پیشتر ۳۰۰ برس کا ایک شیعہ متکلم یوں تحریر کرتا ہے۔ "اما شیعہ کسے است کہ خلیفہ بحق بعد از پیغمبر صلوات اللہ علیہ۔ امیر المؤمنین علیہ السلام داند و سنی کسے است کہ ابوبکر را داند و امامیہ اثنا عشریہ از شیعہ ایدہم اللہ تعالیٰ جمیع اند کہ قائل بہ دوازدہ امام اند" دیکھو مجالس المؤمنین صفحہ یعنے شیعہ وہ ہے جو حضرت علی کو بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بحق جانے اور سنی وہ جو ابوبکر کو جانے اور امامیہ اثنا عشریہ شیعوں میں سے وہ ہیں جو بارہ اماموں کے قائل ہیں۔ اسی کتاب میں شیخ امیر رکن الدین جو ساتویں صدی ہجری میں ہوئے اور جن کو مؤلف کتاب سلطان التابعین کر کے لکھتا ہے۔ غیر سے مہدی کے وجود کے منکر تھے۔ فاضل مؤلف ان کی طرف سے جوابدہی کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ کیا ہوا جو وہ محمد بن الحسن العسکری کے وجود کے منکر تھے۔ پھر بھی وہ شیعہ تو تھے۔ چنانچہ لکھتا ہے "و بہ تقدیر تسلیم آنکہ او منکر وجود محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام بسا باشد تشیع نشیع نیست چہ بعضے از طوائف شیعہ حتی جمع از امامیہ قائل بہ دوازدہ امام کہ یکے از ایشان محمد بن الحسن العسکری است۔ نیستند۔ چہ مناط تشیع باعتقاد آن ست کہ بعد از پیغمبر خلیفہ بحق بالفصل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب است۔ چنانچہ در صدر کتاب مذکور شد" دیکھو مجالس صفحہ ۳۱ مجلس ۶۔

اب شیعہ کے چند مشہور فرقوں کی تفصیل مشہور امامیہ فلاسفر عبد الرزاق لاہجی کی کتاب گوہر مراد سے اردو میں ترجمہ کر کے لکھی جاتی ہے۔

شیعہ کے سب فرقے جناب علی کے بعد امام حسن کی امامت پر متفق ہیں اور ان کے بعد امام حسین کی امامت پر اور اسی طرح شیعہ کے نزدیک جناب علی سے نص متواتر ہے امام حسن کی امامت پر اور امام حسن سے امام حسین کی امامت پر حسین بن علی کی۔ جیسا کہ آنحضرت نے حسین کی نسبت فرمایا ہے۔ حدیث هذا امام بن امام اخو امام ابو ائمة تسعة تاسعهم قائمهم - ترجمہ - یعنے حسین امام ہے بیٹا امام کا بھائی امام کا۔ باپ نو اماموں کا جن میں سے نواں قائم ہوگا (یعنی امام مہدی) اور بعد حسین کے شیعہ مختلف ہیں بعضے قائل ہیں۔ محمد ابن علی مشہور بہ حنفیہ کی امامت کے اور ان کو کیسانیہ کہتے ہیں اور دوسرے شیعہ قائل ہیں امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت کے بعد اس کے بعضے قائل ہیں امام زین العابدین کے بیٹے زید کی امامت کے اور انکو زیدیہ کہتے ہیں حالانکہ دوسرے شیعہ ان کے دوسرے بیٹے امام محمد باقر کی امامت کے اور شیعوں میں سے جو فرقہ امام کی عصمت اور ہر زمانہ میں ایک امام معصوم کے وجود کو ضروری جانے اس کو امامیہ کہتے ہیں تو کیسانیہ اور زیدیہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے امامیہ نہیں کہیں گے بلکہ غیر امامیہ کہینگے اور امامیہ بعد امام محمد باقر کے قائل ہیں۔ امام جعفر صادق کی امامت کے اور بعد امام جعفر صادق کے اختلاف ہے بعضے وقف کرتے ہیں۔ امام جعفر پر اور بعد ان کے کسی کی امامت کے قائل نہیں ہیں اور انکو حی اور غائب مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی موعود وہی ہیں اور ان کو ناؤسیہ کہتے ہیں اور بعضے قائل ہیں جعفر بن اسمٰعیل کی امامت کے اور انکو اسمٰعلیہ کہتے ہیں۔ اور بعضے قائل ہیں علی بن جعفر کی امامت کے جن کو فطحیہ کہتے ہیں حالانکہ دوسرے قائل ہیں موسیٰ کاظم کی امامت کے۔ اور قائلین امامت موسیٰ میں بعضے وقف کرتے ہیں موسیٰ پر اور ان کے بعد تجاوز نہیں کرتے ہیں اور موسیٰ کو امام حی اور غائب اور مہدی موعود جانتے ہیں ایسے شیعوں کو واقفیہ کہتے ہیں اور دوسرے قائل ہیں علی بن موسیٰ کی امامت کے اور بعد ان کے محمد بن علی کی امامت کے (یعنی محمد عسکری) اور بعد ان کے محمد بن عسکری القائم المہدی کی امامت کے اور اس کو حی مع غائب اور مہدی موعود مانتے ہیں اور وہ بارہ اماموں کا بارہواں امام ہے ایسے شیعوں کو اثنا عشریہ کہتے ہیں۔ دیکھو گوہر مراد فصل دہم باب سوم مقالہ سوم۔

اے شیعہ اثنا عشریہ تمہارے علماء اپنی کتابوں میں سقیفہ کے دن صحابہ کے اجماع خلافت جناب صدیق رض پر اپنا سارا زور علمیت لگا کر اجماع مذکورہ کے خلاف عجیب عجیب روایات و دلائل پیش کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اپنے ائمہ کی خلافت کے متعلق جو انہوں نے اجماع تجویز کیا ہوا ہے اور جس کو وہ قطعی اور ثابت شدہ ظاہر کرتے ہیں کبھی غور نہیں کیا کہ یہ اجماع کہاں تک مجمع علیہ ہے جیسا کہ عاجز راقم نے گوہر مراد کی اصلی عبارت سے ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کیا ہے۔ صریحاً ظاہر ہوتا ہے کہ بعد امام حسین علیہ السلام کے ہر ایک امام کے متعلق شیعوں میں باہم اختلاف ہے ہر ایک فرقہ اپنے امام کو آخری امام اور حی اور غائب اور مہدی موعود مانتا ہے اور اسی طرح تم اثنا عشریہ محمد بن عسکری علیہما السلام کو مہدی موعود مانتے ہو تو ایک منصف مزاج متلاشی حق کو تعجب ہوتا ہے کہ ان میں سے کس کو سچا مہدی موعود تسلیم کیا جاوے۔ جس صورت میں کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے وقت سے مسئلہ امامت میں تمہارے ہاں اختلاف شروع ہو گیا جو تقریباً ۶۲ھ میں واقعہ ہوا اور حضرت علی کے فرزند ارجمند محمد حنیفہ امام زین العابدین کے دعویٰ امامت کو اٹھ کھڑے ہوئے اور ہزاروں شیعیان علی ان کے پیرو ہو گئے اور اسی طرح ان کے بعد زید شہید نے امام باقر کے مقابلہ میں دعویٰ امامت کیا اور پھر ہر ایک امام کے پیرو اس کو حی اور غائب اور مہدی موعود مانتے آئے۔ اور یہ اوہام اس زمانہ میں نہایت شہرت پذیر ہوتے رہے تھے تو تمہارے اعتقاد کے بموجب از روئے قرآن و احادیث تو صرف ایک مہدی موعود ہونا تھا۔ جو بارہواں امام محمد بن عسکری تھا جن کی ولادت بقول قاضی نور اللہ شوستری ۲۵۵ھ ہجری میں ہوئی۔ پھر تمہارے بزرگوں نے دوسرے فرقوں کو کیوں اپنے آخری امام اور سچے مہدی موعود کے پیدا ہو جانے پر جن کی نسبت علامہ حائری غایۃ المقصود میں ایک روایت لکھتا ہے کہ پیدا ہوتے ہی ان کو ملائکہ عرش پر اٹھا لے گئے اور دیگر بیسیوں خوارق ظاہر ہوئے جو متواتر ثابت ہیں ملزم نہ گردانا اور ان کو ان واقعات عجیبہ پر شاہد اور گواہ نہ قائم کیا۔ کیا تم لوگ اپنے مہدی کی ولادت اور غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ کا ثبوت سنی مورخین سے قطع نظر اپنے گھر کے ہی شیعہ فرقوں میں سے کسی گروہ کی کتب سے پیش کر سکتے ہو ہرگز نہیں۔

تم نے اپنی ساری عمر اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عیب جوئی اور نکتہ چینی اور مطاعن جمع کرنے پر صرف کر دی اور اپنے آپ کو خالص و مخلص مومن خیال کرتے رہے اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام سے بھی بڑھا کر کہاں سے کہاں تک پہونچا دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ تم نے اپنے عقائد کی تحقیق و تصدیق کبھی کی ہی نہیں۔ کیا ابھی

صحابۂ قرون اور واقعات کربلا پر تم نے صحابہ کی عیب شماری کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے جن کی اسلامی خدمات کا تیرہ سو برس سے چاردانگ عالم میں ڈنکا بج رہا ہے جن کی سچی جانفشانیوں کے صدقے سے حرمین شریفین کی حرمت اور احترام قائم ہے جن کی عقدہمت سے مشرق سے مغرب تک خورشید اسلام کی کرنیں جا پہنچیں جن کی بروقت مساعی جمیلہ کی برکت سے قرآن جیسی مبارک کتاب آج تک محفوظ چلی آتی ہے ایسے جان نثاران خدا و رسول کی للّٰہی خدمات کو معمولی اور خفیف خیال کر کے جن کے زندہ آثار کو نہ کوئی مٹا سکا اور نہ مٹا سکتا ہے نہ کوئی مٹا سکے گا جن ائمہ کرام کو تم حجۃ اللہ اور آیات اللہ اور مثل نصاری ازلی ابدی مانتے ہو اور ان کے فضائل بیان کر کر کے نصاری کو بھی مات کر دیتے ہو ان کی صداقت کا کوئی ثبوت بھی تمہارے ہاتھ پلے ہے؟ اور ان کے کارہائے نمایاں کی کوئی تشریح و تفصیل بھی تمہارے پاس ہے؟ بلکہ ان کے وجود کے ہست و نیست کا کوئی نشان یا ثبوت بھی بتلا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ جب صورت حال یہ ہے تو تم کو لازم ہے کہ اس سے ابد اپنے باطل اور خیالی عقائد سے توبہ کر کے اہل سنت والجماعت بھائیو کے ساتھ شیر و شکر ہو جاؤ۔ تمہارے صدیوں کے اختلاف نے وحدت اسلام کو بہت صدمہ پہنچایا ہے اس سے زیادہ خدا کیواسطے صدمہ نہ پہنچاؤ۔ نظر انصاف سے دیکھو تو ہم تم میں کوئی اصلی اختلاف نہیں ہے محض اہل غرض کی شرارت سے تم ہم سے بدگمان ہوتے رہے جس طرح مذہب اسلام کل مذاہب کا جامع اور متمم ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت کل اسلامی فرقوں کا پہلا اور آخری مذہب ہے۔

اگر اسلامی سلطنت ہوتی اسلامی مملکت ہوتی بیرونی مخالفین اسلام کے حملوں سے ہم محفوظ ہوتے تو تمہاری اور بھی ناز برداری کرتے مگر پنجاب و ہندوستان میں تو معاملہ ہی دگرگون ہو چلا ہے۔ مخالفین نہ صرف ہمارے مذہب بلکہ ہمارے مال و جان کے بھی دشمن ہو رہے ہیں پس ایسے نازک اوقات میں تمہارا پہلا فرض یہ ہے کہ صدیوں کے بغض و کینوں کو اپنے سینوں سے نکال کر اپنے برادران امت کو ساتھ سچے دل سے صلح کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ تمہارے باطل عقیدوں کا غیر معمولی طور پر قلع قمع کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ اور آخر تم کو طوعاً و کرہاً حق کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار خادم حسین احمدی بھیروی۔

پہلا سوال = لا نبی بعدی کی تشریح - دوسرا سوال ابو داؤد میں ہے لیس بینی و بینہ نبی۔ وانہ نازل - کے کیا معنے - تیسرا سوال - معراج میں آنحضرت نے حضرت عیسے سے سوال کیا تو انہوں نے کہا قیامت سے پہلے میں خود دنیا میں جاؤنگا - یہ خدا کا وعدہ میرے ساتھ ہے اس سے کیا مراد ہے۔

تین سوالوں کے جواب

"یہ مضمون علامہ نور الدین زید مجدہ کے شاگرد رشید مولوی روشن علی صاحب نے لکھا ہے۔ حافظ صاحب اپنے واجب التعظیم استاد کی طرح جو کچھ لکھتے ہیں۔ مختصر جامع اور مدلل لکھتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ تحریر موجب دلچسپی ناظرین ہوگی"۔

حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت کے اثبات کے لئے پہلے اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ آیا بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسی مدعی نبوت یا رسالت کا ہونا ممکن ہے یا نہیں۔ نبوت اور رسالت سے ہماری مراد یہ ہے کہ خدا تعالی کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی وجہ سے بطور نیابت و ظل کے عہدہ نبوت حاصل کرنا نہ یہ کہ بدون اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نئی شریعت کا رواج دینا۔

پہلے اس امر کے اثبات کے لئے سورۃ فاتحہ کی دعا ہے "(۱) اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ یہاں دو امر کا جاننا ضروری ہے ایک یہ کہ انعام کن لوگوں پر ہوا۔ دوم یہ کہ انعام کیا چیز ہے۔ انعام والے تو بنی اسرائیل ہیں۔ جن کا ذکر یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم۔ سورہ بقرہ رکوع ۵ میں ہے۔ اور انعام کی تفصیل و اذ قال موسی لقومہ یقوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ سورہ مائدہ رکوع ۴ میں ہے۔ پھر خلاصہ دعا فاتحہ کے مقصود کا یہ ہوا۔ کہ ہمیں سلطنت بخش اور ہم میں انبیاء مبعوث فرما۔ اور آیۃ دوم جس سے انبیا کا آنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ یبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔ سورہ اعراف رکوع ۴۔ یہ نہ کہا جاوے کہ مراد اس سے وہ بنی آدم ہیں جو کہ آدم کے وقت میں تھے اس سے آیت کا نسخ لازم آتا ہے اور ایسی تخصیص کے جواز سے تمام تکالیف شرعیہ کا اٹھا دینا جائز ٹھہرتا ہے کیونکہ جہاں کوئی آیت حکم کی آئی تو کہہ دیا کہ یہ مخصوص بزمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آیت ثالث جس سے کہ انبیاء کا مبعوث ہونا اس امت میں ضروری ہے۔ آیت یہ ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون اس آیت شریف کی چار غرضیں ہیں۔ (۱) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے ہوں گے (۲) یہ کہ اسی طرح پر ہوں گے جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے (۳) یہ کہ اس امت سے ہوں گے نہ باہر سے (۴) یہ کہ ان کی غرض آنے کی کیا ہوگی۔

غرض اول کے اثبات کی دلیل لفظ لیستخلفنہم ہے جو کہ فعل مضارع موکد بلام تاکید و نون تاکید ہے۔ جو کہ محل قسم میں واقع ہوا کرتا ہے یعنی اس سے وہ فعل بیان کیا جاتا ہے جس کا کرنا ایسا ضروری ہو جیسا کہ اس فعل کا کرنا ضروری ہوتا ہے جس پر کہ قسم کھائی جاوے اور اس فعل کا ظہور کیوں نہ ہو۔ جبکہ یہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے اور ان اللہ لا یخلف المیعاد سچ ہے۔ غرض دوم کا ثبوت کما استخلف الذین من قبلہم ہے۔ اس کے معنے میں اسی طرح یہ کہ جس طرح کہ خلیفہ بنایا ان کو جو امت محمدیہ سے پہلے تھے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے خلفاء سلاطین بھی تھے۔ اور انبیاء بھی تھے۔ پس انبیاء اور سلاطین کا ہونا حسب ضرورت اس امت میں بھی ضروری ہے۔ اگر اس تشبیہ پر ایمان نہ رکھا جاوے۔ تو کما استخلف الذین من قبلہم کا لفظ آیت شریف میں لغو ہو جاتا ہے جس سے کلام اللہ بری ہے۔

غرض سوم۔ کا پتہ لفظ منکم سے لگتا ہے۔ یعنے وہ خلفاء جو کہ اللہ تعالی مثل خلفاء بنی اسرائیل کے مبعوث فرمائیگا۔ وہ تم میں سے ہوں گے نہ تمہارے غیر سے۔ غرض چہارم۔ دو جملوں میں اللہ تعالی نے فرمائی ہے۔ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ یعنی ضرور ضرور پختہ کریگا اللہ تعالی غالب کریگا اور مضبوط کریگا اس دین کو جو کہ پسند فرمایا ہے امت محمدؐ کے لئے اور ضرور ضرور بدل دیگا ان کی حالت خوف کو ساتھ امن کے۔ غرضیں دو بیان فرمائی ہیں۔ ایک مضبوطی و غلبۂ دین۔ دوم۔ ازالۂ خوف۔ چونکہ خلفاء دو قسم کے ہیں۔ ایک سلاطین اور ایک انبیاء۔ اس لئے غرضیں بھی دو رکھی ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ انبیاء کا کام جو کہ خلفاء ہوتے ہیں ان کا یہی کام ہے کہ اپنے متبوع کے دین کے عقائد اور اعمال اور اخلاق کی حفاظت کریں اور ان کو مضبوط کریں اور اس پر جو حملہ مخالفین کی طرف سے ہو اس کو ہٹائیں اور سلاطین کا یہ کام ہے کہ حفاظت نفوس و اموال و اعراض کریں اسی واسطے اللہ تعالی نے دو غرضیں بیان فرمائی ہیں۔ پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے زمانے کے بعد مخالفین کا حملہ بلکہ آپ کی زندگی میں ہی جانوں۔ مالوں [illegible] پر شروع ہوا جس کو ہٹانے کے لئے اللہ تعالی نے سلطنت کا انعام امت محمدیہ پر کیا اور جس زمانہ تک اور جس قدر وہ حملہ بڑھتا گیا اسی قدر سلطنت میں ترقی ہوئی لیکن اس زمانہ میں کوئی جان و مال عزت پر حملہ نہیں کرتا بلکہ عقائد اور ...... اعمال اور اخلاق پر دھواں دھار حملے ہو رہے ہیں اس واسطے ضرورت نبوت ہے۔ جو کہ ان حملوں کو دفع کرنے کے لئے خدا تعالی کی طرف سے انعام ہو۔

اگر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے خلفاء نہ ہوں جو کہ انبیاء ہوں تو اس سے قرآن شریف کے تمام قوانین ٹوٹ جاتے ہیں جن میں کہ اللہ تعالیٰ نے انعام کے وعدے فرمائے ہیں اور نعمت کے وعدے فرمائے ہیں۔ مثلاً یوسفؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ الیاسؑ لوطؑ وغیرہ۔ جس قدر انبیاء کا ذکر قرآن شریف میں کیا گیا ہے سب کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ انا کذلک نجزی المحسنین ضرور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں نیکو کاروں کو۔ پس اگر ایک ہی ایسا وجود امت محمدیہ میں جائز نہ رکھا جاوے تو یہ قرآن شریف کا بار بار فرمانا کہ ہم یہی بدلا محسنوں کے دینے کے لئے تیار ہیں اور دیتے ہیں بالکل بے معنی ٹھہرتا ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک۔

دوسرا یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیحؑ چونکہ خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث الی بنی اسرائیل تھے وہ اس امت میں خلیفہ بن کر نہیں آسکتے۔ اول تو اس لئے کہ وہ وفات شدہ ہیں اور موتیٰ کا رجوع قیامت میں ہے۔ دوم منکم کا لفظ ان کے آنے کو رد کرتا ہے سوم کما استخلف الذین من قبلہم کا لفظ آپ کے آنے کو جائز نہیں ٹھہراتا کیونکہ ہر ایک خلیفہ محمدی شبیہ ہے خلیفہ موسوی سے۔ اور شبہ اور شبیہ میں عینیت ممنوع ہے۔ زیدٌ کالاسد۔ اسی وقت کہہ سکتے ہیں کہ زید نوع اسد سے بالکل الگ ہو ورنہ تشبیہ لغو ہے چہارم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے وہ کسی نبی کو نہیں مل سکیں (۱) یہ کہ نبی خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ پس جبکہ مسیح ابن مریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے ہیں۔ تو آپ کا بھی تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آنا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جا بجا فرمایا ہے۔ کہ رسولاً الی بنی اسرائیل۔ مثلاً لبنی اسرائیل کہ مسیح کو ہم نے بنی اسرائیل ہی کی طرف رسول بنایا ہے اور انہی کے لئے اس کو اسوہ بنایا ہے اور انہی کے لئے مقرر کیا ہے پس اگر وہ دنیا میں دوبارہ آویں یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کو توڑیں۔ یا صرف بنی اسرائیل کے لئے آویں اگر وہ بنی اسرائیل کی طرف آئے تو ہمارا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے اور اگر ہماری طرف آئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کیا رہی اور یہ قول کس طرح صحیح ہوا کہ یہ میری خصوصیت ہے کہ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا یہ شرف اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا جو کہ مجھ سے پہلے ہوئے اس قرآنی بیان کے مقابل میں مخالفین دو عذر پیش کرتے ہیں۔ اول آیت خاتم النبیینؐ۔ دوم۔ حدیث لانبی بعدی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کا استدلال صحیح نہیں کیونکہ آیت مقام مدح میں ہے اور یہ کوئی مدح نہیں کہ یوں کہا جاوے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیا ہے وہ نبوت کے درخت کا بیخ و بنیاد سے اکھڑنا ہے یا یہ کہ آپکا وجود یا بعثت ایسے ہیں کہ آئندہ کے لئے انعام نبوت سے باوجود ضرورت نبوت کے مخلوقات کو محروم کرتے ہیں آیتوں کے لفظوں کی طرف نگاہ کی جاوے تو لفظ ہے خاتمؐ۔ جس کے معنے مہر کے ہیں۔ تو خاتم النبیین کے معنے کیا ہوئے کہ مہر ہیں نبیوں کی۔ اس سے یہ کہاں پتہ لگا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پھر انہیں سے سارے نبی کیوں کر مراد ہو سکتے ہیں جبکہ نقلوں النبیین میں سب مراد نہیں۔ بلکہ مناسب مقام کے تو یہ معنے ہیں کہ آپ تمام نبیوں کی مہر ہیں۔ یعنی تمام نبیوں نے آپکی تصدیق کی ہے جیسا کہ کہا جاوے کہ یہ زمین میری جاگیر ہے اس پر بادشاہوں کی مہر ہے ان معنوں کو وضاحت کے ساتھ سورہ آل عمران میں بیان کیا ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ یعنے تمام نبیوں سے اقرار لیا گیا ہے کہ سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں۔ پس تمام نبیوں نے آپ کی نبوت کی صداقت پر مہر کی ہے اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں یا یوں کہا جاوے کہ آپ تمام نبیوں کی مہر ہیں یعنے تمام نبیوں کے مصدق ہیں جیسا کہ آیت مذکورہ میں لفظ مصدقؐ سے ظاہر ہوتا ہے اصل اس کا یہ ہے کہ لفظ خاتم کا بمعنی مصدری بطور حاصل مصدر کے یہاں پر استعمال کیا گیا ہے۔ مصدر کبھی اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتی ہے اور کبھی اپنے مفعول بہ کی طرف۔ مثال فاعل۔ لولا دفع اللہ الناس۔ دفع مضاف ہے طرف اللہ کی۔ مثال مفعول بہ کی وللہ علی الناس حج البیت۔ لفظ حج کا البیت کی طرف مضاف ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں یہ اس صورت میں معنے ہیں کہ جب مصدر مفعول کی طرف مضاف ہے یعنی اور دیگر نبی آپ کی تصدیق کرتے ہیں دیہ اس تین جبکہ مصدر فاعل کی طرف مضاف مانیں۔

اور حدیث لانبی بعدی میں بھی بہت سے احتمالات باقی ہیں جو کہ حدیث کے ان معنوں کو جو مخالفین لیتے ہیں۔ صحیح نہیں رہنے دیتے۔ اول تو یہ حدیث نصوص قرآنیہ کے خلاف ہو کیونکہ ہمارے پہلے بیان سے ظاہر ہو چکا ہے کہ نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا ضروری ہے۔ پھر خلاف قرآن شریف کے حدیث باجماع اُمت مردود ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ آیا نفی نبوت سے نفی کمال مقصود ہے یا نفی وجود۔ نفی وجود کی تو منقوض ہے کیونکہ نزول عیسیٰؑ حق ہے اور اگر نفی کمال مقصود ہے اس میں کوئی مناقشہ نہیں پھر لفظ بعدی میں بھی احتمالات قائم ہیں۔ کیونکہ بعدی کا لفظ اس بات کا مستلزم نہیں ہے کہ بعدی سے موتی مراد ہو۔ کیونکہ قبل اور بعد امور اضافیہ میں سے ہیں جو کہ دوسرے کی نسبت کے لحاظ سے معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی تو بعدی کا لفظ "بعد موتی" پر استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قول یعقوبؑ کا ہے ما تعبدون من بعدی۔ اور کبھی بعد مکانی پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ موسےؑ نے اپنی قوم کو طور سے واپس آکر فرمایا۔ بئس ما خلفتمونی من بعدی۔ مقام کے لحاظ سے اس حدیث کے یہ معنے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کو تشریف لے جانے لگے تو حضرت علیؓ کو مدینہ پر خلیفہ کیا۔ تو حضرت علیؓ نے رو کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ عورتوں اور بچوں میں چھوڑ چلے ہیں تو آپ نے فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو مجھ سے اس مرتبہ پر ہو جو کہ ہارون کو موسیٰ سے تھا۔ مگر میرے پیچھے نبی نہیں تو اس کے یہ صاف معنے ہیں کہ میرے اس سفر پر جانے کے بعد تم خلیفہ تو ہو لیکن ہارون کی طرح نبی نہیں۔ لانبی بعدی کے متعلق جو حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے۔ بحار الانوار سے ہمیں دکھلانے کی ضرورت نہیں کیونکہ لانبی بعدی کی حدیث بخاری میں مروی ہے۔ بحار الانوار سے یہ بہت بڑھ کر بات ہے اس کی طاقت نہیں کہ بخاری کا مقابلہ کرے اس لانبی بعدی کے مقابلہ میں میں نے بہت کچھ لکھ دیا ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب آپ کے ابراہیم بیٹے نے وفات پائی تو فرمایا۔ لوعاش لکان نبیاً۔ اگر جواز نبوت بعد آنحضرتؐ کے جائز نہ تھا۔ تو یہ کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے اگر یہ بچہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

سوال:

"وانہ نازل"۔ وہ نازل ہوگا کا جواب اول تو یہ ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں میں مسیح کے دو حلیے بیان کئے گئے ہیں۔ ایک حلیہ سُرخ رنگ گھنگر والے بال دوسرا وہ مسیح جسکو دجال کے ساتھ دیکھا ہے اس کا حلیہ بیان فرمایا ہے کہ گندم رنگ سیدھے بال۔ میانہ قد۔ یہ متفق علیہ حدیثیں کیوں کر چھوڑی جا سکتی ہیں۔ پھر جب مسیح ابن مریم ہی دو ہیں تو پہلے مسیح کو اتارنے کی کیا ضرورت ہے جہاں کہیں ایسا لفظ آئیگا اس سے مراد وہی گندمی مسیح لیا جاویگا اور ضمیر المثل عربی زبان میں اور قرآن شریف میں استعمال کی گئی ہے۔ مثال عربی زبان کی اخذت درھما و نصفہ لیا میں نے درہم اور اس کا نصف لیا یہاں پر ظاہر ہے کہ اس درہم کی طرف یہ ضمیر نہیں جا سکتی جو کہ فاعل لے چکا ہے۔ کیونکہ اس کا نصف تو اس میں داخل ہے بلکہ اس کی مثل ہی کی طرف جائیگی مثال دیگر۔ شعر

> ترکت بنی الجذیم لہم دوار
> اذا تمضی جماعتہم تعود (حماسہ)

چھوڑا ہے میں نے بنی جزیم کو ایسی حالت میں کہ وہ چکر کھا رہے تھے۔ جب چلی جاتی ہے ایک جماعت ان کی۔ تو لوٹتی ہے یہاں جانے والی اور ہے لوٹنے والی اور ہے۔ حالانکہ ضمیر اگر مثل کی نہ مانیں تو چلی جانیوالی جماعت کی طرف جاتی ہے اور وہ مقصود نہیں۔ مقصود تو یہ ہے کہ اس قوم کی ایسی حالت ہو گئی کہ ایک گروہ ان کا آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔

مثال قرآن شریف کی۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کو موسےؑ لے کر رات رات چلے گئے اور پیچھے ان کے فرعون

پڑا ہے۔ وہاں فرمایا ہے۔ اخرجناھم من جنّٰت وعیون وکنوز ومکانٍ کریم کذالک واورثناھا بنی اسرائیل۔ یعنی فرعونیوں کو باغات وچشمہ جات خزانہ جات اعلیٰ درجہ کے مکانوں سے نکالا۔ اور ان کا وارث بنی اسرائیل کو کیا۔ حالانکہ بنی اسرائیل ملک مصر کے کبھی کسی وقت میں آج تک بادشاہ نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کو شام کی زمین کی بادشاہت بخشی گئی جو کہ مصر کی جاہ وحشمت کا مثیل تھی۔ اور دوسری جگہ بھی فرمایا ہے ان لوگوں کا قول جو کہ غزوہ احد پر حاضر نہ ہوئے اور وہاں کے شہداء پر افسوس کیا۔ لو کان لنا من الامر شیئ ما قتلنا ھٰھنا۔ اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے۔ حالانکہ جو قتل ہو چکے ہیں وہ یہ کہہ نہیں سکتے۔ غرض یہ ہے کہ قرآن شریف کے اکثر مقامات میں ضمیر مثل کو استعمال کیا ہے۔ تمام بنی اسرائیل کے وہ واقعات جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوئے یا ان کے بعد قریب عہد میں ہوئے۔ ان تمام واقعات کا خطاب ان یہودیوں کو کیا گیا۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مدینہ میں رہتے تھے۔ مثل کی طرف ضمیر کا پھیرنا یہ عرب کا عام دستور ہے اسی واسطے تو یہود نے یہ نہ کہا کہ ہم نے تو وہ معاملات نہ دیکھے نہ کئے ہم کو ان الزامات کا کیوں نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ وہ کہہ سکتے تھے کہ ہم سے پہلے ہمارے بزرگوں نے جو کہ ہم سے پہلے کئی ہزار برس ہوئے ہیں ان کے یہ فعل ہیں۔ لا تزر وازرۃ وزر اخرٰی۔ ہمیں کیوں بار لگایا جاتا ہے۔

پس جب ہمیں نصوص قرآنیہ سے وفات مسیح اسرائیل کا علم ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق صحیحین کے دو مسیحوں کے دو حلیے بیان کئے ہیں تو پھر ہمیں مثل کی طرف ضمیر پھیرنے سے کون امر مانع ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہاں تو اصل کی طرف ضمیر پھیرنی ممکن ہی نہیں۔ پس وہ حدیث جس میں یہ آتا ہے کہ میرے مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ وہی نازل ہونے والا ہے۔ مراد اس سے اس کا مثل ہے اور وہ حدیث جس کہ قیامت کا تذکرہ ہے اس حدیث میں وہی مسیح مراد ہے جو کہ گندم گون رنگ کا مسیح ہے۔ جس کو کہ دجال کے مقابل میں آنحضرۃ نے دیکھا ہے۔

حج کیواسطے ہدایات

برادرم چودہری حاکم علی صاحب کو حج کے سفر پر جانے کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل ہدایات فرمائیں۔ جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کی جاتی ہیں۔

ہندوستان جانے والا یلملم یا مدینہ سے حج کی نیت کرنے والا۔ ذوالحلیفہ سے خوشبو لگائے۔ نہائے دو رکعت نماز پڑھے موزہ۔ پاجامہ قمیص۔ پگڑی۔ ٹوپی ایسی چیز نہ پہنے سر کو نہ ڈھانکے۔ لحاف اور نہالی اوڑھنی یا چونہ کو چادر کی طرح اوڑھنا جائز ہے۔

اگر پیچھے حج کرنا ہو تو پہلے عمرہ کرلیں۔ اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ۔۔۔ ۔۔۔ گندے لفظ اور جھگڑے اور شکار سے بچیں۔ رات ذی طویٰ میں رہے غسل کرے اور مکہ کے اوپر کی طرف سے مکہ شہر میں داخل ہو پھر باب السلام کے ذریعہ داخل ہو۔ طواف کعبہ بائیں طرف رہے۔ طواف حجر اسود سے شروع کرے۔ جو دعا چاہے مانگے۔ خاص دعا نہیں۔ جنوبی کونوں کے درمیان ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ پڑھے۔ سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر صفا کی طرف جائے قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کرے اور بہت دعا کرے خاص دعا نہیں پھر مروہ کی طرف جائے پھر سر منڈا دے یا بال کٹوا دے آٹھویں تاریخ پھر احرام باندھے اور منیٰ کی طرف جائے وہاں ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ اور فجر پڑھے۔ جب سورج نکل آئے ضب کے راستہ سے عرفات میں جائے جہاں مسجد ہے وہاں نہا کر اور وہاں ہی ظہر اور عصر پڑھے اور پھر اس میدان میں غروب آفتاب تک صرف دعا یا ذکر الٰہی کرے جب سورج غروب ہو جاوے مزدلفہ میں آئے اس کی پہچان ہے وہاں روشنی بہت ہوگی وہاں مغرب عشا جمع کرے۔ پھر صبح بہت سویرے اٹھے اور طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ کو چلا جائے سات کنکر لگائے۔ قربانی کرے۔ سر منڈائے یا بال کٹوائے پھر مکہ کو جاوے طواف کرے احرام کھولدے پس یہ ہے جو شریعت نے بتایا۔

ضروری ہدایات

(۱) اوّل کم سے کم دو تین دوست ہوشیار ساتھ ہوں (۲) جمعرات یا ہفتہ کو چلے خوب غسل کرے (۳) اونچی جگہ میں چڑھتے ہیں اللہ اکبر اور نیچے میں سبحان اللہ کہے (۴) قرآن کریم ضرور ساتھ ہو۔ براہین احمدیہ۔ درثمین بھی لے لو۔ چند عربی کتابیں وہاں دیتے کو لے جاؤ تو مضائقہ نہیں (۵) مضبوط لوٹا۔ ڈول۔ رسی۔ مسواک جائنماز۔ رومال۔ تولئے۔ ٹوپیاں۔ کرتے۔ چادریں یہ سب پیرہن انگریزی ہونی چاہئیں (خاکستری)، دو تین جوتیاں یا چپلاں۔ تو شک دولائی تکیہ۔ دری دو عدد۔ چار پانچ دسترخوان۔ صابون۔ کوہاروا۔ ضروری چیز راوٹی (کپڑے کا پاخانہ) اس کے ساتھ تھوڑی سی میخیں (کھارا ارادتی نہایت ضروری ہیں) کچھ سوتڑی۔ سوا۔ سوئی۔ پنکھا۔ سوٹا۔ چھوٹی سی برچھی۔ سر ہونے کی مٹی۔ کنگھی۔ چھوٹی کلہاڑی۔ موم بتی وغیرہ جو سفر میں چلے۔ رکابیاں چولہا مزدور۔ مصالحہ۔ اورک۔ نمک۔ آلو۔ کچھ ضروری دوائیں (تپ۔ قبض۔ دردوں کی۔ سردرد۔ اسہال۔ معدہ اضمہ۔ گنے۔ لیموں۔ چٹنی۔ بڑیاں۔ چاول۔ مسور کی دال۔ (دوسری دالیں گلتی نہیں) کچھ آٹا۔ کچھ گھی عمدہ سا۔ مدینہ کی راہ کے لئے خصوصیت سے ضروریات۔ کچھ کھجوریں ساتھ مخفی رکھنی چاہئیں جو بدوؤں کو بطور محبت کے علیحدہ دیدے (اکٹھے کھاتے ہیں اس لئے سب ہو سکے سہتے ہیں) یاد رکھنے والی بات پونڈ ساتھ لیجائے۔ نوٹ اور روپے سے تکلیف ہوتی ہے۔ دوانیاں بہت ہوں پیسے۔ چونی الگ الگ رکھے ورنہ دونی کی جگہ روپیہ نہ پتہ ہوگا یا افراتفری میں گر پڑے گی۔ ہو سکے تو تار کے لئے مختصر پتہ لاہور دیں۔ اپنی نقدی کا پتہ کبھی نہ دیں۔ جہاں تک ممکن ہو ہنڈی کر دے۔ حدیث کی کتاب عمدۃ الاحکام یا بلوغ المرام ساتھ لے لے۔ مکہ میں علی طائع امیر حضرت صاحب کا بہت مخلص اور مرید ہے۔ جدہ میں ابوبکر تاجر میرے واسطے ایک دعا مانگے۔ ایک تو خصوصیت سے الحمداو ربنا اتنا عرض کرے اس کے دونوں کے معنے ہر اس کے ملا میں رکھے میں وہ پورے ہو جاویں۔ بار بار ان کے اول و آخر اور ستون میں نماز والا درود بڑی توجہ سے پڑھے۔

ضرورت زمانہ

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے قادیان کو جس قدر شیوخ دئے ہیں بالخصوص جو نومسلم وہ سب کے سب ہماری جماعت میں قابل قدر وجود ہیں ان لوگوں میں سے ایک ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بھی ہیں ماسٹر صاحب کی فیض رسان طبیعت اس بات سے خالی نہیں رہ سکتی کہ وہ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ کے لئے کوئی دقیقہ نہ لگائیں آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اختیار الاسلام پر تسلیم تعلیم الاسلام۔ سچے مذہب کی شناخت۔ عیسائی مذہب کی حقیقت اسلام کی پہلی کتاب ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ اب آپ نے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ضرورت زمانہ۔ دو سو صفحہ کی ڈیمی کا قد پر نہایت خوشخط سرکاری کتب کی تقطیع پر چھپوائی گئی ہے یہ تو ظاہری شکل کا حال ہے اب جو مضمون پڑھو نور علیٰ نور۔ میں ہر ایک سوال اور اس کا جواب پڑھ کر مصنف کے لئے دعا کرتا رہا ہوں اور میرے دل ودماغ پر ایک کیفیت طاری ہوتی رہی ہے۔ سوال وہ سوال ہیں جو آجکل معرض بحث میں رہتے ہیں اور جن کی بنا پر مشن اور آریہ سکولوں کے مسلمان طلبۃ العلم گمراہ ہوتے رہتے ہیں یا کم از کم موجودہ تعلیم اور سوسائیٹیوں سے متاثر ہو کر اپنے مذہب سے جاہل رہتے ہیں یا کچھ سروکار یا دلچسپی نہیں رکھتے۔ ماسٹر صاحب کا نہ صرف اسلامی سکولوں کے طالب علموں پر بلکہ میرے خیال میں تمام اردو دان اسلامی دنیا (کیونکہ آخر سب کے سب پڑھے ہیں) پر ایک بڑا بھاری احسان ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی اس تصنیف کی قدر دانی کی جاوے اور اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا جاوے۔ مضامین کے لحاظ سے ہر ایک نہایت ہی کم قیمت ہے جو ذرا بھی گراں نہیں گذرے گی۔ آپ نے اس کتاب کو عام رکھنے کے لئے کسی اندرونی مذہبی اختلاف کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف اصولی بحث کی ہے اور اس زمانے کے آخری نبی کی تصانیف سے بعض سوالوں کے لئے نہایت عمدہ انتخاب کیا ہے احمدیوں کے لئے تو یہ کتاب اس نقطۂ خیال سے بھی قابل قدر ہے کہ وہ اپنے امام کی اسلامی خدمات کا بہت کچھ حصہ اس میں دیکھ سکتے ہیں۔ بعض سوال ایسے اگر

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۲؍

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳؍

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل آ شریح آئتہ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت صرف ۹؍

سر الشہادتین - مصنفہ مولانا فاضل امروہی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے قیمت صرف ۱؍

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں - قیمت ؍

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی - قیمت ۳؍

آئینہ صداقت - حضرت اقدسؑ کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ قیمت ۱؍

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲؍

الاستخلاف - شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں - قیمت ۳؍

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ۱؍

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - قیمت ؍

مور کہ سیدہ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جوابات قیمت ۱؍

نادر موقعہ

ڈاک صاحبان کی سہولت و آرام کے لئے ہم نے انتظام کیا ہے کہ آپ ضلع گجرات کا تازہ بیدہ گھی و صابن و شربت ہر قسم و معجون دافع ضعف معدہ و باؤنی ترلہ ہم و عرق دافع تپ تجار طیر یا فی بوتل عہ و دیگر ہر قسم کے دیسی و عمدہ عمدہ مرکبات و مفردات اور ضلع گجرات کی ساخت کے عمدہ مضبوط جوتے نہائت واجبی قیمت پر خاکسار سے منگوائیں۔ الراقم - خاکسار پیر برکت علی احمدی کمیشن ایجنٹ رنمل منڈی گاگجرات

جے پور کا مشہور عالم قلاقند و دیگر اشیار

جے پور اپنے مشہور و معروف قلاقند کے لئے دور دور مشہور ہے - لوگ اسے بطور سوغات و تحائف دور دراز جگہوں میں بڑے شوق سے لیجاتے ہیں اس کی اعلیٰ خوبیاں وہ حضرات جان سکتے ہیں جنھوں نے اس کا ذائقہ چکھا ہے میز احمدی برادران کی خدمت میں یہاں سے بھیجنے کا خاص انتظام کیا ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت و شوق ہو تو مطلع کریں ایک روپیہ میں ڈیڑھ سیر علاوہ محصول پارسل و پیکنگ نہائت اعلیٰ قسم کا روانہ ہوگا اس کے علاوہ جیپور غلسے کے جانماز میں سفیدہ - پتھر کا سامان مثل گلاس جام کی پیالیاں وہاں سے بکفائت روانہ کیا جاتا ہے جس بھائی کو ضرورت ہو مطلع فرمادیں -

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی آہنی الماریاں - صندوقوں اور تجوریز کے بہت کارخانہ ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کے باعث مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا لیں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جایا کرے گا نیز واضح ہو کہ اگر کسی صاحب کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی نگرانی میں صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی صابون اور انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے طیار ہوتے ہیں جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت تصفیہ کرکے فائدہ حاصل کریں۔

المشتہر - حکیم محمد الدین دروازہ ویسہ سنگھ - گجرانوالہ

ست سلاجیت گلگتی

یہ پہاڑی مومیائی ہمارے ایک معزز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قوتوں کے واسطے یہ دوائی عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزا مخفی ہوں بلکہ یہ ایک قدرتی دوا ہے جس کی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں - مقوی جمیع اعضا دافع صرع مشہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دافع بواسیر - جذام - استسقار و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تبخو غیبت و فساد و بلغم و قاتل کرم شکم منفت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی - یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر انسان پورے لوازمات سے استعمال نہ کرے تو کبھی بوڑھا نہ ہو - خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کیفیت استعمال کریں - قیمت فی تولہ ایک روپیہ - اور دو تولہ کی قیمت عار - تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی۔

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ - اڈیٹر بدر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں - کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے - حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بنظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے۔ اور ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب سے کر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔

قیمت سرمہ اول قسم عہ - قسم دوم عہ - قسم سوم عہ - قیمت ممیرا قسم اول عہ - جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہیں - قسم دوم ے - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کرکے قیمت لے لو علاوہ ازیں میرے پاس ہر قسم کی لنگی - پشاوری - زری - ریشمی سادہ - سوتی - زرد - سفید - سیاہ - بادامی - مشہدی - افسری نیکہ ٹسری (جس کو لوگ ریشمی کہتے ہیں -) وغیرہ وغیرہ دو روپیہ سے لے کر بائیس روپے تک کی میرے پاس موجود ہے اور نیز کلاہ ہر قسم - زری - سادہ - پشاوری اور ٹوپی رومی بھی موجود ہے درخواست آنے پر مال بذریعہ وی پی ارسال کیا جاتا ہے - جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہو - لیکن محصول ڈاک (خرچ آمد و رفت) بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

مسدس ثاقب مالیرکوٹلہ جو انجمن احمدیہ شملہ کے جلسہ یکم اگست ۱۹۱۰ء کو پڑھی گئی

شملہ والو! ہو مبارک تمکو بزم یک دلی   باہمی سچی مروت اور صلح و آشتی
بھائیون کی سی محبت اور ربط و دوستی   بیٹھنے اٹھنے مین ہر حالت مین مدد و راستی
آنیوالے کو تم آنکھوں پہ بٹھا لیتے ہو تم
بڑھ کے آگے پیار سے سر پر اٹھا لیتے ہو تم

آنیوالے مین اگر ہو رنگ احمد آشکار   فیض احمد جو ہے بن کے ابر کوہسار
اور ہو رنگین بیانی مین برنگ نو بہار   اُس کے دم سے آئے ہر لحظہ ہوا خوشگوار
خیر مقدم کے لئے آنکھین بچھا دیتے ہو تم
اس کے سر پر نقد دل اپنا لُٹا دیتے ہو تم

ہے کسی کی ذات مین برکت علی کی جلوہ گر   عمر دین کے فیض سے ہے کوئی نخل پُر ثمر
ہے کسی کی بات مین فضل الٰہی کا اثر   نام گنتے جائین کب تک تم ہو سارے نامور
کوئی ہے عبد الحمید اور کوئی ہے عبد الرشید
تم ہو سب پروانۂ شمع قرآن مجید

جان دیتے ہو خدا کے نام اور پیغام پر   عیسےٰ احمد پہ عاشق اور اسکے کام پر
مرتے ہو سو جان سے تم بانی اسلام پر   بھیجتے ہو رحمتین احمد کے پیارے نام پر
حامی اسلام ہو تم اور بڑے پُر جوش ہو
دین کی عقل مجسم ہو سراپا ہوش ہو

تم سے ہے شاداب خندان احمدیت کا چمن   باغ ہے دین خدا تم عندلیب نغمہ زن
ہے تمہاری ذات سے گلشن کا سارا بانکپن   آتین ہین شکرین تم طوطئ شکر شکن
کوہ شملہ پر روان سرچشمۂ اسرار ہے
ظاہر و باطن عجب گلزار مین گلزار ہے

اے بزرگو اے عزیزو اے مکرم دوستو   بات اک ہم پوچھتے ہین گوش دل سے سُنو
سوچ کر اس کا جواب خوب تم ہم سے کہو   بات ہو پوری پتہ کی اور سچ۔ ایسا نہو
جلد بازی مین کہے جاؤ کچھ کا کچھ جواب
سُن کے رہ جاؤن پریشان اور حیران احباب

تم مین کیون ہے اتنی اُلفت تم مین کیون ہے اتحاد   کیون سمجھتے ہو محبت کو بنائے ہر مراد
کیون ہے یہ حُسن ارادت اور حُسن اعتقاد   کیون یہ کشت دل مین ہے بو یا گیا تخم وداد
کیون یہ حد سے بڑھ کے تم آپس مین اتنے دوست ہو
سچ بتاؤ کیون سراپا مغز ہو بے پوست ہو

رشک آتا ہے تمہاری دوستی پر دوستو   یہ بھی خوبی کہان سے آئی دل مین بھائیو
اتنی اُلفت یہ محبت کیون ہے آخر سچ کہو   بھائی بندی کس طرح پیدا ہوئی بتلاؤ تو
کس طرح سمجھین کہ تم مین کیون محبت آگئی
خون کے پیاسون مین کیون اتنی اخوت آگئی

مدتون اک دوسرے کا خون تم کرتے رہے   اختلافی مسئلون پر کٹتے اور مرتے رہے
ہاتھ اپنے خون یکدیگر سے تم بھرتے رہے   خانہ جنگی مین برابر جیتے بھرتے رہے
یا گراتے ہو تم آپس مین پسینوں پر لہو
تندخوئی چھوڑ کر کیون ہو گئے اب نیکخو

ایک ہے قرآن سب کا ایک ہی اسلام ہے   ساری دنیا کو اخوت کی صلائے عام ہے
سب کے دل مین اور زبان پر کہ خدا کا نام ہے   قوم مین وحدت ہو پیدا بس اسی کا کام ہے
گوری کالے کا کوئی اب تفرقہ تم مین نہین
بندے اور آقا کا کوئی خرخشہ تم مین نہین

لوٹتے ہو رات دن سچی محبت کے مزے   اس جہان مین بادۂ گلرنگ وحدت کے مزے
جام کوثر کے مزے انہار جنت کے مزے   بس اسی عالم مین فرحت اور راحت کے مزے
معرفت کے بادۂ رنگیں سے کیون مسرور ہو
مل گئی اتنی کہان سے اتنے کیون مخمور ہو

سوجھتی ہے عرش کی ہے عرش اعظم پہ دماغ   دل یہ کیون مسرور ہے اور طبع کیون ہے باغ باغ
سر مین کیون روشن دماغی کا ہے نورانی چراغ   دیکھ کر رنگین خیالی غیر کے دل مین ہے داغ
ہم نہین ہین ٹلنے والے بات کے سمجھے بغیر
ہم نہین ہین ہٹنے والے یان سے کچھ دیکھے بغیر

رنج مین رہتے ہو شادان غم مین رہتے ہو نہال   پڑھ کے اک لاحول کر دیتے ہو غم کو پائمال
درد و زحمت مین نظر پڑتے نہین ہرگز نڈھال   دکھ مین سکھ مین حمد گویان ہے تمہارا بال بال
کوہ غم آکر گرے تمپہ تو جم جاتے ہو تم
بن کے صرصر آئے بھی آفت تو تھم جاتے ہو تم

حلم و استقلال مین تم بن کے رہتے ہو جبال   گرم رو تر برق تابان سے ہے شہباز خیال
ہے اولو العزمی تمہاری بالصرصر کی مثال   جال پھیلائے کوئی۔ تم دم مین آئو۔ کیا مجال
دینداری مین بڑے ہی چُست ہو چالاک ہو
دشمن دین کے لئے سفاک ہو بے باک ہو

تیرہ کا کیا حوصلہ ہے تم پہ منہ آئے بھلا   غیرت دین کو تمہاری ہر کوئی ہے جانتا
ان کا دل گر واکہ کہدے تمہین منہ سے بُرا   ہے تمہاری بات کا ہر کوئی لوہا مانتا
دین کی پیکار مین بس مرد میدان ہو تمہین
بھاگتے ہین تم سے سب شیر نیستان ہو تمہین

تم مین اتنی جرأت و شوکت کہان سے آگئی   علم و فن کی تم مین یہ دولت کہان سے آگئی
تم مین اتنی قوت و طاقت کہان سے آگئی   قوت مردانہ اور ہمت کہان سے آگئی
کیون نہین کہتے کرشمے ہین کسی کے فیض کے
یہ ہماری جرأتین ہین اک جری کے فیض سے

وہ خدا کا نیک بندہ اسپہ ہون لاکھون سلام   عیسےٰ دوران وہ تھا اپنے زمانے کا امام
جو صفا و صدق سے تھا پیارے احمد کا غلام   جس کے اُٹھنے سے کف افسوس ملتے ہین تمام
رشتۂ وحدت مین تم کو کر گیا ہے ایک قوم تو
کر کے تم کو ایک پیدا کر گیا ہے نیک قوم

قوم تھی بیگانہ ہستی خدا سے الامان   مٹ چکی تھی دینداری کچھ نہ تھا باقی نشان
سینکڑون بت کعبۂ دل مین تھے پیدا و نہان   نام تھا اسلام کا کہنے کو زیر آسمان
ہستی باری کا کچھ دل مین یقین باقی نہ تھا
راستبازی کا نشان ہرگز کہین باقی نہ تھا

کفر کی ظلمت دلون پر چھا گئی تھی ہر کہین   تھین بھلائی جاتی سب آیات قرآن مبین
تیرہ و تاریک تھی بدکاریون سے سب زمین   تھے ٹلائے جاتے احکام خداوند متین
آسمان پر اُڑ کے جا پہونچے تھے قرآن کے حروف
تھے بہت اونچے ثریا سے بھی ایمان کے حروف

فتنۂ دجال سے دنیا مین اک کہرام تھا   سر مین بس عیسےٰ پہ بیٹی کا خیال خام تھا
دین کا ماتم تھا باقی اک خدا کا نام تھا   بھاگتے تھے نور سے ہر ایک کو سرسام تھا
جوق جوق آتے تھے سب کیش چلیپا کی طرف
فوج فوج آتے تھے سب دین نصاریٰ کیطرف

اس پریشانی مین آئی غیرت حق جوش مین   بیکسون کی بیکسی پر رحمت حق جوش مین
قدرت حق جوش مین اور شوکت حق جوش مین   عزت حق جوش مین اور سطوت حق جوش مین
قادیان مین اُس نے اک مرد خدا پیدا کیا
ظل احمد عیسےٰ معجز نما پیدا کیا

اُس نے دہریت مٹائی اور کیا اعلان حق   پھونک دی عالم کے تن مین اُس نے آکر جان حق
چار سو اُس نے دہر مین جاری کیا فیضان حق   جان و دل سے مال و زر سے ہو گیا قربان حق
ہستی حق کے لئے قائم کئے زندہ نشان
اس کے دم سے ہو گئے زندہ ہزارون نوجوان

اس نے بخشا ہم کو جام بادۂ آبحیات   ایسا شیرین جس کے آگے پانی ہو جائے نبات
پی کے جسکو تشنگی سے مل گئی سب کو نجات   شان مین جس کی کہا قرآن نے عذب فرات
زندۂ جاوید اس نے کر دیا اسلام کو
اور روشن کر دیا دین خدا کے نام کو

پائمال اس نے کیا عیسائیت کے زور کو   اُس نے بینا کر دیا عالم کی چشم کور کو
کر دیا اس نے فرو دجالیت کے شور کو   کھود کر دکھلا دیا عیسائیوں کی گور کو
تھی مسیحائی یہی۔ اس نے چلیپا توڑ دی
حربۂ اعجاز سے پُشت نصاریٰ توڑ دی

کر گیا اغیار کو وہ دم بخود اور لاجواب   کارنامے اسکے دنیا مین ہین بیحد و حساب
ہم کو وہ سمجھا گیا قرآن سی روشن کتاب   مختصر یہ ہے کہ دنیا سے گیا وہ کامیاب
ثاقب اُس کی رُوح پر نازل ہو صدہا رحمتین
دیگیا جو ہم کو آکر دین حق کی نعمتین

رباعیات و مسدس ثاقب

جو فخر قوم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہر سہ لکچرہائے شملہ کو قبل ۵ اور ۱۰/۱ اگست کو پڑھی گئی۔

رنجور ترے مدد سے شفا پاتے ہین   بیمار ترے گھر سے دوا پاتے ہین
اے پیارے نبی راہنمائی سے تری   بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہین

(باقی دیکھو صفحہ)

اسلام جو زندگی بخش مذہب تھا وہ اب مُردہ اور دوسرے مذاہب کی طرح اس میں بھی صرف زبانی جمع خرچ باقی رہ گیا ہے۔

دوسری خدمت اسلام ان لوگوں کی ہم نے یہ دیکھی ہے کہ انصارِ دین کو ان لوگوں نے ملحد۔ دجال۔ کافر اور بے ایمان کہا اور ان لوگوں کا ساتھ دیا۔ جو اعدار الرسول تھے اور سچے پکے خادمان رسول کو اسلام سے خارج بتا کر ان پر سینکڑوں مفتریات قائم کئے۔

تیسری خدمت اسلام انہوں نے یہ کی کہ جہاں اشاعت کے لئے احمدیہ سلسلہ کے لوگ جاویں غیر مذہب والوں کے ساتھ ملکر یہ ان کی راہ میں روڑا اٹکا دیں۔

چوتھی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو لوگ ہزاروں ہزار روپیہ اشاعت اسلام کی راہ میں یورپ اور دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے خرچ کریں ان کو عبدالدرہم و الدینار کہیں۔ اور خود ان کا یہ حال کہ راول پنڈی اور وزیرآباد یا پنجاب و ہندوستان کے کسی موضع میں ان کو کسی خدمت کے لئے بلایا جاوے تو یہ کہیں کہ ہماری فیس بھیجدو تو آتے ہیں ورنہ تم جانو اور تمہارا کام۔

پانچویں خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ کسی خادم دین کی دو کتابوں کو آگے رکھو اور تیسری لکھکر اپنے نام سے نولکشور اور گلاب سنگھ کے اصول پر شائع کردو۔

چھٹی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو جدا جدا پارٹیاں بنی ہیں ان کے تفرقہ کے بڑھانے میں کوشش رکھو تاکہ اخبار اور کتابوں کی تجارت قائم رہے۔

ساتویں خدمت اسلام ان کی یہ ہو کہ اگر اخبار کے لئے مضمون نہیں ملا تو ندوہ کے ایڈیٹروں کی غلطیاں نکالو۔ اور اگر یہ نہ ہو ایک نیا مسئلہ قائم کردو اور لغو بزرگوں کی کتابوں کی تجارت کرتے جاؤ۔

آٹھویں خدمت یہ کہ شیاطین الانس سے راستبازوں پر پتھر پھنکوائے جاویں۔ علیٰ ہذا القیاس! یہ بات ہم پر خوب واضح ہے کہ ثناء اللہ کیا خدمت اسلام کر رہا ہے ثناء اللہ کی تصنیف اور اس کی تحریریں ہم سے مخفی نہیں اس کے ہند و پنجاب کے دورے بھی ہمیں معلوم ہیں اگر اس کو کچھ بھی خدا کا خوف ہوتا تو یہ ناپاک کلمہ مساوات منہ سے نہ نکالتا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں میری خدمت اسلام بڑھی ہوئی ہے۔ مرزا صاحب نے اسلام کی جو خدمتیں کی ہیں اور جو جماعت آپ نے اپنے بعد اشاعت اسلام اور تبلیغ حق کے لئے چھوڑی ہے اس کو دیکھ کر سوائے ......

خاک بدہنش کے ثناء اللہ کے حق میں کچھ نہیں نکلتا۔

ثناء اللہ کا یہ لکھنا کہ میں نے آریہ لوگوں کی کتابوں کی کتابوں کے جواب لکھے کہاں تک قابل فخر ہے اس کے لئے خود اس کی کتابیں شاہد ہیں۔ کہ ان میں کیا رکھا ہے اور اگر کچھ حصہ ہے تو وہ کہاں سے لیا ہے میں تو یہ خیال کرتا ہوں بجائے اس کے کہ اس کتابوں سے کسی شخص کو فائدہ پہونچتا۔ اُس نے آریہ لوگوں سے مباحثات میں بدزبانی کی تعلیم پاکر پاکوں کو گالیاں دینا سیکھا ہے اور بدگوئی میں بہت سا کمال حاصل کرلیا ہے۔

بعض اُن ناواقفوں کے لکھدینے یا کہدینے سے جن کو صحیح و سقیم اور ردی اور جید میں فرق نہیں یا بعض ان حجرہ نشین مُلّایان مساجد کے تعریف کرنے سے جن کو کسی باکمال کی تصنیف دیکھنا اور اس زمانہ کے مجدد اسلام کی تحریرات کا پڑھنا نصیب نہیں ہوا ثناء اللہ کا اپنے آپ کو شیر پنجاب اور خادم دین اور مجدد وقت تصور کرنا عجب نادانی اور جہالت ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اگر ثناء اللہ کی تمام تحریرات کا خلاصہ نکالا جاوے جن پر کہ ان کو آریوں کے مقابلہ میں لکھنے کی وجہ سے اتنی تسلی پیدا ہوئی تو وہ سارے کا سارا بھی اس قابل نہیں کہ حضرت مرزا صاحب تو کجا ؎

چہ نسبت خاک را بعالم پاک ۔ حضور کے خادم نورالدین کی ایک کتاب تصدیق براہین یا نورالدین کے مقابلہ میں بھی وہ ایک پاسنگ کے برابر ثابت ہو اگر ثناء اللہ اس کا موازنہ کرنا چاہے تو اسے مناسب ہے کہ اپنے اور نورالدین کے راحت بخش جوابات پر ہی غور کرے پھر جس قدر ثناء اللہ کے مضامین میں نے دیکھے ہیں ان میں ایک اوباشانہ رنگ بھرا ہوا ہے ان میں کوئی روحانیت نہ جذب نہ خصم کے لئے مسکت محض ایک خشک استخوان کی طرح ہیں۔ پس ایسی تحریروں پر اُس مجدد اسلام کے مقابلہ پر ایسی گستاخی کرنا نہایت باجیانہ بات اور بے حیائی کی علامت ہے۔ جس خادم رسول اور محب اسلام نے اپنی کمال روحانیت اور پاک تعلیم اور توجہ تام سے کئی لاکھ کی جماعت کو دین قیم پر قائم کرکے تمام اعتقادی غلطیاں دور کریں اور ان کے اندر ایسی علمی اور عملی طاقت پیدا کردی کہ ان میں اشاعت حق اور تبلیغ دین کے لئے ایک قسم کا سٹیم بھر دیا۔ اور کئی بہت سے کافروں کو دین اسلام میں داخل کیا اور خدمت دین کے لئے وہ بنیاد ڈالی جس کی برکت سے آج ہزاراں روپیہ خدمت دین میں صرف کیا جاتا ہے اور تمام ممالک یورپ میں اسلامی تعلیم کو پھیلانے کی غرض سے پوری کوشش ہورہی ہے اور اس وقت تک کئی انگریز دین اسلام میں آچکے ہیں۔ پس اگر مولوی ثناء اللہ کے پاس بھی کوئی ایسا بین عملی ثبوت خدمت اسلام کا ہے تو اُسے چاہیئے کہ ظاہر کرے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ درحقیقت اس نے کوئی خدمت دین کی ہے صرف زبان درازی اور بدگوئی میں کمال حاصل کرلینا اور ناقص العقلوں کی طرح لن ترانیاں کرنا تو اُس کو آسان ہے بات جب ہو کہ وہ کوئی عملی نمونہ بتائے۔

پھر علاوہ اس کے آریہ سماج کے مقابلہ میں جو تصنیفات بھی آپکی ہیں ان کے ساتھ اس نادان کی تصنیفات کے متعلق مقابلہ کا خیال کرنا بھی حماقت معلوم ہوتا ہے حضور نے اس باطل مذہب کے متعلق وہ کاری حربے چلائے ہیں جس سے ان کا سر کچلا گیا مگر نہ معلوم یہ کیا بدسرشت انسان ہے کہ ناحق ایسی بیہودہ تعلیاں کرتا اور ڈینگیں مارتا ہے۔ میں حیران ہوں اگر یہ شخص آریہ سماج کے علاوہ کسی اور کے ساتھ مقابلہ کرتا یا کوئی تصنیف کرتا۔ تو نامعلوم اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگتا اس سے یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ تم نے عیسائیوں کے مقابلہ میں کیا خدمت کی۔ دہریہ۔ برہمو سکھ اور دیگر باطل مذاہب کے متعلق کیا لکھا اور ان کے مقابلہ میں کیا خدمت اسلام کی ہے حضرت مرزا صاحب کی تصنیفات سے براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ چشمہ معرفت۔ سرمہ چشم آریہ۔ جنگ مقدس وغیرہ ایسی بے نظیر کتابیں ہیں کہ جن کا مثل نہیں مگر نہ معلوم یہ اسلام کے دشمن دوست نما خدمت اسلام کس چیز کا نام رکھتے ہیں۔

یہ امر بھی قابل نوٹس ہے جو اس نے اسی اخبار میں لکھا ہے کہ میں پوری کتابیں نہیں پڑھتا صرف اسی قدر حصہ پڑھتا ہوں۔ جو نکتہ چینی کے لئے ضروری ہے کیونکہ جب اس نے بقول خود کتابیں ہی نہیں پڑھیں تو پھر اس کا دعوے تحقیق متعلق حضرت اقدس محض جھوٹ ہے۔ جیسا کہ اُس نے الہامات مرزا وغیرہ میں لکھا کہ میں نے پوری تحقیق کی ہے اور آپکی کتابوں کو پڑھا ہے اور یہ بات اس لحاظ سے بھی قابل غور ہے کہ جس شخص نے بقول خود سلسلہ کے بانی اور آپکے اتباع کی کتابیں ہی نہیں پڑھیں وہ کس طرح یہ کہہ سکتا ہے اور اس کی یہ بڑ کہاں تک قابل التفات ہے کہ میں مرزا صاحب سے اسلامی خدمات میں بڑھ کر ہوں کیونکہ جب عملی ثبوت تو اپنی خدمت کا ثناء اللہ کوئی پیش نہیں کرسکتا جیسے کہ حضرت اقدس کی اسلامی خدمات کا ثبوت حضور کی ساری جماعت ہے اور جس میں ثناء اللہ جیسے سینکڑوں ہیں۔ اِلّاان میں زبان درازی اور بدگوئی اور دشنام دہی اور گندی فطرت اور اس قسم کو قابل نفرین اوصاف نہیں۔ اور بقول خود تصانیف کو پڑھا نہیں جس سے اس کو آپ کی تحریری خدمات کا اندازہ ہوسکتا تو کیا وہ یہ بکنے کا استحقاق رکھ سکتا ہے کہ میری خدمات اسلام بڑھی ہوئی ہیں اگر ثناء اللہ کو شک ہو تو چاہیئے کہ حضور کی تصنیفات اور آپ کی جماعت کی تحریری مضامین کی فہرست ایک کالم میں اور اپنی تصانیف کی مضامین کی فہرست (جس پر اس کو دعویٰ جنون پیدا ہوا کہ میری اسلامی خدمت بڑھ کر ہے) ایک کالم میں اپنے اخبار میں شائع کرکے اپنے ناظرین اخبار سے پوچھ لے۔ تاکہ اس کو اپنے جنون کا پتہ لگ جاوے اور اگر صرف فہرستوں کی ملاحظہ سے خود ہی اپنی غلطی سمجھ آجاوے تو ہم اس کو یہ رعایت اور دیں گے کہ تم مرزا صاحب کی اسلامی خدمات کے مقابلہ میں اپنے

سانہہ اورہم جن سون کی خدمات کو بھی جمع کرکے موازنہ کرو تاکہ تمہیں واضح ہوجاوے کہ مرزا صاحب نے اس زمانہ میں کیا خدمت اسلام کی ہے۔

اپنے مضمون میں ثناء اللہ نے مباحثہ دیوریا کو بھی اپنی ایک اعلیٰ خدمت اسلام لکھا ہے۔ اس وقت یہ تذکرہ ترک کرکے کہ اس مباحثہ میں اوس کے اور کون کون لوگ مددگار تھے اور آیا کسی احمدی کا بھی اس مدد میں کوئی حصہ تھا یا نہیں یہ امر دریافت طلب ہے۔ کہ آیا مباحثہ ان کامیابیوں کے مقابلہ میں جو حضرت مرزا صاحب کو جلسہ مہوتسو یا جلسہ آریہ سماج لاہور یا پنڈت لیکھرام کی چھ سالہ کشتی اور مباحثہ ہوشیار پور یا مباحثہ امرتسر اور ان جلسوں کے مقابلہ میں جو سیالکوٹ۔ لاہور۔ لودیانہ وغیرہ ہوئے کچھ حقیقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ حضور کی ذات تو خیر ارفع و اعلیٰ تھی۔ حضور کے خادموں کو کلکتہ۔ راول پنڈی۔ فیروز پور شملہ وغیرہ میں جو جو فتوحات ہوئیں اونہیں کے ساتھ مباحثہ دیوریا کا موازنہ کرے خلاصہ یہ کہ جہاں تک دیکھا جاوے ثناء اللہ کا یہ قول کالبول کہ مرزا صاحب سے میری خدمات بڑھی ہیں اور نیز یہ کہ گذارش کی ہے اور آپ کے سلسلہ کی تصانیف و تحریرات سے کوئی استفادہ نہیں کیا۔ بالکل خلاف واقع اور بہتان عظیم ہے۔ والسلام خیر الختام

فضل الدین از لاہور۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء

بدر خواتین

جناب اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اگرچہ میں مضمون نویس نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے کبھی کسی اخبار میں مضمون لکھنے کا موقعہ ملا ہے اور نہ ہی میں نے باقاعدہ کسی اسکول یا درس میں تعلیم پائی ہے صرف اپنے سرتاج کی مہربانی اور اپنے شوہر کے بھائی ڈاکٹر غلام دستگیر احمدی کی عنایات سے کچھ کچھ مطالعہ کیا ہے اس لئے اگر میری عبارت میں کسی قسم کی غلطی ہو تو میری معزز بہنیں مجھے معاف فرماویں گی۔ یہ صرف اہلیہ اکمل کی جادو بیانی و حوصلہ افزائی نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں اپنے ٹوٹے ہوئے خیالات کا اظہار کروں اگرچہ میں کچھ عرصہ سے بدر کے کالموں میں اس انجمن مستورات کے جلسہ کا ذکر پڑھتی ہوں جو کہ میری قابل بہن مسز اکمل نے بنائی ہے مگر اس میں سوائے اہلیہ اکمل و اہلیہ ملک کرم الٰہی کے اور بہت مضمون دیکھنے میں نہیں آتے میں جہاں تک جانتی ہوں بہت سی بہنیں واہ للہ ماں میں مضمون لکھنے کے قابل ہیں۔ مثلاً مبارکہ بیگم دختر نیک اختر حضرت مسیح موعود (میری جان انپر فدا ہو) دختر پیر منظور الٰہی صاحب سعیدہ۔ اہلیہ مخدوم زادہ محمد اشرف۔ اہلیہ ہر دو صاحبزادگان حضرت اقدس ع غرضیکہ ہر ایک خاتون کو خامہ فرسائی کرنی چاہیئے نہ کہ یہ صرف کہ مسز اکمل نے لکھدیا اور باقیوں نے پڑھ لیا۔ ابھی میں نے کل ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ امریکہ میں ایک بی۔ اے پاس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تو کیا کام کرے گی تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنے کو پریزیڈنٹ کر عہدہ کے لئے طیار کروں گی۔ اس پر اس کو کہا گیا کہ یہ کام بہت مشکل ہے تو کہنے لگی کہ میں پبلک پر ظاہر کروں گی کہ عورت کسی کام میں آدمیوں سے کم نہیں۔ سو میری رائے میں پہلے قادیان سے ہر ایک عورت کو جو کہ لکھی پڑھی ہے مضمون لکھنا چاہیئے اور باہر والی نوآموز بہنوں کو بتلانا چاہیئے کہ اس قسم کے مضامین ہونے چاہئیں۔ جیسے مردوں کے لئے ریویو الحکم۔ البدر۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ وغیرہ قادیان سے نکلتے ہیں کیا مسز اکمل جیسی قابلہ بہنیں ایک چھوٹا سا ماہواری رسالہ جس کی قیمت کوئی ایک دو روپیہ کے قریب ہو نہیں نکال سکتیں میری رائے میں تین سو خریدار ہو جانا کوئی مشکل نہیں اور اس رسالہ میں مضامین اپنے باہم اتفاق خاوندوں کی تابعداری سسرال سے نیک سلوک اپنی غریب بہنوں سے سلسلہ محبت وآمد ورفت کا بڑھانا وغیرہ وغیرہ اور اشاعت اسلام درمیان مستورات کے ہوں چونکہ یہ رسالہ مخصوص عورتوں کے لئے مخصوص ہوگا اس لئے امید ہے کہ فرقہ اناث جو قعر ضلالت میں ڈوبا پڑا ہوا ہے ٹھیک ہو جاوے گا اور آگے کو مائیں لکھی پڑھی نیک صالح ہونگی۔ تو ان کی اولادیں اعلیٰ تربیت یافتہ اور نیک ہوگی میں گو یہ دنوں قادیان میں ہی رہی ہوں۔ اور آٹھ سات برس تک مجھے لاہور میں رہنے اور احمدی بہنوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ مگر افسوس کہ علمی مذاق خوش اخلاقی ملنساری جیسی کہ صحابہ کرام کی بیویوں میں پائی جاتی تھی ابھی بہت دور ہے اس لئے سردست جب تک کہ سب بہنیں مضمون لکھنے کے لئے طیار نہ ہو جاویں ضمیمہ نکالنے کی ضرورت نہیں یا تو بدر ہر ایک بہن کے مضمون کالم بدر خواتین میں چھاپ دیا کرے یا ایک علیحدہ رسالہ صرف عورتوں کے لئے ہو جس کی اڈیٹر مسز اکمل ہو آگے جیسا اور بہنیں رائے دیں۔ عمل میں لایا جاوے میں ہر طرح درمے قلمے مدد دینے کو طیار ہوں۔ مگر انجمن مستورات میں اس بات کا فیصلہ کیا جاوے اور بدر کی معرفت سب بہنوں کو اطلاع دی جاوے۔

الراقم۔ اہلیہ سید محمد اشرف از جالندہر

بقیہ رباعیات ومسدسات ثاقب

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۶)

ہیں فخر رسل سرور گیہان احمدؐ	ہیں مرجع صد قیصر و خاقان احمدؐ
مومن کے لئے بشیر ہو کر آئے	کافر کے لئے نذیر عریان احمدؐ

مسدس ثاقب

آج دل میں مدح ختم الانبیا کا جوش ہے	مدحت خیر البشر خیر الوریٰ کا جوش ہے
فکر خوے مصطفےٰ نور الہدیٰ کا جوش ہے	ذکر روئے مجتبےٰ صاحب لوا کا جوش ہے

کرکے بھیجا جن کو حق نے رحمۃ للعالمین

جسکی پابوسی کو دوڑا شوق سے چرخ بریں

جلوہ گر تھا جن کے دل میں نور پاک کبریا	ذکر کرتے آئے جن کے نور کا سب انبیا
سید الکونین ہے جن کا خطاب یا صفا	فخر آدم فخر عالم منبع نور ہدیٰ

اس کے احمدؐ اور محمدؐ دونوں پیارے نام ہیں

نام میں ہیں خوبیاں اور خوبیاں کے کام میں

وہ یتیموں کا سہارا صاحب خلق عظیم	جس کے خوئے پاک فرماتا ہے قرآن کریم
وہ یتیم اور درج علم و فیض کا در یتیم	چشمہ لطف و کرم دریائے رحمت اور رحیم

اپنے بیگانے کو جس نے اپنا شیدا کر لیا

خلق عالمگیر سے دیوانہ اپنا کر لیا

صفحۂ دنیا پہ جب تہا دورۂ فسق و فجور	کفر کی ظلمت تھی اور کافور تھا ایمان کا نور
ایسی حالت میں ہوا یہ رحمت حق کا ظہور	نور پھیلا ہر طرف جب آئے دنیا میں حضور

چار سو سے دہر میں پیدا اجالا ہو گیا

اک صدا سے دین حق کا بول بالا ہو گیا

کیا عجم کا حال تھا اور کیا عرب کا حال تھا	بدروی کا ہر طرف پھیلا ہوا اک جال تھا
ساری دنیا میں غرض نیکی کا گویا کال تھا	بانوئے گیتی کا بگڑا حسن خط و خال تھا

آکے دنیا کو سنوارا بانیٔ اسلام نے

واہ کیا تاثیر کی پیدا خدا کے نام نے

یاد ہیں سب کو عرب کی شوخیاں بیباکیاں	وہ بڑے اطوار ان کے اور وہ ناپاکیاں
بدروی میں چشتیاں اور وہ چالاکیاں	جنگ جوئی انکی وہ خونخواریاں سفاکیاں

احمدؐ فرخندہ خو نے کیا سے کیا انکو کیا

متقی ان کو بنایا پارسا ان کو کیا

ان کے دل میں خشیت و خوف خدا پیدا کیا	مہر و الفت انمیں اور صدق و صفا پیدا کیا
قوم میں گویا دم معجزنما پیدا کیا	یوں کہو ضیا رپیدا کیا

روشنی پھیلی جہان میں ان کے دل کے نور سے

دیکھ کر اہل نظر آئے لپک کر دور سے

جانتے ہی ہو عرب کہتے ہیں دنیا کو عجم	اپنا جیسا بولنے والا سمجھتے تھے وہ کم
اپنی ہی شیریں بیانی کا بھرا کرتے تھے دم	کون میدان بلاغت میں تھا ان کا ہمقدم

قوم کو اک قوم سے دم میں لڑا دیتے تھے وہ

اک ذراسی بات میں فتنہ اٹھا دیتے تھے وہ

ان میں جب پیدا ہوئے جب افصح عجم و عرب	وہ نبی ہاشمی وہ احمد اُمّی لقب
کیا کہوں ان کے سخن سنجوں پہ کیا ٹوٹا غضب	سن کے قرآن سر بسر سرنگوں تھے سب کے سب

قافیہ تنگ ان کی شعر و شاعری کا کردیا

ناطقہ بند ان کی سحر و ساحری کا کردیا

ان کی شعر و شاعری ان کی زبان ناپاک تھی	ان کا دل ناپاک ان کی روح و دل ناپاک تھی
بدزبانی کی بدولت انکی جان ناپاک تھی	شاعری سے سیرت پیر و جوان ناپاک تھی

حضرت مولنا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آلِ عمران

پارہ چہارم

(یکم مئی ۱۹۰۹ء رکوع اوّل)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - قرآن کریم سورۃ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے - وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے ومما رزقنٰھم ینفقون - یعنے کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں - یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے - پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں - ہر رکوع میں اس قدر بیان ہے - کہ اس سے بڑھ کر کوئی کیا وعظ کر سکتا ہے۔

انسان دکھوں کے وقت تو انفاق پر مجبور ہوتا ہے - مگر حقیقی نیا تو وہ دنیا ہے جو خوشدلی سے دیا جائے - یہود کی نسبت فرمایا ہے ولن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا ولو افتدیٰ بہ اولئک لھم عذاب عظیم - بے ایمان آدمی جب عذابوں اور دکھوں کو دیکھیگا - تو اس کا دل چاہے گا - کہ زمین کی تھل کو بھر کر سونا دیدے - مگر نہ لیا جاوے گا

پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پا سکو گے جب تک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو مما تحبون کے معنے میرے نزدیک مال ہیں - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ لحب الخیر لشدید - انسان کو مال بہت پیارا ہو پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

وما تنفقوا من شیء - جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ کو اس کا علم ہو یعنے اسے مال کے لینے اور بڑھانے کا خوب علم ہے - پارہ سیقول ... رکوع ۱۶ میں آیا ہے - من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا - فیضٰعفہ لہ اضعافا کثیرۃ - واللہ یقبض ویبصط و الیہ ترجعون - کون ہے جو اپنے مالوں کو عمدگی سے الگ کرے اور اللہ اسے بڑھا کر بہت کچھ دیتا ہے - اللہ مال کو لیتا ہے اور اسکو

حلاً لبنی اسرائیل - دنیا میں جس قدر ایمانیات ہیں

دہوکہ بازیاں ہوتی ہیں اور لوگ شراب - زنا - چوری - جھوٹ سے بھی دریغ نہیں کرتے یہ صرف مال کے لئے ہے اور پھر اس بارے میں کوئی نصیحت کرے - تو اُلٹا اسی پہ اعتراض جماتے ہیں - جب مسلمانوں کو یہ وعظ کیا گیا کہ انفاق کرو اور یہود کو بھی ترغیب ہوئی - تو وہ بجائے اس کے کہ اس نصیحت کو مانتے کہنے لگے - کہ تم تو حرام خور ہو اس کے جواب میں فرمایا گیا - کہ سب چیزیں جو ہم مسلمانوں کے کہانے میں آتی ہیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں ہاں وہ جو اسرائیل نے اپنے مرض یگن کی وجہ سے ترک کر دیا تہا (یہ ما حرّم کے معنے ہیں)

من قبل ان تنزل التوراۃ - اور کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل - تورات کے نزول سے پہلے کی بات ہے - یہ بات خوب یاد رکھو - کہ کل الطعام کے یہ معنے نہیں - کہ جو کچھ تورات میں حلال وحرام ہے وہی قرآن مجید میں موجود ہے - بلکہ اس کے معنے یہ ہیں - کہ تمام چیزیں جو ہم کھاتے ہیں یہ وہ ہیں جو بنی اسرائیل کے لئے بھی تورات کے نزول سے پہلے کی حلال تھیں - پس اگر ان چیزوں کا کہانا ... حرامخوری ہے - تو یہ اعتراض ابراہیم - اسحٰق ویعقوب پر بھی ہو سکتا ہے۔ رسول کریم فرماتے ہیں کہ میں تمہاری کتابوں کا متبع نہیں ہوں - میں ابراہیم کے دین پر قائم ہوں۔

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا - تم بھی اسی دین کو قائم رکھو - افراط و تفریط سے بچنے والے ہوکر - حنیف کے یہی معنے ہیں - ایک طرف جھکا ہوا غلط معنے ہیں - حنف ٹیڑھے پاؤں والوں کو بطور دعا کہتے ہیں - حنیف وہ آدمی ہے جس میں کوئی کمی اور نقص زیادتی نہو - جو مشرک ہوتا ہے وہ محبت میں افراط سے کام لیتا ہے - کبھی سجدہ کرتا ہے کبھی رکوع کبھی اپنے محبوب کے لئے قربانیاں کبھی دعائیں مانگتا ہے - کبھی اس سے حاجتیں طلب کرتا ہے - یہ محبت میں غلو ہے - جو افراط کی علامت ہے - اسمیں خدا کے حق میں تفریط ہے۔

وما کان من المشرکین - مگر ابراہیم میں یہ عیب نہ تہا۔

پھر عظیم الشان ثبوت اس بات کا کہ ابراہیم کو کیوں مانیں کیا تورات کو چھوڑ دیں یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کی خالص توحید کے لئے جو گھر بنایا گیا ہے وہ وادی مکہ میں ہے - مکہ کہتے ہیں اس مقام کو جہاں لوگوں کا بڑا اژدہام ہو۔

مبارکا - برکت دیا گیا ہے .... دیکھو یہیں وہ مبارک وجود

تھا۔ جو اہل ارض کے لئے امان تھا۔ اسی گھر میں ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ پیدا ہوئے رضوان اللہ علیہم اسی میں طلحہ و زبیر۔ چنانچہ خدا نے فرمایا۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ اللہ نے اس کے گھر کے لوگوں کو بڑا بنانا چاہا ہے۔

مقام ابراہیم۔ پھر اس مکہ کی اوّل تو یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ابراہیم کا عبادت گاہ ہے۔ یہودی۔ عیسائی اپنے متبوع کی کوئی جگہ پیش نہیں کر سکتے جو اون کے قبضہ میں ہو

دوسری آیت من دخلہ کان امنا۔ یہ دوسری جگہ فرمایا۔ و یتخطف الناس من حولہم۔ کہ سارے جہان میں افراتفری پڑی ہے یہ مکہ میں نہیں۔

تیسری آیت و للہ علی الناس حج البیت۔ جو یہ نہیں سمجھتا وہ یہ پیشگوئی سن لے کہ حج بیت اللہ کا لوگوں میں رہے گا

و من کفر۔ اور جو باوجود ان دلائل کے کفر کرے۔

تبغونہا عوجاً کے معنوں میں میں نے بہت غور کیا ہے بہت لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ عیب جوئی کی فکر میں لگے رہتے ہیں میں نے ایسی عادت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ مرتے نہیں جب تک اسی گناہ میں گرفتار نہ ہو لیں۔ جس کے لئے وہ دوسرے کی تحقیر کرتے ہیں اور لوگوں میں شور و فساد ڈالتے ہیں۔ اسلام ایک سیدھا اور سادہ مذہب ہے۔ مگر تبغونہا یہ لوگ چاہتے ہیں اس کے لئے عوجاً۔ کہ کوئی عیب نکل آئے

اور ایک معنے یہ ہیں۔ کہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام میں رہیں یعنے اللہ کی راہ پر قائم رہیں اور پھر اسی طرح ٹیڑھے کے ٹیڑھے بھی رہیں حقیقی تبدیلی کو پیدا نہیں کرتے۔ کیسا افسوس کا مقام ہے۔

ایک طرف اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ ہے۔ دوسری طرف عیب ڈھونڈنے کی کوشش کرتے رہنا بہت ہی خطرناک راہ ہے مومنوں کی تعریف میں فرمایا ہے۔ یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم۔ اب جو بجائے ذکر اللہ کے مخلوق کے عیب بیان کرتا پھرے وہ مومن کیسا ہوا اور پھر اپنی غلطی پر اڑ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم نے خدا سے کوئی وعدہ لے لیا ہے اور بھی برا ہے۔ اپنی آنکھ کے شہتیر کو نہ دیکھنا اور دوسروں کی آنکھ کے تنکے کو گھنونی نظر سے دیکھنا اچھا نتیجہ نہیں رکھتا۔

ان تطیعوا۔ یعنے جیسے یہود وغیرہ چاہتے تھے۔ کہ اسلام صاحب اسلام۔ اصحاب اسلام کے اندر عیب تلاش کریں اور خود کتنے عیب دار ہوں۔ مگر دوسروں کی معمولی خطا کو بھی گرفت کرنے سے نہ رہیں۔ اسی طرز عمل پر اگر تم چلوگے۔ تو کافر ہو جاؤ گے۔

یوں تو کوئی ایسا مسلمان نہیں ہوتا۔ جو یہودیوں کا فرمانبردار بن جائے۔ پس تطیعوا کے معنے یہی ہیں کہ اون کے طرز عمل پر چلوگے جیسے وہ عیب جوئی کرتے پھرتے ہیں ایسے ہی تم کرتے رہوگے۔ تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔

مورخہ ۲۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۲)

یا ایہا۔ اے۔ ایہا۔ سن لو تمہیں کو سناتے ہیں۔

الذین امنوا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے۔

اتقوا اللہ حق تقاتہ۔ بیٹا اپنے باپ کا کہا مانتا ہے شاگرد اپنے استاد کا۔ محکوم اپنے حاکم کا۔ دوست اپنے دوست کا اور یہ سب تسلیم کسی فائدہ کے حصول پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارا حکم بھی مان لو۔ تاتم فلاح دارین پاؤ۔ وہ حکم کیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اپنا سارا زور لگا کر۔

ولا تموتن الا و انتم مسلمون۔ اب موت کا وقت تو معلوم نہیں بعض وقت انسان سوتا سوتا ہی مرجاتا ہے اور مسلمان بننے کا موقعہ نہیں ملتا اس لئے آج سے ہی تیاری کرلو۔ اور ہر وقت یہی سمجھو۔ کہ موت قریب ہے تا تمہارا انتقال بحالت اسلام ہو۔ انسان جب کوئی نیکی شروع کرتا ہے۔ تو ہر نیکی کا قول یا فعل یا عمل دوسرے نیک قول یا فعل یا عمل کو پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ گویا ایک نیکی دوسری نیکی کے لئے بمنزلہ زنجیر کی کڑی کے ہے۔ پس تقویٰ اختیار کروگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مسلمان ہی مروگے۔ تقوے کی بہت سی راہیں ہیں۔ ایک اون میں سے یہ ہے۔

واعتصموا۔ اپنے آپ کو دکھوں سے بچالو کس ذریعہ سے؟

بحبل اللہ۔ ایک اللہ کا رسن ہے۔ اس پر دو قومیں زور لگا رہی ہیں۔ تم سارے مل کر زور لگاؤ تا ذلت اور شکست کے دکھوں سے بچ جاؤ۔ ہمارے زمانہ طالب علمی میں یہ رسّے کا کھیل نہیں ہوتا تھا مگر اب تو سکولوں میں یہ کھیل رائج ہے۔ اس لئے اس آیت کی خوب سمجھ آسکتی ہے۔

شفا۔ کنارہ

من النار۔ غضب۔ غیظ۔ کینے۔ ایک دوسرے کی جلن۔

فانقذکم منہا۔ ان تمام جہنموں سے قرآن نے نکالا۔

دیکھو۔ میں تمہیں درد دل سے کہتا ہوں کہ وحدت بڑی چیز ہے اور ہر قسم کی کامیابیوں کی جڑ ہے۔ صحابہ کرام نے اس کا مزہ چکھا ہے اون کی قوم ایک کس مپرس حالت میں تھی۔ صرف وحدت کے ذریعے ساری دنیا میں عظیم الشان اور مظفر و منصور ہوگئی۔

جب تک ہر ایک آدمی اپنے اغراض کو چھوڑ کر دوسرے کی ہمدردی میں فنا نہ ہو جاوے۔ یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ عائد مکہ کو دعوت دی اور کہا۔ کوئی تم میں سے ہے۔ جو ہمارا بوجھ

سلیم الفطرت پسند کرتا ہے وہ کرے اور جو اس کے خلاف ہو اس سے روکے۔

وتومنون باللہ ۔ پھر خود بھی ان بھلائیون پر عمل کرنے والے ہو اور تمام اخلاق فاضلہ کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا پورا ایمان ہے۔

الا اذیً ۔ محض زبانی بکواس کر لین اس کے سوا اور کیا بگاڑ سکتے ہین۔

ثم لا ینصرون ۔ مین تو اس کے یہی معنے کرتا ہون پھر کبھی بھی اون کو نصرت نہ دی جاوے گی۔ تیرہ سو برس سے یہود کا یہ حال دنیا دیکھ رہی ہے۔

الا بحبل من اللہ و حبل من الناس ۔ ہان مسلمانون کے معاہدہ کے نیچے یا دوسرے لوگون کے معاہدہ و تعلقات کے اندر اس سے کچھ محفوظ رہ سکتے ہین۔

تقدیر عبارت یون ہے ۔ اینما ثقفوا ما عصموا من الذلۃ الا عصموا بحبل من اللہ ۔ یہ عصموا میز و آیات سے نکالا ہے ۔ واعتصموا بحبل اللہ ۔ اور من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم مطلب یہ ہے کہ جہان پائے گئے ذلت سے نہین بچین گے ۔ مگر مسلمانون سے عہدنامہ مین اس بری ذلت سے کچھ نہ کچھ بچ سکتے ہین ۔ ایک اور معنے ہین وہ یہ کہ یہودی ہمیشہ ذلت مین رہینگے ہان اگر اللہ کے رسن کے نیچے آجاوین ۔ یعنے مسلمان ہو جاوین یا کوئی اور مذہب اختیار کر لین تو پھر بچ سکین گے ۔ یہودی ۔ یہودی رہ کر کبھی فلاح نہین پا سکتے ۔ اِلّا کو عاطفہ بھی بنایا ہے ۔ یعنے ولا مطلب یہ ہے کہ وہ ذلت سے نہ بچین گے ۔ خود مسلمانون سے عہدنامہ کرین ۔ یا کسی دوسرے مذہب ۔

المسکنۃ ۔ یعنے سلطنت کے لئے ہاتھ پاؤن نہین مار سکینگے۔

من اھل الکتاب امۃ قائمۃ ۔ ہر مذہب مین دو قسم کے لوگ ہین ایک وہ جو شریر ہوتے ہین وہ غیر مذہب کی مخالفت محض از راہ شرارت کرتے ہین ۔ ان مین طلب حق ہرگز نہین ہوتی ۔ دوسرے وہ جو شرارتون مین فریک نہین ہوتے وہ نیکی مین بقدر اپنی طاقت کے بڑھتے رہتے ہین ۔ اللہ پر ۔ قیامت پر ایمان لاتے ہین اپنی عقل و فہم کے مطابق پسندیدہ کام کرتے اور برے کامون سے رکے رہتے ہین ۔ اور کسی نبی وغیرہ کی ہتک نہین کرتے ۔ اس قسم کے لوگون کو خدا نے امیدوار ٹھہرایا ہے ۔ کہ وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ ۔ جو کچھ بھی وہ بھلائی کرین اوس کی ناقدری نہ ہو گی۔

واللہ علیم بالمتقین ۔ کیونکہ اللہ کو متقین کا علم ہے ۔ پس ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے ۔ ہمین رائے زنی کا کوئی حق نہین (اون نیکیون کی قدردانی یہی یہ ہے کہ "اسلام" قبول کرنے کے لئے شرح صدر ہو جاوے) باقی رہے جو کھلم کھلا انکار کرتے اور شرارت و ایذا رسانی سے پیش آتے ہین وہ تو کچھ خرچ بھی کرین تو اکارت جاتا ہے۔

بطانۃ ۔ اندرونی دوست نہ بناؤ ۔ اس کی تصریح سورۃ ممتحنہ مین خوب فرمائی ہے اب اس سے آگے اون کے طرزِ عمل سے اطلاع دی ہے تا محفوظ رہ سکو۔

مورخہ ۴ ۔ مئی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

مکہ کے لوگون مین خود پسندی اور خودی بہت تھی ۔ اسکی جڑ آسودگی ہے کیونکہ تمام جہان کی پوجا کا مال اون کے پاس آتا تھا ۔ پھر مکہ ایک بڑا معبد تھا ۔ تمام عرب والے اس کی پوجا کرتے تھے اِس لئے یہ لوگ اپنے تئین مہنت سمجھتے تھے ۔ تیسری وجہ ان کی خود پسندی کی ۔ رحلۃ الشتاء والصیف تھی ۔ یعنے وہ تجارت کے لئے موسم گرما مین عراق شام مصر وغیرہ کی طرف جاتے تھے ۔ اور سرما مین ہندوستان ۔ چائنا کی طرف جتنی تجارت پیشہ قومین ہین ۔ وہ ایک وقت آسودگی کی وجہ سے خودی اور خود پسندی مین مبتلا ہو جاتی ہین خودی اور خود پسندی والے ہر بات پر ناک چڑھانے کا عادی ہو جاتے ہین ۔ اور وہ ہمیشہ دوسرون کی نسبت یہی کہتے ہین ۔ ہم اسے کیا سمجھتے ہین ۔ پس جب کوئی دوسرے کی بات سنے نہین ۔ تو حق کس طرح پا سکتا ہے ان کی اس خودی اور خود پسندی کی اصل جڑ تو ان کے بُت تھے ۔ جیسے ہندوستان مین مہاندیو ہے ۔ ایسے ہی وہان ہبل تھا ۔ جیسے یہان .. دیویان ہوتی ہین ۔ وہان نائلہ تھی ۔ ہر بُت کے پجاری لاکھون روپے کماتے تھے ۔ انہون نے جب دیکھا ۔ کہ ایک نوجوان ہمارے ہی خاندان کا ہمارے تمام کارخانہ مکرمت پر پانی پھیرنا چاہتا ہے ۔ تو وہ آگ بگولا ہو گئے اور ادہر انہی کے قوم کے لوگ ورقہ بن نوفل ۔ علی زید بن حارث وغیرہ مسلمان ہو گئے ۔ تو یہ اور بھی گھبرائے اور مقابلہ کی ٹھانی اور حتی الوسع اونہون نے کوشش کی ۔ کہ کس طرح اسلام کا استیصال کیا جائے ۔

نبی کریمؐ کو ۱۳ برس اس گھمسان مین گزرے ۔ دیکھو کس قدر بڑی ہمت کیسی بلند پروازی ۔ کتنا محکم ارادہ ہے اور کیسا استقلال تھا پھر صحابہ مین جن کی قومیت اور عصبیت نہ تھی وہ بھاگ اٹھے ۔ فرمایا حبش مین چلے جاؤ ۔ وہان وہ لوگ جا کر رہے ۔ پہلے رنگ مین تو بتایا ۔ کہ شریر سے شریر حکومت کے نیچے کس طرح مسلمانون کو رہنا چاہئے دوسری مین یہ بتایا کہ نیک دل عیسائی گورنمنٹ کے تحت مین کیونکر زندگی بسر کرنی چاہئے ۔ گویا آپ کو یقین تھا کہ ایک وقت مسلمانون پر آنیوالا ہے کہ وہ غیر قومون پر حاکم ہون گے اور پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ وہ محکوم ہونگے یہ تو مکہ کے حالات تھے اب جب آپ مدینہ مین آئے تو یہان کی رسم و رواج سے آپکو آگاہی نہ تھی انکی جماعتون مین کوئی منصوبہ کرتا ۔ تو کوئی خبر تک دینے والا نہ تھا ۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ آل عمران

پارہ چہارم

(یکم مئی ۱۹۰۹ء رکوع اول)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون - قرآن کریم سورۃ بقرہ مین جہان پہلا رکوع شروع ہوتا ہے - وہان متقی کی نسبت فرمایا ہے وممّا رزقنٰھم ینفقون - ایسے کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہین یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے - پھر اسی سورۃ مین کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدین آئی ہین - ۵ رکوع مین اس قدر بیان ہے - کہ اس سے بڑھ کر کوئی کیا وعظ کرسکتا ہے -

انسان دکھون کے وقت تو انفاق پر مجبور ہوتا ہے - مگر حقیقی نیا تو وہ دنیا ہے - جو خوشدلی سے دیا جائے - جہنم کی نسبت فرمایا ہے فلن یقبل من احدھم ملأ الارض ذھبا ولو افتدیٰ بہٖ اولٰئک لھم عذاب عظیم - بے ایمان آدمی جب عذابون اور دکھون کو دیکھیگا - تو اس کا دل یہ چاہے گا - کہ زمین کی گول کو بھر کر سونا دیدے مگر نہ لیا جاوے گا

پس تم حقیقی نیکی کو نہین پاسکوگے جبتک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو مما تحبون کے معنے میرے نزدیک مال ہین - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وانہ لحب الخیر لشدید - انسان کو مال بہت پیارا ہے پس حقیقی نیکی پانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال ہی خرچ کرتے رہو -

وما تنفقوا من شیٔ - جو کچھ بھی خرچ کروگے اللہ کو اس کا علم ہے یعنے اسے مال کے لینے اور بڑھانے کا خوب علم ہے - پارہ سیقول ... رکوع ۱۶ مین آیا ہے - من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا - فیضٰعفہ لہ اضعافا کثیرۃ - واللہ یقبض ویبصط والیہ ترجعون - کون ہے جو اپنے مالون کو عمدگی سے الگ کرے اور اللہ اسے بڑھوے اس قرض کو بہت بڑھاتا ہے - اللہ مال کو لیتا ہے اور اسکو بڑھاتا ہے -

کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل - دنیا مین جس قدر ایمانیان دہوکہ بازیان ہوتی ہین اور لوگ شراب - زنا - چوری - جھوٹ سے بھی دریغ نہین کرتے یہ صرف مال کے لئے ہے اور پھر اس بارے مین کوئی نصیحت کرے - تو اُلٹا اسی پر اعتراض جاتے ہین - جب مسلمانون کو یہ وعظ کیا گیا کہ انفاق کرو اور یہود کو بھی ترغیب ہوئی - تو وہ بجائے اس کے کہ اس نصیحت کو مانتے کہنے لگے - کہ تم تو حرام خور ہو اس کے جواب مین فرمایا گیا - کہ سب چیزین جو ہم مسلمانون کے کہانے مین آتی ہین بنی اسرائیل کے لئے حلال تھین ہان وہ جو اسرائیل نے اپنے مرض ریگن کی وجہ سے ترک کر دیا تھا (یہ ما حرّم کے معنے ہین)

من قبل ان تنزل التوراۃ - اور کل الطعام کان حلاً لبنی اسرائیل - تورات کے نزول سے پہلے کی بات ہے - یہ بات خوب یاد رکھو - کہ کل الطعام کے یہ معنے نہین - کہ جو کچھ تورات مین حلال وحرام ہے وہی قرآن مجید مین موجود ہے - بلکہ اس کے معنے یہ ہین - کہ تمام چیزین جو ہم کھاتے ہین یہ وہ ہین جو بنی اسرائیل کے لئے بھی تورات کے نزول سے پہلے کی حلال تھین - پس اگر ان چیزون کا کہانا ... حرامخوری ہے - تو یہ اعتراض ابراہیم - اسحٰق ویعقوب علیہم السلام پر بھی ہوسکتا ہے ... رسول کریم فرماتے ہین کہ مین تمہاری کتابون کا متبع نہین ہون - مین ابراہیم کے دین پر قائم ہون -

فاتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفاً - تم بھی اسی دین کو قائم رکھو - افراط وتفریط سے بچنے والے ہوکر - حنیف کے یہی معنے ہین - ایک طرف جھکا ہوا غلط معنے ہین - حنف ٹیڑھے پاؤن والون کو بطور دعا کہتے ہین - حنیف وہ آدمی ہے - جسمین کوئی کمی اور نقص زیادتی نہو - جو مشرک ہوتا ہے وہ محبت مین افراط سے کام لیتا ہے - کبھی غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے کبھی رکوع کبھی اپنے معبود کے لئے قربانیان کبھی منتین دعائین مانگتا ہے - کبھی اس سے حاجتین طلب کرتا ہے - یہ محبت مین غلو ہے - جو افراط کی راہ ہے - اسمین خدا کے حق مین تفریط ہے -

وما کان من المشرکین - مگر ابراہیم مین یہ عیب نہ تھا -

پھر عظیم الشان ثبوت اس بات کا کہ ابراہیم کو کیون مانین کیا تورات کو چھوڑ دین یہ ہے کہ سب سے پہلے خدا کی خالص توحید کے لئے جو گھر بنایا گیا ہے وہ وادی مکہ مین ہے - مکہ کہتے ہین اس مقام کو جہان لوگون کا بڑا اژدہام ہو -

مبارکاً - برکت دیا گیا ہے .... دیکھو یہین وہ مبارک وجود

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(شروع)

(سورۃ ... ۱۹ اپریل ۱۹۰۹ء رکوع ۱ و ۲)

منہم من کلم اللہ - کلام تو سب پیغمبروں سے ہوا مگر بعض کو مخصوص بوجہ کثرت کلام کیا -

البینٰت - کھلی باتیں عیسٰی کی تعلیم اخلاق کی تھی اور اخلاقی رنگ کا وعظ ہر مذہب میں مقبول ہوتا ہے اس لئے اسے بینٰت فرمایا -

وایدنٰہ بروح القدس - اس اخلاقی تعلیم کو اپنی پاک کلام سے مؤید کیا روح القدس پاک کلام لانے والے فرشتے کو بھی کہتے ہیں - مگر عام معنے یہی ہیں - پاک کلام -

قرآن شریف میں ہے - وکذالک اوحینا الیک روحًا من امرنا - ایک دوسری جگہ فرمایا - ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علٰی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الٰہ الا اللہ -

ما اقتتل الذین من بعد ھم - یعنے اگر کوئی لڑائی کرتا تو ہم اسی وقت اسکو قتل کر دیتے بدزبانی کرتا تو زبان بند کر دیتے - مگر بندے کو اللہ نے مجبور نہیں بنایا اور نہ ان کے اختیارات کو چھینا - بلکہ مقدرت بطاری ہے -

ولکن اختلفوا - جب خدا نے جبر نہ کیا - اختیارات نہ چھینے تو ان لوگوں نے اس مقدرت سے زور سے کام لینے تو وہ نہ لڑتے مگر جب ہم نے ہدایت پر مجبور نہ کیا تو لڑنے اور گمراہی پر کیوں جبور کرنے لگے -

فمنہم من اٰمن - مگر کچھ ایسے تھے جنھوں نے قرآن کے مطابق عمل کیا -

ومنہم من کفر - بعض ایسے تھے جنھوں نے اس میں خلل ڈالا اس کی تعلیم کا انکار کیا -

ولو شاء اللہ ما اقتتلوا - جناب الٰہی تو ایسی طاقت رکھتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ قدرت نہ دیتے مگر وہ ایسا نہیں کرتے کیونکہ وہ جبر کرنے والا نہیں *

یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ - ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اس دن نہ کوئی بیع ہوسکیگی نہ خلۃ نہ شفاعۃ - یہاں بیع - خلۃ - شفاعۃ کی مطلق نفی ہرگز نہیں ہے - عربی میں لا دو طرح سے آتے ہیں - ایک وہ جس کے بعد تنوین آتی ہے اور ایک وہ جس کے بعد تنوین نہیں آتی پہلے کی مثال یہی آیت ہے اور دوسرے کی مثال لا رفث ولا فسوق ولا جدال - ان دونوں لاؤں میں فرق ہے -

تنوین نہ ہو تو اس کے معنے ہیں بالکل "نہیں" یہ لا نفی جنس کا ہے اور اگر تنوین ہو تو اس سے مراد ہے - بعض صورتوں میں نہیں یہ لا مشبہ بلیس ہے اب چونکہ یہاں تنوین ہے اس لئے یہاں بیع کی مطلق نفی نہیں اسی لئے دوسرے مقام پر فرمایا - فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ - اور نہ خلۃ کی مطلق نفی ہے - چنانچہ فرمایا - الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض

عندہ الا المتقین - اور نہ شفاعۃ کی چنانچہ اس سے آگے الا باذنہ آتا ہے

والکافرون ھم الظالمون - کافر اپنی جان پر بھی ظلم کرتا ہے اور دوسروں پر بھی -

لا الٰہ الا ھو - معبود وہی ہے جس کی بات کو مانا جائے پس اس کی فرمانبرداری کرو -

القیوم - حافظ و ناصر -

سنۃ - کسی شخص نے اعتراض کیا تھا کہ اونگھ سے کیا نقصان ہو سکتا ہے - اسکے ہاتھ میں دو شیشے دیئے گئے اور کہا گیا کہ تم اس کی حفاظت کرو - جب اسے نیند کا غلبہ ہوا تو اس نے اپنے شیشوں کو روکا مگر اونگھ جو آئی - دونوں شیشے آپس میں ٹکرا کر ٹوٹ گئے -

کرسیہ - کرسی کے معنے علم کے ہیں بخاری میں موجود ہیں - ایک شعر بھی یاد آگیا - ؎

تحف بہ بیض الوجوہ ... کرسی با الاحداث ...

۲۰ اپریل ۱۹۰۹ء

(البقرۃ رکوع ۲)

لا اکراہ فی الدین - ایک انبیاء کی راہ ہوتی ہے ایک بادشاہوں کی - انبیاء کا یہ قاعدہ نہیں ہوتا کہ وہ ظلم و جبر و تعدی سے کام لیں - ان بادشاہ جبر و اکراہ سے کام لیتے ہیں - پولیس اسی وقت گرفت کر سکتی ہے جب کوئی گناہ کا ارتکاب کر دے مگر مذہب گناہ کے ارادہ کو بھی روکتا ہے پس جب مذہب کی حکومت کو آدمی مان لیتا ہے تو پولیس کی حکومت اس کی بہتر گناہ سے ہرگز ضروری نہیں ہوتی - اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ جبر و اکراہ کا تعلق مذہب سے نہیں دین کسی کو بجبر مت داخل کرو - کیونکہ جو دل سے مومن نہیں ہوا وہ ضرور منافق ہے شریعت نے منافق اور کافر کو ایک ہی میں جگہ دی ہے - غلطی سے ایسی کہانیاں مشہور ہو گئی ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - بھلا خیال تو کرو - اگر اسلام میں جبر جائز ہوتا تو ہندوستان میں اتنے سو سال حکومت پھر یہ ہزاروں برسوں کے مندر شوالے اور سنگین کیوں موجود پائی جاتیں -

عالمگیر کو بھی الزام دیتے ہیں کہ وہ ظالم تھا اور بالجبر مسلمان کرتا تھا کیسی بیہودہ بات ہے اس کی فوج کے سپہ سالار ایک ہندو تھے - بڑا حصہ اس کی عمر کا اپنے بھائیوں سے لڑتے گزرا اسکی مدت بھی تانا شاہ کے مقابلہ میں ہوئی - پھر اسلام بادشاہوں کے افعال کا ذمہ دار نہیں مسلمانوں نے بڑی غلطی کی کہ معترضین کے مفتریات کو تسلیم کر لیا - حالانکہ اسلام دلی محبت و اخلاق سے حق بات ماننے کا نام ہے - اسی لئے اسلام میں جبر نہیں - یہ آیت ضروری یاد رکھنی چاہیئے اسلام میں ہرگز اکراہ نہیں - چنانچہ پارہ گیارہ رکوع ۱۰ میں فرماتا ہے - ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلہم جمیعًا - افانت تکرہ الناس حتٰی یکونوا مؤمنین -

قد تبین الرشد من الغی - رشد کہتے ہیں - اصابۃ الحق والصواب یعنی واقعیات کو پا لینا اور حق تک پہونچ جانا - غی کہتے ہیں اس حق و صواب کی جگہ سے رک جانے کو - اسلام کے چند اصول بیان کرتا ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رشد و غی کو کیا امتیاز سے بیان کیا ہے -

فرمایا - شرک نہ کرو - وعید بتلایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ - کوئی حضرت مسیح کو پوجے یا امام حسین یا سید عبد القادر جیلانی کو یا درخت یا تالاب - پہاڑ - جانور کو سب برابر ہیں کیونکہ یہ

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

ی غرض آپ

بنے ان کو مقابلہ میں د

ن قوم مرسیدوں کی

(نہ اشاعت سے آگئے)

...یل - ان تمام ملائکہ کا افسر ہے جن کے علوم دماغ سے وابستہ ہیں - مثلاً ریاضی - (توقیتی - ہندسہ - جبر و مقابلہ) اور طبیعات (اسٹرانمی - کیمیا) یہ علوم الٰہیات سے کم درجہ پر ہیں - اس لئے جلد سمجھ میں آجاتے ہیں مگر جون جون علوم اعلےٰ ہوتے جاتے ہیں تو باریک بھی ہوتے جاتے ہیں ایک دفعہ ایک اپنے عزیز کو میں نے وہ لکچر سننے کے لئے بھیجا - جو سورج گرہن کو دیکھ کر ایک انگریز نے دینا تھا وہ لڑکا کہنے لگا میں نے تو کچھ نہیں سمجھا - پھر اس نے اپنے ماسٹر سے پوچھا تو اس نے کہا پانچ سال میں اگر صحبت میں رہوں تو اس کی باتیں سمجھنے کے قابل ہو سکتا ہوں - غرض دنیا میں کئی قسم کے علوم ہیں اور وہ تمام علوم ملائکہ کی معرفت لوگوں پہ کھلے ہیں وہ الٰہیات کے ہوا طبیعات کے دونوں کا انکار - ملائکہ اور ملائکہ کے افسر جبرئیل و میکال کا انکار ہے پھر رسولوں کا انکار ہے - جو ان ملائکہ کی تحریکات کے مہبط ہیں - پھر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے - جو تمام رسولوں کے کمالات کے جامع ہیں اور ایسے لوگوں کا اللہ تعالےٰ مخالف ہے - اور پھر ایسا کفر کرنے والوں کا ایک نشان ہے کہ وہ سب بدعہد ہیں اور فاسق و فاجر اور یہ کھلی ہوئی بات ہے کیونکہ جبرئیل و میکال کا دشمن ہی ہو گا جو دین و دنیا کے متعلق عمدہ و نیک تحریکوں کا مخالف ہو اور وہ فاسق فاجر کے سوا کون ہو سکتا ہے -

۱۴ - فروری ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۲)

جب آدمی میں آسائش آجاتی ہے تو وہ ہر نئی چیز میں بڑی دلچسپی لیتا ہے اور اس انہماک میں پھر جائز و ناجائز امر کو نہیں دیکھتا - جیسے کہ جس طرح شیعہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کو برا کہتے ہیں اور خارجی اہل بیت کو اسی طرح وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں - مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا - شیعہ نے اس نکتہ چینی سے کیا فائدہ اٹھایا - اسی طرح حضرت داؤد کے بیٹے سلیمان برگزیدہ نبی تھے - مگر ان لوگوں نے ان کی بھی عیب چینی شروع کر دی اور ان سے ایسی باتیں منسوب کیں جو ایک نبی کی شان سے بالکل بعید ہیں اس کی اصلیت یہ ہے کہ حضرت سلیمان کے عہد میں جب ان کو آسودگی ہوئی - تو ہندوستان چین اور مصر سے نئے نئے آدمی وہاں جا آباد ہوئے اور ان لوگوں کی دلچسپی کے لئے عجیب عجیب فن پیش کئے جن میں وہ ایسے مشغول ہوئے - کہ سب کچھ بھول گئے -

جیسا کہ انسان کی عادت ہے کہ جب ایک طرف متوجہ ہو تو دوسری طرف توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل کی خدا کی طرف توجہ کم ہو گئی اور ان بے ہودہ باتوں کی قدر بڑھ گئی اور ایسی بڑھی کہ اس کا اثر مسلمانوں تک بھی پہونچا - نقش سلیمانی سحر ہاروت ماروت اور ایسی کتابیں اسی بے ہودگی اور لغویت کی یادگار ہیں اور غضب یہ ہے کہ یہ کفر سلیمان پر تھوپا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلیمان نے یہ کفر نہیں کیا اور ہرگز نہیں کیا آپ پر جو الزام لگائے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ بلقیس نام ایک ملکہ پر عاشق ہو گئے اور پھر اس کو راضی کرنے کے لئے بت پرستی بھی کی - یہ سب جھوٹ ہے - خدا نے اصل واقعہ سورۃ نمل رکوع ۸ میں بیان فرمایا ہے اور وہاں ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملکہ خود مسلمان ہوئی اور معذرت خواہ ہو کر سلیمان کے دربار میں آئی - قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمٰن للّٰہ رب العالمین - بعض وقت انبیاء کی نسبت جو الفاظ بولے جاتے ہیں ان سے ان کی تعریف مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف اس الزام کا اٹھانا ہوتا ہے جو ان پر لگایا گیا ہے - یہاں ما کفر اسی لئے آیا ہے

ولٰکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر	وہ قومیں جو اللہ سے بہت دور تھیں (الشیاطین کے یہاں یہی معنی ہیں) جب وہ ملک سلیمان میں آئیں - تو بنی اسرائیل

کو اپنے مذہب کا پابند کر کے اپنی طرف متوجہ کر لیا اور انہیں سحر کی تعلیم شروع کرا دی - سحر کہتے ہیں دلربا - باتوں کو خواہ از قسم عملیات ہو یا شعبدہ بازی یا تسخیر کلمات ق ولطف ما خذہ - جس کی دریافت نہایت باریک در باریک ہو -

انّ من البیان لسحرا بھی آیا ہے اس لئے ناول بھی سحر میں داخل ہے بعض ناول ایسے ہوتے ہیں کہ انسان بغیر ختم کرنے کے ہاتھ سے چھوڑ ہی نہیں سکتا - حضرت عمر سے کسی نے پوچھا تھا آپ کی طبیعت میں وہ تیزی نہیں رہی جو زمانہ جاہلیت میں تھی - آپ نے جواب دیا تیزی تو وہی ہے مگر اب وہ کفار کے مقابلہ میں دکھائی جاتی ہے اسی طرح جن لوگوں کو لکھنا آتا ہے اور طبیعت موزوں واقع ہوئی ہے وہ ناول نویسی کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں - ایسے شغلوں میں پڑھ کر انسان اپنی کتاب سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات یہ بھی نہیں سمجھا جاتا - کہ میری روحانی حالت دن بدن بگڑ رہی ہے -

اس کے بعد ایک اور نصیحت فرمائی وہ یہ کہ انسان جب کسی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے تو پھر اس دشمنی کے بڑھانے یا اس سے انتقام لینے کے لئے اپنے دشمن کی باتیں سنتا اور اس کے خلاف منصوبے کرتا اور اپنے ساتھ اور لوگوں کو ملاتا ہے ہر وقت اس کو یہی دھت لگی رہتی ہے اور وہ اپنے دین سے بے خبر ہو جاتا ہے بنی اسرائیل جب قید تھے - وہ زمانہ دانیال - عزرا - حزقیل اور ارمیاہ وغیرہم انبیا کا تھا جب یہ بابل میں گئے - تو بابل والے آسودہ تھے اور آسودگی کی وجہ سے طرح طرح کے گندوں میں مبتلا - دانیال باب ۵ ورس ۱۶ اور ۱۲ باب ورس ۲۱ میں

شراب پینے کا ذکر ہے۔ اللہ نے ہاروت ماروت دو فرشتے نازل کئے۔

ہرت کہتے ہیں زمین کو صاف کرنے کو۔

مرت کہتے ہیں نشیب و فراز و اکر درخت گھاس کٹوا کر صاف میدان کر دینے کو۔ ان فرشتوں کے ذریعے یسعیاہ کو آگاہ کیا۔ کہ یہ لوگ خراب ہو گئے ہیں اس واسطے تم اور کسی سلطنت سے کو لکھو اور اس کے ذریعے سے ان کو ہلاک کر دو۔ یہ علم ملائکہ کے ذریعے انپر نازل ہوا۔ چنانچہ مید و و فارس کے بادشاہ ہوئے وہ دستی لگا کر بنی اسرائیل نے بابل والوں کو تباہ کر دیا۔ بابل بڑا شہر تھا۔ ہماری آبادی تھی کوئی پچاس میل میں جو کہ بابل کی تباہی میں اللہ نے فارس کے بادشاہوں کے ذریعہ سے فضل کیا ایسے بنی اسرائیل کے تعلقات فارس والوں سے قائم رہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں آئے۔ تو یہودیوں نے چاہا کہ پھر فارس کے بادشاہ کے ذریعہ ان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کا استیصال کریں۔ چنانچہ فارس کے بادشاہ نے اپنے یمنی گورنر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنا چاہا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فرستادوں سے کہا۔ کہ جس نے تمہیں میری گرفتاری کے لئے بھجوایا ہے اس کو میرے خدا نے اسی کے بیٹے کے ہاتھ سے ہلاک کروا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لیکن چونکہ یہ ایک نبی کا مقابلہ تھا اس لئے اس میں ناکام رہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں انہی واقعات کیطرف اشارہ فرماتا ہے۔

وما انزل علے الملکین ببابل ھاروت وماروت۔ پیچھے پڑے ہوئے ہیں اس کے جو ایک زمانہ میں دو فرشتوں پر نازل ہوا تھا۔ (ان فرشتوں کا کام تھا کہ بابل کو ویران کر کے صاف کریں۔ اسی واسطے ان کو ہاروت وماروت کہا گیا) اس وقت تو یہ کامیاب ہو گئے کیونکہ خدا کے منشا کے ماتحت تھا۔ مگر اب تو یہ کفر ہے کیونکہ ایک نبی کے مقابلہ میں ہے۔ اس وقت تو ہم نے ان کو ہدایت کر دی تھی۔ کہ اسے بے موقعہ استعمال کر کے کافر نہ بننا اور دوسری یہ بات ہے کہ اپنی عورتوں کو بھی اس راز کی خبر نہ کرنا کیونکہ عورت کمزور ہے۔ اس کے ذریعے بات نکل جاتی ہے۔ یہ مطلب ہے یفرقون بہ بین المرء وزوجہ کا۔ بس یہاں یہ بات ختم ہوئی۔ اب فرماتا ہے ویتعلمون ما یضرھم۔ اب یہ یہود پھر انہی باتوں کو تعلیم و تعلم کرتے ہیں۔ مگر بجائے فائدے کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے کہ آگے تو ملائکہ کے ذریعہ یہ باتیں القاء ہوئی تھیں۔ چنانچہ یتعلمون کے ساتھ منھما (ان دو فرشتوں سے) آیا ہے۔ اب یہ شیطانی القاء ہے۔ بہتر تھا کہ وہ ان شرارتوں کی بجائے ایمان لاتے اور تقوی اختیار کرتے اور دنیا و آخرت میں فلاح پاتے۔ ایسی منصوبہ بازیوں کی کمیٹیوں کا سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں مفصل ذکر ہے۔ جہاں فرمایا۔

الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم	کیا تجھے معلوم نہیں ان لوگوں کا حال جن کو منصوبہ بازی کی خفیہ کمیٹیوں سے منع کیا اور وہ پھر وہی کرتے ہیں جس سے منع کئے جا چکے ہیں اور وہ خفیہ سازشیں
والعدوان ومعصیۃ الرسول	کرتے ہیں گناہ، سرکشی اور رسول کی مخالفت کی

اور

پھر آگے چل کر ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوی۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون انما النجوی من الشیطٰن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ط	... جب تم کوئی خفیہ ... اس میں کوئی گناہ اور سرکشی کی اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ ہو بلکہ نیکی اور تقوے کی ہو اور اس اللہ سے ڈرو۔ جس کی حضور اکٹھے کئے جاؤ گے یہ جو خفیہ انجمنیں ہیں۔ یہ شیطانی کام ہے۔ صرف مومنوں کو گھبراہٹ میں ڈالنے کے لئے۔ مگر الٰہی اذن کے سوا کوئی ضرر انہیں نہیں پہونچا سکتے اور اللہ تعالے پر ہی چاہیئے۔ کہ مومن توکل کریں۔

۱۷۔ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۳)

لا تقولوا راعنا۔ بعض لوگ شرارت کے طور پر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو ذومعنی ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک آشنا تھے ان کی ایک کتاب جو مناظرہ کے متعلق تھی۔ پڑھی۔ ایک جگہ یہ فقرہ لکھا تھا۔ آپ ہر ایک صداقت کو ایک ہی کولہو میں پیلتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اس محاورہ کے استعمال کی کیا ضرورت تھی۔ کہنے لگے۔ کہ مخاطب تیلی ہے۔ یہ اس پر چوٹ کی ہے۔ پھر ایک جگہ دکھائی جہاں لکھا ہوا تھا کہ مٹ کا مٹ ہی بگڑا ہوا ہے اور بڑے فخر سے کہا کہ یہ شخص جس کے مقابلہ میں یہ تحریر ہے رنگریز ہے۔

میرے نزدیک یہ طریق اچھا نہیں۔ متانت کے خلاف ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں میں بھی یہ برائی پھیل گئی۔ ایک قصیدہ کے چند اشعار مجھے یاد ہیں۔ جو اول سے آخر تک اسی قسم کی شرارت سے پُر ہیں ایک مصرعہ تمہیں سناتا ہوں۔ ؎

تا سرت باشد ہمیشہ تا جدار

یہاں تاجدار کے ایک معنی ظاہر ہیں۔ دوسرے یہ کہ تا۔ جدار۔ یعنی تیرا سر دیوار کے ساتھ ٹکرا کر کھایا ہوا گیا ہو۔ اس طرح کے کلام سے ہمارے سردار نے ہمیں منع کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے راعنا نہ کہو۔ کیونکہ اس کے معنے ایک تو یہ ہیں کہ ہماری رعایت کرو۔ ہم نہیں سمجھے دوبارہ سمجھا دو۔

دوم راعن کا لفظ عبرانی میں گالی ہے۔ احمق۔ رعونت والے کو کہتے ہیں۔ اگر ایسی ضرورت پیش آ جائے۔ تو بجائے راعنا کے جو ذومعنی لفظ ہے۔ انظرنا بولو۔ جس کے معنے ہیں۔ ہم غرباء کی طرف بھی آپ نظر رکھیں۔

ان منکروں کے لئے جو اس قسم کے الفاظ نبی کریم کے حضور بولتے ہیں دکھ دینے

ہیں۔

یہ کافر دو قسم کے ہیں۔ اہل کتاب (یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس) دوسرے

سنی سنائی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ غرض یہ دونو گروہ

ہے۔ جو خیر و برکت کا موجب ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ

کو ماکر علی دجل من

تے جسے

اعتراض فضول تھا یہ واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ واقعی یہ

مبارک وجود ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اس رسالت کا مستحق تھا میرا اعتقاد

ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم انسانیت ہیں نہ ایسا کوئی عظیم الشان ہوا اور نہ ہوگا

ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ اس کی کیا دلیل ہے ... نے کہا کہ تم کسی اصل مذہبی کے

قائل ہو یا نہیں۔ کہا دعا کا قائل ہوں۔ میں نے کہا۔ دیکھو تم مانتے ہو کہ تمام مسلمان نماز

پڑھتے ہیں اور زمین گول ہے۔ پس روئے زمین پر کوئی ایسا وقت نہیں گذرتا۔

جب کوئی مسلمان نماز نہ پڑھ رہا ہو اور نماز میں درود شریف نہ پڑھتا ہو۔ پھر میں پوچھتا

ہوں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا پیشوا ہے۔ جس کے مرید ہر وقت اس کے علو مدارج

کے لئے دعا کر رہے ہوں۔ اور پھر الدال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق

وہ تمام نیکیاں جو یہ لوگ (مسلمان) کرتے ہیں۔ حضور کے نامۂ اعمال میں ہی لکھی

جاتی ہوں گی یا نہیں۔ پھر فضائل نبوی میں دوسری بات مجھے یہ سوجھی۔ ہے کہ دنیا میں

جس قدر مرکز ہدایت کے ہیں وہ دراصل صرف دو ہیں۔ ایک آتشکدہ آذر۔ اور دوم

بیت المقدس۔ ان دونوں کا اثر عرب پر بالکل نہیں پڑا۔ مگر ہمارے سردار نے

عرب والوں کو اپنا دین منوالیا۔ اور پھر ان کے ذریعہ ان دونوں مرکزوں (بیت المقدس

آتشکدہ آذری) پر بھی فتح پائی۔

ما ننسخ من آیۃ او ننسھا۔ نسخ کے معنے ہیں نقل کے۔ انا کنا

نستنسخ ما کنتم تعملون۔ اور نسخ کے معنے ہیں مٹا دینے کے۔ جیسے فرمایا۔

اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن۔ ثم

یحکم اللہ ایاتہ۔ ننسھا۔ نسیان سے۔ اس صورت میں اس کے معنے ہیں

ہم بھلا دیتے ہیں۔ یا نسأ بمعنی تاخیر ہے۔ اس صورت میں اس کے معنے ہیں۔

ہم مؤخر کر دیتے ہیں۔

سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم کسی چیز کو بدلاتے یا مٹاتے ہیں یا بالکل

بھلاتے اور کسی دوسرے سے تاخیر میں ڈال دیتے ہیں۔ تو اس میں ہمارے

مصالح ہوتے ہیں۔

اس کی مثال سنیئے! قرآن مجید میں ایک تعلیم ہے۔ یا ایھا المدثر۔ قم فانذر

وربک فکبر اور پھر آخر میں کھانے پینے کے احکام نازل فرماتے اور ارشاد کیا۔

الیوم اکملت لکم دینکم۔ تو اب پہلی تعلیم کو جو مقدم کیا اور دوسری کو مؤخر۔ تو خاص

مصالح سے ہے (یعنی پہلے عقیدہ درست ہو جاوے پھر شریعت نازل ہو) دوسری

مثال یہ ہے کہ بعض مذاہب ایسے ہیں جو بالکل نسیاً منسیاً ہو گئے اور بعض ایسے

جن کے اصول کچھ تو موجود ہیں۔ مگر بہت کچھ تبدیل ہو گئے۔

پھر آیت کے معنے علاوہ کلام الٰہی کے مطلق نشان بھی ہیں۔ مثلاً

خزاں میں درختوں کے پتے مٹ جاتے ہیں۔ پھر ان جیسے یا ان سے

بہتر پیدا کرتے ہیں

نفس نسخ کے متعلق بحث فضول ہے کیونکہ یہ ممکن ہے۔ اور ہم

دیکھتے ہیں۔ کہ کارخانۂ ہستی میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ہاں یہ بات کہ قرآن مجید

میں نسخ ہے یا نہیں اس کے متعلق جہاں تک میرا فہم ہے میں یہی کہوں گا

کہ آج تک کوئی ایسی آیت نظر نہیں آئی۔ جو منسوخ اور موجود فی القرآن ہو۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زبان سے

بھی کوئی ایسا لفظ مروی نہیں جس سے ایسی آیت کا موجود فی القرآن ہونا پایا جاتا ہو

الم تعلم ان اللہ لہ ملک السموات والارض۔ فرمایا کہ امر

نسخ (تغیر) کا سبب ہم نہیں بلکہ تمہارے حالات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

اس لئے ہمیں احکام میں تغیر کرنا پڑتا ہے۔

کما سئل موسیٰ من قبل۔ موسیٰ علیہ السلام سے کیا سوالات ہوئے

ایک کا ذکر سورہ نساء پارہ ۶ کے پہلے رکوع میں ہے۔ جہاں فرماتا ہے

فقالوا ارنا اللہ جھرۃ

حتیٰ یاتی اللہ بامرہ۔ اس وقت تک کہ اللہ حکومت تمہیں دے

تمہیں چاہیئے کہ درگذر سے کام لو اور نماز سنوار کر پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے

رہو۔ زکوٰۃ ہر ایک دے سکتا ہے۔ یہ بھی زکوٰۃ ہے کہ کوئی اپنے نفس کا تزکیہ

کرے۔ پھر کسی کو نیک بات بتانا یہ بھی زکوٰۃ ہے۔ نیا لباس ملے تو پرانا کسی

غریب کو دینا یہ بھی زکوٰۃ ہے۔ اور ایک وہ زکوٰۃ ہے جو مشہور ہے۔

قالوا لن یدخل الجنۃ۔ آدمی جب اکیلے بیٹھتے ہیں تو دوسروں کی

عیب چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے تئیں کچھ سمجھنے لگتے ہیں۔

یہاں تک کہ دوسروں کی حقارت سما جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم ہی جنت

میں جائیں گے۔ یہ صرف ہوائی باتیں ہیں۔

ھاتوا برھانکم۔ برہ کے معنے ہیں قطع کے۔ اگر تم سچے ہو تو

کوئی دلیل قاطع یا حجت نیرہ پیش کرو۔ اور برہان کے معنے ظاہر کیا ہے ہیں۔

۱۶۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۴)

یہ ایک عیب ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی نسبت بغض پیدا کر لیتا ہے۔ اگر آدمی

حد سے بڑھ جائے۔ تو یہ بھی ایک قسم کا جنون ہے۔ ایسا ہی نصاریٰ اور

یہود میں بغض پیدا ہو گیا۔ کیونکہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو حقارت سے دیکھا اور رد

کیا تھا اس لئے نصاریٰ ان پر عیب جوئی کرتے ہیں لہذا ایک دوسرے کو لاشے یقین کرتے ہیں

وھم یتلون الکتاب۔ حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں اور پڑھے ہوؤں کا یہ

حال ہے۔ ایسا ہی آجکل مولوی وہابی یا حنفی اور یا دوسرے متفرق الطریق لوگ دوسروں پر اس قدر فتوے لگاتے ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ سب پڑھے ہوئے۔ اب جاہلوں کی بات تو سمجھتے نہیں اب ان کو سمجھانے کون۔

فاللہ یحکم بینہم۔ یہ لوگ جو مسجدوں سے منع کرتے ہیں آخر ذلیل ہونگے کامیابی کا منہ نہ دیکھیں گے۔

خائفین۔ خدا کا خوف دل میں رکھکر ادب و تعظیم و عاجزی سے آتے اور کسی کا نقارہ دل میں نہ ہوتا۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ جدھر تم توجہ کرو گے ادھر ہی خدا کی ہی توجہ ہو گی کیونکہ مشرق و مغرب اسی کا ہے۔

قالوا اتخذ اللہ ولدا۔ اتخاذ ولد کی تردید فرماتا ہے۔ ایک یہ فرما کر کہ سبحانہ۔ دوم لہ ما فی السموات والارض۔ سوم۔ کل لہ قانتون۔ چہارم بدیع السموات والارض۔ ششم۔ اذا قضی امرا

قضی۔ کے معنے ایک تواتر۔ دوم خلق۔ سوم اخبر۔ پنجم فارغ ہوا۔ اس کی مثال فلما قضی دلو الی قومہم منذرین۔

لولا یکلمنا اللہ۔ یعنے اللہ ہمیں کیوں الہام نہیں کرتا۔ اس کی مثال یہ ہے۔ جیسے کوئی جاہل جٹ کہے کہ بادشاہ ان پیادوں کی معرفت احکام بھیجتا ہے۔ خود کیوں نہ ہم سے مخاطب نہیں کرتا۔

۱۷۔ فروری ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۵)

الحمد شریف میں تین قوموں کا ذکر ہے۔ ایک انعمت علیہم کا ایک مغضوب علیہم اور ایک ضالین کا۔ قرآن کریم نے یہاں تک ان تینوں گروہوں کا رنگ برنگ میں ذکر کیا ہے۔

رکوع اول میں بتایا کہ انعمت علیہم کا دوسرا نام متقین ہے ان کو انعام ملتا ہے اولئک ہم المفلحون۔ پھر مغضوب علیہم کا ذکر فرمایا ہے اور ان کا وعید بیان کیا ولہم عذاب عظیم۔ پھر ضالین کا ذکر کیا۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ ان کی سزا ہے۔ فما ربحت تجارتہم رکوع سوم میں فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے منعم علیہم بن جاؤ گے اور اس کے خلاف کرنے کی سزا دوزخ کی آگ ہے۔ وقودھا الناس والحجارۃ۔ پھر ضالین کا ذکر فرمایا۔ کہ ما یضل بہ الا الفاسقین۔

رکوع چہارم میں ایک منعم علیہ (آدم) ایک مغضوب و ضال شیطان کا قصہ بیان کیا۔ پھر رکوع ۵ میں بنی اسرائیل کا ذکر شروع کیا اور انعمت علیہم سے ظاہر کر دیا کہ وہ ایک منعم علیہ قوم تھی۔ پھر قسم قسم کے انعامات کا جو ان پر ہوئے مذکور ہے اور ساتھ ہی ان اسباب کا ذکر فرماتا ہے۔ جن سے یہی منعم علیہ قوم مغضوب علیہ بنی از انجملہ گائے کی پرستش۔ موسیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ کر زمینداری پسند کرنا۔ چھوٹے چھوٹے گناہوں کی پرواہ نہ کرنا۔ یہاں تک کہ کفر و قتل انبیاء تک نوبت پہنچ گئی۔

پھر سلیمان کے زمانہ میں امن و آسودگی میں بجائے شکر الٰہی کے بناوٹ ... شعبدہ بازیوں کی طرف مائل ہونا۔ مسیح کا انکار۔ پھر اس رسول ... اس رکوع ۱۵ میں یہ قصہ ختم ہوتا ہے۔

فرماتا ہے کہ ادھا ... کی طرف ...

بزرگیاں ... ب ... کو قائم ...

جب کہ کوئی جی کسی کے کام نہ آسکے گا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ...

انہوں نے خبر خواہ تھا پر اس نے بھی ان کے خلاف ... دی۔ رہنی نصیر کا تعلق عبد اللہ بن ابی سے تھا اس نے کہا بھی ... ولئن قوتلتم لننصرنکم مگر وقت پر نہ کوئی سفارش کر سکا نہ کوئی نصرت دے سکا۔ یہ

وہم لا ینصرون۔ یہ ایک ہی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ تیرہ سو برس گذر چکے۔ مگر لا ینصرون کا فتوے ایسا اٹل فتویٰ ہے۔ کہ اب تک کوئی قوم بنی اسرائیل کی ناصر دنیا میں نہیں۔ چپہ بھر کہیں ان کی سلطنت نہیں ہے۔ جس ملک میں جاتے ہیں اپنے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں کہ ذلیل ہو کر نکلنا پڑتا ہے۔ اس کی بڑی یہ ہے کہ یہ سود خوار قوم ہے۔ جب لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے پنجے سے چھٹکارہ نہیں ہو سکتا تو اپنے بادشاہوں کے پاس چغلیاں کھاتے ہیں اور پھر انہیں حکم ہوتا ہے۔ نکل جاؤ۔ ... مخالفان اسلام کو چیلنج دیا کرتا ہوں کہ ایسی پیشگوئی کسی قوم کی نسبت کر دکھاؤ۔ راستبازوں سے مقابلہ کرنا بڑا خطرناک ہے۔

اذ ابتلی ابراھیم ربہ۔ اب بنی اسرائیل کے بعد ایک اور سلسلہ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ وہ بھی انعمت علیہم تھے۔ منعم ہونے کے بعد ان میں سے بھی مغضوب و ضال ہو گئے۔

ابتلی۔ عربی زبان میں کہتے ہیں کسی چیز کے ظاہر کر دینے کو۔ قرآن شریف میں یہ محاورہ ہے۔ یوم تبلی السرائر فما لہ من قوۃ ولا ناصر۔ ابلاہ اظہر دادءتہ وجودتہ۔ فلاں چیز کے ردی یا جید ہونے کو ظاہر کیا پس اللہ نے ابراہیم کو کچھ احکام دئے (کلمات کے یہی معنے ہیں) جو انہوں نے پورے کئے تو ان کا جید ہونا ظاہر ہو گیا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے جعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون۔ یعنے ہم امام اس وقت بنانے ہیں جب انسان احکام الٰہی پر ثابت قدم ہو جاوے اور ہماری آیات پر پورا یقین رکھے خیر جب ابراہیم کے جید ہونے کو ظاہر کر دیا۔ تو ارشاد ہوا۔

انی جاعلک للناس اماما۔ میں تمہیں نمونہ اور مقتدا بنانے والا ہوں۔ آپ نے اپنی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ مشرک اس عہد کے لائق نہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی قوم میں ایسے لوگ بھی ہونے والے تھے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالے)

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی ۶؏ (بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف)

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم باتو گرائی چہار قادیان بسینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ضمیمہ درس قرآن شریف) (پیشگی چار روپے)

جلد ۹ | مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۶ پوہ سمت ۱۹۶۶ب | نمبر ۱۰

سارے جہان اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید الضحےٰ کا خطبہ

۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء بروز جمعہ۔ ہم نے عید الضحےٰ ۱ بجے کے قریب پڑھی۔ حضرت امیر المومنین نے پہلی رکعت میں قبل از قرأت اور دوسری میں بعد از قرأت تکبیریں کہیں۔ اس کے بعد کلمہ شہادت۔ اعوذ۔ بسم اللہ۔ الحمد۔ تکبیر کے بعد فرمایا۔

ہر قوم میں میلوں کا دستور

ہر ایک قوم میں کچھ دستور۔ رسمیں اور عادات ہوتے ہیں منجملہ ان کے میلے بھی ہیں جن کا متمدن اور غیر متمدن دونوں قوموں میں رواج ہے میلے کے دن۔ خوراک۔ لباس۔ میل ملاقات میں خاص اور نمایاں تبدیلی ہوتی ہے۔ یہ فطرتی چیز تھی۔ مگر اس میں بڑھتے بڑھتے ہوا و ہوس کو بہت دخل ہو گیا۔

بہت سے میلے تجارت کی بنیاد پر قائم ہیں۔ میں نے ہندوستان میں تجارت کے ایسے میلے دیکھے ہیں۔ چنانچہ ہر ہفتے کسی نہ کسی گاؤں میں میلا ہوتا ہے اور اسے گزری کہتے ہیں۔ وہاں دس دس بارہ بارہ کوس کی چیزیں جمع کر لیتے ہیں

بعض میلوں میں جانوروں کو جمع کرتے ہیں جسے منڈی کہتے ہیں غرض ان میلوں کی تہ میں عجیب عجیب مقاصد کام کر رہے ہیں۔

بعض تو اپنے گذارے کے لئے میلہ لگاتے ہیں۔ بعض خلص چندے یا نذر و نیاز کے حصول کے لئے اور بعض بعض محض اپنی

عظمت و جبروت کے اظہار کے لئے۔

ان میلوں میں اصلاح

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی۔ اس لئے ان کو ضائع نہیں کیا۔ صرف اصلاح کر دی۔ اور وہ یوں کہ جہاں ہر رسم و رواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علی خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا۔ وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کر دی۔

عید اضحیٰ میں تعظیم لامر اللہ

مثلاً عید کا میلہ ہے۔ آپ نے اس میں اول تو تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اکبر سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللّٰہ سے بڑھ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔

عیدین میں شفقت علی خلق اللہ

مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازم ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے کہ اس کو ادا کر لے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تاکہ مساکین کو یقین ہو جائے۔ کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائیگی۔

پھر یہ عید ہے اس میں مساکین وغیرہم کے لئے سید الطعام لحم یعنے گوشت کی مہمانی کی ہے۔

پس کیا ہی مستحق ہے۔ صلوٰۃ وسلام کا وہ رسول جس نے ہمیں ایسی عمدہ راہ دکھائی۔ یہ چیزیں صرف اسی بات کے لئے مقیں کہ اللہ کی نسبت فرائض جو انسان کے ہیں اور جو فرائض مخلوق کی نسبت ہیں ان کو پورا کریں

مگر دنیا کے کسی میلے کو دیکھ لو ان میں یہ حق و حکمت کی باتیں نہیں۔ جو عیدین میں ہیں۔

عید اضحیٰ کے فوائد

عیدین تنگی نہیں کی بلکہ فرمایا کہ اگرچہ عید کے دن جمعہ ہو جائیں۔ تو گاؤں کے لوگوں میں جو باہر سے شریک ہوئے ہیں جمعہ کے لئے انتظار کی تکلیف دور کی جلسے وحدت کا مسئلہ بھی خوب سکھایا ہے۔ پہلے تو ہر محلے کے لوگوں کو پانچ بار مسجد میں اکٹھے ہو کر دعا مانگنے کا حکم دیا۔ پھر ہفتہ میں ایک دن تمام گاؤں کے لوگوں کو جمع ہو کر دعا کرنے کا ارشاد کیا۔ پھر اس سال میں عیدین میں جن میں مومنوں کا اجتماع لازم ٹھہرایا۔ پھر ساری دنیا کے لئے حج مقرر فرمایا۔ جہاں کل جہان کے اہل استطاعت مسلمان مل کر دعا کریں۔

قربانی۔ جو عید اضحیٰ کے دن کی جاتی ہے اس میں بھی ایک پاک تعلیم ہے۔ اگر اس میں مدنظر وہی امر ہے۔ جو جناب الٰہی نے قرآن شریف میں فرمایا۔ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔

قربانی کی فلاسفی

قربانی کیا ہے یہ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے۔ جسے جاہل اور عالم پڑھ سکتے ہیں۔ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں۔ وہ ھو یطعم ولا یطعم ہے ایسا پاک اور عظیم الشان بادشاہ نہ تو کھانوں کا محتاج ہے نہ گوشت کے چڑھاوے اور لہو کا۔ بلکہ وہ تو ہمیں سکھانا چاہتا ہے کہ تم بھی خدا کے حضور اسی طرح قربان ہو جاؤ اور اسی [illegible] قربان ہوتا ہے۔

کل دنیا میں قربانی کا رواج ہے اور قوموں کی تاریخ پر نظر کرنے

(بدر پریس قادیان میں ناشران میاں معراج الدین عمر پروپرائٹرز و پرنٹرز و پبلشرز کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع دار الاخبار چھپکر شائع ہوا)

سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادنےٰ چیز اعلےٰ کے بدلے مین قربان کی جاتی ہے ۔ یہ سلسلہ چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سی بڑی چیزون مین پایا جاتا ہے ۔

ہم بچے تھے تو یہ بات سُنی تھی کہ کسی کو سانپ زہریلا کاٹے ۔ تو وہ انگلی کاٹ دی جاوے تاکہ کل جسم زہریلے اثر سے محفوظ رہے گویا انگلی کی قربانی تمام جسم کے بچاؤ کے لئے کی گئی ۔

۲ ۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا کوئی دوست آ جاوے تو جو کچھ ہمارے پاس ہو ۔ اس کی خوشی کے لئے قربان کرنا پڑتا ہے گھی ۔ آٹا ۔ گوشت وغیرہ ۔ قیمتی اشیاء ۔ اس پیارے کے سامنے کوئی ہستی نہین رکھتین ۔

۳ ۔ اس سے زیادہ عزیز ہو تو مرغے ۔ مرغیان حتے کہ بھیڑین اور بکرے قربان کئے جاتے ہین بلکہ اس سے بڑھ کر گائے اور اونٹ تک بھی عزیز مہمان کے لئے قربان کر دئے جاتے ہین ۔

۴ ۔ مین نے اپنی طب مین دیکھا ہے ۔ کہ وہ تو مین جو جانور نہین سمجھتین ۔ کہ کوئی جاندار قتل ہو ۔ وہ بھی اپنی زخمون کے کئی سینکڑون کیڑون کو مار کر اپنی جان پر قربان کر دیتی ہین ۔

۵ ۔ اس سے اوپر چلین ۔ تو ہم دیکھتے ہین کہ ادنےٰ لوگون کو اعلےٰ کے لئے قربان کیا جاتا ہے ۔ مثلاً چوہڑے ہین ۔ آج عید کا دن ہے ۔ مگر ان کے سپرد پھر بھی وہی کام ہے بلکہ صفائی کی زیادہ تاکید ہے گویا ادنےٰ کی خوشی اعلےٰ کی خوشی پر قربان ہوئی ۔

۶ ۔ ہندو گئو رکھشا بڑے شوق سے کرتے ہین (الا ماشاء اللہ کے لگ سن تو وہ وعدہ تک نہین رہتے ۔ لیکہ یہ بچھڑون کا حق ہے اور ان کے ہندو تو دھوکہ سے کر دودھ لیتے ہین) مگر پھر بھی اس سے اور اس کی اولاد سے سخت کام لیتے ہین ۔ یہان تک اپنے کامون کے لئے انہین ۔ مار کر درست کرتے ہین ۔ یہ بھی ایک قسم کی قربانی ہے ۔

۷ ۔ ادنےٰ سپاہی اپنے افسر کے لئے اور وہ اعلےٰ افسر کے لئے اور اعلےٰ افسر بادشاہ کے بدلے مین قربان ہوتا ہے ۔ پس خدا تعالیٰ نے اس فطرتی مسئلہ کو برقرار رکھا اور اس قربانی مین تعلیم دی ۔ کہ ادنےٰ اعلےٰ کے لئے قربان کیا جاوے ۔

۸ ۔ محبت مین انسان بے اختیار ہوتا ہے ۔ مگر اس مین بھی قربانیون کا ایک سلسلہ ہے ۔ چنانچہ محب بھی بتدریج محبوبون کے مراتب رکھ کر ایک کو دوسرے پر قربان کرتا رہتا ہے ۔ اپنا پیسہ یا جان محبوب کے ۔ مگر دوسرے محبوب سے قربان کر دینے مین عذر نہین ۔ انسان کو مال کی محبت ہے ۔ بی بی کی محبت ہے ۔ بچون کی محبت ہے ۔ یار و آشنا کی ان وطن کی محبت ہے ۔ اللہ کی کتابون ۔ اللہ کے رسولون سے محبت ہے ۔ سچے علوم سے بھی محبت ہے ۔ ان تمام محبتون کے مراتب مین ادنےٰ کو اعلےٰ پر قربان کیا جاتا ہے ۔ بات لمبی ہو گئی

الحمد مین قربانی کی تعلیم

مین نے جو آیات پڑھی ہین ان مین اللہ کا نام ہے ۔ رحمٰن کا نام ہے اور رحیم کا نام ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ۱۱۴ دفعہ قرآن شریف مین بیان کیا ہے ۔ ہر مسلمان کو اس کلمہ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے ۔ ایک بار ۔ اللہ ۔ رحمٰن ۔ رحیم فرما کر پھر تفصیل کے لئے اللہ کے ساتھ ربّ اور رحمٰن رحیم کے ساتھ مالک بڑھا دیا ہے ۔ جس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ ان قربانیون کی طرف اشارہ فرما رہا ہے ۔

اللہ کا لفظ معبود کے لئے ہے ۔ معبود عبادت کو چاہتا ہے اور عبادت کیا ہے پرلے درجے کی محبت ۔ پرلے درجے کا تذلل پرلے درجہ کی اطاعت اور ان باتون کا پتہ مقابلہ مین لگتا ہے ایک شخص ایک طرف حکم کرتا ہے اور دوسری طرف خدا ۔ تو اب جو شخص خدا کے حکم کی طرف سبقت کرے گا اس نے گویا خدا کی اطاعت پر دوسرون کی اطاعت کو قربان کر دیا ۔

انسان محتاج ہے کھانے پینے کا ۔ مکان کا ۔ غرض ذرے ذرے مین خدا کے حضور اس کی احتیاج ہے چنانچہ اس نے فرمایا کہ انتم الفقراء الی اللہ ھو الغنی ۔ حقیقی غنی اللہ کی ذات ہے اور سراپا احتیاج انسان ۔ جو احتیاج مین ہے اس کے برابر کوئی ذلیل نہین اسی لئے حکم ہے ۔ کہ خدا کے حضور تذلل کا ۔ پھر انسان اپنے وجود مین اپنے بقاء مین ۔ دفع امراض مین رنج و راحت ۔ عسر و یسر ۔ غرض ہر حالت مین اللہ کا محتاج ہے

اللہ کے لفظ مین قربانی کی تعلیم

پس اللہ کا نام انسان کو یہ سمجھاتا ہے ۔ کہ حقیقی معبود حقیقی مطاع ۔ حقیقی غنی وہی ذات ہے اور حقیقتاً محتاج حقیقتاً ذلیل ۔ حقیقتاً مطیع وہ انسان ہے ۔ جس کو اللہ نے پیدا کیا اور بقا مین ہر آن اس کے فضل کا محتاج ہے اس فضل کے جذب کے لئے اطاعت فرض ہے ۔

اب اس کی اطاعت کی راہین معلوم کرنے کے واسطے نبی کی ضرورت ہے کیونکہ جب ایک انسان دوسرے انسان کی رضامندی کی راہین کیونکر معلوم ہو سکتی ہین ۔ سوا اس کے کہ وہ خود ہی بتلائے ۔ چنانچہ اس نے نبوت کا سلسلہ قائم کیا ۔ جس کے لیے کہ زمانے مین اس مین بھی ہم دیکھتے ہین ۔ کہ مجبور عام مخلوق کی محبت ۔ انبیاء کی محبت پر قربان کی جاتی ہے اسی طرح انبیاء کی محبت اللہ کی محبت پر قربان کرنی پڑتی ہے ۔ تمام انبیاء نے الوہیت کے مسئلہ پر بڑا زور دیا ہے ۔ مگر مین نے اکثر واعظون کو دیکھا ہے کہ وہ خدا کی عظمت اور جبروت کے اظہار کے لئے وعظ نہین کرتے بلکہ ان مین سے بعض کا منشاء تو یہ ہوتا ہے کہ لوگون کو رُلا دین ۔ بعض اس بات مین اپنا کمال سمجھتے ہین کہ ایک روایت سے رلائین اور دوسری سے ہنسا دین ۔

ابتدائی زمانے مین ایک کتاب میرے پاس تھی جس کا نام تحفہ بحر ظرافت ۔ ایک مولوی واعظ ہمارے ہان آئے انہون نے مجھے کہا یہ کتاب مجھے دید و ۔ مین نے کہا اسے آپ کیا کرین گے ۔ اس مین تو محض تمسخر ہے آپ نے کہا کہ وعظ مین ایک کمال ہنسانے کا ہے ۔ جو اس کے ذریعے پورا ہو جائیگا ۔ بعض وعظ کا کمال اس مین سمجھتے ہین ۔ کہ ان کے وعظ کے اخیر مین کوئی شخص اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر ان کے مذہب مین شامل ہو جائے ۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ ۔ وعظ مین عبودیت کا رنگ ہو ۔ اللہ کی کتاب پڑھی جاوے اس کی حقیقت بتائی جاوے اور پھر اس کی تعلیم سے دل اس قسم کے پیدا ہون جو اس تعلیم کے ساتھ مطہر و پاک ہو جاوین ایک ہی ہزار لوگون مین سے ایسا پیدا ہو جاوے تو غنیمت ہے ۔ بلکہ اکسیر احمر ہے ۔

بہت سے لوگ ہین جو امیر ہین ۔ بہت سے لوگ اخلاص ظاہر کرتے ہین ۔ چندے بھی دیتے ہین بہت سے خوشامد کرتے ہین اور ایسے ایسے بھاری لقب دیتے ہین ۔ جو شاید ہماری نسل مین سے کسی کو نہ دئے گئے ہون ۔ مگر وہ آدمی جو فرمان برداری مین غرق اور کسی بات کی پرواہ نہ کرے وہ ملے تو بے نظیر و اکسیر ہے فرمانبرداری بڑی اعلےٰ صفت ہے ہان یہ سمجھ لے کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ مال ۔ عزت ۔ دین کو نقصان پہونچانے والا تو نہین یا قرب الٰہی سے دور کرنے والا تو نہین ایسے شخص کے پاس بھی ہرگز نہ بیٹھنا چاہیئے ہمارے بزرگون مین سے ایک شعر پڑھا کرتے تھے ۔

ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ٭ واز تو نرمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزان میباش ۔

یعنے جس کی صحبت مین بیٹھ کر جمعیت تامہ اور سچی طمانیت حاصل نہ ہو اور اعلےٰ اغراض کے لئے ادنےٰ اغراض کی قربانیون کی توفیق نہ ملے تو اس کی صحبت کی اجازت نہین چنانچہ کہا ہے ۔ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت

[illegible]

ربوبیت

اسی طرح اس سے آگے ربوبیت کا درجہ ہے ۔ ہم نہ تھے اس نے ہمین وجود بخشا ۔ زندگی دی ۔ بیان سکھایا ۔ قوی دئے ۔ مین اپنے قوے پر خود ہی حیران ہون اور میرا دل رقص مین آ جاتا ہے کہ اس نے مجھے کان کیسے دئے ہین ۔ آنکھین کیسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر

گجرات میں

چودہری فضل علی صاحب آنریری مجسٹریٹ سول جج ۔ شیخ فضل کریم صاحب وکیل اور شیخ عظمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر کی طرف سے اس مضمون کا ایک نوٹس شائع ہوچکا تہا کہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۱۰ء کو پورے چھ بجے وید مقدس اور قرآن کریم پر خواجہ صاحب کا لیکچر ہوگا کچہ دعوتی رقعے بھی بھجوائے گئے تہے اور چودہری احمد الدین صاحب مختار نے بیرونجات میں بعض احمدی احباب کو بھی اطلاع کردی تہی اسلئے سرگودہ ۔ جہلم ۔ لالہ موسے ۔ وزیر آباد ۔ گوجرانوالہ ۔ لاہور ۔ دینہ کے ۔ شیخپور ۔ گورالی سے پچاس کے قریب معزز احمدی برادران جمع ہوگئے (جن میں حافظ غلام رسول صاحب شیخ محمد جان صاحب منشی احمد دین صاحب ۔ میاں مہرالدین صاحب ۔ حافظ محمد عیسے صاحب بابو جمال الدین صاحب ... خصوصیت سے قابل ذکر ہیں) چھ بجے جب ہم پبلک صاحب کے باغ لائبریری کے ہال میں بعد نماز مغرب خواجہ صاحب کے ساتھ گئے ۔ تو تمام ہال پر ہوچکا تہا اور لوگ برآمدون میں بہی اپنے بیٹھنے کے لئے بمشکل جگہ پا رہے تہے ۔ ملک مولابخش صاحب گورالی نے تجویز پیش کی کہ شیخ عطاء اللہ صاحب وکیل گجرات جو مذہبی انٹرسٹ رکھتے ہیں اس جلسے کے پریزیڈنٹ مقرر کئے جاوین ۔ شیخ صاحب نے سردار یار محمد خان صاحب اور خان نواب خان صاحب تحصیلدار کو یہ منصب پیش کرنے کے بعد بڑے عجز و انکسار سے صدارت کی کرسی کو قبول کیا ۔ اور خواجہ صاحب کو ایک مختصر سی افتتاحی تقریر کے ساتھ پبلک کے پیش کیا ۔

انسان کو خدا کی طرف سے براہ راست علم یعنے الہام کی ضرورت۔

۷ بجے خواجہ صاحب نے اپنی تقریر کی ۔ سبح اسم ربک الاعلے الذی خلق فسوی پڑھ کر فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے قرآن پڑہنے والے تسبیح کر اُس رب کی جس نے نظام ابلغ کے ساتھ دنیا کو پیدا کیا اور پھر اسباب و نتائج کا ایک سلسلہ قائم کیا ۔ رب کہتے ہیں اس ذات مستجمع جمیع صفات کمال کو جو پیدا کرے اور پھر اس کے قیام کے اسباب مہیا کرے ۔ پس اس نے جیسے انسان کے جسم کے لئے انتظام فرمایا اسی طرح اس کی روح کے لئے بہی اہتمام فرمایا ۔ اور اپنی منشا سے انسان کو ان رشتون سے اطلاع دیدی جو اسباب و نتائج میں پائے جاتے ہیں ۔ جون جون انسان کا علم اس خصوص میں بڑہتا جاتا ہے اس کو آسائش حاصل ہوتی جاتی ہے ۔ مثلاً ہم چند چیزون کو جمع کرکے جب ایک خاص نظام سے تیار کرتے ہین تو اس کا نتیجہ کہانا ہے جس پر ہماری زندگی کا مدار ہے ۔ غرض ہم چیزون کو جوڑ توڑ کر کچہ نتائج مرتب کر لیتے ہین جن سے ہمین خوشحالی حاصل ہوتی ہے اور اس کا سر ہے ۔ "علم" جو سامان آسائش آج ہمین حاصل ہین وہ اس سے پہلے نہ تھے ۔ جو علم کی ترقی سے یہ سب کچہ حاصل ہوا ۔ مگر اس "علم" نے کوئی نئی چیز پیدا نہین کی ۔ صرف جون جون خواص الاشیاء کا علم بڑہتا گیا خوشحالی بھی بڑہتی گئی ۔ گویا خوشحالی کا دار و مدار "علم" پر ہے ۔ اور اس مین کچہ شک نہین کہ سب سے بڑا علم تو اس "خالق" کا ہے ۔ جس نے ان تمام اشیاء و دنیا کو پیدا کیا ۔ جس طرح جسمانی آسائشون کے علم کی ضرورت ہے اسی طرح اس سے بڑہ کر روحانی آسائشون کے لئے علم کی ضرورت ہے اگر کوئی مشین بنا کر ہمارے سامنے رکہ دے اور اس کے متعلق ضروری علم نہ دے ۔ تو ہم اس مشین کو کس طرح چلا سکتے ہین کوئی پرزہ ادہر اُدہر ہوجاوے تو اسے کس طرح ٹھیک کرسکتے ہین ۔ بہتر سے بہتر علم تو اس مشین کے متعلق مشین بنانے والے ہی کو ہے ۔ پس انسان جو بمنزلہ ایک مشین کے ہے اس کے روحانی و جسمانی قوے کے چلانے کے لئے کتنی بڑی ضرورت ہے اس بات کی کہ "علم" دیا جاوے ۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ وہ علم کہان سے آوے اس کی دو ہی صورتین ہین یا خود کوشش کی جاوے یا اس سے حاصل کیا جاوے جس نے انسان کو بنایا ۔ بہتر طریق آخری ہے اور یہی صحیفہ قدرت کی شہادت ہے ۔ کیونکہ اخلاق و روحانیات کے متعلق جس قدر لوگون نے قدم چلایا ہے ان سب کا ماخذ کوئی نہ کوئی آلہی کتاب ہے ۔ اپنشدین اگر بہت سی اخلاق کی باتین ہین ۔ تو وید سے لی گئی ۔ اور اگر پادریون نے اس بارے مین کچہ لکہا ہے تو وہ انجیل و تورات سے لیا ہے اور اگر کسی یونانی نے کچہ لکہا ہے تو کسی نہ کسی حکیم سے استفادہ کیا ہے جو اپنے وقت کا نبی تہا اور اسلامی فلسفیون نے اگر کوئی کتاب اخلاق مین لکھی ہے ۔ تو اس کا اصل الاصول قرآن کریم ہے ۔

خدا کا الہام جس پر چلکر انسان اپنے تمدن و معاشرہ کو درست کرتا ہو کس پر ہوا و کہان ہو

غرض اخلاق کا سرچشمہ الہام ہے ۔ یہ ایک سوال ہے ۔ جس پر لوگون نے خون کی ندیان بہادین کیونکہ ہر شخص زور دیتا ہے ۔ کہ میری قوم ہی ہے جو اس نعمت عظمےٰ کی حقدار ہے ۔ ویدک دہرم والے کہتے ہین کہ کروڑ ہا برس ہوئے ۔ صرف ہم پر یہ فضل خداوند پروردگار عالم ہوا ۔ مگر ایک پارسی قوم ہے جو اپنی الہامی کتاب کے سن زوال کو آریون تک پہونچاتی ہے ۔ ادہر مصر کے اردگرد کی قوم ہے جو کہتی ہے کہ یہ فضل ہماری قوم سے مختص ہے اور وہ تورات کو پیش کرتی ہے ۔ عیسائی کہتے ہین کہ مسیح علیہ السلام تک یہ سلسلہ الہام تہا اور اب بند ہوچکا ۔ اب قرآن کریم کا مذہب اس مسئلہ مین کیا ہے

ہر قوم مین نذیر آیا

اس کا جواب یہی آیت دیتی ہے اس کا نام رب ہے وہ خدا جس نے ہندوستان کے لئے زمین و آسمان اور بارش کو پیدا کیا ۔ اس خدا نے یوروپ افغانستان ۔ امریکہ ۔ کو ان نعمتون سے محروم نہین رکہا کیونکہ وہ رب العالمین ہے رب ہندوستان یا رب امریکہ یا رب انگلستان نہین ۔ پس ضرور تہا ۔ کہ وہ ہر ملک مین اس زمانہ کی ضرورتون کے مطابق ہر قوم کے کسی برگزیدہ کو خلعت الہام سے سرفراز کرتا ۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا ۔ مین مانتا ہون ۔ کہ اس نے ہندوستان کے لوگون کی ہدایت کے لئے وید نازل کیا مگر مین اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہین ۔ کہ اس کا فضل اسی ملک سے مختص و محدود رہ گیا ۔ اگر کوئی جسمانیات کے متعلق انعامون مین مجہے خصوصیت دکہاوے ۔ تو مین روحانیات مین بہی اس خصوصیت کو مان لونگا ۔ انسان اس معاملہ کو اپنے تئین پر قیاس کرسکتا ہے ۔ مگر وہ اس رب العالمین کا فضل عام ہے ۔ چنانچہ اس نے اس جھگڑے کو مٹانے کے لئے فرمایا ۔ ولکل قوم هاد ۔ پھر فرمایا ۔ وان من امة الا خلا فيها نذيرا ۔ پھر اس سے بڑہ کر فرمایا ۔ ولكل امة رسول ۔ غرض اس تنازعہ کو اٹہانے والی سب سے پہلی کتاب قرآن کریم ہے ۔ اس نے اعلان کیا کہ ہر قوم نے ضرورت مکانی و زمانی کے لحاظ سے خدا کے الہام کو پایا اور اسی کی ماتحت ہم مانتے ہین کہ ہندوستان مین وید کا کلام تہا ۔

کیا وید کل دنیا کے لئے ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے ۔ کہ کیا وید کل دنیا کے لئے ہے اور کیا یہ آیندہ زمانہ کے لئے بھی تہا ۔ سو جہان تک مین نے وید کو انگریزی کے ذریعے مطالعہ کیا ہے ۔ مین بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ اس نے اس بات کا قطعاً دعوے نہین کیا کہ وید کل ملکون کے لئے ہے ۔ اور اگر اس مین بالفرض یہ دعوے موجود ہے اور مین نہین سمجہ سکا ۔ تو پھر پچاس برس قبل ازین کوئی ہندو بہی نہین سمجہا کیونکہ اگر وید کل ملکون کے لئے ہوتا ۔ تو پھر غیر قومون کو کیون اپنے مین شامل نہین کیا گیا اور کیون کسی برہمن کو حکم نہین کہ شودر کو وید سنائے بلکہ یہان تک لکہا ہے ۔ کہ جو شودر وید سنے یا پڑہے ۔ اُسے قتل کردیا جاوے ۔ صاف بات ہے ۔ کہ شدہی کا جھگڑا

پچاس سال سے ہے اور اس تحریک کے خود سناتنی ہندو مخالف ہیں میں مان لیتا ہوں کہ وید کروڑوں برسوں سے دنیا میں ہے لیکن اگر یہ تمام دنیا کے لئے تھا تو خدا نے کیوں سامان مہیا نہ کئے کہ کل دنیا میں یہ پھیلے اس سے تو اس رب العالمین پر الزام آتا ہے۔ یا یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ کل دنیا کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ صرف ہندوستان کے لئے خدا نے اسے مختص کر دیا۔

وید ہمیشہ کے لئے نہیں

دوسری بات۔ اس بات کے ثبوت میں کہ وید ہمیشہ کے لئے نہیں تھا یہ ہے کہ کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی کی کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے دعوے کیا ہم سرچشمہ علم ہیں ہم صاحب الہام ہیں۔ اگر وید کے بعد الہام کا دروازہ بند تھا۔ تو انہوں نے ایسا دعوے کیوں کیا اور ان کے اس دعوے کو وید کے ہرم والوں نے کیوں تسلیم کر لیا۔

تیسری بات اس بات کے ثبوت میں یہ پیش کی جاتی ہے کہ جسم کی مرضوں کے لئے طب کی ضرورت ہے اور جوں جوں دنیا ترقی کرتی جاتی ہے۔ نئی نئی مرضیں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور ان امراض کے لئے پرانی طب ہرگز کام نہیں دے سکتی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آجکل کے امراض کے لئے دو چار سو سال پہلے کی طب ہر پہلو سے مفید ہے۔ پس جب جسم کی مرضوں کا یہ حال ہے تو روح کے امراض کے لئے بھی یہی فیصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ پرانا الہام اس کے لئے کافی دوائی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جب ہم گناہوں کی تاریخ کو پڑھتے ہیں تو جو کیفیت گناہوں کی آجکل ہے ہزار سال پہلے اس سے یہ کیفیت نہ تھی۔ ہم دور کیوں جاویں اس زمانے میں ہی دیہاتی اور شہری زندگی کا فرق نظر آ رہا ہے۔ شہر میں جو کام معمولی سمجھا جاتا ہے۔ گاؤں میں اس کو سخت جرم قرار دیتے ہیں۔ غرض گناہوں میں جو پیچیدگیاں آجکل ہیں وہ اس سے پہلے نہ تھیں جب یہ صورت ہے تو ہزار سال پہلے جو کتاب تھی وہ آجکل گناہوں کا کس طرح علاج کر سکتی ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ وید ست جگ میں آیا اس وقت لوگوں کی سادہ مزاج تھی پس اب وہی کتاب کلجگ کا کیونکر انتظام کر سکتی ہے اگر کر سکتی تو ہندوؤں میں اوتار نہ مانے جاتے جن کا فلسفہ خالی از حکمت نہیں۔ ہم (وشنو) نے مچھلی کی شکل اختیار کی اور رامچندر نے راون کے تباہ کرنے کے لئے یہ کام کیا۔ ایسی تمام کہانیوں میں ایک فلسفہ حقہ دیکھتے ہیں وہ یہ کہ جس وقت دنیا خراب ہوتی ہے اور زمین کی حالت تبدیل۔ تو ضرور پرمیشر کسی نہ کسی انسان کے ذریعے اپنی تجلی کرتا ہے۔

قرآن شریف کے نزول کی ضرورة

اسی قانون قدرت کی ماتحت باوجود اس بات کے کہ کسی قوم کے پاس وید موجود ہے۔ کسی کے پاس انجیل۔ کسی کے پاس زبور اور تورات۔ پھر بھی قرآن شریف موجود ہ کے نزول کی ضرورت ہے اور اس کی ضرورت پر نظر کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے نزول کی وجہ دریافت کرنا ایک جائز سوال ہے۔ میرے دوستو! اس کا جواب خود قرآن کریم دیتا ہے اور یہ خوبی واحد قرآن ہی کے حصہ میں آئی ہے کہ وہ جب دعوے کرتا ہے۔ تو اس کے ساتھ دلیل بھی دیتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ تاللہ لقد ارسلنا الیٰ امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم الخ یعنے قوموں میں اختلافات کے مٹانے کے لئے قرآن شریف آیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ کل قومیں شروع ہی سے بے ایمان اور کافر تھیں۔ اور ان میں کوئی ہادی نہیں آیا بلکہ تسلیم کیا کہ سب قوموں میں (امم میں ہند وبھی شامل ہیں) الہام نازل ہوا تھا رسول آئے مگر قوم نے توجہ نہ کی۔ خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ شیطان کی حکومت کا جوا اپنے کندھوں پر رکھ لیا اس نے ان کے بُرے کاموں کو اچھا دکھایا۔ اور یہ حکومت ان کے لئے عذاب الیم ہو رہی ہے دنیا میں بھی (دیکھو۔ ستی۔ جل پروا) اور وہ اپنی ہوائے نفسانی کے تابع ہوگئی۔ اسی طرح پر ان میں خطرناک اختلافات ہوگئے۔ جن کے مٹانے کے لئے قرآن شریف کی نزول کی ضرورت تھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ کتابے خراب باتیں پیدا کیں ہرگز نہیں بلکہ فرماتا ہے تم نے اسے پس پشت ڈالا اور یہ ہرگز نہیں۔ کہ الہام اصولی طور پر مختلف تھے۔ کیونکہ جب جسمانیات کے متعلق اس کا جو فضل۔ بارش۔ ہوا آسمان کی صورت میں ہے۔ اس میں وحدت ہے۔ تو الہاموں میں اختلاف کیوں ہونے لگا ہماری طرف سے جو تعلیم آئی وہ ایک تھی۔ پھر تم نے تو اختلاف ڈالا کس طرح پر؟ سب شیطان کی حکومت میں آگئے۔ چنانچہ نزول قرآن کے وقت کے حالات عرض کرتا ہوں۔

قرآن شریف کے نزول کے وقت مختلف ممالک کی قوموں کے حالات

یورپ کی حالت تو ناگفتہ تھی۔ ان میں ایک ضرب المثل (. . . . .) گناہ کرو تاکہ خدا کا فضل نازل ہو اور رومن کیتھولک میں اتنا گناہ کا اصول رائج تھا۔ عورتیں پادریوں کے پاس گناہ بخشوانے جاتیں۔ پاک داخل ہوتیں اور ناپاک ہو کر باہر نکلتیں۔ یہ ساتویں صدی کے زمانہ کی باتیں ہیں۔

ایران۔ وہ جرم حد سے بڑھ کر تھا۔ جس سے اس مقدس رشتے میں نقصان آتا ہے۔ جو میاں بی بی کے درمیان خدا کے قانون نے مقرر کیا ہے اس کی ذمہ وار ہرگز کتاب الٰہی نہیں بلکہ وہ قومیں ہیں۔ نوشیروان کا زمانہ ہے اس وقت مذہب کا یہ حال تھا کہ پیر اپنے مُرید کی جس لڑکی پر نگاہ کرتا اور اپنی ناجائز خواہش کے شکار کے لئے چنتا۔ گویا اس کی سات پشتیں بہشت میں یقین کر لی جاتیں۔ میں آپ کی خدمت میں ایک تاریخی واقعہ عرض کرتا ہوں جو ہے بھی بادشاہ کے گھر کا۔ وہ یہ کہ پیر کی نگاہ نوشیروان کی لڑکی پر پڑی۔ مگر نوشیروان کی غیرت آڑے آئی اور اس نے اپنے باپ کو اپنی جان اس شیطان پیر کے حوالے نہ کرنے دی۔

یہ مشہور ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ کا کتب خانہ جلا دیا۔ اس کو تسلیم کر کے ایک انگریز محقق انگریز لکھتا ہے۔ بہت اچھا ہوا۔ کہ ان کتابوں سے حمام گرم کئے کیونکہ وہ سب کی سب ایسی کتابیں تھیں جن کے گندہ مضامین کی جھلک کچھ نہ کچھ کوک شاستر اور لذت النساء میں پائی جاتی ہے۔

ہندوستان۔ کے متعلق میں اتنا عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اپنے معبود کی طرف وہ اوصاف منسوب کرتی۔ جو اعلےٰ سے اعلےٰ عمدہ سے عمدہ ہوں۔ میں تاریخی واقعہ نہیں سناتا۔ مگر ایک موٹا سا اصول پیش کرتا ہوں کہ دیوتاؤں کے متعلق جو پرانوں میں ذکر ہے اس پر غور کرو۔ اندر جس کو بمنزلہ خدا کے قرار دیا گیا ہے اس کے متعلق زنا کا اقرار ہے۔ چندرما دیوتا کے متعلق مشہور ہے۔ کہ یہ داغ جو ہے زنا کی مار کا ہے۔ کرشن جسے میں بلحاظ اس کی تعلیم کے خدا کا مقدس سمجھتا ہوں۔ اس کے متعلق گوپیوں کا قصہ ہے۔ کہ لڑکیوں کے کپڑے اُٹھا کر لے گیا اور وہ ننگی اس کے سامنے آنے پر مجبور ہوئیں میں مانتا ہوں کہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ مگر اس زمانے کے لوگوں کا مذاق ایسے قصوں سے واضح ہو رہا ہے کہ وہ گناہ کو گناہ نہ سمجھا کرتا اسے ایک اعلےٰ وصف قرار دے کر اپنے دیوتاؤں سے منسوب کر رہے ہیں۔ تعزیرات ہند میں فحش تصاویر کا رکھنا جرم ہے۔ مگر وہی فحش تصویر کسی مندر کی دیوار پر ہو تو جرم نہیں اس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسے ایک قوم نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ہندوستان کا ولی باوا نانک علیہ الرحمۃ جگنا تھ جی میں جاتا ہے وہاں کے حالات کیسے کیسے گندہ نقشے کھینچتا ہے۔ تو کیا وید اس کا ذمہ وار ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ قوم ذمہ وار ہے۔ بس اسی بنا پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے محمد اب ہم تم پر قرآن شریف نازل کرتے ہیں۔ ایک زمانے میں یہ بات ان کے عقیدہ میں داخل تھی، کہ برہمن کے سوا دھی نہیں ہو سکتی چونکہ رامچندر جی چھتری تھے اس لئے یہ گندہ قصہ تراشا گیا کہ وہ وہ برہمن کے نطفے سے تھے میں کہتا ہوں۔ کہ یہ غلط اور قصہ گھڑنے والا مفتری۔ مگر ایسی باتوں سے اس زمانہ کے مذاق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مہابھارت میں دروپدی کا قصہ موجود ہے۔ کہ اس کے پانچ خاوند تھے۔ موجودہ زمانہ میں یہ ایک جائز کوشش سے کہ ثابت کیا جاتا ہے کہ اس کا ایک ہی خاوند تھا۔

کیسی عطار کی میں زبان کیسی دی ہے دماغ کا کیسا یا دل کیسا دیا ہے کہ ساری دنیا قربان ہو جاوے - پر میرے مولیٰ کی نہ ائی ہو جاوے رسول اللہ سے ایسی محبت بخشی ہے کہ میرے کسی گوشہ میں آپ کی تعلیم آپ کی اولاد آپ کی آل سے ذرا بھی بغض نہیں رہا۔ میں نے اتنی تاریخیں پڑھی ہیں۔ خارجی۔ شیعہ۔ رافضی کی۔ مگر پھر بھی کسی صحابی سے مجھے رنج نہیں۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی سے۔ نہ کسی آل و اولاد سے رنج ہے اور یہ خدا کا فضل ہے اور اسی کی ربوبیت کی شان سے ہے۔

حضرت صاحب یعنے ہمارے مرزا صاحب فرمانے لگے کہ ایک دفعہ میں نے چاہا جیسے اور صوفیوں نے کتابیں لکھی ہیں میں بھی لکھوں۔ (ان میں سے بہت بڑی کتاب امام شعرانی کی ہے بڑی دلچسپ کتاب ہے اس کا ترجمہ اختصاری رنگ میں اپنے مذاق کے لحاظ سے نواب صدیق حسن خان صاحب نے ہی کیا ہے) چنانچہ میں نے ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا۔ مگر خدا کے انعامات کی اتنی برسات میں نے دیکھی کہ شرم سے میرا قلم رُک گیا۔ فرمایا کہ اگر برسات کے قطروں کو گن سکتا ہے تو خدا کے احسانات کو بھی گن سکیگا۔ چنانچہ خدا نے فرمایا۔ ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ ان احسانات میں سے ایک وحدت ہی ہے۔ جسکی نسبت فرماتا ہے کہ اگر ساری زمین سونے چاندی کی بھر کر دیدو۔ تو بھی یہ وحدت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کا میں نے ہی تجربہ کیا ہے ایک زمانہ میں میرے پاس بڑا روپیہ آتا تھا اور مجھے روپے کی محبت ہرگز نہیں۔ میں اپنی تعریف نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے فضل کا اظہار۔

یہ لوگ جو بطور شاگرد میرے پاس رہتے ہیں (اگرچہ بعض لوگ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے اردگرد بیٹھے رہتے ہیں اور احداث میں خلا ملا رکھتا ہے) ان سے پوچھ لو کہ مال میں میرا مولیٰ کیسا متکفل ہے اور میں اس معاملہ میں اس کی ربوبیت کے بہت بہت سے عجائبات .... دیکھ چکا ہوں۔

اسی ربوبیت کے چشمے کا فیضان ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نبی ہم میں آیا۔ پھر وہ مذہب ملا جسکی حمائت و نصرت کے لئے ہر صدی میں یقیناً امام آئے۔ جن کی تعلیم دیکھ کر ہم حیران رہ جاتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیسے قدم بہ قدم چلایا ہے اماموں کے متعلق ایک مذہب ہے کہ پچاس برس کے بعد ایک امام آتا ہے دوسرا مذہب ہے کہ پچیس برس کے بعد وہ تعلیم رسالت پناہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ خیر یہ بھی اسی کی ربوبیت کا تقاضا ہے۔

غرض اس نے ہمیں عدم سے وجود بخشا۔ وجود سے بقا پھر عقل و فہم و ذکا۔ پھر اعضا صحیح عطا کئے۔ پھر ہمیں توفیق دی۔ کہ ہم مسلمان ہوئے میں نے بڑے بڑے ذہین اور ہوشیار آدمی اسلام سے متنفر دیکھے ہیں۔ جن کو میں نے عجیب عجیب طور سے قائل کیا ہے مگر اسلام کی توفیق نہیں ملی۔ پس توفیق ہی نعمت ہے جناب الٰہی سے (

ہم نے دیکھا ہے بعض کو دین کا شوق نہیں اور اگر ہے تو ذہن اس قابل نہیں یا ذہن تو ہے مگر سامان نہیں سامان تو ہے صحت نہیں صحت تو ہے کوئی اور مشکل ہے۔ مثلاً دنیوی علائق کی وجہ سے فرصت نہیں جو فرصت ہے تو پھر یہ دقت ہے کہ کتابیں سچی نہیں ملیں بعض کو توفیق ملتی ہے مگر ارادے میں ثبات نہیں آج نماز کا شوق چرایا ہے زندگی وقف کرنے پر تلے بیٹھے ہیں مگر تھوڑے دن بعد کچھ بھی نہیں حالانکہ قول بلا عمل کیا ہستی رکھتا ہے۔ غرض سب باتیں موقوف ہیں فضل آلہی پر۔ جو ربوبیت کی صفت سے فیض لینے پر حاصل ہوتی ہیں

مختصرات

میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم ہے (۱) وقت پر نہیں پہونچتے (۲) جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے (۳) سنن و رواتب کا خیال نہیں کرتے۔ کہاں کہوں کہ سنۃ جو نماز کا تتمہ ہے اس کا کوئی کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔

زکوٰۃ - بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں وہ اس بات کی تہ کو نہیں پہونچتے۔ کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر ہی قرآن مجید میں کیوں ہے۔ دراصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علی خلق اللہ بھی ضروری ہے۔

اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دیدے یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کے لئے رکھ لی ہے حد درجہ کی سفیہانہ بات ہے اسی طرح میں نے پُرانے کپڑوں پرانے لحافوں کی نسبت ...... بارہا توجہ دلائی ہے یہی حکم علم کا ہے کہ اگر خدا نے تمہیں علم بخشا ہے تو اس کی زکوٰۃ ہے کہ دوسروں کو پڑھاؤ ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت لوگ اس زکوٰۃ میں مضائقہ کرتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے پڑھانے کی نسبت کہا اس نے بڑی بلند ہی اور شوق سے منظور کر لیا مگر ساتھ ہی بتا دیا کہ ڈیوٹیوں کا حساب آپ جانتے ہونگے۔ یہ زکوٰۃ کا طرز نہیں میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے یہی وجہ کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں۔ امام حسن بصری سے کسی نے زکوٰۃ کا مسئلہ پوچھا۔ آپنے فرمایا ہمارے ہاں تو زکوٰۃ یہ ہے کہ کسی کے پاس چالیس ہوں تو وہ اکتالیس بھردے اور علماء کی زکوٰۃ یہ ہے کہ چالیس ہوں تو ایک دے۔

غرض ہر ایک زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر۔ جس کے حصول کا گر دُعا ہے۔ میرے بھائی سلطان احمد نے اوہنوں نے مجھے خط لکھا کہ سوف سوف نہ کرو کیونکہ موت کا وقت آ جاتا ہے اور کام پورے نہیں ہوتے۔ اس لئے جب توفیق ملے اسی وقت وہ نیک کام کر دے یہ میرا اپنا صحیح تجربہ ہے شریعت اجازت نہیں دیتی کہ کام کو دوسرے وقت پر ڈالا جاوے۔

یحول بین المرء وقلبہ کے علماء نے یہی معنے ہیں جب وقت ملے اسی وقت کام کرے ورنہ روک پیدا ہو جاتی ہے۔

میں تمہیں بہت کچھ سنانا چاہتا تھا مگر جمعہ بھی ہے اور اس میں بھی میں نے ہی بولنا ہے (ناظرین اس فقرہ سے سمجھ گئے ہونگے جو مضمون اللہ اور رب کے اسماء کی تفسیر اور اس نیت قربانی کی تعلیم پر چل رہا تھا بوجہ تنگی وقت و دیگر مصالح وہیں تقریباً پورا کر دیا گیا) اس لئے اسی مختصر بات کے ساتھ کچھ اور نصائح ایزاد کرتا ہوں کہ تمہارے کاموں میں تعظیم لامر اللہ ہو اور شفقت علیٰ خلق اللہ ہو کیونکہ فرمایا۔ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ جو مفسد وجود ہوتے ہیں وہ خود ہی سکھ نہیں پاتے۔ دوسروں کو بھی سکھ نہیں کرنے دیتے آپ بھی دوزخ میں رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہونچاتے ہیں۔ پس تم مفسد نہیں بلکہ نافع للناس وجود بنو۔ سب سے بھاری مسئلہ یہ ہے کہ دشمنوں کی حفاظت کرو۔ دعا سے کام لو صحبت صلحاء اختیار کرو۔ محبت صلحاء بڑاؤ محبت کا اصول یہ ہے کہ جبلت القلوب علیٰ حُبّ من احسن الیہ۔ میری فطرت میں یہ بات ہے۔ کہ جو کام میں بتاؤں اور وہ نہ کرے تو میری اس کے ساتھ محبت نہیں رہ سکتی۔ خدا کی محبت کا بھی یہی حال ہے وہ اپنی فرمانبرداری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

قربانی کے مسائل

قربانی میں دو برس سے کم کوئی جانور نہیں چاہیئے یہی میری تحقیق ہے (۲) جس کے سینگ بالکل نہ ہوں وہ جائز ہے (۳) خصی جائز ہے (۴) مادہ بھی جائز ہو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ چھترا قربانی دیتے جس کا مونہہ آنکھیں پیٹ۔ پاؤں سیاہ ہوتے۔ جو بالکل دبلا ہو وہ جائز نہیں اگر جانور موٹا ہو۔ خواہ اسے خارش ہو تو بھی اسے جائز رکھا ہے (۵) لنگڑا مناسب نہیں۔

تم قربانیاں کرو۔ اس یقین کے ساتھ کہ ان میں تصویری زبان کے ذریعے تمہیں فرمانبرداری کی تعلیم ہے اور یہ کہ تم بھی اوس کے لئے اسلام کو قربان کرنا سیکھو۔ اللہ تمہیں توفیق بخشے۔ آمین

عید کے جمعہ کا خطبہ

حضرت امیر المؤمنین نے یا ایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ پڑھ کر فرمایا۔ کہ ہر جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ کوئی شخص تم کو وعظ سنائے اور اتنا وقت ہو کہ نماز سے پہلے سُن لو۔ اس کے بعد نماز پڑھو۔ نماز کے بعد تم کو اختیار ہے کہ دنیوی کاموں میں لگ جاؤ۔ میں اس کے حکم کے مطابق

اعضاء دیئے ہیں اور ان اعضاء پر حکومت بخشی ہے اور پھر انسان کو اپنی صفات کا مظہر بنایا۔ چونکہ خدا مالک ہے اس لئے انسان کو بھی مالک بنایا اور اس کو بہت بڑا لشکر دیا جنہیں سے دو چار نوکروں کا میں ذکر کرتا ہوں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ سب کے سب بادشاہ ہو اور تم سے اپنی رعایا کے متعلق سوال ہوگا (۲) الامام راع وھو مسئول عن رعیتہ۔ امام بھی راعی ہوتا ہے اور اس سے رعایا کی نسبت سوال ہوگا (۳) عورت کے بارے میں بھی فرمایا کہ علی بیت زوجہا راع۔ میں ان بادشاہوں کا ذکر نہیں کرتا۔ جو ملکوں پر حکمرانی کرتے ہیں بلکہ اس کا ذکر کرتا ہوں۔ جو تم سب اپنے اپنے اعضاء پر حکمران ہو۔ ان سب میں سے بڑی چیز دل ہے۔ جس کے کچھ فرائض ہیں کچھ محرمات کچھ مکروہات کچھ مباحات۔

دل کے فرائض بتاتا ہوں۔ (۱) اس کا عظیم الشان فرض ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لائے۔ جب تک دل اس فرض کو ادا کرنے والا نہ ہو۔ ہلاکت میں ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور جحدوا بھا واستیقنتھا انفسھم سے پتہ لگتا ہے کہ دل یقین کر چکے ہیں۔ پس اس یقین کے ساتھ عملی رنگ بھی ضروری ہے (۲) اس کے بعد فرض ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا رسول یقین کرنا۔ جب اللہ معبود ہوا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول۔ تو اللہ کے بالمقابل اب اور کسی کا حکم نہیں اور رسول کی اطاعت کے بالمقابل کوئی اطاعت نہیں۔ یہ واجبات سے ہے۔

دل کے محرمات میں سے ہے (۱) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا (۲) کبر ونخوت (۳) بغض وحسد (۴) ریاء وسمعۃ (۵) نفاق کرنا۔ **شرک** کی نسبت تو اللہ فرماتا ہے کہ معاف نہ کروں گا اور کبر وہ فعل ہے جس کا نتیجہ شیطان اب تک لعنت اٹھا رہا ہے اور **ریا** کہتے ہیں اس عمل کو جو دکھاوے کے لئے کیا جاوے اور **نفاق** یہ ہے کہ دل سے نہ ملنے اور اوپر سے اقرار کرے اس کے کچھ اور شعبے بھی ہیں۔ جب بات کہے جھوٹ بولے (۲) امانت میں خیانت کرے معاہدہ میں غداری کرے (۴) سخت فحش گالیاں دیں دل کے فرائض سے پیچھے یہ بات ہے کہ دل کو اللہ کی یاد سے طمانیت بخشے۔ آدمی پر مصائب کا پہاڑ گر پڑتا ہے کسی کی صحت خطرے میں ہے کسی کی عزت۔ کسی کی مالی حالت۔ کسی کو بیوی کے تعلقات میں مشکلات ہیں۔ کسی کو اولاد کی تعلیم میں۔ ان تمام مشکلات کے وقت خدا کی فرمانبرداری کو نہ چھوڑے۔

ایک شخص دلی میں ہیں جو ہمارے خیالات کے سخت مخالف ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب الحقوق والفرائض لکھی ہے۔ مجھے اسے بہت پسند کیا حق بات کسی کے موہنہ سے نکلے مجھے بہت پیاری لگتی ہے دوست کے موہنہ سے نکلے تو پھر اور کیا چاہیئے۔ حقوق وفرائض کا ہر وقت نگاہ رکھنا مومن کے لئے مستحب کام ہے مصائب میں اللہ پر ایسا بھروسہ ہو کہ ان مصائب کی کچھ حقیقت نہ سمجھے اس کی تہ کے اندر جو حکمتیں رحمتیں فضل ہیں۔ ان تک انا للہ کے ذریعے پہونچے۔ ایک دفعہ میں جو انی میں الحمد پڑھنے لگا۔ ان دنوں مجھ پر سخت ابتلاء تھا اس لئے مجھے جہراً پڑھنے میں تامل ہوا کیونکہ جب دل پورے طور پر اس کلمہ کے زبان سے نکالنے پر راضی نہیں تھا۔ تو یہ ایک قسم کا نفاق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری دستگیری کی اور معاً مجھے خیال آیا۔ کہ جو انا للہ وانا الیہ راجعون اور اللہم اجرنی فی مصیبتی پڑھتا ہے ہم اس مصیبت کو راحت سے بدل دیتے ہیں۔

انسان پر جو مصیبت آتی ہے کبھی گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اس لئے انسان شکر کرے کہ قیامت کو مواخذہ نہ ہوگا۔ دوم ممکن تھا اس سے بڑھ کر مصیبت میں گرفتار ہوتا۔ سوم۔ مالی نقصان کی بجائے ممکن تھا جانی نقصان ہوتا جو ناقابل برداشت ہے۔ چہارم یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ خود زندہ ہے کیونکہ خود زندہ نہیں۔ تو پھر تمام مال واسباب وغیرہ کی فکر لغو ہے۔

یہ سب مضمون جب میرے دل میں آیا۔ تو بڑے زور سے الحمد للہ پڑھا۔ قرآن میں کہیں نہیں آیا کہ مومن کو خوف وحزن ہوتا ہے وہ تو لا یخاف ولا یحزن ہوتا ہے۔

زبان۔ کا سب سے بھاری فرض ہے (۱) کلمۂ توحید پڑھنا۔ نماز میں الحمد بھی فرض ہے (۲) تو گویا اتنا قرآن پڑھنا بھی فرض ہوا (۳) امر بالمعروف ونہی عن المنکر بھی زبان کا ایک رکن ہے اس کے محرمات ہیں۔ غیبت۔ تحقیر۔ جھوٹ۔ افتراء۔ اس زبان کے ذریعے عام تلاوت قرآن وتلاوت احادیث کرے اور عام طور پر جو معرفت کے خزانے اللہ ورسول کی کتابوں میں ہیں۔ پوچھ کر یا بتا کر ان کی تہ تک پہونچے۔

معمولی باتیں کرنا مباح ہیں۔ پسندیدہ باتیں اپنی عام باتوں میں استحباب کا رنگ رکھتے ہیں۔

کان کے فرائض لوکنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر اگر ہم حق کے شنوا ہوتے تو دوزخ میں کیوں جاتے اس سے ثابت ہوا کہ حق کا سننا فرض ہے اور غیبت کا سننا حرام ہے۔ سماع کے متعلق صوفیاء میں بحث ہے۔ میرے نزدیک سماع قرآن وحدیث ضروری ہے۔ مگر ایک شیطانی سماع ہے کہ راگنی کی باریکیوں پر اطلاع ہو یہ ناجائز ہے۔

ناک کے فرائض۔ یہیں حکم ہے کہ جس پانی کی بو خراب ہو اس سے وضو نہ کریں اس واسطے پانی کا سونگھنا اس وقت فرض ہو گیا خصوصاً جب نجاست کا احتمال ہو۔

عید کے دن عطر لگانا مستحبات میں داخل ہے۔ ہاں اجنبی عورت کے کپڑوں اور بالوں کی خوشبو کا سونگھنا حرام ہے۔ اسی طرح آنکھ اور دوسرے اعضاء کے فرائض ہیں۔

خطبہ ثانی

اذکروا اللہ یذکرکم۔ زبان کے فرائض میں سے شکر بھی ہے ناشکری کا مرض مسلمانوں میں بہت بڑھ گیا ہے کسی کو نعمت دیتا ہے تو وہ حقارت کرتا ہے اس سے نعمت بڑھتی نہیں اگر انسان شکر کرے تو نعمت بڑھتی ہے۔

مال کی حرص۔ بھی بہت بڑھ گئی ہے جس کی پانچ تنخواہ ہے وہ چاہتا ہے دس ملیں اور جس کی سو ہے وہ دو سو کے لئے تڑپ رہا ہے طالب علموں میں بھی یہ مرض ہے اگر کوئی ان میں سے پاس ہو گیا تو پوچھنے پر شکر نہیں کریگا۔ بلکہ یہی کہیگا کہ خاک پاس ہوئے ہیں ہم تو چاہتے تھے فسٹ ڈویژن میں نکلتے وظیفہ لیتے۔

کسل وکاہل بھی ایک گندی صفت ہے جو مسلمانوں میں بڑھ رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دعا فرمائی ہے جس کو تشہد میں بعض ائمہ نے فرض لکھا ہے۔ اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل عجز کہتے ہیں اسباب کو مہیا نہ کرنا اور کسل اسباب مہیا شدہ سے کام نہ لینا رسول اللہ کی جماعت تھی کہ ان میں سے کئی لکڑیاں جنگل سے لا کر بیچتے اور اس میں چندے دیتے اور رات کو قرآن شریف یاد کرتے۔

معاملہ کی صفائی۔ بھی بہت کم رہ گئی ہے۔ روپیہ کسی کے قبضے میں آجاوے تو اس کا دل نہیں چاہتا کہ واپس دوں۔ تم میں یہ بری باتیں نہ ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

نماز جنازہ۔ میاں غلام حسین صاحب کلرک ملٹری ورکس ڈیرہ اسمٰعیل خان اپنی والدہ مرحومہ کیواسطے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک غریب کی امداد۔ برادر محمد عثمان صاحب بادنی۔ بے پور سے ایک غریب احمدی طالب علم میڈیکل اسکول کیواسطے کچھ امداد (بطور قرض) کے درخواست کرتے ہیں کوئی ہے جو اس ثواب میں حصہ لے رقم بہت تھوڑی مطلوب ہے۔ خط وکتابت مذکورہ بالا پتہ پر ہو۔

دعائے صحت۔ میرے ایک مہربان دوست منشی اعجاز حسین صاحب کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ سب احمدی احباب ان کیواسطے صحت کی دعا فرمادیں۔

مژدہ۔ ۳۰ دسمبر کے اخبار کی نسبت نوٹس دیدیا تھا کہ شائع نہ ہوگا۔ مگر نیاز مند اکمل حاضر ہو گیا اس لئے عید الضحیٰ کے خطبہ کو ناظرین تک جلد پہونچانے کے لئے شائع کیا جاتا ہے (۲) مفتی محمد صادق صاحب لاہور جلسہ پر تشریف لیگئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مظفر ومنصور واپس لائے (۳) جن صاحبان نے ۹ سنہ ۱۹۰۹ء کی قیمت تا حال نہیں دی وہ جلد ادا فرمادیں سنہ ۱۰ء والے بھی۔

مگر اس سے یہ پتہ تو چل گیا کہ اس وقت زمانے کا حال کیا تہا۔ عرب ان تمام بدمعاشیوں اور شرارتوں کا سردار تہا۔ عربیوں کے نزدیک باپ کی عورت بہی حلال تہی۔ باپ کے ورثہ میں جیسے مال آتا تہا ایسے ہی اس کی دوسری بیویاں بہی جنہیں وہ اپنے نکاح میں لاتے۔ غرض قرآن کریم کی یہ آیت اس حالت زمانہ کا خوب نقشہ کھینچتی ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر

یعنے جن پر الہام اترا وہ بہی اور جن پر نہیں اترا۔ وہ سب کے سب بگڑ ہوئے تہے۔ اب میں پوچہتا ہوں کہ ایسے حالات میں کسی کتاب کے نزول کی ضرورت تہی یا نہیں۔ کیوں نہیں ضرور تہی۔ کرشن مہاراج فرماتے ہیں جس کا ترجمہ فیضی نے خوب کیا ہے۔ چو بنیاد دین سست گردد ہے۔ نمایم خود را بشکل کسے۔ اگر ایک وقت میں کرشن کی ضرورت تہی تو ان حالات میں کہ سب قومیں بگڑ چکی تہیں۔ قرآن کی ضرورت بہی تہی۔

دوسری وجہ یہ کہ اختلاف پیدا گیا ہے۔ وید کے ماننے والوں میں تیرہ سو برس پہلے بہی اختلاف تہا اور اب بہی ہے۔ اور وہ اختلاف مسلمانوں کی طرح فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے۔ آریہ لوگ مورتی پوجن کا کھنڈن اس سے نکالتے ہیں تو سناتنی مورتی پوجن کل دین کا اصل بتاتے ہیں۔ کچہ ہندو آستک تو وہ بہی ہندو ہیں جو ناستک۔ غرض کہ ہندو کی کوئی جامع مانع تعریف ناممکن نہیں ملی۔ جو تناسخ کے قائل ہیں وہ بہی ہندو۔ ان تمام اختلافات کا قرآن فیصلہ کرتا ہے۔ کیونکہ جب کل تعلیم ایک ہی سچی ہوگی۔ اور وید کی شرح کی ایک نہ ایک تشریح ضرور قرآن شریف کے مطابق ہے اور وہی حق ہے۔

اختلاف اقوام کی وجہ

اس اختلاف کی بہاری وجہ یہ ہے کہ اس زبان کا اٹھ جانا جس میں یہ کتابیں نازل ہوئیں۔ مثلاً وید جس زبان میں ہے وہ اب قطعاً کسی ملک میں نہیں بولی جاتی نہ اس کا سمجہنے والا کوئی ہے۔ وہ ایک خزانہ ہے مگر مقفل اور اس کی کلید گم ہوگئی۔ جو زبان تہی۔ پس ضروری تہا کہ اسی الہام کو ایسی زبان میں منتقل کیا جاوے۔ جو ام الالسنہ ہو اور تبدیل نہ ہو۔ جو خدا ہر فصل کے وقت بارش کو بہیجتا ہے۔ کیا طاقت نہیں رکہتا۔ کہ اسی الہام کو کسی اور زبان میں بہیجدے۔

وقت آگیا ہے کہ کل قوموں کے لئے ایک مکمل کتاب قرآن کریم ہو

ایک وقت دنیا میں تہا کہ ایک ملک کے باشندے دوسرے ملک کے باشندوں کے حالات سے بالکل ناواقف تہے اس لئے ان میں الگ الگ کتاب کی ضرورت تہی مگر اب تو دنیا کے ملک شہروں کی طرح ہو رہے ہیں اور شہر محلوں کی مانند ایک کلکتہ شہر ہی کو لے لو۔ وہاں بہی تمام مذاہب کے ماننے والے پائے جاتے ہیں ایسے حالات میں ضروری ہو گیا کہ تمام کتابوں کی صداقتوں کو چن کر ایک کتاب میں جمع کر دیا جاوے۔ اور میں یہ کہنا بہول گیا کہ صرف وید ہی کی نہیں بلکہ تمام الہامی کتابوں کی زبانیں دنیا کے پردے سے مفقود ہو چکی ہیں۔ مثلاً بائبل کی وہ ہیبرو (عبرانی) اب موجود نہیں بلکہ کوئی بائبل موجود نہیں جو عبرانی میں ہو۔ ترجمہ در ترجمہ رہ گیا۔ موجودہ برطانیکا میں ثابت کر دیا گیا کہ صرف چار آیتیں ہیں جو ائی کرٹی سیزم کی ماتحت مسیح تک پہونچتی ہیں۔ غرض عقائد میں اختلاف ہے اور الہامی کتابوں کی زبانیں اٹھ چکی ہیں اب ان کے سمجہنے کے لئے یا تو وہ زبانیں کوئی پڑہے جن کا علم محالات سے ہے یا خدا خود فضل کرے اور کل کتابوں کی صداقتوں کا نچوڑ ایک کتاب میں ہو۔

میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس ضرورت کا پورا کرنیوالا قرآن مجید ہے۔

قرآن شریف اس بات کا مدعی ہے کہ وہ تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے

کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ فیہا کتب قیمۃ۔ اس میں تمام پچہلی صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ بلکہ وہ ان صداقتوں کے علاوہ اور صداقتیں بہی اپنے پاس سے پیش کرتا ہے اور اپنے دعاوی کو مدلل بہ براہین ساطعہ و حجج قاطعہ کرتا ہے۔)

"قرآن شریف کا نزول عرب ہی میں مناسب تہا

جس زمانے میں قرآن شریف کا نزول ہوا ہے۔ اس میں عرب ہی اتفاق سے ایسا ملک ہے جسمیں وہ حالت پائی جاتی ہے۔ جو آجکل دنیا کی ہے۔ کیونکہ جیسا آجکل ہر شہر میں مختلف مذاہب کے لوگ جمع ہیں اسی طرح عرب ایسا ملک تہا۔ کہ اس میں مشرک۔ عیسائی۔ صابی۔ قائلین تناسخ۔ منکران باری تعالی۔ یہودی وغیرہم کل مذہبوں کے لوگ موجود تہے اس لئے ان پر ہی سب سے پہلے ایسی کتاب نازل ہوئی۔ عرب کی زبان بہی ایسی تہی کہ وہ اس وقت تک تو کیا اب تک نہیں بدلی۔ پس اسی میں خدا کا مقدس الہام جو کل صداقتوں کو اپنے اندر رکہتا تہا نازل ہوا۔

بجائے اس کے کہ کل کتابوں کی صداقتوں کو انسانوں کی جماعت جمع کرے۔ یہ ضروری ہے کہ خدا تعالی کی طرف سے یہ مجموعہ نازل ہو

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیوں نہ علماء ہی جمع ہو کر وید کے ایک معنے قرار دے لیں۔ یا برہموؤں کی طرح کل کتابوں کو ہاتھ میں رکہ کر ان کی صداقتوں کو جمع کر لیں۔ اس کا جواب قرآن شریف ان آیات میں دیتا ہے۔

واللہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتہا۔ ان فی ذلک لایۃ لقوم یسمعون۔ و ان لکم فی الانعام لعبرۃ ط نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث و دم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین۔ و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکراً ورزقاً حسناً ان فی ذلک لایۃ لقوم یعقلون۔ واوحی ربک الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً۔ ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللاً یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس ان فی ذلک لایۃ لقوم یتفکرون۔ (پ ۱۴ - النحل رکوع)

ترجمہ کرنے کے بعد معزز لکچرار نے فرمایا کہ خدا تعالی نے چار چیزیں پیش کی ہیں۔ پانی۔ دودہ۔ پہل۔ شہد۔ پانی بارش سے ہی آتا ہے۔ زمین کے پانی میں ایک مدت کے بعد حیاتی مادہ نہیں رہتا۔ تو خداوند تعالی خاص طریق سے اس پانی کو آسمان پر اٹہا لیتا ہے۔ پہر پاک صاف کر کر واپس بہیجتا ہے کیا سائنس دانوں نے باوجود ترقی علم کے کوئی ایسی مشین ایجاد کر لی ہے کہ دنیا کے پانی کو زمین پر ہی صاف کر کے اس میں حیاتی مادہ بہر لیں۔ ہرگز نہیں اور کیا یہ ممکن ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح جب الہام آیا۔ اور خلق خدا نے اسے مکدر کر دیا۔ تو ضرور تہا کہ وہ آسمان پر اٹہا یا جاتا اور وہاں خدا کے ہاتہوں پاک ہو کر آتا۔ اب اس کا انجام کا نام خواہ توراۃ۔ انجیل رکہ لو۔ خواہ سب سے آخری کتاب قرآن کریم۔

اسی طرح دودہ سے سب لوگ جانتے ہیں کہ بہینس بہوسہ اور گہاس وغیرہ کہاتی ہے۔ پہر یہ تمام خوراک خدا تعالی کی بنائی ہوئی مشین میں جاتی ہے اور وہاں سے دودہ الگ ہو کر تہنوں میں آملتا ہے۔ کیا کوئی ایسی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ یا ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ بہوسہ۔ گوبر اور خون سے دودہ الگ نکال کیا جاوے۔ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح میں مانتا ہوں کہ وید بہی موجود۔ انجیل بہی موجود۔ توراۃ بہی موجود۔ اور آلہی کتب موجود۔ مگر ان تمام صداقتوں کا دودہ بغیر خدا کی مشین کے ناممکن ہے۔

تیسری دلیل میں میں نے پہل پیش کئے ہیں۔ اب پہل کے اجزا معلوم ہیں اور یہ بہی معلوم کہ ہوا اٹہتی ہے۔ ادہر پہل کے جرمز کو ڈاک کے چٹہیاں تقسیم کرنے والے کی طرح

اپنے ... تمام ... پہونچاتی ہے۔ لیکن کیا کوئی ایسی مشین ہے ... نا یہ پھل پیدا ہو جاوین اور جو اسے انار کے جوہر الگ سیب کے الگ حنظل کے الگ کر لئے جاوین۔ اسی طرح صداقتین وید۔ انجیل۔ توریت میں موجود ہین۔ مگر ان سے استفادہ کے لئے اب خدا کے ہاتھ کی ضرورت ہے۔ کہ سب کتابون کے جوہر نکال کر رکھ دے۔

سب سے آخری مثال شہد کی دی ہے۔ جو مختلف امراض کا علاج ہے کیونکہ شہد مختلف پھلون اور جڑی بوٹیون کا جوہر ہے۔ فرداً فرداً کسی نہ کسی مرض کی دوا ہین۔ نچوڑ ہے اب یہ شہد ٹھیک ایسا شہد کہ خالص عسل کے برابر ہو کوئی انسانی مشین تیار نہیں کر سکتی۔ اسی طرح انجیل نا سپاتی ہے۔ وید سیب۔ خدا کی نعمتین ہیں جن سے دنیا کے امراض کا علاج ہوا۔ مگر ان سب کا نچوڑ شہد کے طور پر قرآن کی صورت مین صرف خدا کے ہاتھ کا ہے میرے دوستو! تمام قوام بگڑ جاتے ہین۔ مگر شہد نہین بگڑتا یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے آخری کتاب قرآن شریف نازل کی جو اگلی الہامی کتابون کی طرح رسم و الفت و عادت کے غبار سے مکدر نہین ہوتی نہ اس کی زبان بگڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کی تجلی کا آخری تختگاہ عربی زبان مقرر ہوئی۔

پس میرے پیارو! مین مانتا ہون کہ تمام قومون کی کتابیں خدا کی طرف سے آئین اور وہ اپنی مکانی زمانی ضرورت کے لحاظ سے اب ان سے استفادہ محال اور ناکافی ہو رہا ہے اس لئے قرآن مجید تمام صداقتون کا جامع ہے بلکہ اور صداقتین بھی اپنے اندر رکھتا ہے اس پر ایمان لاؤ۔

اس بات کا ثبوت کہ قرآن مجید ان تمام صداقتون کا جامع ہے۔ کتب سابقہ مین نازل ہوئین اس کے لئے بہت وقت چاہئیے۔ اب دو گھنٹے گذر چکے ہین انشاء اللہ دوسرے لیکچر مین بیان کرون گا۔ ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہین۔ ہم صرف اتنا کہتے ہین کہ وہ آئینے دھندلے ہو گئے اس لئے ایک مصفیٰ اور چمکیلے آئینہ کی ضرورت ہے۔ آؤ تم ہمارے بزرگون کی عزت کرو۔ ہماری کتاب کو خدا کی کتاب مانو ہم تمہارے بزرگون کی عزت کرتے ہین اور وید کو اپنے زمانہ کی کتاب مانتے ہین۔ (چیرز) ہم تم کو اصل ہی کے ساتھ سود درسود بھی (چیرز) ... بجے لیکچر

... پریذیڈنٹ نے اٹھ کر مسلمانون کی طرف سے ... ادا کیا اور یہ کہا یہ مضمون دونون فرقون ... کرنے والا ہے۔ اور بتلایا کہ قرآن مجید ترددِ بجھڑے دلون کو ملانے ہی آیا۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔

کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً

اس کے بعد آریہ سماج کے سکرٹری صاحب نے اٹھ کر لیکچرار کا شکریہ ادا کیا کہ خواجہ صاحب نے نہایت متانت شائستگی تہذیب کے ساتھ اپنا بیان کیا۔

عام طور پر گوجرات کی پبلک نے اس لیکچر کو بہت پسند کیا ہے انشاء اللہ اثر سے خالی نہین رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معظم برادر جناب اڈیٹر صاحب تبد زادت عنایتکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب نے ۱۸ رنومبر ۱۹۰۹ء کے اخبار بدر مین میرا خط زیر عنوان خاتم النبیین شائع فرما دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو جناب نے پسند فرمایا ہے اور جب جناب کو پسند ہوا تو بفضلہ تعالیٰ مفید ہی ہوگا منصف مبصر اس مضمون سے بہت کچھ فائدہ حاصل کرے گا لہذا عاجز کو جرأت ہوئی ہے کہ اس بارہ مین اور بھی عرض کرون۔ اگر مناسب اور مفید ہو تو شائع فرما دین۔ موجب اجر عظیم ہو گا واضح ہو کہ تجدید دین ایسا ضروری امر ہے کہ اتمام نعمت اور اکمال دین نے امت مرحومہ کو اس سے مستغنی نہین کیا۔ منطوق کلام خیر البشر جو مؤکد ہے کافی ثبوت ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بعد اکمال دین و اتمام نعمت کے ضرورت تجدید دین کیون واقع ہوئی۔ سو آریہ مین قلیل معلومات رکھنے والے کو بھی معلوم ہے کہ جس قوم نے ازلی ابدی خدا کے بے انتہا نعمتون کو حصر کیا یا معطل سمجھا ہے اوس کی پیرو اول المحرومین ہین۔ آریہ کا کلام الٰہی کو صرف اشخاص اولیہ پر منحصر جاننا ہی خدا کی معرفت مین ٹھوکر کا موجب ہوا ہے۔ وقس البواقی علی حسب مراتب العصر اسلام اس عیب سے پاک ہے لہذا باوجود اکمال و اتمام نعمت کے اس مین تجدید دین کا سلسلہ جاری رہا ہے تا آنکہ اسلام کا آخری موعود جو خاتم الاولیا ہے۔ الملقب المسیح الموعود والمہدی المسعود کمال تاریکی کے زمانہ مین جلوہ گر ہوا اور وہ بھی چونکہ اسے ازلی ابدی خدا کے صفات کا آئینہ تھا اور اسے خاتم النبیین کا نائب جس نے سب قسم کی متفرق نبوتون کا خاتمہ کر کے نبوت تامہ جامع کا دریا ازسرنو جاری کر دیا تھا۔ اسی واسطے حضرت مسیح موعود نے بھی بدستور تجدید کا شوق لگا دیا۔ رہا یہ امر کہ اب تک کسی نے نبی کہلانا گوارا نہین کیا حاشا نبی کہلانا تو بجائے خود ماند بلکہ کمل اولیاء امت نبی بن کر دکھلاتے رہے ہین جیسا کہ میری شائع شدہ تحریر سے ارباب معارف پر ثابت ہوا ہو گا اور مزید برآن یہ ہے کہ امت مرحومہ جو اللہ تعالےٰ کے جناب مین حاضر ہو کر یعنے نماز کے اندر اس دُعا کے ذریعہ جناب الٰہی مین بتضرع سوال کرنے پر مامور ہوئی ہے (اللّٰھم صل علےٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمیدٌ مجیدٌ) حالانکہ سیدنا خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰۃ والبرکاتہ۔ سید ولد آدم ہین اور کوئی مومن آدم و من دونہ تحت لوائی سے انکار نہین کر سکتا۔ پس باین ہمہ وہ کونسی حالت منتظرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مین بالنسبت سیدنا ابراہیم کے کمالات کے مطلوب تھے جسکی بابت سوال اور دُعا کرنے کے لئے امتہ مرحومہ مامور ہوئی ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ حالت ابوالانبیاء ہونے کی ہے جو سیدنا ابراہیم کو حاصل ہو چکی تھی۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وقتاً فوقتاً علےٰ حسب الزمان حاصل ہونے والے تھے اور بعد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بذریعہ قدرت ثانیہ کے دائم تا انتہام قیامت حاصل ہوتی رہے گی اور اسی درود شریف مین اللہ تعالیٰ کا اسم حمید مجید آیا ہے اور دو دفعہ بطور سجع کے آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ تحمید و تمجید الٰہی کا دور جاری رہیگا اور اس مین پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے بھی پائی جاتی ہے کیونکہ حمید جو حمد کا فعیل ہے اور بالمبالغہ محمود ہے وہ بالمبالغہ حامد کو چاہتا ہے یعنی احمدؑ کے وجود کا تقاضا کرتا ہے تا غلبہ کفر و ارتداد کے وقت اتم درجہ کے تحمید و تمجید کا باعث ہو اور جس طرح حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام دو سلسلون کی یعنے اسرائیل و اسماعیل کے باپ اور دو ملت یعنے موسوی و عیسوی کا مبدء ہین۔ اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو سلسلہ یعنے محمدی و احمدی کا باپ مبدء ہون۔ ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما سے واضح ہوتا ہے کہ موسوی اور عیسائی حضرت ابراہیم کو مقتدا اور ہر دو سلسلہ کا باپ اور مبدء یقین کرتے تھے۔ اسی واسطے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر دو محمدیہ جلالیہ و احمدیہ کے باپ اور مبدء رہین۔ چنانچہ یہ دُعا مستجاب ہوئی اور خاتم الخلفاء خاتم الاولیاء اللہ نے ظلل الانبیاء جلوہ گر ہوئی اور آنحضرت صلعم کے ساتھ اتحاد اور نبوت معنوی کو تسلیم کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو زبان زد خلائق تھی پوری ہوئی اور اسنشانگ کے دوسرے لباس مین عملی تفسیر مشاہدہ ہوئی اگر کمل اولیائی الحقیقت انبیاء نہین ہین تو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ابوالانبیاء ہونا محال ہونا اور امتہ مرحومہ کی دعا اور محنت ضائع اور آنحضرت صلعم کی تعلیم معاذ اللہ بیکار ہوئی۔ سدباب تشریع سے علماء کو دھوکا ہوا ہے کہ نادانستہ کمالات محمدیہ کا انکار کر بیٹھے ہین اگر جناب نے میرے اس عریضہ کو اخبار مین جلد درج فرما دیا تو بعد ازین چند مستند امور اس بارہ مین معاعرض کرونگا۔ والسلام مع الاکرام۔ خاکسار غلام احمد اختر

(اوچ۔ بہاولپور)

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارہوان

سورہ ہود

مورخہ ۲ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۰)

آیت ۷ - اولو بقیۃ - جنہیں نیکی کا اثر باقی ہو - صاحبان عقل وشعور - ما اترفوا فیہ جس راہ مین کہ انہون نے عیش وعشرت کو پایا - جب تک کسی قوم مین ایسے لوگ ہون جو بدیون سے منع کرتے رہین اور نیکیون کی طرف لوگون کو بلاتے رہین تب تک وہ قوم ہلاک ہونے سے بچی رہتی ہے -

آیت ۸ - بظلم - اللہ تعالیٰ بے وجہ کوئی عذاب نہین دیتا لوگ خیال کرتے ہین کہ دنیا مین مصائب ایسے ہی بلاسبب آجاتے ہین - قرآن شریف ایسا نہین کہتا بلکہ فرماتا ہے کہ جس بستی مین مصلح موجود ہون وہان عذاب نہین آتا -

آیت ۹ و ۱۰ - لذالک خلقھم - رحم کے واسطے ہی ان کو پیدا کیا ہے - اس آیت سے ظاہر ہے کہ دنیا مین اختلاف مذاہب کا ہمیشہ رہے گا - تمت - یہ ہی خدا تعالیٰ کی ایک بات ہے - اور پوری ہوگی کہ جن وناس کا ایک گروہ داخل جہنم ہوگا -

آیت ۱۱ - کلا نقص - یہ سب جو ہم نے بیان کیا یہ اسواسطے ہے - کہ پہلے انبیاء کے حالات کے سننے اور معلوم کرنے سے تیرا دل مضبوط ہو کہ تمام انبیاء کے ساتھ ایسا حال ہوا اور تو بھی ایک نبی ہو - وجاءک - اور جو پیشگوئی تیرے متعلق تھی وہ آب آگئی ہے -

آیت ۱۲ - علیٰ مکانتکم - حتے الامکان - تم اپنی پوری طاقت سے میرے مقابلہ مین زور لگاؤ اور اپنی جگہ پوری طرح سوچ بچار کرو -

آیت ۱۴ - غیب - یہ سب انبیاء کے واقعات جو قرآن شریف مین بیان کئے ہین یہ غیب یعنی پیشگوئیان ہین جیسا کہ ان انبیاء کو کامیابی ہوئی اور ان کے مخالف ہلاک اور تباہ ہوئے ایسا ہی حال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے احباب کا اور جس طرح انبیاء کے مخالفون کا حال ہوا اسی طرح آپکے مخالفون کا ہوگا -

یہان سورہ ہود کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورہ یوسف

(مورخہ ۴ - دسمبر ۱۹۰۹ء رکوع ۱ و ۱)

آیت - الٓر - انا اللہ اریٰ - مین اللہ دیکھتا ہون کہ جو کچھ تم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کرتے ہو - جس طرح تم اس رسول کیساتھ برتاؤ کر رہے ہو اسی طرح یوسف کے ساتھ اس کے بھائیون نے کیا تھا تمہارا بھی اس رسول کے سامنے وہی حال ہوگا جو یوسف کے سامنے یوسف کے بھائیون کا ہوا تھا حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے جن مین سے ایک بنیامین انکے ہی عمر مین چھوٹے تھے اور یہی سگے بھائی یوسف علیہ السلام کے تھے باقی بھائیون مین سے جو سوتیلے تھے ایک ان کے خیرخواہ تھے باقی نو مخالف تھے ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف بھی تسعۃ رھط نو گروہ تھے -

آیت ۳ - قصص - بیان - یاد رکھنا چاہیئے کہ یہان لفظ قصص ق پر فتح کے ساتھ ہے یہ مصدر ہے اور اس کے معنے ہین - بیان کرنا - بعض لوگ غلطی سے اس کے معنے کرتے ہین - قصے - قصہ اور لفظ ہے جو ق کی زیر اور کسرہ کے ساتھ ہو - اور اسکی جمع ہے - قِصَص - ق کے نیچے زیر کے ساتھ - نبیون مین سے حضرت رسول کریمؐ حضرت نوحؑ - حضرت موسیٰؑ - حضرت ابراہیم علیہم السلام والبرکات بڑے اولوالعزم لوگ ہوئے ہین اور ان کا معاملہ حضرت یوسف علیہ السلام کہین بڑھ چڑھ کر ہے حضرت یوسف علیہ السلام کا معاملہ تو صرف بھائیون یا ایک عورت کے ساتھ ہوا تھا اور وہان تمام اقوام کی مخالفت کا بہت خوفناک مقابلہ پیش تھا -

آیت ۴ - رایت - مین نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اس کا نام خواب کہتے ہین مگر حضرت یوسف نے اس کو دیکھنا ہی فرمایا اور یہی اصطلاح صحیح ہو وہ بھی ایک قسم کی بیداری ہی ہوتی ہو جسمین دوسر شریک نہین ہوسکتے - لی سجدین - میرے سبب سے وہ سجدہ مین گرے ہوئے ہین کوئی ایسا امر واقعہ ہوا ہے کہ وہ میرے سبب سر بسجود ہو رہے ہین - آیت ۵ - اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت یعقوب تعبیر رویا کی سمجھ گئے تھے - فرمایا تیرے بھائی تو تیرا مقابلہ کرین گے اور یہ ان کا شیطانی فعل ہوگا - کیونکہ شیطان ہی آپس مین جنگ کرا دیتا ہے -

آیت ۶ - یعلمک - اللہ تعالیٰ تجھے اس رویا کی اصل حقیقت بتا ہی دیگا اس بات سے حضرت یعقوبؑ نے پہچان لیا کہ یوسف پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہونیوالا ہو - میرا اور میرے باپ اسحٰق میرے دادا ابراہیمؑ کا وارث ہوگا

مورخہ ۵ - دسمبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

اس رکوع مین خدا تعالیٰ کی صفات حمین اور حافظ کا خوب اظہار ہے - آیت ۱ - سائلین - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے متعلق سوال کرنیوالون کے واسطے یوسف اور اسکے بھائیون کے بیان مین جواب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بھی مکہ والون نے یہی ارادے کئے تھے کہ ان کو قتل کیا جاوے یا قید کیا جاوے - یا جلاوطن کیا جاوے آخر آپ ہجرت پر مجبور کئے گئے اور بالآخر یوسف کی طرح اہل مکہ پر فتح پائی اور انہین معاف کر دیا اس آیت مین پیشگوئی ہے کہ جو حال یوسف کے بھائیون کا اسکے مقابلہ مین ہوا تھا وہ ان قریش کا ہوگا -

آیت ۲ - عصبۃ - ہم ایک بڑی جماعت ہین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ مین ایسا ہی کہا گیا تھا - من القریتین عظیم - ضلل مبین - کاٹنے والی محبت - یوسف کے ساتھ ایسی محبت ہو جو ہم سے قطع محبت کراتی ہو - آیت ۳ - من بعدہ - بعض لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ یہ بدی ہم کرین پھر نیک بن جائین گے - ایسے آدمیون کو نیکیون کی توفیق نہین حاصل ہوتی - بعد مین توبہ کر لینے کی نیت کیساتھ بدی کی طرف جھکنا کبھی اعمال صالح کی توفیق نہین دیتا

آیت ۴ - غیبت الجب - قعر بیر - وہ کنوان اس کو غائب کر دے وہ ایک خاص کنوان تھا اور اسی کی طرف اشارہ ہے -

آیت ۵ و ۶ - ان سب عذرون مین جو یوسف کے بھائیون نے کئے کہین انشاء اللہ نہین کہا - خدا کا نام بالکل نہین لیا اسی واسطے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوف پیدا ہوا کہ ان کی ان باتون کا نتیجہ اچھا نہین ہوگا کیونکہ انکو جناب الٰہی کا خیال ہی نہین آیا انشاء اللہ تعالیٰ کہہ نہین سکے - یرتع - کھیلیگا - کودیگا جنگل کے پھل کھائیگا چرانا سیکھیگا - آیت ۹ - اوحینا - اس جگہ خدا تعالیٰ نے حضرت یوسف کی تشفی فرمائی - وحی کی آواز اونچی ہوتی ہے - مگر پاس والے نہین سنتے - آیت ۱۱ - نستبق - ایک دوسرے سے آگے بڑھتے تھے -

آیت ۱۳ - واردھم - ان کا سقہ - پانی بھرنے والا - غلام - عیسائی اعتراض کرتے ہین کہ ہاجرہ لونڈی تھی اور اسمٰعیل لونڈی سے پیدا ہوا - اللہ تعالیٰ نے تمام بنی اسرائیل کو فرعون کا غلام بنایا - یوسف علیہ السلام

اور حضرت یوسف اس جگہ بنی اسمٰعیل کے غلام بنائے گئے۔

حالی نے اس رقم کی تحقیر کی ہے خواہ کتنی ہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے سو اونٹ انعام مقرر کیا تھا کہ جو ان کو قتل کرے اسے سو اونٹ ملیگا۔

مورخہ ۶ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۳)

أَتْ ا - عسیٰ ان ینفعنا ہمیں نفع دے۔ وہ شرک کا فتنہ ہے (۱) انہوں نے سوچا کہ اسکو بیٹا بنا لینگے (۲) یا خیال کیا کہ اسے بزرگ کرائیں گے کیونکہ آرین کی طرح وہ بھی تو ایک نبی کے متعلق ایسا خیال کیا گیا کہ وہ کیا جانتے تھے۔ ھیت لك - بناؤ سنگار اور تمام سامان کرکے کہا کہ ایسے آؤ۔

هَمّ - یوسف نے اس عورت کو رسکنے میں زور لگایا۔ لولا ان رآ برھان ربه - اگر اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور احکام دربارۂ عفت اس کو نہ ملے ہوتے تو وہ اس عورت سے بچنے کی کوشش نہ کرتا۔ اور اسکو نصیحت کرنے میں زور لگاتا۔

مورخہ ۷ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۴)

شغفها حبا - شغف وہ جھلا جو جلد کے اوپر ہوتا ہے۔ داخل ہونا۔ جنون کی حالت تک پہنچ جانا۔ بمکرهن - مکر کے معنے تدبیر کے ہیں لیکن صحابہ تابعین نے اس کے معنے تو ہین کے کئے ہیں یعنی جب ان کا قول سنا۔ متکاً - تکیہ۔ گدیلے۔ نمارق۔ بعض شہروں میں دودو سو تکیے دیتے ہیں۔ سکینا - چھری میوہ کاٹنے کے لئے۔ اکبرنه - اس کو عظیم الشان پایا۔ قطعن ایدیهن - یہ محاورہ ہے مطلب یہ ہے کہ اظہار تعجب کیا اور تعجب سے ہاتھ منہ میں کاٹا۔ بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ بوجہ حیرت و رعب حسن دلشو ہونیکی بجائے چھلوں کے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ حاش للہ - اللہ پاک ہے جس نے ایسا انسان پیدا کیا۔ عورت بدکار آدمی کو جلد پہچان لیتی ہے دیکھتے ہی کہا۔ یہ تو کوئی فرشتہ ہے۔ السجن - سجن کے معنے حبس مرادے لینے میں قید خانہ یا الحبس۔ احب الی - حضرت یوسف نے تو کہا مجھے قید پسند ہے۔ مگر ہمارے نبی کریمؐ نے کبھی ایسا لفظ نہیں بولا آپ ہمیشہ عفو ہی مانگتے رہے۔ انک عفو تحب العفو۔ انسان کو نہیں چاہیئے کہ اپنے لئے مصیبت مانگے۔

مورخہ ۸ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۵)

ودخل معه السجن - ہر بلا کین قوم راحق دادہ است ٭ زیر او گنج کرم بنہادہ است۔ حضرت موسیٰ کو ایک طرف تو بادشاہ کے گھر میں پرورش کرایا تاکہ دربار بادشاہی کو دیکھ بھال لے اور دوسری طرف ایک غریب گھر میں بھی رکھا تا زندگی کے اس حصہ کے عجائبات کو بھی دیکھ کر امیر و غریب کی اصلاح کر سکے۔ اسی طرح حضرت یوسف کو ایک طرف باپ سے الگ کیا پھر قید خانہ میں ڈلوایا اور دوسری طرف مصر کے بادشاہ کا مقرب بنایا۔ حضرت مجدد گوالیار کے قلعہ میں قید ہوئے تو قید خانہ سے ایک شخص کو خط لکھتے ہیں ہم کو قرآن شریف یاد کرنے کے لئے موقعہ نہیں ملتا تھا اب قرآن شریف کی یاد کے لئے خوب موقعہ ملیگا میں قرآن کا بہت معتقد ہوں جو ان کے معتقد نہیں وہ بھی دیکھیں کہ کس دل سے یہ خط لکھا گیا ہے کبھی کبھی مجھے خیال آتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ بھی ہجرت کے تین دن غار میں رہے ہیں آپ نے اس میں اپنے رفیق صدیق کے ساتھ کیا کیا باتیں کی اور دعائیں کی ہونگی۔

قال احدهما انی ارانی - اللہ تعالیٰ نے رویا کی عظمت کے اظہار کے لئے تین رویا کا ذکر اس سورۃ میں کیا ہے (ا) کافر کا۔ فرعون۔ (ب) فاسق کا۔ قیدی۔ (ج) مومن کا رویا۔ یوسفؑ دیکھئے۔ ارانی - ارانی ہی آیا ہے یہ بیان نہیں کیا کہ ہم نے خواب میں دیکھا یا کشف میں دیکھا یا یقظہ میں۔ پس نبی کریم کی احادیث میں کیوں کر خواہ مخواہ مشکلات ڈالے جاتے ہیں۔

خمرا - خمر کے معنے انگور۔ صحابہ نے اس لغت کو اچھی طرح سے بیان کیا ہے۔ لا یاتیکما - کہا نہیں آئیگا کہ میں تم کو اس کی تعبیر بتادوں گا گفتگو کی تمہید کیسی مناسب ہے۔ دیکھو مجلس ہے ساتھ فجار لوگ موجود ہیں اس راستبازنے کو یہ معلوم ہوگیا کہ ان لوگوں کو مجھ سے حسن ظن پیدا ہوگیا تو اس حسن ظن سے فائدہ اٹھاویں ان کو تسلی بھی دیدی۔ کہ ہاں تمہاری بات بتاتا ہوں اور ساتھ ہی اپنی تبلیغ بھی کردی۔

ہر ایک مومن کو بھی اس ڈھب میں رہنا چاہیئے۔ جب کوئی حق کا شنوا دیکھے تو اسے حق سنادے۔ مگر ایسے طور پر کہ موثر ہو نہ یہ کہ اور بھی بھڑک اٹھے۔ جیل خانہ فساق کی جگہ ہو مگر حضرت یوسف تقرب الٰہی کیواسطے گئے تھے آپ نے اسے اسی کا مظہر پایا۔ علم رویا کی کتابیں مطالعہ کرنے سے اور اس پر غور کرنے سے بہت سے قانون قدرت کے جھگڑے طے ہو جاتے ہیں قرآن کریم نے اکثر الفاظ اسکے بیان کر دئے ہیں لوگ لغت کو لے لیتے ہیں لیکن علم رویا سے الفاظ کے معانی حل نہیں کرتے۔

واتبعت ملة ابائی - ایک طرف میں نے کچھ چیز ترک کی ہے دوسری طرف کچھ اخذ کی ہے۔

ماکان لنا ان نشرك بالله - شرک کے پکے معنے ہیں کہ نہ کوئی خدا کے برابر محبوب ہو نہ کوئی اسکے برابر معظم ہو نہ کوئی اس کے برابر مطاع ہو۔ قضی الامر الذی - ایک خواب ہے جس کے وجود ہی میں شک ہو پھر اس کی تعبیر میں دقت ہے پھر یہ مشکل کہ وہ تعبیر پوری بھی ہوگی یا نہیں مگر آپ پیشگوئی کرتے ہیں کہ یہ بات تو ہو چکی۔ ظن انه - ظن جب اس کے پیچھے ان آجاوے تو یقین کے معنے دیتا ہے اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ انسان جس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنی ہو اس کو چاہیئے کہ ہر عیب سے اپنے آپ کو بچاوے اور پاک و صاف ثابت کرے۔

مورخہ ۹ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء (رکوع ۱۶)

وقال الملك - دیکھئے بادشاہ نے بھی انی اریٰ ہی کہا ہے۔ فی المنام کا ذکر نہیں۔ اضغاث احلام پراگندہ خیالات۔ یہاں یہ نہیں کہا کہ ہم اس خواب کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ اوشاہی کو بیوقوف بنایا اس سے معلوم ہوا کہ دنیا والے اپنی کبریائی کے باعث اپنی لاعلمی کو تسلیم نہیں کرتے بعض آدمی سوال کرنے سے پیشتر ہی جواب کے لئے تیار ہو جاتے ہیں دنیا پرست انسان اپنی واقفیت وسیع ثابت کرنے کے لئے کسی کا لحاظ ہی نہیں کرتے نجا منهما - دیکھو حضرت یوسف کو محبس میں رکھ کر کس طرح کہا کہ ہم تجھ کو محسن سمجھتے ہیں پھر حضرت یوسف نے کس طرح ان کے خواب کی تعبیر بیان کی۔ اور کتنا بڑا وعظ توحید کا بیان کیا لیکن وہاں بادشاہ کے پاس آکر شراب پلانے میں ایسا محو ہوا کہ بھول گیا اسی لئے مجھ کو کسی بڑے دنیادار سے محبت نہیں اب اس کو جب اپنی ضرورت پڑی تو بات یاد آگئی۔ یوسف ایها الصدیق - پھر آکر نہ کوئی عذر کیا نہ شرمساری ظاہر کی آتے ہی اپنی غرض اور مدعا بیان کرنا شروع کردیا۔ لعلی ارجع الی الناس - بادشاہ کا نام نہیں لیا دیکھو اب جب حضرت یوسف نے دیکھا کہ یہ دنیا پرست دنیا پرست کے پاس سے آیا ہے تو اب وعظ نہیں کیا بلکہ فوراً جواب دیدیا۔ تحصنون - تدخرون تجمعون - جو کچھ تم نے جمع کیا۔ عام - وہ برس جس میں بہت بارشیں ہوں۔ عوم عربی زبان میں تیرنے کو کہتے ہیں چونکہ جن سالوں میں بارشیں خوب ہوتی ہیں۔ بچے خوب تیرتے ہیں اس لئے اس کا نام عام رکھا گیا۔ اس رکوع میں دنیا پرستوں اور غافلوں کی دوستی کو سمجھایا ہے۔

(سورۂ یوسف رکوع ۱۷)

ائتونی به - اس دفعہ حضرت یوسف نے خدا پر توکل رکھا اپنے متعلق کچھ نہیں کہا جلد خلاصی ہوئی الی ربك - اپنے مالک کے پاس - کیدهن - تدابیر جنگ - حضرت یوسف نے ایسا کیوں کیا۔ مصلح بننے والے تھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اپنا پیشہ بنانا تھا اس واسطے الزام کو دور کرنا ضرور سمجھا۔ بدنام کی نصیحت کا اثر نہیں ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں تھے ایک بیوی مسجد میں آگئیں دوسروں کو نقاب اتار کر دکھایا تاکسی کو وسوسہ نہ ہو۔

الآن حصحص الحق - تبین - برہنہ ظاہر ہوگیا۔

ذلك لیعلم - اس لفظ کا کہنے والا کون ہو۔ بعض نے کہا کہ یوسف۔ بعض نے کہا کہ امرأة العزیز! میرا خیال یہی ہے کہ وہ عورت تھی اس نے کہا کہ میں نے سچی گواہی دی۔

یہاں پارہ دوازدہم کے نوٹ ختم ہوئے الحمد للہ رب العالمین

یہ کون صاحب ہیں

کتب مفصلہ ذیل بذریعہ وی پی عنایت فرماویں۔ شہادت القرآن۔ معیار الصادقین۔ ظہور المسیح۔ الاستخلاف۔ ازالہ اوہام۔ حجۃ اللہ۔ راز حقیقت بدبار اعرض کیا جاچکا ہے کہ پتہ پورا مستعلیق ہونا چاہیئے۔ دفتر کے معاملہ میں کبھی ذاتی واقفیت کا لحاظ نہ کیا جائے۔

نکتہ چینی

۱۶ دسمبر کے بدر میں مکرمی ایڈیٹر صاحب نے ایک نہایت ضروری سوال اٹھایا ہے۔ جس کو حل کرنے کا دعویٰ تو میں نہیں کرسکتا ہاں اسے حل کرنے کی راہ بتلانے یا کم از کم اس سوال کو کلیر کرنے کی کوشش قبل اس کے کہ میں گمنامی سے اپنے کام پر حاضر ہوں اور میری آواز ایڈیٹوریل سٹاف میں گم ہو جائے ضرور کروں گا۔

میرے خیال میں یہ ایک نہایت امن پسندی۔ سلامت روی نیک نیتی کا طریق ہے کہ جس کارخانے یا انجمن یا مدرسے یا مکتب یا دفتر کے کسی کام میں نقص نظر آئے۔ تو اول اس کی برادرانہ شکایت اسی شخص سے کرنی چاہیئے جس سے وہ کمزوری یا نقص یا عیب یا غلطی ظہور میں آئی۔ اس پر بھی جب اصلاح نہ ہو۔ تو پھر ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ میں اس کی رپورٹ کی جاوے۔ اور محترم سکرٹری کا فرض کہ اس پر مناسب نوٹس لے اور اگر کوئی باہمی رنجش یا کسی اور اہم معاملہ کے متعلق مقدمہ ہے۔ تو کمیشن بذریعہ صدر انجمن حسب رضامندی فریقین برائے تحقیقات بٹھائی جاوے اور اس کا فیصلہ تسلیم کیا جائے۔ لیکن اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو۔ تو پھر شاکی کو حق حاصل ہے کہ امیر المومنین کے حضور اپیل کرے اور تمام مسل مقدمہ اس اپیل کے ساتھ ہو۔ یہ ایک بہت بری بات ہے کہ پہلے مرحلہ ہی میں شکایت امیر المومنین کے حضور کر دی جاوے کیونکہ یہ طریق ادب سے بہت دور۔ اور ان کے اوقات گرامی میں حرج کا موجب ہے لیکن مشکل اس سوال کا حل کرنا ہے۔ کہ آیا قادیان کی تمام انجمنیں اور اخبار اور بعض مکاتب وغیرہا اپنے تئیں صدر انجمن احمدیہ جس میں امیر المومنین بحیثیت پریزیڈنٹ شامل ہیں کے ماتحت سمجھتے ہیں یا نہیں اور کیا ان کا اخلاقی فرض اور ایمانی تقاضا (الوصیت کی ماتحت) یہ ہے یا نہیں کہ وہ اپنی تمام حرکت و سکون کو اس کی ماتحت رکھیں اور اس کے منشاء کے مطابق کام کریں اور آیا ہر انجمن یا کارخانے کا صدر انجمن کے برابر کا جوڑ بن کر امیر المومنین سے براہ راست تعلق ان کے اوقات گرامی کو پریشان کرنے والا اور نظام قومی میں خلل انداز ہے یا نہیں اور ہم موجودہ سلطنتوں میں کیا طرز دیکھتے ہیں اب اس سے بھی زیادہ ایک اور مشکل سوال ہے وہ یہ کہ صدر انجمن کے کام اور فیصلوں پر ہم کو نکتہ چینی کا حق کہاں تک حاصل ہے اس سوال کے جواب کے وقت ہمیں اعلیٰ حضرت مسیح موعود کی تحریر کو مدنظر رکھ لینا چاہیئے۔ کہ میرے بعد انجمن کی کثرت رائے کا فیصلہ قطعی ہوگا پس عوام الناس کے لئے تو میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ انہیں قطعاً قطعاً اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہاں صدر انجمن چونکہ ماتحت ہے مطابق اپنے وعدے کے اس امیر المومنین کی اور جیسا کہ حضرت مغفور نے بھی لکھا ہے۔ احمدی پبلک کی کثرت رائے کی اور اخبار آئینہ ہے پبلک رائے کا۔ اس لئے صدر انجمن کے کام کے متعلق جو شکایت ہے۔ وہ پہلے محترم سکرٹری کے پاس جانی چاہیئے۔ اگر اس پر اصلاح نہ ہو اور جواب تسلی بخش نہ ملے تو پھر ضرور کہ وہ معترض یا وہی بحیثیت مجموعی یا مسانہ اہل الرائے یا اخبار نویس امیر المومنین کے حضور میں یہ معاملہ پہنچاوے۔ جو فیصلہ ہو وہ آخری سمجھا جاوے لیکن سوال یہ ہے کہ یہاں تک پہنچ کر بھی صدر انجمن یا دوسرے کارخانوں کی نقائص کی اصلاح نہ ہو یا پبلک رائے کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اخبار نویس حق رکھتا ہے یا نہیں کہ اس آخری مرحلہ پر پہنچ کر اس اعتراض کو پبلک کردے سو یہ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اخبار نویس کو یہ حق اخلاقاً ضرور حاصل ہے اور اگر اخبار کو یہ وقعت نہ دی جاوے گی تو پبلک سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ اس کو بائیکاٹ کردے لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قوم کی موجودہ حالت اس بات کی متقاضی ہے یا نہیں کہ ایسے اہم معاملات کو پبلک کردیا جاوے۔ اور اختلاف رائے و عیب گیری کو غیر احمدی بھی سن لیں۔ بدر نے تو اس سے پہلے ہی سمجھا ہے کہ ابھی قوم کی یہ حالت نہیں اس لئے اس نے بعض معزز احباب سے اپنے تئیں مردہ پرچہ کہلایا مگر اپنے کام کا دائرہ یہیں تک محدود رکھا کہ امام الوقت کے الہامات اور تقریروں کو جس قدر میسر ہوسکیں جلدی شائع کرے چنانچہ اب بھی یہ فخر بدر ہی کو حاصل ہے کہ وہ روزانہ درس پیش کرتا ہے پھر امیر المومنین کے خطبات۔ تقریریں۔ مکتوبات وقتاً فوقتاً بڑی محنت سے جمع کرکے شائع کرتا رہتا ہے۔

(ب) کیا یہ انجمن بھی دوسری انجمنوں کی طرح ہے یا اس کو چند خصوصیتیں حاصل ہیں کہ اس کے ممبر خدا کے برگزیدے کے برگزیدے ہیں ان کا پریزیڈنٹ تمام قوم کا مسلمہ مفترض الاطاعت امیر ہے۔ لوگوں کا تعلق بطور پیری مریدی کے ہے پھر ہم نے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہے کہ ابھی وقت آیا ہے یا نہیں کہ ڈسٹریکٹ کی تعداد کو بڑھایا جاوے تاکہ صدر انجمن احمدیہ پورے طور پر احمدیہ پبلک کی ریپریزنٹیٹو ہوسکے۔ غالباً میں اس سوال کی جو ایڈیٹر صاحب نے مجمل الفاظ میں کیا ہے۔ کافی تشریح کرچکا ہوں اب ناظرین اس پر اپنی اپنی رائے دیں امید کہ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب بھی قوم کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس سوال کا جواب بذریعہ بدر دینگے اور الحکم کی ادارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہونے کی حیثیت سے وہ ایڈیٹر بدر کی رائے کے بعد جو کچھ مناسب سمجھیں لکھ سکتے ہیں صدر انجمن کے تمام ارکان بھی اس طرف توجہ فرماویں۔

راقم اکمل

آجکل کے پیر

ملتان سے ایک دوست نے ایک مشہور پیر صاحب کے کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ہدیہ ناظرین ہیں۔

میرے مہربان جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اور کیا سناؤں؟ تین چار روز تک گدی نشین نے میرے غریب خانہ کے قریب قیام فرمایا۔ ایک تقریب پر آئے تھے قریباً سو آدمی ان کے ہمرکاب تھے کل واپس تشریف لے گئے ہیں ان کی آمد سے یہاں کیا اثر ہوا اس کے پوچھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ عام لوگوں کے لئے خاص زیارت مشکل۔ مگر مراسی اور عورتوں کے لئے بہت ہی سہل تھی رات دن ان کی روحانی غذا انہیں مراسی عورتوں کا گانا بجانا تھا اور جسمانی غذا علاوہ پرتکلف کھانوں کے صرف نیم تولہ افیون سی جاتی ہے جس کے باعث ان کا چہرہ مبارک زردی مائل رنگت جلا ہوا معلوم ہوتا تھا اور آنکھیں بسبب افیون کے مست یا یوں کہئے جانب ظلمی کریں۔ تو کہہ سکتے ہیں کہ شاید شب بیداری اور کثرت عبادت کے باعث تیز میلی ہو گئی تھیں۔ سخاوت میں نواب کلب علی خان یا محمود شاہ [illegible] ثانی [illegible] تھے یعنی انہیں عورتوں اور مردوں تک [illegible] سرمد گستے تھے) محدود تھا۔ پوشاک مبارک بالکل سادہ (یعنی جوتی طلادار ریشمی چادر وہ باریک ململ سے بھی کچھ ہی موٹی [illegible] میں باندھتے ہوئے اور محل کی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی [illegible] سبحان اللہ! ریشمی چادر کی روزن نہیں سے آرپار کی چیزیں بخوبی نظر آسکتی ہیں۔ چلتے وقت مراسیوں پر خاص نظر شفقت کی علاوہ انعام و اکرام کے ان ان کے وہ نوکر بالکل نوجوان فربہ تن ریشمی کپڑے اور چادریں پہنے ہوئے [illegible] بٹن اور ڈھولیں سونے کے [illegible] والے [illegible] کھڑے ہوئے۔ ولدان مخلدون کا نظارہ [illegible] سے ظاہر [illegible] جلوت گاہ میں [illegible] کسی شخص کی زبان پر نہیں آیا۔ شاید خلد نگاہ [illegible] واللہ [illegible] تمام [illegible] مسجد میں [illegible] نماز کہیں [illegible] بازار میں جایا کرتے تھے۔ [illegible] کہ ان کو دینی کاروبار سے کچھ سروکار نہیں بلکہ یہی زینۃ الحیوٰۃ الدنیا ہی درکار ہے کیونکہ ایک غیر شہر میں ان کی یہ حالت دیکھی گئی تو اپنے گاؤں میں اس سے بھی بڑھ کر کھل کھیلتے ہونگے۔ اولاد کچھ نہیں بلکہ آگے کی توقع بھی قطع کیونکہ بسبب کثرت افیون کے [illegible] یہ ہیں آجکل کے مشائخ کے حالات قابل التفات مختصر طور پر لکھے ہیں

کشتہ جریان (۳)

جریان - مقوی باہ - نزلہ - زکام - درد کمر - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا - جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا - یہ بیماری چند دنوں میں آدمی کو مردہ بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بیخوابی - غمگینی - خوف وغیرہ - نزلہ کسی ... گلے یا معدے پر یا سینے پر گرنا - زکام - ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا اس سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں - مرگی - سل - نمونیا - ذات الجنب - فالج - جوڑوں کا درد - آنکھ کان - دانت کی بیماریاں - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے جس میں کوئی زہریلی ملاوٹ نہیں انشاء اللہ بہت مفید با برکت ثابت ہوگا - جو صاحب چاہیں ہم سے منگوا سکتے ہیں - بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت بہت کم ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے - قیمت فی تولہ - ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر عبد الرحمان کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم نورالدین صاحب قادیان (گورداسپور)

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح
شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ -

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں - کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اسلئے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کیلئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونیکے متعلق حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اسی طور سے بھی آپکی تصدیق کافی ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دیکر تیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اسلئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے قیمت سرمہ قسم اول عہ - دوم ۸ سوم ۴ - قیمت ممیرا قسم اول علاوہ ... - المشتہر احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ بھی ایک ایسا مشہور شہر ہے کہ جہاں درجہ کی آہنی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کیساتھ سالہا سال خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اسکے بہت سے نیک و بد کی اطلاع ہے ماسوا اسکے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اسلئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو وہ لکی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگا یا کریں انشاء اللہ تعالیٰ حسب خاطر مال روانہ کیا جائیگا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور نمونہ تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے -

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی صابون عمدہ عمدہ قسم کے تیار ہوتے ہیں جو صاحب صابونوں کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے تصفیہ کر کے فائدہ اٹھا دیں -

المشتہر
حکیم محمد دین - دروازہ دیسہ سنگھ - گوجرانوالہ -

مجموعہ فتاوے احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے علی اختلافات جو صدہا سال چلے آتے ہیں ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار ہے ہر ایک احمدی کو خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونیکے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں قیمت ہر سہ حصہ ۸ - ملنے کا پتہ - دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور

ست سلاجیت

مقوی جمیع اعضا - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام - و استسقا - و زردی رنگ - تنگی نفس و دق و شیخوخیت - فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بیوستہ اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ - بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کیساتھ استعمال کریں - قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہوگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار -

(مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور)

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ و ٹوپی کشمیری و لوئی و عینک پسل و کرسٹل جس بھائی کو ضرورت ہو با رعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب کریں فائدہ رہیگا - انشاء اللہ تعالیٰ
شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی - وی پی یا قیمت پیشگی شرط ہے

دفتر اخبار بدر سے خرید و

شہادۃ القرآن - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن کا دندان شکن علمی جواب - قیمت ۴ ر

معیار الصادقین - راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات و وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح اور اختلاف کی عجیب تفسیر کی ہے - قیمت صرف ۶ ر

سر الشہادتین - مصنفہ خلیل احمد بھی مولوی سید محمد احسن صاحب مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورۃ یٰسین سے
قیمت ا ر

عصمت انبیاء - ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں - قیمت ۱ ر

غلامی کے متعلق تمام اعتراض کے جواب اور فیصلہ کن بحث قیمت ۳ ر

آئینہ صداقت حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۱ ر

چشمہ مسیحی حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی عیسائیوں کے خلاف ۳ ر - کاسر احمدی ۱ ر - نظم مستورات ۱ ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کیلئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف حضرت امیر المومنین - قیمت ۲ ر

الاستخلاف شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۱ ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم میں دلچسپ - قیمت ۲ ر

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - قیمت ۲ ر

مورکھ سیدھ - مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراضات ہیں انکے جوابات

اسلام کی پہلی کتاب - مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب بچوں کیلئے قیمت ا ر

حضرۃ اقدس کے دعاوی اور ان پر اعتراضوں کے جواب کے متعلق مدلل و مکمل

عیسائی مذہب - عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کے صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت رسالہ قیمت ۴ ر

معیار حق - سچے مذہب کی شناخت کے بارے میں - قیمت ا ر

لیکچر مہر سنگھ جس میں باوا نانک علیہ الرحمۃ کا اسلام ثابت کیا گیا ہے قیمت ۱ ر

القول الصحیح - میاں ہدایت اللہ صاحب مشہور شاعر پنجابی کی اردو نظم مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت میں قیمت ا ر

شری نہہ کلنک جسمیں حضرت صاحب کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے مع ... کرشن لیلا - ایک ہندی نظم لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی ... قیمت آدھ آنہ

فتح الدین مسیح کی وفات کے ثبوت میں آیات و احادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر قیمت ۴ ر

سپر بزید - شکاری لوگوں کے لئے بہت مفید - قیمت ۱ ر بجائے ۶ ر کے

دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

(ضمیمہ درس قرآن شریف)

جلد ۹

مورخہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۲ پوہ سمت ۱۹۶۶ب

نمبر ۸

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا ۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہرحالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بدین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد است نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

آنچہ ما را وحی و ایماۓ بود
آن نہ از خود از ہمان جاۓ بود

اقتدا کو قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ ۵ روپیہ پیشگی ۔ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا ۔

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔ روپیہ بھیجنے کی منظوری رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ بھیجا دیگی ۔ البتہ جو صاحب قادیان میں آکر قیمت دیں انکو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے ۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو ۔

قریباً ان الفاظ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے تھے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں ۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ قرآن و احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا ۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوان ...

میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پبلشر و پرنٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر میگزین دارالامان قادیان چھاپ کر شائع کیا گیا

اخبار قادیان

۔ حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں ۔ درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے اور ایک درس بعد نماز فجر بالخصوص صاحبزادگان بشیر احمد اور شریف احمد کی خاطر مسجد مبارک میں ہوتا ہے ۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود بخیرو عافیت ہیں ۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب قادیان میں واپس آگئے ہوئے ہیں ۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ایک لمبے سفر کی تکالیف اٹھا کر جس کا ذکر پہلے اخبار میں ہوتا رہا ہے اور ایک معقول رقم چندہ کی جمع کر کے سالم و غانم واپس دارالامان قادیان میں پہنچ گئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ میر صاحب کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسجد اور شفاخانہ وغیرہ کے واسطے روپیہ جمع کیا ہے اور اب اس کا ایک بڑا حصہ کارکنان صدر انجمن کے سپرد کر دیا ہے تاکہ کام عمارت کا شروع کر دیا جاوے ۔

قاضی اکمل صاحب اپنے وطن گولیکی گئے ہوئے ہیں غالباً عید تک واپس آجاویں گے ۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب تا حال امروہہ میں ہیں اور اخوی خدام کے واسطے دعاؤں میں اور دینی تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں ۔

لاہور میں لیکچر

لاہور میں عیسائیوں نے جلسہ کر [illegible] ایک سلسلہ پر اکیا ہے ۔ جنہیں اسلام پر بھی حملے کئے ہیں ان کے جواب کے واسطے تجویز ہے کہ دسمبر کے آخر میں ہماری جماعت کی طرف سے لیکچر ہوں ۔ غالباً یہاں سے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے اور بعض دیگر صاحبان حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے حکم کے مطابق لیکچر دینے کیواسطے تشریف لے جائیں گے ۔

خواجہ صاحب گجرات میں

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک لیکچر گجرات میں دیا ہے جسے موقعہ پر لکھ کر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب نے بھیجا ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں درج کیا جاوے گا ۔

عید قریب ہے ۔

احباب سرگرمی سے متوجہ ہوں ۔

برادران ! صدر انجمن احمدیہ کی مختلف مدات کا گوشوارہ آمد و خرچ ہر ماہ میگزین کے آخر میں چھپتا ہے اس سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ بعض مدات میں کس قدر کمزوری واقع ہو رہی ہے اب عید قریب ہے ۔ قبل از وقت ہر جگہ عید کے چندے کیواسطے اور فی کس رقم جمع کرنے کے واسطے مستعدی کے ساتھ متوجہ تمام مفید کاموں کے واسطے روپیہ درکار ہے

اور یہ ثواب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ لوگوں کے حصہ ہی میں رکھا ہے ۔ دنیادار اپنے دنیوی عمارتوں کے بنانے میں کن سرگرمیوں اور جوشوں کے ساتھ مصروف ہیں اس دینی عمارت کا کھڑا کرنا جو دنیا میں توحید پھیلانے کا مرکز ہو آپ ہی صاحبان کا کام ہے ۔ ہمت سے کام لو ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندیوں کو حاصل کرو ۔ کیونکہ یہ وقت پھر ہمیشہ نہیں رہے گا ۔

یہ اشتہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور میں تقسیم کرنے کے واسطے قادیان سے چھپوا کر اخویم خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس بھیجدیا ہے جو ۶ دسمبر کو میں جلسہ عیسائی صاحبان میں تقسیم ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی لیکچر بجواب مسیحی لیکچر

جو سلسلہ لیکچروں کا آجکل مسیحی صاحبان کی طرف سے لاہور میں جاری ہے اس میں مسیحی صاحبان کی طرف سے ہر لیکچر کے خاتمہ پر چند منٹ مباحثہ کی استدعا بھی کی جاتی ہے ان لیکچروں کے جواب میں [illegible] مسلمانوں کا منشا ہے کہ مسلمان اول تو ان لیکچروں کو سنیں ۔ دوم یہ بھی منشا ہے کہ خود وہ بالمقابل لیکچر دیں گے یہ دونو امور ہمیں پسند نہیں نیز فوری جوش سے چند منٹ کے مباحثات میں ان اصولوں کی تحقیق کرنا جن مذاہب کی بنیاد ہیں ہوں ۔ ایک سہل امر نہیں حق کا ثابت کرنا اور باطل کو مٹانا ہنسی کا کام نہیں ۔ مخالف کی بات کو غور سے سننا اس میں جس قدر حق شناس ہو اس کو لینا اور ہمیں اگر باطل ہے تو صرف اس کا مٹانا ضروری ہے ۔ اس لئے ہم نے تجویز کیا ہے کہ پہلے مسیحی لوگوں کے لیکچروں کو صبر اور غور کے ساتھ سن کر ان باتوں کو دیکھ لیا جائے جو انہوں نے اسلام کے برخلاف لیکچروں میں کہی ہیں اور پیرائے کا جواب سلسلہ وار دیا جاوے ۔ وجادلھم بالتی ھی احسن ۔ ایک قرآنی ارشاد واجب الاتباع ہے اس لئے ہم انشاء اللہ عنقریب بذریعہ اشتہار ثانی پبلک کو اطلاع دینگے کہ مسیحی لیکچروں کے جواب میں جہاں تک ان کا تعلق اسلام سے ہے کب اور کس مقام پر اسلامی لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاویگا ۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔

نور الدین ۔ از قادیان ۔ ۵ ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا اپنا قائم کردہ سلسلہ دن بدن ترقی پر ہے ۔ نئے بیعت کنندوں کے خطوط برابر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آتے رہتے ہیں اور [illegible] جلسہ میں یہاں آکر بھی بیعت کر جاتے ہیں ۔ یہ سب نام ہمارے پاس محفوظ ہیں پہلے نئے بیعت کنندوں کے نام درج اخبار ہوا کرتے تھے ۔ مگر جب سے عاجز دوبیمار ہو گیا ۔ یہ اندراج کچھ کمی گنجائش کے سبب بند رہا ہے ۔ اب انشاء اللہ اگلے اخبار سے پھر اس کو جاری کیا جاویگا ۔

ڈاک ولائت

ایسا ہی ڈاک ولائت کا سلسلہ ایک عرصہ سے بند ہے لیکن اکثر دوست بوقت ملاقات یا بذریعہ خطوط اس کیواسطے تحریک کرتے رہتے ہیں اس واسطے اگلے اخبار سے اسے بھی پھر جاری کیا جاویگا ۔ انشاء اللہ

حجام نے بھی کام کیا کس نمود کا
گل لے گیا تراش کے شیخ وجود کا

لڑکے کا ختنہ

لعیم الدین احمد پسر کبیر الدین احمد احمدی اس لڑکے کی بسم اللہ خاص مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بلیغ سے ہوئی تھی کہ جو ۱۹۰۷ء کے کسی پرچہ میں چھپ چکی ہے ۔ آج وہ دن ہے کہ اس لڑکے کا ختنہ ابراہیمی ...... بہ رحمت پروردگار مورخہ ۵ ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ہو گیا ۔ خوش نصیب ہے وہ لڑکا کہ جو حضرت خلیفۃ [illegible] میں مسلمان بنا ۔ فقط ۔

کابل میں فوجی ہلچل

افغانستان میں آہستہ آہستہ جھگڑا برپا ہونے کے آثار معلوم ہوتے ہیں ۔ تمام رات اور دن کابل لشکر میں گشت لگاتا ہے ۔ مغرب کے بعد پھر کسی کو شہر کے باہر جانے اور آنے نہیں دیا جاتا ہے ۔ جلال آباد مقام میں کئی وارداتیں وقوع میں آئی ہیں ۔ لاشوں کو کوئی پہچان نہ سکا ۔ اس لئے کہ ان کے سر اور ہاتھ اور پیر جسم سے علیحدہ کاٹ ڈالے گئے تھے ۔ جدی اوک ، سوک پل جلال آباد اور ڈاکہ مقاموں کے راستوں پر مسافروں کی دیکھ بھال کے لئے چار جی چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں ۔ غرض کا معاملہ ابتر ہو رہا ہے ۔ اس لئے امیر صاحب نے سردار نصر اللہ خان کو اس طرف جانے کا حکم دیا ہے امیر صاحب فی الحال کابل میں ہیں اور راستوں اور نہر کے کام کے متعلق احکامات صادر کرنے میں مشغول ہیں ۔ (زمانہ)

سفید گیہوں

کی نسبت لال گیہوں میں پچاس فیصدی طاقت پرورش زیادہ ہوتی ہے ۔ یہ بات انگریزی سوداگروں کو معلوم ہوئی ہے ۔ اس لئے امید ہے کہ آیندہ کی نہری نو آبادیوں میں لال گیہوں بہت زیادہ بویا جاویگا

لاہور کے ایک مقدمہ سڈیشن میں ضیاء الحق بہ [illegible] وعدہ معاف گواہ بنایا جائیگا وہ باغیانہ انجمن کا راز کھولیگا ۔

کلام امیر المومنین

امیر المومنین کی نصیحت طلبۃ المدرسہ کو۔

۱۴ - جولائی ۱۹۰۹ء (بعد عصر)

تم جانتے ہو۔ نہ ہمیں اپنی زندگی کا علم ہے نہ تمہیں اپنی واپسی کا پس میں تمہیں مختصر نصیحت کرتا ہوں جو یہ ہے کہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

جو کام کرو اس میں دیکھ لو کہ تمہارے نفس۔ خواہش۔ دنیا طلبی کا کتنا دخل ہے اور خدا کی رضا اور مخلوق کی شفقت کے خیال کا کتنا دخل ہے۔ پس تم اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے مقابلہ میں کچھ نہ سمجھو۔ خدا کی رضا کا علم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہوا ہے اس لئے قرآن شریف۔ احادیث پر اپنا عمل رکھو تمہارے ماں۔ باپ۔ بھائیوں نے تمہاری تعلیم کے لئے بہت کچھ خرچ کیا ہے اگر تم تعلیم اسلام میں پختہ رہو گے۔ تو یہ خرچ ٹھکانے لگے گا۔ ورنہ اگر تم انگریزی کے تمام حروف تہجی کو القاب حاصل کرو گے۔ پھر اگر تمہارے ساتھ کلمہ کا اعتقاد نہیں تو پھر تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ پس بلا دہم و تمیز یہ وصیت یہی ہے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پر پکے رہو۔ جس ایمان کا عملی رنگ میں ظہور نمازوں کے ذریعے ہوتا ہے پھر ماں باپ کے ادب پھر بڑے بھائیوں کے ادب پھر گھر کی بڑی بوڑھی عورتوں کے ادب۔

فضولیوں کی عادت مت ڈالو جھوٹ نہ بولو دغا۔ فریب۔ برائی۔ تکبر بدظنی نہ کرو۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ نیک نمونہ بن کر دکھاؤ۔ خود پسندی اور خود رائی اس تک نہ پھٹکو۔ گھر میں جاؤ تو تمہارے ماسٹروں کی تاکید ہے چندہ جمع کر کے لاؤ۔ گو میں چندے کے معاملہ میں کسی اور رنگ کا آدمی ہوں۔ کیونکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ خدا مجھے روٹی دیتا۔ کپڑا پہناتا خدا میرے خرچوں کا کفیل ہے اور پھر یہ آخری تاکید ہے۔ کہ اللہ سکھاؤ۔ لئن یھدی اللہ بک رجلاً واحداً خیر لک من حمر النعم۔ اگر ایک جان بھی تجھ سے ہدایت پا گئی تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

ب | السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ا۔ دو رکعت سنت فجر کی تاکید تمام روایات سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ ... کی کتاب ... میں ایک حدیث حضرت ابن مسعود سے مروی ... وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں باوجود ...

یہ سنتیں ہیں۔ سفر میں موقع ملے تو پڑھ لیں ورنہ نہ پڑھیں۔ کوئی مشکل معاملہ نہیں۔

۲۔ مسافر مقیم کے پیچھے فرض کی اقتدا کرے تو سنتوں میں اس کو ایسا ہی اختیار ہے۔ جیسے تنہائی میں اختیار ہے۔

۳۔ دو وقت کا کھانا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔

۴۔ ضرورت اور مصلحت ہو۔ تو دو اذانیں اب بھی آپ دے سکتے ہیں۔ مگر ایسا نہ ہو کہ لوگ دھوکہ میں پڑیں۔

۵۔ من یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منہا سوء ایک خطرناک گناہ ہے اس میں سفارش سے بچو۔

نماز میں مزہ | ایک شخص نے حضرت کو لکھا کہ نماز میں مزہ نہیں آتا اور آنکھ بند کر کے نماز پڑھوں یا نہ۔ فرمایا۔ مزہ کوئی چیز نہیں جس کے لئے ہم مامور ہوں۔ قرآن کریم نہیں کہتا کہ مزہ اڑاؤ۔ آنکھ کھول کر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ انگریز حکام میں بعض انسان ہر وقت اٹھنے سے ابتلا آتا ہے اور نہ اٹھنے سے ریا پیدا ہو سکتا ہے ہر مومن کو ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا لحاظ رکھے۔ یعنی انگریزوں کی تعظیم کے واسطے اٹھنا کیا۔

سب کو ساتھ ملاؤ | ایک صاحب نے شکایت کی کہ وہاں کے لوگ مخالف ہیں حضرت نے جواب میں فرمایا۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ایک مومن دس کے مقابلہ میں ہو سکتا ہے۔ پس ۱۵۔ ۱۵۰ کے لئے کافی ہیں۔ تم کوشش کرو کہ سب تمہارے ساتھ ہو جاویں۔ یہ بڑی آسان عمدہ بات ہے۔ فاوصیک بتقوی اللہ۔ فقد فاز المتقون۔ وان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

بدی کو کس طرح دور کرنا چاہیئے | ایک شخص کے خط کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ۔ تمہارے ایسی ترکیب ہے۔ کہ وہ خوبیاں رکھتی ہو ہر ایک بدی کو۔ بدی کو دور کرنے کے لئے عمدہ تدابیر کرتے رہو۔ مثلاً بدکار کے لئے دعا کرو جیسے انبیاء کرتے تھے قول موجہ اور دلائل قویہ سے ہر بدکار کو سمجھاؤ۔ اگر مناسب مفید ہو تو اس اعراض کرو۔ ترک سلام کرو۔ حتےٰ کہ مفید ہو تدابیر مناسب کے ساتھ پیٹنا سزا دینا جیسے حدود سرقہ و زنا میں وارد ہے مقابلہ ہی نہ ع بالحسنہ ہے۔ یہ عجیب در عجیب تدبیر سوچنا اور بدی کو دنیا سے یا کسی شخص سے یا قوم سے دور کرنا بڑے صابر و متقی ...... کا کام ہے۔

کم ملنے والے لوگ | ایک شخص نے ایک احمدی کی کسی مالی معاملہ میں شکایت کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دولت مند آدمی پھر جو ملے بھی کم (بہت کم ملاقات کرے) اس کی پیری مریدی پر مجھے تو کم اطمینان ہوتا ہے۔ اکثر یہ لوگ اپنا خیال مقدم رکھ لیتے ہیں۔

فرشتے | ایک شخص کے خط کا جواب حضرت نے لکھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے اور وہ بحکم رحمٰن بندوں کو سکھاتے ہیں۔ بندہ فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے اور فرشتہ بندے کا خادم ہوتا ہے۔ عائشہ کی جماعت کا کہیں ذکر نہیں صرف آپ کے گھر میں نو برس کی تھیں کہ آئیں۔

خطبہ جمعہ

۱۳۔ اگست ۱۹۰۹ء

فرمایا کہ اذان میں اسلام کی پاک تعلیم کا خلاصہ ہے مگر افسوس کہ دن رات باوجود میں پانچ بار یہ ندا سننے کے پھر بھی عام مسلمانوں کو تو جانے دیجیئے ان کے لیڈروں کی یہ حالت ہو رہی ہے گدی نشینوں کو دیکھو۔ خواہ کس مذہب کا آدمی ہو۔ اور اس کے اعمال کیسے خراب ہوں لیکن اگر ان کے آگے نذرانہ رکھ دے تو بس یہ ان کا عزیز فرزند ہے علماء ہیں تو ان میں مطلق تقویٰ و خدا ترسی نہیں رہی ہے کہ ان کو درس میں ہی کچھ بھی کتاب خشیۃ اللہ کے متعلق نہیں رہی۔ امراء ہیں تو ان کے نزدیک مذہب محض ملانوں کے لئے ہے وہ بالکل اباحت کے رنگ میں آ گئے ہیں اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ ان کے ہادی خود ان کے محتاج ہیں۔

اس کے بعد آپ نے اذان کا ترجمہ سنایا کہ اللہ اکبر چار بار کہا جاتا ہے گواہی کی حد دو تک۔ ان زنا کے ثبوت کے لئے چار کی ضرورت ہے پس یہ شہادت کس قدر قوی ہے۔ کہ خدا مستجمع جمیع صفات کاملہ تمام قسم کے نقصوں عیبوں سے منزہ ذات سب سے بڑی ہے اب ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم کہاں تک خدا کی آواز مخلوق کی آواز پر مقدم کرتے ہیں۔

پھر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہے کہ ہمارے کام اسکی گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق ہونگے پھر نماز کے لئے آنے کی تاکید ہے افسوس کہ مسلمان بہت کم اس کی پرواہ کرتے ہیں اول تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں تو جماعت کی پابندی نہیں حالانکہ رسول کریم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جب نماز قائم ہو جاوے تو جماعت میں شامل نہ ہونیوالوں کے گھر جلا دوں۔ امیر وضع کی پابندی پر مرنے میں مسجد میں آنا ہتک سمجھتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز کی مجلس میں ایک شخص داڑھی منڈا بیٹھا تھا کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کے وعظ کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ کہا۔ ہوتا ہے مگر وضعداری اجازت نہیں دیتی کہ نماز پر آنا فلاح پر آنا یعنے تم مظفر و منصور ہو گے۔

ایک صاحب کے چند سوالات کے جوابات

از حضرت خلیفۃ المسیح ؑ

سوالات

۱۔ کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لئے وضع قانون کر سکتا ہے۔

۲۔ کیا کوئی غیر مسلم جج از روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخ اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے۔ جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو۔

۳۔ کیا مسلمان ہونے کے لئے شرع محمدی کی پابندی لازم ہے؟ اگر ہے تو ان مسلمانوں کی نسبت کیا حکم ہے جن کے معاملات رواج سے فیصل پاتے ہیں اور جو خود اپنے آپ کو رواج کا پابند کہا کرتے ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً قریباً بالکل معطل ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی۔ کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے؟ اگر ہے تو جو مسلمان اس کے پابند نہیں (خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطے کا پابند نہیں ہے یا کسی اور وجہ سے) ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب

مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار مختصر نویس ہے پس میری کمزوری کو مدنظر رکھیں۔ اور قبل اس کے کہ میں اصل سوالوں کا جواب دوں۔ چند مختصر سے اصول عرض کرتا ہوں جو غالباً کسی اور ثبوت کے علاوہ مذکورہ ثبوت کے محتاج نہیں اگر ان میں کوئی قابل ہو تو آپ بلاتردد مجھے آگاہ کریں۔

۱۔ قرآن کریم ایک کافی کتاب ہے۔ اس کا ثبوت۔ اولم یکفهم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیهم۔

۲۔ قرآن مجید۔ مشاہدہ وتجارب صحیحہ وعقل صریح غیر مشوب بوہم ونقل صحیح اور فطرت سلیمہ کے خلاف (ثبوت۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اور بار بار افلا تعقلون۔ اور بار بار افلا تبصرون) ہرگز نہیں فرماتا۔

۳۔ قرآن شریف تصریح فرماتا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے، اور ثبوت فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق اللہ .... ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم۔

۴۔ قرآن کریم مذاہب مختلفہ کو باہم اختلاف تباہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ثبوت۔ (۱) لا اکراہ فی الدین (۲) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔ (۳) ولو شاء اللہ لجمعهم علی الهدی فلا تکونن من الجاهلین۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد۔ ولیحکم اهل الانجیل بما انزل اللہ فیه قالت الیهود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیهود علی شیء وهم یتلون الکتاب کذلک قال الذین لا یعلمون مثل قولهم۔ یہاں لا یعلمون قابل غور ہے۔

(۵) قرآن فساد فی الارض کو بہت ناپسند کرتا ہے۔ واللہ لا یحب الفساد۔ ثبوت۔ ولا تعثوا فی الارض مفسدین ولا تفسدوا فی الارض۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ وقاتلوهم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ جیسا کسی کا ظاہر ہو ایسا ہی باطن ہو دیندار پورا دیندار ہو سکے۔

ان قوانین کے لئے بطور اصل الاصول مختصر سامان قرآن کریم میں ہے۔ تفصیل کو۔ اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہوا ہے اور اسی پر صحابہ سے لے کر آج تک عملدرآمد اسلامیون کا ہے۔ ہر ایک مسلمان کے لئے اطاعت اللہ و اطاعت الرسول و اطاعت اولی الامر ضروری۔ اگر اولی الامر صریح مخالفہ فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کی کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اس کا ملک چھوڑ دے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ صاف نص ہے۔ اولی الامر میں حکام وسلطان اول ہیں اور علماء وحکماء دوم درجہ پر ہیں۔

میں نے سابق ذکر کیا ہے کہ ایمان کا ادنےٰ مرتبہ اور اس کے اوپر ایمان قسم قسم کی ترقی کرتا ہے اس لئے جو لوگ صرف لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں وہ ایک حد کے مسلمان ہیں اور جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ ان سے بڑھے اور جو زکوٰۃ وروزہ وحج کے بھی پابند ہوئے وہ اور بڑھے۔ علی ہذا۔ اللہ تعالیٰ ہی المومن ہے کیونکہ المومن المهیمن نص قرآنی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبارک بھی۔ جبرائیل اور خلفائے راشدین اور تابعین اور آپ بھی کیا سب مساوی الایمان۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض والوں کے لئے یہ سزا ہے جیسے فرمایا۔ فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب۔ آپ مسلمانوں کو دیکھ لو لڑکیوں کے حصہ نہ دئے۔ وراثت کی خلاف ورزی پر عذاب مہیا موجود ہے اور یہاں ہم مشاہدہ کرتے ہیں مسلمانوں کے لئے بھی وہی ضرورتیں ہیں جو سارے جہان کے لئے قدرت نے رکھی ہیں۔ مسلمانوں کے لئے وہی سامان انجاح مرام لابد ہیں جو تمام مخلوق کے لئے لابد ہیں۔ الٰہی فضل کو کوئی اگر ایک شخص اکیلا رہ کر حاصل کرنا چاہے۔ تو صرف وہی فضل لے سکتا ہے۔ جو اکیلے انسان کے لئے ہیں۔ مثلاً ایک شخص۔ حسد، طمع اور کسل کو اگر ترک کرے تو تارک طمع وتارک حسد وتارک کسل کے لئے صرف وہ افضال لے سکیں گے۔ جو ان رذائل کے ترک کے لئے وابستہ ہیں۔

اگر تہجد گزار۔ پابند صوم وصلوٰۃ تارک رذائل مذکورہ شادی نہ کرے تندرست بی بی حاصل نہ کرے۔ اولاد کا طالب ہو تو اسے اولاد ہرگز نہ ملے گی۔ پھر اگر تندرست آدمی تندرست بی بی سے تعلق پیدا کرے گو وہ صلوٰۃ وزکوٰۃ وصوم وتہجد کا تارک ہو۔ ہر ایک قسم کے طمع، حسد، کسل کا مرتکب ہو۔ اولاد سے متمتع ہوگا۔ اسی طرح بلادوں میں عزت واکرام اور ملک کے اقوام میں اعزاز واحترام اور حکام کے حضور قابل انعام وہی ہے جو ان قواعد واحکام کی پیروی کرے جن سے یہ مرادیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

مکرم من! ہزاروں امور قومی سلطنت۔ قومی حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں جب تک وہ نہ ہو ہرگز ہرگز صوم وصلوٰۃ سے پورے نہیں ہو سکتے۔

مثلاً چوری کا معاملہ۔ چور کی سزا۔ زانی کی سزا۔ ڈاکہ مارنے والے مرتد کی سزا۔ وغیرہ۔ یہ امور سلطنت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً ایک نمازی کا ہاتھ کہنی تک کٹ گیا تو اب کیا وضو کے وقت اس کا ہاتھ جو کٹ گیا ہے۔ دھونا ضروری ہے۔ ہرگز نہیں۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها۔

تعزیری احکام کے ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں اس کی نظیر کو آپ دیکھیں۔ حضرت یوسف نبی ہیں ان کی اقتدا ہی ہمیں کرنا ہے ان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک۔ یہاں صاف ذکر ہے کہ یوسف علیہ السلام قانون سلطنت فراعنہ مصر کے ماتحت تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام اس قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ کرتے تھے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کا فقرہ قابل توجہ ہے

پس کیسا ظاہر ہے کہ ایک مسلمان پولیس کو کس طرح پابندی گورنمنٹ کی ضروری ہے۔ عام اہل اسلام عدم سلطنت کے احکام سلطنت اسلام کے ہرگز ذمہ وار نہیں یہ تکلیف مالا یطاق ہے۔ ہاں سلطنت اسلام کے ہوتے وقت اگر حکومت قرآن واحادیث صحیحہ یا فتوے ... کے خلاف حکم کرے۔ تو اس مذہبی احکام میں جو سلطان ترک اور ... کے لئے ترک حج۔ اور ایک مولوی ... اہل اسلام خصوصاً فقراء اہل ...

ن گورنمنٹ گریجوایٹ ہیپاکی کے احکام ہیں۔

بلکہ یون کہئیے۔ کہ من قتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم اور قتل المومن کفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضٰے اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مشیت احکام سے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گزارش ہے غیر مسلم فرمانروائے مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنی رعایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا اسے قانون بنا سکنے کیا۔ بناتے ہیں یہ واقع و مشاہدہ۔ اس کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کر کے عیسائی یعنی مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں۔ وہی کیا اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک قوانین شہر کے رو سے مدت سجد کرتے ہیں رہے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپکے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے سبب تنگ آ گئے۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجروں سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہو گیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل تو ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں اور کس طرح اس سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہئے اس کے لئے سبق اعتقاد کرتے ہیں۔ ہان اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے مکہ میں کئے گئے تو ان کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کر کے ہجرت کرنا چاہئے یہی طریق انبیاء کا ہے جن کی اقتدا کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا۔ فبھداھم اقتدہ۔

موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم۔ یہی آخری علاج لکھا لطیفا ہے نہ غدر۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریبا سکھوں کی سی حکومت تھی۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچائتی طور پر ہے۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں۔ حضرت یوسف علیہ السلام جیس سجن۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا۔ جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن۔ ان ربی بکیدھن علیم۔

۳۔ شرع محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام[1]۔ نبوی فیصلہ[2]۔ خلفا راشدین و صحابہ کے عملدرآمد[3]۔ بلکہ ائمہ دین۔ مثلاً ابوحنیفہ، ابویوسف محمد۔ زفر۔ حسن وغیرہ کے فیصلہ جات کا۔ آپ غور کریں فتاوے عالمگیری۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب۔ وہاں یکے از ہزار بھی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور سیاست مدینہ کے قواعد کو چھانا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے۔ اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے نہیں دیکھی۔ ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو۔ ائمہ دین مثلاً ابوحنیفہ۔ شافعی۔ مالک۔ احمد۔ بخاری [illegible] کو کبھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا۔ ان سے [illegible] ان امور میں آزادی۔ وقتی ضرورت۔ عرف [illegible]

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند مغتریات متعلق چکوال

[illegible] احمدیوں کے متعلق چھپے ہیں۔ میں ان [illegible] جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں۔ نہایت مختصر تحریر میں کرتا ہوں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے بعد بھی [illegible] نشانات پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر میدان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جس کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں۔ عنقریب لیسٹ بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود مانتا ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آتے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال دو تین آدمی احمدی تھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد بھی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

دوم۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مر گیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیوں کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ برخود سے کنی اے سادہ لوح۔ جناب ذرا سوچئے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی۔ جب احمدی آپکے نزدیک آپکے عقیدہ آپکے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے۔ جب آپ لوگ مانع ہوئے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ دھوکے سے ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے۔ دینے والے کو تو ثواب اس کے نیت کے مطابق مل گیا۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے۔ تو پھر اعتراض لغو ہے۔ سید نادر علی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی۔ اچھا کیا۔ "مرزائی اور نہاں" خوب! آپکے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیسے بکثرت کی خوبیوں کے قائل آپ بھی ہیں۔

چہارم۔ آپنے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز جمعہ کے لئے ادہر ادہر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی قابل تعریف بات ہے کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے [illegible] جماعت کو آپ ہنسی اڑاتے ہیں۔ نماز مولوی غلام محی الدین صاحب نے پڑھائی۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے۔

پنجم۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اس بابت میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی پھر جب مولوی نے شرائط کو منظور نہ کیا۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتائیں کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانتے وہ بھی مومن۔ ہمارا ہے۔ تو ہم دعاوی حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے۔ یہ خط لینے سے مولوی کرم الدین نے انکار کیا بلکہ حامل رقعہ کو سخت سست کہا۔ جس پر وہ واپس چلا آیا۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام آپ ہی آپکو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا۔

ششم۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا۔ (الحکم)

المفتی

لڑکیوں کو وراثت ۲۱۱

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ وغیر منقولہ بنام دختر زندہ باولاد جو اپنے گھر میں آباد ہو و دیگر دختر و دامادِ فوت شدہ کے پسران کے نام یعنے نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف میں خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ میں ورثہ کے متعلق مسئلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع میں پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہاں لڑکیوں کو علی العموم خاندانی علما تک کوئی حصہ وراثت کا نہیں دیتا۔ پھر جہاں لڑکیاں وارث ہی نہیں قرار دی جاویں۔ وہاں لڑکیوں کا باپ زندگی میں بھی کچھ نہ دے۔ تو ان لڑکیوں پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیاں ہیں۔ تو آپ سوچ لیں۔

وارث کے حق میں شریعت اسلام وصیت کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ میں سوچکر قدم رکھیں یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے۔ ہمیں تو یہ لوگ فتوے دیتے ہیں اور خود لڑکیوں کو وراثت دینے میں قرآن کریم کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرماوے۔ آمین

والسلام۔ نور الدین۔ مورخہ ۱۴ راگست ۱۹۰۹ء

آنہ فنڈ ۲۱۱

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملا کر اکٹھا دیا جاوے تو کہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہیں۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد میں تمہارے ماتحت نہیں۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے لے لو۔

کیا پاؤں کا دھونا ضروری ہے ۲۱۲

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم۔

ارجلکم بانصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی ہکم وایدیکم وارجلکم اس طرح کا عطف عربی میں اکثر رکھا ہے اور سنت نبوی نے اسکی کے ساتھ پاؤں کا دھونا فرض ہے میں ارجلکم میں لام پر ضمہ بھی پڑا ہے اور مبتدا بنا کر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہیں۔ اس میں دو وجہیں ہیں۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب میں اور حکم مختلف ہے۔ دوس ممسوح ہیں اور رجل مغسول ہیں ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہیں یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہیں اور قرآن کریم میں بھی کثرت سے واقع ہے۔

عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ ۲۱۳

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح میں شریک نہیں ہوئی اور اُسے یہ خوف ہوا کہ عدت گذرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کئی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص سید مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہیں تو میں ولیمہ کھلاؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپکے ولیمہ کھانے میں تامل ہے کیونکہ آپنے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ میں شریک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرماوے۔ آمین۔ نور الدین

غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا ۲۱۴

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام میں چندہ مانگیں تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب میں لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپکے بدل کہتا ہوں۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لاینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔ ولم یخرجوکم من دیارھم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کر لو اور غور کرو یہاں میر ناصر نواب۔ شفاخانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ بس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ہاں ابتلا سے بچو۔ نور الدین ۲۳ رجولائی ۱۹۰۹ء

دعا مدد۔ برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و عافیت کی دعا کے خواستگار ہیں۔ بابو صاحب قبل ازیں اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کوہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لا دیں مگر وہاں کیا تھا مولوی صاحب موصوف نہ اسے اور نہ آئے۔ غیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تھا۔ مگر مولویصاحب نہ آئے۔ یہ بات تو میں تحریر نہیں کر سکتا کہ وہ کیوں نہیں آئے مگر ان جلسہ مباحثہ میں جس قدر سامان تھے ان پر اثر جو کچھ ہوا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تھی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ ر کے ۱۴ و ۱۵ نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ و ۱۵ رنومبر کو ہوا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہو گیا ہے۔ ۱۴ و ۱۵ رنومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہو گیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ رکو قیام کر کے ۱۷ رنومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ رنومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب صرف بہی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

میں نے عرض کیا کہ وہ تو جھوٹ آپکے خیال کے مطابق بولیں گے کیوں کہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ فرمایا کہ عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ آ کر جب وفات پا جاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص ہی خدا کہنے والا نہیں ہوگا۔ پھر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہیں۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کر دونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دیں گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تاوقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر وہ تردید وغیرہ نہ کریں مجھ کو از حد انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

ن گورنمنٹ گریجوایٹ ہیباکی کے احکام میں۔

بلکہ یوں کہیئے ۔ کہ من قتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جہنم اور قتل المومن ککفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضٰے اور بہادران امیر معاویہ کے لئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام سے ہے اس کے تواتر سے ہم نے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ و زکوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا۔ ایسا ہی اس کے خلاف کو ہم بُرا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گزارش ہے غیر مسلم فرمانروا سے مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے پس اس کو اپنے نظام کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا نے قانون بنا سکتے کیا۔ بناتے ہیں یہ واقع و مشاہدہ ۔ اس کو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کر کے عیسائی یا مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں وہ بھی کرام اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس تک قوانین شہر کے رو سے معذرت سمجھ کر میں سمجھے اور آپ وہاں وحدہ لاشریک کی عبادت باوجود موجودگی اصنام فرمایا کرتے ۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی۔ جو آپکے بالکل خلاف تھا آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آ گئے ۔ تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجرون سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہو گیا مگر ان مسلمانوں نے اس کو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل سر ہجرت کا یہی ہے کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں اور کس طرح ان سلطنت کے ماتحت ان مسلمانوں کو رہنا چاہئے اس سے سبق اخذ کرتے ہیں ۔ ان اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں جیسے مکہ میں کئے گئے تو ان کے لئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کر کے ہجرت کرنا مگر یہی طریق انبیاء کا ہے ۔ جن کی اقتداء کا ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا ۔ فبہداہم اقتدہ۔

موسٰے علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی ۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم ۔ یہی آخری علاج لکھا گیا ہے نہ غدر ۔ بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریباً سکھوں کی سی حکومت تھی ۔ اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں ۔ بلکہ پنچائتی طور پر ہے ۔ تو بھی جائز ہے اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں ۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس سجن ۔ بضرورۃ بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا جس کے ماتحت بھیجے والے تھے ۔ اور صاف فرمایا ۔ ارجع الی ربک فسالہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن ۔ ان ربی بکیدھن علیم۔

۳۔ شرح محمدی نام ہے ۔ قرآنی احکام ۔ نبوی فیصلے ۔ خلفاء راشدین و صحابہ کے عملدرآمد ۔ بلکہ ائمہ دین ۔ مثلاً ابوحنیفہ ۔ ابویوسف محمد ۔ زفر ۔ حسن وغیرہ کے فیصلہ جات کا ۔ آپ غور کریں فتاویٰ عالمگیری ۔ قاضی خان بلکہ ہدایہ کے ۔ مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب ۔ وہاں کے از سرا ہی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا ۔ میونسپلٹی اور سیاست مدنیہ کے قواعد کو چھانا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب مسلمانوں کی میں نے نہیں دیکھی ۔ ممکن ہے ۔ کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو ۔ ائمہ دین مثلاً ابوحنیفہ ۔ شافعی ۔ مالک ۔ احمد ۔ بخاری کا ذکر بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگا ۔ ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور میں آزادی ۔ وقتی ضرورت ۔ عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سراج الاخبار جہلم

مورخہ ۲۲ و ۲۹ نومبر ۱۹۰۹ء میں چند مضامین بابت علاقہ چکوال کے احمدیوں کے متعلق چھپے ہیں ۔ جن میں ان مضامین نویس صاحب کی ازالہ جو دیدہ و دانستہ پھیلائی گئی ہیں ۔ نہایت مختصر طور پر ہم کرنا چاہتے ہیں۔ اول یہ کہ مسیح موعود کے جو بھی ان سے نشانات برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور ہر سید ان میں اللہ تعالیٰ ان کی جماعت کو مظفر و منصور کر رہا ہے اور احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جن کا اندازہ ان خطوط سے ہو سکتا ہے جو روزمرہ بیعت کیلئے آتے رہتے ہیں ۔ عنقریب ایسے بیعت کنندگان کا سلسلہ اخبار میں شروع ہوگا اور یہ تو نامہ نگار خود مانتا ہے کہ علاقہ چکوال میں جو قدیم سے اپنے مذہب پر چلے آئے ہیں ان میں سے کئی احمدی ہو رہے ہیں ۔ چنانچہ خاص چکوال میں پچھلے سال ۳ آدمی احمدی سمجھے اب خدا کے فضل سے دس بارہ آدمی ہیں بلکہ مولوی کرم الدین کے وعظ کے بعد ہی کچھ لوگ اس سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں ۔

دوم ۔ نامہ نگار معترض ہے کہ ایک مرزائی مر گیا ہم نے اس کا جنازہ مرزائیوں کو نہ پڑھنے دیا بلکہ خود پڑھا۔

حملہ بر خود سے کنی اے سادہ لوح ۔ جناب ذرا سوچئے تو سہی اس میں آپ کی کیا بہادری ہوئی ۔ جب احمدی آپکے نزدیک آپکے عقیدہ آپکے علماء کے فتوے کے مطابق کافر ٹھہرے تو اس احمدی کا جنازہ آپ پڑھ کر اپنے علماء کی نگاہ میں کافر ٹھہرے ہمارا کیا گیا ۔ جنازہ تو ایک دعائے مغفرت ہے ۔ جب آپ لوگ مانع ہوئے تو احمدی جماعت نے بہت اچھا کیا (اور یہ ان کی امن پسندی اور سلامت روی کی دلیل ہے) کہ جنازہ غائب پڑھ لیا۔

سوم ۔ آپ افغانستان کے دو شخصوں کا ذکر کرتے ہیں کہ دھوکے سے ایک احمدی سے سو روپیہ وصول کیا ۔ سو جناب وہ آپ ہی کے بھائی یعنی حنفی تھے ۔ دینے والے کو تو ثواب اس کے نیت کے مطابق مل گیا ۔ اور اگر کہو کہ وہ احمدی تھے ۔ تو پھر اعتراض لغو ہے ۔ سیدنا در علی شاہ صاحب اپنے بھائیوں کی مدد کی ۔ اچھا کیا ۔ "مرزائی اور ٹھگ" خوب ! آپکے اس فقرے سے ثابت ہے کہ احمدی کیر یکٹر کی خوبیوں کے قائل آپ بھی ہیں۔

چہارم ۔ آپنے اس بات کا تمسخر اڑایا ہے کہ ایک معزز احمدی نے نماز عید کے لئے ادھر اُدھر آدمی دوڑائے حالانکہ یہ بڑی قابل تعریف بات ہے ۔ کیا آپ تین آدمی کو جماعت نہیں سمجھتے حدیث مرفوع الاثنین جماعۃ کو آپ ہنسی اڑاتے ہیں ۔ نماز مولوی غلام محی الدین صاحب نے پڑھائی ۔ یہ غلط ہے کہ وہ مقتدی تھے ۔

پنجم ۔ یہ کہ کوئی مرزائی مولوی کرم الدین صاحب کے مقابلہ میں نہیں آیا ۔ یہ غلط ہے کیونکہ وعظ کے اعلان یا اشتہار میں کبھی کسی احمدی کو چیلنج نہیں کیا گیا ۔ بلکہ احمدیوں نے کرم الدین کو چیلنج دیا ۔ جس پر مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ مسیح علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ غیر ضروری ہے ۔ میں اس مسئلہ میں بحث نہیں کرنا چاہتا ۔ اس بارہ میں خود غیر احمدیوں نے مولوی کرم الدین کی مخالفت کی خیر جب مولوی صاحب شرائط کو منظور نہ کیا ۔ تو ان کو لکھا گیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ حیات و وفات مسیح کا مسئلہ غیر ضروری ہے اور میں قرآن شریف سے حیات ثابت نہیں کر سکتا ۔ اس کا تعلق عیسائیوں سے ہے ۔ جو مسیح کو وفات شدہ مانتے وہ بھی مومن رہتا ہے ۔ تو ہم دوسری حضرت مسیح موعود کے متعلق بحث کریں گے ۔ مگر افسوس ہے مولوی کرم الدین نے انکار کیا ملک صاحب رقعہ کو سخت سست کہا ۔ جس پر وہ واپس چلا آیا ۔ مولوی کرم الدین نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے مرزے سے مباحثہ کر چکا ہوں حالانکہ صحیح یہ ہے کہ مقدمہ کر چکے ہیں اور اس کا انجام ہی آپکو معلوم ہے کہ آخری فیصلہ کیا ہوا ۔

ششم ۔ بارہا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی تھے تو اس سے مراد صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا رہا ۔ (اکمل)

المفتی

۲۱۱ لڑکیوں کو وراثت

(سوال) جو شخص لاولد بلا رضامندی جدیان وصیت جائداد منقولہ و غیر منقولہ بنام دختر زندہ و بااولاد جو اپنے گھر میں آباد ہو و دیگر دختر و داماد فوت شدہ کے پسران کے نام یعنے نواسگان کے نام کرے۔ قرآن شریف میں خداوند کریم کا کیا حکم ہے۔

جواب از حضرت امیر المومنین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس زمانہ میں ورثہ کے متعلق مسئلہ پوچھنا میرے جیسے انسان کو تعجب میں ڈالتا ہے۔ کیونکہ جس ضلع میں پہلے رہتا تھا۔ وہ ضلع بنام شاہ پور مشہور ہے۔ وہاں لڑکیوں کو علی العموم خاندانی علما تک کوئی حصہ وراثت کا نہیں دیتا۔ پھر جہاں لڑکیاں وارث ہی نہیں قرار دی جاویں۔ وہاں لڑکیوں کا باپ زندگی میں بھی کچھ دے۔ تو ان لڑکیوں پر کس قدر ظلم ہوا آپ کی اگر لڑکیاں ہیں۔ تو آپ سوچ لیں۔

وارث کے حق میں شریعت اسلام وصیت کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ مگر باپ بلا وصیت ان کو دیوے تو وہ جائز ہے آپ اس معاملہ میں سوچکر قدم رکھیں یہ زمین و مال ساتھ نہ دیگا تم اکیلے معہ اپنے اعمال کے جواب دہ ہوگے۔ ہمیں تو یہ لوگ فتوے دیتے ہیں اور خود لڑکیوں کو وراثت دینے میں قرآن کریم کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالےٰ رحم فرما دے۔ آمین

والسلام - نور الدین - مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۹ء

۲۱۲ آنہ فنڈ

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ آجکل گورنمنٹ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ ملازمین سے ایک آنہ فی روپیہ تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹا جاوے پھر سود ساتھ ملاکر اکٹھا دیا جاوے تاکہ لوگ مالی مشکلات سے بچے رہیں۔ کیا اس کا لینا دینا جائز ہے حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ گورنمنٹ اپنے قواعد میں تمہارے ماتحت نہیں۔ جو کاٹے کٹواؤ۔ پھر جو دیوے سے لو۔

۲۱۲ کیا پاؤں کا دہونا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم۔

ارجلکم بالنصب کیونکہ یہ معطوف علی الوجوہ والایدی ہے وجوھکم وایدیکم وارجلکم اس طرح کا عطف عربی میں اکثر رکھا ہے اور سنتہ نبوی نے اسکی تصدیق کی ہے کے ساتھ پاؤں کا دہونا فرض ہے بعض قرأت میں ارجلکم میں لام پر ضمہ بھی پڑا ہے اور مبتدا بناکر اس کی خبر محذوف نکالی ہے مغسولۃ مگر یہ قرأت شاذ ہے۔ اور جر کے ساتھ بھی اکثر قرأت ہیں۔ اس میں دو وجہیں ہیں۔ ارجلکم کو معطوف علی الرؤس بنایا ہے۔ اعراب میں اور حکم مختلف ہے۔ رؤس ممسوح ہیں اور رجل مغسول ہیں ایسے اعراب کو اعراب الجوار کہتے ہیں یہ عربی کثرت سے ہے۔ کوئی منع نہیں اور قرآن کریم میں بھی کثرت سے واقع ہے۔

۲۱۳ عدت کے اندر نکاح کا ولیمہ

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک بیوہ سیدانی کے ساتھ جس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے عدت کے اندر ہی نکاح کر لیا ہے۔ جماعت احمدی اسے منع کرتی تھی کہ عدت کے دن گذرنے کے بعد شادی کرنی اس لئے جماعت اس نکاح میں شریک نہیں ہوئی اور اسے یہ خوف ہوا کہ عدت گذرنے پر کسی اور سے شادی نہ ہو جاوے کیونکہ کئی شخص کوشش کر رہے تھے اب وہ شخص سید۔ مجھے کہتا ہے کہ اگر آپ کہیں تو میں ولیمہ کہلاؤں۔ میں نے کہا کہ مجھے آپکے ولیمہ کہانے میں تامل ہے کیونکہ آپنے عدت کے اندر نکاح کرایا ہے۔ پھر اوس نے کہا کہ حضرت سے دریافت کر لیا جاوے اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عدت کے اندر نکاح کرنا زنا ہے۔ آپ لوگ ہرگز ہرگز ایسے گندے ولیمہ میں شریک نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرما دے۔ آمین۔ نور الدین

۲۱۴ غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی و دنیوی عام خیر خواہی کے کام میں چندہ مانگیں تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے۔ حضرت نے جواب میں لکھا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپسے بدل کہتا ہوں۔ کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لا ینھاکم اللّٰہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارھم ان تبروھم ممتحنہ پارہ ۲۸ صریح ارشاد ہے اس پر غور کرلو اور غور کرو یہاں میرناصر نواب۔ شفاخانہ مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو انکار مت کرو۔ ان ابتلاء سے بچو۔ نور الدین ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء

دعا مدد - برادرم مکرم بابو محمد منظور الٰہی صاحب اپنے بچے کے واسطے جو اس وقت ایک ماہ کا ہے احباب سے صحت و [illegible] عافیت کی دعا کے خواستگار ہیں۔ بابو صاحب قبل ازیں اولاد کے متعلق صدمہ خوردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے استفسار

کرہ منصوری پر مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو درمیان فرقہ احمدیہ و غیر احمدیہ کے تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دو تار غیر احمدیہ نے دئے۔ مگر مولویصاحب تشریف نہ لائے۔ اس پر ایک تار منجانب ایک شخص غیر احمدیہ اور مولوی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا کہ اب ضرور بضرور تشریف لا دیں مگر وہاں کیا تھا مولوی صاحب موصوف نہ اسے اور نہ آئے۔ خیر مولویصاحب کی آمد آمد کا انتظار ہر ایک شخص فرقہ غیر احمدیہ کو تھا۔ مگر مولویصاحب نہ آئے۔ یہ بات تو میں تحریر نہیں کرسکتا کہ وہ کیوں نہیں آئے مگر ان جلسہ مباحثہ میں جس قدر سامان تھے ان پر اثر جو کچھ ہوا ناظرین خود سمجھ گئے ہونگے اول مباحثہ کی تاریخ ۱۳ اور ۱۴ نومبر قرار پائی تھی۔ مگر بہ انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب برضامندی فریق بجائے ۱۳ و ۱۴ کے ۱۴ و ۱۵ نومبر مقرر کی گئی۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی تشریف نہ لائے۔ جبراً قہراً مباحثہ ۱۴ و ۱۵ نومبر کو ہوا اور جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا۔ وہ پبلک پر خوب ظاہر ہوگیا ہے۔ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہوگیا اور احمدی جماعت کے آدمی ۱۶ کو قیام کرکے ۱۷ نومبر کو اپنے اپنے گھر چلے گئے ۱۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو مولویصاحب موصوف بھی کوہ منصوری پر تشریف لائے مجھ ایک ناچیز آدمی نے مولوی صاحب کی خدمت میں جاکر عرض کیا مولانا اب اس کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ اس کا سوال حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے یوم قیامت کو ہوگا۔ تب وہ جواب دیوینگے۔

مَیں نے عرض کیا کہ وہ تو جھوٹ آپکے خیال کے مطابق بولیں گے کیونکہ آپ تو ان کا زندہ رہنا اور دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ فرمایا کہ عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ آکر جب وفات پا جاوینگے اس وقت کے بعد پھر دنیا بگڑے گی اور کوئی شخص بھی خدا کہنے والا نہیں ہوگا۔ پھر قیامت ہوگی اس وقت کا وہ جواب دیوینگے

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں یہ ناچیز بذریعہ اخبار بدر کے پھر مکرر نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ مولانا صاحب جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے فرمایا یا نہیں۔ اس کا جواب مولانا صاحب کی طرف سے آنے پر تصدیق تحریر کر دونگا۔ اگر مولانا صاحب اندر ۱۵ یوم کسی اخبار یا اشتہار کے ذریعہ پبلک کو اطلاع نہ دیں گے تب ان کا وہی قول جو اوپر درج کیا گیا ہے درست تصور کیا جاویگا تاوقتیکہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تردید وغیرہ نہ کریں مجھ کو از حد انتظار رہے گی۔ ابرار حسین احمدی منصوری

التوائے جلسہ سالانہ

سال گذشتہ میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر محکمہ ریلوے کے نصف کرایہ کی تخفیف کی منظوری کی وجہ سے بہت سے ایسے احباب خصوصاً دور کے رہنے والے شریک جلسہ ہوسکے۔ جن کا پورا کرایہ ادا کرکے شامل ہونا مشکل تہا۔ امسال بہی دسمبر میں جلسہ کے لئے تخفیف کرایہ ریلوے کی درخواست کی گئی تہی۔ مگر وہ درخواست منظور نہیں ہوئی بلکہ جس قدر سوسائٹیوں اور انجمنوں کی طرف سے دسمبر میں جلسوں کے لئے تخفیف کرایہ کی درخواستیں تہیں وہ سب نامنظور ہوئیں۔ اس کی وجہ خصوصیت سے اس سال دسمبر میں لاہور میں نمائش کا ہونا بہی ہے۔ اور علاوہ ازیں دسمبر میں عام طور پر بہی آمد و رفت بہت بڑہ جاتی ہے۔ پس چونکہ پہلے ہی سے کثرت سے آمد و رفت ہوگی اور تخفیف کرایہ سے یہ آمد و رفت اور بہی بڑہ جانی ضروری ہے اس لئے (مثلاً) گورنمنٹ نے اس سال دسمبر میں کسی قوم کے جلسہ پر تخفیف کرایہ منظور نہیں کی۔ سوائے نمائش کے جو ایک قسم کا نیم سرکاری جلسہ سمجہنا چاہیئے اور اس میں بہی نہائت تخفیف خفیف منظور کی گئی ہے۔ یعنے درجہ سوم کے مسافروں کے لئے قریباً آٹہواں یا نواں حصہ کرایہ کا چہوڑا گیا ہے۔ مگر اس سے علاوہ دسمبر کے جلسہ میں (۷ دسمبر سے ۲۶ دسمبر تک) درجہ اول و دوم و انٹر میڈیٹ کے لئے خاص رعائتیں ہوتی ہیں۔ ... محکمہ ریلوے نے ان تمام وجوہات متذکرہ بالا کی بنا پر اس سال دسمبر کے مہینے میں جس قدر جلسوں کے لئے درجہ سوم و انٹر میڈیٹ میں نصف کرایہ کی رعائت کی درخواستیں تہیں انہیں نامنظور کیا ہے۔ چونکہ صرف دسمبر کا مہینہ ہی نصف کرایہ کی رعائت کا مانع ہوا ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات کو پسند فرمایا ہے کہ جلسہ سالانہ بجائے دسمبر کے ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ کے مارچ کے مہینہ انہی تاریخوں کے قریب ہو۔ مارچ میں ۲۴ مارچ سے لے کر ۲۸ مارچ تک پانچ تعطیلیں اکٹہی ہیں یعنے ایک تعطیل بارہ وفات کی اور چار تعطیلیں ایسٹر کی جو جملہ محکمہ جات و دفاتر سرکاری وغیرہ میں منظور کی تعطیلیں ہیں۔

پس ان دنوں میں ملازمین سرکاری بہی اسی طرح جلسہ سالانہ میں شامل ہوسکتے ہیں جس طرح وہ دسمبر میں شامل ہوسکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا اس التوا کو پسند فرمانا اس وجہ سے ہے کہ اُس وقت یعنے مارچ میں جلسہ کرنے سے وہ رعائت مل سکیگی۔ جو گذشتہ سال ہمارے جلسہ کے لئے ملی تہی۔ یعنے ایک طرف کا کرایہ ادا کرکے آمد و رفت دونوں ہوسکیں گے اور چونکہ ہماری جماعت میں اکثر حصہ غربا اور زمینداروں کا ہے اور یہ بہت ضروری ہے۔ کہ جس قدر زیادہ احباب ممکن ہوں سالانہ جلسہ میں شامل ہوں اس لئے مناسب سمجہا گیا ہے کہ جلسہ ایسے وقت میں کیا جاوے۔ کہ جب کرایہ کی رعائت مل جاوے۔ تاکہ جماعت کا اکثر حصہ جو غربا اور ضعفا ہیں اس میں شامل ہوسکے۔ علاوہ بریں صاحب استطاعت کرایہ کی رعائت سے فائدہ اٹہاکر وہی روپیہ کسی انجمن کے اور مفید اغراض میں بطور مدد دے سکتے ہیں بلکہ سالانہ جلسہ کے اخراجات کا بہت سا حصہ اس طرح نکل سکتا ہے چونکہ آخیر مارچ میں زمینداروں کے شامل ہونے میں بہی کوئی امر مانع نہیں اور فصل ربیع کی کٹائی میں قریباً تین ہفتے اس وقت باقی ہوں گے۔ اس لئے بظاہر یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس میں ہر درجہ وطبقہ کے احباب شامل ہوسکتے ہیں۔ آیندہ غیب کا حال تو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ بعض اور فوائد بہی ماہ مارچ میں جلسہ کرنے میں ہیں۔ مثلاً دسمبر میں سخت سردیوں کی وجہ سے ایک طرف مہمانوں کے بڑے بڑے بستر ساتہ لانے کی مشکلات پیش آتی ہیں اور دوسری طرف اس جگہ بہی مکانوں کے لئے مشکلات پیش آتی ہیں اور بہت سا روپیہ صرف کرنے کے باوجود مکان کا ٹہیک انتظام نہیں ہوسکتا۔ مارچ میں کھلا موسم ہونے کے سبب سے جب نہ زیادہ سردی ہوگی اور نہ ابہی گرمی شروع ہوئی ہوگی۔ اس قسم کے مشکلات امید ہے پیش نہ آئیں گے اور ایک یہ بہی فائدہ ہے۔ کہ دسمبر میں سخت سردی اور چہوٹے دن ہونے کی وجہ سے بہت تہوڑا کام ہوتا ہے صبح دس گیارہ بجے تک سردی کی شدت کی وجہ سے کام نہیں ہوسکتا۔ اور رات کو بہی اجتماع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ مارچ میں چونکہ موسم نہائت معتدل ہوگا۔ اور دن بہی نسبتاً لمبے ہوں گے اس لئے دو دن میں اتنا کام ہوسکیگا جو دسمبر کے چار دنوں میں ہوسکتا ہے پس بظاہر یہ التوا ہر طرح سے مفید ہی معلوم ہوتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ اس اعلان کا منشا یہ نہیں ہے کہ دسمبر کے موقعہ پر جو احباب آنا پسند کرتے ہیں وہ نہ آویں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مہمانوں کی آمد و رفت تو ہر روز ہی ہوتی ہے۔ اور پہر تعطیلوں کے دنوں میں ملازمین خصوصیت سے آ جایا کرتے ہیں جو احباب چاہیں۔ وہ دسمبر میں آویں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات اور بابرکت صحبت سے مستفیض ہوں۔ اعلان کا منشا صرف اسی قدر ہے۔ کہ سالانہ جلسہ بجائے دسمبر کے مارچ میں ہوگا اور یہ ضروری ہوگا کہ اس جلسہ میں جس قدر زیادہ احباب ممکن ہوں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ایسا اجتماع خاص برکت کا موجب ہوتا ہے والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان - ۴ - دسمبر ۱۹۰۹ء

مسلمانوں پر منہ آنا

ریاست پٹیالہ کی گرفتاریوں اور دیگر واقعات نے آریہ سماج کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کا ضرور تتمند بنا دیا تہا اور یہ ضرورت لاہور کے پچہلے سالانہ جلسوں میں دونوں پلیٹ فارموں پر سے اچہی طرح پوری کی گئی۔ لالہ لاجپت رائے صاحب نے اپنے لیکچر میں آریہ سماج کے پولٹیکل باڈی نہ ہونے پر جو بحث شروع کی تہی اسے لالہ منشی رام جی نے اپنی تقریر میں ختم کیا اور مختلف دلائل و براہین سے گورنمنٹ کو سماج کے غیر پولٹیکل ہونے کا یقین دلایا اس امر کا فیصلہ کرنا گورنمنٹ اور اس کے انتظامی حکام کا منصب ہے کہ دونوں معزز لیکچراروں کے دلائل کس حد تک قابل تسلیم اور سماج کی پوزیشن صاف کرنے والے ہیں لیکن ہم بہت ممنون ہوتے اگر لیکچرار صاحبان غریب مسلمانوں کو اس موقعہ پر اپنی نظر عنائت سے محفوظ رکھتے اور ان کا تذکرہ درمیان لائے بغیر اپنی وفاداری سرکار کے دلائل مکمل کر لیتے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک "خالص مذہبی" اور بقول لیڈران سماج "بالکل غیر سیاسی مجلس" کے لیکچروں میں بہی مسلمانوں پر منہ آ گیا اور لالہ منشی رام جی نے سماج کی موجودہ مشکلات کو مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کی اندرونی مخالفت سے منسوب کرنے کے علاوہ اہل اسلام پر ان فقرات میں خاص مہربانی فرمائی۔ کہ جبکہ ہمارے دل میں صرف دہرم کا خیال ہے۔ جبکہ ہماری منزل مقصود صرف دہرم ہے۔ تو ہمیں کسی غلط فہمی کا جو ہمارے برخلاف پہیلائی جاوے خوف نہیں ہوسکتا۔ اگر آریہ سماج دنیاوی بادشاہتوں پر لات مار کر اپنی "کاراج" پہیلانا چاہتا ہے .... تو اس کے ممبروں کی یہ پالسی ہے۔ کہ وہ صرف یہ یقین دلانے کے لئے ہاتہ جوڑیں۔ کہ ہم نمک حلال ہیں۔ آریہ سماج کی پاک اور صاف زندگی ہی اس کے حق میں بہترین گواہی سمجہی جانی چاہیئے۔ ہاتہ جوڑنے کی ضرورت ان کو ہے۔ جن کو ایران روم و کابل کا گہمنڈ ہے۔ صرف انہی کو اپنی نمک حلالی کا ثبوت دینے کے لئے قسمیں کہانی چاہئیں یہ مسلمانوں پر لالہ منشی رام کی عنائت مبذول ہوئی ہے۔ لیکن کیا کبہی مغرور اور گہمنڈی آدمی کسی کے آگے ہاتہ جوڑا کرتا ہے۔ مغرور کی تو تعریف ہی یہ ہے۔ کہ اسے اپنی طاقت کا زعم ہو۔ اور اس زعم میں وہ کسی کو اپنے روبرو موجود نہ سمجہے پس اگر اہل اسلام کو بقول لالہ صاحب موصوف "ایران و روم و کابل کا گہمنڈ" ہے تو وہ گہمنڈی جماعت ہاتہ کس لئے جوڑتی ہے۔ کیا غرور اور خوشامد دونوں ایک جگہ جمع ہوسکتے ہیں۔ اگر یہ اجتماع ضدین کسی نامعلوم ترکیب سے لالہ صاحب کے نزدیک ممکن ہے تو خیر ورنہ ان کا ایک پوائنٹ ضرور غلط ہوگا۔ رہا ساجہی بہائیوں کا وفاداری کا یقین دلانے کو اپنی ہتک سمجہنا۔ اسے رفتار زمانہ پر چہوڑتے ہیں

(وکیل)

قادیان کے مہاجر اور مخالف مولوی

ہزاروں نیم جاں در پر ترے لے یار بیٹھے ہیں
شہید تیغ ابرو کشتۂ دیدار بیٹھے ہیں
ہے بڑھ کر ظل طوبیٰ سے تری دیوار کا سایہ
فزوں تر باغ جنت سے ہے تیرا مرقد عالی
غم فرقت نے گھائل کر دیا ہم خستہ جانوں کو
خدا جانے کہ کیوں پیک اجل نے دیر کی اتنی
ہوا ہے گلستان قادیان اب لالہ زار اپنا
نوائے غم سرود بلبلان باغ مات ہے
طرب انگیز ہے ہر اک صدا بزم محبان میں
حریم قادیان ہی ہند میں اب کعبہ دامن ہے
نہیں عظمت کی کچھ خواہش نہ زر کی احتیاج انکو
وہ کہے نور نے اس میں کیا تھا پھر ظہور اپنا
نہیں دشمن کا کچھ بھی کھٹکا نہ خوف راہزن انکو
ہمارے حامیان دین کرینگے جنگ اب حق سے
شریروں سے محبت ہے بدوں سے انکو الفت ہے
جہاں شیدائیان دین احمد دیکھ لیتے ہیں
اُدھر ہے فکر ان کو ہر گھڑی کا فر بنانے کی
عجب ہے یہ دل محزون کہ جن کے غم سے مضطر ہے
ذرا سی انتظار ان کو ہوئی دو بھر میری خاطر
سچائی ماننے میں وہ کہاں کس سے برابر ہوں
کہاں تک حوصلہ اپنا دکھائیں گے وہ ہرجائی
تعلق ہے نہ کچھ ہم کو کسی کی بادہ مستی سے
تمنا ہے یہی دل میں کہ ہو اسلام کی رفعت
عدو ان نبی سے چھڑ رہی ہے جنگ اب اپنی
فقط ہے ان میں اپنے کلام اللہ کا حربہ
اسی حربہ نے پس پا کر دیا اہل بطالت کو
بھلا جیتیں گے کیونکر ہم سے وہ باطل کے شیدائی
شہادت دے چکے قرآن سے اپنے زعم باطل پہ
ہوئی ہر بات میں پردہ دری انکی تعجب ہے
بہت سے قابل نفرت ہوئے ظاہر عمل ان کے
ہمارے مولویصاحب ہیں یا بگلا بھگت ہیں وہ
اگر پیدا نہ ہوتے اس زمانہ میں تو بہتر تھا
حیات ابن مریم کے خیال مشرکانہ سے
نہ جینے دینگے ہم اس کو یہی منشا رغیرت ہے

غالب

پریشاں دل اسیر کاکل خمدار بیٹھے ہیں
گنوا کر تیری خاطر اپنا سب گھر بار بیٹھے ہیں
بہ رنگ ساکنان خلد یہاں حضار بیٹھے ہیں
بسان عندلیبان چمن زوار بیٹھے ہیں
ترے در پر مسیحا سینکڑوں بیمار بیٹھے ہیں
جو آنا ہو تو آ جائیں یہاں طیار بیٹھے ہیں
جدھر دیکھو وہیں پہ عاشق خونبار بیٹھے ہیں
ہر اک سوز نغمہ سنج حزن مو سیقار بیٹھے ہیں
کہیں ہے بادہ عرفان کہیں میخوار بیٹھے ہیں
مقابل میں شریروں کے یہ دوان خیال بیٹھے ہیں
فقط اصلاح کی خاطر وہاں دیندار بیٹھے ہیں
اُسی کی روشنی سے سب پر از انوار بیٹھے ہیں
جو اس قدوس کی صحبت میں دن دو چار بیٹھے ہیں
خدا کے دوستوں سے برسر پیکار بیٹھے ہیں
تعجب ہے کہ پاکوں سے سدا بیزار بیٹھے ہیں
اُٹھا کر انگلیاں کہتے ہیں وہ کفار بیٹھے ہیں
غم ایمان سے ان کے ہم ادھر لاچار بیٹھے ہیں
وہی پامال کرنے کو اسے طیار بیٹھے ہیں
مگر ہم ہیں کہ ان کی رہ میں سو سو بار بیٹھے ہیں
اُدھر ہے مستی غفلت ادھر ہوشیار بیٹھے ہیں
یہاں ثابت قدم اور استقامت کار بیٹھے ہیں
ہم اپنا جام کوثر پی کے خود سرشار بیٹھے ہیں
محمدؐ کے غلاموں میں سر دربار بیٹھے ہیں
بہت کھائے ہوئے سینہ میں ہم سوفار بیٹھے ہیں
عدو گرچہ مقابل میں لئے تلوار بیٹھے ہیں
اسی سے ظالموں پر ہم چلا کر وار بیٹھے ہیں
لگا کر بازئی سبقت جو بہت ہار بیٹھے ہیں
نہ سوچا یہ کہ پہلو میں اولو الابصار بیٹھے ہیں
کہ کس برتے پہ ابتک وہ کئے انکار بیٹھے ہیں
اٹھا کر شرم دل سے اپنے شرم مجرم وار بیٹھے ہیں
نگل کر مچھلیاں پانی پہ بو تیمار بیٹھے ہیں
کہ اہل حق کی مسند پر یہ ناہنجار بیٹھے ہیں
بغل میں عیسویت کے کھلے انصار بیٹھے ہیں
کہ بیشک ہم رسول اللہ کے غمخوار بیٹھے ہیں

الہی دشمنان دین احمد سے بچا ہمکو
ہلاکر خاک کر دے اے خدا ایسے شریروں کو
تو ناصر ہو ہمارا ان شریروں کے مقابل میں
خدایا تیری نصرت ہو تو ہو ہم کو ظفر حاصل
جو تو چاہے لگا دے اپنی کشتی اب کنارہ پر

کہ ابراہیم کی امت یہ پھر کہ خوار بیٹھے ہیں
کہ در پردہ مسلمانوں میں یہ کفار بیٹھے ہیں
بھروسہ ہے تیری رحمت کا اے غفار بیٹھے ہیں
گھرے ہیں دشمنوں میں ہم ترے لاچار بیٹھے ہیں
بھنور میں پھنس رہے ہیں اور منجدھار بیٹھے ہیں

خدایا قلزم دنیا سے ہم کو پار کر دینا
مبارک کی طرح کو دل بہت سے یار بیٹھے ہیں۔

خاکسار مبارک سیالکوٹی

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ معظم و مکرم مہادر مفتی صاحب اللہ تعالیٰ کے افضال ورحم ہوں آپ پر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ازاں التماس یہ چند ضروری عرضیں ہیں۔ امید کہ جواب با برکت سے مستفیض فرمایا جاویگا۔ مستورات کی طرف سے چندہ وصول ہو رہا ہے یہ تحریک سرسبز ہو جاتی تو آپ بھی ہماری طرف سے سرخرو ہو جاتے۔ باہر کی نیک خواتین میں تو عملی طور سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ بدر کا خاص اشتیاق رکھتی ہیں۔ مگر قادیان کی نیک بخت خواتین چندہ دینے میں سُستی تو کہیں رہی اب جلسوں میں بھی دلچسپی سے حصہ نہیں لیتیں جس کا نتیجہ بہت افسوس ہے۔ نیز آپ براہ مہربانی التزامی طور پر کالم مستورات کو دیں اس سے پہلے تو آپ پورا صفحہ عورتوں کے لئے رکھتے تھے مگر جب سے عرض کیا گیا ہے کہ بدر میں مستورات کا بھی حصہ ہو۔ آپنے وہ کالم ہی اڑا دیا۔ کبھی جگہ نکل آتی ہے تو مضمون درج کر دیا جاتا ہے کہ ہر ہفتہ دو کالم بدر خواتین کے لئے خالی رکھیں آپ کا احسان ہوگا (کیونکہ شاید آپ نہیں جانتے کہ ہر ہفتہ کس ارمان بھرے دل سے میری بعض بہنیں محض بدر خواتین کے واسطے اخبار کھولتی ہیں) اگر بدر خواتین نہ نکلے تو ان کے دل مایوس ہو جاتے ہیں۔ سو کمال ہی مہربانی ہو اگر بدر خواتین کے واسطے صفحہ لازمی طور سے رکھیں اور اس کے واسطے مضمون مہیا کرنا میرے ذمہ دو دن پہلے اطلاع فرما دیا کریں اور بس۔ آئندہ اپنی مرضی مبارک سے اطلاع دیویں۔ آپ کی بہن۔ خاکسار اہلیہ اکمل از قادیان۔ مورخہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

رپورٹ طاعون۔ ہفتہ گزشتہ میں وبائے طاعون سے پنجاب میں ۱۴۱ فوتیاں ہیں۔ اور وارداتوں کی تعداد ۱۰۹ تھی۔ ضلعوار تفصیل سے ظاہر ہے۔ گوڑگانوں میں ۱۶ کیس ۹ ۵ فوتیاں بمقابل ۱۳۸ و ۹۴۔ دہلی میں ۲۰ و ۱۴۔ رہتک ۳۲ و ۲۲۔ کرنال ۲۷ و ۲۱۔ لودیانہ ۷۰ و ۴۸۔ جالندھر ۲ و ۱۔ ہوشیارپور ۵۳ و ۵۳۔ فیروزپور ۷۶ و ۵۴۔ منٹگمری ۲ و ۲۔ لاہور ۳۱ و ۲۱۔ امرتسر ۲۳ و ۲۳۔ گورداسپور ۲۷ و ۲۷۔ گوجرانوالہ ۸ و ۴۔ سیالکوٹ ۱ و ۱۔ لائلپور ۷ و ۴۔ ریاست پٹیالہ ۲۳۰ و ۱۷۹۔ ریاست کپورتھلہ ۵۵ و ۴۴۔ ریاست مالیر کوٹلہ ۱۷ و ۱۰۔ ریاست جیند ۸ و ۸۔ سرحدی صوبہ و بلوچستان بفضل خدا بالکل پاک وصاف ہیں لیکن قلمرو صوبہ جات متحدہ میں طاعون کا زور زیادہ ہے۔ یہاں ۱۴۰ کیس ۱۴۱ فوتیاں ہیں سب سے زیادہ زور ضلع بلیا میں جہاں ۹۶ ۳ کیس ۳۹۰ فوتیاں ہیں۔ شہر گورکھپور میں ۴۲ و ۲۴۔ باقی ضلع گورکھپور میں ۱۳۳ و ۱۲۷۔ اعظم گڈھ میں ۱۹۶ و ۱۷۰۔ شہر کانپور ۱۲ و ۸۔ باقی ضلع کانپور میں ۲۲ و ۲۱۔ متھرا میں ۵۴ و ۴۱۔ اٹیہ ۲۷ و ۲۶۔ فرخ آباد ۳۴ و ۲۹۔ مین پوری ۳۱ و ۲۷۔ اناؤ ۶۴ و ۵۹۔ وغیرہ وغیرہ۔

جزاءُ الاحسانُ

سُنا گیا ہے کہ پچھلے دنون مین احمد آباد علاقہ بمبئی مین بعض بدمعاشون نے حضور گورنر صاحب بہادر پر دو وار بم کے گولون کے کئے مگر خدا تعالے کا شکر اور احسان ہے کہ حضور وائسرائے اس حملہ سے بالکل محفوظ و مامون رہے۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اس قدر احسانات کو دیکھتے ہوئے بھی شریر لوگ اپنی شرارتون سے باز نہین آتے۔ جس امن اور چین سے ہندوستان کے باشندے رہتے ہین اگر اس کا مقابلہ اپنے ہم قوم بادشاہون کے زمانہ بادشاہت سے بھی کرین۔ تو بے اختیار گورنمنٹ کی تحسین کرنی پڑتی ہے اگر اس قسم کا حملہ کرنیوالون مین شکرگزاری کا مادہ ہو اور عقل سلیم رکھتے ہون اور محسن کے احسانات کو سمجھ سکتے ہون اور ان کے دل درندون اور جنگلی جانورون کی طرح سخت نہ ہو گئے ہون اور انسانی قوےٰ اور اخلاق حسنہ کے صفات حسنہ تر گئے ہون اور چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے ہون تو کبھی بھی وہ ایسے فعل کے مرتکب نہین ہو سکتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ بیجا جوش اور بے سبب غضب نے ان لوگون کی آنکھین بند کر دی ہین اور یہ نہین سمجھ سکتے کہ ان کے افعال انسانی اخلاق سے کس قدر گرے ہوئے ہین اور یہ ان کی حرکتین شرفار کی نظر مین کس قدر مذموم ہین۔ ہمارے حضرت مسیح موعود ہمیشہ ایجیٹیشن سے اپنی جماعت کو منع کرتے رہے اور اپنی زندگی مین کوئی ایسی کتاب نہین لکھی۔ کہ جس مین عام مسلمانون کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً گورنمنٹ کے خلاف آواز بلند کرنے والی انجمنون اور سوسائیٹیون کی شرکت سے باز رہنے کی تاکید نہ فرمائی ہو۔ چنانچہ اس نصیحت کی وقعت اب آپ سے آپ ظاہر ہو رہی ہے اور زمانہ پکار پکار کر شہادت دے رہا ہے کہ اس خدا کے مامور کی زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ سچا اور درست ہے۔ یہ تمام واردا تین جو سب کی باڈ کیٹیون کی ہو رہی ہین یہ سب اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہین اگر لوگ گورنمنٹ کی عزت اور وقعت کا خیال رکھتے اور ان ایجیٹیشنون سے بچتے تو آج ہندوستان مین ایسے غلاٗ نہ ہوتے لیکن بدبختی جب آتی ہے تو پہلے انسان کی آنکھین بند کر دیتی ہے۔ اور باوجود دیکھنے کے وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال آجکل ہندوستان مین بعض شریر لوگون کا ہے وہ جانتے ہین کہ ان کے فعل مذموم ہین وہ محسن کشی کر رہے ہین وہ تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہین ہلاکت ان کے لئے ہاتھ اٹھائے کھڑی ہے اور بدبختی ان کے انتظار مین ہے۔ مگر پھر بھی اپنی چال کو سُست نہین کرتے ایسے لوگ جنگلی درندون سے بھی زیادہ سخت دل ہین کیونکہ وہ بھی اپنے محسن کا احسان مانتے ہین چیتا اپنے رکھوالے کی رعایت کرتا ہے اور کُتّا جب پاگل ہوتا ہے تو اپنے گھر والون کو نہین کاٹتا مگر یہ لوگ کچھ ایسے اپنے آپ سے باہر ہوتے ہین کہ لڑتے ہین تو کس سے ایسی محسن اور منعم گورنمنٹ سے کہ جس نے ان کے عیش و آرام کے لئے ہزارون نہین لاکھون اسباب مہیا کئے ہین قرآن شریف فرماتا ہے کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے جو شخص تم پر احسان کرے اس کا بدلہ احسان مین ہی اسے دو اور اس کو کبھی غداری نہ کرو۔ پس یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت اقدس ہمیشہ اپنی جماعت کو گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دیتے رہے اور مین اس موقعہ پر اپنی جماعت کے کل احباب کو حضرت کے حکم کیطرف پھر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہون اور اُمید کرتا ہون کہ وہ ہر جگہ اس قسم کے باغی عنصر کو دبانے کی کوشش کرین گے اور گورنمنٹ کا اس کام مین ہاتھ بٹائین گے کیونکہ یہی ایک راہ ہے جس سے وہ خدا اور رسول کو خوش کر سکتے ہین۔ پس جو ذرا بھی گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف کارروائی کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت مین نہین رہ سکتا۔ اب مین اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے خدا تعالےٰ سے دُعا مانگتا ہون کہ وہ ہماری اس محسن گورنمنٹ کو موجودہ ابتلاؤن سے بچالے اور اسکی طاقت کو مضبوط کرے اور اس کی فیض رسانی کو زیادہ کرے آمین یا رب العالمین۔

خاکسار میرزا محمود احمدؐ

خواجہ غلام الثقلین صاحب

پیسہ اخبار مین ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ کونسل کی ممبری کے لئے ریفارم کے ماتحت خواجہ صاحب نے اپنے آپ کو امیدوار ممبری پیش کیا ہے اور مسلمانون کو اپنی خدمات جتا کر ان سے چاہا ہے۔ کہ وہ خواجہ صاحب کو ضرور کونسل کا ممبر منتخب کرین اس پر معزز ہمعصر وکیل نے خواجہ صاحب کے اس درخواست سوال کی تائید کی۔ اب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب بھی ممبر کونسل کے امیدوار ہین اور ضرورت ہے کہ اس سوال کا فیصلہ کیا جاوے کہ دونون مین سے کون اس قابل ہے کہ ایسے مسلمانون کا سچا وکیل قرار دیا جا سکے۔

خواجہ صاحب کچھ شک نہین اپنے رسالہ عصر جدید کے ذریعہ سے مسلمانون مین اصلاح رسوم کے کام پر بہت زور دیتے رہے ہین لیکن سوال ان کے وعظ کا نہین بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ عام مسلمانون کے لئے وہ کتنا وسیع حوصلہ اور محبت رکھتے ہین اس کے لئے ان کا رسالہ عصر جدید کافی ہے۔ جسمین مسلمانون کے مختلف فرقون پر خطرناک حملے کر کے انہون نے جتا دیا ہے کہ وہ عام مسلمانون کے لئے وسعت حوصلہ نہین رکھتے۔ مین ان کے شیعہ ہونے کی وجہ سے ان پر معترض نہین ہون بلکہ اس پہلو سے کہ انہون نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسلمانون کے عامۃ الناس سے انہین کوئی ہمدردی نہین۔ ورنہ نواب فتح علی خان صاحب بالقابہٗ بھی تو مذہباً شیعہ ہین۔ مگر عام مسلمانون کے لئے وہ ایک خاص ہمدردی رکھتے ہین اور ان کے حقوق کی پرواہ کرتے ہین۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب کے مقابلہ مین صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب ایجوکیشنل کانفرنس کے سکریٹری ہونے کی حیثیت سے جو خدمت مسلمانون کی کر رہے ہین وہ نہایت وزن دار اور قابل قدر ہے اور اس کے مقابلہ مین خواجہ صاحب کی خدمات کوئی وزن نہین رکھتی ہین۔ علاوہ برین خواجہ صاحب کا خود اپنے آپ کو پیش کرنا اور اپنی خدمات کی فہرست دینا ان کے علو ہمت سے گری ہوئی بات ہے بہرحال مسلمان غلطی کرین گے۔ اگر وہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کے مقابلہ مین خواجہ صاحب کا نام بھی کونسل کی ممبری کے لئے لین۔ میری دانست مین خواجہ صاحب کو اگر فی الواقع خدمت کرنے کا جوش اور حُب ہے تو ان کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ذرا اپنے نام کو واپس لے کر صاحبزادہ صاحب کی تائید کرین اور اگر انہون نے مقابلہ کیا۔ تو مسلمانون پر یہ حقیقت کھل جاوے گی۔ کہ خواجہ صاحب حب قوم کی بجائے حب جاہ کے دلدادہ ہین اور ایسے لوگون سے قومی مفاد کی اُمید کرنا فضول اور لاحاصل ہے۔ مین اُمید کرتا ہون۔ کہ مسلمان اپنی اسلامی انجمنون کے ذریعہ اس سوال کو حل کر دینگے۔

راقم دستور

بدر ۔ ہم اس وقت صاحبزادہ صاحب یا کسی دوسرے امیدوار کے متعلق کچھ کہنا نہین چاہتے۔ لیکن اس مین شک نہین کہ **خواجہ صاحب غلام الثقلین** کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ سچ ہے۔ خواجہ صاحب ان مسلمانون کے حق مین جو ان کے مذہبی عقائد کے ساتھ متفق نہین ہین۔ کبھی خیرخواہی کا کلمہ بول نہین سکتے بلکہ اس معاملہ مین وہ بہت ہی تنگ دل ہین ان کے حملے مسلمانون کے دوسرے فرقون پر نہ صرف بے جا اور سنجیدگی سے گرے ہوئے ہوتے ہین بلکہ نہایت خوفناک صورت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہین جن سے خواجہ صاحب کی اندرونی صفات و اخلاق بخوبی معلوم ہوتے ہین۔ اس واسطے ایسا آدمی ہرگز مسلمانون کا لیڈر نہین ہو سکتا ایسے ممبر کے ہونے سے تو ممبرون کا نہ ہونا اچھا ہے جس سے مسلمانون کو ایذا کا اندیشہ ہو۔

ہندو بھائیون سے دو باتین

اخبار اردو ربن گزٹ مین ایک صاحب اپنے ہندو بھائیون کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہین۔

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ بارہواں

سورۂ ہود

مورخہ ۲۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع اول و رکوع دوم)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ولئن اذقنا الانسان۔ جو لوگ خدا کی کتاب اور خاتم النبیین کے حالات و تعلیمات سے ناواقف ہیں ان کی یہ حالت ہوتی ہے

دنیا میں کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غمی۔ اور کبھی صحت ہوتی ہے اور کبھی بیماری اور کبھی دکھ اور کبھی سکھ۔ انسان پر یہ دونوں حالات ضرور ہوتے ہیں۔ مگر ایک نبیوں کے متبع ہوتے ہیں ایک جو ان کی تعلیمات کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہاں آخر الذکر کا ذکر ہے۔

لیؤس کفور۔ بے ایمان انسان ناامید ہو جاتا ہے مگر نبیوں کے متبع کی نسبت مثنوی میں آیا ہے۔ ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است ٭ زیر او گنج کرم بنہادہ است

ایک بیوی کا خاوند فوت ہو گیا اور اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ اب اس کی مثل کون ہوگا مگر معاً اس نے استغفار کیا اور کہا کہ خدا تعالےٰ کو سب قدرتیں ہیں چنانچہ اس کے بعد اس کا نکاح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا۔ اور اس نے خود اقرار کیا کہ یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ یاس مومن کا کام نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی ایک موقعہ پر فرمایا ہے۔ ولا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ چنانچہ اس کا پھل پایا۔

ولئن اذقنہ نعماء۔ حدیثوں میں ایک شخص کا ذکر ہے جسے جذام تھا اس کے سامنے فرشتہ متشکل ہو کر آیا اور پوچھا کیا چاہتا ہے۔ کہا لون حسن۔ رنگ اچھا ہو۔ جسمانی صحت ہو چنانچہ ایسا ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ کیا چاہتا ہے۔ کہا۔ مال مویشی اونٹ وغیرہ۔ یہ بھی مل گیا پھر وہی فرشتہ گدا کی شکل میں اس کے سامنے آیا اور سواری کے لئے گھوڑا مانگا تو اس نے اُسے جھڑکا کیوں دینے لگے۔ تمہارے پاس کیا رہے اور اسے ذلیل سمجھا۔ بدبخت انسان تھوڑے سے سکھ پر پھول بیٹھتا ہے اور اکڑ باز بن جاتا ہے۔

فلعلک تارک بعض ما یوحیٰ الیک۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بعض حصہ کلام کی مطلق پروا نہیں کرتے دوسروں کی عیب چینی معمولی معمولی باتوں پر کرتے ہیں اور خود اپنے نفس پر غور نہیں کرتے۔ کہ اہم سے اہم فرض کے تارک ہیں۔

حضرت ابن عباس کے پاس ایک شخص آیا۔ اور پوچھا کہ بے وجہ کمی ملنے کا کیا نقصان ہے آپ نے اس سائل کو دیکھ کر فرمایا کہ تیرے گھر کرنے میں اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے وقت تمہیں فتوے کی ضرورت نہ تھی۔

وضائق بہ صدرک۔ جب کوئی حکم قرآنی آئے تو پھر شرح صدر سے اسے نہیں کرتے۔ بلکہ بہانے بنانے لگتے ہیں کہ اپنی قوم کا لحاظ ہے یہ باتیں رہ جاتی ہیں۔

افمن کان علی بینۃ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین آیا اس کی صداقت کے تین نشان فرمائے۔ ایک بینہ۔ دوم شاہد۔ جو اس کے اندر سے ہو یعنی ضمیر کی شہادت۔ فراست مومن۔ سوم آبائی کتب۔ مثلاً موسیٰ کی کتاب کی شہادت۔ انبیاء و فلاسفروں میں یہ فرق ہے کہ فلاسفروں کا آپس میں ضرور فرق ہوتا ہے مگر انبیاء اصولاً سب کے سب متفق ہیں۔

مورخہ ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع دوم)

ہر حق کے سامنے ایک جھوٹ ہوتا ہے اور ہر جھوٹ کے مقابل سچ۔ یہاں ومن اظلم میں جھوٹے مفتری کا نشان اور اس کا انجام بتاتا ہے۔

الا لعنۃ اللہ علے الظالمین۔ موسےٰ اور فرعون دونوں مر چکے ہیں مگر موسےٰ پر سب علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں اور فرعون پر کوئی رحمت بھیجنے والا نہیں۔

یبغونھا عوجاً۔ بے دین ٹیڑھے راہ کو چاہتے ہیں۔ اللہ کی راہ کو۔ مسلمان بھی اب اس مرض میں گرفتار ہیں۔

وھم بالآخرۃ ھم کافرون۔ ان تمام خرابیوں کی جڑ ایک ہی بات ہے کہ وہ اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ایک وقت آتا ہے جب ہم کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ان الذین آمنوا۔ اس میں دوسرے گروہ کا ذکر فرماتا ہے جو راستبازوں کا گروہ ہے۔

اولٓئک اصحٰب الجنۃ۔ صحابہ کرام کے لئے ایک جنت تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت تھی کہ وہ معاصی اور ان کے بد نتائج سے بچ کر نیکیوں سے لطف اٹھاتے تھے۔ ایک شرابی جو کو لوگ شراب پی رہتے ہوئے بد رو میں گرے۔ پاس جو فقدی تھی وہ گئی۔ ایک بہشت۔ اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب میں بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہ کے لئے۔ مدینہ منورہ ایک بہشت تھا پھر مکہ کی فتح۔ اور دوسری فتوحات مثل عراق، عجم، شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ایک بہشت قرآن۔ اور اس کی حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہیں۔ جس کے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پا کر مظفر و منصور ہو کر شاداں کام رہتا ہے۔

ایک دفعہ میں سفر کو گیا ایک مولوی سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے پوچھا۔ مرزا صاحب کیا لکھتے ہیں۔ میں نے کہا علامات المقربین لکھتے ہیں ان میں ایک بات لکھی ہے۔ کہ ان الابرار لفی نعیم۔ وان الفجار لفی جحیم۔ مومن اسی دنیا میں نعمتیں پاتا ہے۔ اور فاجر دوزخ میں ہو جاتا ہے۔ جل جل کر کباب ہوتا رہتا ہے۔ مولوی بولا یہ بات تو ٹھیک نہیں دیکھئے ہم نان شبینہ کو ترستے ہیں اور یہ کہ ذگر گر دیکھیاں گذارتے ہمارے سینے پر مونگ دلتر

ہیں۔ میں تو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہوں۔ پاس ایک بدرنیچ بیٹھے تھے وہ بولے۔ مولوی صاحب کا رنگ بھی تو اسی جلنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا ہے مولوی صاحب بولے۔ سچ کہتا ہے گویا اس طرح پر اوس نے اپنی جہنمی زندگی کا اقرار کیا۔

مورخہ ۲۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۳)

ان یغویکم۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کے تقاضے کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ جب کسی کے اعمال کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ غوی مقدر ہو تو وہ ایسا ہو جاتا ہے۔

پولوس نے تقدیر کے مسئلہ کو نہیں سمجھا اس لئے اس نے آخر بگڑ کر کہا کہ کاریگری کاریگر کو کیا کہہ سکتی ہے۔ حالانکہ یہ مثال ٹھیک نہیں کیونکہ برتن وغیرہ میں تو عقل اور اختیار فعل کسی حد تک بھی نہیں اور انسان میں یہ بات ہے۔

مورخہ ۲۳۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۴)

آسودہ حالوں پر غریب ناصح کی بات کم اثر کرتی ہے حضرت نوح کا زمانہ بہت آسودہ حالی کا تھا اس لئے اُنہوں نے اپنے ناصح کی باتوں پر سے فائدہ نہ اوٹھایا۔ بہت افسوس ہے کہ یہ مرض مسلمانوں میں بھی پھیلتا جاتا ہے۔ اسی واسطے میں نہیں چاہتا کہ بہت دولتمند میری بیعت میں داخل ہوں۔

کما تسخرون۔ ایک معنے یہ ہیں اس لئے ہم ہنسی کرتے ہیں کہ تم بھی ہنسی کرتے یا یہ معنے کہ ہم بھی ہنسی کریں گے جتنی تم کرتے رہے۔

فار التنور۔ اس کے پانچ معنے ہیں (۱) تنور کے معنے وجہ الارض زمین کا اوپر کا حصہ (۲) اونچی جگہ۔ یعنی اونچی جگہوں کے چشمے پھوٹ نکلے۔ (۳) اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ روٹیاں پکاتے ہیں یعنے وہاں بھی پانی نکلا۔ (۴) پو پھٹنے کا وقت آ گیا نوح کی قوم پر عذاب سحری کو آیا تھا۔ (۵) اونچے محلوں پر پانی حملہ آور ہوا۔

الا قلیل۔ بہت روایتوں میں میں نے پڑھا ہے کہ ۸۰ سے زیادہ نہ تھے یہ مثال یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہاں ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا ہے جو تمہارے نفع کے لئے تمہیں سناتا ہوں سفر میں ایک شخص نے حضرت کے متعلق مجھ سے تین سوال کئے ایک ان میں سے اس سبق کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ یہ کہ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ میں عمل الترب کے ذریعہ بیماروں کے اچھا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ورنہ مسیح سے بڑھ جاوں۔ دوسرا یہ عمل تو کفار بھی کر لیتے ہیں۔ ان دونوں میں ایک نبی کی بات کی سخت ہتک ہے نیز ایک نبی کے عمل کو مکروہ فرمایا میں نے کہا آپ مولوی عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں۔ جنھوں نے تحفۃ الہند لکھی ہے کہا ہاں وہ تو میرے پیر و مرشد تھے۔ میں نے کہا سُنا ہے کہ بہت سے ہندوؤں کو مسلمان کر لیا تھا کہا کیوں نہیں تین سے زیادہ کو مسلمان کر لیا تھا جس مدرسہ میں پڑھتے تھے اس کے تمام طالب علم مسلمان ہو گئے میں نے کہا تم نے تورات پڑھی ہے اس میں لکھا ہے کہ نوح نے ۸۰ آدمی ۹۵۰ برس کی تعلیم میں مسلمان کئے اب میں کس طرح مان لوں۔ کہ مولوی عبداللہ نے چند سالوں میں ۳۰۰ کافر مسلمان کر لئے۔ کیا ایک اُمتی نبی سے بڑھ کر ہو سکتا ہے اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے آپ ہی جواب دیں۔ میں نے کہا سنو! جو ہتھیار مولوی عبداللہ کے پاس تھا (قرآن مجید) وہ نوح کے پاس نہیں تھا۔ پس یہ فضیلت تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل ہے۔ یہی بات یہاں سمجھ لو۔ دوم۔ یہ بتاؤ۔ کہ قرآن شریف خدا کا معجز کلام ہے یا نہیں کہا ضرور۔ میں نے کہا کہ وہ کس زبان میں ہے۔ کہا عربی میں۔ میں نے کہا کہ ابوجہل کون سی زبان بولتا تھا کہا عربی۔ میں نے کہا کہ ہتک کر رہے ہو۔ جو زبان خدا کی طرف سے معجزہ ہے وہی ایک کافر کا فعل قرار دے رہے ہو۔ یہ سُن کر مبہوت رہ گیا۔ سوم۔ میں نے اسے کہا آپ ایک تصویر یا بُت بناؤ۔ میں آپ کو ایک مسئلہ سمجھاتا ہوں اس پر وہ جھٹ بولا کہ تصویر یا بُت بنانا تو حرام ہے۔ میں حرام فعل کا ارتکاب کیوں کر کروں۔ میں نے دو تین بار یہ فقرہ اُس سے دُہرایا۔ پھر کہا کہ ہوش کرو۔ ایک نبی کے فعل کو حرام قرار دے رہے ہو۔ (انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر۔) دیکھو حضرت صاحب نے تو ادب کیا اور صرف یہی فرمایا کہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں ورنہ ایسا کر سکتا اور تم جو صریح حرام کہہ رہے ہو وہ بہت نادم ہوا اور کہا کہ سب باتوں کا جواب آ گیا یہ باتیں علم سے نہیں آتیں۔ خدا کے خاص فضل سے آتی ہیں۔

مورخہ ۲۴۔ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۴)

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا ادب کس طرح کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں بتایا ہے حضرت نوح نے اپنے بیٹے کے لئے دُعا کی اس بنا پر کہ اہل کے بچانے کا وعدہ کیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کو ایک ادب سکھاتا ہے۔

فلا تسئلن مالیس لک بہ علم۔ نوح! تو کیوں کہتا ہے یہ میرا اہل ہے۔ جب ہمارا وعدہ تھا تو ہم کو خود ہی اس کا پاس تھا۔ تم کیا جانو کہ یہ تمہارے اہل میں ہے نہیں۔ اب دوسری بات دیکھو۔ کہ اس طریق ادب کے سکھانے کے جواب میں اگر ہم ہوتے تو کیا کہتے۔ مجھے نیوں کا علم نہ ہوتا۔ تو میری فطرت یہ گواہی دیتی ہے کہ میں یہ کہتا آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ مگر حضرت نوحؑ نے ایسا نہیں کیا بلکہ ادب سے اپنی کمزوری کا اقرار کیا ہے اور یوں کہا۔ کہ رب انی اعوذ بک ان اسئلک مالیس لی بہ علم۔ یعنی آپ ہی توفیق دیں کہ میں ایسی دُعا نہ کروں۔ جس کا مجھے علم نہ ہو۔ دعوے نہیں کیا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اسی واسطے علماء اُمت نے لکھا ہے کہ توبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک کام چھوڑ دے۔ دوم۔ دعا طلب کرے۔ وعدہ کر لینا اچھی بات نہیں۔ کیونکہ پھر ایسا کرے گا۔ تو ایک گناہ اُس بدی کا۔ دوم۔ گناہ وعدہ شکنی کا۔ کیونکہ بعض انسانوں کو ایک بات کی لت ہو جاتی ہے۔ تو وہ جب موقعہ آ جاتا ہے۔ پھر اُٹھتے ہیں۔ بہار توبہ شکن آمد چہ چارہ کنم۔ دیکھو حضرت نبی کریم نے دُعا کی ہے۔ رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ۔ قرآن مجید مومنوں کو ادب سکھاتا ہے۔ اور فرمایا۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اور لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ۔

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقسیم کردہ مال غنیمت کی نسبت اتنا کہا کہ ایسی انصاف ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ خالد بن ولید قتل کرنے کے لئے اُٹھے آنحضرتؐ نے روک دیا اور فرمایا کہ مومن ہونے کا دعوے کرتا ہے درگذر کرو۔ مگر دیکھو گے کہ ایک قوم اس کے ذریعے پیدا ہوگی۔ قرآن کریم جن کے حلق سے نیچے نہیں گذریگا جمہور اہل اسلام کا

مذہب تہا۔ کہ حضرت علی نے ایسے لوگوں کو قتل فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بڑے الزام لگائے گئے۔ عبد اللہ بن سلام نے سمجہایا۔ کہ تم یہ جرأت و بے ادبی نہ کرو۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت تک تلوار مسلمانوں سے نہ اُٹھیگی قتل کرنے والے نہ مانا تو اس کا نتیجہ بھگتا۔

مکہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آئے۔ معمولی بات تھی مگر اس کا نتیجہ دیکھنے والوں نے دیکھا۔ حضرت علی بھی مجبور ہوکر مدینہ سے چلے آئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر مدینہ دار الخلافہ نہ بنا۔

بسلٰم مِنّا۔ سلامتی ہماری طرف سے۔ اس قنوط کا نتیجہ ہے یہ تو بدلہ کا بدلہ ہوا۔ اب برکات تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر ہوں گے۔ یہ اس ادب کا انعام ہے ایک صوفی نے عجیب نکتہ لکھا ہے۔ کہ ساحران فرعون کے ادب کا نتیجہ تہا۔ کہ انہیں ایمان لانے کی توفیق عطا ہوئی۔ انہوں نے جناب موسٰی کا ادب کیا۔ اور کہا۔ اما ان تلقی۔ میں نے بھی اس سے ایک نکتہ نکالا ہے۔ وہ یہ کہ مباحثہ میں ہمیشہ پہلے دشمن کو اعتراض کرنے دے پھر اس کا جواب دے مومن اس طریق سے فتح پاتا ہے۔

تلک من انباء الغیب۔ نبی کریم کو مخاطب فرمایا ہے۔ کہ یہ آیندہ کا واقعہ ہم بیان کر رہے ہیں۔ قصہ نہیں۔ فرماتا ہے۔ کہ تم خدا سے دعائیں کرو۔ اور وہ ادب ہیں۔ اور حضرت نوح کی طرح استقلال سے اپنی تعلیم پھیلاؤ۔ وہ تعلیم جسے تو اور تیری قوم اس سے پہلے ہرگز نہ جانتی تہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ان العاقبة للمتقین۔ انجام کار متقی فتح پائینگے۔

اعبدوا اللہ۔ یہ اصل الاصول بہت ضروری ہے۔ پہلے جو کام کرو۔ خدا کے حکم کی ماتحت کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ پھر تمہاری نفسانی غرض اس میں شامل نہ ہو۔

مالکم من اللہ غیرہ۔ اعبدوا اللہ کا یہی مطلب تہا۔ اسے تاکید کے لئے فرماتا ہے۔ کہ کوئی سوائے اللہ کے تمہاری نیت قول و فعل میں محبوب اور مقصود نہ ہو۔

مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۵ و رکوع ۶)

کید ونی جمیعا۔ تم بھی اور تمہارے بت بھی۔ انبیاء جتھے کے محتاج نہیں ہوتے دیکھو۔ یہاں کا کوئی جتھا نہیں۔ کس تحدی اور جرأت سے اعلان کرتے ہیں۔

وما من دابۃ۔ جب سب جانداروں پر خدا تعالیٰ کی حکومت ہے تو ہمیں کوئی چیز ضرر کیوں کر دے سکتی ہے۔

قریب مجیب۔ قریب ہے۔ دُعا سنتا ہے اور پھر قبول کرتا ہے۔

مورخہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۶)

ھذہٖ ناقۃ اللہ۔ اللہ تعالےٰ جس چیز کو چاہے۔ نشان قرار دے لے۔ یہاں ایک معمولی اونٹنی کی نسبت کہدیا۔ چلو یہی بطور نشان سہی۔

وعد غیر مکذوب۔ بعض وعدے ٹل بھی جاتے ہیں یہاں غیر مکذوب فرمایا۔ کہ اس کے خلاف نہ ہوگا۔

جٰثمین۔ زمین کے ساتھ لگے رہے۔ مُرغی زمین کو دبا کر اس پر اپنا سینہ رکھ دیتی ہے اسے جثم کہتے ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے۔ جثم الطائر۔

الصیحۃ۔ جیسے ایک مصرع صاح الزمان بآل۔

کان لم یغنوا۔ گویا ان کا معنی ہی کوئی نہ تہا مغنی کہتے ہیں۔ آبادی کو۔

قالوا سلٰماً۔ کہتے ہیں سلٰماً سے سلامٌ بڑھ کر ہے۔ سلٰماً کے پہلے کوئی فعل ہوتا جو اوقات سے متعلق ہے یعنی ماضی یا حال یا استقبال کا۔ بہرحال دوام نہیں ہے۔ مگر سلٰمٌ میں زمانہ کوئی نہیں اس میں دوام پایا جاتا ہے۔ گویا ابراہیم نے ان سے بہتر جواب دیا۔ حسب آیت حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا۔

فما لبث ان جاء بعجل۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مہمان سے پوچھا کہ روٹی کہاؤ گے یا نہیں۔ بلکہ جو ماحضر ہو پیش کردیا ہے۔ تو کہالے۔

حنیذ۔ تلا ہوا ترجمہ دلی کی روانش کی وجہ سے ہے۔ اصل میں اس کے معنے ہیں کہ گوشت کی بساند و رطوبت جلائی گئی ہتی۔ ایک پتھر گرم نیچے ایک اوپر رکھدیتے ہیں اور اسی طرح گوشت تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارے علاقے میں بھی ایسا کرتے ہیں ایک کھال میں رکھ کر گرم ریتے میں رکھدیا

واوجس منھم خیفۃ۔ صوفیوں نے لکہا ہے کہ ابراہیم کے قلب ...... نے معلوم کر لیا کہ یہ عذاب لائے اور ابراہیم اللہ کے غضب سے ڈرے۔

فضحکت۔ اس کے ایک معنے کرتے ہیں کہ وہ بڑہاپے میں حائض ہوئی۔

یویلتیٰ۔ یہ عورتوں کا طرز کلام ہے۔

ھذا بعلی شیخاً۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جناب ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تہی۔

علیکم اھل البیت۔ اس سے یہ مسئلہ حل ہوگیا کہ اہل بیت میں بیبیاں شامل ہیں

ھل ادلکم علٰی اھل بیت یکفلونہ۔

لکم۔ سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ پس بڑا افسوس ہے کہ شیعہ اہل بیت میں بیبیوں کو شامل نہیں کرتے۔ اور بطور کم میں کم ضمیر کو مذکر کے لئے بتلاتے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ یہاں بھی ایک عورت کے لئے برکت علیکم آیا ہے۔

ولما جاءت رسلنا لوطاً سیٓء بھم۔ چونکہ توراۃ میں لکہا ہے کہ لوط ان کو خود اپنے گھر میں لائے۔ اس لئے بعض مفسرین نے اس کے اچھے معنے کئے ہیں۔ کہ لوط اس امر پر تنگ ہوئے کہ یہ کیوں ہمارے ساتھ نہیں چلتے اور مہمان نہیں بنتے۔

مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۷ و رکوع ۸)

ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم۔ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت لوط کی سات

بیٹیان تھین۔ پانچ اسی گاؤن مین بیاہی ہوئی تھین تو حضرت لوط ؑ نے ان کو شرم دلائی کہ دیکھو سب لڑکیان تمہارے ہی گھرون مین ہین۔ پس کیا مین تمہارے بڑے مین ہون کہ اپنی لوگون کو بطور جاسوس داخل کرون۔

اطہرلکم۔ یہ لڑکیان مین نے تمہارے تقوے کے لئے پیش کی ہین ان کا معاملہ سوچو۔ کہ جب یہ تمہین دے دین تو مین گاؤن کے برخلاف کوئی منصوبہ کیون کرنے لگا۔

ان لی بکم قوۃ اوآوی الی رکن شدید۔ حضرت لوط نے پہلے قوت کا ذکر کیا۔ مگر پھر انبیاء کے طریق پر اللہ کی طرف جھک گئے اور کہا کہ نہین بلکہ مین اللہ کی پناہ لون گا۔ رکن شدید سے مراد یقیناً اللہ ہے۔

عالیہا سافلہا۔ جو عالی تھے ان کو سافل کر دیا۔ بڑون کو چھوٹا اور چھوٹون کو بڑا بنانا۔ خدا کی عجائبات قدرت کے نمونے ہین۔

مورخہ ۲۹۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۸)

رزقنی منہ۔ مین بدمعاملگی نہین کرتا۔ لین دین مین دھوکہ نہین کرتا۔ پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جناب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے۔ تم کیون لا ینقصوا المکیال والمیزان پر عمل نہین کرتے۔ میری مثال سے ظاہر ہے۔ کہ حصول رزق۔ ناپ تول کی کمی پر موقوف نہین۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت۔ میرے ایک دوست بڑے مہمان نواز تھے۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ عشاء کی نماز کا وقت تھا۔ پاس پیسہ تک نہ تھا اُسے کہا کہ آپ ذرا لیٹ جاوین۔ مین آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہون اس کے بعد انہون نے دُعا کی طرف توجہ کی اور کہا افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ مولا تیرا ہی مہمان ہے یکایک ایک آدمی نے آواز دی۔ کہ لینا میرے ہاتھ جل گئے۔ ایک قاب پلاؤ کا تھا۔ اس نے اپنا کام بتایا نہ ان کو جلدی مین خیال رہا۔ وہ قاب مدت تک بطور امانت رہا۔ کوئی مالک پیدا نہ ہوا۔ توکل عجیب چیز ہے۔

لا یجرمنکم۔ اللہ تعالیٰ کا تم سے قطع تعلق نہ کردے۔

ما نفقہ کثیراً مما تقول۔ یہ ایک بہانہ ہے۔ انبیاء جو دین لاتے ہین وہ بالکل سہل ہوتا ہے۔ لوگ عجیب عجیب پیچیدہ رسمین ادا کرتے ہین۔ اور اس کے حکم پر عمل نہین کرتے۔ مین نے ایک خوجہ قوم شیعہ کو دیکھا ہے مین سو سو سال کے بڈھے ہوگئے اور ختنہ نہین کرایا۔ کیونکہ ختنہ کی رسم کے لئے سو سو روپیہ چاہیئے تھا۔ لوگون نے خدا اپنے تئین شکار [illegible] ہے۔

مورخہ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۹ء

(رکوع ۹)

ہر فن مین جو اس فن کا ماہر ہو اس کی بات ماننی چاہیئے۔ مثلاً کوئی انگریزی زبان کے متعلق مسئلہ ہو۔ تو انگریزی جاننے والون سے۔ شعر۔ شاعرون سے۔ غرضیکہ ہر ایک کسب اس کے اہل سے دریافت کرنا چاہیئے۔ دنیا مین ہر قسم کی تجارت وسیاست کو جس طرح یورپ والے جانتے ہین۔ ہم لوگ واقف نہین ہین لہذا ان سے سیاست وتجارت کے متعلق باتین دریافت کرنی چاہئین۔ لیکن جن علوم سے وہ ناواقف ہین۔ مثلاً یورپ وامریکہ والے علوم روحانی اور خداشناسی سے بالکل ناآشنا ہین

ولقد ارسلنا۔ ہم نے موسےٰ کو فرعون کی طرف بھیجا۔ فرعون تو اس فن سے ناواقف تھا۔ جس کے متعلق موسےٰ۔ اس کے تبعین نے اس خاص مین بھی فرعون کی ہی اتباع کی۔ پس اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔

ورد۔ کاٹھ کا بڑا پیالہ۔ گھاٹ مین اترنے کو بھی کہتے ہین۔ رفد بھی کہتے ہین۔

ذلک من انباء القریٰ۔ یہ باتین ان واقعات وحالات کے متعلق ہین جن کے متعلق انبیاء آتے ہین۔ فرعون کو مصر ہی کا تو گھمنڈ تھا۔ پھر مصر اب موجود ہے۔ اس کی حالت کو دیکھو بعض ایسی بستیاں ہین جو تباہ ہوگئین۔ مثلاً لوط ؑ کی بستیان جن کے نام سدام وغیرہ پانچ بستیان۔

تتبیب۔ ہلاکت جیسا کہ سورہ تبت مین بھی آیا ہے۔ صوفیون نے لکھا ہے کہ انسان کا جسم بھی ایک بستی ہے۔

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۹ نمبر ۱۰)

فاما الذین شقوا۔ جو اپنے مطالب مین کامیاب نہ ہو۔ ناکام نامراد اسے عربی زبان مین شقی کہتے ہین۔

مادامت السموات والارض۔ کہان کا آسمان وزمین؟ وہان (جنت) کا

الا ماشاء ربک۔ اس کی بابت بہت بحث ہے کہ ما شاء ربک سے کیا مراد ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ دنیا کی زندگی مین جو آسائش پہونچ جاتی ہے۔ اس کا استثنا مراد ہے۔ بعض نے اس فاصلہ کو اور وسیع کیا ہے۔ کہ قبر سے حشر تک۔ بعض نے اور بھی وسیع کیا ہے اور کہا ہے کہ حشر کے فیصلہ تک۔ بعض نے یہ کہا ہے۔ کہ آخر دوزخ سے سب نکالے جاوینگے۔ میرے نزدیک اس سے اظہار عظمت وجبروت مراد ہے۔ کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ مشیت الٰہی کی ماتحت ہوتا ہے۔

فلا تک۔ یہ خطاب عام ہے۔ ہر مخاطب قرآن سے۔

فاستقم۔ حضرت نبی کریم نے فرمایا ہے۔ کہ شیبتنی ھود۔ کہتے ہین اسی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک استاد کو اپنی جماعت۔ مرشد کو اپنے مریدون کا سخت فکر ہوتا ہے۔ یہان نبی کریم ؐ کو استقامت کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی من تاب معک۔ انسان کو اپنی ذات کی ذمہ داری مشکل ہے چہ جائیکہ دوسرون کا ذمہ اٹھانا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے تھے۔ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین۔

طرفی النہار۔ صبح وعصر کی نماز۔ (باقی آیندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

میرے پیارے بزرگو! اور بھائیو!! آپ پر بخوبی روشن ہے کہ آجکل زیادہ زور سوراجیہ پر دیا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سودیشی کی پکار بھی ہر سو جاری ہے اس لئے یکایک میرے دل میں خیال آیا کہ میں بھی اپنی سمجھ کے مطابق لکھوں مجھے امید ہے کہ میرے بزرگ اور بھائی اس پر وچار کریں گے اور اگر کہیں سہو ہو تو معاف فرماوینگے سوراجیہ کے متعلق میں یہ لکھنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اپنے بزرگوں کی تواریخ پر نظر ڈالیں گے۔ تو آپ کو بخوبی معلوم ہو جاویگا۔ کہ پہلے ہمارے بزرگ روئے زمین پر راج کرتے رہتے۔ تو کیا ولایت امریکہ جاپان وغیرہ ممالک روئے زمین سے باہر تھے۔ میں تو ضرور کہونگا ہرگز نہیں اس لحاظ سے تو انگریز ہمارے اپنے ہی بھائی ہیں اور جو چیز وہاں پیدا ہوتی ہے وہ گو ہندوستان کی نہیں مگر بدیشی بھی نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہاں سے یعنے ہندوستان سے ہی سینکڑوں لاکھوں من سوت اور دیگر اشیاء ولائت وغیرہ کو جاتی ہیں وہاں تو صرف چیز تیار ہوتی ہے اس لئے وہ چیزیں جو وہاں سے تیار ہو کر آتی ہیں۔ بدیشی نہیں کہلا سکتی۔

آپ سے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنے دل میں ذرا خیال کریں کہ اس لائق ہیں کہ سوراجیہ کر سکیں۔ باپ بیٹے کا دشمن ہے بیٹا باپ کا دشمن ہے۔ ماں بیٹوں کی ہمیشہ لڑائی جھگڑے رہتے ہیں بہن بھائیوں کے مقدمات عدالتوں میں چلتے ہیں۔ غرض ہر ایک خرابی ہم میں موجود ہے اس لئے ہم کو پرماتما کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ ایسی بابرکت گورنمنٹ کے زیر سایہ ہمیں ہر طرح کا آنند حاصل ہے۔ اگر کوئی دوسرا راج ہوتا۔ تو ہمیں یہ برکتیں ہرگز نصیب نہ ہوتیں جیسا کہ آجکل ہیں۔ ہمیں واجب ہے۔ کہ جو اشخاص یا اخبارات گورنمنٹ عالیہ کے برخلاف قلم اٹھاتے ہیں ان کو بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ اور پرماتما کے دوسرے درجہ پر جیسا کہ ہماری کتب میں لکھا ہے راجہ کا مان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص راجہ کا مان کرتے ہیں پرماتما بھی ان سے خوش ہوتے ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ ایشور ہمارے ایڈورڈ ہفتم کی عمر دراز کرے جن کے عہد معدلت مہد میں ہمیں ہر طرح کے سکھ پراپت ہیں۔

بدر۔ روئے زمین کا راج تو غیر ہے سو ہے۔ لیکن ہندو صاحبان اسی خیال سے اگر سوراجیہ اور بائیکاٹ کے خودکش مسائل کو ترک کر دیں تو امید ہے کہ یہ نصیحت انہیں فائدہ دیوے۔ ہندوؤں کے واسطے تو یہ ہوا۔ مگر آریوں کو کون نصیحت کریگا؟

ہاتھی کی چوری

ہاتھی کی چوری۔ برہما میں ہاتھیوں کے سرکاری سررشتہ جنگلات کے سابق سپرنٹنڈنٹ مسٹر برچ اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ انہوں نے ایک سرکاری ہاتھی چرایا۔ اور اس کا نام بدل کر کسی رئیس کے پاس فروخت کیا۔ رئیس مذکور کو یہ جتلایا گیا تھا۔ کہ ہاتھی برچ صاحب کی ملکیت ہے۔ مسٹر برچ صاحب کا یہ بیان تھا کہ سرکاری ہاتھی مر گیا لیکن تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جو ہاتھی برچ نے فروخت کیا تھا اگرچہ اس کا نام دوسرا رکھا گیا تھا لیکن اصل میں وہی سرکاری ہاتھی تھا جس کے مرنے کی خبر دی گئی تھی چیف کورٹ رنگون کے مسٹر جسٹس ارنسٹ نے جیوری کی رائے سے برچ صاحب کو مجرم قرار دے کر تین سال قید سخت کی عبرت بخش سزا دی

تین سادھوؤں کی کرتوت

موضع کوہالی ضلع امرتسر میں تین سادھو چند روز سے مقیم تھے (جو کبھی سادھو پہلے بھی موضع مذکور میں کبھی کبھی آ کر رہا کرتے تھے) دیوالی کی رات کو ہر سہ سادھو مذکور ایک عورت معہ زیور مالیتی پانسو روپیہ اور نقد پانسو روپیہ لے کر رفو چکر ہو گئے۔ تاہنوز سادھوؤں کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ عورت کے خاوند نے بہت تلاش کی آخر تھانہ میں حسب ضابطہ رپورٹ تحریر کرائی اور چالیس روپے کا انعام اشتہاری مشتہر ہوا۔ افسوس! یہ سادھوؤں کی کرتوتیں ہیں۔

ایک مسلمان نے حمص و طرابلس کے مابین ریلوے جاری کرنے کے لئے گورنمنٹ ترکی میں درخواست پیش کی ہے یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک دولتمند ترک یورپین سرمایہ داروں کے مقابلہ میں ریلوے لائن بنانے پر آمادہ ہوا ہے۔

مصری۔ شاہزادہ جلال الدین بک بھی اس سال حج کو جانیوالے ہیں۔ کاش ہندوستان کے والیان ملک میں بھی یہی روح پیدا ہوتی۔ خدیو مصر کے سفر حج کا انتظام بڑے شان و شوکت سے ہو رہا ہے۔

عرب۔ کی تمام خودمختار ریاستوں کے فرمانروا اس سال حج کے لئے مکہ معظمہ آنے والے ہیں۔ دور سابق میں ان کو حج کی حکماً ممانعت تھی۔

اسلامی۔ مفتیوں اور قاریوں کے مذاکرہ علمی کا مذاق اجلاس آرہ میں ۳۱۔ دسمبر و یکم جنوری کو کیا جاویگا۔

بنگلی سڈیشن کی انجمن

مدراس کی انجمن زمینداران کے ایک تازہ جلسہ میں راجہ صاحب بوبلی نے یہ تجویز پیش کی کہ ملک میں سڈیشن کی دبانے اور اس کی قلعی بیخ کنی کے لئے ایک شاخ امپیریل لیگ کی جنوبی احاطہ مدراس میں قائم کی جاوے اور ایسے ہی اس شاہی لیگ کی شاخیں امید ہے کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات میں بھی قائم کی جاینگی یہ تجویز راجہ صاحب کی کامل اتفاق رائے سے پاس کی گئی ہے آپ نے اس کی تائید میں ایک پُراثر تقریر کی۔ جس میں واضح کیا کہ تمام زمینداران کا فرض ہے کہ سڈیشن کی دبانے اور اس کی جڑھ کاٹنے کی ضروری خدمت کے لئے ہم اتفاق کریں ہم لوگوں کے بزرگوں نے برٹش علم کی برتری کے لئے خون بہائے تھے۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کی لائق اولاد خود کو ثابت کریں۔ سڈیشن کی موجودگی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ احمد آباد میں حضور وائسرائے پر بھی بُزدلانہ وار کرنے سے باز نہ آئے کہ جس سے بڑھ کر بدذاتی اور شورہ پشتی اور کوتہ اندیشی کیا ہوگی؟ راجہ صاحب کی تقریر پر تمام حاضرین نے اتفاق ظاہر کیا اور اس کے پاس کرنے میں اعلےٰ درجہ کی سرگرمی ظاہر کی گئی ہے امید ہے کہ ہر ایک صوبہ میں اس تحریک کی تقلید کا عملی ثبوت دینگے یہ سرکار پر احسان کرنا نہیں ہے بلکہ خود اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کا تقاضا ہے۔ (عام)

ریلوے کے لٹیرے۔ بمبئی کی ریلوے پولیس نے بہت دنوں سے مسلسل کوشش سے آخرکار ایک گروہ کا پتہ لگایا جو ریلوے ٹرینوں کے لوٹنے میں بہت مشاق تھا اس کی سازش بہت وسیع اور گہری پائی ہے اس کا مرکز پونا ہے تھا اور جی آئی پی۔ بی بی سی آئی جنوبی مرہٹہ ریلویز کے سلسلوں پر اس کا جال پھیل رہا ہے بالفعل ستر آدمی گرفتار کئے گئے ہیں لیکن اس گروہ میں کم سے کم ڈیڑہ سو بدمعاش شامل سمجھے جاتے ہیں یہ لوگ زیادہ تر سندہی یا پنجابی معلوم ہوتے ہیں۔ بعض کے نام یہ ہیں سوہن آسو رام رشتہ اور۔ ان میں بعض نامی بدمعاش اور پہلے کے ...